امیدوار ہین اور کسیکو اپنی فرزند کا بہی خیال نہو گا مگر نبی ہماری شفیق امت کہ پیغمبر انہون نی نواسی اپنی خدا کی
دہ اسوقت بہی اپنی امتی فرمانی ہون گی یعنی بار الہا میری امت کو بخش دی غرض خلق خدا اوسوقت پریشان
ہوکی دوڑی گی حضرت آدم کی پاس اور کہین گی یا نبی اللہ تم وہ ہو کہ خدا نی سب سی پہلی پردہ دنیا پر تمہین بہیجا یعنی
پیدا کیا اور تم پدر ہماری ہو پس ہماری آج شفاعت کرو وہ بولین گی ای بندگان خدا مین خود اپنی شفاعت کا
امیدوار ہون اور چاہتا ہون کہ خدا مجکو بخش دی یہ مایوس سمجہ کی پہرین گی اور جاوین گی اور نبیون کی پاس
مگر اسیطرح مایوس پہرین گی جب کوئی ان کی دستگیری نکریگا تو عجب طرح کا ہراس انپر طاری ہوگا آئین گی
خدمت رسول خدا شفیع روز جزا مین اور عرض کرین گی ای محبوب خدا آج کوئی ہم گنہگار اپنا نہین پاتی
اور کوئی شفاعت خواہ ہمارا نہین ہوتا آپ ہماری شفاعت کیجئی جناب رسول خدا فرماتین گی ای بندگان
خدا مین تمہاری شفاعت کو موجود ہون یہ فرما کی وہ حضرت با دندان شکستہ عرصۂ محشر مین آئین گی اور ایک
منبر نور پر تشریف لی جاتین گی کہ ناگاہ آواز بلند ہوگی یَا اَهْلَ الْمَوْقِفِ غُضُّوا اَبْصَارَكُمْ حَتّٰى
تَجُوْزَ فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ای اہل محشر بند کرلو آنکہین اپنی تا گذری فاطمہ زہرا
دختر رسول خدا ایک شخص نی معصوم سی پوچہا کہ جسوقت جناب سیدہ عرصۂ قیامت مین تشریف لائین
تو آنکہین بند کرنا مردون کا تو بجا ہی مگر عورتون کی آنکہین بند کرنی کی کیا وجہ ہی کریہ تو آپس مین محرم ہین
آہ آہ حضرت نی فرمایا کہ وہ مظلومہ اس شکل سی آئین گی کہ کسیکو تاب دیکہنی کی نہوگی ایک ہاتہ پر دندان شکستہ
رسول خدا اور دوش راست پر پیراہن زہر آلودہ حسن اور دوش چپ پر جامہ پارہ چاک خون آلودہ امام
حسین سر پر عمامہ پرخون علی مرتضی گود مین نعش محسن شہید ہوگی پس اس صورت سی متوجہ جانب عرش کی
ہون گی اور اس قدر نالہ وزاری اور خروش وبیقراری کرینگی کہ سب ملائکہ نالہ وفغان کرنی لگین گے
اور انبیاء مرسل گریہ کرین گی جناب فاطمہ عرض کرین گی یَا عَدْلُ یَا حَکِیْمُ اُحْکُمْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ قَاتِلِ
وَلَدِیْ ای عادل ای محکم کار حکم کر درمیان میری اور قاتلان حسین کی اور عرض کرین گی کہ خداوندا
میری پدر بزرگوار کی ظالمون نی دندان مبارک شہید کیئی اور ای رب العالمین میری گہر مین دروازہ توڑ کر
گہس آئی میری پہلو کو مجروح کیا یہان تک کہ محسن میری شکم مین مرگیا ای خدا ابن عم رسول کی سر پر تلوار
ماری میری حسن کو زہر پلا کی مار ڈالا اور حسین کو تین دن کا پیاسا ٹکڑی ٹکڑی کرکی مانند گوسفند کی ذبح کیا
ایک شور گریہ اہل محشر اور ملائکہ سی بلند ہوگا اور دریای غضب الہی جوش مین آئیگا جبرئیل آوین گے
خدمت جناب رسول خدا مین اور عرض کرینگی یا رسول اللہ فاطمہ اس حال سی زیر عرش آئی ہین جناب
رسول خدا بیتاب ہوکر منبر سی اوترین گی اور جناب فاطمہ سی کہین گی ای بیٹی میری ای پارۂ جگر میری

اذا بعث الله المؤمن من قبره خرج معه مثال اگر جب خدا قبر سی مومن کو اوٹھائیگا
تو ایک شکل مجسم ساتھہ اوسکی قبر سی اور آگی آگی اوسکی چلی گی اور عرصۂ محشر مین حیران سوال اور تشنہ لب
وہ شکل کہی گی لا تحزن ولا تفزع غمگین نہو اور کچھ خوف نکہا اور بشارت دی گی تکو بسرور
کرامت کی خدا کی طرف سی حتی یقف بین یدی الله جل جلاله یہانتک کہ ٹہریگا وہ مومن حضور
خداوند عالم مین فیحاسبه حسابا یسیرا و یامر به الی الجنة والمثال امامه پس
خداتعالی حساب آسان اوسی لی کی حکم کریگا واسطی اوسکی دخول جنت کا اور وہ مثال آگی آگی اوس کی
چلی گی وہ مومن کہی گا رحمک الله نعم الخارج خرجت معی من قبری خدا رحمتا
کری تجھی کیا خوب نکلنی والا ہی تو کہ نکلا تو قبر سی میری اور اوس وقت سی مجھی بشارتین دیتا ہی تا آنکہ یہ
نعمت دیکہا مینی یعنی داخل جنت ہوا مین فمن انت یہ تو بتلا کر تو کون ہی فیقول له المثال انا
السرور الذی کنت ادخلته علی اخیک المؤمن فی الدنیا پس وہ مثال کہیگی
مین وہ سرور و خوشی ہون جسی تو نی داخل کیا تھا دل مومن مین دار دنیا مین خلقنی الله منه لا
بشرک خلق کیا اوس سرور سی مجھی خدا نی تا آج مین تجھی شاد و مسرور کرون پس رو و حضرات مصیبت
جناب مظلوم کربلا مین اور شاد کرو جناب فاطمہ اور جناب رسول خدا کو کہ وہ جناب تمہین اپنی لخت جگر کی
مصیبت پر روتا دیکہکر نہایت شاد ہوتی ہین چنانچہ روایت مین وارد ہی کہ جس جا مجلس ماتم اوس
شہید ظلم و جفا کی برپا ہوتی ہی تو جناب سیدہ مع حضرت خدیجہ و آسیہ و مریم تشریف لاتی ہین وفی یدها
خرقة تمسح بها دموع الباکین و تقول دیکہتی شفقت اوس جناب کی کہ ہاتھہ مین اوس
معصومہ کی ایک رومال ہوتا ہی اوس سی آنسو رونی والون کی شفقت سی پونچہ کی فرماتی ہین طوبی
لکم یا احبائی تبکون و تعولون علی ولدی الغریب الذی لیس ابوه فی الدنیا
خوشا حال تمہارا ای دوستو میری کہ روتی ہو ایسی مصیبت زدہ آوارہ وطن پر کہ جسکی روتی کو دنیا مین
نہ ماں ہی نہ باپ ہی انا اشرک معکم فی العزاء و اشفعکم فی القیامة ای دوستو
میری تم کہبراتا نہین مین فاطمہ تمہاری ساتھہ رونی مین شریک ہون اور روز قیامت کو تمہین بخشوا لونگی
پروردگار عالم سی پس خوشی جناب سیدہ کی خوشی رسول خدا کی ہی اور خوشی اون کی یقینی اور مومنو نکی
خوشی سی بہتر ہی اور وہ مجسم ہو کر کیا عجب ہی کہ زیادہ تر اوس سی شاد کری کہ روز قیامت کو کوئی وسیلہ
...اذا ایسا پاس نہین کہ اوسکی سبب سی بچاو ہو گا سوا محبت انہین برگزیدہ گان خدا کی کہ وہ روز
عجیب ہوا ... گا کہ کوئی کسیکے کام نہ آسکی گا کہ انبیا نفسی نفسی پکارتی ہون گی یعنی خدایا اپنی بخشش کی

اور لپٹ گئین وَتَبْکِی قَائِمَةً بِأَعْلٰی صَوْتِهَا اور وہ مخدومہ کہڑی روتی تہین بلند آواز سی اور کس بیتابی سی کہتی
تہی وَا أَخَاهُ وَا مَظْلُومَاهُ وَا ذَبِيحَاهُ وَا حُسَيْنَاهُ ہای بہائی میری ہای مظلوم تشنہ لب
ہای ذبیح بی سبب ہای حسین میری فِدَاكَ أُخْتُكَ هٰذِهٖ قربان ہوتی بہن تمہاری فَجَعَلَتْ تُكَرِّرُ هٰذَا
الْقَوْلَ پس بار بار یہی کہہ کی روتی تہی وَكَانَ فِي قُرْبٍ مِنَ الشَّجَرِ حَدِيقَةٌ لِمُعَاوِيَةَ اور اوس
درخت سی قریب ایک باغ تہا معاویہ ملعون کا وَمُنْتَظِمُ الْبُسْتَانِ كَانَ زُبَيْرَ بْنَ التَّمِيمِ الْمَلْعُونَ
اور منتظم اوسکا یعنی باغبان اوس مین زبیر ابن تمیم ملعون تہا فَلَمَّا سَمِعَ بُكَاءَهَا خَرَجَ عَنِ الْحَدِيقَةِ وَجَاءَ
تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَكَانَ بِيَدِهٖ أَوْزَارٌ مِنَ الْحَدِيدِ لِانْتِظَامِ أَرْضِ الْحَدِيقَةِ پہر اوس
شقی نی آواز گریہ زینب سنی تو باغ سی باہر نکلا اور وہان آیا اور اوس کی ہاتہہ مین اوزار آہن زمین درست کرنیکا
تہا مثل بیلچی کی جب اوس شقی کو معلوم ہوا کہ زینب دختر زہرا خواہر امام حسین ہی فَضَرَبَ الْمَلْعُونُ عَلٰى ظَهْرِهَا
اوس ملعون نی عداوت سی ایک بیلچہ اسس زور سی پشت مبارک مخدومہ سوگوار برادر کی مارا کہ آسمان ہل گئی فَخَرَّتْ
بِوَجْهِهَا مَغْشِيَّةً عَلَى الْأَرْضِ پس جناب زینب اوسکی صدمی سی مونہہ کی بہل زمین پر گر پڑین وَمَاتَتْ
تَحْتَ الشَّجَرَةِ شَهِيدَةً اور روح اقدس اون کی درخت کی تلی جنت عدن کو پرواز کر گئی جناب
امام زین العابدین کا عجب حال تہا اور اعجاز سی حضرت نی ہاتہہ اور پاؤن زنجیرون سی نکالی اور نعش زینب کو خیمہ مین
لی گئی پس غسل و کفن دی کی نماز پڑہی اور دفن کیا اور مدینی کو تشریف لی گئی اور مفسر نی قبر زینب سی مفارقت نکی
حَتّٰى مَاتَتْ بَعْدَهَا فِي بَعْضِ السِّنِينَ تا آنکہ بعد ان کی کئی برسون کی انتقال کیا اور پائین دفن
کی گئی اس حجرہ شام مین کہ بنایا گیا ہی ہیّ سی پس ای شخص جسقدر یہ مین مین بہی رہتا ہون یہان سی بہت نزدیک ہے
یہ سب ماجرا آنکہون کا دیکہا ہوا میری بزرگون نی بیان کیا ہی چنانچہ جب وہ نالہ و فغان امام مظلوم کا زینب
مغموم پر بیان کرتی تہی تو کسی مین تاب سننی کی نرہتی تہی روایت ہفتاد و چہارم سوید ابن
عفلہ سی دبدبہ جناب امیر اور ساتہہ ہونا علی کا اور نکلنا قبر سے مثال کا
پہر حال محشر اور آنا جناب سیدۃ النسا فاطمۃ الزہرا کا میدان حشر مین
عَنْ سُوَيْدِ ابْنِ غَفَلَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فَوَجَدْتُهٗ جَالِسًا عَلٰى
بِسَاطٍ لَمْ أَجِدْ فِي الدَّارِ غَيْرَهٗ سو ابن غفلہ سی منقول ہی کہ ایک دن مین دولت سرای جناب
امیر مین داخل ہوا دیکہا حضرت کو کہ ایک بوریی پر بیٹہی ہین سوا اوسکی کچہہ اور فرش گہر مین نہین ہے
فَقُلْتُ لَهٗ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا أَرٰى فِي الدَّارِ غَيْرَ هٰذَا الْبِسَاطِ وَبِيَدِكَ
پس میں نی عرض کی یا امیر المومنین مین اس گہر مین سوا اس بوریی کی کچہہ نہین دیکہتا حال آنکہ

رَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ أَنَّ أَخِي الْحُسَيْنَ الْمَظْلُومَ يَقُولُ اور بولیں ای فرزند برادر مظلوم

قربان ہو پہوپہی تجہپر سی دیکہا میں نے خواب میں اپنے برادر مظلوم کو کہ فرماتی ہیں یَا أُخْتِي زَيْنَبُ إِلَيَّ

مُشْتَاقٌ إِلَى لِقَائِكِ ای بہن زینب میں تمہارا بہت مشتاق ملاقات ہوں وَعَزَّ عَلَيَّ فِرَاقُكِ

اور ای زینب دشوار ہی حسین پر جدائی تیری

فَعَجِّلِي لِأَنْ تَكُونِي عِنْدِي فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ

پس جلد آؤ کہ آج شب میری پاس ہو کیا محبت تہی ہمیں بہائی میں فَعَلِمْتُ يَا ابْنَ أَخِي أَنَّ

رِحْلَتِي فِي يَوْمِنَا هَذَا مِنَ الدُّنْيَا پس جانا میں نے کہ ای فرزند برادر کہ آج رحلت ہی میری

دنیا سی أُوَدِّعُكَ الْآنَ حَفِظَكَ اللَّهُ الرَّحْمَنُ مِنْ جُنُودِ الشَّيْطَانِ

اب میں وداع کرتی ہوں تمہیں خدا ای حسین محفوظ رکہی تمہیں لشکر شیطان سی فَبَكَى عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ

پس حضرت عزت جناب زینب پر اس قدر روئے

عَلَى عَمَّتِهِ بُكَاءً كَادَ تَفِرُّ رُوحُهُ عَنْ بَدَنِهِ

کہ قریب تہا روح اقدس بدن شریف سی جدا ہو جاوی وَقَالَ يَا عَمَّتِي وَاللَّهِ فِرَاقُكِ

اور فرمایا ای پہوپہی واللہ جدائی تمہاری بڑی مصیبت ہی اگر یہ خاطر

إِلَيَّ أَعْظَمُ الْمَصَائِبِ

جمع رکہو کہ بعد تمہاری دفن کی یہ لعین مجہی شام تک نہ لیجا سکیں گی ہوں مدینہ میں روضہ رسول سے جدا نہیں

چلا جاؤں گا پس جناب زینب کی فضہ سی بولیں يَا فِضَّةُ إِنِّي ذَكَرْتُ فِي هَذِهِ الصَّحْرَاءِ شَجَرًا

مُسَمًّى بِالتَّغْرِ هُوَ أَطْيَبُ الْأَشْجَارِ ای فضہ یاد کیا میں نے کہ اس جنگل میں ایک درخت ہی کہ نام اسکا

تغر ہی اور خوشبو ہی مثل صندل اور اگر کی لَمَّا قَتَلُوا أَخِي الْحُسَيْنَ وَنَصَبُوا رَأْسَهُ عَلَى الْقَنَا

وَقَيَّدُونَا بِالظُّلْمِ وَالْعَنَاءِ جب شہید کیا تہا لعینوں نے میری بہائی کو اور سر انکا نیزہ پر رکہا تہا

اور ہمیں قید کیا تہا اور شام کو لی چلی تہی فَنَزَلَ عَسْكَرُهُمْ فِي هَذَا الْمَقَامِ پس لشکر ان کا

اس جا پر اترا تہا إِذْ رَأَيْتُ حَامِلَ السِّنَانِ كَانَ عَلَى سِنَانِهِ رَأْسُ الْحُسَيْنِ

اوسوقت دیکہا میں نے ایک نیزہ دار کو جس کی نیزہ پر سر میری بہائی مظلوم کا تہا وَصَلَ إِلَى الشَّجَرِ التَّغْرِ

اوس نیزہ دار نے نوک نیزہ ملادی اوس درخت سی فَمَيَّلَهُ كَانَ رَأْسُ الْحُسَيْنِ عَلَى غُصْنٍ مِنْ

أَغْصَانِهِ پس اوسوقت تہا سر حسین کا ایک شاخ پر اوس درخت کی شاخوں سی يَجْرِي الدَّمُ عَنْ حَلْقِهِ

وَتَلَا الْقُرْآنَ اوس وقت میری بہائی کی حلق سی خون بہتا تہا اور وہ قرآن پڑہتی تہی فَاطْلُبِي

هَذِهِ الشَّجَرَةَ لِي لِأَنْ أُوَدِّعَهُ ڈہونڈہ ای فضہ اوس درخت کو کہ میں اوسکو رخصت

کردوں غرض فضہ نے بعد تلاش کی پایا اوس درخت کو اور عرض کی پس زینب اٹہیں بکمال ضعف وناتوانی

فَخَرَجَتْ عَنِ الْفُسْطَاطِ وَأَتَتْ تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَجَذَبَتْ بِهِ اور خیمہ سے باہر نکلیں

بکی الرجل و قال اور زیادہ رونی لگا وہ شخص اور بولا لما مضت بعد قتل الحسین علیہ السلام
سنتان فصاعدا جب کہ گذری بعد قتل جناب امام حسین دو برس یا زیادہ اور یزید زندہ تہا اور عبد الملک
بن مروان اسکی طرف سی حاکم تہا یہی عبد الملک کہ جسنی بعجزہ حضرت دیکہتا تہا فکتب لیزید من عداوۃ
الحسین پس لکہا یزید کو عبد الملک لعین نی عداوت امام حسین سی ان علی بن الحسین عزم
للخروج یطلب دم ابیہ الحسین کہ ای یزید علی ابن الحسین نی ارادہ خروج کا کیا ہی و اسلی
طلب خون حسین کی یجمع الناس مخفیا و یہیا الجنود و آلات الحرب یا امیر المؤمنین
جمع کرتا ہی لوگون کو مخفی اور مہیا کرتا ہی فوج و لشکر تیری لڑنی کو ای امیر المؤمنین پس غصی ہوا یزید اور لکہا
اوسکو احبسہ بنفسہ دون الحرم و الاطفال کہ قید کر اوسی فقط سوا حرم و اطفال کے
اور جلد دمشق مین بہیج دی فقیدہ عبد الملک بن مروان و ارسلہ من المدینۃ
الی الشام پس قید کیا عبد الملک بن مروان لعین نی اور روانہ کیا حضرت کو مدینی سے شام کو
والقاہ حدیدا بالغل و السلاسل فی یدیہ و رجلیہ پس اوس شقی نی جناب امام
زین العابدین کی گلی مین بہاری طوق پہنایا اور ہاتہ پاؤن مین زنجیرین پہنائین اور بہت لعین نگہبانی
کو ساتہ کیی و کانت فی ہذہ الایام زینب بنت علی مریضۃ اور جناب زینب
دنون مین بیمار تہین لکنہا لما سمعت رحلہ الی الشام وحیدا فریدا بکت
بکاء عظیما مگر جب سنا جناب زینب نی کہ میرا بہتیجا نشان حسین اکیلا جاتا ہی شام کو بہت روئین اور بولین
لا اخلی ذیلہ عن یدی ابدا نہ چہوڑون گی مین دامن اسیر کربلا کا اور اوسی اکیلا جانی دونگی
و اجی بہ من المدینۃ الی الشام اور مین جاؤن گی ساتہ اوسکی مدینی سی شام کو فاصرت
و مضت بہ مع فضۃ فی ہودج علی الجمل پس بہت اصرار کیا تا آنکہ چلین ایک ہودج مین
سوار ہو کی فضہ کو ساتہ لی کی اور اہل تواریخ نی لکہا ہی کہ اہل مدینہ نی بہت جناب زینب کو منع کیا کہ اے دختر زہرا
شام کی صدمی بہول گئین کہ وہان شتر برہنہ پر سوار بی نقاب گئین اور قید رہین جناب زینب رونی لگین اور
بولین کہ ای صاحبو تم مجہی منع کرتی ہو نہین دیکہتی کہ بہتیجا میرا اکیلا جاتا ہی کیا محبت تہی جناب زینب کو
جناب امام حسین سی کہ اون کی فرزندون پر فدا تہین غرض سب سی رخصت ہوئین اور چلین ساتہ او
فلما بلغ علی بن الحسین معہا فی ہذہ الصحراء قام یوما و لیلا پس جب پہنچی جناب
امام زین العابدین اس صحرا مین تو ایک رات و دن یہان قیام کیا فاستیقظت زینب لصلوۃ الفجر
پس جاگین زینب صبح کو روتی ہوئی جہکین وقالت یابن اخی فداک روحی ای

الْمَصِيرُ اِلَيَّ پس عبد الملک حضرت سے بولا ای علی ابن الحسین مین تمہارے پدر بزرگوار کا قاتل نہین ہون کیا باعث ہی کہ آپ میری پاس نہین آتی فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّ قَاتِلَ اَبِي اَفْسَدَ بِمَا فَعَلَهُ دُنْيَاهُ عَلَيْهِ وَآخِرَتَهُ فَاِنْ اَحْبَبْتَ اَنْ تَكُونَ مِثْلَهُ فَكُنْ پس حضرت نے فرمایا بہ تحقیق کہ قاتل نے میرے پدر بزرگوار کی فاسد کیا قتل سے اون کے دنیا اور آخرت کو بہی اور میں اگر دوست رکہتا ہی تو کہ ہو مثل اون کی قاتل کی تو ہو فَقَالَ كَلَّا وَلٰكِنْ صِرْ اِلَيْنَا لِتَنَالَ مِنْ دُنْيَانَا پس عبد الملک بولا کہ معاذ اللہ کہ مین مثل آپ کی پدر بزرگوار کی قاتل کی ہون لیکن مراد میری یہ ہی کہ آؤ ہماری پاس تاکہ ہماری دولت سے آپ کو فائدہ پہنچی اور ہم آپ سے کچہہ سلوک کرین فَجَلَسَ زَيْنُ الْعَابِدِينَ وَبَسَطَ رِدَاءَهُ وَرَمٰى فِيهِ كَفًّا مِنْ حَصَاةِ الْمَسْجِدِ وَقَالَ پس یہ کلام عبد الملک سے سنکے جناب امام زین العابدین علیہ السلام بیٹہہ گئی اور ردای مبارک کو پہیلا دیا اور سنگریزے مسجد کی اوس مین ڈال دیے اور یہ درگاہ الٰہی مین عرض کی اَللّٰهُمَّ اَرِهٖ حُرْمَةَ اَوْلِيَائِكَ عِنْدَكَ خداوندا دکہا تو اسے حرمت و عزت اپنی دوستون کی جو تیری نزدیک ہی فَاِذَا اِرْدَاؤُهٗ مَمْلُوٌّ دُرًّا يَكَادُ شُعَاعُهَا يَخْطِفُ الْاَبْصَارَ ناگاہ ردای مبارک موتیون سے بہر گئی ایسے موتی کہ اون کی شعاع اور چمک سے آنکہیں خیرہ ہوئی جاتی تہین فَقَالَ لَهٗ مَنْ تَكُونُ هٰذِهٖ حُرْمَتُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ يَحْتَاجُ اِلٰى دُنْيَاكَ پس فرمایا ای عبد الملک جسکی یہ حرمت و عزت ہو پیش خدا وہ محتاج ہوگا تیری دنیا کا ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ خُذْهَا فَمَا لِي فِيهَا حَاجَةٌ پہر درگاہ باری مین عرض کی خداوندا لے اسے کہ تیری بندی علی ابن الحسین کو اسکی کچہہ احتیاج نہین آہ آہ ایسے بزرگوار اور برگزیدہ خدا کو اہل کوفہ و شام نے شتر برہنہ پر سوار کیا تہا گردن شریف مین ایسا بہاری طوق ڈالا تہا کہ گلوی مبارک سے خون جاری تہا اور اسکے مارنے کو کشتی پر بہی ایکدن چین نہ لینی دیا چنانچہ بعض ثقہ و معتبرین نے نقل کی ہی کہ ہم تجارت کو شام کی طرف جاتے تہی اور پہونچی ایک مقام پر کہ وہان سے شام نو فرسخ تہا فَرَاَيْتُ فِي الصَّحْرَاءِ حُجْرَةً مِنْ طِينٍ فِيهَا قَبْرَانِ مُقَدَّمًا وَمُؤَخَّرًا پس دیکہا اوس صحرا مین ایک گل حجرہ بنا ہی کہ اوس مین دو قبرین تہین ایک آگی تہی اور ایک پیچہی تہی اور ایک شخص قبر مقدم پر قرآن پڑہتا تہا پس ہمنی اوسی سلام کرکی کہا کہ ای شخص ہمسی ان قبرون کا حال بیان کر فَبَكَى الرَّجُلُ یہ سنکے وہ شخص رونی لگا وَقَالَ هٰذَا الْقَبْرُ الْمُقَدَّمُ قَبْرُ زَيْنَبَ بِنْتِ عَلِيٍّ وَالْمُؤَخَّرُ قَبْرُ فِضَّةَ جَارِيَةِ الزَّهْرَاءِ بولا ای شخص یہ قبر جو مقدم ہی یہ قبر زینب خاتون دختر علی ابن ابی طالب کی ہی اور دوسری قبر فضہ کنیز جناب فاطمہ زہرا کے ہی کہا او نہون نے کہ ای مرد خبر دی ہمین کہ یہ دونون کیونکر ہوئین یہان کہ یہ مقام کہان

دختر فاطمہ [illegible]

تھی گواہ واسطی اوس شخص کی کہ آتا ہی خانہ کعبہ مین اور نازل ہوتا ہی یہان اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ صَاحِبُ الْاَمْرِ وَ اَنِّیْ الْاِمَامُ الْمُفْتَرَضُ الطَّاعَةِ عَلٰی جَمِیْعِ عِبَادِ اللّٰہِ فَاشْهَدْ لِیْ لِیَعْلَمَ عَمِّیْ اَنَّهٗ لَا حَقَّ لَهٗ فِی الْاِمَامَةِ ای حجر الاسود اگر تو جانتا ہی کہ مین صاحب حکم اور مین امام واجب الطاعت ہون سب بندگان خدا پر پس گواہی دی میری تا جانی چچا میری کہ نہین ہی حق اون کا امامت مین فَاَنْطَقَ اللّٰہُ الْحَجَرَ بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُبِیْنٍ فَقَالَ پس گویا کیا خدا نی حجر الاسود کو بزبان عربی فصیح پس کہا حجر الاسود نی یَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ سَلِّمْ اِلٰی عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ الْاَمْرَ ای محمد ابن علی تسلیم کر طرف علی ابن الحسین کی امامت کو فَاِنَّهٗ مُفْتَرَضُ الطَّاعَةِ عَلَیْکَ وَ عَلٰی جَمِیْعِ عِبَادِ اللّٰہِ دُوْنَکَ وَ دُوْنَ الْخَلْقِ اَجْمَعِیْنَ پس تحقیق کہ جناب امام زین العابدین واجب الطاعت ہین تمپر اور سب بندگان خدا پر فَقَبَّلَ مُحَمَّدُ بْنُ حَنَفِیَّةَ رِجْلَهٗ وَ قَالَ الْاَمْرُ لَکَ پس محمد بن حنفیہ نی حضرت کی پاؤن چومی اور کہا امامت تمہاری ہی واسطی ہی اور دوسری روایت مین ہی کہ حجر الاسود نی یہ کہا یَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ اِنَّ عَلِیَّ ابْنَ الْحُسَیْنِ حُجَّةُ اللّٰہِ عَلَیْکَ وَ عَلٰی جَمِیْعِ مَنْ فِی الْاَرْضِ وَ مَنْ فِی السَّمَاءِ مُفْتَرَضُ الطَّاعَةِ فَاسْمَعْ لَهٗ وَ اَطِعْ ای محمد بن علی تحقیق کہ علی ابن الحسین حجت خدا ہین تمپر اور سب اہل زمین و آسمان پر اور واجب الطاعت ہین پس اطاعت کرو فَقَالَ مُحَمَّدٌ سَمْعًا وَ طَاعَةً یَا حُجَّةَ اللّٰہِ فِیْ اَرْضِهٖ وَ سَمَائِهٖ پس محمد ابن علی نی کہا سن اطاعت کرون گا ای حجت خدا بیچ آسمان و زمین کی وَ قِیْلَ اِنَّ ابْنَ الْحَنَفِیَّةِ اِنَّمَا فَعَلَ ذٰلِکَ اِزَاحَةَ الشُّکُوْکِ فِیْ ذٰلِکَ اور بعضون نی کہا ہی کہ یہ امر محمد ابن حنفیہ نی واسطی دفع شک کے کیا تھا تاکہ کسی کو شک امامت مین حضرت کی باقی نرہی اور اسی کتاب مین جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہی قَالَ کَانَ عَبْدُ الْمَلِکِ ابْنُ مَرْوَانَ یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ وَ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ یَطُوْفُ بَیْنَ یَدَیْهِ فَلَا یَلْتَفِتُ اِلَیْهِ وَ لَمْ یَکُنْ عَبْدُ الْمَلِکِ یَعْرِفُهٗ بِوَجْهِهٖ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نی فرمایا کہ عبد الملک بن مروان طواف خانہ کعبہ مین مشغول تہا اور جناب علی ابن الحسین بہی طواف مین سامنی اوسکی مشغول تہی اور عبد الملک کی طرف التفات نکرتی تہی اور عبد الملک حضرت کو نہ پہچانتا تہا پس عبد الملک بولا یہ کون ہی کہ سامنی میری پہرتا ہی اور التفات میری طرف نہین کرتا فَقَالَ لَهٗ هٰذَا عَلِیُّ ابْنُ الْحُسَیْنِ پس کسی نی کہا یہ علی ابن الحسین ہین فَجَلَسَ مَکَانَهٗ وَ قَالَ رُدُّوْهُ اِلَیَّ فَرَدُّوْهُ پس وہین بیٹھ گیا اور کہا کہ پھیر لاؤ انہین میری طرف پس پھیر لائی حضرت کو عبد الملک کے پاس فَقَالَ لَهٗ یَا عَلِیَّ بْنَ الْحُسَیْنِ اِنِّیْ لَسْتُ قَاتِلَ اَبِیْکَ فَمَا یَمْنَعُکَ مِنْ

اور کہتی تھی هٰذَا قَاتِلُ ذُرِّيَّةِ الرَّسُولِ یہ لعین قاتل ہی ذریت رسول کا لَعَنَهُ اللّٰهُ وَأَخْزَاهُ فِي الْعَذَابِ
الشَّدِيدِ روایت ہفتاد و سوم گفتگوی محمد حنفیہ جناب امام زین العابدین سے
مقدمہ امامت میں اور خاتمہ حال جناب زینب پر فِي الْخَرَائِجِ وَالْجَرَائِحِ رُوِيَ
عَنْ أَبِي الْخَالِدِ الْكَاهِلِيِّ قَالَ دَعَانِي مُحَمَّدُ ابْنُ الْحَنَفِيَّةِ بَعْدَ قَتْلِ الْحُسَيْنِ إِلَى الْمَدِينَةِ وَكُنَّا
بِمَكَّةَ کتاب خرائج الجرائح میں روایت کی ہی ابو خالد کاہلی سی کہ کہا اوسنی بلایا مجھی محمد حنفیہ نی بعد شہادت جناب
امام حسین کی جب جناب امام زین العابدین مدینی میں شام سی آئی اور ہم مکہ میں تھی فَقَالَ سِرْ إِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ
وَقُلْ لَهُ أَنَا أَكْبَرُ وُلْدِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ بَعْدَ أَخَوَيَّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ پس کہا محمد ابن حنفیہ نی کہ جا تو علی
ابن الحسین کی پاس اور کہہ میری طرف سی کہ بڑا بیٹا ہوں میں جناب امیر المومنین کا بعد اپنی بہائیوں حسن اور حسین کے
وَأَنَا أَحَقُّ بِهٰذَا الْأَمْرِ مِنْكَ اور میں محق اور سزاوار تر ہوں ساتھ عہد امامت کی تمسی فَيَنْبَغِي أَنْ
تُسَلِّمَهُ إِلَيَّ وَإِنْ شِئْتَ فَاخْتَرْ حَكَمًا نَتَحَاكَمُ إِلَيْهِ پس سزاوار ہی تمہیں کہ تسلیم امر امامت میرے جانب
کرو اور اگر چاہو کوئی حکم اختیار کرو تا حکم کرو آپس میں ہم اوسی اور محاکمہ کریں طرف اوسکی پس گیا میں اور کہا میں پیغام
محمد کا فَقَالَ ارْجِعْ وَقُلْ لَهُ پس حضرت نی سنکر فرمایا پھر جا تو اور کہہ اون سی میری جانب سی يَا عَمِّ اتَّقِ اللّٰهَ
وَلَا تَدَّعِ مَا لَمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَكَ ای چچا ڈرو خدا سی اور نہ طلب کرو وہ چیز کہ خدا نی وہ تمہاری واسطی مقرر
نہیں کی فَإِنْ أَبَيْتَ فَبَيْنِي وَبَيْنَكَ الْحَجَرُ الْأَسْوَدُ پس اگر تم انکار کرو تو مجھہ میں اور تم میں حجر الاسود
حکم ہی فَأَيُّنَا مَنْ يَشْهَدُ لَهُ الْحَجَرُ الْأَسْوَدُ فَهُوَ الْإِمَامُ پس جسکی واسطی حجر الاسود گواہی دی پس وہ امام
پس پہرا میں یہ جواب لی کی اور عرض کی خدمت میں محمد کی فَقَالَ لَهُ قَدْ أَجَبْتُكَ پس محمد ابن حنفیہ نی کہا کہہ اونسی
کہ ملاقات کروں گا میں اونسی راوی کہتا ہی پس جب امام زین العابدین تشریف لائی اور حلد خانہ کعبہ کو چلی دونوں
صاحب تو میں بہی ساتھہ تہا تا آنکہ پہنچی قریب حجر الاسود کی فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ تَقَدَّمْ يَا عَمِّ فَإِنَّكَ
أَسَنُّ فَاسْأَلْهُ الشَّهَادَةَ پس جناب امام زین العابدین علیہ السلام نی فرمایا ای چچا تم بزرگ ہو تم گواہی
حجر الاسود سی طلب کرو اپنی واسطی فَتَقَدَّمَ مُحَمَّدٌ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَدَعَا بِدَعَوَاتٍ ثُمَّ سَأَلَ
الْحَجَرَ بِالشَّهَادَةِ لَهُ إِنْ كَانَتِ الْإِمَامَةُ لَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ بِشَيْءٍ پس محمد نی دو رکعت نماز پڑہی
دعا کی پہر سوال کیا حجر الاسود سی کہ اگر میں امام بحق ہوں تو ای حجر الاسود تو گواہی دی اور پر امامت کے
حجر الاسود سی کچھہ آواز نہ آئی ثُمَّ قَامَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ
ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا الْحَجَرُ الَّذِي جَعَلَكَ اللّٰهُ تَعَالَى شَاهِدًا لِمَنْ يُوَافِي بَيْتَهُ الْحَرَامَ مِنْ
حُجَّاجِ عِبَادِهِ پس اوٹہی امام اور دو رکعت نماز پڑہی پہر فرمایا ای حجر الاسود کہ گردانا تجہی خدا نی

سونی آسمان بلندکی اور یون دعا کرنی لگی یَا عَدْلُ یَا حَلِیْمُ اُحْکُمْ بَیْنَنَا وَبَیْنَهٗ بِالْحَقِّ
ای خداوند عادل ایحاکم محکم کار حکم کر درمیان ہماری اور ہماری قاتل کی فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَقَدَّمَ
اللَّعِیْنُ اِلَی الْاَکْبَرِ وَضَرَبَ عُنُقَهٗ فَسَقَطَ اِلَی الْاَرْضِ وَتَحَوَّزَ بِدَمِهٖ
ہنوز وہ دونون یتیم دعاسی فارغ نہوی تہی کہ وہ سنگدل آگی بڑہا اور بڑی بہائی کی گردن پر ایک تلوار زور سی
لگائی کہ سر اقدس اوسکا کٹکی گر پڑا اور بدن خون مین لوٹنی لگا فَصَاحَ اَخُوْهُ وَجَعَلَ یَتَمَرَّغُ
فِیْ دَمِهٖ چہوٹی بہائی نی یہ حال دیکہکر نعرہ مارا اور خون مین بہائی کی لوٹنی لگا اور کہتا تہا وَا اَخَاهُ
وَا قِلَّةَ نَاصِرَاهُ افسوس ای بہائی مجہی اکیلا چہوڑ گئی افسوس کوئی ہمارا مددگار نہین ہی بعد ازان
خون بہائی کا لیکر سونہہ پر ملتا تہا اور کہتا تہا هٰکَذَا اَلْقَی اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اسی صورت سی خدا اور رسول خدا
سی ملاقات کرون گا ثُمَّ ضَرَبَ اللَّعِیْنُ عُنُقَهٗ پہر اوس بی رحم نی چہوٹی بہائی کی بہی تلوار لگائی
اور اوسکا سر اقدس بہی بدن سی جدا ہوگیا اور بدن اوسکا اپنی خون مین لوٹنی لگا وَوَضَعَ رَاْسَیْهِمَا
فِی الْمِخْلَاةِ وَرَمٰی بِاَبْدَانِهِمَا فِی الْفُرَاتِ اور اوس لعین نی سرون کو دونون کی توبڑی مین
رکہا اور بدن کو فرات مین پہینک دیا فَاَعْتَنَقَا وَغَاصَا فِی الْمَآءِ پس وہ دونون بہائی بغلگیر
ہوکی غرق دریای رحمت الٰہی ہوئی اور وہ توبڑا لا کر اوس شقی نی ابن زیاد کی سامنی رکہدیا فَلَمَّا نَظَرَ
اِلَیْهِمَا قَامَ ثُمَّ قَعَدَ وَفَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثًا پس جب ابن زیاد نی اون سرون کو دیکہا تین مرتبہ
تعظیم کو اوٹہا اور بیٹہا پس بولا کہ کیون قتل کیا انہین وہ بولا کہ مال کی لیی ابن زیاد نی پہر پوچہا کہ انہون نی
وقت قتل کچہہ کہا بہی تہا وہ شقی بولا ہان کہا تہا کہ ہمین ابن زیاد کی پاس لی چل جو چاہی وہ ہمارے
حق مین کری مگر مین نی قبول نکیا تو پہر کہنی لگی کہ ہمین بازار مین چل کی بیچ لی یہ بہی اوس شقی نی
قبول نکیا تو پہر بولی کہ ای شیخ ہماری کم سنی پر رحم نہین آتا اوس شقی نی کہا کہ میری دل مین خدا
رحم نہین خلق کیا پس ابن زیاد بولا کہ اگر تو انہین زندہ لاتا تو تجہی بہت انعام دیتا پہر خفا ہوکے
ایک دوستدار آل رسول اوسکی مجلس مین کہڑا تہا اوس سی کہا کہ اسی لیجا اور وہین اوسی بہی
قتل کر جہان اس لعین نی انہین قتل کیا ہی اور یہ دونون سر دریا مین ڈال دی پس وہ شخص لیجا
اور کہتا تہا کہ قسم بخدا کہ اگر ابن زیاد اپنی بادشاہت مجہی دیتا تو بہی ایسی خوشی مجہی نہوتی جیسی فرات پر
لاکر آنکہین نکالین اوس شقی کی اور کان کاٹی پہر ہاتہ پاؤن کاٹی پہر واصل جہنم کیا اور سر دونون
صاحبزادون کی فرات مین ڈال دیی پس بدن اون کی پانی سی باہر نکلی اور سر اونسی ملکر پہر ڈوب گئی
اور سر اوس ملعون کا اوس مومن نی برچہی پر رکہہ کی بازار مین نصب کیا لڑکی ڈہیلی مارتی تہی

اِلَی الْفَجْرِ وَهُمَا یَبْکِیَانِ رات بہر وہ یتیم مسلم مشکین بندہی کہڑی رویا کیی جب صبح ہوئی تو وہ بیدین قتل کرنے
فرات پر لیچلا زوجہ اوسکی اور بیٹا اور غلام اوسی خوف خدا دلاتی تہی وہ لعین کچہ نہ سنتا تہا جب وہ فرات پر پہونچا تو تلوار
کہینچے فَمَانَعَتْهُ زَوْجَتُهُ فَزَعَقَ عَلَیْهَا حَتّٰی طَارَ وَعَقْلُهَا پس زوجہ اوسکی مانع ہوئی اوس لعین نے
ایک تلوار اپنی زوجہ کو ماری کہ بیہوش ہو گیی پہر غلام کو تلوار دی کہ جا کی ان دونون کو قتل کر جب وہ قریب آیا
ایک صاحبزادہ بولا یَا اَسْوَدُ مَا اَشْبَهَ سَوَادَكَ بِسَوَادِ بِلَالٍ ای اسود رنگ تیرا
کس قدر مشابہ ہی بلال سی وہ بولا ای صاحبزادو تم کون ہو وہ یتیم مسلم بولی کہ یَا اَسْوَدُ نَحْنُ مِنْ عِتْرَةِ
نَبِیِّكَ ای اسود ہم عترت تیری نبی کی ہین جو ہین یہ سنا غلام نی تو وہ غلام پاؤن پر گر پڑا اور قدم چوم کر بولا
واللہ مین نہین چاہتا کہ رسول خدا میری دشمن ہون یہ کہکی فرات کی پار چلا گیا وہ لعین پکارا کہ ای غلام تونی میری
نافرمانی کی وہ بولا کہ مینی خدا کی اطاعت کی اگرچہ تیری نافرمانی کی پہر بیٹی سی بولا تو جا کی قتل کر ان دونون کو جب وہ
قریب پہونچا تو دونون صاحبزادی بولی یَا شَابُّ اَمَا تَرْحَمُ عَلٰی شَبَابِكَ هٰذَا مِنْ نَارِ
جَهَنَّمَ ای جوان تو رحم نہین کرتا اپنی جوانی پر کہ باین رعنائی داخل جہنم ہو وہ بولا تم کون ہو
نَحْنُ مِنْ عِتْرَةِ نَبِیِّكَ دونون نی فرمایا ہم عترت تیری نبی کی ہین تیری باپ نی ناحق ہماری قتل کا
ارادہ کیا ہی وہ بہی پاؤن پر گر پڑا اور پہر فرات کی پار چلا گیا پکارا وہ لعین کہ تونی بہی میری نافرمانی کی وہ بولا
خدا کی بہی اطاعت کی اگرچہ تیری نافرمانی کی فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا یَتَوَلّٰی قَتْلَکُمَا غَیْرِیْ
بولا قسم ہی خدا کی کہ سوا اوس لعین کی تمہین کوئی قتل نہ کریگا یہ کہکی تلوار لی کی آیا بیٹی نی آگی منع کیا
اوس سنگدل نی پہلی اپنی ہی بیٹی کی تلوار ماری کہ وہ دنیا سی گذر گیا پہر متوجہ ہوا قتل پر یتیمون کی فَلَمَّا
رَاٰیَاهُ تَبَاکَیَا پس جب اونہون نی دیکہا بی اختیار رونی لگی اور بولی یَا شَیْخُ اِذْهَبْ
بِنَا حَیَّیْنِ اِلَی ابْنِ زِیَادٍ لِیَصْنَعَ مَا یُرِیْدُ ای شخص تو ہمین زندہ ابن زیاد پاس لیچل جو چاہی
وہ ہماری حق مین کری فَقَالَ لَیْسَ لَکُمَا مِنْ سَبِیْلٍ بس وہ لعین بولا ہرگز یہ نہوگا پہر بولے
اِنْ کَانَ مُرَادُكَ اَخْذَ الْمَالِ فَبِعْنَا فِی السُّوْقِ وَانْتَفِعْ بِاَثْمَانِنَا ای شیخ اگر
مراد تیری حصول مال ہی پس ہمین بازار مین بیچلی اور قیمت سی ہماری فائدہ مند ہو [illegible] بولا
یہ بہی نہوگا پہر فرمایا اونہون نی یَا شَیْخُ اَمَا تَرْحَمُ صِغَرَ سِنِّنَا ای شیخ ہماری چہوٹی
اور کم سنی پر بہی تو رحم نہین کرتا وہ لعین بولا کہ خدا نی تمہاری لیی میری دل مین رحم نہین خلق کیا فَقَالَا
دَعْنَا لِنُصَلِّیَ پس ناچار ہو کی بولی کہ خیر اگر قتل کرتا ہی تو ہمین چہوڑ دی کہ ہم نماز پڑہ لین وہ بولا کہ
پڑہو اگر کچہ نماز تمہین نفع بخشی پس ان دونون بہائیون نی وضو کر کی چار رکعت نماز پڑہی

کچھ جواب دیا و اذا باحد الولدین قد انتبہ ناگاہ ایک صاحبزادہ چونکا فقال لاخیہ
اجلس فان ھذا کنا قد قرب پس دوسری بھائی کو جگا کی بولا ای بھائی کیا سوتی ہو اوٹھو کہ
مرگ ہماری عنقریب آئی ہی پس کہا اوس صاحبزادی نی چونک کی ای بھائی کیا دیکھا تنی قال بینما
انا نائم و اذا ابی واقف عندی کہا مین سوتا تھا کہ دیکھا بابا میری پاس کھڑی ہین
واذا بالنبی و علی و فاطمۃ و الحسن و الحسین کہ یکایک میری بابا کی پاس رسول خدا
اور علی مرتضی اور فاطمہ زہرا اور حسن و حسین تشریف لائی اور میری بابا سی فرماتی ہین مالک ترکت
اولادک بین الملاعین ای مسلم کیون کر تمہین صبر آیا کہ ان دونون لڑکون کو دشمنون مین
چھوڑ آئی فقال ابوھما یاتی قادبنی بابا نی عرض کی کہ آج کی شب عنقریب میری
پاس آتی ہین یہ سنکی دوسری بھائی نی کہا ای بھائی یہی مینی بھی خواب دیکھا ہی فاعتنقا و بکیا
پس دونون گلی ملکی خوب روئی جب اوس لعین نی یہ سنا تو اوٹھ کی دیوار پکڑتا ہوا اوس مکان مین آیا
حتی وقعت یدہ علی جنب الغلام الصغیر یہان تک کہ دست نجس وسکا چھوٹی بھائی
پر پڑا فقال من انت وہ صاحبزادہ ڈر کی بولا کہ تو کون ہی وہ لعین بولا وہ شقی تو صاحب خانہ ہے
فمن انتما تم کون ہو وہ دونون بولی اگر ہم سچ کہین تو ہمین امان دیگا قال نعم کہنی لگا ہان امان
دونگا مین دونون بولی یا شیخ نحن من عترۃ نبیک ھربنا من السجن ای
شیخ ہم تیری نبی کی عترت سی ہین قیدخانہ سی بھاگ کی جان کی خوف سی تیری گھر مین چھپی ہین وہ بیدین بولا من
الموت ھربتما والی الموت وقعتما الحمد للہ الذی اظفرنی بکما جان کی خوف سی
بھاگی آخر موت کی پھندی مین آکر پھنسی شکر خدا کا کہ تم میری ہات لگی ثم انہ لطم الاکبر
لطمۃ اکبہ علی وجہ الارض پھر اوس بیان شکن لعین نی بڑی بھائی کو ایک طمانچہ
مارا اس زور سی کہ مونہہ کی بھل زمین پر گر پڑا ثم انہ کتفہ کتفا و نتقا پھر اوس کافرنی
رسی سی مشکین باندھ لین وجاء الی الاخر فضربہ ضربۃ اشد منہ حتی خر
علی وجہہ پھر چھوٹی بھائی کو اوس سی زیادہ زور سی طمانچہ مارا وہ بھی مونہہ کی بھل گرا ثم انہ
کتفہ کتفا و نتقا پس اسکی بھی مشکین باندھ لین پس دونون رو کی کہنی لگی کہ ای شیخ تیری
زوجہ نی تو ہمین مہمان کیا اور تو نی ہماری ساتھ یہ سلوک کیا اما تخاف اللہ آیا تو خدا کا خوف
نہین کرتا اما ترعی قرابتنا من رسول اللہ آیا تو رعایت ہماری اہلبیت کی قرابت رسول خدا
کی بھی نہین کرتا اوس لعین نی کچھ خیال نکیا اور کھینچتا ہوا حجری سی باہر لیگیا و بقیا مکتفین

دست مبارک آسمان کی طرف اوٹھا کی یون دعا کی کہ خداوندا ان بچون کو کبھی بھوکا نہ کرنا کہ یتیم وبیکس پدر مردہ ہین عورت نے ہر چند نام و نسب پوچھا حضرت نے نہ بتایا اور رخصت ہو کے چلی آئی آپ فاقہ سے رہے جب صبح ہوئی تو عورت نے رحم دلی اور یتیم پروری مردمان ہمسایہ سے بیان کی اونہون نے شکل و صورت پوچھی جب اوسنے بیان کی تو دونون نے کہا کہ آہ وہ امیر المومنین تھے یہ عادتین اور رحم کسنے پایا اور جو کا آٹا بھی مخصوص قوت اونہین کا ہے وہ عورت بہت ساروئی کہ افسوس مینے اپنی آقا سے اپنی گہر کا کام لیا ہزار حیف حال جناب امیر تو یہ ہوا اور اون کے یتیمون پر کسی نے رحم نہ کیا چنانچہ امالی مین شیخ صدوق نے لکہا ہے کہ جب نواسے دونون جناب امیر کے یعنی بیٹے حضرت مسلم کے گرفتار ہو کے کربلا سے کوفہ مین پیش ابن زیاد گئے عوض رحم کے اوس بیدین نے زندان بان کو بلایا اور کہا قید کر ان دونون لڑکون کو قید شدید وَمِنْ طَيِّبِ الطَّعَامِ فَلَا تُطْعِمْهُمَا وَمِنْ بَارِدِ الْمَاءِ فَلَا تَسْقِهِمَا اور ہر گز اچھا کہانا انہین نہ کہلانا اور آب سرد نہ پلانا کیا عداوت تھی لعین کو فَكَانَ الْغُلَامَانِ يَصُومَانِ النَّهَارَ وَإِذَا جَنَّهُمَا اللَّيْلُ أُتِيَا بِقُرْصَيْنِ مِنْ شَعِيرٍ وَكُوزٍ مِنْ مَاءٍ دو یتیم دن کو بعادت بزرگان روزہ رکہتے تہے شام کو دو قرص نان جو اور ایک کوزہ پانی کا زندان بان لا کے دیتا تہا اس مصیبت مین سال بہر گذرا پس چھوٹے بہائی نے بڑے بہائی سے کہا يَا أَخِي قَدْ طَالَ بِنَا مُكْثُنَا وَيُوشِكُ أَنْ تَفْنَى أَعْمَارُنَا وَتَبْلَى أَبْدَانُنَا اے بہائی ہمکو بہت مدت اس قید خانے مین ہوئی یقین ہے کہ ہم اس قید مین مر جاوینگے اور بدن ہمارے گہل جاوینگے پس آج زندان بان سے قرابت رسول خدا بہی بیان کر پس جب رات ہوئی أَقْبَلَ الشَّيْخُ بِقُرْصَيْنِ مِنْ شَعِيرٍ وَكُوزٍ مِنْ مَاءٍ آیا زندان بان موافق عادت کے دو روٹیان جو کی اور ایک کوزہ پانی کا لیکر پس چھوٹے بہائی نے کہا اے شیخ تو محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہچانتا ہے وہ دین دار بولا وَكَيْفَ لَا أَعْرِفُهُ وَهُوَ نَبِيِّي وَشَفِيعُ النَّاسِ کیون نہین جانتا کہ وہ پیغمبر خدا اور شفیع روز جزا ہین پہر صاحبزادے نے کہا أَتَعْرِفُ جَعْفَرًا آیا تو جعفر کو جانتا ہے کہا اوسنے کیون نہ جانون ہین کہ اونہین خدا نے دو بازو دیے ہین کہ فرشتون کے ساتہ پرواز کرتے ہین جنت مین پہر کہا اے شیخ أَتَعْرِفُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ آیا تو واقف ہے علی ابن ابی طالب سے قَالَ وَكَيْفَ لَا أَعْرِفُ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ النَّبِيِّ وَإِمَامِي اوسنے کہا کیون کر نہ جانون کہ وہ حضرت ابن عم رسول اور امام میرے ہین پس کہا صاحبزادے نے اے شیخ تو مسلم بن عقیل کو بہی جانتا ہے کہا ہان کیون نہین جانتا ہون وہ بہی پسر عم رسول ہین اوسوقت دونون نے بیتاب ہو کر کہا اے شیخ نَحْنُ مِنْ عِتْرَةِ نَبِيِّكَ نَحْنُ مِنْ وُلْدِ مُسْلِمِ ابْنِ عَقِيلٍ ہم تیرے پیغمبر کی عترت سے ہین اور ہم مسلم ابن عقیل کے یتیم ہین قَدْ ضَيَّقْتَ عَلَيْنَا سِجْنَنَا فَمَا لَكَ لَا تَرْحَمُ صِغَرَ سِنِّنَا تحقیق کہ تنگ کیا تو نے

ایہا الناس دیکہو تم کہ قصاب بہی بی آب ودانہ جانور کو ذبح نہین کرتی وای اون لعینون پر کہ جنہون نے پیری بابا کو کہ وہ فرزند رسول اور جگر گوشہ بتول تہی مع عزیز و اقربا تین دن کا بہوکا پیاسا ذبح کر ڈالا اور اتنا بہی نہ جانا کہ ہم کیا کرتی ہین اور کسی قتل کرتی ہین یہ فرما کر اس شدت سی روئی کہ بیہوش ہوگئی اور لوگ بدشواری وہان سی لائی

روایت ہفتاد و دوم فضائل مجالس اور حال رحیم جناب امیر علیہ السلام یتیمو پر اور پہر احوال شہادت فرزندان حضرت مسلم ابن عقیل علیہم السلام

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَا مِنْ قَوْمٍ اِجْتَمَعُوْا بِمَجْلِسٍ یَتَلُوْنَ فَضْلَنَا اَہْلَ الْبَیْتِ اِلَّا حَفَّتْ بِہِمُ الْمَلَائِکَۃُ جناب رسول خدا نی فرمایا جس مجلس مین ہم اہل البیت کی فضایل یا مصائب بیان ہون اور آدمی اون کی سننی کو جمع ہون تو ملائکہ اون کو احاطہ کر لی ہین وَغَشِیَتْہُمُ الرَّحْمَۃُ مِنَ اللہِ عَزَّ وَجَلَّ اور جب تک وہ اوس مجلس مین بیٹہی رہتی ہین رحمت خدا اون کی شامل حال رہتی ہی وَاسْتَغْفَرَتْ لَہُمُ الْمَلَائِکَۃُ اِلٰی اَنْ یَتَفَرَّقُوْا اور فرشتی اون کی لیی طلب مغفرت خدا سی کیا کرتی ہین جب تک وہ مجلس تمام کو پہنچی وَیُبَاہِیْ بِہِمُ اللہُ فِی الْمَلَاءِ الْاَعْلٰی اور خدا ملا اعلی مین اون کی اس افعال پسندیدہ پر مباہات کرتا ہی ابن ابی الحدید نی حکایت کی ہی کہ ایک رات جناب علی ابن ابی طالب کہین سی دولت خانہ کو تشریف لاتی تہی ایک گہر پر پہنچی دیکہا ایک عورت بیوہ چولہی پر پانی گرم کر رہی ہی اور کئی بچی اسکی شدت گریہ سی زمین پر لوٹتی ہین سَئَلَ عَنْہَا لِمَا یَبْکُوْنَ وَمَا تَصْنَعِیْنَ جناب امیر ٹہر گئی اور پوچہا اوس عورت سی کہ بچی تیری کیون روتی ہین اور تو کیا کرتی ہی اوسنی کہا ای شخص مین ایک زن بیوہ و بیوارث ہون اور یہ بچی میری یتیم ہین آج مجہی کچہ میسر نہوا کہ انہین کہلاتی اسوقت ان بچون کا بہوک سی برا احوال ہی اور روتی ہین ناچار ان کی بہلانی کو خالی دیگچی مین پانی بہر کی چولہی پر چڑہا دیا ہی کہ تا یہ جانین کہ کچہ کہانا پکتا ہی اسی امید مین سو جائین حضرت احوال اوس عورت کا سنکر بہت غمگین و ملول گہر مین تشریف لائی جو کا آٹا جو قوت حضرت کا تہا سبکا سب لی گئی اور اپنی قبر دیا اوس عورت جلد اسی گوندہ کر خمیر کر اور آپ اوس آب گرم میں آتش بکانی لگی لیکن یہ خیال تہا کہ ایسا نہو کہ تا تیاری طعام بچی رو رو کی سو جائین بانی لحاظ او دہر آتش کی خبر لیتی تہی اور دہن مقدس سی چولہا پہونکتی تہی اور ادہر بچون کی ساتہہ طفلانہ کہیلتی جاتی تہی دونون دست مبارک اور زانون ٹیکتی زمین پر کہیلی اون کی ساتہہ دوڑتی تہی او ہنس کر خوش فعلیان کرتی تہی یہان تک کہ وہ بچی رونا بہول گئی جب کہانا طیار ہوا تو حضرت نی اون یتیمون کو ساتہہ اون کی مان کی آپ بیٹہہ کر کہلایا بعد ازان

اوسوقت پکارا وہ مظلوم بآواز بلند ای خداوند تو میری مصیبتون کو دیکہتا ہی یَا خَالِقِیْ اَنْتَ الرَّقِیْبُ
عَلَیْہِمْ فِیْ فِعْلِہِمْ ظُلْمًا وَاَنْتَ الشَّاہِدُ + ای خالق میری تو نگہبان ہی اور گواہ ہی فعل
انکی کا اور جو ظلم کہ تیری نبی کی نواسی پر کرتی ہین تو بہی اسکا شاہد ہی وَیَجِیْ طَوْرًا بِالنَّبِیِّ وَاٰلِہٖ + وَ
یَقُوْلُ یَا جَدَّاہُ اَلَا یَا اَحْمَدُ + اور آواز بلند سی پکارتی اپنی نانا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کو
اور کہتی تہی آگاہ ہو ای نانا احمد کہ یہ حال کیا ہی تمہاری نواسی کا تمہاری امت نی یَا وَالِدِیْ السَّاقِیْ
عَلِیِّ الْمُرْتَضٰی + مَا لِ الْعُدُوْ بَنَا بِمَا قَدْ مَہَّدُ + ای بابا میری ساقی کوثر علی مرتضی پہنچی
مجہی وہ آزار دست دشمنون سی بہ تحقیق کہ ممکن نہین دفع اون کا یَا اُمِّیَ الزَّہْرَاءُ اَنْتِ مِنْ عِدَّۃٍ
وَجَمِیْعُ اَمْلَاکِ السَّمَاءِ الشُّہَّدُ + ای امان فاطمہ زہرا اوٹہو قبر سی اور شمار کرو مصیبتین میری
اور سب املاک آسمان واسطی تمہاری گواہی ہَذَا حَبِیْبُکِ بِالْحَدِیْدِ مُقَطَّعٌ + مُتَخَضِّبٌ
بِدِمَائِہٖ مُتَشَہِّدٌ + یہ حبیب پارہ جگر تمہارا ای فاطمہ شمشیر و تیر و خنجر سی ٹکڑی کیا گیا ہی اپنی خون مین
نہایا شہید کیا گیا ہی وَالطَّیِّبُوْنَ بَنُوْکِ قَتْلٰی حَوْلَہٗ + فَوْقَ الصَّعِیْدِ مُضَرَّجٌ وَمُجَرَّدٌ
اور اولاد پاک و پاکیزہ تمہاری ذبح کی ہوئی گرد حسین کی پڑی ہی اوپر زمین تفیدہ کی ٹکڑی ٹکڑی برہنہ
بیکفن ہَذَا مُصَابٌ مَا اُصِیْبَ بِمِثْلِہٖ + بَشَرٌ مِّنَ الْمَخْلُوْقِ اِلَّا وَاحِدٌ + یہ وہ مصیبتین
ہین کہ ایسی مصیبتین کسی بشر پر مخلوقات خدا سی نہین پڑین مگر ایک شخص پر یعنی حسین ابن علی پر کہ سوا انکی
کسی پر یہ مصیبتین نہین پڑین اور اکثر حضرت یہ کہکی روتی تہی وَ اَکْرَبَاہُ لِکَرْبِکَ یَا اَبَتَاہُ وَ ا
اَسَفَاہُ لِقَتْلِکَ یَا اَبَتَاہُ + وای اندوہ تمہاری مصیبت پر ای بابا ہزار افسوس تمہاری
ہوکی پیاسی ذبح ہونی پر ای بابا قُتِلَ ابْنُ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ عَطْشَانًا وَ اَنَا اٰکُلُ الزَّادَ
وَ اَشْرَبُ الْمَاءَ + ہزار حیف فرزند فاطمہ زہرا دختر رسول خدا تو پیاسا ذبح کیا جائی اور مین پانی
پیتا ہون اور کہانا کہاتا ہون ہر گز یہ کہانا گوارا نہو گا پس تہوڑا سا کہاتی تہی اور رات کو عبادت مین مشغول
رہتی تہی اور دن کو روزہ رکہتی تہی یون ہین چالیس برس گذری اور اگر کسی جانور کو ذبح ہوتی دیکہتی تو
اوس قدر روتی تہی کہ بیہوش ہو جاتی تہی چنانچہ ایکدن وہ جناب کہین جاتی تہی پس ایک قصاب کو دیکہا
کہ بہ قصد ذبح ایک گوسفند کو باندہ رہا ہی حضرت کہڑی ہو گئی اور فرمایا ای شخص کیا کرتا ہی وہ بولا کہ یا
حضرت حکم خدا اور رسول جاری کرتا ہون یہ سنکی حضرت نی فرمایا آیا تو نی اس بی زبان کو آب و دانہ بہی دیا
یا نہین اوسنی عرض کی یا مولا یہ دستور ہی ہم قصابون کا کہ قبل ذبح جانور کو آب و دانہ سی سیراب کر لیتی ہین
اور بہوکا پیاسا ذبح نہین کرتی پس یہ سنکی حضرت مین تاب ضبط نرہی بی اختیار ایک آہ کا نعرہ مارا او

حضرت نے فرمایا اے شخص یعقوب پیغمبر کی بارہ بیٹوں سے ایک بیٹا گم ہوا فَبَكَىٰ عَلَيْهِ حَتَّىٰ ابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ مِنَ
الْحُزْنِ پس یعقوب بسبب یوسف کے اس قدر روئے کہ آنکھیں سفید ہو گئیں وَهُوَ حَيٌّ فِي دَارِ الدُّنْيَا حالانکہ یوسف زندہ
تھے وَأَنَا قَدْ نَظَرْتُ لِأَبِي إِلَىٰ سَبْعَةَ عَشَرَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي لَيْسَ لَهُمْ شَبِيهٌ فِي
الْأَرْضِ قُتِلُوا فِي سَاعَةٍ وَاحِدَةٍ اور اے شخص میں نے تو اپنی آنکھوں سے دیکھا سترہ اہلبیت کو کہ
شبیہ و نظیر نہ رکھتے تھے ایک ساعت میں مثل گوسفند قربانی ذبح ہو گئے اور سر اون کے نیزوں پر چڑھائے گئے اور شہر بشہر
پھرائے گئے فَوَاللهِ لَا يَذْهَبُ حُزْنُهُمْ عَنْ قَلْبِي وَلَا شُخُوصُهُمْ عَنْ عَيْنِي وَلَا ذِكْرُهُمْ
عَنْ لِسَانِي حَتَّىٰ يُلْحِقَنِي اللهُ بِهِمْ قسم ہے خدا کی کہ غم اون کا دل سے میرے دور نہ ہوگا اور ان کی لاشہائے
خاک و خون آلودہ نگہ دیدہ میری نظر سے غائب نہ ہونگی اور ذکر اون کا میری زبان سے موقوف نہ ہوگا جب تک کہ خدا مجھے
اون سے ملائے وَمَا وُضِعَ بَيْنَ يَدَيْهِ طَعَامٌ إِلَّا وَبَكَىٰ بُكَاءً شَدِيدًا حَتَّىٰ يَبُلَّ الطَّعَامَ
مِنَ الدُّمُوعِ اور کبھی خوان طعام آگے اوس جناب کے نہ رکھا گیا مگر یہ کہ اس شدت سے روتے تھے کہ وہ طعام آنسوؤں سے
تر ہو جاتا تھا حَتَّىٰ قَالَ مَوْلًى لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي أَخْشَىٰ عَلَيْكَ أَنْ تَكُونَ مِنَ
الْهَالِكِينَ یہاں تک کہ ایکدن ایک غلام نے عرض کی کہ ڈرتا ہوں تیرے سے یا مولا خوف ہے مجھے کہ آپ روتے روتے
ہلاک ہوں فرمایا حضرت نے کہ اسکی نہیں ہے شکایت اپنی غم و الم کی مگر خدا سے اور میں اون چیزوں کو جانتا ہوں کہ تم اوسے
نہیں جانتے وَاللهِ إِنِّي لَمْ أَذْكُرْ مَصْرَعَ بَنِي فَاطِمَةَ إِلَّا خَنَقَتْنِي الْعَبْرَةُ اے شخص واللہ جب میں
مقتل فرزند فاطمہ کا یاد کرتا ہوں وہ رقت گلوگیر ہوتی ہے کہ ضبط اوسکا میں نہیں کر سکتا ہوں رودکی یہ شعر پڑہتے تھے
إِنْ كُنْتَ مَحْزُونًا فَمَا لَكَ تَرْقُدُ + هَلَّا بَكَيْتَ لِمَنْ بَكَاهُ مُحَمَّدُ + اگر ہے تو غمگین پس کیا ہے واسطے تیرے
کہ سوتا ہے تو آیا نہ روتا میں واسطے اوس مظلوم کے جسے روتے ہیں رسول خدا + وَلَقَدْ بَكَتْهُ فِي السَّمَاءِ
مَلَائِكٌ + طُهْرٌ كِرَامٌ رُكَّعُونَ سُجَّدٌ + اور بتحقیق روتے اوسے بیچ آسمان کے فرشتے پاک سفید رو
بندگی رکوع و سجود میں وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ الْمُنِيرُ كِلَاهُمَا + حَوْلَ النُّجُومِ تَبَاكَيَا وَالْفَرْقَدُ
اور شمس و قمر روشن گرد ستاروں کے روتے ہیں اور ستارہ فرقدین احوال حضرت پر گریان أَنْسِيتُ قَتْلَ الْمُصْطَفَيْنَ
بِكَرْبَلَاءَ + حَوْلَ الْحُسَيْنِ ذَبَائِحٌ لَمْ تُلْحَدُ + اے شخص آیا بھول جاؤں قتل اولاد محمد مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کا بیچ زمین کربلا کے کہ گرد میرے بابا حسین علیہ السلام مثل گوسفند قربانی کے ریگ گرم کربلا پر
ذبح کئے پڑے تھے بے گور و کفن أَنَسِيتُ إِذْ سَارَتْ إِلَيْهِ كَتَائِبٌ + فِيهَا ابْنُ سَعْدٍ وَالطُّغَاةُ
جُحَّدًا + آیا بھول جاؤں اس صحبت کو کہ میرے بابا پر سواروں کی چڑھائی ہوئی تھی اوس میں عمر سعد تھا اور جماعت
طاغی تھی کہ قتل حسین پر کوشش کرتی تھی فَسَقَوْهُ مِنْ جُرَعِ الْحُتُوفِ بِمَشْهَدٍ + كَثُرَ الْعِدَى

أَرْبَعِينَ صَبَاحًا عَلَى الْحُسَيْنِ اور بہ تحقیق کہ فرشتگان آسمان بھی اوس جناب پر چالیس صباح روئے وَ
مَا اخْتَضَبَتْ امْرَأَةٌ وَلَا اكْتَحَلَتْ حَتّٰى آتَانَا رَأْسُ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ زِيَادٍ اور کسی
عورت نے زنان بنی ہاشم سے خضاب نکیا وغیرہ ملا کنگھی نہ کی جب تک کہ ابن زیاد کا سر نحس کاٹ کے ہمارے لیے
لائے اور ہم ہمیشہ روتی تھی اوس جناب کی مصیبت پر اور اے زرارہ کوئی چشم محبوب تر نہین ہے اور کوئی رونا پسندیدہ تر
نہین ہے اوس چشم سے کہ امام حسین پر روئے وَمَنْ بَكٰى عَلَى الْحُسَيْنِ فَإِنَّهُ أَحْسَنَ بِالنَّبِيِّ وَ
فَاطِمَةَ اور جو روئے امام حسین پر اوسنے نیکی کی جناب فاطمہ سے اور احسان کیا جناب رسول خدا پر اور حق
اہلبیت کا ادا کیا كُلُّ عَيْنٍ بَاكِيَةٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِلَّا عَيْنًا بَكَتْ عَلَى الْحُسَيْنِ فَإِنَّهَا
ضَاحِكَةٌ مُسْتَبْشِرَةٌ بِنَعِيمِ الْجَنَّةِ اے زرارہ روز قیامت کو تمام خلائق کی آنکھین ہول
قیامت سے گریان ہونگی مگر وہ آنکھہ جو حسین پر روتی ہے وہ آنکھہ خوش و خورم ہوگی اور بشارت دی جائیگی ساتھ
نعیم جنت کی اور ہم ہمیشہ روتی ہین اوس جناب کی مصیبت پر اور جد بزرگوار میرے علی ابن الحسین جب اپنے پدر بزرگوار کو
یاد کرتے تھے اسقدر روتے تھے کہ ریش مبارک آنسوؤن سے تر ہو جاتی تھی وَكُلُّ مَنْ رَآهُ بِهٰذَا الْحَالِ
فَيَبْكِي لِبُكَائِهِ اور جو اون حضرت کو اس بیقراری سے روتے دیکھتا تھا وہ بے اختیار رونے لگتا تھا حضرات
جائے تامل ہے رسم دنیا یہ ہی ہے کہ جسکا عزیز مرتا ہے اوسے دلاسا اور تشفی دیتے ہین افسوس احوال امام زین العابدین
علیہ السلام پر کہ جو احوال راہ شام مین امام اوس سے فرماتے تھے کہ جب ہمین بعد نعش بیسر جناب امام حسین سے جدا کیا
تو مجھے بھی ایک شتر بے کجاوہ پر سوار کیا تھا وَرَأْسُ الْحُسَيْنِ عَلٰى عَلَمٍ وَنِسْوَتُنَا خَلْفِي عَلٰى
بِغَالٍ وَحَوْلَنَا الرِّمَاحُ اور سر میرے بابا حسین کا نیزہ پر سامنے میرے لیے جاتے تھے اور ہماری بہنین
بہو بیان سب میرے پیچھے سر برہنہ اونٹ پر سوار اور گرد ہمارے نیزہ دار تھے فَإِنْ دَمَعَتْ مِنْ أَحَدِنَا
عَيْنٌ قُرِعَ رَأْسُهُ بِالرُّمْحِ اور اگر کوئی ہم مین سے حضرت پر روتا تھا تو لعین اوسکے سر پر نیزہ مارتے تھے
اور منع کرتے تھے حضرات کمین رونے کی یہ تقریر سنی ہے کہ عزیزون کو ذبح کرین اور نہین رونے دین عوض
دلاسے کی مارین اور سختی دکھائین وَرُوِيَ فِي الْحَدِيثِ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ بَكٰى عَلٰى أَبِيهِ
أَرْبَعِينَ سَنَةً اور حدیث مین وارد ہوا ہے کہ جناب امام زین العابدین اپنے پدر بزرگوار پر چالیس برس
روئے وَمَا أَكَلَ رَأْسَ الضَّأْنِ أَبَدًا مُدَّةَ عُمْرِهِ اور تمام عمر حضرت نے کلہ گوسفند
نکھایا وَنُقِلَ أَنَّهُ قِيلَ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ إِلٰى مَتٰى هٰذَا الْبُكَاءُ يَا مَوْلَانَا
اور منقول ہے کہ کسی نے جناب امام زین العابدین سے پوچھا یا مولا کہان تک روؤگے فَقَالَ
يَا قَوْمِ إِنَّ يَعْقُوبَ النَّبِيَّ فَقَدَ سِبْطًا مِنْ أَوْلَادِهِ إِلَّا

قدم راہ محبت کا کاٹ لیا پھر بھی اوس دین دار نے اوس قبلہ ایمان سے مونھہ نہ پہرایا اور پھر آیا حضرات مومن کامل ایسے
ہوتے ہین پس اون کافرون نے دوسرا پاؤن بھی کاٹ ڈالا پھر سال دیگر بہر از خرابی زیارت کو آیا تو اوس بار لوگون کو خوف اوسکے
جان کا ہوا کہ اب کی مرتبہ یہ عاشق امام شہید کیا جائیگا ناگاہ قدرت خدا سے امام علی النقی تشریف لے چلے زیارت جد بزرگوار کو
راہ مین لوگون نے اوس جناب سے احوال زائر بیان کیا کہ یا مولا عشق امام حسین مین ایک مومن نے تمام اعضا نثار کر دیے
گئے ہین اب کی خوف اوسکی جان کا ہے کہ اب کی سال پھر وہ زیارت کو جناب امام حسین کی جاتا ہے یہ بات جناب امام علی النقی
نے سنی تو قریب اوسکے گئے اور اوسکا حال بکمال شفقت پوچھا اور اوسکی حال پر بہت روئے اور اوسے پاس اپنے اونٹ پر بٹھا لیا
جب قبر شریف پر پہنچے اور وہ زیارت سے مشرف ہوا تو خوب رویا بس دوست خالص ایسے ہوتے تھے فَمَا لَكُمْ لَا
تَبْكُونَ وَكَيْفَ تَبْخَلُونَ دُمُوعَكُمْ عَلَى الذَّبِيحِ الْعَطْشَانِ پس کیوں نہین روتے تم اے مومنین
اور کیون رونے مین قصور کرتے ہو اوس مظلوم پر جو ذبح کیا گیا پیاسا وَضَجَّتْ أَمْلَاكُ السَّمَاءِ وَنَاحَتْ
طُيُورُ الْفَلَا وَالْوُحُوشُ وَالْجِنُّ أَجْمَعُ اور مصیبت پر روئے آسمان اور پرندے اور چرندے اور
جن تمام وَحِينَ كَهَيْمَاتُ الْبَتُولِ حَوَاسِرًا وَلَمْ تَنْسَ إِلَّا تَشُقَّ وَتَقْرَعَ یاد کرو اوس وقت کو
جب دختران جناب فاطمہ با لباس پارہ پارہ نعش جناب امام حسین پر آئیں وَتُقَبِّلُ جِسْمَ ابْنِ الْبَتُولِ
سُكَيْنَةُ وَشِمْرٌ لَهَا بِالسَّوْطِ ضَرْبًا يَمْنَعُ افسوس کہ سکینہ تو جسم مجروح پدر کو چومتی تھی اور شمر
تازیانے سے ڈراتا تھا اور منع کرتا تھا فَيَقُ لَهُمَا ضَرْبُ السِّيَاطِ فَتَلْتَجِي + بِعَمَّتِهَا مِنْ حَلْيِ الْجَرِيبِ
تُوَجِّعُ ان دونوں شعرون کی ترجمہ کا تاب نہین کہ یارا اوسکا بیان کرے مگر اتنا اشارہ رونے کو کفایت کرتا ہے
کہ یتیم بلبلا جاتی تھی اور اپنی پھوپھی سے منتین کرتی تھی کہ مجھے بچاؤ وَتَقُولُ يَا شِمْرُ وَيْحَكَ خَلِّهَا
إِذَا كَانَتْ بِالتَّقْبِيلِ تَرْضَى وَتَقْنَعُ جناب زینب مایوس ہو کے شمر سے کہتی تھین کہ وائے ہو تجھپر اے شمر چھوڑ دے
اس بچی کو پدر کو کہ اسکی تو اسی پر اکتفا کی ہے کہ نعش پدر کی بوسے لیتی ہین روایت بنقای و کلم روایت زرارہ
پھر گریہ امام زین العابدین علیہ السلام اس قول کی بسند معتبر زرارہ سے روایت کی ہے
کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا یا زرارہ إِنَّ السَّمَاءَ قَدْ بَكَتْ عَلَى الْحُسَيْنِ أَرْبَعِينَ
صَبَاحًا بِالدَّمِ اے زرارہ بتحقیق کہ آسمان روئے جناب امام حسین پر چالیس صباح بخون وَإِنَّ
الْأَرْضَ بَكَتْ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا بِالسَّوَادِ اور زمین روئی اوس جناب کی ماتم مین چالیس
صباح بسیاہی وَإِنَّ الشَّمْسَ بَكَتْ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا بِالْكُسُوفِ وَالْحُمْرَةِ اور آفتاب
رویا اوس مظلوم پر چالیس صباح بسبب کسوف وَإِنَّ الْجِبَالَ تَقَطَّعَتْ وَإِنَّ الْبِحَارَ تَفَجَّرَتْ
اور ماتم جناب امام حسین پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے اور دریا جوش مین آئے وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ بَكَتْ

یہ فرما کی امام حسن ابہت روئی اور اصحاب رونی لگی تا آنکہ آواز نوحہ وشیون بلند ہوئی اور حضرت فرماتی تہی خداوندا مین
تجہسی شکایت کرتا ہون اوس جور وستم کی جو میری اہلبیت پر ہون گی حضرات فی الحقیقت وہ مصیبت بڑی اہلبیت پر گر
اون کی مصیبت پہر چند اور بہ چند ہوئی وَمِنْ مَصَائِبِهِمْ كَانَتْ قُبُورُهُمْ شَتّٰى اور ایک مصیبتون سی اہلبیت کے
یہ مصیبت ہی کہ ظلم اعدا سی قبرین اون کی پراگندہ ہو گئین ہین فَبَعْضُهَا فِي الْعِرَاقِ وَبَعْضُهَا فِي النَّجَفِ
وَبَعْضُهَا بِالطَّيْبَةِ پس بعضی قبرین نجف مین ہوئی اور بعضی عراق مین اور بعضی مدینی مین فَأَرَادُوا
عَلٰى ذٰلِكَ مَحْوَ الْقُبُورِ اوسپر بہی ظالمون نی چاہا قبرون کو بہی مٹادین كَمَا وَرَدَ فِي الْحَدِيثِ
إِنَّ الْمُتَوَكِّلَ لَعَنَهُ اللّٰهُ أَمَرَ الْحَارِثَ بْنَ حَرْثٍ عَلٰى قَبْرِ الْحُسَيْنِ وَأَنْ يُجْرُوا عَلَيْهِ
الْمَاءَ لِيُخْفِيَ لَا يَبْقَى الْأَثَرُ تو چنانچہ روایت مین وارد ہوا ہی کہ متوکل لعین نی عداوت سی حکم
کیا زراعت کرنی والون کو کہ زراعت کرین قبر حسین پر اور لائین آب نہر تا بالکل اثر قبر حسین بر طرف ہو جائے
وَقَدْ هَدَمُوا بُنْيَانَهُ پس گرادی لعینون نی عمارت اوسکی اور لائی جانورون کو زراعت کے
لیے پس جانور اوس قبر شریف پر گئی اور روتی تہی فَكُلَّمَا أَجْرَوْا عَلَيْهِ الْمَاءَ غَارَ وَحَارَ وَ
اسْتَدَارَ بِقُدْرَةِ اللّٰهِ الْعَزِيزِ وَلَمْ يَصِلْ قَطْرَةٌ وَاحِدَةٌ إِلٰى قَبْرِ الْحُسَيْنِ اور ہر چند
پانی کہ قبر شریف پر لاتی تہی تو پانی حیران ہوکی ٹہر جاتا تہا اور گرد تصدق ہوتا تہا وَكَانَ الْقَبْرُ الشَّرِيفُ
إِذَا جَاءَهُ الْمَاءُ يَرْتَفِعُ أَرْضُهُ بِإِذْنِ اللّٰهِ اور جب پانی آتا تہا تو زمین وہان کی بلند ہو جاتی تہی
قدرت خدا سی پس یہ دیکہا لعینون نی تو حکم کیا کہ کوئی زیارت کو قبر شریف کی آنی نہ پائی مگر اوس سی کچہ روپی
لیا کرو پس ایک ضعیفہ مومنہ تہی کہ وہ قصد زیارت مین چرخہ کشی کرتی تہی تا خرچ راہ مہیا کری جب یہ حکم سنا اوسنے
تو رات کو بہی محنت مین مشغول ہونی لگی تا آنکہ مشقت سی اپنی خرچ راہ اور خرچ محصول جمع کیا اور زیارت
روضہ مقدس جناب سید الشہدا سی مشرف ہوئی جب یہ خبر حاکم شقی نی سنی تو بولا کہ یہ لوگ یون قبر حسین پر آنا
موقوف نکرینگی اب جو آئی زیارت قبر حسین کو اوسکا ایک ہاتہ کاٹ لو پس جو محب خالص امام حسین زیارت کو
آتا تہا تو ملازمان خلیفہ غدار دست راست اوس دیدار کا کاٹ لیتی تہی پس ناگاہ ایک محب صادق غلام باوفا
زیارت کو تشریف لائی پس اون ظالمان غدار نی ہاتہ اوس زائر باوقار کا کاٹ لیا اور جانا کہ اب یہ زیارت
کو نہ آئیگا مگر وہ محب صادق جان نثار ایسی تہی کہ دوسری سال پہر تشریف لائی ملازمان حاکم بی دین نی دوسرا
بہی کاٹ لیا جب تیسرا سال ہوا تو وہ بزرگ وار پہر آئی تو ملازمان حاکم نی حاکم کو لکہا کہ تیری حکم سی دو مرتبہ مین دو
ہات ایک زائر کی کاٹی ہین پہر بہی اوسنی محبت حسین سی ہاتہ نہ اوٹہایا اور آپ پہر زیارت کو آیا جیسا حکم ہو
لائین حاکم لعین نی عداوت سی جناب امام حسین کی حکم کیا کہ اب کوئی اور عضو کاٹ لو پس ایک پاون اوس

بزرگترین خلق ہین نزدیک خدا کی مین سوچتا ہون انکی مصیبتون پر جو انپر ہونی والی ہین پس یہ بہائی میرا علی ابن ابیطالب
صاحب نشان ہی میرا دنیا و آخرت مین اور وصی و خلیفہ ہی میرا بعد میری اور سامنی میری اور صاحب حوض کوثر
اور مالک شفاعت اور صاحب تصرف ہر مسلمان کا ہی اور امام ہر مومن کا ہی دوست اسکا میرا دوست ہی اور
دشمن اسکا میرا دشمن ہی اِس کی دوستی کی باعث امت میری رحم کی جاتیگی اور اسکی دشمنی سی لعنت کی جائیگی
یعنی رحمت خدا سی دور ہون گی اِنِّیْ بَکَیْتُ حِیْنَ اَقْبَلَ لِاَنِّیْ ذَکَرْتُ غَدْرَ الْاُمَّۃِ بِہٖ
بَعْدِیْ مین رویا اسی آتی دیکہہ کی کہ مجہی یاد آیا غدر و عداوت امت کا ساتہہ اس کی بعد میری تا آنکہ اوسہائین
گی اور محروم رکہین گی اسکی جگہہ سی اسی یہ رنج و مصائب مین رہیگا تا آنکہ ایک شقی ماہ رمضان مین اوسکے
سر پر تلوار ماری گا اور شہید کریگا اور یہ بیٹی میری فاطمہ سیدۃ النساء اولین و آخرین ہی اور یہ پارۂ جگر اور روشنی
چشم اور میوۂ دل میری ہی اور جب یہ محراب عبادت مین کہڑی ہوتی ہی سامنی خدا کی تو نور اوسکا فرشتون پر
یون ظاہر ہوتا ہی جیسی اہل زمین پر نور ستارون کا ظاہر ہوتا ہی خداوند عالم فرماتا ہی ای ملائکہ میری اُنْظُرُوْا
اِلٰی اَمَتِیْ فَاطِمَۃَ دیکہو کنیز خاص میری فاطمہ کو کہ سیدہ ہی میری کنیزون کی کہ کیسی رجوع قلب سی عبادت
مین میری حاضر ہی اور خوف سی میری اعضا اسکی کانپتی ہین اُشْہِدُکُمْ اَنِّیْ قَدْ اٰمَنْتُ شِیْعَتَہَا
مِنَ النَّارِ گواہ کرتا ہون تمہین کہ مینی امان دی شیعون کو فاطمہ کی آتش جہنم سی مین رویا اسی دیکہہ کی کہ
مجہی یاد آئی وہ مصیبت اسکی جو بعد میری اسپر ہون گی کَاَنِّیْ بِہَا وَقَدْ دَخَلُوْا فِیْ بَیْتِہَا گویا مین
اسکے ساتہہ ہون جسوقت اسکی گہر مین لعین گُس آوین گی اور ہتک حرمت کرین گی اور اسکی حق کو غصب کرینگے
اور اسی میراث سی منع کرین گی وَکَسَرُوْا جَنْبَہَا وَاَسْقَطُوْا جَنِیْنَہَا اور ایک شقی مجروح کریگا اسکی
پہلو کو کہ ساقط ہو جاویگا حمل اوسکا وَہِیَ تُنَادِیْ یَا اَبَتَاہُ فَلَا تُجَابُ وَتَسْتَغِیْثُ
وَلَا تُغَاثُ اور وہ فریاد و ابتاہ کرتی ہوگی اور کوئی اوسکو جواب نہ دیگا اور وہ فریاد کریگی اور کوئی اوسکی
فریاد کو نہ پہنچیگا اور جب دیکہا مینی حسنین کو تو رویا اس لیئی کہ یہ دونو سید جوانان اہل جنت ہین اور حکم ان کا حکم میرا
اور قول انکا قول میرا ہی ان کو اس ظلم و ستم سی شہید کرینگی یعنی حسن کو زہر ستم پلا کر شہید کرین گی کہ اسپر ملائکہ زمین
و آسمان روتین گی اور حسین کو میری قبر سی جدا کرتین گی اور مدینی سی نکالین گی فَاطِمَۃُ فِیْ مَنَامِیْ اِلٰی
پس مین اوسی خواب مین جہانی سی لگاؤن گا اوسکو حکم کرون گا اوسی سینی سی جائیگا اور یہ جائیگا اپنی مقتل کی طرف
کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَیْہِ وَقَدْ رُمِیَ بِسَہْمٍ فَخَرَّ عَنْ فَرَسِہٖ صَرِیْعًا گویا مین اپنی پارۂ جگر کو دیکہتا ہون کہ ایک تیر
ایسا لگا کہ اوسکی صدمی سی زمین پر گر کر لوٹتا ہی ثُمَّ یُذْبَحُ کَمَا یُذْبَحُ الْکَبْشُ اور اوسی حال مین ذبح
کیا جائیگا یہ مثل گوسفند ثُمَّ بَکٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ وَبَکٰی مَنْ حَوْلَہٗ وَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُہُمْ بِالضَّجِیْجِ

یہ احسان کیا تو سنو میرا احسان شیعیان علی ابن ابیطالب پر انی قد غفرت لشیعۃ علی و محبیہ ذنوبہم
جمیعًا بہ تحقیق کہ بخشی ہین علی کی شیعوں کی اور دوستون کی سب گناہ بخشی حضرات آقا تمہاری تم پر نہایت مہربان ہین
چنانچہ جناب رسول خدا نے فرمایا حبی وحب اہلبیتی نافع فی سبع مواطن دوستی میری اور میری
اہلبیت کی نفع بخشتی ہی سات جا پر ایک تو وقت مرگ اور دوسری قبر مین اور تیسری وقت نشور اور چوتھی وقت نامۂ عمل کے
اور پانچوین وقت حساب اور چھٹی پیش میزان اور ساتوین نزدیک صراط کی چنانچہ جناب صادق علیہ السلام فرماتی
ہین کہ جب وقت مرگ ہماری شیعہ کا قریب آتا ہی تو ملک الموت اوسی اشارہ کرتا ہی انظر الی یمینک
کہ اپنی سیدھی طرف دیکھ تو وہ اپنی طرف فرأی رسول اللہ و علیا و فاطمۃ و الحسنین جب اپنی طرف
دیکھتا ہی تو پاتا ہی رسول خدا اور علی مرتضی اور فاطمہ اور حسن مجتبی اور حسین شہید کربلا کو کہ پاس اوسکی موجود ہین
اور جناب امیر فرماتی ہین ای ملک الموت اوسکی قبض روح مین آسانی کرنا کہ یہ ہمارا دوست ہی اور جب قبر مین اوسے
دفن کرتی ہین تو وہان بھی جناب امیر سعی کو آتی ہین اور اوسی خوف سی بچاتی ہین اور ایک روایت مین ہی کہ نکیرین
ہین سینہ مومن کا قبر مین اور کہتا ہی ایک دوسری سی کہ نہ پوچھ کر اس مومن کو کہ اوسکی سینی سی بوی محبت
اہلبیت رسول خدا آتی ہی اور خداوند عالم بمحبت جناب امیر سی قبر کو شیعہ کی مانند ایک کیاری بہشت کی کر دیتا ہے
اور روز قیامت کو تاج پادشاہی رکھکی آئیگا اور مونہہ اوسکا مثل چودہوین رات کی چاند کی ہوگا اور کتاب خرائج مین
مرقوم ہی کہ ہر شیعہ کی ہاتھ مین فرشتی ایک ایک برگ طوبی کی دینگی کہ وہ پتی روز عقد جناب فاطمہ جمع کی گئی ہین
اور اوس پر نور سی برات آتش دوزخ لکھی ہوگی فی الامالی عن ابن عباس قال ان رسول اللہ کان
جالسا ذات یوم اذ اقبل الحسن اور کتاب امالی مین ابن عباس سی منقول ہی کہ ایک روز
جناب رسول خدا تشریف رکھتی تہی کہ جناب امام حسن تشریف لائی جو ہین امام حسن کو جناب رسول خدا نے
دیکھا رونی لگی ثم قال الی الی یا بنی اور رو کی فرمایا ای فرزند میری آ اور اونہین اپنی زانوی راست پر بیٹھا لیا
پھر تشریف لائی امام حسین اونہین بھی دیکھکی حضرت روئی اور بلا کی زانوی چپ پر بیٹھا لیا ثم اقبلت
فاطمۃ فلما رآها بکی ثم قال الی الی یا بنیۃ پھر تشریف لائین جناب فاطمہ اونہین بھی
دیکھکی رسول خدا رونی لگی اور بلا کی سامنی بیٹھایا پھر تشریف لائی جناب امیر حضرت اونہین بھی دیکھکی رونی لگی اور بلا کی
سامنی بیٹھایا اور اپنی طرف اصحاب نی عرض کی یا رسول اللہ ما نری واحدا من ہؤلاء
الا بکیت او ما فیہم من تسر برؤیتہ ای رسول خدا آپ سبکو دیکھ کی روئی آیا آپ کی
اہلبیت مین ایسا نہین کوئی کہ آپکی باعث سرور ہووی حضرت نی فرمایا قسم ہی اوس شخص کی کہ جسنی مجھی مبعوث کیا
برسالت اور برگزیدہ کیا ہی انی و ایاہم لاکرم الخلق علی اللہ کہ مین اور یہ اہلبیت میری اکرم

وَ آلِهِ اَمَانٌ مِنَ الْعَذَابِ جناب رسول خدا نے فرمایا ہے پہچاننا حق اہلبیت رسول خدا کا باعث برات آتش جہنم ہے اور دوستی آل محمد صلی اللہ علیہ و آلہ کی امان ہے عذاب آخرت سے وَمَنْ مَاتَ عَلٰی حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ شَهِيدًا اور جو مرے محبت اہلبیت رسول خدا پر وہ شہید مرے گا اگرچہ اپنے بستر خواب پر مرے اور کتاب بشایر المصطفی میں مذکور ہے کہ ایک روز جناب رسول خدا خانۂ جناب امیر میں شادان و فرحان داخل ہوئے اور فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ اَبِيْ طَالِبٍ جناب امیر و جناب فاطمہ اور حسنین اوٹھ کھڑے ہوئے اور آداب سلام بجا لائے پس جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بیٹھے اور اون سب بزرگوارونکو ہنس کے فرمایا کہ تم بھی بیٹھو موجب فرمان واجب الاذعان سب برگزیدگان خدا بیٹھ گئے قَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا رَاَيْتُكَ اَقْبَلْتَ عَلٰى مِثْلِ هٰذَا الْيَوْمِ جناب امیر نے عرض کی یا رسول اللہ میں نے آپکو ایسا شاد و خورم اپنے پاس تشریف لاتے نہیں دیکھا جیسا کہ آپکو آج شاد دیکھتا ہوں حضرت نے فرمایا اے علی آیا چاہتا ہوں تم جس خوشخبری نے مجھے شاد کیا ہے اوس سے تمہیں بھی آگاہ کروں فَقَالَ نَعَمْ رُوْحِيْ فِدَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ عرض کی جناب امیر نے بیان کیجیے اوس بشارت کو اے رسول خدا جان میری قربان ہو آپ پر سے فرمایا حضرت نے کہ آئے جبرئیل اور کہا مجھسے جانب پروردگار سے بعد تحفہ و سلام کی کہ بشارت دہ علی کو اسبات کی کہ جتنے شیعہ تمہارے ہیں خواہ صالح خواہ فاسق سب داخل بہشت ہونگے یہ خبر مرحمت اثر سنکر جناب امیر مارے خوشی کے سجدۂ شکر میں گئے اور بعد سجدہ کے دونوں ہات سوے آسمان اوٹھائے وَقَالَ اِنِّيْ اُشْهِدُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ اَنِّيْ قَدْ وَهَبْتُ لِشِيْعَتِيْ نِصْفَ حَسَنَاتِيْ اور عرض کی یا رسول اللہ میں خدا کو اور آپ کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے نصف حسنات اپنی اپنے شیعوں کو بخشی كَذٰلِكَ قَالَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ جب جناب فاطمہ نے یہ کلام سنا تو بولیں اے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں بھی آپ کو شاہد کرتی ہوں کہ میں نے بھی نصف حسنات ابو الحسن کے شیعوں کو بخشی جناب امام حسن نے عرض کی اے نانا میں بھی آپ کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے بھی نصف حسنات اپنی پدر بزرگوار کے شیعوں کو بخشے جناب امام حسین نے فرمایا اے جد عالی وقار میں آپ کو شاہد کرتا ہوں کہ میں نے بھی نصف حسنات اپنی اپنے پدر نامدار کے شیعان گنہگار کو بخشی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا اَنْتُمْ بِاَكْرَمَ مِنِّيْ جب رسول خدا نے یہ سخاوت اپنی اہلبیت کی ملاحظہ کی فرمایا کہ اے اہلبیت میرے تم مجھسے کریم تر نہیں ہو جب تمنے یہ احسان شیعوں پر کیا سنو میں بھی اپنے خدا کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے بھی اپنی نصف حسنات اپنے شیعیان علی ابن ابیطالب کو بخشی ناگاہ صدا اے خداوند غفار جانب آسمان سے لیکر آئی يَا اَهْلَ الْبَيْتِ مَا اَنْتُمْ بِاَكْرَمَ مِنِّيْ اے اہلبیت تم مجھسے زیادہ کریم نہیں ہو جب تمنے شیعیان علی پر

کہین کیا کیا ذلتین پہنچی ہین امت رسول خدا کی ہاتہ سی کہ گویا ہم اولاد ترک اور کابل سی تہی اور ہمکو انہین دین
اور ہمکو قید کیا ہی اسکی کہ ہمنی کوئی جرم و قصور کیا ہو یا کوئی ثلمہ فی الاسلام نکلتا ہو اور نہ کوئی ہمنی دین
اسلام مین رخنہ ڈالا تہا کہ جسکی عوض مین ہم سی یہ سلوک کیا و اللہ اگر پیغمبر خدا انہین ہماری ایذا دینی مین وصیت
کرتی تو بہی یہ لوگ ہمین اس سی زیادہ آزار نہ دی سکتی پس ایسی مصیبتین جناب امام زین العابدین نی اوٹہائین کہ تمام عمر
رویا کیی اور اس بیتابی سی روتی تہی کہ جو دیکہتا تہا حضرت کو وہ بہی رونی لگتا تہا و ما اکل الخبز الا مبتلا
صائن آبدًا اور تمام عمر گلہ گوسفند کہایا جب سی سر اقدس امام حسین کو زیر تخت یزید دیکہا اور جب کہانا سامنے لاتی
سامنی اللہ تہا اس قدر روتی تہی کہ وہ پانی سب آنسوؤن سی مخلوط ہو جاتا تہا تا آنکہ ایک ورکسینی عرض کیا یا رسولا
کب تک رووگی قال یا قوم ان یعقوب النبی فقد سبطًا من اولادہ اثنی عشر فبکی
علیہ حتی ابیضت عیناہ من الحزن وھو حی فی دار الدنیا حضرت نی فرمایا ای قوم
مجہی رونی سی منع کرتی ہو ای قوم یعقوب پیغمبر کی بارہ بیٹون مین سی ایک بیٹا گم ہوا اتنا روئی کہ آنکہین سفید ہو گئین
حال آنکہ وہ جانتی تہی کہ یوسف زندہ ہی اور مینی تو اپنی آنکہون سی دیکہا اٹہارہ عزیزون کو کہ اون کا نظیر نہ تہا روی
زمین پر مین دن کی بہوکی پیاسی ایک ساعت مین قتل ہوی واللہ اون کا غم میری دل سی نجایگا اور اوس
نفشہای خون آلودہ گلو بریدہ مجہی نہ بہولین گی پہر فرماتی تہی واکرباہ بکربلک یا ابتاہ واسفا
لقتلک یا ابتاہ افسوس تمہاری مصیبتون پر ای بابا افسوس تمہاری بہوکی پیاسی شہید ہونی پر ای
بابا افسوس تمہاری بیکسی پہ پہر فرماکی بہت روی اور فرمایا قتل ابن بنت رسول اللہ عطشانا و انا
اکل الزاد و اشرب الماء افسوس شہید ہوا فرزند رسول خدا پیاسا اور مین کہانا کہاتا ہون
اور پانی پیتا ہون پہر اتنا روتی تہی کہ ریش مبارک آنسوؤن سی تر ہو جاتی تہی تہوڑا کہاتی تہی اور شکر خدا بہت
بجالاتی تہی اور عبادت خدا مین مشغول ہوتی تہی اور چالیس حج حضرت نی کیی اونٹ کو کوڑا نہ مارا منقول ہے
کہ ایک روز جناب امام زین العابدین نی کوڑا اوٹہایا اونٹ کی مارنی کی لیی اور کچہ خیال کر کی کوڑی کو ہاتہ
سی پہینک دیا اور فرمایا لولا القصاص لضربتہ آہ کیا مارون اوس بیزبان کو کہ مجہی قیامت کا
خوف ہی افسوس ایسی رحیم و خدا ترس کو ظالمون نی راہ شام مین تازیانی ماری روایت ہفتاد
فضائل اہلبیت اور انصف حسنات محبان اہلبیت کا شیعہ لکہ
اور آثار معصومون کا وقت مرگ پہر گریہ رسول خدا اہلبیت کو
دیکہکی اور حال عمر جناب امام حسن قال رسول اللہ معرفۃ
آل محمد صلی اللہ علیہ و آلہ براءۃ من النار وحب آل محمد صلی اللہ علیہ

اختیار روتی تہین کہ کسیکو بہی مثل اوس روز کی روتا نہین دیکہا او سب مجہی چہوڑ کی وہین دوڑی پس مینی گہوڑی کو
کوڑا کیا کہ تا جا کی اسنی قبل خیمہ تک پہنچون مگر ماری ہیبت کی راہ نپائی تا آنکہ گہوڑی سی اوتر کی در خیمہ تک پہنچا اور جناب
امام زین العابدین خیمی مین تہی فَخَرَجَ وَمَعَهُ خِرْقَةٌ يَمْسَحُ بِهَا دُمُوعَهُ پس حضرت تشریف باہر لائے
اور ہاتہ مین رومال تہا اوس سی آنسو پونچہتی تہی پس خادم نی کرسی بچہائی حضرت بیٹہی مگر حضرت کو روکی سے
افاقہ نہ تہا اور آدمی امینی کی حضرت کو پرسا دیتی تہی اور مدینی کی عورتین اور مرد بی اختیار روتی تہی اور صدائے
ہای ہای بلند تہی پس حضرت نی اشارہ کیا کہ چپ ہو جیب سب خاموش ہوی بعد ازان حمد و ثنای الٰہی بجا لاتی اور
پہر فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى عَظَائِمِ الْاُمُوْرِ وَفَجَائِعِ الدُّهُوْرِ وَاَلَمِ الْفَجَائِعِ وَمُضَاضَةِ
اللَّوَاذِعِ وَجَلِيْلِ الرُّزْءِ حمد کرتا ہون مین خدا کی کار ہای عظیم اور مصیبت ہای زمانہ پر اور محنت درد ہای
اور ناتہای صبر شکن پر اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ وَلَهُ الْحَمْدُ ابْتَلَانَا بِمَصَائِبَ جَلِيْلَةٍ
وَثُلْمَةٍ فِي الْاِسْلَامِ عَظِيْمَةٍ ای گروہ مردم جمع ہوی واسطی خدا کی کہ مبتلا کیا ہمین مصیبتون جلیل اور دین
اسلام مین رخنہ عظیم قُتِلَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنُ وَعِتْرَتُهُ وَسُبِيَ نِسَاؤُهُ وَدَارُوْا
بِرَاْسِهِ فِي الْبُلْدَانِ ای اہل مدینہ وہ مصیبتین یہ ہین کہ شہید ہوی میری پدر بزرگوار ابو عبد اللہ الحسین اور عترت
اون کی اور قید ہوئین عورتین اون کی اور سر اون کا شہر بشہر پہرایا گیا اور یہ وہ مصیبت عظیم ہی کہ اپنا مثل نہین
دیکہتی اَيُّهَا النَّاسُ فَاَيُّ رِجَالٍ مِنْكُمْ يُسَرُّوْنَ بَعْدَ قَتْلِهِ ایہا الناس کون بشر ہی ایسا
تم مین سی کہ وہ مسرور ہوگا بعد قتل جناب امام حسین کی اَيَّةُ عَيْنٍ مِنْكُمْ تَحْبِسُ دَمْعَهَا اور کون چشم ہے
کہ سیلاب اشک کو ضبط کریگی اور آنسو بہانی مین بخل کریگی فرزند رسول خدا پر فَلَقَدْ بَكَتِ السَّبْعُ الشِّدَادُ
لِقَتْلِهِ وَبَكَتِ الْبِحَارُ بِاَمْوَاجِهَا وَالسَّمٰوَاتُ بِاَرْكَانِهَا تحقیق کہ وہ مصیبت ہی کہ روئے
اس مصیبت پر ساتون آسمان اور روی امام تشنہ لب کی پیاس پر دریا اور آسمان اور روی اوس امام مظلوم پر
سب مخلوقات خدا وَالْاَشْجَارُ بِاَغْصَانِهَا وَالْحِيْتَانُ فِي لُجَجِ الْبِحَارِ اور درخت روی اوس جناب
شاخون سی یعنی درختون کی شاخون سی خون جاری ہوا اور ملائکہ مقرب اور اہل آسمان سب روی اَيُّهَا النَّاسُ
اَيُّ قَلْبٍ لَا يَتَصَدَّعُ لِقَتْلِهِ ایہا الناس کون سا دل ہی کہ مصیبت جناب سید الشہدا مین شگافتہ نہوا ہو
اَمْ اَيُّ فُؤَادٍ لَا يَحِنُّ لَهُ اور کونسا سینہ ہی کہ ماتم مین امام غریب و مظلوم کی مجروح نہوا اَمْ اَيُّ
سَمْعٍ يَسْمَعُ هٰذِهِ الثُّلْمَةَ فِي الْاِسْلَامِ اور کون گوش ہی کہ ایسی مصیبت کو سن سکی کہ رخنہ دین
و اسلام مین پڑا ہی نہ روی اَيُّهَا النَّاسُ اَصْبَحْنَا مَطْرُوْدِيْنَ شَاسِعِيْنَ عَنِ الْاَمْصَارِ
كَاَنَّنَا اَوْلَادُ التُّرْكِ وَكَابُلَ مِنْ غَيْرِ جُرْمٍ اجْتَرَمْنَاهُ ایہا الناس تمہین خبر ہے

عَبْدِ اللهِ الاَنْصَارِیِّ وَجَمَاعَةً مِنْ بَنِیْ هَاشِمٍ پس وہان جابر کو با جماعت بنی ہاشم پایا پس عجب طرحکا
شور و نوحہ برپا کیا اور اون کی آواز گریہ سنکی عورات گرد و نواح کی جمع ہوئین اور نوحہ و شیون مین شریک ہوئین جناب
کلبی سی منقول ہی کہ مینی پوچہا وہان کی بیچ کاروان سی کہ کیون روتا تہا قبر امام غریب پر اونہون نی نقل کی کہ جب ہم مقتل امام کیطرف
سی نکلتی تہی رات کو فَنَسْمَعُ الْجِنَّ یَنُوْحُوْنَ وَیَقُوْلُوْنَ پس سنتی تہی آواز گریہ جنات کہ وہ روتی تہی اور یہ مرثیہ امام
مظلوم پر پڑہتی تہی ؎ مَسَحَ الرَّسُوْلُ جَبِیْنَهٗ + فَلَهٗ بَرِیْقٌ فِی الْخُدُوْدِ + یعنی رسول خدا حسین کی پیشانی کو
پیار سی مس کرتی تہی اور بوسی لیتی تہی اس سی نور رخسارون پر حسین کی ہویدا ہی اور وہ ایسی امام تہی ؎ اَبَوَاهُ
مِنْ اَعْلَی الْقُرَیْشِ + وَجَدُّهٗ خَیْرُ الْجُدُوْدِ + کہ پدر و مادر حسین بزرگان قریش سی تہی جد اون کی فخر
کائنات تہی اور ظالمون نی ایسی بزرگ کو مثل گوسفند قربانی کی پس گردن سی ذبح کیا غرض کہ جب تین شبانہ روز ماتم قبر
حسین پر برپا رکہا پہر وہان سی قافلہ نی سوی مدینہ کوچ کیا پس جب قریب مدینی کی پہنچی تو ایک جا خیمہ نصب کر کے
اہلبیت کو اوس مین اوتارا اور بشیر سی ارشاد کیا کہ ای بشیر خدا رحم کری تیری باپ کو کہ وہ شاعر تہا آیا تو بہی کچہ بہشتہ
پدر سی بہرہ رکہتا ہی قُلْتُ بَلٰی یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللهِ اِنِّیْ لَشَاعِرٌ عرض کی مینی کہ ہان مین بہی شاعر ہون جو
حکم ہو وہ بجالاؤن فرمایا حضرت نی کہ جا کی اہل مدینہ کو میری آنی کی خبر کردی مینی عرض کی بچشم اور او ہان سین اور گہوڑی پر
سوار ہو کی داخل مدینہ ہوا جب مسجد رسول خدا کی قریب پہنچا اور وہ مسجد رسول خدا کی دکہائی دی تو زمانہ رسول خدا کا
اور رہنا امام حسین کا یاد آیا طاقت ضبط کی نرہی او بیساختہ مینی رونا شروع کیا اور یہ مرثیہ مینی رو رو کی پڑہنا شروع
کیا ؎ یَا اَهْلَ یَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ بِهَا + قُتِلَ الْحُسَیْنُ فَاَدْمُعِیْ مِدْرَارًا ای
اہل مدینہ کیا آرام سی گہرون مین اپنی اپنی بیٹہی ہو مدینہ ویران ہوا اور قابل رہنی کی نہین رہا کہ وارثا مدینہ فرزند رسول خدا
جگر گوشہ بتول کو ظالمون نی تین دن کا پیاسا ذبح کیا اور بی قصور قتل کیا اوس مصیبت کی خیال سی آنسو میری
جاری ہین ؎ جِسْمُ الْحُسَیْنِ بِکَرْبَلَا مُضَرَّجٌ + وَالرَّاْسُ مِنْهُ عَلَی الْقَنَاۃِ یُدَارُ
وہ مصیبت پڑی اوس جناب پر کہ جسکی بیان سی دل ٹکڑی ہوتا ہی کہ وہ جسم حسین جو آغوش مین زہرا کی پلا اور زبان
رسول خدا سی نشو و نما ہوا جلتی ریت پر کربلا کی خاک و خون مین غلطان پڑا رہا اور سر اقدس اوس جناب کا
نیزی پر رکہہ کی شہر بشہر پہرایا گیا اور پہر کہا مینی کہ یہ علی ابن الحسین علیہ السلام اپنی پہوپہیون کو لی کی آئی ہین اور قریب
جا اوتری ہین قَالَ فَمَا بَقِیَتْ فِی الْمَدِیْنَةِ مُخَدَّرَةٌ وَّلَا مُحَجَّبَةٌ اِلَّا وَبَرَزْنَ مِنْ خُدُوْرِهِنَّ
مَكْشُوْفَةً شُعُوْرُهُنَّ مُخَمَّشَةً وُجُوْهُهُنَّ ضَارِبَاتٍ خُدُوْدُهُنَّ یَدْعُوْنَ
بِالْوَیْلِ وَالثُّبُوْرِ جونہین یہ آواز میری اہل مدینہ نی سنی سب عورات پردہ نشین بیتاب ہو کی گہرون سی
باہر نکل آئین اس شکل سی کہ بال سرون کی کہلی ہوی تہی چہری نوچتی تہین اور رخسار و سر طمانچی مارتی تہین اور بلی

اوٹھائی کہ اون کا بیان نہین ہوسکتا از ان جملہ سب سی زیادہ اوس جناب پر مصیبت شام کی تہی چنانچہ کسینی
پوچھا جناب امام زین العابدین سی کہ آپ پر سب سی زیادہ مصیبت کہان پڑی تہی قَالَ اَلشَّامُ اَلشَّامُ اَلشَّامُ
حضرت نی تین بار فرمایا شام مین شام مین شام مین چنانچہ فاطمہ دختر جناب امیر سی منقول ہی کہ اونہون نی فرمایا ثُمَّ
یَزِیْدُ اَمَرَ بِنِسَاءِ الْحُسَیْنِ فَحُبِسْنَ مَعَ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ فِیْ مَحْبَسٍ لَا یُکِنُّهُمْ مِنْ
حَرٍّ وَلَا قُرٍّ حَتّٰی اقْشَعَرَّتْ وُجُوْهُهُمْ یعنی جب ہمین شام مین پیش یزید لی گئی تو اوس شقی نی حکم دیا قید کا پس
سب دختران جناب فاطمہ وجناب امیر مع جناب امام زین العابدین کی ایسی قید خانی مین قید ہوتین کہ جس مین دن کو دہوپ
جلتی تہین اور شب کو اوس مین بہیگتی تہین کہ اوسکی صدمی سی چہرون کی پوست اوتر گئی تہی اور صورتین متغیر ہو گئی تہین
قَالَ اَبُوْ مِخْنَفٍ لَمَّا مَضٰی عَلٰی نِسَاءِ الْحُسَیْنِ وَذَرَارِیْهِ فِی السِّجْنِ سِتَّةُ اَشْهُرٍ وَ
ضَاقَتْ صُدُوْرُهُمْ دَعَاهُمْ یَزِیْدُ یَوْمًا وَعَرَضَ عَلَیْهِمُ الْمُقَامَ بِدِمَشْقَ
ابو مخنف کہتا ہی کہ جب ذریت امام حسین کو چھ مہینی قید مین گذری اور سینی اون کی زحمت قید سی تنگ ہوے
تو یزید نی بلا کی اونہین دمشق مین رہنی کی تکلیف دی اونہون نی انکار کیا اور کہا ہمین مدینی بہیج دی پس یزید نی
نعمان بشیر کو طیاری سفر کا حکم دیا پہر جناب امام زین العابدین کو بلا کی از راہ مکاری کی یون کہنی لگا خدا برا کرے
ابن مرجانہ کا کہ حسین سی یہ سلوک کیا واللہ اگر مین ہوتا تو جو حسین ابن علی مانگتی وہ مین دیتا اور اون سے
اس بلا کو دفع کرتا اگرچہ سبب میری ہلاک بعض فرزند کا بہی ہوتا مگر جو مشیت خدا مین تہا وہ ہوا پس جو حوایج ضرور
ہون وہ مجہی لکہہ بہیجو تا مین اونہی بر لاؤن فَقَالَ قَاضِیْ حَوَائِجِیْ وَجَمِیْعِ الْمَخْلُوْقَاتِ رَبُّ
الْعٰلَمِیْنَ حضرت نی فرمایا قاضی حوایج میرا اور سب مخلوقات کا تو خدا ہی وَلٰکِنْ اِنْ کُنْتَ مُصِرًّا
عَلٰی ذٰلِكَ فَالْاَوَّلُ اَنْ تُرِیَنِیْ وَجْهَ سَیِّدِیْ وَوَالِدِیْ فَاَتَزَوَّدُ مِنْهُ
وَاُوَدِّعُهُ اور اگر مصر ہی تو کہ مین تجہسی کچہہ کہون تو پہلی حاجت یہی ہی کہ میری پدر غریب سید بیکس امام حسین کا
سر مجہی دکہا دی کہ مین اوسکی زیارت کر لون اور اوسی وداع کر لون اور دوسری حاجت یہ ہی کہ ہمارا جو اسباب
لٹ گیا ہی وہ منگا دی اور تیسری اگر میری قتل کا ارادہ ہو تو میری پہوپہیون اور بہنون کی ساتہہ کسی مرد معتبر کو
کر تا رسول خدا کی روضی تک انہین پہنچا دی پس یزید بولا کہ قتل کو تمہاری مین نی معاف کیا اَمَّا وَجْهُ
اَبِیْكَ فَلَنْ تَرَاهُ مگر اپنی باپ کا سر تو اب کبہی نہ دیکہو گی اور نہ دکہایا اوس لعین نی سر اقدس امام غریب امام
زین العابدین کو پس ہمراہ بشیر قافلہ اہل حرم کو لیکی روانہ مدینہ ہوی جب عراق مین پہونچی تو اہلبیت نی کہا ہمین
کربلا ہو کی لی چل تا ہم اپنی سید اور آقا کی زیارت کر لین پس بشیر بموجب ارشاد کی سوی کربلا چلا تا آنکہ موافق
بعض روایت کی ہی کہ بیسوین تاریخ صفر کو داخل کربلا ہوی فَوَجَدُوْا هُنَاكَ جَابِرَ بْنَ

الارض وراسه علی السنان یهدی جسم اقدس تو اوس جناب کا ریگ گرم پر پڑا رہا اور سر
اقدس اون کافرون کی برچہا ہای یزید شراب خوار کی لیتی ہدیہ گیا وقد بکت السماء علی غربته اربعین صباحا
بالدم اور آسمان روی اوس جناب کی غربت پر چالیس صباح خون کی آنسوؤن سی وان الارض بکت
اربعین صباحا بالسواد اور زمین روئی اوس جناب پر چالیس صباح سیاہی اور آفتاب کو چالیس روز
گہن لگا رہا اور پہاڑ ٹکڑی ٹکڑی ہوی اور دریا جوش مین آئی والملائکة بکت اربعین صباحا علی
الحسین اور فرشتی روئی اوس مظلوم تشنہ لب پر چالیس صباح اور جناب امام زین العابدین تمام عمر رویا کیے
اور جب نام پدر بزرگوار کا لیتی تہی ایسا روتی تہی کہ ریش مبارک آنسوؤن سی تر ہو جاتی تہی جابر ابن حارث سی منقول ہے
کہ گیا مین خدمت امام زین العابدین مین اور جا کی سلام کیا مینی اور حضرت نی جواب سلام دیا ورایته
یتاوہ من الالم دیکہا مینی کہ حضرت آہ آہ کرتی ہین عرض کی مینی ای مولا یہ کیا حال ہی آپ کا
گہل گئی رخسارہ اور رنگ زرد ہی اور آپ کا دل تنگ ہی قال نعم یا جابر لما نزل بنا اہل
البیت لو کنا من الترک والدیلم والحبوش ما فعل بنا من قتل رجالنا وسبی
نسائنا وایتام اطفالنا ونہب اموالنا وہتک حرمتنا حضرت نی فرمایا
ای جابر جو بلائین ہم اہلبیت پر پڑین اگر ہم ترک و دیلم یا اہل حبش سی ہوتی تو بہی اس امت کو یہ لازم نہ تہا کہ ہمارے
ساتہ یہ سلوک کرتی کہ ہماری عزیزون کو قتل کیا اوس پر اکتفا نکی ہماری عورتون کو اسیر کیا اور لڑکون کو ہمارے
یتیم کیا فواللہ لو لم نکن من عترة الرسول واہلبیت النبوة ومعدن الرسالة
او کنا ضیعنا الاسلام ما فعلوا بنا ہذا الفعال قسم ہی خدا کی کہ ای جابر اگر ہم
اولاد رسول اور اہلبیت نبی نہوتی اور اسلام کو بہی ضایع کیا ہوتا تو بہی ظالمون کو یہ لازم نہ تہا کہ اسقدر ہم پر ظلم
ستم کرتی یہ فرما کی آنکہون سی آنسو جاری کیے اور آواز گریہ گلوگیر ہوی اور کچہہ کلام کیا کہ میری سمجہہ مین نہ آیا
عرض کی مینی یا ابن رسول اللہ کیا فرمایا آپ نی کہ مین نہ سمجہا حضرت نی فرمایا کیا سبب ہی کہ تو نہ سمجہا ای جابر
واللہ لو لم یسر ابی الی العراق لم یقتلہ یزید فی دارہ ولا فی حرم وحدہ ولا
فی مکة ولا فی غیرہا قسم ہی خدا کی اگر میری بابا سفر غربت کو نہ اختیار کرتی اور سوی عراق نہ آتے
تو بہی یزید اونہین مدینی مین چین نہ دیتا اور نہ مکی مین رہنی دیتا بلکہ وہ جناب کہین آرام نہ پاتی چنانچہ مینی بگوش خود
سنا ہی کہ حضرت نی ارشاد کیا وقت وداع اہل وطن کہ اگر مین سوراخ مورچہ و مار مین چہپون تو بہی یزید مجہی
شہید کیی آرام نہ لینی دیگا یہ عداوتین اون منافقون کی دلون مین روز احد و بدر سی تہین کہ دل اون کی مثل
آب و دیگ کی جوش مارتی تہی پس حضرات فی الحقیقت ایسی ہی صدمات جان گزا جناب امام زین العابدین نی

گریہ اور ہای اہلبیت کی زندان سی اور آنا کربلا مین اور داخلہ مدینہ کا

بہر گریہ امام زین العابدین

قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ ذُكِرْنَا عِنْدَهُ فَفَاضَ مِنْ عَيْنَيْهِ وَلَوْ مِثْلَ رَأْسِ الذُّبَابَةِ جناب صادق علیہ السلام نی فرمایا جسکی سامنی ذکر مصائب ہمارا ہووی اور ہمارا غم والم سنکے وہ رووی پس اگر اوسکی آنکھون سی بقدر سر مگس آنسو باہر آوی غَفَرَ اللّٰهُ ذُنُوبَهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ تو خداوند غفار تمام گناہ اوسکی بخشتاہی اگرچہ کثرت اوسکی گناہون کی مانند کف دریا ہوگی وَعَنْهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ مَنْ بَكَى وَأَبْكَى نَلْثِيْنَ فَلَهُ الْجَنَّةُ اور دوسری حدیث مین ہے کہ جناب صادق علیہ السلام نی فرمایا کہ جو شخص ذکر مصائب ہمارا کرکی رووی یار لاوی تیس آدمیون کو خدا اوسپر بہشت وجب کرتاہی وَمَنْ بَكَى وَأَبْكَى عَشَرَةً فَلَهُ الْجَنَّةُ بلکہ جو رووی یار لاوی دس آدمیون کو خدا اوسپر بہی جنت واجب کرتاہی وَمَنْ تَبَاكَى فَلَهُ الْجَنَّةُ اور جسی رونا نہ آوی اور وہ صورت رونی والون کی ماوی خدا اوسپر بہشت واجب کرتاہی فَإِنَّ مَنْ لَمْ يَحْزَنْ عَلَى مَصَائِبِنَا فَلَيْسَ مِنَّا اور جو شخص ہمارے مصیبت مین اور دل سی اوسکا محزون نہوی تو وہ شخص ہماری شیعون سی نہین ہی فَأَيُّمَا الْإِخْوَانُ أَكَانَ يُذْكَرُ عِنْدَهُ مَصَائِبُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَا يَحْتَرِقُ قَلْبُهُ وَلَا يَسِيلُ دَمْعُهُ پس فی الحقیقت ای برادران ایمانی کون ہی تم مین سی کہ بیان ہون اوس کی آگی مصیبتین جناب امام حسین کی اور دل اوسکا نہ جلی اور درد مین نہ آوی اور اوسکی آنسو جاری نہون لِأَنَّهُ وَقَعَ عَلَيْهِ الْمَصَائِبُ الَّتِي إِنْ وَقَعَتْ عَلَى الْجِبَالِ صَارَتْ كَالرَّمِيمِ وَإِنْ وَقَعَتْ عَلَى الْأَيَّامِ صَارَتْ لَيَالِيَ اسواسطی کہ وہ مصیبتین اوس جناب پر پڑی ہین کہ اگر وہ مصیبتین پہاڑون پر پڑتین تو پہاڑ ٹکڑی ہوکے خاکستر ہوجاتی اور دنون پر پڑتین وہ مصیبتین تو وہ شب تاریک ہوجاتی اور وہ مصیبتین پڑین تمہاری آقا پر کہ کوئی شمار نہین کرسکتا وَمِنْهَا أَنَّهُ قُتِلَ بَيْنَ يَدَيْهِ أَصْحَابُهُ وَأَقْرِبَاؤُهُ حَتَّى ذُبِحَ فِي حِجْرِهِ طِفْلُهُ الرَّضِيعُ عَطْشَانًا ان مصیبتون مین سی ایک یہ مصیبت ہی کہ قتل ہوی سامنی اوس جناب کی سب بہائی اور بہتیجی اور فرزندیان تک کہ گود مین اوس جناب کی تین دن کا پیاسا بچہ شہید ہوا کہ یہ ظلم ابتدای خلقت سی کسی پر نہین ہوا وَهُوَ عَلَيْهِ السَّلَامُ تَارَةً يَنُوحُ عَلَيْهِمْ وَتَارَةً يَتَفَكَّرُ عَلَى مَا يَقَعُ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ اور اوس جناب کا یہ حال تہا کہ زغہ اشقیا مین کہڑی ہوی کبہی تو روتی تہی نعش اقربا پر اور کبہی فکر کرتی تہی اور خیال کرتی تہی ان مصیبتون کا کہ جو بعد اون کی جناب زینب و کلثوم و سکینہ اور امام زین العابدین پر پڑنی والی تہین حَتَّى ذُبِحَ عَطْشَانًا كَمَا ذُبِحَ الْكَبْشُ تا آنکہ اوس جناب پر بہی کسی نی رحم نکہایا اور تین دن کا بہوکا پیاسا مثل گوسفند قربانی ذبح کرڈالا وَجِسْمُهُ عَلَى

کی ساتھہ روتی ہین یہ فرماکی نعش اقدس امام پر تشریف لی گئی آہ عجب حال سی دیکہا اوس نور چشم رسول خدا کو کہ خاک و خون مین غلطان زمین پر پڑی ہین دست اقدس بدن سی جدا ایک سمت پڑی ہین حضرت اس شکل سی نعش اقدس دیکہکی بہت روئی پہر دل کو سنبہال کی قبر کہودنی مین مشغول ہوئی تین کلنگ زمین پر ماری تہی کہ ایک قبر ظاہر ہوئی اور اوس مین ایک لوح تہی کہ اوس مین بخط جلی یہ لکہا تہا هذا قبر حسین بن علی علیهما السلام یعنی یہ قبر حسین پسر علی ابن ابیطالب کی ہی اور جب بیمار کربلا نی چاہا کہ اوس نور خدا کو قبر مین اوتارین دیکہا کہ دو ہاتہ مشابہ بہ ہاتہای جناب فاطمہ نمودار ہوئی اور آواز آئی کہ ای نور دیدہ حسین کی لا میری نور دیدہ اور زینت آغوش کو کہ تا اوسی آغوش قبر مین سلاؤن پس اوس آفتاب امامت کو زیر زمین پنہان کر کی قبر کو طیار کیا تو خوب روئی اور سب اہلبیت روروکی جان کہونی لگی جناب زینب نی بال کہول دئی اور جناب ام کلثوم قبر سی لپٹی تہین اور اوس دل پر درد سی روتی تہین کہ کسیکو تاب سننی کی نہ تہی پس جناب امام زین العابدین نی خود صبر کر کی سبکو دلاسا دیا اور باقی شہدا کی دفن مین مشغول ہوئی جناب علی اکبر کو پائنتی پدر بزرگوار کی دفن کیا اور سب شہدا کو جہان نشان تہی وہان دفن کیا تجسس نعش جناب عباس مین سوئی فرات گئی دیکہا کہ لاش جناب عباس دست بریدہ کنارہ فرات پر پڑی ہی خوب روئی اور وہین اوس جناب کو دفن کیا پہر ڈہونڈا نعش حضرت حر کو تو پایا اوسکی دور وہان سی اور سبب اسکا یہ ہی کہ ایک روایت مین مذکور ہی کہ بعد شہادت جناب امام حسین آئی مادر حر اور لی چلی نعش حر اور کہتی تہی کہ ای فرزند ناحق تونی اپنی جان دی حسین کی سات کہ ناگاہ وہ نعش بکرامت امام حسین اوٹہہ بیٹہی اور اوس ملعونہ کو اس بات کی جواب مین ایک پتہر اوٹہا کی مارا کہ وہ بجہنم واصل ہوئی پس حضرت حر کہا امام نی وہین دفن کیا اور قبر اون کی ماں کی بہی قریب ہی جو مشرف زیارت سی حضرت حر کی ہوتا ہی پہلی اوس ملعونہ کی قبر پر پتہر مارتا ہی پہر تشریف لائی امام قبر جناب امام حسین پر اور خیمہ برپا کر کی اوس مین ماتم امام علیہ السلام برپا کیا جناب زینب قبر سی تین روز لپٹی رہ ویاین اور قبر سی جدا نہوتین جب ہوش مین آتین تو خیال جناب سیدہ مین پکارتین ای امان ہتنی ہم غریبوں کی کچہہ خبر لی آہ اس امت جفاکار نی تین دن پانی تمہاری فرزند کو نہ دیا اور پیاسا شہید کیا پس جناب امام زین العابدین علیہ السلام نی آکی پہوپہی کی خدمت مین عرض کی کہ ای عمہ شہادت پدر بزرگوار نی تو شادی دنیا کو ہمسی چہڑایا اور میرا جی کب چاہتا ہی کہ اس قبر کو چہوڑ کی جاؤن مگر وصیت اوس جناب کی ہی کہ روضہ رسول خدا پہ جاؤن اور خبر شہادت سناؤن اور میری بابا نی یہ وصیت کی ہی کہ دوستون کو میری سلام کہنا اور کہیو کہ یہی تمہاری لیئی خشک گلا کٹوایا ہی جب آب سرد پیو تو میری پیاس کو یاد کرنا حضرات یہ وصیت آخری امام کی کچہہ اونہین دوستونکی لیئی نہین ہی بلکہ یہ وصیت سب دوستون کی لیئی ہی کہ تم سبکی شفاعت کی لیئی تین دن کی پیاس مین گلا کٹایا ہی غرض جناب زینب نی کہا کہ ای فرزند تمہین وطن جانا مبارک ہو مجہی تو یہین رہنی دو حضرت نی عرض کی کہ ای عمہ بابا کی یہی وصیت ہی اور مین بہی تو امام وقت ہون اطاعت لازم ہی جناب زینب ناچار اوٹہین اور قافلہ اہلبیت مدینہ پہ روانہ ہوا

ختم اس مجلس کا ثواب

دعوی امامت کرتا تھا اور ایسا جامہ بوسیدہ پہنتا تھا پس لوگون نے کہا اے امیر یہ جامہ بوسیدہ نہ تھا بلکہ یہ سب تلوارون سے
اور تیرون سے غربال ہوا ہے یہ سنکے یزید نے سر اقدس امام کا امام کو دیا اور بشیر کو ہمراہ کیا پہر بیمار کربلا نے کہا اے یزید ہمین
عماریان سیاہ طیار کروا دے کہ ہم ماتمدار فرزند رسول خدا ہین پس یزید نے سیاہ عماریان منگوائین اور اہلبیت سوار ہونے
لگے جب نوبت سواری جناب زینب خاتون خواہر امام مظلوم کی پہنچی تو اوس بی بی نے فریاد واحسیناہ و امظلوماہ
بلند کی اور پکارین اے عباس کہان ہو اے علی اکبر کہان ہو اے علی اکبر تم کیون آنکہون سے نہان ہو کہ عماری مین
تو تم مجہے ہاتہہ پکڑکے سوار کیا کرتے تہے غرض جناب زینب روتی ہوئین سوار ہوئین تو پہر تمام اہلبیت عماریون مین روتے
ہوئے سوار ہوئے آگے تو جناب امام زین العابدین گہوڑے پر سوار اور پیچہے سب اہلبیت گریان و نالان چلے تا آنکہ
کربلا پہونچے تو دماغ خوشبو سے معطر ہوگئے بشیر کہتا ہے کہ مین اوس وقت گہوڑے پر سوار تہا کہ ناگاہ گہوڑا میرا چلنے سے
رک گیا اور دیکہا مینے پرندہای بیشمار اور آہو اور شیر و گرگ جابجا بیٹہے ہین پہر آگے بڑہا تو دیکہا کہ بہت سے پرندے
جمع ہین اور شور مچاتے ہین پس شیر کی بو سے گہوڑا میرا آگے نہ بڑہا اور قریب تہا کہ مین شیرون کی خوف سے بہاگون کہ امام
زین العابدین نے پکارا کہ اے بشیر کیون ڈرتا ہے کوئی ان مین سے تجہے اذیت نہ دیگا کہ یہ سب ماتمدار میرے پدر مظلوم کے
ہین اور اہل بیت کو پکارے کہ اب اترو اونٹون سے کہ ہم مقتل شہدا پر پہنچے یہ سنکے سب اہلبیت اوترے اور امام کو یہ
فرمانے کی تاب ضبط نہ رہی عمامہ سر سے اوتار پہینکا اور گریبان کو چاک کیا اور پابرہنہ ہوکے مقتل کی طرف روتے ہوئے
چلے اور اسقدر روئے کہ بیہوش ہوگئے بشیر کہتا ہے کہ مین دوڑا اور قریب جاکے عرض کی مینے اے مولا اگر آپ اپنے تئین
یہ شکل بنائینگے تو اہلبیت کو کون سنبہالیگا یہ سنکے حضرت نے غش سے آنکہین کہولدین اور پہر روتے ہوئے چلے جب قریب اون طائرون کے
پہنچے تو وہ طائر بے اختیار شور مچانے لگے اور آہو اور شیر قدم اقدس پر گر کے اون پاؤن پر کہ جن مین ظالمون نے
بیڑیان اور زنجیرین پہنائی تہین آنکہین ملنے لگے اور بے اختیار روتے تہے اور معلوم ہوتا تہا کہ اونہین پر سانحے
ہین شہید کربلا کا پس وہ جناب بہی اون بے زبانون کی دیکہکے روتے تہے اور اون کی حق مین دعای خیر کیے تہے
اور بعد مضطرب ہوکے فرمایا کہ اے بشیر طیاری کر کہ نعشہای شہدا کو دفن کرون عرض کی مینے اے مولا
نعشین شہدا کی کہان ہین حضرت نے فرمایا اے بشیر یہ آہو اور یہ گرگ اور شیر جو تو دیکہتا ہے یہ سب چالیس روز میرے
پدر شہید پر روتے ہین اور اوس جناب کی نعش کی چوکی دیا کیے ہین اور یہ پرندے اوس جناب پر روتے ہین اور اوس
جناب کی نعش اقدس کو اپنے پرون سے چہپاتے ہین کہ جسم اوس نور چشم بتول کی دہوپ نہ پڑنے پاوے کہ ناگاہ صدائے
واحسیناہ و اماماہ کی دو طرف سے آتی تہی عرض کی مینے اے مولا یہ آہ و زاری کی کسکی آتی ہے حضرت نے ارشاد
فرمایا اے بشیر جو آواز کہ داہنی طرف سے آتی ہے یہ آواز جنات کی ہے کہ میرے پدر عالی مقدار کی ماتم مین شب و روز
روتے ہین اور جو آواز جانب چپ سے آتی ہے یہ نالہ اور حورین جناب رسول خدا اور علی مرتضی اور فاطمہ زہرا

اپنی سی جدا نکیا اور وصیت مین فرمایا کہ اسی میری کفن مین رکھدینا تا اس سند سی اپنی غلامون کو بخشاؤن اور روایت سے
امام محمد باقر علیہ السلام سی مہر جناب سیدہ خمس دنیا ثلث بہشت چار دریا ثابت ہوتا ہی اور کتب اہل سنت مین یہ حدیث مرقوم
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ إِنَّ اللّٰهَ زَوَّجَ عَلِيًّا بِفَاطِمَةَ وَجَعَلَ صَدَاقَهَا
الْأَرْضَ یعنی رسول خدا نی فرمایا بہ تحقیق کہ خدا نی تزویج کیا علیؑ کو ساتھ فاطمہؑ دختر رسولؐ خدا کی اور گردانا مہر
فاطمہؑ کا تمام روی زمین فَمَنْ مَشٰى عَلَيْهَا وَأَغْضَبَهَا فِي شَيْءٍ كَانَ مَشْيُهُ حَرَامًا پس جو شخص چلے
زمین پر اور غضبناک کری فاطمہ کو کسی چیز مین حرام ہی اوسی چلنا تک زمین پر پس حضرات اب جای غور اور مقام سوچنے کا
ہی جسکی مہر مین تمام روی زمین ہو اوسکی پاس ایک باغ کو بہی لعین دیکہہ سکی اور اوسپر اوسی غضبناک کرین اور اوسکے
فرزند حسنؑ کو روضہ رسول خداؐ مین دفن کی خوف سی ایک ملعونہ نی نہ آنی دیا اور جنازی پر اوس جناب کی تیر لگوائی کہ ساتھ تیر جسم
اقدس سی اوس معصوم کی نکالی گئی اور وہ حسینؑ فرزند فاطمہ زہراؑ جو زبان رسولؐ خدا چوس کی بلا تہا تین دن اوس
دریا پر کہ جو جناب فاطمہؑ کی مہر مین تہا پیاسا رہا اور تمام روی زمین تو جناب فاطمہؑ کی مہر مین ہو اور افسوس جناب امام حسینؑ کو
ایک قبر کی موافق زمین دفن کو نہ ملی ہزارون کافرون کو عمر سعد شقی نی دفن کیا اور چہوڑا بیگور و کفن مالک زمین و آسمان کو
کہ اوس کی غریبی پر جانوران صحرا روتی تہی اور جنات نوحہ کرتی تہی شیر تصدق ہوتی تہی اور پچھاڑین کہاتی تہی اور
دریا کیطرف دیکہتی تہی اور روتی تہی کہ اسی دریا پر امام پیاسا شہید ہوا ہی اور کچہہ پرندی سایہ کرتی تہی اور کچہہ جانور
زمین پر تڑپتی تہی اور اکثر روایات سی معلوم ہوتا ہی کہ تیسری دن قوم بنی اسد نی رحم کہا کی اوس جناب کو دفن کیا
اور بعضی روایت سی یون ثابت ہوتا ہی کہ جب جناب امام زین العابدین علیہ السلام شام سی سر اقدس کو لیکی تشریف
لائی تو نعش اقدس کو اوسی طرح سی خاک و خون مین غلطان زمین کربلا پر پڑا دیکہا چنانچہ منقول ہی کہ جب یزید لعین
اپنی افعال ناشایستہ پر نادم اور پشیمان ہوا تو طلب کیا بیمار کربلا حامل رنج و بلا کو قیدخانی سی اور کہا کہ یا ابن رسول اللہ
جو کچہہ اسباب سفر آپ کو چاہیتی ہو تو فرمائی یہ سنکی حضرت نی فرمایا ای یزید ہمین کچہہ درکار نہین ہی مگر تین حاجتین تجکو
میری برلانا ایک تو یہ ہی کہ اگر میری قتل کا ارادہ ہو تو مین موجود ہون مگر میری پہوپہیان اور بہنون کو کسی مرد دیانتدار کے
ساتہہ کر کی مدینہ مین پہنچوا دی کہ سوا میری انکا کوئی محرم نہین ہی اور دوسری سر میری باپ کا مجہی دی اور تیسری
اسباب ہمارا جو تیری فوج لوٹ کی لائی ہی منگوا دی یزید نی حکم کیا کہ اسباب انکا لاؤ پس وہ شقی اسباب لانے
لگی جب اوس مین علم جناب عباس علیہ السلام کا نظر آیا تو جناب زینب رونی لگین اور بولین آہ آہ یہی علم روز عاشورا
میری بہائی عباس کی کاندہی پر تہا کہ ناگاہ ایک لعین دست بقچہ لایا اور پیش یزید ملعون لا کی کہولا اور کہا ای امیر
یہ جامہ حسینؑ کا ہی کہ بعد قتل اوس جناب کی اونکی جسم سی اوتار لیا تہا اور بدن کو اون کی زمین گرم کربلا پر برہنہ
چہوڑ دیا یزید لعین نی جب اوسی دیکہا تو وہ جامہ ٹکڑی ٹکڑی تہا یزید بولا خطاب کر کی حضار سی تعجب ہی کہ حسینؑ

عَلٰی مَلَائِکَتِیْ وَ اَنْبِیَائِیْ وَ رُسُلِیْ قَدْرُکِ وَ مَنْزِلَتُکِ عِنْدِیْ اگر ای فاطمہؑ اس لیی حکم کیا مینی اس شیعہ کو
تیری دوزخ کا کرتا اوسکی شفاعت کری اور مین شفاعت قبول کرون اور تیری قدر و منزلت جو میری نزدیک ہی وہ
ظاہر ہووی ملائکہ اور انبیا پر کیا رتبہ ہی جناب سیدہ کا خیال کیجیی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ بہی اوس جناب کو نہایت دوست
رکہتی تہی کہ جب جناب فاطمہؑ حاضر ہوتی تہین خدمت رسول خدا مین تو حضرت تعظیم کو جناب فاطمہؑ کی کہڑی ہو جاتی
تہی اور برابر اپنی بٹہاتی تہی اور مونہ پر مونہہ رکہتی تہی اور بوسہ لیتی تہی ایکدن عائشہ نی کہا ای رسول خدا یہ نہین
چاہیی کہ باپ بیٹی کی تعظیم کری اور اس قدر پیار کری فرمایا حضرتؐ نی کہ ای عائشہ تم نہین جانتی تو کہ بڑی قدر ہی اسکی خدا کی
آگی اور مجہی اس سی بوی بہشت آتی ہی اور احوال شادی جناب سیدہ مین یون لکہا ہی کہ جب وہ معصومہ بلوغ کو پہنچین اکثر
مہاجرین و انصار نی استدعا شادی کی کی حضرت نی فرمایا امر فاطمہؑ مین اختیار خداوند عالم کو ہی جس سی حکم تزویج کا
ہوگا اوسکی ساتہ فاطمہؑ کا عقد کرونگا اکثر لوگون نی کہا جناب امیر سی کہ آپ بہی استدعا اس امر کی کیجیی حضرت نی فرمایا مجہی
شرم آتی ہی حضرت سی عرض کرتی ہوی غرض ایکبار بکمال شرم و حیا آئی جناب امیر خدمت رسول خدا مین اور بیٹہی کی شرم سی
عرض کر نہ سکتی تہی کہ جناب رسول خدا نی فرمایا ای علی تم خواستگار ہی فاطمہؑ کو آئی ہو حضرت نی شرم سی سر جہکا لیا اور
عرض مطلب کیا فرمایا رسول خدا نی پیش ازان کہ تم میری پاس آؤ نازل ہوی جبرئیل اور لائی ایک حریر سفید بہشت سی لوح کہا
مجہسی کہ آج سب ملائکہ آسمان چہارم پر جمع ہین اور حورون کو حکم زینت کا ہوا ہی اور پہر مجہی حکم ہوا کہ نکاح فاطمہ زہرا حبیبہ
حبیب خدا کا ساتہ دوست خدا علی ابن ابی طالب کی پڑہو پہر فرمایا خدا نی کہ مینی فاطمہؑ کو علی سی تزویج کیا اور اوسپر
فرشتون کو گواہ کیا اور اون کی گواہی اس حریر مین لکہی ہی پہر حکم ہوا کہ تمہاری سامنی پڑہون اور پہر اوس پر مشک سی
مہر کری رضوان خزینہ دار بہشت کو سونپون اور اسی رسول خدا حکم ہوا درخت طوبی کو کہ جو کچہ حلی ہون اور زیور ہو گراد
اور نثار کر علی ابن ابی طالب و فاطمہ پر سی پس اوس تصدق کو علی اور فاطمہ کی لوٹا فرشتون نی اور حورون نی پس
حورین تا روز قیامت ہدیہ بہیجین گی ایک دوسری کی لیی اور فخر کرینگی کہ ہم نی یہ تصدق علی و فاطمہ کا پایا تہا پس
جناب رسول خدا نی حکم کیا تا سب مسجد مین جمع ہوی اور سبکی سامنی ظاہر مین بہی نکاح پڑہا اور پانسو درہم کا مہر
مقرر کیا اور ایک روایت مین ہی کہ جب جناب سیدہ نی سنا حال مہر تو عرض کی ای پدر بزرگوار کیون آپ نی مہر میرا
دنیا سی مقرر کیا فرمایا رسول خدا نی پہر کیا منظور ہی تجہی ای پارۂ جگر میری عرض کی جناب سیدہ نی کہ مین تو چاہتی ہون
کہ عوض مین اسکی نجات شیعون کی مقرر ہو روز قیامت کو پس یہ سنکی جناب رسول خدا چپ ہوی کہ ناگاہ جبرئیل نازل ہوی
ایک قطعہ حریر بہشت سی لیی ہوی اور دو سطرین بخط سبز نہین تہین اوسپر کہ بعد تحفہ سلام کی ای حبیب میری اگر مرضی زہرا
اسی پر ہی تو ہم بہی اسی پر راضی ہین پس تو معلوم ہو کہ خداوند عالم نی یہی مہر تیرا قبول کیا اور قیامت کو سب شیعہ تیری
گنہگار مین رسول خدا بہت خوش ہوی اور جناب سیدہ نی اسکی سجدہ شکر کیا اور اوس نوشتی کو آنکہون سی لگایا اور

پہنچین گی تو ناقہ سی گراوین گی اور عرض کرینگی ای عادل ای حکیم حکم کر مجھہ مین اور میری فرزندون کی قاتلون مین
پس حکم الٰہی ہوگا ای فاطمہ داخل جنت ہو فتقول لا ادخل حتی اعلم ما صنع بولدی
الحسین جناب فاطمہ عرض کرین گی مین داخل جنت نہون گی جب تک دیکھہ لون گی کہ میری حسین سی کیا سلوک
کیا پس حکم ہوگا دیکھہ ای فاطمہ بیان صحرای محشر فتنظر یمینا و شمالا وہ معصومہ راست وچپ دیکھین گے
فتری الحسین و لیس علیہ راس پس ناگاہ اونہین جناب امام حسین بیسر نظر آئین گی کہ بدن تمام
تلوارون سی ٹکڑی ٹکڑی سینہ تیرون سی چھنا ہوا خون مین ڈوبی ہوی فتصرخ صرخۃ عالیۃ و تصرخ
الملائکۃ معہا و تقول پس یہ حال حسین دیکھکر جناب فاطمہ ایک چیخ مارین گی کہ سب ملائکہ چیخ مار کی
روا وٹھین گی اور جناب فاطمہ فرماوین گی واولداہ و اثمرۃ فؤاداہ ہای ہای فرزند میری ہای
میوہ دل میر

روایت شصت و ہشتم فضائل جناب فاطمہ اور حال نکاح اور خاتمہ احوال دفن جناب امام حسین علیہ السلام اور باقی شہدا پر

روی ان فاطمۃ سمیت بفاطمۃ لان اللہ تعالی قطع شیعتہا و موالیہا من
النار منقول ہی کہ جناب فاطمہ کا نام اس لئی فاطمہ رکہا گیا کہ پروردگار نی قطع کیا ہی شیعون کو اوسکے
آتش جہنم سی ابن بابویہ نی بسند معتبر جناب امام محمد باقر سی روایت کی ہی کہ جناب فاطمہ روز قیامت کو کنار جہنم پر
کھڑی ہون گی درمیان دو چشمون مومن کی لکہا ہوگا ہذا مومن یعنی یہ مومن ہی اور درمیان چشمون کافر کے ہذا کافر
کہ یہ کافر ہی ناگاہ ایک شخص کو لاوین گی پیش پروردگار لیکن نامہ عمل اوس کا گناہون سی بہرا ہوگا حکم کریگا خداوند
عالم کہ ای ملائکہ لی جاؤ اسی سوی جہنم اور داخل کرو اسی آتش جہنم مین پس ملائکہ اوسی سوی جہنم کھینچین گے
جب قریب جناب فاطمہ کی پہنچی گا وہ اور نظر اوس معصومہ کی اوسکی کتابت پیشانی پر پڑی گے اوسپر
لکہا پاوین گی ہذا مومن یعنی یہ مومن ہی فتنادی فاطمۃ یا رباہ و یا سیداہ
سمیتنی فاطمۃ و وعدتنی لتعوذ شیعتی من النار و ان وعدک الحق و لا
تخلف المیعاد پس جناب فاطمہ جو نہین اپنی غلام کو اس حال سی دیکھین گی کہ فرشتی سوی جہنم
لئی جاتی ہین بیتاب ہو کی پکارین گی بار خدایا ای سید میری تو نی نام رکہا میرا فاطمہ اور وعدہ کیا ہی تو نی
کہ میری شیعون کو نجات دیگا آتش جہنم سی اور وعدہ تیرا حق ہی اور خلف وعدہ نہین کرتا ہی تو ای پروردگار
یہ میرا شیعہ سوی جہنم جاتا ہی پس خدای رحیم فرمائیگا صدقت یا فاطمۃ انا سمیتک فاطمۃ
سچ کہتی ہی ای فاطمہ مینی نام رکہا تیرا فاطمہ اور قطع کیا تیری شیعون کو آتش جہنم سی اور وعدہ میرا حق ہی
اوس مین خلاف نہین لکن امرتہ الی النار لتشفعی لہ فاقبل شفاعتک و لیظہر

فَاَمَرَ بِاِخْلَاءِ دَارٍ وَسِیْعٍ لَّهُمْ یزید بولا جو جا ہو کر واور ایک مکان وسیع اون کی لیے خالی کر دیا فَلَمْ
تَبْقَ الْیَوْمَ هَاشِمِیَّةٌ وَّلَا قُرَشِیَّةٌ اِلَّا وَاجْتَمَعَتْ عَلَیْهِنَّ اور سب زنان ہاشمیہ وقرشیہ
جمع ہوئین اوس مین ماتم پرسی کو اہلبیت کی وَلَبِسْنَ السَّوَادَ وَاَقَمْنَ الْعَزَآءَ اور سب نی سیاہ
کپڑی پہنی اور جناب زینب وام کلثوم وسکینہ اور باقی اہلبیت نی بہی سیاہ کپڑی پہنی اور ماتم وشیون فرزند
فاطمہ زہرا مین مشغول ہوئین وَلَقِیْنَ یَنُحْنَ مُدَّةَ سَبْعَةِ اَیَّامٍ اسیطرح سات شبانہ روز ماتم جناب
امام حسین مین مشغول رہین فَلَمَّا کَانَ الْیَوْمُ الثَّامِنُ وَانْقَضَتِ الْعَزَآءُ دَعَاهُنَّ الْیَزِیْدُ
وَعَرَضَ عَلَیْهِنَّ الْمُقَامَ جب آٹھوان دن ہوا تو یزید نی اہلبیت کو بلا کی رہنی کی تکلیف دی
فَاَبَوْا عَنْ ذٰلِکَ انہون نی انکار کیا فَاَمَرَ بِاِحْضَارِ الْمَحَامِلِ وَزَیَّنَهَا بِالْاَنْطَاعِ وَصَبَّ
عَلَیْهَا الْاَمْوَالَ پس اوس شقی نی جبہ ہودج اور کجاوی منگوای اور پوشش ون کی ابریشم سیاہ کی
اور اوپر رکھیہ مال بار کیا وَقَالَ یَا اُمَّ کُلْثُوْمٍ خُذِیْ هٰذَا الْمَالَ عِوَضَ مَا اَصَابَکُمْ
اور وہ بیحیا بولا ای ام کلثوم لو یہ مال کہ یہ عوض ہی تمہاری مصیبتون کا اور یہ خون بہای حسین ہی کس قدر
وہ شقی خون حسین کو آسان سمجھا تھا فَبَکَتْ اُمُّ کُلْثُوْمٍ وَقَالَتْ پس جناب ام کلثوم بی اختیار رونی
لگین اور بولین یَا یَزِیْدُ مَا اَقَلَّ حَیَاءَکَ سَوَّدَ اللّٰهُ وَجْهَکَ تَقْتُلُ اَهْلَ بَیْتِیْ
وَتُعْطِیْنِیْ عِوَضَهُمْ ای یزید کس قدر بیحیا ہی تو خدا تیری مونہہ کو سیاہ کری قتل کیا تو نی اہلبیت کو ہمارے
جو فرزندان فاطمہ اور پارہ جگر رسول خدا تہی اور مجھی اون کا خون بہا دیتا ہی بخدا کہ دو جہان ایک تار موی
حسین کا خون بہا نہین ہوسکتا اور مجھی کیا دیتا ہی خون بہا حسین کا وہ نا قیامت مین فاطمہ زہرا کو جب پائی گرش
بکڑ کی عرض کرین گی یَا عَدْلُ یَا حَکِیْمُ اُحْکُمْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ قَاتِلِ وَلَدِیْ ای عادل ای
حکیم حکم کر مجھہ مین اور اون مین کہ جنہون نی قتل کیا ہی میری فرزند حسین کو راوی کہتا ہی کہ جب جناب فاطمہ زہرا
عرصہ قیامت مین تشریف لائین گی تو ایک منادی پکاری گا یَا اَهْلَ هٰذَا الْمَوْقِفِ غُضُّوْا
اَبْصَارَکُمْ حَتّٰی تَجُوْزَ فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ای اہل محشر بند کرلو آنکھین
اپنی تا گذر جای فاطمہ دختر رسول خدا اوی نی معصوم سی پوچھا کہ یا حضرت جسوقت جناب سیدہ عرصہ قیامت
مین تشریف لائین گی تو آنکھین بند کرنا مردون کا بجا ہی مگر عورتون کی آنکھین بند کرنی کی کیا وجہ ہی کہ یہ تو البس
مین محرم ہین آہ آہ حضرت نی فرمایا کہ ای شخص وہ مظلومہ اس شکل سی آئین گی کہ کسیکو تاب دیکھنی کی نہو گی ایک
ہاتہہ پر تو دندان شکستہ رسول خدا ہو گی اور دوش راست پر پیراہن زہر آلودہ امام حسن اور دوش چپ پر جامہ چاک
چاک وخون آلودہ امام حسین سر پر عمامہ پر خون علی مرتضی گود مین نعش محسن ہو گی اس صورت سی جب زیر عرش

ایکدن [illegible] کہ اوسنی کہا كُنْتُ أَخَذْتُ مَضْجَعِي فَرَأَيْتُ بَابًا مِنَ السَّمَاءِ قَدْ فُتِحَ کہ جب اہلبیت حسین شام مین قید تھی سوتی تھی کہ دیکھا مینی ایک دروازہ آسمان کھل گیا وَالْمَلَائِكَةُ يَنْزِلُونَ كَتَائِبَ كَتَائِبَ إِلَى رَأْسِ الْحُسَيْنِ وَهُمْ يَقُولُونَ اور فوج فوج ملائکہ قریب سر اقدس جناب امام حسین آتی تھی اور درود کہتی تھین اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ یعنی سلام ہو تم پر ای ابا عبد اللہ شہید راہ خدا سلام ہو تم پر ای فرزند رسول خدا پھر دیکھا کہ آسمان سی ایک ابر سفید نازل ہوا اور اوس سی بہت شخص باہر آئی وَفِيهِمْ رَجُلٌ دُرِّيُّ اللَّوْنِ قَمَرِيُّ الْوَجْهِ فَأَقْبَلَ يَسْعَى حَتَّى انْكَبَّ عَلَى ثَنَايَا الْحُسَيْنِ يُقَبِّلُهُمَا اور اون مین ایک شخص ہے کہ چہرہ منور اوسکا مثل ماہ شب چہاردہ کی تھا دیکھتی ہے سر حسینؑ کو دوڑا ہوا آیا یہانتک کہ اوسنی آپکے اون دندان پر کہ جسپر ظالم کی چھڑی رکھی تھی گرا دیا اور اون دانتون کی بار بار بوسی لیتا تھا اور روتا تھا اور کہتا تھا حضرات وہ کون تھے وہ جناب رسول خدا تھی کہ اون دانتون کو مثل شیرینی کی چوستی تھی يَا وَلَدِي يَا قُرَّةَ عَيْنِي قَتَلُوكَ وَمَا عَرَفُوكَ وَمِنْ شُرْبِ الْمَاءِ مَنَعُوكَ ہای ای فرزند میری ہای ای روشنی چشم میری ہای تجھے قتل کیا اور تیری مرتبی کو نہ پہچانا اور مرتی دم بھی تجھی پانی ندیا يَا وَلَدِي إِنِّي جَدُّكَ رَسُولُ اللهِ وَهَذَا أَبُوكَ عَلِيٌّ الْمُرْتَضَى ای حسینؑ مین ہون نانا تیرا رسول خدا یہ بابا علی مختار مرتضی ہین اور مان تمہاری فاطمہ زہرا اسی طرح سی ایک ایک عزیز کا نام لیتی تھی اور روتی تھی ناگاہ آنکھ میری دہشت سی کھل گئی وَإِذَا بِنُورٍ قَدِ انْتَشَرَ عَلَى رَأْسِ الْحُسَيْنِ پس دیکھا مینی سر امام حسینؑ کو تو مثل خورشید نور اوس سی طالع تھا پس چلی بتلاش یزید مین کہ اوس سی یہ خواب بیان کرون ناگاہ دیکھا مینی کہ وہ شقی ایک خانہ تاریک مین مونھہ جانب دیوار کیے بیٹھا روتا ہے اور کہتا ہے مَا لِي وَلِقَتْلِ الْحُسَيْنِ کیا چیز باعث ہوئی مجھی کہ مینی حسینؑ ابن علیؑ کو ناحق قتل کیا پس مینی خواب اوس سی بیان کیا وہ شقی سر جھکائی ہوئی تھا فَلَمَّا أَصْبَحَ اسْتَدْعَى بِحَرَمِ رَسُولِ اللهِ جب صبح ہوئی تو یزید نے اہلبیت رسول خدا کو اپنی مجلس شوم مین طلب کیا فَقَالَ لَهُنَّ أَيُّمَا أَحَبُّ إِلَيْكُنَّ الْمُقَامُ عِنْدِي أَوِ الرُّجُوعُ إِلَى الْمَدِينَةِ اور اہلبیت سی بولا کیا چیز تمہین پسند ہی رہنا شام کا بعزت وحرمت یا جانا مدینی کا فَقَالَتْ أُمُّ كُلْثُومٍ أَوَّلًا نُحِبُّ أَنْ تُخْلِيَ لَنَا دَارًا لِلنَّوْحِ فَإِنَّا عَلَى الْحُسَيْنِ وَنَفْسِهِ بِمَا عَزِيزًا حضرت ام کلثوم بولین ای یزید ابھی ہمین کچھ خوش نہین آتا مگر یہ کہ خالی کروا دے واسطی ہمارے ایک مکان تا ہم اوس مین اپنی بہادر غریب بستم رسیدہ کا ماتم کرین ان کی پیاسی کو روین اور ماتمداری کرلین کہ جیسی وہ جناب شہید ہوی ہین تیری فوج نی ہمین رونی نہین دیا أَيُّهَا النَّاسُ منع کیا بلکہ اگر کوئی ہم مین حضرت پر روتا تھا تو وہ شقی تیرون سی مارتی تھی فَقَالَ اللَّعِينُ افْعَلُوا مَا بَدَا لَكُمْ

آپ نے وقت دفن اوس حبشی کیطرف سے مونہہ پھیرلیا تھا بعد اوٹھنے کے جنین حضرت نے فرمایا یونہین ہے سبب اسکا یہ ہے اِنَّ وَلِیَّ
اللّٰہِ اُخْرِجَ مِنَ الدُّنْیَا عَطْشَانًا یعنی رباح حبشی دوست خدا جب دنیا سے گیا تو پیاسا تھا فَتَبَادَرَتْ اِلَیْہِ
اَزْوَاجُہٗ مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ بِشَرَابٍ مِنَ الْجَنَّۃِ وَ وَلِیُّ اللّٰہِ کَانَ غَیُوْرًا پس آئین اوسکی
ازواج اوسکی حورین آب جنت لیکے اور رباح ولی خدا تھا غیرت دار تھا فَکَرِہْتُ اَنْ اُحْزِنَہٗ بِالنَّظَرِ
اِلٰی اَزْوَاجِہٖ فَاَعْرَضْتُ عَنْہُ پس مین بھی پھر گیا معلوم ہوا کہ غمناک کرون اوسکو اوسکی حورون کو دیکھکے
یعنی ایسا نہو کہ مین اوسکی حورون کو دیکھون تو وہ محزون ہو اسلیے مینے مونہہ پھیر لیا پس یہ مقام تامل اور گریہ وزاری ہے
کہ جسے خیال وپاس ایک غلام کا اسقدر ہو ہزار افسوس اوسکی فرزندون کو غسل وکفن میسر نہوا اور اوس صاحب غیرت کے
اہلبیت اور ناموسون کو ساتھ اوسکی سر برہنہ مثل لونڈی غلامون کی بلوائے عام مین پھراتین اور دربارون مین
لیجاتین سید ابن طاوس نے روایت کی ہے جب اہلبیت اطہار کو ساتھ شہدا کے لیکر قریب دمشق پہونچے تو جناب ام کلثوم
خواہر امام مظلوم نے شمر سے کہا کہ اے شمر مین تجھسے ایک حاجت رکھتی ہون فَقَالَ مَا حَاجَتُکِ وہ شقی بولا
کیا ہے حاجت تیری فَقَالَتْ اِذَا اَدْخَلْتَ بِنَا الْبَلَدَ فَاحْمِلْنَا فِیْ دَرْبٍ قَلِیْلِ النَّظَارَۃِ
پس جناب ام کلثوم نے فرمایا اے شمر جب ہمین داخل شہر کرنا تو ہمین ایسی راہ سے لے چلنا جدہر بہیڑ کم ہو وَقُلْ لَہُمْ
اَنْ یُخْرِجُوْا ہٰذِہِ الرُّؤُوْسَ مِنْ بَیْنِ الْمَحَامِلِ اور کہہ ان نیزہ دارون سے جنکی نیزون پر سر ہمارے بزرگو
ہین کہ ہم سے الگ جائین فَقَدْ خُزِیْنَا مِنْ کَثْرَۃِ النَّظَرِ اِلَیْنَا پس ہم محزون ہوتے ہین لوگون کے
دیکھنے سے کہ ہم عترت رسول خدا ہین شمر ملعون نے جواب مین کہا ہمین امیر شام کا حکم یہی ہے کہ تمہین بلوائے عام سے
داخل شہر کرین ۔ اوس کافر نے حکم کیا کہ سرون کو ان کی اونٹون سے ہانکرنا وَسَلَکَ بِہِمْ بَیْنَ النَّظَّارِ عَلٰی
تِلْکَ الصِّفَۃِ حَتّٰی اَتٰی بِہِمْ اِلٰی دِمَشْقَ اوسیطرح لیکے اہلبیت رسول خدا کو بلوائے عام مین وہ شقی
جاتا تھا تاکہ دروازہ دمشق پر پہنچا اور جب داخل شام ہوے تو اہل شام حیران ہوکے کہتے تھے ہمنے ایسی قیدی نہین دیکھے
تم کون لوگ ہو فَقَالَتْ سُکَیْنَۃُ بِنْتُ الْحُسَیْنِ نَحْنُ سَبَایَا اٰلِ مُحَمَّدٍ پس سکینہ دختر حسین
بولی فی الحقیقۃ تمنے مثل ہماری کاہیکو قیدی دیکھے ہونگے ہم قیدی آل محمد ہین اور یزید لعین نے دربار اپنا نہایت آراستہ
کیا تھا اور کئی سو کرسی نشین اوسکی مجلس مین حاضر تھے جب اوس شقی نے حرم محبوب خدا کو اپنی مجلس شوم مین طلب کیا
فَبَکَیْنَ نِسَاءُ یَزِیْدَ وَبَنَاتُ مُعَاوِیَۃَ وَوَلْوَلْنَ وَاَقَمْنَ الْمَاٰتِمَ جب اوس حال سے دختران شیر خدا کو
زنان یزید ودختران معاویہ نے دیکھا سبھون نے بال کھول ڈالے آواز فریاد وشیون بلند کی کہ یزید لعین سے خوش نہوا
اور دختران ناطمہ کو حکم قیدخانے کا دیا کہ جسمین دن کو دہوپ سے اور شب کو اوس سے نہ بچتی تھی حَتّٰی اَقْشَعَرَّتْ
وُجُوْہُہُمْ تا آنکہ پوست اون کی چہرون کی اوتر گئی تھی بعض کتب معتبر مین سند زوجہ یزید سے روایت کی ہے

اوٹھائی ہوئی ایک چادر مین لپٹی ہوئی قبر کیطرف لیے جاتی تہی فقال رسول اللہ علی یا لاسود
فوضع بین یدیہ فکشف عن وجھہ پس حضرت نے ارشاد کیا کہ اس حبشی کو میری پاس لاؤ
پس لاکے رکہدی نعش اوسکی آگے حضرت کی حضرت نے مونہہ اوسکا کہولا ثم قال لعلی یا علی ھذا
رباح غلام آل النجار پہر حضرت نے جناب امیر سے مخاطب ہوکے فرمایا اے علی یہ تو رباح غلام
آل نجار ہے فقال علی واللہ ما رآنی قط الا وحجل فی قیودہ وقال یا علی
انی احبک پس جناب امیر نے عرض کی یا حضرت یہ غلام مجہے نہایت دوست رکہتا تہا واللہ اے حضرت
جب مجہے یہ دیکہتا تہا تو بیڑیون اور زنجیرون مین یہ میری تعظیم کو کہڑا ہوتا تہا اور عجز و انکسار کرتا تہا اور کہتا تہا
اے علی ابن ابی طالب مین تمہین دل سے دوست رکہتا ہون پس سنیے مراتب غلامی اور محبت جناب امیر کے
جب یہ سنا حضرت رسول خدا نے کہ یہ علی ابن ابی طالب کو دوست رکہتا تہا فامر رسول اللہ بغسلہ
وکفنہ فی ثوب من ثیابہ حکم کیا جناب رسول خدا نے کہ اسے غسل دو اور کفنایا اوسے حضرت نے اپنے
کپڑون سے ایک کپڑے مین وصلی علیہ وشیعہ والمسلمون الی قبرہ پہر حضرت نے نماز پڑہی
اوس حبشی پر پہر مشایعت کی جنازہ کی حضرت نے اور مسلمانون نے اور لے چلے اوسکی قبر کی طرف حضرات مقام افسوس ہے
کہ ایک غلام کا تو دوستی جناب امیر سے رسول خدا یہ پاس کرین اور اون کی فرزند کو امت اون کی بے کفن و گور
زمین گرم پر چہوڑ دین کہ سایہ آسمان تہا اور فرش زمین غسل اون کا خون تہا اور کفن ریگ صحرا اور اون کے
مصیبت پر روتی تہی غرض نعش حبشی کو حضرت لے چلے سمع الناس دویا شدیدا فی السماء اور
لوگ سنتے تہے آواز پرون کی شدت سے کہ جانب آسمان کے آتی تہی فقال رسول اللہ انہ قد شیعہ
سبعون الف قبیل من الملائکۃ پس حضرت نے لوگون کو اوس آواز سے حیران دیکہ کے فرمایا
بتحقیق کہ مشایعت کو اوسکی جنازہ کی آئی ہین ستر ہزار گروہ ملائکہ کی فی کل قبیلۃ سبعون الف
ملک ہر قبیلے مین ستر ہزار فرشتے ہین واللہ ما نال ذلک الا بحبک یا علی پہر جناب
امیر سے مخاطب ہوکے فرمایا قسم ہے خدا کی اے علی یہ حبشی نہین پہنچا اس مرتبہ کو مگر فقط تیری محبت سے
قال نزل رسول اللہ فی لحدہ ثم اعرض عنہ ثم سوی علیہ اللبن
دیکہیے غلام پروری حضرت کی جناب صادق فرماتے ہین کہ پہر خود اوترے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ قبر مین اور اسکے
اور جب قبر مین اوتار چکے تو مونہہ اوسکی طرف سے پہیر لیا اور پہر اینٹین چننے لگے فقال لہ اصحابہ
یا رسول اللہ رایناک قد اعرضت عن الاسود ساعۃ ثم سویت علیہ
اللبن فقال نعم جب دفن سے فارغ ہوئے تو اصحاب نے عرض کی یا حضرت دیکہا ہمنے آپ کو کہ

کہ جناب رسول خدا نے جناب امیر المومنین علی ابن ابی طالب سے فرمایا یا علی اِنَّ شِیْعَتَکَ ھُمُ الْفَائِزُوْنَ
یَوْمَ الْقِیَامَةِ ای علی تیری شیعہ روز قیامت کو رستگار ہین فَمَنْ اَھَانَ وَاحِدًا مِنْھُمْ فَقَدْ
اَھَانَکَ وَمَنْ اَھَانَکَ فَقَدْ اَھَانَنِیْ وَمَنْ اَھَانَنِیْ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ نَارَ جَھَنَّمَ
خَالِدًا فِیْھَا وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ پس ای علی جس شخص نی اہانت کی ایک شیعہ کی تمہاری شیعون سی اوسنی
ای علی تمہاری اہانت کی اور جس نی تمہاری اہانت کی اوس نی میری اہانت کی اور مجہی ذلیل جانا اور جس نی
میری اہانت کی اوسی داخل کری گا خدا تعالی آتش جہنم مین کہ ہمیشہ رہیگا وہ اوس مین اور بری ہی وہ باز گشت
یَا عَلِیُّ اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْکَ رُوْحُکَ مِنْ رُوْحِیْ وَطِیْنَتُکَ مِنْ طِیْنَتِیْ وَشِیْعَتُکَ
خُلِقُوْا مِنْ فَضْلِ طِیْنَتِنَا ای علی تم مجہسی ہو اور مین تمسی ہون روح تمہاری میری روح سی ہی اور طینت
تمہاری میری طینت سی ہی اور شیعہ تمہاری خلق ہوی ہین اوس طینت سی جو بچ رہی تہی ہماری طینت سی فَمَنْ اَحَبَّھُمْ
فَقَدْ اَحَبَّنَا وَمَنْ اَبْغَضَھُمْ فَقَدْ اَبْغَضَنَا وَمَنْ عَادَاھُمْ فَقَدْ عَادَانَا وَمَنْ وَدَّھُمْ
فَقَدْ وَدَّنَا پس ای علی جسنی دوست رکہا تمہاری شیعون کو اوسنی دوست رکہا ہمین اور جسنی غضبناک کیا اون
اوسنی غضبناک کیا ہمین اور جسنی عداوت کی تمہاری شیعون سی اوسنی عداوت کی ہمسی اور جسنی محبت کے
اون سی اوسنی محبت کی ہمسی یَا عَلِیُّ اِنَّ شِیْعَتَکَ مَغْفُوْرٌ لَھُمْ عَلٰی مَا کَانَ فِیْھِمْ مِنْ ذُنُوْبٍ
وَعُیُوْبٍ ای علی شیعہ تمہاری بخشی جاینگی جس عالم مین ہون گی گناہون سی اور عیبون سی یَا عَلِیُّ
اَنَا الشَّفِیْعُ لِشِیْعَتِکَ غَدًا اِذَا قُمْتُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ فَبَشِّرْھُمْ بِذٰلِکَ
ای علی شفاعت کرون گا تمہاری شیعون کی فردای قیامت جب کہڑا ہون گا مقام محمود پر پس ای
علی بشارت دو اپنی شیعون کو اس بات کی یَا عَلِیُّ شِیْعَتُکَ شِیْعَةُ اللّٰهِ وَاَنْصَارُکَ اَنْصَارُ
اللّٰهِ وَاَوْلِیَاؤُکَ اَوْلِیَاءُ اللّٰهِ وَحِزْبُکَ حِزْبُ اللّٰهِ ای علی شیعہ تمہاری تو شیعہ خدا کی ہین اور
انصار تمہاری انصار خدا ہین اور دوست تمہاری دوست خدا کی ہین اور لشکر تمہار الشکر خدا ہی یَا عَلِیُّ سَعِدَ
مَنْ تَوَلَّاکَ وَشَقِیَ مَنْ عَادَاکَ ای علی نیک و سعید ہی وہ شخص جسنی دوست رکہا تمہین اور شقی و بدبخت
ہی وہ شخص جسنی دشمن رکہا تمہین یَا عَلِیُّ لَکَ کَنْزٌ فِی الْجَنَّةِ وَاَنْتَ ذُوْ قَرْنَیْھَا ای علی تمہارے
لیے خزانہ ہی جنت مین اور تم صاحب اختیار ہو اور صاحب تصرف ہو اوسکی وَعَنِ الصَّادِقِ بَیْنَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ فِیْ مَلَاءٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ اور جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ ایکدن
جناب رسول خدا با گروہ اصحاب تشریف رکہتی تہی وَ اِذَا الْاَسْوَدُ یَحْمِلُوْنَهُ اَرْبَعَةٌ مِنَ
الزُّنُوْجِ مَلْفُوْفًا فِیْ کِسَاءٍ یَمْضُوْنَ بِهٖ اِلٰی قَبْرِهٖ ناگاہ ایک حبشی مردہ کو چار حبشی

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ کہتی ہون گی حال آنکہ سر اون کی فرزند کا اوسی
مسجد کی دروازہ پر لٹکتا تہا پس ایک اون حضرت کی یہ مصیبت ہی کہ اوس سر اقدس کا حال متصل معلوم نہوا کہ وہ کہان
دفن ہوا چنانچہ ایک روایت مین ہی کہ جب بادشاہت عباسیہ کو ہوئی منصور نی خزانہ یزید مین ایک طرف سرخ
پایا غلام سی کہا اسی حفاظت سی رکہہ کہ یہ گنج ہی گنجہای بنی امیہ سی جب اوسی وقت فرصت کہولا تو دیکہا اوسمین سر مبارک
امام حسین ہی اور اثر خضاب نمایان تہا پس اوسی کپڑی مین لپیٹ کر قریب دروازہ قبر اولیس متصل تیسری برج کے
دفن کیا اور ایک روایت مین ہی کہ سلیمان بن عبد الملک نی اوس سر کو طلب کیا خزانہ سی تو دیکہا کہ استخوان سفید
رہگیا ہی اوسی خوشبو کر کی دفن کیا اور ایک روایت مین ہی کہ اوسی کسی نی لیجا کی مصر مین دفن کیا اور ایک روایت
مین ہی کہ اوسی یزید نی مدینہ مین بہیجا اور وہ قریب قبر جناب فاطمہ کی دفن ہوا اور ایک روایت مین ہی بیمار کربلا نے
کربلا مین سر کو تن اقدس سی ملا کی دفن کیا اور ایک روایت مین ہی کہ اوسی رسول خدا بہشت مین شام سی لی گئے
چنانچہ روایت کی ایک لعین نی اون ملعونون مین سی کہ جو متوکل سر اقدس کی تہی شام مین کہ یزید نی سر اقدس کو ایک
برج مین رکہوایا جو مقابل اوس برج کی تہا کہ جس مین وہ شقی شراب پیتا تہا وہ شقی کہتا ہی کہ چالیس نفر اوسپر مقرر تہے
نگہبانی کی لیے میری نظر مین جو معرکہ کربلا تہا مجہی نیند نہ آئی جب شب تاریک ہوئی تو سنا مین نی کہ کوئی پکارتا ہی ای آدم
ای موسی اور ای عیسی آؤ پس یہ تینون بزرگوار آئی با گروہ ملائکہ پہر آواز آئی کہ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ آؤ پس جناب
رسول خدا روتی ہوئی تشریف لائی ثُمَّ اِنَّ النَّبِیَّ دَخَلَ الْقُبَّةَ وَاَخَذَ الرَّاْسَ مِنْهَا پہر
رسول خدا روتی ہوئی اوس برج مین گئی اور اپنی فرزند کی سر کو اوٹہا کی سینہ سی لگایا اور بیقراری کرتی ہوئی حضرت
آدم پاس لائی اور کہا کہ ای حضرت آدم دیکہا آپ نی کہ میری امت نی میری فرزند حسین سی کیا کیا پس حضرت
جبرئیل حضرت کی رونی سی غمناک ہو کی عرض کرنی لگی ای رسول خدا مین صاحب زلزلہ ہون اگر حکم کرو تو مین زمین
کو ہلا دون کہ یہ سب لعین واصل جہنم ہون حضرت نی فرمایا مجہی منظور نہین ہی بلکہ اس خون ناحق کا انتقام
حشر پر رکہا ہی پہر جبرئیل نی کہا کہ اگر حکم ہو تو ان چالیس کافرون کو جہنم کو بہیجون حضرت راضی ہوئی پس
جبرئیل جسکی منہ پر پہونکتی تہی وہ جہنم کو واصل ہوتا تہا جب نوبت اسکی پہونچی تو اوسنی فریاد کی کہ الامان یا رسول اللہ
حضرت نی فرمایا چہوڑ دو اسی خدا اسکی بخشی اور سر اقدس اپنی فرزند کا لی کی جنت کو تشریف لی گئی اوس دن سی وہ
سر معلوم نہوا **روایت شصت و ہفتم فضائل جناب امیر و حال دفن**
ریاح حبشی پہر قتیبہ اہل حرم اور خواب ہندہ اور آنا جناب سیدہ
صلوة اللہ علیہا کا قیامت مین روبروی خدا عن ابن عباس قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ لعلی علیہ السلام کہ ابن عباس سی منقول ہے

پہر آواز دیتا تہا تو وہ جانور سر یزید پر آکی اوڑتا تہا اور گلاب و مشک چہڑکتا تہا تو وہ لعین کہتا تہا کہ دیکہو مین ایسا امام
ہون کہ جانور تک میری اطاعت کرتی ہین پس معمول سی اوسکو بہی اوس جشن مین لائی کہ جو سر امام حسین کی آنکی
خوشی مین ہوا تہا اور لاکی سامنی کہڑی ہوئی کہ ناگاہ شمر لعین سر اقدس کو لیکی آیا اور یزید کو نذر دیکی کہنے لگا شعر
إملأ رکابی فضة وذهبا ✦ قتلت خیر الخلق امًّا و ابا ✦ بہر دی ای یزید میری اسب
و شتر کو نقرہ و طلا سی کہ قتل کیا ہی اوس شقی نی اوس شخص کو کہ جو بہترین خلق تہا ماں اور باپ کی طرف سی
طعنته بالرمح حتی انقلبا ✦ وضربته بالسیف کانت عجبا ✦ ایسا نیزہ مارا مین نی سینہ حسین پر
کہ سونہہ کی بہل اولٹ دیا اور ایسی تلوار ماری حسین کو کہ سب نی تعجب کیا یزید یہ سنکر بہت شاد ہوا اور سر اقدس کو
طشت طلا مین رکہوا کی زیر تخت رکہوا دیا اور ہاتہ مین اوسکی ایک چہڑی تہی اوسی لب دندان پر حضرت کے
رکہتا تہا اور کہتا تہا کیا خوب تیری لب و دندان تہی ای حسین ابو برزہ اسلمی نی کہا اوٹہا اس چوب کو دندان حسین سے
قسم ہی خدا کی دیکہا مینی رسول خدا کو کہ انہین لب و دندان کو وہ حضرت مثل میٹہی خیر کی چوستی تہی جسپر تو چہڑی مارتا ہے
یزید غصی ہوا اور ابو برزہ کو مجلس سے نکلوا دیا پہر اپنی شوکت و شان حضار مجلس کی دکہانی کی لیے اوس جانور کو
آواز دی پس اوڑا وہ جانور اور آکی گلاب مین غوطہ مار کے مشک و عنبر مین لوٹا فصاح
یزید فلم تحرک عن مقامه پس یزید نی پہر آواز دی پر وہ جانور اپنی مقام سی نہ ہلا ثم صاح
ثانیا فلم یات الیه پہر دوسری آواز دی یزید نی پہر بہی وہ جانور اوسکی طرف نہ آیا فلما صاح
ثالثا طار وجاء الی راس الحسین ودار حوله ورفرف وصب علیه ما
اخضلته پس تیسری بار یزید نی آواز دی تو وہ جانور اوڑا اور اوس لعین کیطرف نہ گیا بلکہ آیا سر اقدس امام حسین کیطرف اور گرد اوس سر خون
آلودہ کی پہرتا تہا اور روتا تہا اور گلاب و مشک کو چہڑکتا تہا حتی وقع علیه آخر بیتاب ہوکی وہ
جانور گر پڑا سر اقدس پر اور پہر اوڑکی دیوار پر بیٹہا اور نوحہ و شیون کرتا تہا پہر صحرا کو روتا ہوا نکل گیا یہ کرامت
حضرت کی دیکہہ کی تمام حضار مجلس حیران تہی اور کہتی تہی کیا یہ شخص بزرگ ہی کہ جانور پر بہی اسکی بزرگی
ثابت ہی پس یزید بیحیا بولا ایہا الناس دیکہا تمنی سحر بنی ہاشم کا کہ جانور تک ان کی سحر مین مبتلا ہین اوسوقت
جناب زینب کو تاب نرہی بیتاب ہوکی بولین ای یزید سحر نہین ہی بلکہ حقیقت ہی فرزند رسول خدا کی کہ جانور بیابان
تک اوسکی مصیبت مین روتی ہین اور یہ کیا مصیبت مین روتی ہیچ بلکہ روتی ہین اوسکی مصیبت مین
زمین و آسمان اور در و دیوار اوسی کیتا ہی پس شقی یزید لعین نے ماری عداوت کی حکم کیا کہ اس سر کو دروازہ مسجد دمشق پر
لٹکاو وعلقوه علی باب مسجد دمشق پس حکم سی اوسکی وہ سر اقدس دروازہ مسجد دمشق پر
لٹکا دیا گیا جہان پانچ وقت کی نماز ہوتی تہی اور اذان ہوتی تہی حضرات یہ بتائی کہ وہ بیحیا کس سونہہ سے

اعجب میری بال بدن پر کہڑی ہو گئی اور مین پکارا ای فرزند رسول خدا قصہ تمہارا عجیب تر ہی قصہ اصحاب کہف و رقیم سی یہ کہکر مین بحال حضرت پر بہت رویا اور مونہہ پر اپنی طمانچی ماری قَالَ ثُمَّ عُلِّقَ الرَّاسُ الشَّرِيفُ عَلَى شَجَرٍ فِي الْكُوفَةِ وَهُوَ يَقُولُ راوی کہتا ہی کہ پہر جب سب محلات کوفہ مین پہرا چکی تو سر اقدس کو ایک درخت مین لٹکایا جب یہ ظلم کیا تو اوس سر انور نی یہ آیت پڑہی وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ یعنی قریب ہی کہ جانینگی یہ ظالم کہ بازگشت اون کی کہان ہوتا ہی فَاجْتَمَعَتِ الطُّيُورُ حَوْلَهُ وَهُمْ يَبْكُونَ وَيَقُولُونَ پس گرد اوس سر کی جانور جمع ہوی وہ روتی تہی اور روکی یہ کہتی تہی وَيْلٌ لِاُمَّةٍ قَتَلُوا ابْنَ بِنْتِ نَبِيِّهِمْ عذاب ہو ان ظالمون پر جنہون نی قتل کیا اپنی پیغمبر کے فرزند کو جب بہی وہ لعین متنبہ نہوی اوسی طرحسی اوس سر کو نیزہ پر چڑہا کی راہی راہ شام ہوی اور حکم کیا ابن زیاد نے کہ انہین راہ غیر مشہور سی لیجانا اور آب و طعام سی بہت ترسانا اور پانسو سوار ہمراہ گیتی وہ شقی اہلبیت عصمت کو مثل لونڈی اور غلامون کی ذلت و خواری سی لیی جاتی تہی اور پانی اور کہانی سی ترساتی تہی فَبَكَى الْاَطْفَالُ فِي حُجُورِ اُمَّهَاتِهِمْ وَيَقُولُونَ الْعَطَشُ الْعَطَشُ پس ماری پیاس کی لڑکی ماون کی گود مین روتی اور العطش العطش کرتی تہی اوسوقت بہزار منت وہ بیرحم اتنا پانی دیتی تہی کہ پیاس نہی بجہتی تہی حَتّٰى عَبَرُوا عَلٰى جَبَلٍ فِيهِ مَعْدَنُ الرَّصَاصِ فَقَامَ عَلَيْهِ سَبَايَا الْحُسَيْنِ وَكَانَتْ زَوْجَةُ الْحُسَيْنِ حَامِلَةً اس حال پریشان سی در گذری ایک پہاڑ پر کہ وہان کان قلعی کی تہی اور اکثر سوداگر وہان سے نفع مند ہوتی تہی راوی کہتا ہی کہ قیدیون مین ایک زوجہ جناب امام حسین کی حمل سی تہین جب پیاس نی سہون پر غلبہ کیا تو اون غریبون نی وہان کی رہنی والون سی پانی مانگا اور کہا کہ ہم آل رسول ہین اور پیاس سی مرتی ہین ہمین تہوڑا پانی دو اون بیدینون نی ندیا اور اہلبیت حسین ماری پیاس کی تڑپتی تہی یہان تک کہ وہ بی بی امام مظلوم کے تڑپتی تڑپتی بیہوش ہو گئی اور لوٹنی لگی اور گرنی کی صدمون سی وہ فرزند جو شکم مین تہا شہید ہوا اس صدمی سے اہلبیت بہت غمگین ہوی پس اوس روز سی قلعی وہان سی غائب ہو گئی غرض اسپر بہی وہ لعین متنبہ نہوئے اور رحم نکہایا اور سر اقدس کو وہ ملعون اوسی بی ادبی سی لی چلی اور راہ مین عجائب سر اقدس سی دیکہتی جاتی تہی تا آنکہ داخل شام ہوی جب اوس سر اقدس کی آنی کی خبر یزید لعین نی سنی نہایت خوش ہوا و حکم دیا کہ تمام سامان جشن مہیا ہون پس سب مکان آراستہ ہوا اور کرسیای طلائی اور نقرئی جانب یمین و یسار رکہی گئین اور سامان شراب خواری بہی مہیا ہوا اور انواع و اقسام کی چیزین حاضر تہین چنانچہ منقول ہی کہ ایک جانور کو بازاران یزید لی سکہایا تہا کہ روز جشن اوسی بہی سامنی تخت کی حاضر کرتی تہی اور ایک طشت مین مشک و عنبر رکہتی تہی جب یزید آواز دیتا تہا تو وہ جانور اپنی تمام پرون اور تمام گا اوس مین غوطہ مار کر مشک و عنبر مین لوٹتا تہا

امام حسین پیدا ہوی حکم ہوا جبرئیل کو کہ ہماری رسول کی یہان دوسرا فرزند پیدا ہوا ہی جا اور بعد سلام کی ہماری طرف سے
مبارکباد دینا اور کہہ کہ علی بمنزلہ ہارون کی ہی موسی سی نام اس فرزند کا لپسر کو چہوٹی ہارون کا رکہو پس نازل ہوے
جبرئیل اور تبلیغ رسالت کی قَالَ وَمَا اسْمُهٗ قَالَ شُبَيْرٌ حضرت نی پوچہا کیا نام تہا پسر کو چہوٹی ہارون کا کہا
شبیر قَالَ لِسَانِیْ عَرَبِیٌّ قَالَ سَمِّهِ الْحُسَيْنَ فَسَمَّاهُ الْحُسَيْنَ فرمایا حضرت نی ای اخی جبرئیل زبان میری
عربی ہی جبرئیل بولی نام رکہو اس فرزند کا حسین پس نام رکہا حسین پہر تو گروہ گروہ ملایک واسطی مبارکباد کی آتے
تہی اور حکم ہوا تہا رضوان کو کہ بہشت کو آراستہ کرین اور فرشتی صفین باندہ کی تسبیح و تقدیس کرین اور حورین آپکو
آراستہ کرین اور آپس مین معانقہ کرین کہ آج بڑا روز بزرگ ہی کہ آج حسین فرزند رسول الثقلین فاطمہ کی یہان پیدا
ہوا ہی مقام غور ہی اور جگہہ خاک اوڑانی کی ہی کہ ایک روز حسین کی پیدا ہونی کی یہ خوشی تہی ایکدن وہی حسین
خاک گرم کربلا پر پڑا تہا مَجْزُوْزَ الرَّاسِ عَنِ الْقَفَا مَسْلُوْبَ الْعِمَامَةِ وَالرِّدَا اس شکل سی کہ سر اوس کا
تو پس گردن سی کاٹا گیا تہا اور عمامہ و چادر تک ظالم لوٹ لی گئی تہی اَلْغُسْلُ مِنْ دَمِهٖ وَالْكَفَنُ وَالرَّمْلُ
السَّافِیْ اِلَيْهِ غسل کی عوض مین تو خون مین نہائی تہی اور کفن کی عوض مین خاک صحرا کی پڑی تہی
وَحَوْلَهٗ اَصْحَابُهٗ وَاَقْرِبَاؤُهٗ مَجْزُوْرُوْنَ كَالْاَضَاحِیْ عَلَى الرِّمَالِ اور گرد اوس جناب کے
اصحاب اور عزیز اوس جناب کی مثل گوسفندان قربانی کی پڑی تہی وَرَاْسُهٗ مَرْفُوْعٌ عَلٰى قَنَاةٍ وَ
شَيْبَتُهٗ مُخَضَّبَةٌ بِالدَّمِ سر اقدس تو چڑہایا گیا نیزی پر اور ریش مبارک خون سی خضابی تہی اور ایک ظلم
اون لعینون کا یہ تہا کہ جو راہ مین پوچہتا تہا لِمَنْ هٰذَا الرَّاسُ یعنی یہ سر کس کا ہی کہ جسی تم اس طرح سی خوشی
خوشی لیی جاتی ہو تو ناری عداوت کی حسین نہ کہتی تہی بَلْ قَالُوْا خَرَجَ عَلَى الْاَمِیْرِ خَارِجِیٌّ وَ
قَاتَلْنَاهُ وَهٰذَا رَاْسُهٗ بلکہ وہ لعین اوس شخص کو کہ جسکا نام خدا نی حسین رکہا تہا خارجی بتاتی تہی
اور کہتی تہی کہ خروج کیا تہا ہماری امیر پر ایک خارجی نی ہم اوس سی لڑی یہ سر اوسکا لاتی ہین کیا بیان ہو کہ کیا
ظلم و ستم اوس سر اقدس پر کیی اون ملعونون نی اور کیا کیا معجزات اوس سر انور سی دیکہی مگر باز نہ آئی ظلم سی اپنی اور
اکثر منزلون مین لوگون نی جناب رسول خدا کو اور علی مرتضی کو اور فاطمہ زہرا کو سر اقدس پر آ کی روتی ہوے
دیکہا اور رحم نکہایا اور یہ اول سر تہا اہل اسلام مین کہ نیزی پر چڑہا گیا اور وہ سر اقدس اوس حال مین بہی تلاوت
قرآن مین مصروف تہا زید ابن ارقم کہتا ہی کہ مین اپنی غرفی مین بیٹہا تہا کہ ناگاہ سر اقدس امام حسین نیزی پر
قریب سی میری نکلا کہ حجرہ میرا روشن ہو گیا تو سنا مینی کہ وہ سر اقدس یہ آیہ پڑہتا تہا اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ
اَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا آیا گمان کیا تونی کہ اصحاب کہف
ورقیم تہی آیات ہماری سی عجیب فَقَفَّتْ شَعْرِیْ عَلَیَّ وَنَادَيْتُ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ قِصَّتُكَ

فاطمہ زہرا دختر رسول خدا کی ہی اور یہ سب عورتین جو اس حال سی کہڑی ہین یہ سب بیٹیان رسول خدا کی ہین اور مین بیٹا ہون فرزند دختر رسول خدا کا زہیر یہ سنکی روتا ہوا باہر گیا اور دہنا ہات کاٹ کی بائین ہات مین لی کی پیش جناب ام کلثوم آیا اور رو رو کی عرض کرنی لگا کہ ای دختر رسول خدا مجہی بخشو کہ مینی تمہین نہ پہچانا تہا یہ عرض کرکی پہر نکل گیا پہر اوسی کسی نی نہ دیکہا

روایت شصت و ششم کراہت جناب فاطمہ تولد امام حسین سی اور پہنا اہل حرم کا پہاڑ کر اور احوال سر اقدس پر جانور سے گلاب چہڑکنے کا اور اختلاف سر کے دفن ہونی کا خاتمہ سیر کے بہشت میں جانی پر

روی ابن بابویہ عن الصادق انہ قال روایت کے ابن بابویہ نی جناب صادق سی کہ اون حضرت نی فرمایا اِنَّ جِبْرَئِيلَ نَزَلَ اِلَى النَّبِيِّ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ يَقْرَءُكَ السَّلَامُ وَيُبَشِّرُكَ بِمَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ مِنْ اِبْنَتِكَ فَاطِمَةَ ای جبرئیل رسول خدا کی پاس جا اور کہنا کہ خداوند عالم نی تحفہ درود کی بعد بشارت دی ہی تمہین ایک فرزند کی کہ تمہاری دختر نیک اختر کیہان پیدا ہوگا وَيَقْتُلُهُ اُمَّتُكَ مِنْ بَعْدِكَ اور بعد بشارت کی یہ بہی فرمایا ہی کہ اور اوس فرزند کو بعد تمہاری تمہاری امت قتل کری گی قَالَ يَا جِبْرَئِيلُ قُلْ لِرَبِّي لَا حَاجَةَ لِيْ فِيْ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ مِنْ فَاطِمَةَ وَيَقْتُلُهُ اُمَّتِيْ مِنْ بَعْدِيْ حضرت نی فرمایا عرض کرو جبرئیل خداوند عالم سی مجہی حاجت نہین ایسی فرزند کی کہ فاطمہ کیہان پیدا ہو اور اوسی میری امت قتل کری بعد میری پس گئی جبرئیل اور ایک آن مین پہر آئی وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اِنَّ رَبَّكَ يُقْرِئُكَ السَّلَامُ وَيُبَشِّرُكَ اَنَّهُ جَاعِلٌ فِيْ ذُرِّيَّتِهِ الْاِمَامَةَ وَالْوِصَايَةَ اور عرض کی جبرئیل نی کہ ای رسول خدا پروردگار عالم بعد سلام کی یہ بشارت دیتا ہے کہ کردوانی کا ذریت حسین مین امامت اور وصیت کو فَقَالَ النَّبِيُّ رَضِيْتُ بِذٰلِكَ حضرت نے فرمایا مین راضی ہون مرضی خدا پر پہر کہلا بہیجا جناب سیدہ سی کہ ای فاطمہ تمہارے یہان ایک فرزند پیدا ہوگا اور اسے میری امت قتل کری گی فَبَعَثَتْ فَاطِمَةُ وَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ تَقُوْلُ لَا حَاجَةَ لِيْ فِيْ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ مِنِّيْ وَيَقْتُلُهُ اُمَّتُكَ مِنْ بَعْدِنَا جناب سیدہ یہ سنکی بہت روئین اور کہلا بہیجا کہ ای پدر بزرگوار مجہی حاجت ایسی فرزند کی نہیں ہی کہ میری ہان پیدا ہو اور امت تمہاری اوسی قتل کری پس رسول خدا نی کہلا بہیجا اِنَّ اللّٰهَ جَاعِلٌ فِيْ ذُرِّيَّتِهِ اِمَامَةً ای فاطمہ خدا تیری فرزند کی اولاد مین امامت قرار دیگا جب یہ سنا جناب فاطمہ نی تو عرض کر بہیجا کہ اگر میری فرزند کا یہ رتبہ ہوگا تو مین بہی راضی ہون پس یہی مراد ہی فَحَمَلَتْهُ اُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا سی یعنی حاملہ ہوئین جناب فاطمہ ساتھ کراہت کی اور پیدا ہوئی جناب امام حسین ساتھ کراہت کی مگر جناب فاطمہ کہ وہ جانتی تہین کہ فرزند میرا شہید کیا جائیگا اس سے

دختر علی ابن ابیطالب نے درگاہ قاضی الحاجات مین دعا کی اَللّٰهُمَّ اهْجُمْ عَلَيْهِمَا قَصْرَهَا وَاَحْرِقْهُمَا بِنَارِ الدُّنْيَا قَبْلَ نَارِ الْاٰخِرَةِ خداوندا تیرے حسین پر اوس بے حیا نے یہ ستم کیا ہے خداوندا گرا دے اوسپر اسکی مکان کو اور جلا اس ملعونہ کو آتش دنیا مین قبل آتش جہنم کی فَمَا اسْتَتَمَّ كَلَامُهَا اِلَّا وَقَدْ هَجَمَ عَلَيْهِمَا قَصْرُهَا وَاضْطَرَمَتْ فِيهِ النَّارُ فَمَاتَا وَاحْتَرَقَا فِي سَاعَتِهِمَا ابھی کلام جناب زینب تمام نہوا تہا کہ وہ مکان اوسپر گرا اور قدرت خدا سے اوس مین آگ لگ اوٹھی وہ اور جو اوسکے گرد و پیش تھے سب مر گئے اور جل گئے داخل جہنم ہوئے پس جناب زینب شکر خدا بجا لائین اور پھر اپنی بھائی کی روئے مبارک پر خیال کیا اور اون کی مصیبتون کو یاد کیا بہت شدت سے روئین ناگاہ قافلہ دروازہ یزید تک پہنچا

قَالَ الرَّاوِي كُنْتُ ذَاتَ يَوْمٍ فِي مَجْلِسِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ اِذْ سَمِعْتُ صَيْحَاتٍ وَزَعَقَاتٍ راوی کہتا ہے کہ مین مجلس یزید مین بیٹھا تہا کہ ناگاہ آواز شیون و نوحہ کی میری کان مین آئی کہ دل بھر آیا اور آنسو میری جاری ہوئی فَاَتَيْتُ عِشْرِيْنَ نِسْوَةً كَسَبَايَا الرُّوْمِ قَدْ تَغَيَّرَتْ وُجُوْهُهُنَّ مِنْ اٰثَرِ الشَّمْسِ وَالْحَرِّ وَخُدُوْدُهُنَّ مِنْ اَثَرِ اللَّطْمِ وَالدُّمُوْعُ كَالسَّيْلِ پس دیکہا مینے کہ بیس عورتون کو مثل بندیان ترک و روم کی اوسکی مجلس مین لاتی کہ موہنہ اون کی حرارت آفتاب سے متغیر ہو گئی تہی اور رخسار اون کی طمانچون سے نیلی تہی اور آنسو موہنہ پر جاری تہی اسی طرح سے زیر تخت یزید اونہین کہڑا کیا پس ایک کا دمشقی نام بتاتی تہی کہ ناگاہ نظر یزید کی سکینہ پر پڑی تو پوچہنے لگا یہ لڑکی کون ہے فَقَالَتْ لَهُ وَيْلَكَ يَا يَزِيدُ اَنَا مَنْ لَا يَخْفٰى حَسَبُهُ وَلَا يُجْهَلُ نَسَبُهُ جناب سکینہ نے کہا وای ہو تجہپر ای یزید میرا حسب و نسب کسی پر چہپا نہین مین ہون بیٹی اوس حسین کی جسے تیری فوج نے تین دن کا پیاسا مثل گوسفند قربانی ذبح کیا یزید نے کہا ای سکینہ باپ نے تیری حق کو بہلا دیا اور نزاع کی میری سلطنت مین فَقَالَتْ لَهُ وَيْحَكَ يَا يَزِيدُ اَتَفْرَحُ بِقَتْلِ اَبِيْ سکینہ و کی بولین وای ہو تجہپر ای یزید میری بابا کی قتل سے تو خوش ہوتا ہے

فَجَاءَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ زُهَيْرٌ فَقَالَ اَيُّهَا الْاَمِيْرُ هَبْ لِيْ هٰذِهِ الْجَارِيَةَ وَاَشَارَ اِلٰى اُمِّ كُلْثُوْمٍ اُخْتِ الْحُسَيْنِ راوی کہتا ہے کہ آیا ایک شخص مجلس یزید مین زہیر نام اور یزید سے دست بستہ ہوکے بولا ای امیر ان قیدیون مین سے ایک لونڈی میری خدمت کی لیے دے اور اشارہ کیا جناب ام کلثوم کیطرف کہ اسے میری کنیزی کی لیے دے اور ہاتہ بڑہایا خواہر امام کی طرف اور چاہا کہ چادر سر سے لے لے پس جناب ام کلثوم اوسکی یہ بے ادبی دیکہہ کر بولین قَطَعَ اللّٰهُ يَدَكَ يَا عَدُوَّ اللّٰهِ خدا تیری ہاتہ کو کاٹے ای دشمن خدا کہ تو نے مجہے کنیز بنایگا زہیر کو گمان تہا کہ یہ عورتین ترک و روم سے قید ہوکے آئی ہین پس جناب امام زین العابدین کو تاب نرہی اور اوہ کی بولی يَا زُهَيْرُ هٰذِهِ بِنْتُ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ای زہیر جسے لونڈی بنانیکو مانگتا ہے یہ بیٹی

یہ لوگ کہ جد بزرگوار میری تو رسول خدا ہین اور دادا میری امیر المومنین علی مرتضی ہیں فیا لیت لم ابلغ دمشقا
ولم اکن یرانی یزید فی یدیہ اسیرۃ ای کاش کہ مجہی موت آتی اور مین اس محمل سی داخل دمشق نہوتا
کہ یزید مجہی اس صورت سی قید سامنی اپنی دیکہتا پس محمل سی اوس جناب کو لیتی جاتی تہی تا داخل شہر ہوئی تو ماری خوشی کے
کی لشان کہولی ہوئی تہی اور تکبیرین پڑہتی جاتی تہی کہ ناگاہ ایک ہاتف کی آواز آئی کہ یہ وہ شعر پڑہتا تہا
جاؤا براسک یا ابن بنت محمد ۔ متزملا بدمائہ تزمیلا ۔ افسوس ای فرزند دختر رسول خدا
کہ تیری سر کو یہ ظالم اس ذلت سی لائی ہین کہ خاک و خون مین بہرا ہوا ہی ویکبرون ان قتلت وانما
قتلوا بک التکبیر والتہلیلا ۔ اور وسیہ روین قتل کرکی تکبیرین کہتی ہین انہون نی نہین قتل کیا
مگر تکبیر اور تہلیل کو فلما وصلوا الی قصر فیہ عجوزۃ ملعونۃ یقال لہا ام ہجام و
معہا جواریہا پس جب پہنچی وہ لعین سر اقدس لئی ہوئی قریب ایک قصر کی کہ اوس مین ایک بڑہیا تہی
نام اوس لعینہ کا ام ہجام تہا اور ساتہ اوسکی کنیزین اوسکی تہین فلما رات راس الحسین علی قناۃ
طویل وشیبۃ المخضوبۃ بالدم جب دیکہا اوس بڑہیا نی سر اقدس کو دیکہا کہ نیزی پر ہی اور ریش اقدس
خون سی خضاب کی ہی بولی یہ سر کس کا ہی جو آگی ہی اور یہ سر بہی کسکی ہین فقال لہا ہذا راس الحسین
وہذہ الرؤس رؤس اصحابہ ففرحت فرحا عظیما لوگون نی کہا یہ سر حسین کا ہے
اور باقی سرون کی اصحاب کی ہین یہ سنکی وہ بڑہیا نہایت خوش ہوئی وقالت لجوار لہا ناولنی حجرا
لاضرب بہ وجہ الحسین لان اباہ قتل ابی وبعلی خوش ہو کی کنیزون سی کہنی لگی
کہ مجہی ایک پتہر اوٹہا دو کہ وہ بڑہیا حسین کی مونہہ پر ماری اور اپنی جی کو شاد کری کہ اسکی باپ نی اوس لعینہ کے
باپ کو اور شوہر کو قتل کیا ہی فناولہا بعض الجواری حجرا فضربت بہ وجہ الحسین
فعاد دمہ وسال علی شیبتہ پس ایک کنیز نی پتہر اوٹہا دیا آہ اوس بڑہیا ناری نی عداوت سے
رخ انور پر حضرت کی اس زور سی پتہر مارا کہ روی مبارک کی زخمون سی پہر خون جاری ہوا اور خون نکل کی ریش اقدس پر
بہنی لگا فلما نظرت الیہ ام کلثوم والنساء والاطفال والدم یسیل
بہ یہ حال جو جناب ام کلثوم اور سب اہل حرم نی اور لڑکون نی دیکہا کہ حضرت کی مونہہ پر خون بہتا ہی لطمن علی
وجوہہم وشققوا جیوبہن سب مونہہ پر طمانچی مارنی لگی اور گریبان سب عورتون نی پارہ پارہ کر ڈالی
قالت زینب من فعل ہذا بوجہ اخی ونور عینی جناب زینب رض کی بولی ای لوگو یہ
ظلم میری بہائی میری روشنی چشم کی مونہہ پر کسنی کیا پس کسی نی کہا کہ ای دختر فاطمہ زہرا تمہاری بہائی کی مونہہ پر ایک
بڑہیا نی پتہر مارا حضرت نی پوچہا کہ نام اوس لعینہ کا کیا ہی کہا لوگون نی کہ ام ہجام اوسی کہتی ہین پس اوسوقت

بدن کیطرف فَاِنَّهَا قَاصِدَةٌ لِزِیَارَتِنَا وَلِلزَّائِرِ عَلَیْنَا حَقٌّ وَاجِبٌ

کہ اسنی قصد زیارت کا میری کیا تہا اور زائر کا حق ہمپر واجب ہی اسواسطی ای ملک الموت

وَاِنِّیْ قَدْ سَاَلْتُ رَبِّیْ اَنْ یُبْقِیَهَا ثَلٰثِیْنَ سَنَةً لِقُدُوْمِهَا اِلَیْنَا

اور مینی خدا سی سوال کیا ہی کہ اسی زندہ رکہی تیس برس تا وہ جانی کہ جسکے زیارت کو گئی تہے اوس کا یہ رتبہ ہی پیش خدا ملک الموت نی عرض کی کہ بسروچشم مین حکم آپ کا بجالاون گا پہر روح کیری جسم مین داخل کی اور دیکہا مینی کہ اوسین بزرگ کی دست مبارک چومی اور روانہ ہوا یہ احوال سنکی وہ مومن ہات اوس کا پکڑ کی مجلس امام مین لایا

فَانْکَبَّتْ عَلٰی اَقْدَامِهٖ تُقَبِّلُهَا

جو نہین اوس عورت نی حضرت کو دیکہا دوڑ کی حضرت کی قدم اقدس پر گر کی چومنی لگی اور کہنی لگی

هٰذَا وَاللّٰهِ سَیِّدِیْ وَمَوْلَایَ هٰذَا الَّذِیْ اَحْیَانِیَ اللّٰهُ بِبَرَکَةِ دُعَائِهٖ

یہی میری سید اور مولا ہین قسم ہی خدا کی انہین کی دعا کی برکت سی خدا نی مجہے زندہ کیا بعد اسکی وہ دونون تا زیست خدمت سی حضرت کی جدا نہوی حضرات یہ مقام تامل ہی اور جگہہ خاک اوڑانی کی ہی کہ جسکے دست اقدس کا پانی جواہر ہوگیا افسوس اوسکو بیماری مین ظالمون نی پانی سی ترسایا جگہہ سر پیٹنی کی ہے کہ جسکے ہاتہ اور پاؤن ملک الموت چومی ہزار حیف اون ہاتون مین ہتکڑیان اور پاؤن سوجی ہوی مین بیڑیان پہنائی جائین اور وہ علی ابن الحسین کہ جنکی ملک الموت اطاعت کری اوسی ظالم غلامون کی طرح قید کر کی لیجائین اور غلامون کی طرح مارین

نُقِلَ عَنِ الْبَاقِرِ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ سَاَلْتُ اَبِیْ عَنْ حَمْلِ یَزِیْدَ لَهٗ قَالَ یَا بُنَیَّ حَمَلَنِیْ عَلٰی بَعِیْرٍ بِغَیْرِ وِطَاءٍ وَرَاْسُ الْحُسَیْنِ عَلٰی عَلَمٍ وَنِسْوَتُنَا خَلْفِیْ وَحَوْلَنَا الرِّمَاحُ

چنانچہ منقول ہی جناب امام محمد باقر علیہ السلام سی کہ اون حضرت نی فرمایا کہ پوچہا مینی اپنی پدر بزرگوار سے احوال راہ شام کا حضرت نی ارشاد کیا ای فرزند کیا بیان کرون احوال اوسکا ای فرزند مجہی تو ایک شتر برہنہ پر سوار کیا تہا اور سر اقدس میری پدر بزرگوار کا ایک نیزی پر تہا اور میری پہوپہیان اور بہنین سب شتران برہنہ پر سوار مجہی میری پیچہی تہین اور گرد ہماری نیزہ دار تہی

وَاِنْ دَمَعَتْ مِنْ اَحَدِنَا عَیْنٌ قُرِعَ رَاْسُهٗ بِالرُّمْحِ حَتّٰی دَخَلْنَا فِیْ دِمَشْقَ

اور اگر کسی کا آنسو آنکہہ سی اس مصیبت کو دیکہکر نکلتا تہا تو اوسکی سر پر نیزی مارتی تہی اور رونی سے منع کرتی تہی اور روایات سی یہی ثابت ہوتا ہی کہ جب وہ جناب داخل دمشق ہوی تو ایک شتر برہنہ پر تہی گلوی مبارک مین طوق آہنی تہا کہ اسکی صدمی سی رگہای گردن سی خون جاری تہا اور سوجی ہوی پاؤن مین زنجیرین اور وہ دست حق پرست کہ جسکی فرشتی بوسی لیتی تہی بعوض وہ رسی سی گلی مین بندہی ہوی تہی اور دربدر کی وہ جناب اسی مصیبت مین یہ شعر پڑہتی تہی

شعر أُقَادُ ذَلِیْلًا فِیْ دِمَشْقَ کَاَنَّنِیْ ۞ مِنَ الزَّنْجِ عَبْدٌ غَابَ عَنْهُ نَصِیْرُهٗ

آہ مجہی ذلت سی شہر دمشق مین لائی ہین جیسی غلام حبش اور زنگبار کو لاتی ہین اور غلام بہی وہ غلام کہ جسکا آقا مر گیا ہو اور کوی اوسکا مددگار نہ ہو

وَجَدِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِیْ کُلِّ مَشْهَدٍ ۞ وَشَیْخِیْ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ اَمِیْرُهٗ

حالآنکہ یہ بہی جانتی ہین

پس لی یہ جواہرات کہ یہ عوض ہی تیری اون ہدیون کا جو تو ہماری لیی لایا کرتا تہا وَاعْتَذِرْ مِنَّا عِنْدَ زَوْجَتِكَ
لِأَنَّهَا عَتَبَتْ عَلَيْنَا اور ای شیخ عذر کرنا ہماری طرف سی اپنی زوجہ سی کہ اوسنی ہمیر ابکی بار عتاب کیا تہا پس
اوس مرد مومن نی سر خجالت سی جہکا لیا اور عرض کی کہ اوسنی میری زوجہ کی کلام سی آپکو آگاہ کیا فَلَا شَكَّ إِنَّكَ
مِنْ أَهْلِ بَيْتِ النُّبُوَّةِ پس بیشک آپ اہلبیت نبوۃ ہین غرض پہر وہ جواہرات لی کی حضرت سی رخصت ہوا
اور زوجہ سی اپنی جا کی تمام قصہ بیان کیا وہ بولی کسنی اونہین میری کلام سی آگاہ کیا وہ شخص بولا مینی نہ کہا تہا کہ وہ جناب
اہلبیت نبوت اور صاحب علم و معجزات ہین فَسَجَدَتْ لِلّٰهِ شَاكِرَةً وَأَقْسَمَتْ عَلَى بَعْلِهَا أَنْ
يَحْمِلَهَا إِلَى زِيَارَتِهِ یہ سنکی سجدہ شکر کیا اوس عورت نی اور قسم دی اپنی شوہر کو کہ اب کی بار اون کی زیارت کو مجہے
بہی لی چلنا پس جب دوسری سال ارادہ حج کا کیا اوسنی تو زوجہ کو اپنی ساتہہ لیا قضای کار راہ مین وہ عورت بیمار ہوئے
اور قریب مدینہ منورہ کی پہنچی تو مر گئی فَجَاءَ الرَّجُلُ إِلَى الْإِمَامِ بَاكِيًا حَزِينًا وَأَخْبَرَهُ بِمَوْتِ
زَوْجَتِهِ پس وہ شخص گریان و نالان خدمت امام مین آیا اور عرض کی کہ یا حضرت زوجہ میری مشتاق زیارت
حضرت ہو کر آئی تہی مگر راہ مین بیمار ہوئی اور قریب مدینی کی پہنچ کی اوسنی انتقال کیا فَقَامَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَدَعَا اللّٰهَ بِدَعْوَةٍ یہ سنکی حضرت اوٹہی اور دو رکعت نماز پڑہی اور دعا کی اور بعد
فراغ دعا کی اوس مومن سی مخاطب ہو کی فرمایا قُمْ وَارْجِعْ إِلَى زَوْجَتِكَ فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ
أَحْيَاهَا بِقُدْرَتِهِ ای شخص اوٹہ اور جا کہ خدا نی اپنی قدرت کاملہ سی تیری زوجہ کو زندہ کیا ہی یہ سنکی اوٹہا
وہ شخص اور جلد چلا تا آنکہ داخل خیمہ ہوا فَرَآهَا جَالِسَةً فِي حَالَةِ الصِّحَّةِ پس دیکہا اوسی کہ وہ صحیح و
سالم بیٹہی ہوئی ہی یہ نہایت شاد ہوا فَقَالَ لَهَا كَيْفَ أَحْيَاكِ اللّٰهُ اور پوچہا اوس سی کہ بیان کر مجہسی کہ
کہ خدا نی تجہی کیون کر زندہ کیا فَقَالَتْ جَاءَنِي مَلَكُ الْمَوْتِ وَقَبَضَ رُوحِي وَهَمَّ أَنْ يَصْعَدَ
بہا بیان کیا اوس عورت نی کہ آیا ملک الموت اور قبض روح کی میری اور چاہا کہ پرواز کری وَإِذَا بِرَجُلٍ
صِفَتُهُ كَذَا وَكَذَا وَجَعَلَتْ تَعُدُّ أَوْصَافَهُ الشَّرِيفَةَ کہ ناگاہ ایک بزرگوار ایسی شکل و شمایل
کی تشریف لائی اور اوصاف حضرت کی بیان کرتی تہی اور شوہر اوسکا کہتا تہا سچ کہتی ہی واللہ یہی شکل و شمایل میرے
مولا علی ابن الحسین کی ہی قَالَتْ فَلَمَّا رَآهُ مَلَكُ الْمَوْتِ مُقْبِلًا انْكَبَّ عَلَى قَدَمَيْهِ
يُقَبِّلُهُمَا وَيَقُولُ پہر اوس عورت نی کہا کہ جب ملک الموت نی اون حضرت کو تشریف لاتی دیکہا تو اون کے
پاؤن پر گر کی پاؤن کی بوسی لینی لگا اور یون عرض کی اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ فِي أَرْضِهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا زَيْنَ الْعَابِدِينَ یعنی سلام ہو تمپر ای حجت خدا زمین پر سلام ہو تمپر ای زین العابدین
پس حضرت نی بہی جواب سلام دیا اور فرمایا کہ ای ملک الموت ہماری خاطر سی روح اوس مومنہ کی پہیر دی اسکے

فَقَالَتْ لَهُ زَوْجَتُهُ أَرَاكَ تُهْدِي تُحَفًا كَثِيرَةً وَلَا أَرَاهُ يُجَازِيكَ عَنْهَا بِشَيْءٍ
ایکبار اوسکی زوجہ نی کہا ای شخص مین ہمیشہ دیکھتی ہون تجہی کہ تو تحفی اور سوغات کسیکی لیی لیجاتا ہی اور یہہ نہین دیکھتے
ہون کہ وہ شخص تجہی عوض مین اوسکی کچہہ دی بولا ای عورت ناقص العقل جسکو تو تہدید کرتی ہی وہ بادشاہ دنیا و آخرت
ہی اور جو کچہہ کہ خلق خدا مین ہی سب وسکی ملک مین ہی اور وہ خلیفہ خدا اور حجت خدا ہی بندگان خدا پر اور وہ امام اور
فرزند امام اور مقتدا ہمارے ہی اور فرزند رسول خدا کا ہی فَلَمَّا سَمِعَتْ ذٰلِكَ مِنْهُ أَمْسَكَتْ عَنْ
مَلَامَتِهِ جب اوس نی اپنی شوہر سی یہ سنا تو وہ چپ ہو گئی غرض دوسری سال بعدادائی حج آیا خدمت امام
علیہ السلام مین اور بعد حصول اجازت خدمت حضرت مین داخل ہوا اور سلام کرکی دست پا چومی اور اوسوقت وہ
حضرت طعام نوش فرماتی تہی ارشاد کیا تو بہی کہا حسب الحکم بقدر خواہش اپنی بہی کہانا کہایا ثُمَّ أُتِيَ
بِطَسْتٍ وَإِبْرِيقٍ فَقَامَ الرَّجُلُ وَأَخَذَ الْإِبْرِيقَ لِيَصُبَّ الْمَاءَ عَلَى أَيْدِي
الْإِمَامِ بعد ازان خادم طشت و آفتابہ لایا یہ شخص اوٹہا اور آفتابہ لیکی دست مبارک دہلانی پر مستعد ہوا حضرت نی
ارشاد کیا يَا شَيْخُ أَنْتَ ضَيْفُنَا فَكَيْفَ تَصُبُّ الْمَاءَ عَلَى يَدِي ای شیخ تو ہمارا مہمان ہی
چاہیی ہم حق مہمانداری بجالاوین نہ کہ تو ہماری ہات دہلاوی فَقَالَ الرَّجُلُ أُحِبُّ ذٰلِكَ اوس نی
عرض کی میرا یہی جی چاہتا ہی کہ حضرت کی ہاتہہ دہلاؤن فَقَالَ الْإِمَامُ إِنْ أَحْبَبْتَ ذٰلِكَ فَوَاللّٰهِ
لَأُرِيَنَّكَ مَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى وَتَقَرُّ بِهِ عَيْنَاكَ یہ سنکی امام عالی مقام نی فرمایا اگر تو اس محبت سی
ہات دہلاتا ہی تو قسم ہی خدا کی مین بہی وہ چیز دیکہاتا ہون کہ جسی دیکہکی تو راضی ہو اور آنکہین تیری خنک در روشن
ہون یہ فرما کی ہاتہہ دہونی لگی تا آنکہ ثلث طشت پانی سی بہرا تو حضرت نی اوسی فرمایا مَا هٰذَا فَقَالَ مَاءٌ ای شیخ
طشت مین کیا ہی اوس نی عرض کی پانی ہی فَقَالَ بَلْ هُوَ يَاقُوتٌ أَحْمَرُ حضرت نی فرمایا پانی نہین
ہی بلکہ یاقوت سرخ ہین بمجرد فرمانی کی جو دیکہا اوسنی تو ثلث طشت مین یاقوت سرخ بہری تہین پہر فرمایا ڈال
پانی تا آنکہ وہ ثلث طشت پانی سی بہرا فَقَالَ الْإِمَامُ مَا هٰذَا فَقَالَ مَاءٌ فَقَالَ بَلْ هُوَ
زُمُرُّدٌ أَخْضَرُ حضرت نی فرمایا اب کیا ہی عرض کی اوسنی پانی ہی حضرت نی فرمایا پانی نہین بلکہ زمرد سبز ہین
بمجرد ارشاد کی دیکہا اوس نی تو قدرت خدا سی وہ پانی زمرد سبز تہا پہر ارشاد ہوا پانی ڈال جب تمام طشت پانی سی
بہر گیا تو فرمایا اب کیا ہی عرض کی اوسنی پانی ہی فَقَالَ هُوَ دُرٌّ أَبْيَضُ حضرت نی فرمایا پانی نہین ہی دیکہہ
یہہ موتی سفید ہین پس جب دیکہا اوس نی تو وہ پانی گوہر سفید تہی پس وہ متعجب ہوکی پاؤن پر گرکی پاہای
مبارک چومنی لگا حضرت نی فرمایا يَا شَيْخُ لَمْ يَكُنْ عِنْدَنَا شَيْءٌ نُكَافِئُكَ بِهِ ای شیخ ہمارے
پاس کچہہ مال دنیا نہ تہا کہ ہم تجہی دیتی فَخُذْ هٰذِهِ الْجَوَاهِرَ فَإِنَّهَا عِوَضُ هَدَايَاكَ

چاہتا کہ اس مال غنیمت مین سی مجھی دی مگر یہ لڑکی حسین کی کہ جسکا سکینہ نام ہی مجھی دی ڈال کرین اسی اپنی لونڈی بناؤنگا
فَانْضَمَّتْ سُكَيْنَةُ اِلىٰ عَمَّتِهَا اُمِّ كُلْثُومٍ وَقَالَتْ یہ کلام اوس شقی کا سنکر سکینہ مضطرب ہوئین
اور ڈر کی اپنی پھوپھی ام کلثوم سی لپٹ گئین اور رو کر بولین يَا عَمَّتَاهُ اَوْلَادُ رَسُولِ اللّٰهِ يَكُونُوا
عَبِيدًا ای پھوپھی اولاد رسول خدا کی لونڈیان بنائی جاوین گی پس جناب ام کلثوم نی اوس شقی سی فرمایا
اُسْكُتْ يَا لُكَعَ الرِّجَالِ خاموش ای فاسق و فاجر خدا تیری بات اور پاؤن اور زبان کو کاٹے
اور بدن کو خشک کری اور آنکھون کو اندھا کری تیری اور فرزندون کو تیری یتیم کری اور جہنم کو تیری جگہ کری
اِنَّ بَنَاتَ الْاَنْبِيَاءِ لَا يَكُنَّ خَدَمًا لِلْاَدْعِيَاءِ ای بی حیا دختران انبیا نہونگے
کنیز حرامزادون کی بس ابہی کلام اوس شاہزادی کا تمام نہوا تہا کہ وہ لعین انہین بلاؤن مین مبتلا ہوا
یہ حال بہی دیکھا مگر یزید ملعون نی اونسے رہا نکیا بلکہ حکم کیا کہ انہین ایسی قیدخانہ مین قید کرو جہان دن کو
دہوپ مین جلین اور رات کو اوس مین سسکین مگر خدا نی کیا صبر دیا تہا ان صاحبزادیون کو کہ اونہون نے
یہ ظلم سہی مگر دعا ہی بد ان لعینون کی لئے نہ کی ورنہ سب لعین غارت ہو جاتی **روایت تیسری**
بیچ فضائل اور معجزات جناب امام زین العابدین اور احوال
شام جانی کا اور خاتمہ طلب کرنا زہیر کا کنیزی مین جناب
ام کلثوم صلوٰۃ اللہ علیہا کا عَنِ الصَّادِقِ اَنَّهُ قَالَ مَنْ ذُكِرْنَا عِنْدَهُ
فَخَرَجَ مِنْ عَيْنَيْهِ دَمْعٌ وَلَوْ مِثْلَ جَنَاحِ الْبَعُوضَةِ جناب امام جعفر صادق نی فرمایا کہ جسکے
سامنی ذکر مصائب ہمارا ہوا اور آنکھون سی اوسکی آنسو نکلی اگرچہ برابر پر مگس کی ہو غَفَرَ اللّٰهُ ذُنُوبَهُ
وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ تو خداوند غفار تمام گناہ اوسکی بخشتا ہی اگرچہ گناہ اوسکی برابر کف دریا کی
ہون وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ مَنْ بَكىٰ عَلىٰ مَصَائِبِ الْحُسَيْنِ اَوْ تَذَكَّرَ
اَوْ جَلَسَ فِي مَجْلِسٍ اَوْ خَدَمَ اَهْلَ الْعَزَاءِ كَاَنَّهُ زَارَنِيْ عَلَى الْعَرْشِ اَرْبَعِيْنَ مَرَّةً
مَعَ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْطَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ اور جناب رسول خدا نی فرمایا جو شخص کہ گریہ و زاری کرے
مصیبت پر میری فرزند حسین کی یا ذکر کری مصائب اوسکی یا بیٹھی مجلس ماتم مین اوسکی یا خدمت کری اہل مجلس کے
گویا اوسنی زیارت کی میری عرش خدا پر ساتھ علی ابن ابی طالب کی چالیس مرتبہ دُوِيَ اَنَّ مُؤْمِنًا مِنْ اَكَابِرِ
الْبَلْخِ يَاتِيْ بَيْتَ اللّٰهِ الْحَرَامِ وَيَزُوْرُ قَبْرَ النَّبِيِّ فِيْ سَائِرِ الْاَعْوَامِ حدیث مین وارد ہوا ہے
کہ اکابر مومن دیندار بلخی ہمیشہ حج خانہ کعبہ اور زیارت رسول خدا کو آتا تہا اور اوسکی خدمت مولای کونین جناب
علی ابن الحسین مین حاضر ہوتا تہا اور کچھ تحفہ جات اپنی شہر کی نذر دیتا تہا اور مسائل دین کی پوچھ کی پہر جاتا تہا

سر برہنہ بیابانون مین پہراوی کہ موںہہ اون کی حرارت خورشید سی جلتی تہی اور پوست اون کی چہرون کی اوتر گئی تہی

وَآلُ رَسُولِ اللهِ تُسْبىٰ حَرِيمُهُمْ وَآلُ زِيَادٍ آمِنُوا السَّرَبَاتِ افسوس کہ ذریت
رسول خدا اور عترت بتول عذرا تو زنجیر و طوق مین مسلسل ہون اور آل ابن زیاد امن سون بخاطر جمعی اور فراغ بالی سے
آرام کرین وَآلُ رَسُولِ اللهِ نُحَّفٌ جُسُومُهُمْ وَآلُ زِيَادٍ غُلَّظُ الْقَصَرَاتِ
افسوس کہ فرزندان رسول خدا کی تو نعشین زمین کربلا پر پڑی رہین کہ دن کو دہوپ مین جلین اور رات کو اوپر شبنم پڑے
اور اولاد زنا کار شب و روز بعافیت اوقات اپنی محلون مین بسر کرین وَآلُ رَسُولِ اللهِ تُدْمىٰ
نُحُورُهُمْ وَآلُ زِيَادٍ رَبَّةُ الْحَجَلَاتِ ہزار افسوس کہ فرزندان رسول خدا کی حلقوم سی تو خون بہتا
اور رگہای گردن اون کی خشک کاٹی جاتین اور آل زیاد کی حلقوم آب سرد سی خنک و سیر ہون پس مقام خاک
اوڑانی کا ہی کہ سر امام حسین کی نیزہ پر قطرات خون ٹپکتی ہون اور جسم اقدس ریگ طپان پر پڑا ہوا اور آل
معاویہ اور آل زیاد گہرون مین شاد و خورم ہون اور بستر نفیس پر سوتی ہون اور دختران مشکل کشا اور عترت شیر خدا
یعنی وہ جناب زینب و ام کلثوم کہ جنکی مان کا جنازہ شب کو اوٹہا شتران برہنہ پر سوار ہاتہ اون کی ریسمان ستم سے
بندہی موںہہ پر نیل طمانچون کی پڑی دربار یزید مین آتین اور دختران یزید و معاویہ قصرہای بلند مین پردہ نشین ہون

قَالَ الرَّاوِي كُنْتُ ذَاتَ يَوْمٍ فِي مَجْلِسِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ إِذْ سَمِعْتُ صَيْحَاتٍ
وَزَعَقَاتٍ کتب معتبرین مذکور ہی کہ راوی نی کہا کہ مین ایک روز مجلس یزید مین بیٹہا تہا کہ ناگاہ ایسی صدا
رونی کی میری کان مین آئی کہ دل میرا کڑہنی لگا اور آنسو میری آنکہون سی جاری ہو گئی فَرَأَيْتُ عِشْرِينَ
نِسْوَةً كَسَبْيِ الرُّومِ وَالتُّرْكِ قَدْ غَيَّرَتْ وُجُوهَهُنَّ مِنْ أَثَرِ الشَّمْسِ وَالْحَرِّ پس دیکہا مین
کہ قریب بیس عورتون کی باحال پریشان مانند اسیران ترک و روم کی اوس مجلس مین آئین کہ موںہہ تو اون کی حرارت
آفتاب سی متغیر ہو گئی تہی وَخُدُودُهُنَّ مِنْ أَثَرِ اللَّطْمِ وَالدُّمُوعُ تَسِيلُ اور رخسار اونکی
بسبب طمانچی مارنی کی نیلگون ہو گئی تہی اور آنسو موںہہ پر بہتی تہی اسطرح زیر تخت اوس بدبخت کی اونہین کہڑا کیا
اور وہ لعین پوچہتا تہا مَنْ هٰذِهِ وَمَنْ تَكُونُ یہ عورت کون ہی اور یہ عورت کون ہی وہ لعین ایک
ایک بی بی کی سمت اشارہ کر کی بتاتی تہی هٰذِهِ زَيْنَبُ وَهٰذِهِ أُمُّ كُلْثُومٍ بَنَاتُ عَلِيِّ بْنِ
أَبِي طَالِبٍ وَهٰذِهِ سُكَيْنَةُ بِنْتُ الْحُسَيْنِ یہ زینب و کلثوم بیٹیان علی ابن ابی طالب کی
ہین اور یہ لڑکی سکینہ بیٹی حسین ابن علی کی ہی فَوَثَبَ رَجُلٌ أَحْمَرُ وَقَالَ يَا أَمِيرُ
مَا أُرِيدُ أَنْ تَهَبَ لِي مِنْ هٰذِهِ الْغَنِيمَةِ كُلِّهَا مِنْ غَيْرِ هٰذِهِ الْجَارِيَةِ
پس اس اثنا مین ایک شخص سرخ رنگ اہل شام مین سی اوٹہ کہڑا ہوا اور یزید سی عرض کی کہ ای امیر کچہہ نہین

ہاتہ ریگ گرم پر دہوپ مین پڑا تہا افسوس جسی فاطمہ نی سینی سی جدا نکیا اوسکا بچہونا خاک گرم کربلا ہو منقول ہی کہ ایکبار
جناب رسول خدا اور علی مرتضی کہین تشریف لیگئی تہی جناب امام حسین کہیلتی ہوی باہر چلی گئی تہی اور تا وقت نماز عصر گہر مین
نہ الی جناب سیدہ کا عجب حال ہوتا کہ روتی تہین اور کبہی روتی ہوی گہر سی مسجد کو جاتی تہین اور کبہی مسجد سی دولت سرا مین
آتی تہین تا آنکہ پیغمبر بار مسجد مین کہتین اور آتین بس کیا حال ہوتا اوسوقت کہ نعش ابی حسین کی زمین گرم پر دیکہتین اور
اوسپر ظالم گہوڑی دوڑانا چاہتی تہی **شعر** اِذا لَلطَمَتِ الخَدَّ فاطِمُ عِندَهُ * وَاَجرَیتِ
دَمعَ العَینِ فِی الوَجَناتِ * دعبل کہتی ہین یقین ہی کہ یہ حال حسین دیکہکی بیساختہ ای فاطمہ تم اپنی منہ پر طمانچی
لگاتین اور اشک خونین اپنی آنکہونسی نعش مظلوم پر بہاتین **شعر** اَفاطِمُ قُومی یَا ابنَةَ الخَیرِ وَاندُبی
نُجُومَ السَّمٰواتِ بِاَرضِ فَلاتِ * ای فاطمہ اے دختر خیر البشر قبر شریف سی اوٹہو اور نوحہ وزاری کرو اپنی ذریت
کی حال پر کہ نعش پارہ پارہ اون کی زمین گرم کربلا پر پڑی ہی **ع** قُبُورٌ بِجَنبِ النَّهرِ مِن جَنبِ کَربَلا
مُعَرَّسُهُم فِیهَا بِشَطِّ فُراتِ * یعنی تمہاری اولاد کی قبرین کنار نہر علقمہ کی ہین زمین کربلا مین اور منزل واقامت
اور مسکن اون کا کنار فرات ہوا اس سی مراد نعش عباس و قبر عباس ہی کیا وفا کی جناب عباس نی جناب امام حسین
کہ آخر اولاد جناب سیدہ مین شمار کیی گئی حضرت الیاس ہی با وفا تہا و جناب چنانچہ اوس پیاسی نی گہوڑا نہر مین مشک
بہری کوڈالا فَاغتَرَفَ مِنَ المَاءِ غُرفَةً وَاَرادَ اَن یَشرَبَ ازبسکہ تین دن سی اس جناب نی بہی
پانی نہ پیا تہا چلو مین پانی اوٹہا کی چاہا کہ پئین ناگاہ تشنگی حسین و فرزندان حسین یاد آئی پہینک دیا پانی ہاتہ سی اور فرمایا
ع هٰذا حُسَینٌ ظامِیًا فِی الخِیامِ * وَتَشرَبُ بارِدَ المَعِینِ * افسوس ای نفس عباس حسین
فرزند جناب فاطمہ زہرا تو پیاسا ہو اور تو پانی پیی یہ کام دینداروں کا نہین ہی کہ بی آقا کی پانی پلائی پی لی اور تو فرزند حیدر کرار
ہی یہ کہکی مشک اوٹہا کی نہر سی پیاسی نکلی اور بالآخر تشنہ جان دی دریا پر **ع** فَیا عَینُ اَبکِیهِم وَجُودی
لِعَبرَةٍ * فَقَد آنَ لِلتَّسکابِ وَالهَمَلاتِ * پس ای چشم مصیبت پر اہلبیت کی رو اور اشک
خونین برسا کہ وقت رونیکا اور آنسو بہانی کا یہی وہ کیا حال رونی کا ہی **ع** دِیارُ رَسُولِ اللّٰهِ اَصبَحنَ
بَلقَعًا * وَآلُ زِیادٍ تَسکُنُ الحُجُراتِ * کہ خانہ آباد رسول خدا تو یون ویران و برباد ہو جاوی اور
آل زیاد حجرہ ہای نفیس و پاکیزہ مین آرام کرین بَناتُ زِیادٍ فِی القُصُورِ مَصُونَةٌ وَآلُ رَسُولِ اللّٰهِ
مُنهَتِکاتٌ آہ آہ ای زمانہ غدار دختران ابن زیاد تو عمارتہای بلند اور محلون مین پردہ نشین ہون اور
بیٹیان رسول خدا کی کہ جنکی لیی زمین و آسمان خلق ہوی یون بی مقنعہ چادر ہون جسطرح کنیزون کو قید کرتی ہین
وَآلُ زِیادٍ فِی حُصُونٍ مَنِیعَةٍ وَآلُ رَسُولِ اللّٰهِ فِی الفَلَواتِ افسوس ای فلک
سفلہ پرور ابن زیاد زناکار کو تو قلعہ ہای بلند و استوار رہنی کو ملین اور دختران رسول خدا کو تو یون شتران برہنہ پر

وَمَولَای عَلِیِّ بنِ مُوسَی الرِّضَا فِی مِثلِ ہٰذِہِ الاَیَّامِ کہ حاضر ہوا مین خدمت جناب امام رضا مین مثل
ان ایام کی یعنی ایام عاشورا کی دیکھا مینی کہ حضرت نہایت محزون وملول بیٹھی تہی اور گرد حضرت کی اصحاب ہین فَلَمَّا
رَآنِی مُقبِلًا قَالَ لِی مَرحَبًا یَا دِعبِلُ پس جب مجہی آتی دیکھا فرمایا مرحبا ای دعبل کہ تو مرثیہ گو ہے
ہم اہل بیت کا اور خوشحال اوسکا جو ہم اہلبیت کا دوست یا ہماری ثنا کری اور مرحبا اوسی جو ہماری نصرت کر
ہات سی یا زبان سی ثُمَّ اَنَّہُ وَسَّعَ لِی فِی مَجلِسِہِ وَاَجلَسَنِی اِلٰی جَانِبِہِ پہر حضرت نی جگہہ
دی مجکو اپنی مجلس مین اور اپنی قریب مجہی بٹھایا ثُمَّ قَالَ لِی اُحِبُّ اَن تُنشِدَ فِی الحُسَینِ عَلَیہِ
السَّلَامُ شِعرًا پہر مجہسی مخاطب ہو کر فرمایا ای دعبل مین چاہتا ہون کہ تو مرثیہ پڑہی میری جد مظلوم حسین کا
فَاِنَّ ہٰذِہِ الاَیَّامَ کَانَت اَیَّامَ حُزنٍ عَلَینَا اَہلَ البَیتِ ای دعبل یہ ایام عاشورا
وہ ایام ہین کہ اہل بیت رسول و فرزندان بتول ان دنون کمال مصیبت مین تہی وَکَانَت اَیَّامَ سُرُورٍ
عَلٰی اَعدَائِنَا سِیَّمَا بَنِی اُمَیَّۃَ اور ای دعبل یہ دن سرور شادی کی ہین ہماری دشمنون کے
لیے خصوصًا بنی امیہ کہ وہ نہایت شاد ومسرور تہی ان دنون مین یَا دِعبِلُ مَن بَکٰی اَو اَبکٰی
عَلٰی مُصَابِنَا وَلَو وَاحِدًا کَانَ اَجرُہُ عَلَی اللہِ ای دعبل جو شخص روی یا رولاوی اگرچہ
ایک شخص کو بہی رولاوی ہماری مصیبت بیان کر کی اجر وثواب اوسکا خدا پر ہی یَا دِعبِلُ مَن ذَرَفَت عَینَاہُ
عَلٰی مُصَابِنَا حَشَرَہُ اللہُ مَعَنَا ای دعبل جنکی آنسو ہماری مصیبت مین بہین خدا اوسی ہماری ساتہہ
محشور کریگا یَا دِعبِلُ مَن بَکٰی عَلٰی مُصَابِ جَدِّیَ الحُسَینِ غَفَرَ اللہُ ذُنُوبَہُ البَتَّۃَ
ای دعبل جو روی مصیبت پر میری جد مظلوم امام حسین کی تو البتہ خداوند عالم تمام گناہ اوسکی بخشی گا پہر
حضرت اوٹہی اور ایک پردہ ڈالا پس پردہ حرم محترم کو بٹہایا ثُمَّ التَفَتَ اِلَیَّ وَقَالَ لِی اَنشِد
الحُسَینَ فَاَنتَ نَاصِرُنَا وَمَادِحُنَا فَلَا تُقَصِّر پہر مخاطب ہو کی فرمایا ای دعبل اب مرثیہ امام
مظلوم حسین غریب کا پڑہ کہ تو ناصر و مداح ہمارا ہی تا زندگی نصرت و مدح سی ہماری ہاتہہ نہ اوٹہانا قَالَ دِعبِلُ
فَاستَعبَرتُ وَسَالَت عَبرَتِی وَاَنشَدتُ دعبل کہتی ہین کہ حضرت کی کلام سی مین رو دیا
اور آنسو بہنی لگی اور مرثیہ پڑہنا شروع کیا حضرات بغور سنئی اس مرثیہ کو کہ یہ وہ مرثیہ ہی کہ امام کی صحبت مین
پڑہا گیا ہی اور جناب امام رضا اسپر روئی ہین

مرثیہ

اَفَاطِمُ لَو خِلتِ الحُسَینَ مُجَدَّلًا
وَقَد مَاتَ عَطشَانًا بِشَطِّ فُرَاتِ یعنی ای فاطمہ اگر تم زندہ ہوتین اور دیکہتین حال اپنی پارہ
جگر حسین کا جب صحرای کربلا مین کنارہ فرات پر پیاسی ذبح کئی گئی اور نعش مجروح اون کی ریگ طپان پر پڑی تہی
حضرات مقام رونی کا ہی کہ جناب فاطمہ بس حسین کو ہوای گرم مین نکلنی دیتی نہین وہ حسین برہنہ تنہ ایک گہڑی بہر اور

پھر قال الراوی نظرت قبل دخول الراس فی دار یزید الی خمس نسوۃ فی
روزن وبعضاً حکن راوی کہتا ہے کہ ابھی سر سیدوں کی دروازہ یزید تک نہیں پہونچی تھی کہ دیکھا میں نے پانچ
عورتوں کو ایک کوٹھی پر کہ وہ ملعونہ تھیں اس حال سے اہلبیت کی بہت شاد ہیں اور بہت ہنستی تھیں وفیہن عجوزۃ
قد حدودب ظہرہا اور ان عورتوں میں ایک عورت تھی کہ ضعف سے کمر اوس ملعونہ کی خم ہو گئے
تھی کلما صار الراس الشریف قربائہا فقد مدت یدہا الی حجر جب سر اقدس
امام غریب کا دوسرے جیسے رسول خدا سے نزدیک ہوتی تھی قریب اوس حرامزادی کی پہونچا عداوت جناب سیدا وجناب
امیر سے اوس بیحیا نے ہات ایک پتھر کی طرف بڑھایا اور پتھر اوٹھا لیا فضربت بہ ثنایا راس الحسین حتی
صارت الجراحۃ فی راسہ الشریف پس اوس بیحیا نے اس زور سے پتھر سر اقدس پر مارا کہ سر
مبارک مجروح ہو گیا اور اوس سے خون بہنے لگا فلما رأت ذلک بکت النساء بکاء عالیاً اشتد
واعلن الی عرش یہ حال دیکھ کے سب اہل حرم نے رونے کا شور مچایا اور پیٹنا شروع کیا اور جناب زینب کار رہی تھی
حبیبی یا محمد المصطفی لیتک تری ما فعلت جفاۃ الملعونۃ کہاں ہیں نانا رسول خدا کہ دیکھتے
یہ بی ادبی سر اقدس سے میری بھائی کی اوس ملعونہ کی فالتیا اماہ ہذا الراس الذی تعدہ
وضعت علی صدرک پھر بولیں ای اماں فاطمہ زہرا یہ وہ سر ہے کہ جسے اپنی سینہ پر رکھتی تھیں آج اوس کے لیے
ہی کنیزہ پر لگا ہے اور اوپر اوس ملعونہ نے یہ ظلم کیا کہ پتھر مارا ثم ان سکینۃ لطمت راسہا
وقالت یا ابتاہ کیف حالک سکینہ خاتون نے سر پیٹ لیا اور کہا کہ بابا ای بابا میرے
یہ تمہارا کیا حال ہوا کہ اب بھی ظالم پتھر رحم نہیں کھاتے راوی کہتا ہے ہم اوس بات سے تھک کر نہی ادھر تھا
الی وقتی حتی اعلاہ فہلکت العجوز ومن کان حولہا من النسوۃ کہ ناگاہ وہ
کوٹھا گر پڑا اور بڑھیا اور چاروں عورتیں واصل جہنم ہوئیں وابت نصرت وچہارم تو اب
بکا وورود و عجل مجلس جناب امام رضا علیہ السلام میں اور مرثیہ پڑھنا
پیش امام اور واخلہ اہل حرم مجلس یزید میں اور تماشا نے کا
کنیزی کی بہن جناب سکینہ کو اور بد دعا کرنا جناب ام کلثوم کا اوس
شقی کے لیے عن الصادق لکل شیء ثواب الا الدمعۃ فینا جناب صادق
علیہ السلام نے فرمایا کہ ہر شی کی لیے پروردگار نے ثواب معین کیا ہے مگر رونا ہم اہلبیت کی مصیبت پر کہ اسکی
ثواب کی کچھ حد نہیں ہے یعنی اللہ نے حد کی ثواب اوسکی سے مقرر کیا ہے حکی عن دعبل الخزاعی
انہ قال کتب میں معتبر میں دعبل خزاعی سے منقول ہے کہ کہا اوسنے دخلت علی سیدی

مَنْكِبَيْهِ وَكَتِفُ رَقَبَتِهِ اس طرحسی کہ ایک سر رسّی کا تو وہ معجزنما فرماتا ہی کہ میری گلوی مجروح طوق
دار مین بندہاتہا اور بازو اور ہات زینب و ام کلثوم دختران فاطمہ کا جکڑا ہوا تہا اور گلا میری بہن سکینہ یتیم بدر کا اور بارہ رقبہ کا
بندہاتہا اور باقی سب رانڈین اور بچی بندہی تہی وَكُلَّمَا قَصَّرْنَا مِنَ الْمَشْيِ دَقُّوا عَلَى رُؤُوسِنَا بِعِيدَانِ الرِّمَاحِ
اور جو چلنی مین قصور کرتا تہا اور چل نسکتا تہا تو وہ شقی سر و نیزہ مارتی تہی تا آنکہ زیر تخت یزید دربار عام مین کہڑا کیا
فَقُلْتُ لَهُ مَا ظَنُّكَ بِرَسُولِ اللهِ لَوْ يَرَانَا بِهَذَا الْحَالِ بَيْنَ يَدَيْكَ پس مینی کہا ای یزید کیا گمان
تجہی اگر دیکہتی رسول خدا ہمین تیری سامنی اس حال سی سید اظہر علی کربلائی نی کتاب زاد العاقبت مین جناب امام محمد تقی
سی روایت کی ہی کہ اوسوقت اشعث ملعون نی یزید سی عرض کی ای امیر اطفال حسین اور اہل بیت رسول الثقلین کو ایسی مکان
مین قید کر کہ جہان خار و خس پڑا ہوا اور سانپ اور بچہوی وہ مکان بہرا ہوا تا خوف سی اون کی یہ مرجاتین یزید بولا کہ مین
تو بادشاہ وقت تہا جو چاہا مینی کیا تجہی کیا ہی کہ جو اون کی حق مین یہ کہتا ہی وہ ملعون بولا محض تیری خوشی کی لیی کہ تو
شاید خوش ہو میری بات سی قَالَ أُخَيِّرُكَ فِي هَذَا الْأَمْرِ فَاحْبِسْهُمْ فِي مِثْلِ هَذَا الْمَكَانِ
وَكَانَ الْمَاءُ أَيْضًا مِنْهُمَا بَعِيدًا وہ شقی بولا کہ مینی تجہی اختیار دیا ہی کہ ایسی ہی مکان مین تلاش کر کی
انہین قید کر کہ جہان خار و خس ہو اور سانپ و بچہو ہون اور پانی بہی وہان سی دور ہو گیا عداوت تہی اہل بیت سے
پس وہ شقی تلاش کرنی لگا فَوَجَدَ دَارًا عِنْدَ حِصْنِ النَّصَارَى پس پایا اوس شقی نی ایک مکان قریب
شہر پناہ شام کی کہ اوس مین سانپ و بچہو بہت تہی اور وہ مکان سات سو برس سی خراب پڑا تہا پس اوس مکان مین
اہلبیت کو قید کیا إِذَا اجْتَمَعَ الْعَقَارِبُ وَالْحَيَّاتُ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَانْكَبُّوا
عَلَى أَقْدَامِهِ يُقَبِّلُونَهَا وَيَبْكُونَ ناگاہ وہ سب سانپ اور بچہو جمع ہوکی آئی خدمت بیمار کربلا مین
اور گرکی پاؤن پر بوسی دیتی تہی اور چومتی تہی اور آنکہین ملتی تہی اور بی اختیار روتی تہی جناب زینب و ام کلثوم
نی فرمایا ای جان عمہ کام انکا کاٹنا اور ڈنک مارنا ہی مگر ہم دیکہتی ہین کہ تمہاری پاؤن پر پڑی روتی ہین قَالَ يَا
عَمَّةُ سَلِي عَنِ الْعَقَارِبِ وَالْحَيَّاتِ لِمَ تَبْكُونَ فَسَأَلَتْ عَنْ بُكَائِهِمْ جناب امام زین العابدین نی
عرض کی ای پہوپہی آپ ہی ان سی سوال کیجیی کہ کیا سبب ہی تمہاری رونی کا جناب زینب نی فرمایا ای سانپ
اور بچہو تمہارا کام تو کاٹنا اور ڈنک مارنا ہی تم کیون روتی ہو وہ سب بقدرت خدا گویا ہوی اور عرض کی یا
بِنْتَ رَسُولِ اللهِ نَحْنُ مُقِيمُونَ فِي هَذَا الدَّارِ مِنْ سَبْعِمِائَةِ عَامٍ ای دختر رسول خدا
ہم سات سو برس سی یہان مقیم ہین اور جناب عیسی نی ہمین پیام پروردگار بہیجا تہا کہ ای سانپ اور بچہوؤ ایک
وقت ایسا ہوگا کہ اہلبیت پیغمبر آخر الزمان اس مکان مین غل و زنجیر مین گرفتار یہان قید ہونگی اور منافقین سعدا
اہلبیت نبوت کو ذلیل کرینگی اور مسافر و غریب الوطن جان کی واسطی بی حرمتی اون کی کی آوینگی پس تمہین

پڑھی ہی یہ آیت یعنی قرآن مین قَالَ فَنَحْنُ اُولٰئِكَ جناب امام زین العابدین نی رو کی فرمایا ای شیخ ہم وہی
اقربای رسول خدا اور اہلبیت محبوب خدا ہین جو رسیون مین بندہی اونٹون پر سوار ہین ہماری محبت خدا نی واجب کی
ہی پہر فرمایا یہ آیت تونی پڑہی ہی کہ خدا فرماتا ہی وَآتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّہٗ قَالَ بَلٰی ای رسول خدا واقربا کو
حق اون کا وہ بولا پڑہی ہی قَالَ فَنَحْنُ ھُمْ حضرت نی فرمایا ای شیخ وہ اقربا رسول خدا ہمین ہین جو اس خرابی
سی آوارہ وطن کرکی پہرائی جاتی ہین پس حضرت نی فرمایا آیا تونی یہ بہی آیت قرآن مین پڑہی ہی اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ
لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا قَالَ بَلٰی کہ پروردگار عالم فرماتا ہی
کہ خدا چاہتا ہی کہ دور کری تمسی رجس وبرائی کو ای اہلبیت رسول اور پاک وطاہر کری تمہین ہر برائی سی وہ بولا ہان اے جوان
یہ بہی آیت مین نی قرآن مین پڑہی ہی قَالَ فَنَحْنُ ھُمْ حضرت نی رو کی فرمایا ای شیخ وہ اہلبیت رسول کہ وہ
مالک چادر تطہیر ہمین ہین کہ سر پر ہماری عمامہ ہی نہ دوش پر ردا ہی یہ اوسی رسول کی نواسیان چادر کو محتاج ہین
فَبَقِیَ الشَّیْخُ نَادِمًا سَاکِتًا وَبَکٰی وَرَمٰی عِمَامَتَہٗ عَلَی الْاَرْضِ پس وہ ضعیف ندامت سی چپ
کہڑا تہا پہر رو کی عمامہ اپنا زمین پر پہینک دیا اور سر سوی آسمان اوٹہا کر کہنی لگا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَیْكَ
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تین بار یہ کہا خداوندا مین توبہ کرتا ہون تیری درگاہ مین پہر بولا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَبْرَأُ اِلَیْكَ
مِنْ عَدُوِّ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَمِنْ قَتَلَۃِ اَھْلِ بَیْتِہٖ خداوندا مین بیزاری ڈہونڈہتا
ہون دشمنان آل رسول سی اور جنہون نی قتل کیا اہلبیت رسول کو پہر عرض کرنی لگا ای مولا یہ آیات یعنی قرآن
مین پڑہین تہین مگر مین نسمجہا تہا آج تک کہ یہ آیات آپ کی شان مین نازل ہوئی ہین ھَلْ لِیْ مِنْ تَوْبَۃٍ
ای مولا گناہ عظیم صادر ہوا اس غلام سی اب میری توبہ بہی قبول ہوگی فَقَالَ لَہٗ نَعَمْ اِنْ تُبْتَ
تَابَ اللّٰہُ عَلَیْكَ پس وہ جناب مثل دریای رحمت الٰہی جوش مین آئی یہ کلام محبت اوس سی سنکی فرمایا اے
شیخ اگر توبہ تو کریگا تو توبہ تیری قبول ہوگی وَاَنْتَ مَعَنَا اور تو دوست ہمارا ہوا اور تو ہماری ساتہہ ہوگا صحرا
حشر اور باغ جنت مین پس یہ خبر یزید ملعون نی سنی فَاَمَرَ لِقَتْلِہٖ فَقُتِلَ رَحِمَہُ اللّٰہُ حکم کیا اوس شقی نی
کہ اوسی جلد قتل کرو پس شہید ہوا وہ بزرگ اور شہدا مین شامل ہوا اور اہلبیت محبوب خدا دروازہ یزید پلید پر
پہنچی قَالَ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ لَمَّا اُتِیَ یَزِیْدُ بِاَدْخَالِنَا عَلَیْہِ جناب امام زین العابدین فرماتی ہین
کہ جب ہمین طوق اور زنجیر مین گرفتار کرکی دروازہ یزید پر پہنچایا تو اوس شقی نی حکم کیا کہ اہلبیت حسین کو میری
دربار مین لاؤ اور وہ ملعون ہمین لینی کو آئی تو دختران فاطمہ کی پاؤن دربار یزید کی طرف نہ پڑتی تہی کہ وہان سوا اور
لوگون کی سات سو کرسی نشین بیٹہی تہی اُقْبِلُوْا بِالْحِبَالِ فَاُوْقِفُوْا مِثْلَ الْاَغْنَامِ وہ شقی رسیان اپنی
اور باندہا ہمین مثل بکریون کی وَکَانَتِ الْحَبْلُ لِعُنُقِیْ وَبِکَتِفِ عَمَّتِیْ وَفِیْ زِنْدِ اُمِّ کُلْثُوْمَ عَمَّتِیْ

روٹیان لی لین اور باہر آیا مین فَقُلْتُ اَشْتَرِیْ بِهِمَا حَاجَتِیْ وَصَلْتُ اِلٰی مَحَلَّتِیْ پھر مین جانب راست وچپ
دیکھتا تہا کہ کوئی چیز نظر آتی تہی کہ اون روٹیون کی عوض مین لون مین تا آنکہ اپنی محلی مین پہنچا مین وہان دو دکانین تہین کہ
دروازی پر اون کی سامنی مین دو شخص مچھلی بیچتی تہی فَنَظَرْتُ فَاِذَا اِلٰی بَابِ حَانُوْتِ اَحَدِهِمَا سَمَكٌ
قَدْ اَنْتَنَ پس مینی دکان مین دیکھا تو ایک مچھلی رکھی ہی کہ بو کرگئی ہی پس مینی کہا اوسکی مالک سی کہ میری پاس دو روٹی
ہی اسکی عوض مین چاہتا ہون کہ اس ماہی کو لون اوسنی کہا ضَعِ الْقُرْصَ وَخُذْ مَا اشْتَهٰی رکھدی روٹی اور
جو چاہو لی لی پس مینی کہا نمک بہی مین چاہتا ہون وہ بولا دوسری روٹی رکھدی جو چاہو لی لی پس لی کی چلا مین گہر اپنی وَاَغْلَقْتُ
الْبَابَ وَاشْتَغَلْتُ بِاِصْلَاحِ السَّمَكِ مین دروازہ بند کرکی اوسکی صاف کرنی مین مشغول ہوا فَاِذَا اِنِّیْ
جَوْفِهٖ جَوْهَرَةٌ اَکْبَرُ مَا یَکُوْنُ پس ناگاہ اوسکی شکم سی ایک گوہر بزرگ نکلا کہ مثل اوس کی نہین ہوتا پس ناگاہ
کسینی دروازی کی زنجیر ہلائی کہ وہ دونون شخص روٹیان لیی ہوی آئی اور بولی اَنْتَ اَخُوْنَا قَدْ صَارَ حَالُكَ
هٰکَذَا حَتّٰی نَاْکُلَ مِنْكَ هٰذَا افسوس تو بہائی ہمارا ہی اور تیرا یہ حال ہی کہ تو یہ روٹیان کہاتا ہی اور ہم تجہسی
چہین لیکی کہائین یہ ہمنی تجہی کو دین افسوس وہ جانتی تہی کہ وہ روٹیان اوس شخص کی کہانیکی ہین یہ نجانتی تہی کہ یہ امام زمان مالک
زمین و آسمان کی کہانیکی ہین ثُمَّ خَرَجَا غرض وہ روٹیان دیکی چلی گئی ناگاہ خادم نی جناب سید الساجدین کی دروازی
زنجیر ہلائی فَقَالَ اِنَّ عَلِیَّ بْنَ الْحُسَیْنِ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ یَقُوْلُ لَكَ اور کہا اوسنی کہ حضرت نی فرمایا ہی تجہی
اِنَّ اللّٰهَ قَدْ یَسَّرَ اَمْرَكَ فَاحْمَدِ اللّٰهَ ای شخص خدا نی تیری مشکل کو آسان کیا پس شکر خدا کر اور وہ روٹیان ہمارے
ہمین بہیج دی کہ ای بہائی وہ روٹیان سوآل رسول کی کسی سی نہ کہائی جاتین کی افسوس مقام سر پیٹنی کا اور خاک اڑانی کا
ہی کہ ایسی زاہد خلق اور معجز نما کو کیسی کیسی رنج و آزار فرقۂ اشرار نی دیی اور کس ذلت سی شتر برہنہ پر اوس جناب کو
سوار کیا ہاتون کو اوس جناب کی رسی سی باندہی لیی جاتی تہی اور ابن زیاد نی حکم کیا تہا کہ راہ شام مین انہین آب و طعام سے
ترسانا یہ حال اہلبیت رسول خدا کا پہنچا تہا کہ لوگ اونہین دیکہہ کی خوش ہوتی تہی اور اونہین برا کہتی تہی چنانچہ سید ابن طاوس نے
روایت کی ہی کہ جب عترت محبوب رسول خدا اس شکل سی داخل شام ہوی فَاَتَاهُمْ شَیْخٌ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ
فَقَالَ لَهُمْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ قَتَلَکُمْ وَاَهْلَکَکُمْ پس ایک مرد ضعیف اہل شام سی تماشا دیکہنی قیدیونکا
آیا پس دیکہکی کہنی لگا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ خدا نی تمہین قتل کیا اور تمہین ہلاک کیا وَقَطَعَ قَرْنَ الْفِتْنَةِ عَنِ الْاِ
سْلَامِ اور تمہاری تباہ ہونی سی بیخ فتنہ و فساد مسلمانون سی مستاصل ہوئی وَلَمْ یَبَالِ عَنْ شَتْمِهِمْ اور اسیطرح
اہلبیت کی برا کہنی مین اوسنی کوتاہی نکی جب وہ ساکت ہوا امام مظلوم بیمار کربلا نی اوسنی فرمایا کیا تو نی یہ آیت پڑہی
قرآن مین قُلْ لَا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی خدا تعالی فرماتا ہی کہ ای رسول خدا
اپنی امت سی کہہ نہین سوال کرتا مین تبلیغ رسالت پر تمسی مزدوری اجر مگر محبت اپنی اہل بیت کی قائل کہلی وہ بولا ہان

اور ارشاد کیا اگر جانتا مین اس سے زیادہ کی بھی احتیاج ہوتی تو اوس سے زیادہ دیتا مین فمات فرزدق
لما انتهت اربعون سنة راوی کہتا ہے کہ پس جب چالیس برس تمام ہوے فرزدق نے انتقال کیا اور اسی
کتاب مین منقول ہے کہ جب حجاج بن یوسف نے خانہ کعبہ کو خراب کیا مقاتلہ عبد اللہ بن زبیر مین ثم عمروها
واراد ان ینصبوا الحجر الاسود پھر طیاری کا حکم دیا اور لوگ بنانے لگے خانہ کعبہ کو اور ارادہ کیا کہ حجر
الاسود کو نصب کرین فکلما نصب عالم من علمائهم او قاض من قضاتهم او
زاهد من زهادهم یتزلزل ویضطرب ولا یستقر الحجر فی مکانه پس جب
نصب کرتا تہا کوئی عالم علما سے اون کے یا قاضی اون کے قاضیون سے یا زاہد اون کے زاہدون سے تو حجر الاسود
کانپتا تہا اور مضطرب ہو کر گر پڑتا تہا اور نہ ٹہرتا تہا مقام اپنے پر فجاء الامام علی بن الحسین علیه السلام
واخذه من ایدیهم وسمی الله ثم نصبه فاستقر فی مکانه وکبر الناس
پس جناب امام زین العابدین تشریف لائے اور اون کے ہات سے لے لیا اور بسم اللہ کہکے نصب کیا سنگ اسود کو گویا
کہ وہ راہ دیکھتا تہا امام کی پس نہ کانپا اور نہ مضطرب ہوا اور اپنے مقام پر جم گیا یہ معجزہ دیکھ کے سب آدمیون نے
صدای اللہ اکبر بلند کی اور اوسی کتاب مین روایت کی ہے ان رجلا دخل علی علی بن الحسین
وشکی الیه الفقر ایکدن ایک شخص آیا خدمت امام زین العابدین علیه السلام مین اور عرض کیا
اوسنے حال فقر اپنا فبکی علیه السلام پس وہ حضرت احوال مصیبت اپنے غلام کا سنکے رونے لگے فلما
خرج القوم وکان فیهم مخالف فقال پس جب مجلس برخاست ہوئی اور لوگ باہر آئے تو اون مین
کوئی مخالف حضرت عدوی اہلبیت عصمت سے تہا یون غلامان خاندان نبوت سے ازراہ استہزا گویا ہوا انتم
تدعون ان امامکم مستجاب الدعوات وقد بکی للعجز تم لوگ گمان
کرتے ہو کہ امام کہ تمہارا مستجاب الدعوات ہے اور حال آنکہ عاجز ہو کر رونے لگے اور کچھ نہ کر سکے فانصرف الرجل الیه
فقال یا ابن رسول الله کلام المخالف اشد علی من فقری پس وہ مومن کلام اوس شقی کا
سنکے رنجیدہ ہوا اور خدمت حضرت مین پھر آیا اور کلام اوس بیدین کا بیان کر کے عرض کرنے لگا یا ابن رسول اللہ
یہ کلام مخالف کا مجھے فقر سے زیادہ برا معلوم ہوا فقال له علیه السلام لسهل الله علیک
پس حضرت نے یہ سنکے ارشاد کیا کہ حق تعالی نے تیری مشکل کو آسان کیا ثم نادی الی جاریته فقال
هاتی فطوری پھر حضرت کنیز کو پکارا اور فرمایا لا کہانا ہمارا فاتت بقرصین من الشعیر علیهما
النخالة پس لائی خادمہ دو روٹیان جو کی کہ بھوسی اوس پر لگی تہی یعنی آرد جو شل جناب علی ابن ابی طالب کے جیسا آٹا
تہی وقال خذهما قال فاخذتهما فخرجت اور حضرت نے ارشاد کیا لے اپس وہ دونون

اہل حرم شام مین اور توبہ کرنا شامی کا اپنی افعال سے پھر جانا دربار
لعین مین حال خراب سے اور قید ہونا اوس مکان مین کہ جہان سانپ
اور بچہو بہری ہوی تہے کتاب خرائج مین منقول ہی کہ جناب امام زین العابدین علیہ السلام حج مین مشغول
تہی اور اوس سال ہشام ابن عبد الملک بن مروان کہ خلیفہ وقت تہا اوس سال حج کو آیا فازدحم الناس علی
علی ابن الحسین یعنی بسبب کون جمعی ازدحام کیا جناب امام زین العابدین پر یہ حال تہا کہ جب ہشام حجر الاسود کا ارادہ کرتا تہا کثرت ہجوم خلق سے پہنچنا اوسکا دشوار تہا اور حضرت ارادہ کرتی
توسب جدا ہو جاتی تہی اور حضرت بخوبی حجر الاسود کو بوسہ لیتی تہی وقالوا لہشام من ہو ہذا زوفاسی
ہشام نی پوچہا ہشام سی یہ کون شخص ہین جنکی یہ پاسداری لوگ کرتی ہین فقال ہشام لا اعرفہ لئلا
یرغب ہشام بولا مین نہین پہچانتا تا لوگ حضرت کی طرف رغبت نکرین فقال فرزدق انا واللہ
اعرفہ پس فرزدق شاعر تہی اور رفیق ہشام کی تہی بولی قسم ہی خدا کی کہ انہین مین جانتا ہون اور قصیدہ پڑہنا
کرکی پڑہنا شروع کیا ہذا الذی تعرف البطحاء وطأتہ والبیت یعرفہ والحل
والحرم + یعنی یہ وہ برگزیدہ خدا ہین جنہین پہچانتا ہی بطحا انکو تمام اور خانہ کعبہ اور خوب شناسا ہی حل وحرام انکی قدر
ومنزلت کا اور اسیطرح قصیدہ تا آخر پڑہا فاخذہ ہشام وحبسہ ومحا اسمہ من الدیوان
پس ہشام فرزدق سی بسبب تعریف امام علیہ السلام کی نہایت ناخوش ہوا اور اونہین قید کیا اور نام اون کا اپنی
لازمون سی موقوف کیا فبعث الیہ علی ابن الحسین بدنانیر فردہا وقال ما قلت
الا دیانۃ پس جناب امام نی کچہہ دینار بہیجی پس فرزدق نی پہیر دیتی اور عرض کر بہیجا کہ مینی دنیا کی واسطی نہین کہا
مگر ثواب آخرت کی لیی فبعث الیہ ایضا فقال قد شکر اللہ لک ذلک انا اہل بیت
لا نا خذ ما اعطیناہ فقبلہا فرزدق حضرت نی پہر بہیجی وہ دینار اور ارشاد کر بہیجا کہ حق تعالی تجہی
اجر اسکا دیگا اور ای فرزدق ہم اہلبیت مثل ابر کرم کی ہین جو دیتی ہین پہیر نہین لیتی پس وہ دینار لیی پہر فرزدق نی فلما
طال الحبس علیہ وکان قد توعدہ بالقتل فشکی الی الامام علیہ السلام فدعا لہ
فخلصہ اللہ علیہ پس جب قید کو طول ہوا اور ہشام نی کہا کہ مین اسی قتل کرون گا تو فرزدق نی عرض کر
بہیجی کیا حضرت دعا کیجیی پس حضرت نی دعا کی پروردگار عالم نی قید ستم سی فرزدق کو نجات دی فجاء الیہ فقال
یا ابن رسول اللہ انہ محی اسمی من الدیوان پس فرزدق نی عرض کی یا ابن رسول اللہ ہشام نی
مجہی برطرف کر دیا فقال لہ کم کان عطاؤہ لک فقال کذا فاعطاہ لاربعین سنۃ پس
حضرت نی ارشاد کیا فرزدق سی کس قدر دیتا تہا وہ تجہی فرزدق نی بیان کیا حضرت نی اوسی حساب سی چالیس برس کا
خرچ عطا فرمایا وقال علیہ السلام لو علمت انک تحتاج الی اکثر من ہذا لاعطیتک

مخاطب ہوا اور بولا ای علی ابن حسین باپ نی تیری قطع رحم کیا میرا اور میری حق کو بھلایا اور دعوی خلافت کیا دیکھا تمنی کہ خدا نے
کیا سلوک کیا حضرت بولی ای پسر معاویہ و ہند ہمیشہ نبوت و امامت ہماری اباء طاہرین کی لیئی تہی قبل اسکی کہ تو پیدا ہوا اور جد امجد
میری جناب علی ابن ابی طالب علمدار رسول خدا تہی روز بدر و احد و احزاب اور باپ اور دادا تیرا حامل لوای لشکر کفار تہا و اہو
بتمہیں ای یزید اگر جانی تو کیا کیا برائی کی تونی میری باپ سی اور اون کی اہلبیت سی إِذًا لَهَرَبْتَ فِي الْجِبَالِ وَافْتَرَشْتَ
الرَّمَادَ وَدَعَوْتَ بِالْوَيْلِ وَالثُّبُورِ اوسوقت نکل جای پہاڑون کو اور فرش خاک اختیار کری اور صدای
واویلا و اثبورا بلند کری آیا تجہی شرم نہین آتی کہ سر میری باپ حسین فرزند فاطمہ زہرا کا شہر کی دروازی پر لٹکایا ہی اور وہ امانت ہی
رسول خدا تہی تم لوگون مین کیا جواب دوگی رسول خدا کو جب وہ جناب پوچہین گی کہ کیا سلوک کیا تمنی میری اہلبیت سے
بعد میری فَاغْتَاظَ يَزِيدُ وَقَالَ لِلْجَلْوَازِ أَدْخِلْهُ فِي هٰذِهِ الْحَدِيقَةِ وَاقْتُلْهُ وَادْفِنْهُ فِيهِ
پس غصی ہوا یزید اور ایک جلاد سی بولا اسی باغ مین لیجا کی قتل کر اور وہین دفن کر دی جو نہین یہ حکم جناب زینب نی سنا
کہ میرا بہتیجا بہی مارا جاتا ہی رو کی حضرت سی لپٹ گئین اور بولین ای یزید ہماری عزیزون کی خون ریزی تجہی کافی نہو
واللہ مین اس سی جدا نہون گی اگر اسی قتل کری گا تو مجہی بہی قتل کر فَقَالَ عَلِيٌّ يَا عَمَّتَاهُ دَعِينِي أَنْظُرْ
إِلَى آثَارِ قُدْرَةِ اللهِ جناب امام زین العابدین نی فرمایا ای پہوپہی کیون اتنی بیتابی کرتی ہو چہوڑ دو مجہی اور دیکہو
تماشا قدرت خدا کا کیا مجال کہ مجہی یہ ظالم قتل کر سکی یہ سنکی جناب زینب جدا ہوئین اور وہ لعین حضرت کا ہاتہ پکڑ کی لیگیا
وَجَعَلَ يَحْفِرُ وَالسَّجَّادُ يُصَلِّي اور وہ ستمگار قبر کہودنی لگا اور عابد بیمار نماز پڑہنی لگی پس جب قبر وہ کہود چکا تو تلوار
حضرت کی شہید کرنیکو اوٹہائی اور حضرت نی مانند اپنی پدر بزرگوار کی گردن زیر تیغ جہکائی فَلَمَّا هَمَّ بِقَتْلِهِ خَرَجَتْ
يَدٌ مِنَ الْهَوَاءِ فَلَطَمَتْ وَجْهَهُ وَشَهِقَ وَدُهِشَ بس چاہا اوس شقی نی کہ تلوار حضرت پر لگائی ناگاہ ہوا مین
ایک ہاتہ پیدا ہوا اور ایسا ایک طمانچہ مارا اوس لعین کو کہ ایک چیخ مار کی سوکہی بہل زمین پر گر پڑا اور واصل جہنم ہوا
خالد پسر یزید نی دیکہا جا کی یزید سی بیان کیا یزید نی کہا کہ اوس سیاہ دل کو اوسی قبر مین دفن کرو اور سجاد کو چہوڑ دو اور اہلبیت
حسین کو ایسی مکان خراب مین قید کرو جہان دن کو جلین دہوپ مین اور رات کو اوس مین بہگین فَلَمَّا أَدْخَلُوهُمُ
الدَّارَ كَانُوا مُشْتَغِلِينَ بِإِقَامَةِ الْعَزَاءِ پس جب وہ مصیبت رسیدہ اوس مکان مین قید ہوی
تو ماتم امام مین مشغول ہوی وَإِنَّهُ كَانَ لِمَوْلَانَا الْحُسَيْنِ بِنْتٌ عُمْرُهَا ثَلَاثُ سَنَوَاتٍ
راوی کہتا ہی کہ اون اسیرون مین ایک دختر جناب امام حسین کی تہی کہ سن اوس صاحبزادی کا تین برس کا تہا
وَمِنَ الْيَوْمِ الَّذِي قُتِلَ أَبُوهَا تَبْكِي لِفُرْقَتِهِ اور جس روز سی امام غریب شہید ہوی تہی اوس روز سے
وہ لڑکی روتی تہی اور بیتابی کرتی تہی وَكُلَّمَا طَلَبَتْ أَبَاهَا يَقُولُونَ غَدًا يَأْتِيكِ وَمَعَهُ
مَا تَطْلُبِينَ اور جب اہلبیت سی اپنی باپ کو طلب کرتی تہی زینب خاتون اور اہل حرم بہلا کی کہتی تہی کہ ای بیٹی

اور کہا ابن شمانی کہ جناب امام زین العابدین نے فرمایا کہ ہم بارہ نفر تھے مردان اہلبیت سے کہ ہمیں مجلس یزید میں لے گئے گرد ہمارے تھے زنجیر
ہماری طوق پڑے تھے اور ہات ہمارے رسیون سے بندھے تھے پس جب اس شکل سے سامنے یزید کے ہمیں لیگئے تو کہا میں نے قسم دیتا ہوں
تجھے خدا کی اے یزید اگر ہمیں اس حال سے رسول خدا دیکھتے تجھے کیا کہتے فامر یزید بالحبال فقطعت پس یزید نے
یہ سنکے حکم کیا کہ رسیان ان کے گلون اور بازوؤن سے کاٹ ڈالو پس رسیان بازوہاے اہلبیت سے کاٹی گئیں ثم وضع
راس الحسین بین یدیہ پہر سر اقدس امام حسین کا سامنے اپنے اوس شقی نے رکھوایا آہ جب بیمار کربلا نے سر مبارک
پدر بزرگوار کو دیکھا ایک آہ کا نعرہ مارا فلم یاکل الرؤس بعد ذلک ابدا اور تمام عمر کلہ گوسفند نکہایا مگر
راوی کہتا ہے کہ جب اوس سر کو جناب زینب نے دیکھا کہ خاک و خون میں بہرا طشت میں رکہا ہے بیساختہ گریبان پہاڑ ڈالا
اور ایسی آواز سے بین کر کے روتی تہیں کہ دل سننے والون کے ٹکڑے ہوتے تہے اور یہ فرماتی تہیں یا حسیناہ یا
حبیب رسول اللہ یا سرور قلب الزہراء یا ابن علی المرتضی ہاے حسین بہائی میرے ہاے
پیارے رسول خدا کے ہاے سرور سینہ فاطمہ زہرا ہاے فرزند علی مرتضی قربان ہو یہ زینب تیرے سر سے اے بہائی مظلوم
میرے بالامس تضع امی فاطمۃ الزہراء راسک علی صدرہا و یمہد لک
جبرئیل و یناغیک فی مہدک میکائیل کل کی بات ہے اے بہائی کہ اماں میری فاطمہ اس سر کو
سینے پر رکھتی تہیں اور جبرئیل جہولا جہولاتے تہے اور میکائیل لوریان دیتے تہے والیوم وضع حقہ ابن یدی یزید
اور آج وہی سر تمہارا اس ذلت سے سامنے یزید کے رکہا ہے بنفسی شفاہا ذابلات من الظماء و لم یجدا
من ماء الفرات بقطرۃ قربان ہو زینب ان سوکہے ہونٹوں پر تمہارے جو پیاس سے مرجہائے ہوئے ہیں اور ایک قطرہ
آب فرات سے تر نہوئے راوی کہتا ہے کہ سب اہل مجلس یزید رونے لگے اور وہ لعین چپ تہا پہر ایک زن ہاشمی خانہ یزید میں تہی
وہ بے اختیار حال حضرت پر روتی تہی اور کہتی تہی ہاے حبیب میرے ہاے بزرگ اہلبیت ہاے فرزند رسول خدا یا ربیع
الارامل و الیتامی یا قتیل اولاد الادعیاء ہاے اے خبر لینے والے بیوون کے اے یتیمون کے
ہاے اے کشتہ نابکاران راوی کہتا ہے دوبارہ خروش مجلس یزید میں بلند ہوا اور جب نے سنی وہ آواز رونے لگا آہ کسقدر
کہوں کہ اوس شقی نے پہر ایک چوب خیزران طلب کی فجعل ینکت بہ ثنایا الحسین پس وہ شقی وہ لکڑی
دندان مبارک پر لگاتا تہا ابو برزہ اسلمی نے جو یہ ظلم دیکھا بولا واے ہو تجہپر اے یزید کہ تو لکڑی لگاتا ہے دانتوں پر حسین کے
میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے دیکھا ہے رسول خدا کو کہ ان دانتوں کو اور اوسکے بہائی کے دانتوں کو چوستے تہے اور فرماتے
تہے کہ تم دونوں سردار جوانان اہل جنت کے ہو خدا قتل کرے قاتل کو تمہارے اور لعنت کرے اوسپر اور مہیا کرے اوسکے لیے
جہنم اور بری ہے بازگشت فغضب یزید و امر باخراجہ فاخرج پس غصے ہوا یزید اور کہا نکالدو
اسے پس اوسے نکالدیا اور سر اقدس کو حکم کیا کہ دروازہ شہر پر لٹکایا جاے پہر جناب امام زین العابدین سے

سرور کا قلب مومن مین گروہ سرور تضمن معصیت خدا کا نہو فَإِنِّي رَأَيْتُ غُلَامًا يُؤَاكِلُ كَلْبًا بس مینے
ایک غلام کو دیکھا کہ ایک کتی کو اپنی ساتھ کہلاتا ہی فَقُلْتُ لَهُ فِي ذَٰلِكَ مینی اوس سی پوچھا سبب اوس کتی کے
ساتھ کہلانی کا کیا ہی فَقَالَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ إِنِّي مَغْمُومٌ أَطْلُبُ سُرُورًا بِسُرُورِهِ پس عرض کی مینے
یا ابن رسول اللہ مین مغموم ہون چاہتا ہون کہ اسی خوشی کرون شاید کہ اسکی خوشی سی خدا مجہی خوش کری اور میری غم کو دفع کرے
لِأَنَّ صَاحِبِي يَهُودِيٌّ أُرِيدُ أَنْ أُفَارِقَهُ وہ غم یہ ہی کہ مالک میرا یہودی ہی چاہتا ہون کہ خدا اوسکی غلامی سے
مجہی نجات دی فَأَتَى الْحُسَيْنُ الصَّاحِبَ بِمِائَتَيْ دِينَارٍ ثَمَنًا لَهُ پس جناب امام حسین نی جو یہ حال سنا خضر نکو
اوس کی حال پر رحم آیا اور دو سو دینار طلا اوسکی قیمت لی کی اوسکی مالک کی پاس تشریف لائی اور فرمایا کہ ای یہودی
یہ غلام اپنا میری ہات بیچ کیا خلق و بندہ نوازی ہی فَقَالَ الْيَهُودِيُّ الْغُلَامُ فِدًا لِخُطَاكَ وَهٰذِهِ
الْحَدِيقَةُ لَهُ وَرَدَدْتُ عَلَيْكَ الْمَالَ وہ یہودی حضرت کی تشریف لانی سی نہایت خوش ہوا
اور عرض کی یا حضرت یہ غلام نثار آپ کی ان قدمون پر جن قدمون سی آپ نی مجہی سرفراز کیا اور یہ باغ بہی مینی اپنا اس
غلام کو دیا اور قیمت اسکی مینی ہبہ کی فَقَالَ وَقَدْ وَهَبْتُ لَكَ الْمَالَ پس حضرت نی ارشاد کیا مینی تجھے
یہ مال یونہین بخشا قَالَ قَبِلْتُ وَوَهَبْتُهُ لِلْغُلَامِ اوس یہودی نی عرض کی یہ دینار مین نی قبول کئی اور دئے
اس غلام کو فَقَالَ الْحُسَيْنُ أَعْتَقْتُ الْغُلَامَ وَوَهَبْتُ لَهُ جَمِيعًا جناب امام حسین نی فرمایا مینی اس غلام کو
راہ خدا مین آزاد کیا اور سب مال اسی بخشا فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ قَدْ أَسْلَمْتُ وَوَهَبْتُ زَوْجِي مَهْرِي جب زوجہ
یہودی نی یہ خلق و کرم امام کا دیکھا بولی مین مسلمان ہوئی اور اپنا مہر مینی اپنی شوہر کو بخشا فَقَالَ الْيَهُودِيُّ وَأَنَا أَيْضًا
أَسْلَمْتُ وَأَعْطَيْتُهَا الدَّارَ یہودی نی کہا مین بہی مسلمان ہوا اور گہر اپنا مینی اپنی زوجہ کو دیا حضرات جای تامل ہے
کہ یہودی تو یہ قدرشناسی کری فرزند رسول خدا کی اور شاد ہو حضرت کی تشریف لانی سی کہ غلام نذر کیا اور آپ مسلمان ہوا اور
امت رسول خدا نی اوس فرزند محبوب خدا کو مہمان بلا کر برباد کیا اور اوسکی پیاسی ذبح ہونی کی خوشی مین تکبیرین کہتی تہی اور شکر کے
روزی رکہتی تہی اور عداوت سی حضرت کا نام نہ لیتی تہی جو پوچہتا تہا امام تو خارجی نام بتاتی تہی اور اہل حرم کو مثل عورات یہود و
نصاری کی قید کیا اور دختران رسول خدا چلاتی تہین يَا رَسُولَ اللّٰهِ بَنَاتُكَ أُسَارَى كَأَنَّهُنَّ بَعْضُ
أُسَارَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى ای رسول خدا بیٹیان آپ کی مثل زنان یہود و نصاری کی قید ہین اور وہ ایسے
آواز دردناک سی اطفال خورد سال کو یاد کرکی روتی تہین کہ دل سننی والون کی ٹکڑی ہوتی تہی وَتَارَةً يَبْكِينَ
عَلَى الْمَذْبُوحِ الْقَفَا وَمَسْلُوبِ الْخِبَاءِ الْعُرْيَانِ بِلَا زَايِدَةِ الْأَكْفَانِ اور کبہی روتی تہین
اوس برادر غریب پر اپنی جسکا سر پس گردن سی اوتار گیا جسکی خیمہ لٹ لئی اور وہ بی گور و کفن پڑا رہا وَقَالَ ابْنُ
نَمَا قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ أُدْخِلْنَا عَلَىٰ يَزِيدَ وَنَحْنُ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا وَمُغَلَّلُونَ

بِسُلْطَانِهٖ یعنی اوس یتیم نی کہا ای یزید تو بادشاہی اور اپنی سلطنت پر مغرور ہی جو چاہو ہم بیوالی اور بی وارثون کو کہدے کون ہماری حمایت کرنیوالا ہی قَالَتْ فَکَاَنَّہٗ اِسْتَحْیٰ وَسَکَتَ حضرت سکینہ فرماتی ہین اوسوقت یزید شرمائے چپکا ہوگیا فَاَعَادَ الشَّامِیُّ لَعَنَہُ اللّٰہُ ذٰلِكَ الْقَوْلَ پس اوس شامی نی پہر عرض کی کہ ای یزید عرض میری قبول ہوتی اور یہ لڑکی لونڈی بنانی کو مجہی دی پس یزید بولا اُعْزُبْ وَھَبَ اللّٰہُ لَكَ حَتْفًا قَاضِیًا دور ہو ای بدبخت میری مجلس سی خدا تجہی موت دے انہین تو مانند بندیان ترک و روم کی سمجہا ہی جو کنیزی مین مانگتا ہی یہ نہین جانتا کہ یہ فخر شجاعان عرب کی اہلبیت ہین اور رسول خدا کی نواسیان ہین کیا بی حیا تہا وہ شقی کہ سب جانتا تہا اور انہین بلوا عام مین کہڑا کہا تہا پہر بہی نہ چہوڑا اور قید کیا ایسی قید خانہ مین کہ دنکو دہوپ مین جلتی تہی اور رات کو اوس مین بہیگتی تہے حَتّٰی اَقْشَعَرَتْ وُجُوْھُھُمْ تا آنکہ پوست اون کی چہرون کی اوتر گئی تہی روایت شصت و یکم آنا جناب حسنین کی لیئے دو منبر نور کا قیامت کو اور جانا امام حسین کا خانہ یہود مین اور اسلام لانا اوس کا پہر داخل ہی اہل حرم دربار یزید مین پہر حکم قتل امام زین العابدین پہر انتقال دختر امام کا قید خانی مین فِی الْاَمَالِیْ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ زُیِّنَ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ بِکُلِّ زِیْنَۃٍ کتاب امالی مین ابن بابویہ نی نافع بن عمر سی روایت کی ہی کہ جناب رسول خدا نی فرمایا جب روز قیامت ہوگا زینت کیا جائیگا عرش پروردگار ساتہہ ہر زینت کی ثُمَّ یُؤْتٰی بِمِنْبَرَیْنِ مِنْ نُوْرٍ طُوْلُھُمَا مِائَۃُ مِیْلٍ پہر دو منبر نور کی آئین گی کہ طول اون کا سو میل کا ہوگا پس ایک منبر جانب راست عرش رکہا جائیگا اور ایک جانب چپ عرش ثُمَّ یُؤْتٰی بِالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ فَیَقُوْمُ الْحَسَنُ عَلٰی اَحَدِھِمَا وَالْحُسَیْنُ عَلَی الْاُخْرٰی پہر آوین گی حسنین علیہما السلام پس امام حسن ایک منبر پر تشریف لیجائینگی اور دوسری منبر پر امام حسین فَیُزَیِّنُ الرَّبُّ تَعَالٰی بِھِمَا عَرْشَہٗ کَمَا یُزَیِّنُ الْمَرْءَۃُ بِقُرْطَیْھَا پس پروردگار عالم اون دونون دریہا بحر امامت سی اپنی عرش کو یون زینت کریگا جیسی عورت گوشوارون سی آپکو مزین و آراستہ کرتی ہی حیف ہی اس فلک کج رفتار پر کہ اسنی ان گوشوارہای الٰہی سی کیسی روگردانی کی کہ حسن کو ظالمون نی وہ زہر دیا کہ جگر اقدس کی بہتر ٹکڑی ہوئی پہر ایک ملعونہ نی نانا کی قبر تک جنازی کو آنی ندیا اور تیر جنازی پر لگوای کہ کئی تیر جسم مبارک پر لگی اور حسین مظلوم کو تین دن پانی ندیا اور ریگ گرم پر مثل گوسفند ذبح کیا اور نعش مبارک کو بیدفن رکہا ہی ابن شہر آشوب نی روایت کی ہی عَنِ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَنَّہٗ قَالَ ابن شہر آشوب نی جناب امام حسین سی روایت کی ہی کہ حضرت نی فرمایا صَحَّ عِنْدِیْ قَوْلُ النَّبِیِّ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ اِدْخَالُ السُّرُوْرِ فِیْ قَلْبِ الْمُؤْمِنِ بِمَا لَا اِثْمَ فِیْہِ مین اپنی جد بزرگوار سی سنا ہی کہ افضل اعمال بعد نماز کی داخل کرنا ہے

دیکھو یہ اہل بیت تمہاری شہر مین اس ذلت سی قید ہوکر آئی ہین پس اہل شام اسقدر شاد و خورم تہی کہ گویا کوئی عید اون کی نزدیک
اوس روز سی بہتر نہ تہی اور یزید کی مجلس شراب آراستہ کی تہی اور سات سو کرسی نشین اوسکی مجلس مین حاضر تہی جب وہ شقی نی اہلبیت
حسین کو مجلس شوم مین طلب کیا ثُمَّ وَضَعَ رَاْسَ الْحُسَیْنِ بَیْنَ یَدَیْهِ فِی طَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ وَاَجْلَسَ
نِسَاءَ الْحُسَیْنِ فِی مَجْلِسِهِ مُکْشَفَاتِ الْوُجُوْهِ بَیْنَ الْاَعْدَاءِ یعنی سر اقدس جناب امام مظلوم طشت طلائی
سامنی رکھوایا اور دختران فاطمہ زہرا کو نامحرمون مین بی مقنعہ و چادر منہ کھلی بٹھایا کیا حال ہوا ہوگا روح رسول خدا کا جب
نواسیان اون کی اس مصیبت مین گرفتار ہون گی جناب سکینہ یتیم حسین فرماتی ہین جب ہم اس حال سی دربار یزید مین کھڑی
ہوئی کہ مونہ ہماری نامحرمون مین کھلی سر چاک گریبان گرد و غبار سی اٹی ہوئی رَقَّ لَنَا اَوَّلَ شَیْءٍ وَ اَلْطَفَنَا تو یزید نے
ہماری حال پریشان پر رویا اور لطف و مدارا کیا ثُمَّ اِنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الشَّامِ اَحْمَرَ قَامَ اِلَیْهِ فَقَالَ
پہر ایک شخص اہل الشام سی سرخ رنگ روبروی تخت یزید کھڑا ہوکی یون عرض کرنی لگا یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ هَبْ لِیْ هٰذِهِ
الْجَارِیَةَ یعنی ای امیر یہ لڑکی مجہی دی ڈال کہ مین اسی اپنی لونڈی بناؤن اور اشارہ کیا اوس لعین نی میری طرف وَکُنْتُ
جَارِیَةً فَرِعْتُ وَذَهِبْتُ وَظَنَنْتُ اَنَّهُ یَفْعَلُ ذٰلِکَ اور کم سن تہی ڈری ہین اور گمان ہوا مجہی کہ
ایسا نہو یزید مجہی دی ڈالی اور یہ شامی مجہی لونڈی بنائی جای تامل ہی کہ کیا حال ہوا ہوگا سکینہ کا بابا کی شہادت سی تو دل ٹکڑے
تہا اب یہ پہوپہیون سی بہی جہٹنیکا سامان ہی حضرات کیا غضب ہی کہ اولاد جناب فاطمہ کو یہ فلک نی ذلیل کیا کہ لوگ کنیزی مین طلب
کرنی لگی پس جناب سکینہ فرماتی ہین کہ روتی ہوئی دوڑ کی ماری خوف کی اپنی بڑی بہن سی لپٹ گئی اور دامن اون کا پکڑ لیا
کہ وہ سن مین اور عقل و شعور مین مجہسی زیادہ تہین فَقَالَتْ لَهُ کَذِبْتَ وَاللّٰهِ مَا ذٰلِکَ وَلَا لَهُ میری بہن نی مجہی
گلی سی لگا کی دلاسا دیا اور کہا اوس شقی سی دروغ گو ہی تو واللہ تیری کیا مجال ہی کہ سکینہ کو میری لونڈی بنائی اور کیا مجال یزید کی
کہ پوتی کو فاطمہ زہرا کی کنیزی مین دی یزید غصی ہوکی بولا تو جہوٹی ہی ای دختر حسین ابہی چاہون تو تیری بہن سکینہ کو اسی دے
ڈالون کنیزی مین قَالَتْ لَا وَاللّٰهِ مَا جَعَلَ اللّٰهُ ذٰلِکَ لَکَ اِلَّا اَنْ تَخْرُجَ مِنْ مِلَّتِنَا پوتی نے
حیدر کرار کی فرمایا ای یزید تونی سب ظلم کئی واللہ مگر یہ تیری مجال نہین ہی کہ میری بابا کی پیاری سکینہ کو تو لونڈی کری مین دے
مگر اسلام ظاہری سی بہی کنارہ کری پس غصی ہوا یزید اور بولا ایسی باتون سی مجہسی مقابلہ کرتی ہی اِنَّمَا خَرَجَ مِنَ الدِّیْنِ
اَبُوْکِ وَ اَخُوْکِ دین اسلام سی نہین نکلا مگر باپ تیرا اور بہائی تیرا فَقَالَتْ بِدِیْنِ اللّٰهِ وَ دِیْنِ اَبِیْ وَ اَخِیْ وَجَدِّیْ
اِهْتَدَیْتَ اَنْتَ وَجَدُّکَ وَ اَبُوْکَ دختر امام حسین نی فرمایا دین خدا اور دین جد و برادر سی اور جد سی ہمارے
تونی اور تیری باپ دادا نی ہدایت پائی قَالَ کَذَبْتِ یَا عَدُوَّةَ اللّٰهِ وہ لعین غصی سی بولا جہوٹی ہی تو ای دشمن خدا
ہمنی تیری گہر کی باعث نہین ہدایت پائی جب دیکہا اوس مظلومہ نی کہ آتش غضب اوس ناری کی ہر بار زیادہ شعلہ ور
ہوتی جاتی ہی تو ناچار ہوکی یہ سخن فرمایا کہ جگر جس سی ٹکڑی ہوا جاتا ہی وہ یہ ہی اَلْاَمِیْرُ تَشْتُمُ ظُلْمًا وَتَقْهَرُ

لی القصر لک و لاہلک بما فعلت من العلویّة ای عیسی حضرت نی فرمایا یہ قصر زمرد و سبز خدا نی تیری
اور تیری اہل کی لیی خلق کیا ہی اوسکی عوض مین کہ تو نی اوس ضعیفہ سیدہ آوارہ وطن سی سلوک کیا و انتم من
اہل الجنة خلقکم اللہ من المؤمنین اور تم سب اہل جنت ہو خدا نی تمہین مومن گردانا بس حضرات
جای تامل ہی کہ جناب رسالت مآب کو ایک سیدہ سی گواہ طلب کرنی سی یہ رنج و ملال ہوا کیا حال ہوگا ان لعینون کا
جنہون نی اون کی پارہ جگر کو اور نور نظر کو مہمان بلا کی کہانی اور پانی سی ترسایا اور اوس جناب کی فرزند ہو سکے
پیاسی ذبح کیی اور اوسپر بہی کلمات سخت اون حضرت کو کہتی تہی اور کہتی تہی رسول خدا سی کیا قرابت ہی تمہین
اور اپنی بچیا لی پر کمر باندہی کہ تا دم مرگ ایک قطرہ پانی کا اوس جناب کو نہ دیا اور پیاسا شہید کیا اور سر اقدس اوسکا
نیزی پر چڑہایا اور اسیر اپنی نکو لوٹنی خیمہ مین در آئی کہ جنکی ماں کا جنازہ شب کو اوٹہا تہا اور اون کی گہر مین ملک الموت بے
اجازت لی کی آیا تہا و ینزعون الملاحف عن ظہورہن اور چادرین اون صاحبان تطہیر کے
چہین لین و خضّبوا آذان ایتام الحسین و الدم علی خدودہم وہم یبکون
للخوف اور زخمی کیی کان یتیمان حسین کی اور خون اون کی چہرون پر بہتا تہا اور وہ خوف سی اہل جفا کی روتی تہی
زبان کو یارا نہین کہ ظلم و جفا اون اشقیا کا بیان کری ثم صفدوا فی حدید فوق اقتاب المطیات
تلفح وجوہہم حرّ الہاجرات جب لوٹ چکی تو ہر جگر پارہ کو نہین زیور آہن مین کہ گلون مین طوق اور
پاون مین زنجیرین اونہین سوار کیا شترہای بیکجاوہ وہ عماری پر کہ دوپہر کی دہوپ اون کی منہون کو جلا دیتی تہی ایدیہم
مغلولة الی الاعناق یطاف بہم فی الاسواق اور ہات اون بیکسون کی رسیون سی اونکی
گردنون مین بندہی تہی اور بازارون مین اونہین اس شکل سی پہراتی تہی سید ابن طاوس نی باسناد معتبر جناب
امام جعفر صادق سی روایت کی ہی کہ جناب امام محمد باقر نی فرمایا سألت ابی علی بن الحسین عن حمل
یزید لہ فقال پوچہا مین اپنی بابا امام زین العابدین سی کہ ایکس طرح مجلس یزید مین لیگئی تہی پس حضرت نی
فرمایا ای فرزند کیا بیان کرون مصیبت اپنی حملنی علی بعیر یظلع بغیر وطاء و رأس الحسین علی
علم و نسوتنا خلفی علی بغال وحولنا الرماح ای فرزند سوار کیا تہا مجہی ایک شتر برہنہ پر
اور سر میری بابا مظلوم شہید حسین تین دن کی پیاسی کا نیزی پر میری سامنی لیی جاتی تہی اور سب پہوپیان اور
بہنین میری بلوای عام مین بی مقنعہ و چادر شترہای برہنہ پر سوار میری پیچہی تہین اور گرد ہماری نیزہ دار تہی
و ان دمعت من احدنا عین قرع راسہ بالرمح حتی اذا دخلنا دمشق اور اگر ہم
سی کسیکو سر اقدس دیکہ کر رونا آتا تہا وہ ملعون نیزی سر پر مارتی تہی اس ذلت سی ہم مین داخل شام کی فصاح
یصالح یا اہل الشام ہؤلاء سبایا اہل البیت الملعون پس ایک لعین پکارا ای اہل شام دیکہو

علیہ وآلہ پر سایہ فگن ہی وَاِذَا قَصۡرٌ مِنَ الزُّمُرُّدِ الْاَخْضَرِ فَقَالَ لِمَنْ هٰذَا اور ناگاہ ایک قصر عالی زمرد
سبز کا اوسی نظر پڑا پس پوچہا اوسنی یہ قصر کیسا ہی اور کسکا ہی فَقِیْلَ لِرَجُلٍ مُسْلِمٍ مُوَحِّدٍ کسینی جواب دیا کہ یہ قصر
ایک شخص مسلمان خدا پرست کا ہی وَتَقَدَّمَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ وہ رئیس آگی گیا جناب رسول خدا
حضرت نی مونہہ اوسکی سمت سی پہیر لیا فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتُعْرِضُ عَنِّیْ وَاَنَا مُسْلِمٌ عرض کی اوسنی کہ ای
رسول خدا آپ روی مبارک اپنا کیون میری طرف سی پہیرتی ہین حالانکہ مین مسلمان ہون فَقَالَ اَقِمِ الْبَیِّنَةَ
عِنْدِیْ اَنَّكَ مُسْلِمٌ حضرت نی ارشاد کیا گواہ لاؤ اور دلیل قایم کرو اپنی مسلمان ہونی پر کہ تو مسلمان ہی فَتَحَیَّرَ
الرَّجُلُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَنَسِیْتَ مَا قُلْتَ لِلْعَلَوِیَّةِ پس کلام جناب رسول خدا سی وہ شخص
حیران ہوا کہ یہ حضرت کیا فرماتی ہین حضرت نی فرمایا ای شخص آیا بہول گیا اپنی کلام کو جو تو نی سیدہ علویہ سی کل کہا تہا اب
تو حیران ہوتا ہی تو نہ سمجہا کہ وہ بیچارہ ضعیفہ محتاج غریب الوطن کہان سی گواہ اپنی سیادت پر لاتی تہی اوسکی حال پر رحم آیا
وَهٰذَا الْقَصْرُ لِلشَّیْخِ الَّذِیْ هِیَ فِیْ دَارِهٖ اور دیکہہ یہ قصر زمرد سبز اوسکا ہی کہ جسکی گہر مین وہ ضعیفہ مہمان ہوئی
ہی فَانْتَبَهَ الرَّجُلُ وَهُوَ یَلْطِمُ وَیَبْکِیْ پس وہ شخص خواب سی چونکا اپنی مونہہ پر طمانچی مارتا تہا اور روتا تہا
کہ کیا بی ادبی کی اولاد رسول خدا سی مینی وَبَعَثَ غِلْمَانَهٗ فِی الْبَلَدِ وَخَرَجَ بِنَفْسِهٖ یَدُوْرُ فِی السِّکَکِ
لِیَلْتَمِسَ مِنْ اَحْوَالِهَا پہر غلامون کو شہر مین تلاش کو اون سیدہ کی بہیجا اور آپ بہی نکلا فَاُخْبِرَ اَنَّهَا فِیْ
دَارِ الْمَجُوْسِیِّ پس خبر پائی اوسنی کہ وہ سیدہ خانہ مجوسی مین مہمان ہی فَجَاءَ اِلَیْهِ فَقَالَ اَیْنَ الْعَلَوِیَّةُ
قَالَ عِنْدِیْ پس جا کی مجوسی سی پوچہنی لگا کہ وہ علویہ کہان ہین وہ شخص بولا میری گہر مین ہین قَالَ اُرِیْدُ
هَا اوس کو نوال سی کہنی لگا مین چاہتا ہون کہ ان کو اپنی گہر لیجا کر مہمان کرون قَالَ مَا لِیْ اِلٰی هٰذَا سَبِیْلٌ
وہ بولا ہرگز مجہسی نہو سکی گا کہ اپنی مہمان کو تجہی دون قَالَ هٰذِهٖ اَلْفُ دِیْنَارٍ وَسَلِّمْهُنَّ اِلَیَّ رئیس بولا ہزار دینار
دیتا ہون اگر اوسین مجہی دی قَالَ وَاللّٰهِ وَلَا مِائَةَ اَلْفِ دِیْنَارٍ وہ شخص بولا قسم ہی خدا کی اگر لاکہہ دینار
دیگا تو بہی تجہی ندون گا فَلَمَّا اَلَحَّ عَلَیْهِ قَالَ لَهُ الْمَنَامُ الَّذِیْ رَاَیْتَهٗ اَنْتَ رَاَیْتُهٗ اَنَا پس جب بہت
منتین کی اوس رئیس نی تو وہ کوتوال کہنی لگا ناحق تو منتین کرتا ہی جو خواب تو نی دیکہا ہی وہی خواب مینی بہی دیکہا ہی
وَالْقَصْرُ الَّذِیْ رَاَیْتَهٗ لِیْ خُلِقَ اور وہ محل جو زمرد سبز کا تو نی دیکہا ہی وہ میری لیی خدا نی بنایا ہی وَاَنْتَ
تَدُلُّ عَلَیَّ بِاِسْلَامِكَ اگر تو دلیل لای مجہپر اسلام کی اور آپ کو مسلمان سمجہی کی اون سیدہ کو لیجانی کا
قصد کری فَوَاللّٰهِ مَا نِمْتُ وَلَا اَحَدٌ فِیْ دَارِیْ اِلَّا وَقَدْ اَسْلَمْنَا کُلُّنَا عَلٰی یَدِ
الْعَلَوِیَّةِ قسم ہی خدا کی مین اور میری گہر مین کوئی نہین سویا ہی شب کو بی اسلام لائی ہوئی اور ہم سب مسلمان ہوئی
بدولت اوس سیدہ کی اور سیدہ کی قدم اقدس کی برکت سی جناب رسول خدا کو خواب مین دیکہا مینی وَقَالَ

دونوں مین سمرقند پہنچی کہ سردی شدت سی پڑ رہی تہی فَاَدْخَلْتُ الْبَنَاتِ مَسْجِدًا وَمَضَیْتُ لِاَحْتَالَ فِی الْقُوْتِ
پس اپنی بیٹیونکو مسجد مین بٹہا کی مین فکر معاش کو نکلی فَرَاَیْتُ النَّاسَ مُجْتَمِعِیْنَ عَلٰی شَیْخٍ فَسَاَلْتُ عَنْهُ
پس دیکہا مینی کہ ایک مرد پیر کی گرد بہت سی لوگ جمع ہین پوچہا کہ یہ کون ہی فَقَالُوْا هٰذَا شَیْخُ الْبَلَدِ لوگون نی
کہا کہ یہ رئیس شہر ہی فَشَرَحْتُ لَهٗ حَالِیْ پس وسی مسلمان سمجہ کے مینی اوس سی تمام احوال تباہی کا اپنی بیان کیا
فَقَالَ اَقِیْمِیْ عِنْدِیْ الْبَیِّنَةَ اَنَّكِ عَلَوِیَّةٌ پس وہ بولا کہ گواہ لا اپنی سیادت پر کہ تو سیدہ علویہ ہی وَلَمْ
یَلْتَفِتْ اِلَیَّ اور یہ کہہ کی پہر وہ میری طرف مخاطب نہوا اور مین غریب الوطن تہی گواہ کسی لاتی فَکَبَیْتُ مِنْهُ
وَعُدْتُ اِلَی الْمَسْجِدِ پس مین نا امید ہوکی مسجد کو پہری کہ اب کون ہی جسکی کہون رئیس مسلمان نی تو مجہی یہ جواب دیا
فَرَاَیْتُ فِیْ طَرِیْقِیْ شَیْخًا جَالِسًا عَلٰی دُکَّةٍ وَحَوْلَهٗ جَمَاعَةٌ پس راہ مین مینی ایک اور شخص کو دکان پر
بیٹہی دیکہا کہ اوسکی گرد بہت سی لوگ جمع ہین فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا الشَّیْخُ مینی پوچہا یہ شیخ کون ہی فَقَالُوْا ضَامِنُ
الْبَلَدِ وَهُوَ مَجُوْسِیٌّ پس لوگون نی کہا یہ کوتوال شہر ہی مگر مجوسی ہی مسلمان نہین ہی فَقُلْتُ عَسٰی اَنْ یَکُوْنَ
عِنْدَهٗ فَرَجٌ پس دل مین خیال کیا مینی کہ جب مسلمان نی یہ جواب دیا تو یہ کیا حاجت روائی میری کریگا فَحَدَّثْتُ
حَدِیْثِیْ وَمَا جَرٰی لِیْ مَعَ الشَّیْخِ پس مینی تمام احوال اپنا اوس کوتوال سی کہا اور ماجرای شیخ بہی نقل کیا فَصَاحَ
بِخَادِمٍ لَهٗ فَخَرَجَ فَقَالَ قُلْ لِلسَّیِّدَةِ تَکْسُوْ ثِیَابًا تو اوس نی اپنی غلام کو جب غلام آیا سامنی
تو اوس سی کہا کہ کہہ اپنی سیدہ سی کہ یہ سیدہ علویہ تشریف لائی ہین اپنا لباس فاخرہ انہین پہنی کو دی فَدَخَلَ وَخَرَجَتْ
اِمْرَءَةٌ وَمَعَهَا جَوَارٍ پس وہ خادم داخل خانہ ہوا پس نکلی زوجہ اوسکی اور بہت سی کنیزین ہمراہ اوسکی تہین پس بولا
اپنی شوہر سی کہ کیا کہتا ہی فَقَالَ لَهَا اذْهَبِیْ مَعَ هٰذِهِ الْمَرْءَةِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْفُلَانِیْ وَاحْمِلِیْ
بَنَاتِهَا اِلَی الدَّارِ پس وہ بولا اپنی زوجہ سی کہ سیدہ بلخ سی آئی ہین اور پریشان و مضطر ہین پس مین چاہتا ہون کہ
اون کی ساتہ جاکی فلانی مسجد سی ان کی بیٹیون کو بعزت و اکرام اپنی گہر لا کی مہمان کر فَجَاءَتْ مَعِیْ یہ سنتی ہی وہ
نیک بخت میری ساتہ چلی وَحَمَلْتُ الْبَنَاتِ وَقَدْ اَفْرَدَ لَنَا دَارًا مِنْ دَارِهٖ اور آکی میری بیٹیون کو بعزت
وحرمت اپنی ساتہ لی چلی پس اوسکی شوہر نی ہماری لیی ایک مکان خالی کیا وَاَدْخَلَنَا الْحَمَّامَ وَکَسَانَا
ثِیَابًا فَاخِرَةً اور ہمین سلی داخل حمام کیا اور ہماری لیی پوشاک فاخرہ پہنی کو بہیجی پس ہم بآسایش تمام اوسکی
گہر مین سکہ سوئی وَجَاءَنَا بِاَلْوَانِ الْاَطْعِمَةِ وَبِتْنَا بِاَطْیَبِ لَیْلَةٍ اور طرح طرح کی کہانی ہمارے لیے بہیجے اور ہم بعیش تمام رات کو سوئی
فَلَمَّا کَانَ نِصْفُ اللَّیْلِ رَاٰی شَیْخُ الْبَلَدِ الْمُسْلِمُ فِیْ مَنَامِهٖ جب نصف شب ہوئی تو رئیس
شہر جو مسلمان تہا اور سیدہ علویہ سی گواہ طلب کی تہی خواب مین دیکہا کَاَنَّ الْقِیَامَةَ قَدْ قَامَتْ کہ گویا قیامت قائم
ہی وَاللِّوَاءُ عَلٰی رَاْسِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ اور لوای حمد سر اقدس جناب رسالت مآب صلی اللہ

کہ اسطرح اہلبیت حسین قید مصیبت مین گرفتار رہی کہ ونکو دہوپ مین جلتی تہی وخشب کو زینت اوٹہاتی تہی حتیٰ اَقْشَعَرَّتْ وُجُوْهُهُمْ یہان تک کہ پوست اون کی چہرون کی اوتر گئی تہی روایت **فصل ششم فضائل**

جناب امام حسین اور پانچ سجدی کرنا رسول خدا کا بی رکوع کی اور روایات سیدۂ علویہ کو توال سمرقند بھیجے مصائب اہلبیت اور جانا اون کا مجلس یزید مین اور طلب کرنا شامی کا جناب سکینہ کو کنیزی مین

ابن قولویہ نی روایت کی ہی کہ ابوذر نی فرمایا رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ یُقَبِّلُ الْحُسَیْنَ وَیَقُوْلُ کہ دیکہا مینی رسول خدا کو کہ بار بار امام حسین کی بوسی لیتی تہی اور فرماتی تہی مَنْ اَحَبَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ وَذُرِّیَّتَهُمَا لَمْ تَمَسَّ جِلْدَهُ النَّارُ جو شخص دوست رکہی میری حسن وحسین کو اور اون کی ذریت کو تو اوس کی بدن کو آتش دوزخ مس نکری گی اور کتاب عروۃ الوثقیٰ مین امام ابوالقاسم نی کہ عالم اہل سنت ہی اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ سَجَدَ لِیْ مَا خَمْسَ سَجَدَاتٍ بِلَا رُکُوْعٍ کہ جناب رسول خدا نی ایک روز پانچ سجدی بغیر رکوع کی کیئے اصحاب نی عرض کی کہ ای رسول خدا بغیر رکوع بہی سجدہ درست ہی قَالَ نَعَمْ حضرت نی فرمایا ہان درست ہے اور سبب میری سجدی کرنیکا یہ ہی اِنَّ جَبْرَئِیْلَ اَتَانِیْ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ عَلِیًّا فَسَجَدْتُ کہ آئی جبرئیل میری پاس اور کہا مجسی کہ ای رسول خدا بتحقیق کہ خدے عالم تمہاری بہائی علی ابن ابی طالب کو دوست رکہتا ہی پس مینی ادای سجدہ شکر کیا فَرَفَعْتُ رَاْسِیْ فَقَالَ یُحِبُّ فَاطِمَةَ فَسَجَدْتُ جب مینی سر سجدیسی اوٹہایا تو جبرئیل نی کہا خدا تمہاری دختر نیک اختر کو بہی دوست رکہتا ہی پہر مینی سجدہ کیا پہر جب سر اوٹہایا فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ فَسَجَدْتُ پہر جبرئیل نی کہا کہ ای رسول خدا پروردگار عالم تمہاری حسن وحسین کو بہی دوست رکہتا ہی پہر مینی سجدہ کیا فَرَفَعْتُ رَاْسِیْ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ مَنْ اَحَبَّهُمْ فَسَجَدْتُ پس جب مینی سر اوٹہایا یعنی سر سجدی سی تو جبرئیل نی کہا کہ خدا تمہاری اہلبیت کی دوستونکو بہی دوست رکہتا ہی پہر مینی سجدہ کیا فَرَفَعْتُ رَاْسِیْ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ مَنْ اَحَبَّهُمْ فَسَجَدْتُ پس جب مینی سر اوٹہایا تو جبرئیل نی کہا ای رسول خدا بلکہ خدا تمہاری اہلبیت کی دوستون کی دوستونکو بہی دوست رکہتا ہی اور نقل کی ہی ابن جوزی نی کہ یہ بہی ایک عالم علمای اہل سنت سی ہین کہ ایک سید علوی بلخ مین رہتی تہی وَلَهٗ زَوْجَةٌ وَبَنَاتٌ فَتُوُفِّیَ اور اوس سید بزرگوار کی ایک زوجہ تہی اور کئی بیٹیان تہین ناگاہ اوس سید جلیل نی انتقال کیا قَالَتِ الْمَرْاَةُ فَخَرَجْتُ بِالْبَنَاتِ اِلٰی سَمَرْقَنْدَ خَوْفًا مِنْ شَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ زوجہ اون کی کہتی ہین کہ بعد وفات شوہر مین اپنی بیٹیون کو لی کی شہر سمرقند کو چلی گئی خوف شماتت اعدا سی اور جو ان

یاد کر کی روتی تہی راوی کہتا ہی کہ جو نہین اوس سر اقدس پر نگاہ زینب خاتون کی پڑی بیتاب ہوگئی وہ زین اور سر برادر پر اوسکو گرادیا اور گریبان پہاڑ ڈالا اور اوس آواز دردناک سی چیخین مار مار کی رونی لگین کہ دل دوست و دشمن کی شق ہوتے تہی اور یہ بین کرتی تہین یَا حُسَیْنَاهُ یَا حَبِیْبَ رَسُوْلِ اللّٰہِ یَا سُرُوْرَ قَلْبِ الزَّھْرَاءِ یَا ابْنَ عَلِیِّ نِ الْمُرْتَضٰی ہای ای حسین ہای مظلوم بہائی ہای حبیب رسول خدا ای سرور دل زہرا ای پارہ جگر علی مرتضی بِنَفْسِیْ عَلٰی رَاسِكَ الشَّرِیْفِ قربان ہون تمہاری سر پر بہائی انی بِالْاَمْسِ تَضَعُ اُمِّیْ فَاطِمَۃُ الزَّھْرَاءِ رَاسَكَ عَلٰی صَدْرِھَا ہای بہائی میری کل کی بات کہ اس سر کو ماں میری فاطمہ زہرا اپنی سینہ پر رکہتے تہین مَھْدُكَ جِبْرَئِیْلُ وَیُنَاغِیْكَ فِیْ مَھْدِكَ مِیْکَائِیْلُ اور جبرئیل امین جہولا تمہارا جہولاتے تہی اور میکائیل لوریان دیتی تہی اور محبوب خدا اپنی پشت پر سوار کرتی تہی اَلْیَوْمَ وُضِعَ حَقِیْرًا بَیْنَ یَدَیْ یَزِیْدَ وہ سر آج اس ذلت و خواری و حقارت سی سامنی یزید کی رکہا ہی اور ریش مقدس خون سی آلودہ ہی بِنَفْسِیْ شِفَاھًا ذَابِلَاتٍ مِنَ الظَّمَاءِ + وَلَمْ تَحْظَ مِنْ مَاءِ الْفُرَاتِ بِقَطْرَۃٍ +

ای بہائی قربان تمہاری ان ہونٹون پر سی کہ جو شدت تشنگی سی مرجہا گئی ہین اور تادم مرگ ایک قطرہ آب سی تر نہوئی اور ایک سمت سکینہ حضرت کو دیکہ دیکہ کی جان کہوتی تہی وَتَلْطِمُ رَاسَھَا وَتَقُوْلُ اَیْنَ فَاطِمَۃُ الزَّھْرَاءِ اور اپنے سر کو پیٹتی تہی اور کہتی تہی ہای کہاں ہین دادی فاطمہ زہرا کہ سر میری بابا حسین کا اس حال سی دیکہتین راوی کہتا ہی کہ تمام حضار مجلس روتی تہی اور یزید خاموش بیٹہا تہا فَاَمَرَ بِرَاسِ الْحُسَیْنِ فَنُصِبَ عَلٰی بَابِ الْقَصْرِ ثُمَّ اَمَرَ اَنْ یَّجْلِسُوْ ھُنَّ فِیْ مَجْلِسٍ لَا یُکِنُّھُمْ مِنْ حَرٍّ وَلَا قَرٍّ پس حکم کیا اوس شقی نی کہ سر حسین دروازی مین لٹکاو پس دروازہ قصر پر لٹکایا گیا پہر حکم کیا کہ اہلبیت کو اور دختران فاطمہ کو ایسی مکان مین قید کرو کہ دنکو دہوپ مین جلئین اور راتکو اوس کی اذیت پاوین فَبَکَتْ نِسَاءُ الْحُسَیْنِ فِیْ یَوْمٍ وَلَیْلَۃٍ حَتّٰی غُشِیْنَ عَلَیْھِنَّ پس اہل حرم اوس قیدخانہ مین دن اور رات روتی تہی یہانتک کہ بیہوش ہو جاتی تہی ثُمَّ اِنَّ السَّکِیْنَۃَ لَمَّا اَفَاقَتْ صَاحَتْ وَبَکَتْ وَقَالَتْ اور جب سکینہ ہوش مین آتی تہی چیخین مار کی روتی تہی اور کہتی تہی وَا اَبَتَاہُ وَیْلٌ لِلْقَوْمِ قَتَلُوْكَ وَمِنَ الْمَاءِ مَنَعُوْكَ ای بابا عذاب ہو اوس قوم پر جنہون نی تمہین قتل کیا ہر چند تمنی پانی مانگا تمہین پانی ندیا ای بابا اگر شہید نہوتی تم تو ہم کاہیکو اس ذلت سی اس ٹوٹی مکان مین قید ہوتی کہ دنکو دہوپ مین جلتی اور رات کو اوس مین ٹہٹہرتے ہین ای بابا آپ کی سامنی کس کا مقدور تہا کہ ہمین تازیانہ مارتا مگر بعد تمہاری بنی امیہ نی کمال ذلتین دین ہمین اور اذیتین پہنچاتین وَقَالَتْ زَیْنَبُ فَاِذَا حَرَّتِ الشَّمْسُ تَمَلْمَلَتِ السَّکِیْنَۃُ مِنْ حَرِّھَا فَجَعَلْتُھَا تَحْتَ صَدْرِیْ اور جناب زینب فرماتی ہین جب دہوپ کی شدت ہوتی تو سکینہ گرمی آفتاب سی تڑپتی تہی اور بلبلاتی تہی تو مین اوس یتیم برادر کو خم ہوکی سینی تلی چہپاتی تہی تاکہ وہ حرارت آفتاب سی محفوظ رہی راوی کہتا

حلق کی پانی مانگتی تہی ناگاہ حرملہ نے ایسا تیر حلقوم خشک اصغر پر مارا کہ تڑپ کی ہاتہہ پر حضرت کی مر گیا پس یہ صدمات جانگزا کسپر پڑے
ہین اور کون مثل فرزند رسول خدا کی تین دن کا بہوکا پیاسا مثل گوسفند قربانی کی ذبح ہوا اور کسکی عترت مثل عترت حسین مانند
بندیان ترک و روم کی شہر بشہر و دیار بدیار پہرائی گئی چنانچہ سید ابن طاوس نی روایت کی ہی کہ جناب محمد باقر نی اپنی پدر بزرگوار سے
پوچہا کہ آپکو کیونکر مجلس یزید مین لیگئی فَقَالَ حَمَلَنِي عَلَى بَعِيرٍ يَظْلَعُ بِغَيْرِ وِطَاءٍ وَرَأْسُ الْحُسَيْنِ عَلَى عَلَمٍ وَنِسْوَتُنَا
خَلْفِي عَلَى بِغَالٍ وَحَوْلَنَا السَّمَاحُ پس فرمایا ای فرزند جب ہمکو کوفی سی بجانب شام لی چلی اون اشقیائی ہم سے
یہ سلوک کیا کہ مجکو ایک اشتر برہنہ پر سوار کیا تہا اور سر میری پدر بزرگوار کا نوک نیزہ پر رکہکی میری روبرو لاتی تہی اور دختران فاطمہ
سر برہنہ اونٹونپر میری پیچہی تہین اور گرد میری نیزہ دار تہی وَإِنْ دَمَعَتْ مِنْ أَحَدِنَا عَيْنٌ قُرِعَ رَأْسُهُ بِالرُّمْحِ
حَتَّى دَخَلْنَا دِمَشْقَ اور اگر کوئی ہم اہلبیت سی سر اقدس کو دیکہکر مغموم ہوتا تہا اور آنسو اوسکی آنکہون سی جاری ہوتے
تہی تو وہین نوک نیزہ سر پر مارتی تہی اور ملی سی منع کرتی تہی یہانتک کہ ہم داخل دمشق ہوے وَقَالَ ابْنُ نَمَا قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ أُدْخِلْنَا
عَلَى يَزِيدَ وَنَحْنُ اِثْنَا عَشَرَ رَجُلًا مُغَلَّلُونَ اور ابن نما نی جناب امام زین العابدینؑ سی روایت کی ہی کہ فرمایا کہ
جب ہم مجلس یزید مین داخل کیی گئی تو ہم بارہ شخص تہی مردان اہلبیت سی کہ گلون مین ہماری طوق پڑی تہی اور ہاتہہ ہمارے
ریسمان ستم سی بندہی تہی جب اس حال سی زیر تخت یزید کہڑا کیا ہمین تو بولا مین أُنْشِدُكَ اللَّهَ يَا يَزِيدُ مَا ظَنُّكَ
بِرَسُولِ اللَّهِ لَوْ رَآنَا عَلَى هَذِهِ الْحَالَةِ قسم دیتی ہون تجہی خدا کی ای یزید کیا کہتا ہی تو اگر رسول خدا اس حال سے
ہمین دیکہین کہ سامنی تیری کہڑی ہوئی ہین شرما کی یزید نی حکم کیا کہ رسیان ان کی کہول دو اور دوسری روایت مین ہی فَجَاءَ
الشِّمْرُ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ فَرَمَاهُ بَيْنَ يَدَيْهِ پس لایا شمر سر اقدس جناب امام حسین اور پہینکدیا اوسنی سامنی یزید کے
پس یزید سر اقدس فرزند رسول خدا دیکہکر نہایت شاد ہوا اور کہتا تہا کاشکی اسوقت حاضر ہوتی وہ لوگ جو جنگ بدر وا حد مین
شیوخ بنی امیہ سی مارے گئے ہین دیکہتی سر حسین کا کہ کس ذلت و خواری سی سامنی میری رکہا ہی اور کیونکر عوض لیا مینی اون
مقتولون کی اولاد سی اور یہ شعر بہی وس شقی نی پڑہا شعر يُفَلِّقْنَ هَامًا مِنْ رِجَالٍ أَعِزَّةٍ عَلَيْنَا
وَهُمْ كَانُوا أَعَقَّ وَأَظْلَمَا شگافتہ کیی او نہون نی سر اون صاحبان عزت کی کہ وہ بزرگ ہماری تہی اور یہ اوگ
نافرمانی و ظلم کرتی تہی یعنی عزیزون پر ظلم کرتی تہی اور اونہین جہادون مین قتل کرتی تہی یہ عوض اوسکا ہی وَفِي يَدِهِ
قَضِيبٌ يَنْكُتُ بِهِ ثَنَايَا الْحُسَيْنِ اور ہاتہہ مین اوسکی ایک چہڑی تہی کہ اوسی دندان مبارک پر لگاتا تہا ابو برزہ اسلمی
نی کہا وای ہو تجپر ای یزید أَتَنْكُتُ بِهِ ثَغْرَ الْحُسَيْنِ بْنِ فَاطِمَةَ آیا چہڑی لگاتا ہی دندان شریف دلبر فاطمہ پر
لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ يَرْشُفُ ثَنَايَاهُ تحقیق کہ خود دیکہا مینی رسول خدا کو کہ انہین دانتونکو چوستی تہے
جیسی کوئی میٹہی چیز کو چوستا ہی پس جناب امام زین العابدین نی جو سر اقدس حضرت کا اس حال سی دیکہا ایک آہ کی او
کہا فَلَمْ يَأْكُلِ الرُّؤُوسَ بَعْدَ ذَلِكَ أَبَدًا پس تمام عمر کلہ گوسفند نکہایا جب سر گوسفند دیکہتی تہی سر فرزند فاطمہ

اگر فرستادۂ رسول پادشاہ روم ہوتا تو ضرور مین بھی اس بی ادبی پر قتل کرتا اوس دیندار نی فرمایا وَیْلٌ لَکَ یَابْنَ حَنْظَلَۃَ حُرْمَۃُ رَسُوْلِ مَلِكِ الرُّوْمِ وای ہو تجہپر ای یزید کیا تجھی شرم ہی تو پاس حرمت پادشاہ روم تو توقیر کیا وَضَیَّعْتَ حُرْمَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَقَتَلْتَ عِتْرَتَہٗ اور ضایع کر دیا کیا حرمت رسول خدا کو اور قتل کیا اوسکی عترت کو اس ظلم و ستم سی پس یزید بولا اسے میری مجلس سی نکال دو اور دن اوسوقت کم تہا کہ اوسی نکال دیا اور ایک روایت مین ہی کہ جب وہ نکالنی لگی تو اوس نی وہ سر امام حسین طشت سی اوٹھا لیا وَجَعَلَ یُقَبِّلُہٗ وَیَبْکِیْ وَیَقُوْلُ اور بار بار اوس کی بوسی لیتا تہا اور روتا تہا اور کہتا تہا کہ ای حسین گواہی دینا اپنی نانا اور بابا علی سی اور امان فاطمہ زہرا سی کہ جو حق نصیحت کا تہا وہ مین بجا لایا آخر کب سنتا تہا یزید ملعون نصیحت کو اوس دیندار کی کہ پہر سی اوس شقی نی اوس سر کو دفن کیا جناب امام زین العابدین کو دیا کہ دفن کرین نعش اقدس سی ملا کی بلکہ دینا کیسا جب وقت روانگی بیمار کربلا نی فرمایا کہ ای یزید تو مجھی میری پدر مظلوم کا سر دکہا دی کہ مین زیارت اوس جناب کی کر لون اوس شقی نی کہا اَمَّا وَجْہُ اَبِیْكَ فَلَنْ تَرَاہُ سر تو تم اپنی باپ کا کبھی نہ دیکھو گی روایت ہی کہ وہ سر اقدس اوسکی خزانی مین اس قدر رہا کہ فقط استخوان سفید رہ گیا تہا اور یہ نوبت پہنچی سر فرزند محبوب خدا کی کہ آخر اوسپر چڑیون نی جھونجھ لگایا

روایت پنجاہ و نہم حال ذبح اسمعیل بعض مصائب جناب امام حسین اور اہل حرم اور داخل ہونا اون بیکسون کا مجلس یزید لعنۃ اللہ علیہ مین اور بین جناب زینب کے سر اقدس کو دیکھ کی اور جانا قید خانی مین

رَوَی فَضْلُ بْنُ شَاذَانَ قَالَ سَمِعْتُ الرِّضَا یَقُوْلُ فضل ابن شاذان نی روایت کی ہی جناب امام رضا سی لَمَّا اَمَرَ اللّٰہُ اِبْرَاھِیْمَ اَنْ یَّذْبَحَ الْکَبْشَ مَکَانَ ابْنِہٖ اِسْمٰعِیْلَ تَمَنّٰی اِبْرَاھِیْمُ اَنْ یَّذْبَحَ ابْنَہٗ اِسْمٰعِیْلَ بِیَدِہٖ جسوقت حضرت ابراہیم نی اپنی فرزند اسمعیل کو بحکم خدا ذبح کرنی لگی حضرت جبرئیل دنبہ لی کی جانب خدا سی نازل ہوی اور کہا کہ خدا نی حکم کیا ہی کہ بجای اسمعیل اس دنبہ کو ذبح کرو تصور کیا ابراہیم نی کیا یہ قربانی میری قبول ہوگی کہ یہ دنبہ عوض اوسکا بہیجا اور کاش یہ فدیہ نہ آتا اور اپنی فرزند کو اپنی ہات سی مین ذبح کرتا تا دل میرا دردناک ہوتا اور مستحق ثواب عظیم کا ہوتا اور درجات صابرین مین شریک ہوتا فَاَوْحَی اللّٰہُ اِلَیْہِ یَا اِبْرَاھِیْمُ مَنْ اَعَزُّ خَلْقِیْ اِلَیْكَ پس وحی کی خدا نی ای ابراہیم تم سب مخلوقات سی ہماری کسی دوست زیادہ رکہتی ہو عرض کی ابراہیم نی مَا خَلَقْتَ خَلْقًا ھُوَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ حَبِیْبِكَ مُحَمَّدِ نِ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ خداوندا تیری خلقت مین کوئی محمد مصطفی سی بہتر نہی سب سی زیادہ اون کو دوست رکہتا ہون فَاَوْحٰی یَا اِبْرَاھِیْمُ اَھُوَ اَحَبُّ اِلَیْكَ اَمْ نَفْسُكَ پس وحی کی خدا نی ای ابراہیم آیا تم محمد مصطفی کو زیادہ دوست رکہتی ہو اپنی جان سی یا جان تمہاری عزیز ہی اون سی قَالَ بَلْ ھُوَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ

فلمّا أتيا الى ابيهما وتأمّل حالهما پس جب آئی دونون خدمت بیٹی و سنی یہ چاہا کہ پدر بزرگوار نی انکی کیا حکم کیا انہون نی
پدر بزرگوار مین اور اون حضرت نی تامل کیا حال حسنین پر کہ جسکی خط کو اچھا کہون گا دوسری کی خاطر شکنی ہوگی لم يرد
ان يكسر قلب احدهما کسی طرح علی ابن ابیطالب کو کسر خاطر اون دونون کی منظور نہوئی ثمّ قال لهما
امضيا الى امّكما فهي تحكم بينكما پھر فرمایا ای پیارو میری جاؤ اپنی مان فاطمہ زہرا پاس ہی وہ حکم کرین گے
درمیان تمہاری پس آئی وہ اپنی مادر گرامی پاس اور عرض کیا حال اپنی لکھنی کا فتفكّرت فاطمة بانّ جدّهما و اباهما
هما ما ارادا كسر خاطرهما پس جناب فاطمہ کو نہایت تشویش و فکر ہوئی کہ انکی جد بزرگوار نی اور پدر عالی وقار نی
شکستگی ان کی نچاہی انا ماذا اصنع وكيف احكم مین کیا کرون اور کیون کر حکم کرون پس بعد تامل بسیار جناب
فاطمہ نی فرمایا ای روشنی چشم میری انّي اقطع قلادتي على رؤسكما فايّكما يلتقط من لؤلؤها اكثر
كان خطّه احسن و تكون قوّته اكثر مین اپنا گردن بند توڑ کی تمہاری سامنی ڈال دیتی ہون جو موتی اوسکی زیادہ
چنی اوسکا خط اچھا ہی اور اوسکی طاقت زیادہ ہی وكان في قلادتها سبع لؤلؤ اور تہی اوس گردن بند مین سات موتی
فالتقط الحسن ثلاث لؤلؤ و الحسين مثل ذلك وبقيت الاخرى پس تین موتی امام
حسن نی اوٹہائی اور تین موتی امام حسین نی بائی اور ایک باقی رہا فاراد كلّ واحد منهما تناوله پس دونو
دونون بہائی امامت اوس موتی کی اوٹہانیکو دوڑی فامر الله جبرئيل ان ينزل و يضرب اللؤلؤة بجناحه
ويقدّها نصفين بالسويّة پس پروردگار عالم کو بہی ملال حسنین گوارا نہوا حکم کیا جبرئیل کو کہ جلد پرمارکی موتی کو
دو حصہ کر کہ تا دونون مین سی کوئی آزردہ نہو سبحان الله کیا مرتبہ ہی حسنین کا کہ جبرئیل نی ایک بال مارنی مین آکی
موتیکو دو ٹکڑی کیا فاخذ كلّ منهما نصفا پس نصف امام حسن نی اور نصف امام حسین نی اوٹہالیا فانظر يا
يزيد انّ رسول الله لم يرد كسر قلبهما وكذلك امير المؤمنين و فاطمة وكذلك ربّ
العزّة پس وائی ہو تجہپر ای یزید دیکہہ ای کور باطن مرتبہ حسنین کا کہ رسول خدا نی اون کی دل شکنی نکی اور علی و فاطمہ نی اون کا ملال
گوارا نکیا بلکہ پروردگار زمین و آسمان نی اون کی خاطر شکنی نکی اور موتیکو دو حصہ کیا اون کی خوشی کی لیی وانت هكذا
تفعل بابن بنت رسول الله افّ لك ولدينك اور تو اوسی حسین فرزند رسول خدا سی یہ سلوک کرتا ہی
اور زیر تخت اوسکی سر کو کٹوا کی رکہا ہی وائی ہو تجہپر اور تیری مسلمان کہلانی پر اور مین روم مین تہا وہان سنا تہا کہ تیری باب
معاویہ نی اس بزرگوار کی بہائی حسن کو ایسا زہر پلا کی شہید کیا کہ اوس جناب کا کلیجہ بہتر ٹکڑی ہو کر مونہہ سی نکلا وانت
قتلت الحسين و اثنين وسبعين رجلا من انصاره و اهلبيته اور تو نی قتل کیا حسین کو
تین دن کا بہوکا پیاسا اور بہتر داغ عزیز و انصار کی اوسکی کلیجی پر دیی پس سب حضار مجلس یہ سنکی رونی لگی یزید غصہ و غضب
ڈرا اور اوس سی بولا يا عبد الوهاب لو لم تكن انت رسول ملك الروم لقتلتك ای عبد الوہاب

پس جب نظر میری اون حضرت کی جمال عدیم المثال پر پڑی نور بصارت میرا زیادہ ہوا پس میں نے سلام کرکے وہ ہدیہ پیشکش کیا فقال
لِی مَا اسْمُكَ قُلْتُ عَبْدُ الشَّمْسِ حضرت نے نام میرا پوچھا عرض کیا میں نے نام میرا عبد الشمس ہے حضرت نے فرمایا
بدل ڈال نام اپنا وَ اَنَا اَسَمَّيْتُكَ عَبْدَ الْوَهَّابِ اور میں نے نام رکھا تیرا عبد الوہاب اِنْ قَبِلْتَ مِنِّي الْاِسْلَامَ
قَبِلْتُ مِنْكَ الْهَدِيَّةَ اگر قبول کرے تو اسلام کو میں قبول کروں تیری ہدیہ کو پس میں نے حسن خلق پر اوس
جناب کی نظر کی تو یقین ہوا مجھے کہ وہی نبی ہیں یہ جنکی حضرت عیسیٰ نے خبر دی ہے پس بدل و جان میں اعتقاد اون کی دین کا
لایا اور مسلمان ہوکے روم کو گیا لیکن دین و اسلام کو مخفی رکھتا تھا اور میرے پانچ بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں اور سب مسلمان
ہیں وَ اَنَا الْيَوْمَ وَزِيْرُ مَلِكِ الرُّوْمِ اور ببرکت اسلام اب میں بادشاہ روم کا وزیر ہوں اے یزید ایک روز میں
خدمت رسول خدا میں حاضر تھا اور وہ جناب خانہ ام سلمہ میں تھے رَاَيْتُ هٰذَا الْعَزِيْزَ الَّذِيْ وُضِعَ رَاْسُهٗ
بَيْنَ يَدَيْكَ مَهَانًا قَدْ دَخَلَ عَلٰى جَدِّهٖ مِنْ بَابِ الْحُجْرَةِ وَ النَّبِيُّ فَاتِحٌ بَاعَهٗ لِيَتَنَا
وَلَهٗ دیکھا میں نے اوس بزرگوار کو جس کا سر تیرے تخت کے نیچے اس ذلت و خواری سے رکھا ہے داخل ہوئے یہ در حجرہ سے
تو جناب رسول خدا نے اشتیاق سے دونوں ہات گود میں لینے کو پھیلائے تا جلد گود میں لے لیں وَهُوَ يَرْشُفُ
ثَنَايَاهُ وَ يُقَبِّلُهٗ اور جناب رسول خدا گود میں لے کے پیار سے انہیں دانتوں کو چوستے تھے اور بوسے لیتے تھے
اور فرماتے تھے مَرْحَبًا بِكَ يَا حَبِيْبِيْ يَا قُرَّةَ عَيْنِيْ مرحبا اے حبیب میرے اے نور چشم میرے بُعْدًا
مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ مَنْ قَتَلَكَ يَا حُسَيْنُ وَ اَعَانَ عَلٰى قَتْلِكَ وَ النَّبِيُّ مَعَ ذٰلِكَ يَبْكِيْ
دور رہو خدا کی رحمت سے اوسے جو تجھے قتل کرے اے حسین یا اعانت کرے تیرے قتل پر اور جناب رسول خدا ایسا کہتے
روتے تھے پس جب دوسرا روز ہوا میں حضرت کے ساتھ مسجد میں تھا اِذْ اَتَاهُ الْحُسَيْنُ مَعَ اَخِيْهِ الْحَسَنِ کہ ناگاہ
یہ حسین اپنے بھائی حسن کے ساتھ آئے اور بولے اے نانا میں بھائی حسن سے کشتی لڑا کہ دیکھیں طاقت کسکی زیادہ ہے ہم میں سے
مگر ہم میں سے کوئی دوسرے پر غالب نہوا ہم چاہتے ہیں کہ آپ کی سامنے لڑیں تا آپ دیکھیں کہ قوت کسکی زیادہ ہے
پس حضرت نے فرمایا یَا حَبِيْبَيَّ اِنَّ التَّصَارُعَ لَا يَلِيْقُ لَكُمَا اے پیارو کشتی لڑنا تمہاری شان سے
بعید ہے اِذْهَبَا فَتَكَاتَبَا فَمَنْ كَانَ خَطُّهٗ اَحْسَنَ تَكُوْنُ قُوَّتُهٗ اَكْثَرَ اے نور نظر میرے جاؤ کچھ لکھ لاؤ جسکا خط
اچھا ہوگا اوسکی طاقت زیادہ ہے پس یہ سنکے گئے دونوں شاہزادے اور ایک ایک سطر ایک تختے پر لکھ کے لائے اور
حضرت کی ہات میں دے وہ تختے تا رسول خدا انصاف کریں اون میں فَنَظَرَ النَّبِيُّ سَاعَةً وَلَمْ يُحِبَّ
اَنْ يَكْسِرَ خَاطِرَهُمَا پس دیکھا اے یزید کہ پیغمبر خدا دیر تک دیکھا کئے اور کسیکی کسر خاطر نچاہی پس فرمایا اون سے رسول خدا نے
اے جیو میرے میں نبی امی ہوں خط کو نہیں پہچانتا وَلٰكِنِ اذْهَبَا اِلٰى اَبِيْكُمَا لِيَحْكُمَ بَيْنَكُمَا مگر جاؤ
تم دونوں اپنے باپ علی ابن ابیطالب کے پاس کہ وہ درمیان تمہارے حکم کریں پس سلمان میں اور محمد علیں تھے حضرت

رطب دیا دہن علی مین تا کہ سنون آواز خداوند غفار کو پہر سیر رطب دیا ہر بار مین آواز اپنی خالق کی سنتا تہا کہ وہ یہی فرماتا تہا
هَنِيئًا مَرِيئًا لَكَ يَا عَلِيُّ ثُمَّ قُمْتُ اجلاً لِرَبِّ الْعَالَمِينَ اس لیی اوٹھ کہڑا ہوا تہا واسطی اجلال
وتعظیم رب العزت کی وَسَمِعْتُ يَقُولُ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَوْ نَاوَلْتَ عَلِيًّا مِنْ هٰذِهِ السَّاعَةِ
اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ رُطَبَةً رُطَبَةً لَقُلْتُ لَهُ ذٰلِكَ اور سنا مینی جناب قدس اعلی فرماتا ہی مجہی قسم ہے
عزت و جلال کی اپنی ای رسول ہماری اگر کہلاوی علی کو اسوقت سی تا روز قیامت ایک ایک رطب کرکی تو ہم بہی ہر رطب کے
بعد یہی کہی جاینگی هَنِيئًا مَرِيئًا لَكَ يَا عَلِيُّ اب مقام سوختنی اور خاک اوڑانی کا ہی کہ افسوس جسکا یہ رتبہ تہا
اوسی علی کی گردن ریسمان ستم سی باندہی جاوی افسوس وسی علی کا سر سجدی مین تیغ زہر آلود سی زخمی ہوا اور لیفادہ فاطمہ
صدمہ ضرب سی زمین پر پڑی اور پہلو پر اوسی معصومہ کی دروازہ گرایا گیا ہای ستم اوس حسن کا جگر زہر سی ٹکڑی ٹکڑی ہوا اور وہ سکی
جنازی پر تیر چلین ہزار حیف و حسین تین دن پانی سی محروم رہی اوس پارہ جگر رسول کا سر تین دن کی پیاس مین خنجر آبدار سی کاٹا جاے
افسوس اوس کا سر یزید شراب خوار کی لیے بطریق ہدیہ جاوی اوس سر کا یہ رتبہ ہو کہ کبہی تو اہل شام اوسپر پتہر مارین اور کبہی یزید
اوسپر چہڑی رکہی رُوِيَ اَنَّهُ لَمَّا اُدْخِلَ السَّبَايَا فِي مَجْلِسِ يَزِيدَ جَاءَ الشِّمْرُ بِرَاْسِ الْحُسَيْنِ
روایت مین وارد ہوا ہی کہ جب داخل ہوئین دختران امیر المومنین مجلس یزید مین تو لایا شمر سر اقدس امام حسین نذر یزید کے
لیی اور فخر یہ وہ شقی یہ شعر پڑہتا تہا ؎ اِمْلَاْ رِكَابِي فِضَّةً وَذَهَبًا ❊ قَتَلْتُ رَجُلًا مُحَجَّبًا
ای پادشاہ بہر دی اسپ و شتر شمر کو نقرہ و طلا سی کہ مارا ہی اوس شقی نی اور ذبح کیا ہی اوس شخص کو کہ جسکی دروازی کے
فرشتی دربان تہی کیا بیجیا تہا شمر لعین ؎ قَتَلْتُ خَيْرَ الْخَلْقِ اُمًّا وَاَبًا ❊ قَتَلْتُ الَّذِي كَانَ اَعْلٰى
نَسَبًا ❊ قتل کیا اوس شخص کو کہ جو بہتر ین خلق تہا ماں اور باپ کی سمت سی اور قتل کیا اوس شقی نی اوسی جو عالی النسب تہا
تمام عالم سی طَعَنْتُهُ بِالرُّمْحِ حَتَّى انْقَلَبَا ❊ وَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ كَانَتْ عَجَبًا ❊ مارا اوس شقی نی نیزہ اس زور سے
حسین کو کہ مونہہ کی بہل اولٹ دیا اور ایسی تلوار ماری حسین کو کہ سب دیکہنی والون نی تعجب کیا پس یزید نی اوس سر کو زیر تخت رکہا
پس اوسوقت ایک نصرانی فرستادہ پادشاہ روم مجلس یزید مین حاضر تہا فَلَمَّا رَاَى النَّصْرَانِي رَاْسَ الْحُسَيْنِ بَكٰى
وَنَاحَ حَتّٰى ابْتَلَّتْ لِحْيَتُهُ بِالدُّمُوعِ الخ جو ہین اوس فرنگی نی سر جناب امام حسین کا زیر تخت یزید رکہا دیکہا
نعری مارکی اس قدر رویا کہ تمام ریش آنسون سی تر ہوگئی ثُمَّ قَالَ اعْلَمْ يَا يَزِيدُ اَنِّي دَخَلْتُ الْمَدِينَةَ
تَاجِرًا فِي اَيَّامِ حَيٰوةِ النَّبِيِّ فَاَرَدْتُ اَنْ اٰتِيَهُ بِهَدِيَّةٍ پہر بولا کی جان تو ای یزید ایکبار مین وارد
مدینہ ہوا زمانہ حیات رسول خدا مین اور چاہا مینی کہ کچہ تحفہ لیکی رسول خدا کی خدمت مین حاضر ہون اصحاب سی پوچہا مینی کہ رسول خدا
کو کس چیز کی رغبت ہی فَقَالُوا الطِّيبُ اَحَبُّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ اونہون نی کہا کہ بوی خوش کو حضرت نہایت دوست
رکہتی ہین پس مین دو مشک نافی اور قدری عنبر اشہب لیکی خدمت حضرت مین داخل ہوا اور وہ جناب خانہ ام سلمہ مین تہے

اختیار کرون تمہاری لیی میوہ بہشت سی بہون نی متفق ہوکی فرمایا قُل یَا حُسَیْنُ مَاشِئْتَ فَقَدْ رَضِینَا بِمَا
تَخْتَارُہُ لَنَا کہا ای حسین جو چاہو وہ طلب کرو کہ ہم سب راضی ہین پس عرض کی امام حسین نی کہ ای نانا جبرئیل سی اَنَا اَشْتَہِی
رُطَبًا جَنِیًّا کہ ہمارا جی چاہتا ہی رطب تازہ کو پس جناب رسول خدا نی فرمایا ای فاطمہ اندرون خانہ جاؤ اور جو رکہا ہو تو اوٹہا لاؤ
فَدَخَلَتْ فَاطِمَۃُ وَرَاَتْ طَبَقًا مِنَ الْبَلُّوْرِ مُغَطًّی مِنَ السُّنْدُسِ وَفِیْہِ رُطَبٌ جَنِیٌّ
پس جناب فاطمہ داخل خانہ ہوئین پس ایک طبق بلور دیکہا وہ ایک رومال سندس بہشت سی ڈہنکا ہی اور اوس مین رطب تازہ
رکہی ہین جناب فاطمہ رسول خدا کی خدمت مین لائین حضرت نی لی کی رکہ لیا ثُمَّ اَخَذَ رُطَبَۃً وَاحِدَۃً فَوَضَعَہَا
فِیْ فَمِ الْحُسَیْنِ وَقَالَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پہر حضرت نی ایک رطب لی کی اپنی پیاری نواسی کی
پہلی مونہ مین بسم اللہ کہکی دیا اور فرمایا هَنِیْئًا مَرِیْئًا لَکَ یَا حُسَیْنُ یعنی گوارا ہو تجہی ای حسین پہر دوسرا رطب اوٹہایا
فَوَضَعَہَا فِیْ فَمِ الْحَسَنِ پس بسم اللہ کہکی دہن اقدس حسن مجتبی مین دیا اور فرمایا هَنِیْئًا مَرِیْئًا لَکَ یَا حَسَنُ
پہر ایک رطب اوٹہا کی دہن شریف جناب سیدہ مین دیا اور فرمایا هَنِیْئًا مَرِیْئًا لَکِ یَا فَاطِمَۃُ پہر چوتہا رطب اوٹہا کی
دہن مبارک جناب امیر مین دیا اور فرمایا هَنِیْئًا مَرِیْئًا لَکَ یَا عَلِیُّ وَھٰکَذَا اَفْعَلُ تَلٰثَ مَرَّاتٍ اور جناب امیر کو
تین رطب کہلائی اور تینون مرتبہ ہنیا مریا لک یا علی فرمایا وَثَبَ قَائِمًا ثُمَّ جَلَسَ اور پہر بار جناب رسول خدا تعظیم کو کہڑی
ہوی اور بیٹہ گئی فَاَکَلُوْا جَمِیْعًا حَتّٰی شَبِعُوْا پس یہ سب سیر ہوکی کہایا پہر وہ کاسہ سوی آسمان چلا گیا فَقَالَتْ
فَاطِمَۃُ یَا اَبَتَاہُ لَقَدْ رَاَیْتُ الْیَوْمَ مِنْکَ عَجَبًا پس جناب فاطمہ نی عرض کی ای بابا آج مینی آپ سی امر عجیب
مشاہدہ کیا حضرت نی فرمایا ای فاطمہ رطب اول جو مینی حسین کی مونہہ مین دیا اور ہنیا مریا لک یا حسین کہا سبب اسکا یہ ہی فَاِنِّیْ
سَمِعْتُ مِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ یَقُوْلَانِ ذٰلِکَ فَقُلْتُ مُوَافِقًا لَہُمَا فِی الْقَوْلِ کہ سنا مینی میکائیل و اسرافیل
کو کہ وہ دونون کہتی ہین هَنِیْئًا مَرِیْئًا لَکَ یَا حُسَیْنُ پس مینی بہی موافقت اون کی قول کی کی جب دوسرا رطب
دیا حسن کی مونہہ مین فَاِنِّیْ سَمِعْتُ جِبْرَئِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ یَقُوْلَانِ ذٰلِکَ فَقُلْتُ مُوَافِقًا لَہُمَا پس سنا
مینی جبرئیل و میکائیل کو کہ وہ دونون کہتی ہین هَنِیْئًا مَرِیْئًا لَکَ یَا حَسَنُ پس مینی بہی موافقت کی اون کے
کہنی مین جب تیسرا رطب تمہاری مونہہ مین دیا ای فاطمہ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ حُوْرَ الْعِیْنِ یَقُلْنَ هَنِیْئًا مَرِیْئًا
لَکِ یَا فَاطِمَۃُ فَقُلْتُ مُوَافِقًا لَہُنَّ پس مینی سنا کہ تمام حوران بہشت کہتی ہین هَنِیْئًا مَرِیْئًا
لَکِ یَا فَاطِمَۃُ پس مینی موافقت کی وَاَمَّا الرُّطَبَۃُ الَّتِیْ وَضَعْتُہَا فِیْ فَمِ عَلِیٍّ مگر جب رطب مینی
مونہہ مین علی کی دیا فَاِنِّیْ سَمِعْتُ اللّٰہَ یَقُوْلُ ذٰلِکَ لَہٗ فَقُلْتُ مُوَافِقًا لِقَوْلِ اللّٰہِ پس جو
سنا مینی کہ پروردگار عالم فرماتا ہی هَنِیْئًا مَرِیْئًا لَکَ یَا عَلِیَّ ابْنَ اَبِیْ طَالِبٍ پس مینی بہی موافقت کی کلام
خدای عز و جل کی ثُمَّ نَاوَلْتُ عَلِیًّا رُطَبَۃً ثُمَّ رُطَبَۃً وَاَنَا اَسْمَعُ الْحَقَّ یَقُوْلُ پہر مینی دوسرا

زار زار روتی تھی فجاء رجل یقال لہ زھیر فقال ایھا الامیر ھب لی ھذہ المراۃ واشار
الی ام کلثوم اخت الحسین پس آیا ایک شخص زہیر نام یوں عرض کرنے لگا یزید سے اے امیر یہ لونڈی مجھے دے تا میرے
گھر کی خدمت کیا کرے اور اشارہ کیا طرف ام کلثوم دختر جناب فاطمہ کی اور ہات بڑھایا فقالت لہ قطع اللہ یدیک
یا عدو اللہ جناب ام کلثوم نے کہا خدا قطع کرے ہات تیرا اے دشمن خدا جب یہ کلام زہیر نے سنا بہت متعجب ہوکر کہنے
لگا یہ لوگ کس قبیلے کے ہیں اور گمان اوسکا تہا کہ اسیران ترک و روم ہیں فقال علی بن الحسین ھذہ بنت
بنت رسول اللہ جناب امام زین العابدین نے فرمایا اے شخص یہ قیدی ترک و روم نہیں ہے اے زہیر یہ بیٹی ہے فاطمہ زہرا
دختر رسول کی اور ہیں ہم فرزند رسول خدا و ھذہ بنات فاطمۃ الزھراء اور یہ بیٹیاں فاطمہ زہرا کی ہیں جو آج
ذلت سے دربار یزید میں کہڑی ہیں پس زہیر یہ سنکر روتا ہوا مجلس یزید سے باہر گیا اور ہات اپنا کاٹ کے بائیں ہات میں لیکے سامنے
حضرت ام کلثوم کے آیا فقال یا بنت رسول اللہ عافینی اور عرض کرنے لگا اور روکے اے دختر رسول خدا
مجھے معلوم نہ تہا کہ تم دختر جناب فاطمہ ہو اب قصور میرا معاف کرو اور خدا سے دعا کرو کہ توبہ میری قبول ہو پھر روتا ہوا چلا گیا
اور کسی نے اوسے نہ دیکھا کہ کیا ہوا

روایت پنجاہ و ششم نزول رطب بہر مصاحبت اہلبیت اور جانا سر اقدس کا مجلس یزید میں اور حال عبد الوہاب وکیل بادشاہ روم کا

بعض کتب مناقب میں منقول ہے دخل النبی یوما دار فاطمۃ کہ ایک روز تشریف لائے
جناب رسول خدا خانہ جناب فاطمہ زہرا میں فقال لھا ان اباک الیوم ضیفک پس فرمایا اے فاطمہ آج باپ
تمہارا گہر میں تمہارے مہمان ہے اور اوس روز جناب سیدہ مع حسنین فاقے سے تہیں فقالت یا ابت ان الحسن
والحسین یطالبانی شیئا من الزاد فلم اجد لھما شیئا جناب سیدہ نے عرض کی اے بابا کیا
کہوں میں کہ میرے حسن اور حسین نے مجھسے کہانا طلب کیا مجھسے کچھہ نہو سکا اون کے لیے کہ اونہیں کچھہ کہلاؤں اور وہ
فاقے سے ہیں ثم ان النبی دخل وجلس مع علی و فاطمۃ والحسن والحسین
پس یہ سنکے جناب رسول خدا تشریف لائے جناب امیر و جناب فاطمہ اور جناب حسنین کے ساتھہ بیٹھے ناگاہ جبرئیل نازل ہوے اور
کہا کہ اے رسول خدا علی الاعلی بعد سلام تحیۃ کے فرماتا ہے قل لعلی و فاطمۃ والحسن والحسین ای
شیء تشتھون من فواکہ الجنۃ کہ پوچھو علی و فاطمہ اور حسن اور حسین سے کہ کس چیز کو تمہارا جی چاہتا ہے
میوہ ہائے جنت سے پس جناب رسول خدا نے فرمایا کہ پروردگار عالم نے جانا بہوک کو تمہاری پس میوہ ہائے بہشت سے
کس چیز کی خواہش ہے تمہیں طلب کرو فامسکوا عن الکلام حیاء من النبی ولم یردوا جوابا
پس سب خاموش رہے اور شرم سے کچھہ جواب نہ دیا پس جناب امام حسن نے کہ سب میں کم سن تہے عرض کرنے لگے اگر اجازت ہو
مجھے اے پدر بزرگوار اور اے مادر نامدار اور اے برادر خوش کردار اختار لکم من فواکہ الجنۃ تو میں

پس یزید بولا یہ کون ہی اور کیون تم اس اندہی کو قید کرکی لائی ہو یہ سنکر وہ جوان حبشی بولا آہ آہ ای یزید مین ہون غلام علی اکبر کا کہ تیری فوج نی اوسی قتل کیا اور شومی طالع نی مجہی سعادت شہادت سی باز رکہا یزید بولا کہ احوال شہادت اوسکا فقال انہا لا
تیلو لما اراد البراز قدمت علیہ وقلت لہ ہل من رخصۃ یا مولانا فقال انا احق
بالقتل منک ای امیر کیا کہون مین جسوقت علی اکبر امام حسین سی رخصت ہوی اور ارادہ قتل گاہ کا کیا تو آنسو امام عالیمقام کی جاری ہوی اور بی اختیار آہ آہ کرتی تہی اور علی اکبر بہی زار زار روتی تہی اوسوقت مین نی اپنی مولاسی عرض کی ای آقا میری امید وار ہون پہلی مجہی رخصت جہاد دیجی تا مین اپنی جان آپ پرسی نثار کرون یہ سنکی علی اکبر نی فرمایا کہ مین سزاوار تر ہون کہ جناب امام حسین پرسی جان نثار کرون مگر ای شدلیف لازم ہی تجکو کہ میری پدر مظلوم کی مدد اور یاری سی دست بردار ہونا کہ اب وہ اکیلی ہین فبکی بکاء اشدیدا ثم برز الی المیدان وقاتل قتالا شدیدا حتی قتل من القوم
ثلثمائۃ وخمسین فارسا یہ فرما کی علی اکبر بہت رویا اور میدان مین آیا اور مانند شیر خشمناک کی اوس قوم جفاکار پر حملہ کرنی لگا یہان تک کہ تہوڑی دیر مین تین سو پچاس سوار اوس ستمگار امی نی تین دن کی پیاس مین ہلاک کیی وقد اثخنۃ الجراح وکظہ العطش مگر اوسوقت وہ صاحبزادہ نہایت زخمی ہوگیا تہا اور پیاس کی کمال شدت سے کہ تین روز سی اوس شبیہ رسول خدا کو پانی نہ ملا تہا فضربہ ملعون علی ام راسہ فسقط وھو ینادی
ای یزید ایک ملعون نی تیری لشکر سی آگی ایسی ایک تلوار اوسکی پیشانی نورانی پر ماری کہ گہوڑی سی نیچی گر پڑا اور باواز ضعیف و دردناک پکارا یا ابتاہ ھذا جدی محمد ن المصطفی صلی اللہ علیہ والہ وھذا جدی
علی ن المرتضی وھذہ جدتی فاطمۃ الزھراء الیک مشتاقون العجل العجل
ای بابا میرا کام تمام ہوا اور میری پاس جد بزرگوار میری رسول خدا اور علی مرتضی اور دادی میری فاطمہ زہرا تشریف لائے ہین لیکن سبب آپکی مشتاق ہین جلدی آو فخرجت النساء من مضاربھن فی بکاء وعویل وانا
معھن پس یہ آواز اکبر سنکر مائین ہوبہیان اوسکی اور سب عورتین بی حواس سر و پا برہنہ روتی اور چیخین مارتی ہوی خیمہ سے باہر نکل آئین مین بہی اون کی ساتہہ روتا ہوا لعش علی اکبر پر آیا وہ سب بیبیان لعش ہمشکل نبی کی گرد نوحہ وشیون کرنی لگین
ثم انکبت امہ علیہ ونادت پہر ای یزید مادر اکبر نی بیتاب ہوکر لعش اکبر پر اپکو گرا دیا اور رونی مین زور و
کرنی لگین واقرۃ عیناہ واثمرۃ فواداہ واعلی اکبراہ ہای ای نور دیدہ میری ہای ای میوہ دل میرے ہای لعل میری علی اکبر افسوس یہ جوانی تیری کاش مجہی موت آتی اور اسطرح تجہی زمین پر پڑا خون مین تڑپتا نہ دیکہتی فعند
ذلک لطمت وجھی لطما شدیدا اوسوقت جہان روشن میری انکہون مین تیرہ تاریک ہوگیا اور اس قدر منہ پر طمانچی ماری کہ آخر اندہا ہوگیا اور بیہوش ہوکر زمین پر گر پڑا فبکی بکاء شدیدا حتی غشی علیہ
پس یہ نقل کرکی وہ غلام اس قدر رویا کہ روتی روتی بیہوش ہوگیا یزید بہی یہ ماجرا سنکر سر جہکای رویا کیا اور تمام اہلبیت بہی

فاطمہ کی سر برثابت نہین ہی فَجَآءَ جِبْرَئِیْلُ لَہَا بِثِیَابٍ مِنَ الْجَنَّۃِ وَحُلِیٍّ وَحُلَلٍ لَمْ یُرَ مِثْلُہَا کہ ناگاہ
جبرئیل امین بفرمان رب العالمین برای جناب سیدہ پوشاک نفیس جنت اور زیورہای پربہا اور حلہ ہای بی بہا لیکر حاضر ہوی کہ کسی نے
ویسا زیور و لباس نہ دیکہا تہا فَلَبِسَتْہَا فَاطِمَۃُ وَتَحَلَّتْ بِہَا فَتَعَجَّبَ النَّاسُ مِنْ زِیْنَتِہَا وَلَوْنِہَا وَطِیْبِہَا
جناب سیدہ نے وہ زیور و لباس پہنا تو دیکہنی والی نہایت متعجب تہی زینت و رنگ و بوی لباس سی فَلَمَّا دَخَلَتْ فَاطِمَۃُ
دَارَ الْیَہُوْدِ سَجَدَ لَہَا نِسَاؤُہُمْ وَقَبَّلْنَ الْاَرْضَ بَیْنَ یَدَیْہَا پس زنان یہود تو آمادہ تہین استہزا پر کہ جناب
سیدہ نہایت لباس بوسیدہ سی آئین گی اور زیور اونہین کہان میسر ہی اور وہ مالک نعوذ باللہ زینت و آرایش سی ہم زنان یہود دیکہیگی
دیکہکی نہین برگزیدہ اور جناب سیدہ کو سجدہ تعظیمی کیا اور زمین سامنی کی چومنی لگین اور اسی سبی زیادہ یہود مشرف اسلام سے
مشرف ہوئی آہ آہ اب مقام سر پیٹنی اور خاک اڑانی کا ہی کہ جس بی بی کا یہ مرتبہ ہووی اوسی بی بی کی بیٹیون کو منافقان
امت نی کہ دعوی اسلام کرتی تہی سر برہنہ کیا اور چادر سرون سی اون کی اوتار لین اور اس ظلم و ستم سی اونہین قید کیا جیسا جناب
صاحب الامر زیارت جناب سید الشہدا مین فرماتی ہین یا ابا عبد اللہ قید کیا اہل حرم کو تمہاری مثل لونڈی غلامون کی وَصُفِّدُوْا
فِی الْحَدِیْدِ فَوْقَ اَقْتَابِ الْمَطِیَّاتِ اور جکڑا اونہین زنجیرہای آہنین مین اور اونٹون کی تلْفَحُ وُجُوْہَہُمْ حَرُّ
الْہَاجِرَاتِ یُسَاقُوْنَ فِی الْبَرَارِیْ وَالْفَلَوَاتِ ای جد بزرگوار منہ اون کی حرارت آفتاب سی جلتی تہی اور صحرا
صحرا بیابان بیابان پہراتی تہی اَیْدِیْہِمْ مَغْلُوْلَۃٌ اِلَی الْاَعْنَاقِ یُطَافُ بِہِمْ فِی الْاَسْوَاقِ اولاد فاطمہ کا
یہ حال کیا تہا کہ ہات اون کی گردنون مین باندہ دئی تہی اور اس صورت سی پہراتی تہی قَالَ الرَّاوِیْ کُنْتُ ذَاتَ
یَوْمٍ فِیْ مَجْلِسِ یَزِیْدَ بْنِ مُعَاوِیَۃَ اِذْ سَمِعْتُ صَیْحَاتٍ وَزَعَقَاتٍ کتب معتبرہ مین منقول ہی راوی
کہتا ہی کہ میں ایک روز مجلس یزید مین بیٹہا تہا کہ ناگاہ ایسی آواز نوحہ و شیون کی میری کان مین آئی کہ دل میرا کہٹنی
لگا اور آنکہون سی میری آنسو جاری ہوی فَرَاَیْتُ عِشْرِیْنَ نِسْوَۃً کَسَبَایَا التُّرْکِ وَالرُّوْمِ قَدْ غَیَّرَتْ
وُجُوْہَہُنَّ مِنْ اَثَرِ الشَّمْسِ وَالْحَرِّ پس دیکہا مینی کہ قریب بیس عورتون کی باحال پریشان مانند اسیران ترک و روم کے
اوس مجلس مین آئین کہ منہ اون کی حرارت آفتاب سی متغیر ہو گئی تہی وَعَلٰی خُدُوْدِہِنَّ مِنْ اَثَرِ اللَّطْمِ وَالدُّمُوْعُ
تَسِیْلُ اور رخساری اون کی بسبب طمانچی مارنی کی نیلی ہو گئی تہی اور آنسو اون کی جاری تہی ثُمَّ جَعَلُوْا
یَعْرِضُوْنَہُنَّ عَلَیْہِ وَاحِدَۃً وَاحِدَۃً وَہُوَ یَقُوْلُ اور قوم جفا کار ایک ایک کو سامنی لاتی تہی اور یزید لعین
پوچہتا تہا مَنْ ہٰذِہٖ وَمَنْ تَکُوْنُ یہ کون ہی اور یہ کون ہی اور وہ لعین کہتی تہی ہٰذِہٖ اُمُّ کُلْثُوْمٍ وَہٰذِہٖ زَیْنَبُ
وَہٰذِہٖ سُکَیْنَۃُ ای امیر یہ ام کلثوم ہی یہ زینب ہی اور یہ سکینہ ہی ثُمَّ نَظَرْتُ اِلٰی غُلَامٍ اَعْمٰی قَدْ
غُلَّتْ یَدَیْہِ اِلٰی عُنُقِہٖ وَہُوَ یَبْکِیْ پہر میری نی دیکہا ایک غلام نابینا کی طرف کہ ہاتہ اسکی رسی سی گردن مین
اوسکی بندہی تہی اور بی اختیار روتا تہا فَقَالَ مَنْ ہٰذَا قَالَ آہ آہ اَنَا مَوْلَا عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ الْاَکْبَرُ

قسم فرش سی ایک چمڑا گوسفند کا تہا کہ دنکو اوسپر اونٹ کو کہانا کہلاتا تہا اور رات کو اوسی پر وہ معصومہ اور جناب امیر بچہا کر سوتی تہی اور چادر
شریف بارہ جگہ سی پیوند لگی تہی وفی الخرائج والجرائح ان علیا علیه السلام استقرض من یهودی
شعیرا فاسترهنه کتاب خرائج الجرائح مین منقول ہی کہ جناب علی ابن ابی طالب نی تہوڑی جو ایک یہودی سی
قرض مانگی اوس نی کہا کچھ چیز گرو رکھو تو دیتا ہون فدفع الیه ملاءة فاطمة علیها السلام وکانت من
الصوف پس حضرت نی چادر جناب سیدہ اوسی دی اور وہ چادر بالون کی تہی پس اوسی یہودی نی گہر مین لیجا کر رکہا
جب رات ہوئی تو زوجہ اوسکی اوس مکان مین گئی کہ جہان وہ چادر رکہی تہی وهی تشتعل فرأت نورا ساطعا
فی البیت اضاء منه کله تو دیکہا اوسنی کہ ایک شعلہ نور ایسا ہی کہ تمام مکان روشن ہو رہا ہی فانصرفت
الی زوجها فاخبرته سو وہ آئی اپنی شوہر پاس اور خبر دی اس ماجرے کی پس متعجب ہوا یہودی اور بہول گیا چادر
جناب سیدہ کو فنهض مسرعا ودخل البیت واذا ضیاء ذلک الملاء کانه
تشتعل من بدر منیر یلمع من قریب فتعجب من ذلک دوڑا یہودی بیکسی اور آیا اوس
مکان مین تو دیکہا اوسنی کہ روشنی اوس چادر اقدس کی ایسی پہیلی ہی کہ جیسی چودہوین رات کا چاند روشن ہوتا ہی یہ دیکہکی بہت
متعجب ہوا جب غور سی دیکہا تو جانا کہ یہ چادر جناب سیدہ کی ہی پس یہودی نی اپنی عزیزون کو جمع کیا اور اوسکی زوجہ نی اپنی اقربا کو
تا آنکہ اسی یہودی جمع ہوی اور چادر اقدس کی کرامت دیکہہ کی سب اوسکی برکت سی مسلمان ہوی وایضا فی الخرائج
ان الیهود کان لهم عرس فجاؤا الی رسول الله اور یہ بہی کتاب خرائج مین منقول ہی کہ ایکبار یہودیون مین
کچھ شادی تہی وہ خدمت جناب رسول خدا مین حاضر ہوی فقالوا لنا حق الجوار اور عرض کی کہ ہمارا اپنی
حق ہی آپ پر حق ہمسایہ پس ہم سوال کرتی ہین کہ اپنی بیٹی فاطمہ زہرا کو ہمارے گہر مین مہمان بہیجنی کی اجازت دیجیے حتی
یزداد عرسنا بها حسنا والحوا علیه تا آنکہ زیادہ ہو وی جانی سی جناب سیدہ کی عشرت اور حسن
شادی ہمارا اور بہت منتین کین فقال انها زوجة علی بن ابی طالب وهی فی حکمه فسالوه
ان یشفع الی علی فی ذلک حضرت نی فرمایا کہ فاطمہ زوجہ علی ابن ابی طالب ہی اور اون کی تابع حکم
ہی مین فاطمہ کی بہیجنی کا مختار نہین ہون عرض کی یہودون نی پہلی سفارش کیجیے اس امر مین جناب امیر سی وقد جمع
الیهود بالطیم والزبر من الحلی والحلل وظنوا ان فاطمة تدخل بمذلتها
واردوا استهانة بها اور جمع ہوی یہودی نہایت زینت و آرایش سی ساتھ زیورہای نفیس اور
حلہ ہای پاکیزہ کی اور گمان کیا کہ ہم اور ہماری عورتین تو آسایش و زینت سی ایسی لباس فاخرہ پہنی ہین اور جناب فاطمہ
اوس دلق سی لباس بوسیدہ پہنی ہوئی اور رداے کہنہ پیوند کی اوڑہی ہوئی آئین گی تو باعث اون کی ذلت کا ہوگا
اور جناب رسالتمآب اور جناب ولایت مآب بہی اس تشویش مین تہی کہ اس مشکل حل کیا مصلحت جناب فاطمہ کو کہا جناب

اُمّیۃ فاطمۃ روایت پنجاہ و ہفتم فضائل جناب سیدہ پھر دیکھنا جناب
سیدہ کو حضرت آدم کا اور چادر اون معصومین کی گروہونی اور جانا جناب سیدہ کا
خانہ ہووین پھر مصائب اہلبیت اور بانٹنا زبیر کا جناب ام کلثوم کو
کنیزی مین رُوِیَ فِی کِتَابِ دَلَائِلِ النَّبِیِّ اَنَّہُ قَالَ روایت کی ہی کتاب دلایل النبی مین کہ مصنف اوسکا
ایک علما کی اہل سنت سی ہی اور جناب امام حسن عسکری سی کتب شیعہ مین منقول ہی لَمَّا خَلَقَ اللّٰہُ آدَمَ وَحَوَّا فِی الْجَنَّۃِ
جب خلق کیا خدا نی آدم وحوا کو بیچ جنت کی فَقَالَ آدَمُ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ السَّلَامُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ اَحْسَنَ
مِنَّا پس کہا آدم نی ازراہ فخر ومباہات کی کہ ہم سی بہتر حق تعالی نی کسیکو خلق نہین کیا فَاَمَرَ اللّٰہُ جِبْرَئِیْلَ فَاَخَذَ ھُمَا اِلَی
الْفِرْدَوْسِ پس حکم کیا پروردگار عالم نی جبرئیل کو کہ آدم وحوا کو فردوس برین مین لیجاو بموجب حکم خالق انہین جبرئیل فردوس
مین لی گئی فَرَأَیَا جَارِیَۃً عَلٰی رَاْسِہَا تَاجٌ مِنْ نُوْرٍ وَفِیْ اُذُنَیْہَا قُرْطَانِ مِنْ نُوْرٍ قَدْ اَشْرَقَتِ
الْجِنَانُ مِنْ نُوْرِ وَجْہِہَا پس دیکھا اون ہونی ایک صاحبزادی کو کہ نور جمال سی اوس کی تمام جنت روشن ہی اور ایک
تاج اوس کی سر پر رکھا ہی اور دو گوشواری نور کی اوسکی کان مین ہین قَالَ آدَمُ مَنْ ھٰذِہٖ حضرت آدم نی حیران ہوکر
پوچھا ای جبرئیل یہ لڑکی کون ہی قَالَ فَاطِمَۃُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ مِنْ وُلْدِکَ جبرئیل نی کہا ای آدم یہ فاطمہ بیٹی جناب محمد
مصطفی کی ہی کہ تمہاری نسل سی ہونگی قَالَ فَمَا التَّاجُ قَالَ بَعْلُہَا عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ آدم بولی یہ تاج کیسا ہی
سر پران کی جبرئیل نی کہا یہ تاج شوہر ان کی علی ابن ابیطالب وصی رسول خدا ہین قَالَ فَمَا الْقُرْطَانِ قَالَ
ھٰذَانِ وَلَدَاھَا الْحَسَنَانِ پھر کہا حضرت آدم نی یہ گوشواری کیسی ہین جبرئیل بولی یہ فرزندان کی حسن اور
حسین ہین قَالَ اُخُلِقُوْا قَبْلِیْ حضرت آدم متحیر ہوکی بولی یہ کیا قبل میری خلق کیی گئی ہین قَالَ ھُمْ مَوْجُوْدُوْنَ
فِیْ غَامِضِ عِلْمِ اللّٰہِ قَبْلَ اَنْ تُخْلَقَ بِاَرْبَعَۃِ آلَافِ سَنَۃٍ جبرئیل بولی کہ یہ غامض علم الہی مین
موجود تھی چار ہزار برس پہلی تمہاری پیدایش کی وای ہی اس دنیای ناپایدار پر ایسی بی بی اس دنیا مین ایسی نادار تہی کہ
بارہا فاقہ پر فاقہ کرتی تہی رات کو عبادت خدا مین مشغول رہتی تہین اور دن کو کاروبار خانہ مین مشغول ہوتی تہین روایت
صحیحہ مین وارد ہوا ہی کہ اس قدر پانی جناب سیدہ نی بہرا تہا کہ مشک کا اثر سینہ پر پڑگیا تہا اور کپڑی جہاڑو دینی اور کہانی پکانی
سی سیاہ ہوگئی تہی اور روایت ہی حضرت سلمان سی کہ اونہون نی کہا دَخَلْتُ بَیْتَ فَاطِمَۃَ وَھِیَ جَالِسَۃٌ
عِنْدَ الرَّحَا وَیَدَاھَا مَجْرُوْحَتَانِ پہر گیا مین ایکدن خانہ جناب فاطمہ مین دیکہا مینی کہ وہ جناب چکی کی پاس
بیٹہی ہین اور دونون ہاتہ زخمی ہین اور امام حسین بہوک سی روتی ہین عرض کی مینی ای سیدہ میری فضہ خادمہ ہی تو آپ کی
موجود ہی اوسی کام لیجیی اوس شفیعہ روز جزا نی فرمایا ای سلمان مجہی رسول خدا نی فرمایا ہی کہ ایکدن کام تمام گہر کا تم کیا کرو
اور ایکدن فضہ سی کام لیا کرو تو ای سلمان آج میری کام کی باری ہی اس محنت ومشقت مین اوقات بسر کرتی تہین اور

ایک حقہ طلا لٹکتا ہے اوس حقہ سے ایک سم ہے یقولون هذا حافر حمار رکبه عیسی کہتے ہیں کہ وہ سم اوس خر عیسی کا ہے
جس پر وہ جناب سوار ہوا کرتے تھے اور گرد اوس حقہ کی زینت ہے طلا اور پارچہ ہائے نفیس قیمت سے پس ہر سال ایک خلائق کثیر قوم نصاریٰ کے
سے اوس معبد میں حاضر ہوتی ہیں اور طواف کرتی ہیں گرد اوس حقہ کی اور بوسے لیتی ہیں اوسکی اور دعا مانگتی ہیں قضائے حوائج جناب قاضی
الحاجات سے بوسیلہ اوس سم کی کرتی ہیں یہ آداب وآئین ہے اوس سم کی ساتھ کہ جسپر گمان کرتی ہیں کہ وہ سم اوس خر کا ہے کہ جسپر حضرت
سوار ہوتے تھے وانتم تقتلون ابن بنت نبیکم اور تم نے قتل کیا پسر دختر پیغمبر کو اپنے فلا بارک الله
فیکم ولا فی دینکم پس خدا برکت نہ دے تم میں اور تمہارے دین میں یزید نے یہ کلام سنکر حکم کیا اقتلوا هذا النصرانی
لئلا یفضحنی فی بلاده قتل کرو اس نصرانی کو تا اپنے شہر میں جاکر مجھے رسوا نکرے نصرانی حکم قتل سنکر بولا اتقتلنی یا
یزید آیا اب تو مجھے قتل کرتا ہے اے یزید یزید نے کہا ہاں نصرانی نے کہا میں نے ایک خواب دیکھا ہے اوسے سن لے یزید نے کہا کہہ نصرانی
نے کہا میں نے خواب میں رات کو تمہارے پیغمبر کو دیکھا ہے یقول یا نصرانی انت من اهل الجنة فرماتے تھے اے نصرانی تو
اہل جنت سے ہے پس میں جسوقت چونکا تو متعجب ہوا کہ میں کہاں اور بہشت کہاں لیکن اب یقین ہوا کہ پیغمبر تمہارا صادق اور دین
اوسکا برحق ہے شاہد رہو تم سب کہ بتصدیق تلک کہتا ہوں میں اشهد ان لا اله الا الله وان محمدا
رسول الله ثم وثب الی راس الحسین بن یہ کہتے ہی دوڑ کے لپٹ گیا جاکر سر مطہر سے امام حسین سے فضمه
الی صدره اپنے سینے سے سر اوس مظلوم کا لگایا وجعل یقبله ویبکی اور یہ حال تھا کہ علی الاتصال بوسے اوس سر کے
لیتا تھا اور روتا تھا یہاں تک کہ وہ مرد با ایمان سر اقدس امام مظلوم غریب پر نثار ہو گیا اور اوسکے سر کو بھی سر امام کی ساتھ رکھدیا
سبحان الله نصاریٰ تو یہ حق شناسی کریں اور یزید لعین مسلمان کہلاکے شرم نکرے چنانچہ ابو مخنف وغیرہ نے روایت کی ہے کہ جب
بعد اوسکے یزید پلید نے حکم کیا کہ سر فرزند فاطمہ جگر گوشہ رسول خدا کا در قصر پر اوس شریر کے لٹکائیں جب سر اوس شفیع روز جزا کا
دروازہ محل پر لٹکایا فلما سمعت هند بنت عامر کشفت راسها وخرجت عن دارها وجاءت
فی مجلس یزید پس جب خبر یہ ہند دختر عامر نے سنی کہ زوجہ تھی یزید کی کہ سر فرزند زہرا کا تو میرے دروازے پر لٹکایا گیا ہے
اور دختران فاطمہ سر برہنہ مجلس عام میں یزید کی زیر تخت کھڑی ہیں چادر سر سے اوتار کے پھینک دی اور سر کھول کے گھر سے باہر
نکل گئی اور مجلس یزید میں آئی وقالت یا یزید راس الحسین ابن فاطمة بنت رسول الله مصلوب
علی باب داری اور بولی اے یزید سر فرزند فاطمہ دختر رسول الله کا میرے محل کی دروازے پر لٹکایا ہے پس یزید دوڑا
اور کپڑا اوسکے سر پر ڈال دیا وردها الی دارها اور اوسے اولٹا گھر کو پھیر دیا اور بولا کہ اے ہند بین کر فرزند
رسول الثقلین حسین پر کہ وہ بزرگ قریش تھے افسوس یزید کو ہند کی بے پردگی کا تو یہ خیال ہوا کہ آپ دوڑکر اوسے چادر اوڑھائی اور
دختران فاطمہ زہرا کا کہ جنکی ماں کا جنازہ شب کو اوٹھا تھا یہ تخت یزید بازاروں میں رسیاں بندھے ہوئے کھڑی پیٹی ہوئے
انبوہ عام میں کھڑی ہوں ان کی عزت وحرمت کا کسیکو پاس نہو کہ ایک چادر اوسے اوڑھائے اللهم العن بنی

کہا او رکہنی لگا اَفَہِمْتَ مَا فَعَلْتَ ای علی ابن الحسین کچھ سمجھی تم کہ کیون طلوع ہوا تمہارا یعنی اپنا بات سے کہا نہ پایا [illegible]
تُرِیْدُ اَنْ لَا تَکُوْنَ لِاَحَدٍ عَلٰی مِنَّۃٌ غَیْرَکَ ارادہ کیا ہے تو نے کہ سوا تیری اور کسیکا احسان مجھ پر نہو یزید ستمگر
بہت خوش ہوا اور بولا واللہ یہی ارادہ تہا میرا بعد لڑائی اوس لعین نے سر مقدس جناب امام حسین علیہ السلام زیر تخت اپنے رکہوایا
اور خود بہی شراب پیتا تہا اور اپنی مصاحبونکو بہی پلاتا تہا اور کہتا تہا اِشْرَبُوْا ھٰذَا شَرَابٌ مُبَارَکٌ وَرَاْسُ عَدُوِّنَا
بَیْنَ یَدَیْنَا پیو شراب کہ یہ شراب مبارک ہے اور سر ہماری دشمن کا سامنی رکہا ہے وَنَحْنُ نَاْکُلُ وَنَشْرَبُ وَنُفُوْسُنَا
سَاکِنَۃٌ وَقُلُوْبُنَا مُطْمَئِنَّۃٌ اور ہم کہاتی ہین اور پیتی ہین اور نفس ہماری ساکن ہین اور دل ہماری اطمینان سے
ہین یعنی حسین کو قتل کیا اندیشہ ہماری سلطنت کا گیا حضرات یہ کم مصیبت نہین ہے کہ یزید تو تخت پر بیٹھا ہوا شراب پیے اور سر
فرزند رسول خدا زیر تخت رکہا ہو غرض جناب امام زین العابدین سے یہ روایت ہے کہ مجلس یزید مین ایک وکیل بادشاہ روم
کہ نہایت اشراف قوم اور بزرگان روم سے تہا آیا اور یزید کو اوس سر کٹنی سے بہت مسرور پایا تو یزید سے پوچہنی لگا یَا
مَلِکَ الْعَرَبِ رَاْسُ مَنْ ھٰذَا ای بادشاہ عرب یہ سر کس کا ہے یزید نے کہا مَالَکَ لِھٰذَا الرَّاْسِ تجہے
کیا کام ہے اس سر سے اون نے کہا مین جب جاتا ہون اپنے شہر کیطرف تو بادشاہ ہمارا ہر ایک چیز سے سوال کرتا ہے پس ای بادشاہ
اس سر کی قصہ سے آگاہ کر تا کہ تیری خوشی مین مین بہی شریک ہون یزید نے اوس سے کہا ھٰذَا رَاْسُ حُسَیْنِ بْنِ عَلِیِّ
بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ یہ سر حسین کا ہے جو پسر علی ابن ابی طالب کا تہا پہر رومی نے کہا وَمَنْ اُمُّہٗ ماں کا اوسکی کیا نام
قَالَ فَاطِمَۃُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰہِ یزید نے کہا ماں اوسکی فاطمہ بیٹی رسول خدا کی تہی پس نصرانی نے کہا اُفٍّ
لَکَ وَلِدِیْنِکَ اف ہو واسطے تیری اور تیری دین کی ای یزید تیری دین سے تو میرا دین بہتر ہے کہ باپ میرا اولاد داود
پیغمبر سے تہا وَبَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ اٰبَاءٌ کَثِیْرَۃٌ اور درمیان میری اور حضرت داود کی بہت پشت کا فاصلہ ہے باوجود اسکے
نصاری تعظیم میری کرتی ہین وَیَاْخُذُوْنَ مِنْ تُرَابِ قَدَمِیْ تَبَرُّکًا بِاَنِّیْ مِنْ حَوَافِدِ دَاوٗدَ
اور لیجاتی ہین خاک میری زیر قدم کی تبرک سمجہ کی بسبب اسکی کہ باپ میرا اولاد داود سے تہا وَاَنْتُمْ تَقْتُلُوْنَ ابْنَ
بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ اور ای ہی پسر کو قتل کیا تمنی بیٹا دختر رسول خدا کا وَمَا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ نَبِیِّکُمْ اِلَّا اُمٌّ
وَاحِدَۃٌ حالانکہ نہین ہے درمیان اوس مقتول کی اور درمیان تمہاری نبی کی فاصلہ مگر ایک فقط ماں [illegible]
فاطمہ کا پس برا ہے دین تمہارا اور یہ ہوا کہ اگر نقل کنیسہ حافر کی سن تو مین بیان کرون یزید بولا کہ [illegible]
ملک روم کی دو شہرون کی بیچ مین ایک دریا واقع ہے کہ مسافت اوسکی [illegible] طول [illegible]
طول اوسکا ہشتاد فرسخ کا ہے حقتعالی نے مثل اسکی شہر بزرگ خلق نہین کیا [illegible]
[illegible] اوس شہر کی عود وغیرہ [illegible] اور سوا نصاری کی کسی کا [illegible]
[illegible] اَعْظَمُھَا کَنِیْسَۃُ الْحَافِرِ [illegible]

حضرت نے سبب گریہ کا سوال کیا عرض کرنے لگا کہ یا مولا سن میرا سو برس کا ہے اور ضعف و ناتوانی نے مجھ پر غلبہ کیا ہے شب و روز انتظار
اجل میں رہتا ہوں لیکن عمل قبیح کا ڈر ہے کہ روز قیامت کو رسوا کرین گے مجھے حضرت نے فرمایا کہ اے شیخ روز قیامت کو ہم تیری شفاعت
کو موجود ہین اور بہت سی تشفی فرمائی اور پھر فرمایا أَيْنَ أَنْتَ مِنْ قَبْرِ جَدِّيَ الْحُسَيْنِ الْمَظْلُومِ کتنی دور ہے تو میری جد مظلوم
امام حسین کی قبر سے اوسنے عرض کی بہت قریب ہون فرمایا حضرت کی زیارت کو بھی جاتا ہے عرض کی اوسنے اکثر اتفاق جانیکا ہوتا ہے
فرمایا حضرت نے اے شیخ یہ ایک خون ہے فرزند فاطمہ کا کہ پرسش کریگا اوسکی اللہ تعالی اے شیخ نہین پہنچا ایسا صدمہ کسی کو جیسا کہ
پہنچا ہے میرے جد عالی مقدار حسین مظلوم کو بتحقیق کہ قتل کیا اوس مظلوم کو بدترین اہلبیت کی سب نصیحت کرتی تھی خدا کی واسطے
اور صبر کرتی تھی اوسکی بلا اور رضا مین اے شیخ جب قیامت قایم ہوگی تو تشریف لاتین گی رسول خدا میدان مین حشر کی وَمَعَهُ
الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اور اونکی سات امام حسین بھی ہون گی وَيَدُهُ عَلَى رَأْسِهِ يَقْطُرُ دَمًا
اور ہات رسول خدا کا سر مقدس امام حسین پر ہوگا اور سر جناب امام حسین شہید سے لہو کی قطرے ٹپکتی ہون گی پس رسول خدا
رو کی درگاہ جناب باری مین عرض کرین گی يَا رَبِّ سَلْ أُمَّتِي فِيمَ قَتَلُوا ابْنِي اے پروردگار پوچھہ میری امت سے
کہ کس جہت سے اونہون نے قتل کیا میری فرزند کو پس غضب مین آیگا خدا اے عامل اور داخل ہون گی قاتلان حسین آتش جہنم مین
پس کیونکر نہ روتین رسول خدا اور کسطرح نہ داخل ہون وہ شقی جہنم مین کہ سر رسول کی نواسی کا کہ جسکا لڑکپن کا رخسار رسول خدا
سی دیکھا نہ جاتا تھا کاٹ کی ایک شتر بے مہار کی لبی لیگی اور اہلبیت اوسکی طوق و زنجیر مین جکڑی ہوئی ہمراہ اوسکی تھی اور سب
ملعون خوشی کرتی تھی اوس سر کی کٹنی کی اور ہر راہ مین پوچھتا تھا ملعون هَذَا الرَّأْسُ یہ سر کس کا ہی جسکی کٹنی کی خوشی کرتے ہو
تو وہ ہو نہ رسول خدا کیطرف اشارہ کرتی تھی اور کہتی تھی هَذَا رَأْسُ خَارِجِيٍّ خَرَجَ عَلَى الْأَمِيرِ معاذ اللہ
یہ سر ایک خارجی کا ہے کہ خروج کیا تھا اوسنے امیر پر اوس کا سر لاتین ہین نذر یزید کو وَقَالَ الصَّادِقُ لَمَّا أُدْخِلَ
رَأْسُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ اور جناب امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جس وقت داخل کیا گیا سر حسین ابن علی مجلس یزید مین وَ
أُدْخِلَ عَلَيْهِ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ وَبَنَاتُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ اور داخل کی گئی دربار عام مین جناب امام
زین العابدین اور دختران جناب امیر المومنین مقید تھی بطوق و زنجیر یزید لعین بولا يَا عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ
الَّذِي قَتَلَ أَبَاكَ شکر ہے واسطے اوس خدا کی کہ جسنے قتل کیا ہے تیری باپ کو حضرت نے فرمایا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى مَنْ
قَتَلَ أَبِي لعنت ہے خدا کی اوسپر جسنے میری بابا کو قتل کیا فَغَضِبَ يَزِيدُ وَأَمَرَ بِضَرْبِ عُنُقِهِ پس غصہ ہوا یزید
اور حکم کیا کہ اوسکا بھی سر تن سے جدا کرو اوسوقت جناب سید الساجدین نے فرمایا اے یزید فَإِذَا قَتَلْتَنِي فَبَنَاتُ
رَسُولِ اللَّهِ مَنْ يَرُدُّهُنَّ إِلَى مَنَازِلِهِنَّ بس اگر تو مجھے قتل کرتا ہے تو دختران رسول خدا کو کون پہنچایگا
ان کی گھرون تک وَلَيْسَ لَهُنَّ مَحْرَمٌ غَيْرِي حال آنکہ کوئی انکا محرم نہین ہے سوا میرے یزید کو رحم آیا حضرت کے
حال پر اور بولا اے پسر حسین تو ہی پہنچا انکو وطن مین اور ایک ہتیار منگوا کر طوق آہنی گلوی امام کا اپنی ہات سے

مارتا تھا تا آنکہ ایک جماعت کثیر کو فی النار کیا پھر بہت اشقیا ٹوٹ پڑی اور اوس عاشق حسین کو شہید کیا جناب ام کلثوم نے کہا یہ کیا عمل ہے
علی ما جرا بیان کیا فقالت واعجباہ النصاری یحتشمون لدین الاسلام پس جناب ام کلثوم نے فرمایا سبحان اللہ کیا
تعجب ہے کہ نصاری تو دین اسلام کا پاس و حمایت کریں وامۃ محمد الذین یزعمون انہم علی دین محمد صلی
اللہ علیہ وآلہ اور امت رسول خدا جو دعوی اسلام کرتی ہیں اور کلمہ پڑھتی ہیں یقتلون اولادہ ویسبون
حرمتہ قتل کیا اون کلمہ گویوں نے فرزند رسول خدا کو اور اسیر کیا اہل حرم کو اون کی ولیکن نیکوں کی عاقبت کی پرہیزگاروں کے
لئے ہے وما ظلمونا ولکن کانوا انفسہم یظلمون اور لعینوں نے ہم پر ظلم نہیں کیا بلکہ اپنی نفسوں پر ستم کیا اور قیامت کو
کیا جواب دیں گے رسول خدا کو روایت پنجاہ وششم ورود کرنا حضرت آدم کا
کلا اور آنا امام حسین علیہ السلام کا میدان کربلا میں اور احوال وکیل [illegible]
اور نکلنا محمل سے ہندہ کا ذوی صاحب الدر الثمین فی تفسیر قولہ تعالی فتلقی
آدم من ربہ کلمات روایت کی ہے صاحب در الثمین نے تفسیر کلام الہی میں یعنی سیکھے آدم نے پروردگار اپنے سے
چند کلمہ مراد کلموں سے اسمائے مقدس پنجتن ہیں کہ ساق عرش پر لکھے دیکھے اوسوقت کہا جبرئیل نے کہ اے آدم تم حفظ کرو نام آل عبا کے
اور برکت چاہو خدا سے بسبب عظمت ان ناموں کی حضرت آدم نے چار نام یاد کیے خوش اور مسرور ہوے فلما ذکر الحسین
سالت دموعہ وانخشع قلبہ جب نام لیا جناب امام حسین کا بے اختیار آنکھوں سے حضرت آدم کی آنسو رواں ہوے
اور دل اون کا شکستہ ہوا فقال یا اخی جبرئیل فی ذکر الخامس ینکسر قلبی وتسیل عبرتی اوسوقت
آدم نے جبرئیل سے کہا اے اخی کیا باعث ہے کہ جب پانچویں شخص کا نام لیتا ہوں ٹوٹ جاتا ہے دل میرا اور جاری ہوتے
ہیں آنسو میرے فقال جبرئیل ولدک ہذا یصاب بمصیبۃ تصغر عندہا المصائب جبرئیل
نے کہا اے آدم سبب تمہارے دل شکنی اور اشک رواں ہونے کا یہ ہے کہ یہ فرزند تمہارا مصیبت اور بلاؤں میں مبتلا ہوگا کہ
سب مصیبتیں اوسکے آگے چھوٹی ہو جاینگی فقال وما ہی یا اخی حضرت آدم نے پوچھا اے اخی جبرئیل وہ کون سی مصیبت ہے
فقال یقتل عطشانا غریبا وحیدا لیس لہ ناصر ولا معین جبرئیل نے کہا کہ قتل ہوگا بھوکا پیاسا
غریب الوطن اکیلا کہ کوئی اوس حال میں اوسکا یار و مددگار نہوگا اور اوسوقت فریاد کریگا اور کہیگا واعطشاہ واقلۃ
ناصراہ اور کوئی نہ جواب دیگا سوای شمشیر لگانیکے اور نیزہ مارنیکی فیذبح کذبح الشاۃ من القفا [illegible]
اوسکو جسطرح گوسفند کو ذبح کرتے ہیں پس گردن سے بعد از ان اسباب اوسکا غارت کرینگے اور سر اوسکا [illegible]
شہر بشہر اور دیار بدیار پھرائیں گی اور اون سروں کی ساتھ اوسکی عورات بھی ہونگی اے آدم یہ امر مقرر شدنی ہے فبکی
آدم وجبرئیل بکاء الثکلی پس روئے حضرت آدم وجبرئیل ویسے جیسے عورت کی کہ جسکا بچہ مر جاتا ہے اور روتے
ہیں اور بحار میں منقول ہے کہ ایک مرد سن جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آیا اور دست و پا [illegible]

ہاتہ عرش الٰہی پکڑ لیگی داد خواہ خون حسین کی ہوگی میری ماں بہی سر برہنہ مثل کنیزان فاطمہ زہرا خاتون دوسرا میری خجلت کی داد خواہ
ہوگی جبرئیل کو بیان جو جلیس ہی تاب نہیں اور اسطرحسی رہتی کہ جیسی کسی عورت کا بچہ مر جاتا ہی اور ذبح عظیم کی رونق بجا ہی اے حقیقت
کہ جس نبی پر جو جور و ستم ہوا اوسکی نفس پر ہوا بخلاف فرزند زہرا کی کہ وہ تن نازنین حسین کہ جو زبان رسول چوسکی پلاتا تہا یون سے
جو ریگ گرم پر پڑا تہا اور سر اقدس اوسکا نیزہ پر رکہ کی اور اہل بیت کو اوسکی اوشتر برہنا کی وہ شقی کہ جو کلمہ پڑہتی تہی شہر بشہر اور دیار
بدیار پہراتی تہی سہل ابن سعد سہروردی کہتا ہی کہ مین داخل شام ہوا تو دیکہا مینی کہ کثرت مردم تماشائی سی تمام بازار و کوچہ بہری
ہین وَهُمْ فِي أَحْسَنِ صُوَرِهِمْ يَضْحَكُونَ وَيَفْرَحُونَ اور وہ لوگ طرح طرح کی زینت کئی ہوی اور ہنستی ہین اور خوش
کرتی ہین پس پوچہا مینی کہ آیا تم مین آج کوئی عید ہی اونہون نی کہا نہین مین بولا پہر کیون لوگ اس قدر خوش ہین وہ بولا آیا تو مسافر
ہی کچہی اسکی خبر نہین مین بولا ہان قَالُوا رَأْسُ خَارِجِيٍّ خَرَجَ عَلَى الْأَمِيرِ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَقَتَلَهُ وہ بولی کیس ای شخص
امیر شام پر ایک خارجی نی زمین عراق پر خروج کیا تہا فوج امیر نی اوسی قتل کیا سر اوسکا لاتی ہین یہ اوسکی خوشی ہی مین بولا وہ خارجی
کون تہا قَالُوا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ وہ شقی بولا نام اوسکا حسین ہی بیٹا علی ابن ابی طالب کا قُلْتُ الْحُسَيْنُ ابْنُ فَاطِمَةَ
بِنْتِ نَبِيِّكُمْ قَالُوا نَعَمْ مین بولا وہ حسین جو بیٹا فاطمہ دختر رسول خدا کا ہی وہ شقی بولی ہان وہی حسین ہی اوسی کا سر نیزہ پر
آتا ہی إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ کہکی بولا سبحان اللہ یہ وہ شادی فرزند رسول خدا کی قتل کی کرتی ہو وَمَا كَفَاكُمْ
قَتْلُهُ حَتَّى سَمَّيْتُمُوهُ خَارِجِيًّا وای ہو تم پر کہ حسین قتل ہی فرزند رسول خدا کا کافی نہوا جو نام اوسکا خارجی رکہا
وہ بولی چپ رہ ای شخص کہ یہان جو نام حسین کا لیتا ہی اوسکا سر تن سی جدا کیا جاتا ہی پس مین چپ ہو رہا و ملول ہو کر رہا
وَكُلَّمَا دَنَتْ مِنَّا الرَّايَاتُ كُنْتُ أَشَدَّ حُزْنًا بِالْفَرْجَةِ اور جس قدر نشان آتا تہا مین زیادہ تر محزون ہوتا تہا ان
لعینون کی خوشی ہوتی سی وَإِذَا بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ وَالنُّورُ يَسْطَعُ مِنْ وَجْهِهِ كَنُورِ رَسُولِ اللَّهِ ناگاہ سر اقدس
جناب امام حسین آیا اور نور اوسی مثل نور رسول خدا ساطع تہا بس مینی محاسن پر نگاہ کی پاری کا اگر یہ وزاری بلندی کی اور کہتا تہا
مین وَاحُزْنَاهُ لِلْأَبْدَانِ السَّلِيبَةِ النَّازِحَةِ عَنِ الْأَوْطَانِ الْمَدْفُونَةِ بِلَا أَكْفَانٍ وا ہی
اون بدنوں پر جو برہنہ پڑی ہین دور افتادہ از وطن اور بی دفن و کفن پڑی ہین وَاحُزْنَاهُ عَلَى الْخَدِّ التَّرِيبِ وَالشَّيْبِ
الْخَضِيبِ وای اندوہ اون رخسارونپر جو خاک مین بہری ہین اور وہ ریش مقدس جو خون سی خضاب ہوئی ای رسول تمہارا
کاش دیکہتی سر اپنی پیاری حسین کا کہ بازار دمشق مین پہرایا جاتا ہی وَبَنَاتُكَ مُشَهَّرَاتٌ عَلَى النِّيَاقِ مُشَقَّقَاتُ
الْجُيُوبِ وَبَنَاتُ اور کہان ہو ای رسول خدا کہ نواسیان تمہاری شترہای بی جہاز پر سوار سر کہلی ہوئی گریبان
پہٹی ہوئی بازار دمشق مین پہرائی جاتی ہین وَمُشَاهَدُ الْيَمَنِيِّ أَشْجَعَ الْفَاسِقِ اور بد ترین خلق اون کی طرف خوش ہو
ہو کی دیکہتی ہین کہان ہین علی ابن ابیطالب کہ حال دیکہین یہ کہکی روتا تہا مین اور جو میری آواز سنتا تہا وہ بہی روتا تہا کہ ناگاہ
چند شتر لیکی آدہ و جاری منود ہوی اور کتنی صاحبزادیان بادہ سیاہ سر و سینہ چاک کہیان اون پر سوار تہین اور ایک بی بی فریاد

اوسکی شامل حال ہی گی اور جو اوسکی دشمنوں کا دشمن ہوگا مین اوسی راضی ہون گا وَ اِعْلَمْ اَنَّهٗ مَنْ بَکٰی عَلَیْهِ اَوْ
اَبْکٰی اَوْ تَبَاکٰی حَرَّمَتْ جَسَدَهٗ عَلَی النَّارِ ای موسیٰ اسی ہی جان تو جو شخص اسکی زیری بہر روے گا یا کسی کو
رولائیگا یا صورت رونیوالوں کی بنائیگا آتش جہنم کو اون کی جسم پر حرام کیاہی بس ایسی ہی مصیبت ہی اون حضرت کی کیونکر زمین
آسمان وزمین وملائکہ وانبیا کہ سر فرزند رسول خدا کا نیزہ پر چڑہایا گیا تنور مین رکہا گیا درختون مین اور دروازے مین لٹکایا
گیا یزید لعین کی لیئے بطریق ہدیہ گیا زیر تخت رکہا گیا عترت کو اوسکی اس ذلت وخواری سی شام مین لیگئی جیسا روایت مین مذکور
لَمَّا دَخَلُوْا بِالسَّبَایَا وَالرُّؤُسِ اِلٰی دِمَشْقَ جسوقت کہ داخل ہوی وہ اشقیا قیدیون کو اور سر شہیدون کی
لیکر شہر دمشق مین کَانَ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ فِیْهِمْ عَلٰی جَمَلٍ بِغَیْرِ وِطَاءٍ اوسوقت تہی امام زین العابدین
اون اسیرون مین ایک شتر بی کجاوہ پر سوار اور رخسار زرد سی یہ اشعار پڑہتی تہی اور نہایت بیقراری سی روتی تہی وہ شعر
یہ ہین شعر اَنَا دَلِیْلًا فِیْ دِمَشْقَ کَاَنَّنِیْ + مِنَ الزِّنْجِ عَبْدٌ غَابَ عَنْهُ نَصِیْرٗ
آج اس ذلت وخواری سی مجہی شہر دمشق مین لیکر پہرتی ہین جیسی غلام حبش وزنگبار کو لاتی ہین اور غلام بہی وہ غلام کہ جسکا
آقا مرجائی اور کوئی مددگار اوسکا نہو ع وَجَدِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِیْ کُلِّ مَشْهَدٍ + وَشَیْخِیْ اَمِیْرُ
الْمُؤْمِنِیْنَ اَمِیْرُ حالانکہ اور تمام عالم جانتا ہی کہ جناب رسول خدا اور علی مرتضیٰ حیدر کرار ہیں میری ع
فَیَا لَیْتَ لَمْ اَنْظُرْ دِمَشْقَ وَلَمْ اَکُنْ + یَرٰانِیْ یَزِیْدُ فِیْ بَلَادِہٖ اَسِیْرُهٗ بس کاشکی مجہی موت آتی لیکن
دمشق میں نہ آتا کہ یزید مجہی ہار اس حسب نسب کی اپنی ملک مین قیدی دیکہی کہ رس ذلت سی تمہید کی طوق وزنجیر مین گرفتار
ہون ثُمَّ اَتَوْا اِلٰی بَابِ اللِّسَانِ عَامِرٍ فَوَقَفُوْا هُنَاكَ ثَلَاثَ سَاعَاتٍ بس وہ اشقیا دروازہ ساعات
آئی بس وہاں تین ساعت تک قافلۂ اہل حرم کو کہڑا رکہا وَیَطْلُبُوْنَ الْاِذْنَ مِنْ یَزِیْدَ اور اجازت طلب کی
داخلی کی یزید سی عوض حمد کا جب ابن زیاد پڑہ کی لواہل مجلس سی اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ آہ حسین کی مصیبت
اور جان دی بعض شقیانی خوشامد کی راہ سی کہا ای امیر تو جلد کہ کیا حسین نی اپنی ہات سی کیا بس حکم کیا یزید نی لاؤ
سر شہیدون کی اور حاضر کرین قیدیون کو جب لوگ لینی کو آئی اور بولی کہ ای قیدیون چلو کہ حاکم شہر نی دربار مین
بلایا ہی اوسوقت شرم سی دختران زہرا کی قدم دربار یزید کی طرف نہ بڑہتی تہی جناب سید الساجدین فرماتی ہین فیکونا
لِحِبَالٍ فَاَرْتَقُوْنَا بِهَا مِثْلَ الْاَغْنَامِ کہ رسیان لی کی آئی ہمین بکریون کی طرح باندہ کی لی چلی دیکہا
وَمَنْ یَأْمَنُ الْمَشْیَ دَعُوْا وَرَفَعُوْنَا الْعِبَادَانِ الرِّمَاحِ اور جو چل نہ سکتا تہا تو وہ لعین سر و نیزی مارتی تہی
وَقَالَتْ سُکَیْنَةُ یَا عَمَّتِیْ رُوْحِیْ فِدَاكِ اَیْنَ الْعَبَّاسُ عَمِّیْ وَاَخِیْ عَلِیٌّ اور سکینہ
بنت حسین روروکی چلاتی تہی ای پہوپہی قربان ہو تیری جان سکینہ کی کہان ہین عباس چچا میری کہ اسی آفت سی
بچاتی اور کہان ہین بہائی علی اکبر کہ ہمین بچائین وَنَحْنُ وَنِسَائُکَ اَحْصُوْكَ اور ہم سب ناچار

شاد ہوئی اور ایک پتھر اوس بی حیائی اوٹھایا وَضَرَبَتْ عَلیٰ رَاْسِ الْحُسَیْنِ اور اوس بی حیائی وہ پتھر سر
امام پر مارا فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُ النِّسَاءِ بِالْوَیْلِ وَالثُّبُوْرِ پس اہل حرم مین شور واویلا وامصیبتاہ کا
بلند ہوا وَوَقَعَ الْفُسْطَاطُ بِقُدْرَۃِ اللّٰہِ اور وہ کوٹھا قدرت خداسی گر پڑا وہ پانچون حسم واصل ہوتین

روایت پنجاہ و چہارم حدیث رونی آسمان وزمین اور ملائکہ کی رونی کی ماتم حسین مین اور موسی کا دعای مغفرت کرنا واسطی ایک شخص بنی اسرائیل کی اور احوال اہلبیت عیش یزید علیہ اللعنہ بیان کرنا

ابن قولویہ نی بسند معتبر زرارہ سے
روایت کی ہی کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نی فرمایا یَا زُرَارَۃُ اِنَّ السَّمَاءَ قَدْ بَکَتْ عَلَی الْحُسَیْنِ اَرْبَعِیْنَ
صَبَاحًا بِالدَّمِ ای زرارہ بتحقیق کہ آسمان رویا امام حسین پر چالیس صباح بخون وَاِنَّ الْاَرْضَ بَکَتْ اَرْبَعِیْنَ
صَبَاحًا بِالسَّوَادِ اور زمین روئی اوس جناب کی ماتم مین چالیس صباح بسیاہی وَاِنَّ الشَّمْسَ بَکَتْ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا
بِالْکُسُوْفِ وَالْحُمْرَۃِ اور آفتاب رویا اوس مظلوم پر چالیس صباح بسرخی وکسوف وَاِنَّ الْجِبَالَ تَقَطَّعَتْ
وَاِنَّ الْبِحَارَ تَفَجَّرَتْ اور اوس جناب کی غم مین پہاڑ ٹکڑی ٹکڑی ہوگئی اور دریا جوش وخروش مین آئی وَاِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ
بَکَتْ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا عَلَی الْحُسَیْنِ اور بتحقیق کہ فرشتگان آسمان بہی اوس جناب پر چالیس صباح روئی وَمَا
اخْتَضَبَتْ امْرَاَۃٌ وَّلَا اکْتَحَلَتْ وَلَا ادَّهَنَتْ وَلَا تَرَجَّلَتْ حَتّٰٓی اَتَانَا رَاْسُ
عُبَیْدِ اللّٰہِ ابْنِ زِیَادٍ اور کسی عورت نی عورات بنی ہاشم سی خضاب نکیا اور سرمہ لگایا اور روغن ملا اور کنگہی بالون کی جب تک
ابن زیاد کا سر نحس ہمارے لئی کاٹ کی لائی اور ہم ہمیشہ روتی ہین اوس جناب کی مصیبت پر اور جد بزرگوار میری علی ابن الحسین
جب اپنی پدر مظلوم کو یاد کرتی روتی تہی تو ریش مبارک آنسوؤنسی تر ہو جاتی تہی وَکُلُّ مَنْ رَاٰہُ بِھٰذَا الْحَالِ یَبْکِیْ
لِبُکَائِہٖ اور جو شخص اونہیں اس حال سی دیکہتا تہا وہ بہی روتا تہا بعد اوسکی جناب صادق نی فرمایا کہ چشم سی کوئی چشم محبوب تر نہین ہی اور کوئی رونا
پسندیدہ تر نہین نزدیک خدا کی اوس چشم سی کہ حضرت امام حسین پر روئی وَمَنْ بَکیٰ عَلَی الْحُسَیْنِ فَاِنَّہٗ اَحْسَنَ بِالنَّبِیِّ
وَفَاطِمَۃَ اور جو شخص امام حسین پر رویا پس اوسنی نیکی کی جناب فاطمہ سی اور احسان کیا رسول خدا پر اور حق ہم اہلبیت کا
ادا کیا کُلُّ عَیْنٍ بَاکِیَۃٌ یَّوْمَ الْقِیَامَۃِ اِلَّا عَیْنٌ بَکَتْ عَلَی الْحُسَیْنِ فَاِنَّھَا ضَاحِکَۃٌ مُّسْتَبْشِرَۃٌ
بِنَعِیْمِ الْجَنَّۃِ ای زرارہ روز قیامت کو تمام خلائق کی آنکہیں ہول قیامت سی گریان ہون گی مگر وہ آنکہ جو
امام حسین پر روتی ہی وہ آنکہ خوش وخرم ہوگی اور بشارت دی جائیگی ساتہ نعیم جنت کی حدیث مین وارد ہوا ہی کہ ایک بار
حضرت موسی مناجات کو کوہ طور پر جاتی تہی راہ مین ایک مرد بنی اسرائیل سی ملاقات ہوئی اور وہ ایمان لایا تہا حضرت موسی سے
ساتہ اور سادات تہی حضرت کی کہ جب مناجات کو جاتی تہی تو خوف خداسی رنگ زرد ہو جاتا تہا اور جسم لاغر ونحیف ہو جاتا
تہا اور بدن مین رعشہ پڑ جاتا تہا اور آنکہین مارے دہشت کی گہس جاتی تہیں وَعَرَفَہُ الْاِسْرَائِیْلِیُّ اس علامت سے

کہ نانا کی تیری ملن کی مہر مین دیا تہا ایک قطرہ بہی تا دم مرگ ندیا وَکَم نَعیٍ فَوقَ أنَا أُمُّكَ فاطِمَةُ الزَّهرآءِ ہای ای فرزند
میری تیری تصدق مجہ بجانی اور میری دکہون پر نظر نہ کی ای فرزند بیکس میری مین ہون ماں تیری فاطمہ زہرا ای پارۂ جگر ایکدن
وہ رتبہ تیرا تہا کہ رسول خدا کی کاندہی پر سوار ہوتا تہا اور آج سر تیرا اس ذلت سی تنور مین رکہا ہی فَبَکَت بُکَآءً شَدِیدًا
حَتّٰی غُشِیَت عَلَیهَا پہر اس قدر روتین کہ روتی روتی بیہوش ہوگئین جب ہوش مین آئین تو وہ عورتین بولین ای فاطمہ
نہ روو صبر کرو فَاِنَّ اللّٰهَ یَحکُمُ بَینَكِ وَبَینَ قَاتِلِ وَلَدِكِ پس بتحقیق خدا حکم کری گا درمیان تمہاری اور
درمیان تمہاری فرزندکی قاتل کی پہر وہ اوس کی نظر سی غائب ہوگئین پس وہ آئی قریب تنور اور نکالا اوسنی سر اقدس کو ف
قَالَت عَلِمتُ اَنَّهُ رَاسُ الحُسَینِ بنِ عَلِیٍّ فَصِحتُ وَوَقَعتُ مَغشِیَّةً وہ کہتی ہی کہ جانا مینی کہ یہ سر حسین کا
ہی پس بیچین ہوکی روئی کہ بیہوش ہوکی گر پڑی پس سنی مینی آواز ہاتف کی کہ کہا اوسنی اوٹہ ای عورت خدا تجہی مواخذہ شوہرمین
عذاب نکریگا پس کہا مینی ہاتف سی کہ خبر دی مجہی یہ عورتین کون تہین جواب دیا اوسنی کہ ایک ان مین مریم بنت عمران تہی
اور ایک آسیہ زن فرعون تہی اور ایک خدیجہ کبرا زوجہ رسول خدا تہی وَالَّتِی اَخرَجَتِ الرَّاسَ وَتَندُبُ فَهِیَ
اُمُّ الحُسَینِ فَاطِمَةُ بِنتُ رَسُولِ اللّٰهِ اور وہ بی بی جو سب سی زیادہ بیتاب وبیقرار تہی اور سر اقدس کو باہر نکالا وہ
ماں حسین کی فاطمہ زہرا بیٹی رسول خدا کی تہی غرض عجب عجب طرح کی بی ادبی اوس سر انور سی اشقیائ کی تَارَةً وَضَعُوهُ
فِی الصُّندُوقِ وَتَارَةً عَلَّقُوهُ فِی الاَشجَارِ آہ آہ کبہی اوس سر کو صندوق مین رکہا اور کبہی درختمین
لٹکایا وَتَارَةً عَلَّوهُ عَلَی الرِّمَاحِ وَتَارَةً وَضَعُوهُ تَحتَ السَّرِیرِ کبہی تو ان لعینون نی سر فرزند زہرا کو
نیزہ پر چڑہایا اور کبہی اوس سر اقدس کو زیر تخت رکہا وَتَارَةً نَصَبُوهُ عَلَی البَابِ وَتَارَةً قَرَعُوا الثَّغرَهُ
بِالقَضِیبِ کبہی سر اکبر دوش رسول خدا کا دروازی پر لٹکایا اور کبہی اوسکی لب ودندان پر چہڑی لگائی اور جس شہر
مین وارد ہوتی تہی تو پہلی حکم کرتی تہی وہان کی باشندون کو کہ شہر آراستہ کرین اور ہماری پیشوائی کو آئین وَیَاتُونَ
بِالذَّهَبِ وَالفِضَّةِ المُنثَارَةِ لِقُدُومِنَا اور سونا اور چاندی تصدق کو لائین کہ ہم فرزند فاطمہ کو قتل کرکی
سر اوسکا لائی ہین چنانچہ روایت مین وارد ہی لَمَّا وَرَدَ رَاسُ الحُسَینِ فِی الشَّامِ وَبَنَاتُ رَسُولِ اللّٰهِ عَلٰی
جِمَالٍ مُکَشَّفَاتِ الوُجُوهِ نَاشِرَاتِ الشُّعُورِ فَرِحَ اَهلُ الشَّامِ لِذٰلِكَ جب سر جناب سید الشہدا
وارد شہر شام ہوا اور دختران فاطمہ زہرا اونٹون پر سوار سربرہنہ اون کی نامحرمون مین کہلی ہوئی بال بکہرائی ہوئی پس اہل شام
اس حال سی آل رسول کی نہایت خوش وخورم ہوئی اور طرح طرح کی زینت سی آپکو آراستہ کیا تہا راوی کہتا ہی کہ پانچ
عورتین ایک بام خانہ پر سرخ کپڑی پہنی ہوئی بیٹہی تہین اور بہت سرور وشادی کرتی تہین وَکَانَت فِیهِنَّ
عَجُوزَةٌ اَشَدُّ مِنهُنَّ بِالضِّحكِ وَالسُّرُورِ اور ایک ملعونہ بڑہیا تہی کہ وہ سب سی زیادہ ہنستی تہی اور شاد
فَلَمَّا حَاذَ مِنهَا رَاسُ الحُسَینِ فَرَفَعَتِ الحَجَرَ پس جب ہین سر مبارک فرزند رسول خدا برابر اوسکی ہوا نہایت

وہ نام اسکا بھی رکھو یہ پیغام خداوند عالم کا نبی ہدی نی سنا قَالَ وَمَا اسْمُهُ قَالَ شَبِيْر کہا ائی جبرئیل کیا نام تھا فرزند کو جیک ہارون کا
کہا جبرئیل نی کہ شبیر فرمایا حضرت نی کہ ای اخی زبان میری عربی ہی قَالَ سَمِّهِ الْحُسَيْنَ فَسَمَّاهُ الْحُسَيْنَ جبرئیل نی عرض کی کہ نام
رکھی حسین پس نام رکھا فرزند زہرا کا حسین ہشت مقام رونی اور پیٹنی اور خاک اوڑانی کا ہی کہ ایک دن وہ تھا کہ حسین کی پیدا ہونی کا
خداوند عالم نی یہ کچھ سرور و شادی کی تھی جیسا کہ سنا ہزار افسوس ایکدن اوسی حسین کو جب ظالمون نی تین دن کا بہوکا پیاسا مانند
گوسفند قربانی کی ذبح کیا تو اوسکی قتل کی یہ خوشی اوس قوم جفا کار نی کی تھی کہ کسی عید کو نسبت سین تھی اور دف و نقاری بجاتی
تھی اور بغل گیر ہوتی تھی اور وہ حسین پیارا خدا و رسول کا ریگ گرم کربلا پر پڑا تھا اور خون اوسکی کٹی حلق سی بہتا تھا اور دختران خاتون
قیامت مین فریاد وَامَقْتُوْلَاهُ وَاذَبِيْحَاهُ وَاحُسَيْنَاهُ کی بلند تھی اور وہ لعین پیش عمر سعد افتخار کرتی تھی اور کہتی تھی
فَهٰذَا يَقُوْلُ اَنَا ضَارِبُهٗ بِسَيْفِيْ وَذٰلِكَ يَقُوْلُ اَنَا طَعَنْتُهٗ بِرُمْحِيْ فَاَلْقِيْ عَلَى الْاَرْضِ پس کوئی شقی کہتا تھا
کہ اوس لعین نی تلوار ماری حسین کی اور کوئی کہتا تھا کہ اوس شقی نی ایسا نیزہ مارا سینۂ اقدس پر فرزند زہرا کی کہ وہ گھوڑی سی ہو کی
بل زمین پر گر پڑا وَهٰذَا يَقُوْلُ لَطَمْتُهٗ وَاَخَذْتُ عِمَامَتَهٗ اور ایک لعین نی کہا کہ اوس شقی نی طمانچہ رخسار
پر مارا اور عمامہ اوتار لیا اور بعضی شقی کہتی تھی نَحْنُ الَّذِيْنَ اَوْطَيْنَا الْخُيُوْلَ ظَهْرَ الْحُسَيْنِ ۔ شقی بسیدی ہین کہ دوڑائی
گھوڑی نعش حسین پر اور اون سب کفار نی ادائی شکر کی لیئی روزی رکھی تھی اور سر اقدس باری باری اپنی نیزون پر رکھتی تھی
اور سر انور حضرت کا مثل خورشید قیامت نیزی پر تھا اور تلاوت قران مین مشغول تھا اور ریش پر خون کبھی ہوا سی دہنی کو اوڑتی تھی
اور کبھی بائین کو اور جو پوچھتا تھا راہ مین لِمَنْ هٰذَا الرَّاْسُ یہ سر کسکا ہی جسی پس ذلت و خواری سی لیئی جاتی ہو تو وہ شخص کہ جسکا
خدا نی اس عزت و تکریم سی حسین نام رکھا تھا ہزار افسوس اوسکا نام خارجی بتلاتی تھی اور کہتی تھی هٰذَا رَاْسُ خَارِجِيٍّ
خَرَجَ عَلٰى يَزِيْدَ یہ سر ایک خارجی کا ہی کہ اوسنی خروج کیا ہماری یزید پسر معاویہ پر اور ایک روایت مین ہی کہ دروازہ قلعہ کا
کوفی کا بند تھا اور خولی سر اقدس کو لیئی گہر چلا گیا وَاَخْفَى الرَّاْسَ الشَّرِيْفَ عَنْ زَوْجَتِهٖ فِي التَّنُّوْرِ اور سر فرزند
رسول جگر گوشۂ بتول اوس شقی نی اپنی زوجہ سی چھپا کی تنور مین رکھا جب زوجہ اوسکی نماز شب کو اوٹھی فَرَاَتْ شُمُوْعًا
كَثِيْرَةً وَنُوْرًا يَسْطَعُ مِنَ التَّنُّوْرِ پس دیکھتی کیا ہی کہ شمعین بہت سی روشن ہین اور ایک نور تنور سی جلوہ گر ہی حیران
ہوئی کہ آج تو مینی تنور مین آگ بہی نہین روشن کی یہ نور کیسا ہی کیا جانتی تھی کہ اس مین سر فرزند رسول رکھا ہی کہ جسکی رسول خدا
چومتی تھی ناگاہ ایک ہودج نور آسمان سی قریب تنور اوترا وَفِيْهِ اَرْبَعُ نِسْوَةٍ فَوَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ اَقْبَلَتْ وَاَخْرَجَتِ
الرَّاْسَ الشَّرِيْفَ اور اوس عماری مین چار عورتین صاحب حسن و جمال تھین لیکن چاک گریبان بال سر کی کھلی ہوئی
ایک بی بی اون سب مین زیادہ بیقرار تھی پس جو نہین اوس بی بی نی اوس سر کو دیکھا کہ تنور مین ہی دوڑ کی اوسی تنور مین سی باہر
نکالا وَقَبَّلَتْهُ وَضَمَّتْهُ اِلٰى صَدْرِهَا وَبَكَتْ اور اوس سر کی بوسی لیکی اپنی سینی سی لگا کی بی اختیار رونی لگی اور بی قرار
ہو ہو کی کہتی تھی يَا بُنَيَّ قَتَلُوْكَ وَمِنَ الْمَاءِ مَنَعُوْكَ ہای ای فرزند میری تجہی بی جرم و خطا پیاسا قتل کیا اور وہ ہائی

مُكَلَّلَةٌ بِاَنْوَاعِ الْجَوَاهِرِ وَالْمَرْجَانِ اور ہر حجری مین ستر ہزار دریچی ہین مکلل انواع جواہرات سی اور اس قدر
مکان اوس حور کا بلند ہی کہ جب اپنی مکان پر بیٹھتی ہی تمام بہشت معلوم ہوتا ہی وَاَضَاءَتِ الْجَنَّةُ مِنْ ضَوْءِ
خَدِّهَا وَجَبِيْنِهَا اور روشن ہوتا ہی بہشت نور پیشانی و رخسار لعبا سی فَهَبَطَتْ لُعْبَا عَلٰى فَاطِمَةَ وَ
قَالَتْ لَهَا مَرْحَبًا بِكِ يَا بِنْتَ مُحَمَّدٍ كَيْفَ حَالُكِ قَالَتْ بِخَيْرٍ پس نازل ہوئی لعبا اور حاضر ہوئی
خدمت جناب فاطمہ مین او سلام کرکی کہا مرحبا ای بیٹی حبیب خدا محمد مصطفی کی کیا حال ہی آپکا ای سیدہ حضرت نی
فرمایا شکر خدا اچھی ہون لعبا نی عرض کی کہ مین ایک حور ہون حوریان بہشت سی کہ خدا نی تمہاری خدمت کو بھیجا ہی وَكَانَتْ
فَاطِمَةُ الْحَيَاءَ مِنْ لُعْبَا لَمْ تَدْرِ مَا تَفْرِشُ لَهَا شرم آئی جناب سیدہ کو کہ لعبا کی لیئی کیا فرش کرون اور لعبا کو کہان
بٹھاتین بلکہ اوسدن اوس مخدومہ کونین و مکان پر فاقہ تہا اور روایات صحیحہ سی ثابت ہوتا ہی کہ قسم فرش سی جناب فاطمہ کے
ہان کچھہ نہ تہا سوا ایک پوست گوسفند کی کہ دنکو اوس پر اونٹ دانہ کہاتا تہا اور رات کو جناب شیر خدا اور فاطمہ زہرا اوسی بچھا کے
سورہتی تہین غرض وہ معصومہ اسی فکر مین تہین اِذْ هَبَطَتْ حُوْرٌ وَمَعَهَا دُرْنُوْكٌ مِنْ دَرَانِيْكِ الْجَنَّةِ
ناگاہ اور حورین فرش سندس و حریر لیئی خانہ جناب سیدہ مین حاضر ہوئین فَبَسَطْنَهُ فِیْ مَنْزِلِ فَاطِمَةَ فَجَلَسَتْ
لُعْبَا پس وہ فرش خانہ جناب فاطمہ مین بچھایا جناب سیدہ نی لعبا کو اوس پر بٹھایا اور آپ سجدہ شکر بجالاتین پس جناب امام حسین
پیدا ہوئی تو جو کام دایون کا ہوتا ہی اوسی لعبا بجالائی اور رومال جنت سی پونچھا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَتْ لُعْبَا
تَفْتَخِرُ عَلَى الْحُوْرِ اَنَا قَابِلَةُ الْحُسَيْنِ ابن عباس کہتی ہین کہ وہ حور فخر کرتی تہی تمام حوریان جنت پر کون ہے
مثل میری کہ مین دایہ جناب امام حسین ہون وَاَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى رِضْوَانَ خَازِنِ الْجِنَانِ اَنْ زَخْرِفِ
الْجَنَّةَ وَزَيِّنْهَا كَرَامَةً لِمَوْلُوْدٍ وُلِدَ فِیْ دَارِ الدُّنْيَا اور حکم کیا رضوان کو کہ بہشت آراستہ کری واسطے
بزرگی اوس فرزند کی کہ آج دنیا مین پیدا ہوا ہی اور ملائکہ آسمان کو حکم ہوا کہ صف باندہ کی تقدیس و تحمید مین مشغول ہون اور
حورون کو حکم ہوا کہ سب آپکو آراستہ کرکی آپسمین معانقہ اور ملاقاتین کرین کہ آج ہماری کنیز خاص کی ہان دوست ہمارا
پیدا ہوا ہی وَاَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ اَنْ اِهْبِطَا فِیْ قَنَادِيْلَ مِنَ الْمَلٰئِكَةِ فَهَبَطَتْ
اور حکم ہوا جبرئیل اور میکائیل کو کہ زمین پر باگروہ ملائکہ نازل ہو پس نازل ہوئی غرض عجب طرح کی خوشی تہی اور سب فرشتے
خدا کی طرف سی مبارکباد دیتی تہی اور امالی مین جناب امام زین العابدین سی منقول ہی کہ جب امام حسین پیدا ہوئی تو نام
رکھنی مین تامل ہوا کہ نام جناب امام حسن کا بہی پروردگار عالم نی رکہا تہا پس وحی کی خدا نی جبرئیل کو کہ ہماری حبیب کی ہان
نواسا پیدا ہوا ہی فَاهْبِطْ اِلَيْهِ وَهَنِّئْهُ پس نازل ہو طرف اون کی اور مبارکباد دی وَقُلْ اِنَّ عَلِيًّا
مِنْكَ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى فَسَمِّهِ بِاسْمِ ابْنِ هَارُوْنَ اور کہہ کہ علی تمہارا وصی او قایم مقام
ہی جسطرح کہ ہارون قایم مقام موسی تہا پس علی مثل بمنزلہ ہارون کی ہی موسی سی پس جو نام فرزند کوچک ہارون تہا

فرمایا ای یزید کیا ہی گمان تجہی رسول خدا سی اگر وہ جناب ہمین اس حال سی کہڑی سامنی تیری دیکہتی وہ شقی سر جہکائی ہوی تہا
وَكَانَ بِيَدِهٖ مِنْدِيلٌ يَمْسَحُ دُمُوعَهٗ اور ہات مین اوسکی ایک رومال تہا اوسی آنسو پونچہتا تہا بعد
اوسکی استفسار حال اہلبیت کرنی لگا کہ یہ کون ہی اور یہ کون ہی بس جای انصاف ہی جناب امیر کی کافرون کو کنیزی سی بچایا
اور شہربانو کی مونہہ سی نقاب نہ اوٹہائی وہی مگر کیا حال ہوتا اون حضرت کا جو دیکہتی اسی شہربانو کو اور زینب و ام کلثوم کو
اس ذلت سی ریسمان ستم مین بندہی کہڑی ہین اور کوئی کلثوم کو کنیزی کی لیی تجویز کرتا ہی اور کوئی سکینہ کو لونڈی بنانی کا
ارادہ کرتا ہی چنانچہ منقول ہی کہ ایک شامی سرخ رنگ نی یزید سی کہا ای یزید مین اس لوٹ مین سی کچہہ نہین مانگتا مگر یہ لڑکی
مجہی دی کہ اسی لونڈی بناؤن اور اشارہ کیا اوسی سکینہ کی طرف سکینہ دوڑکی اپنی پہوپہی سی لپٹ گئی اور بولی ای اپہپہی
اولاد رسول خدا لونڈیان بناتین جائینگی فَأَمَرَهُمْ أَنْ يُحَوَّلْنَ إِلَى هِنْدٍ بِنْتِ عَامِرٍ پس حکم کیا اوس شقی نی
کہ انہین لیجاؤ محل مین ہند کی کہ زوجہ اوسکی تہی تا دختران یزید و معاویہ بہی دختران زہرا کا تماشا دیکہین فَأُدْخِلْنَ عِنْدَهَا
فَسَمِعَ عَنْ دَاخِلِ الْقَصْرِ بُكَاءً وَنِدَاءً وَعَوِيلاً حب وہ نہین اس حال خراب سی داخل کیا محل مین یزید کی کہ
شامی اور گلی دختران فاطمہ کی رسن ظلم سی بندہی تہی اور کہڑی بیٹہی ہوی بی مقنعہ و چادر جب یہ حال دیکہا دختران یزید و بنات
معاویہ نی ایک شور گریہ و زاری کا محل مین یزید کی بلند ہوا کہ باہر تک آواز گریہ آتی تہی اور سب روتی تہین اور پیٹتی تہین
حال اہلبیت دیکہہ کی

روایت پنجاہ و سوم حدیث فضائل گریہ کی اور آل العبا کا وقت ولادت حسینؑ اور آنا فرشتون کا برای تہنیت اور خولی کا سر امام حسینؑ کو تنور مین رکہنا اور شام مین ایک زن بدکار کا پتہر لگانا سر حسین کو

قَالَ الصَّادِقُ مَنْ ذُكِرْنَا أَوْ ذُكِرْنَا عِنْدَهٗ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ حَرَّمَ اللّٰهُ
وَجْهَهٗ عَلَى النَّارِ جناب امام جعفر صادق نی فرمایا جو مومن مصائب ہماری یاد کری یا کوئی مصائب ہماری اوسکی
آگی بیان کری اور اوسکی آنکہ سی آنسو نکلین خدا حرام کرتا ہی مونہہ کو اوسکی آتش دوزخ پر رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ لَمَّا أَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يَهَبَ لِفَاطِمَةَ الْحُسَيْنَ ابن عباس سی منقول ہی کہ حق تعالے کو منظور ہوا
کہ جناب امام حسین جناب سیدہ کی ہان پیدا ہون اور درد زہ جناب فاطمہ کو شروع ہوا أَوْحَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى
حُورٍ مِنْ حُورِ الْجَنَّةِ أَنِ اهْبِطِي إِلَى دَارِ الدُّنْيَا إِلَى بِنْتِ حَبِيبِي مُحَمَّدٍ فَآنِسِي لَهَا
حکم خدا ہوا ایک حور کو حوریان بہشت سی کہ نازل ہو زمین پر اور خدمت فاطمہ دختر رسول خدا مین حاضر ہو اور اوس وقت
مین مونس ہو اوسکی اور نام اوس حور کا لعبا ہی وَلَهَا سَبْعُونَ أَلْفَ وَصِيفَةٍ وَسَبْعُونَ أَلْفَ
قَصْرٍ وَسَبْعُونَ أَلْفَ مَقْصُورَةٍ اور مرتبہ لعبا جنت مین یہ ہی کہ ستر ہزار خادمہ خدمت کو اوسکی ہین اور
ستر ہزار مکان اوسی خدا نی عطا کئی ہین اور ہر مکان مین ستر ہزار حجری ہین وَسَبْعُونَ أَلْفَ غُرْفَةٍ

عمن سبق الیہما علی بن ابی طالب ونقص عن جمتی فی الاعاجم یعنی کہا سبقت کی علی ابن ابی طالب نے
آزاد کرنی مین ان اسیرون کی اور جو فوائد کہ میری دل مین تہی وہ سب تلف ہوی حضرت کا یہ جای تامل ہی کہ جناب رسول خدا اور علی مرتضی کو
تو ہتک عزاز اہل کفر گوارا نہو وای ہی اون اشقیا پر کہ جنہون نی اون کی عترت طاہرہ کو ذلتین دین اور اون کی خیمون مین تلوارین کہنچین
لوٹنی کو گہس آئی فانتہبوا ما فی الابنیۃ وکانوا ینزعون الملاحف عن ظہورہن اور لوٹ لیا اسباب الحرم کا
یہانتک کہ چادرین دختران جناب فاطمہؑ کی سرون پر سی چہین لی تہی اور جو دینی مین تامل کرتی تہین وہ لعین لو ہین مارتی تہی وحملوا
اذان ایتام الحسین واخذوا اقراطہم والدم تسیل علی خدودہم وہم یبکون للخوف
اور سنان نی خنجر کہی کان یتیمان حسینؑ کی اور چہین لی گوشوارے اون کی اور خون لون کی رخسارون پر بہتا تہا اور وہ خوف سی اون لعینونکی
روتی تہی وکان علی بن الحسین فی ذلک الوقت علیلا وہو مطروح علی قطعۃ من الادیم
اور جناب امام زین العابدین اوسوقت نہایت علیل تہی کہ حضرت مین طاقت اوٹہنی کی ہی نہ تہی اور ایک پوست کی اوپر لیٹی تہی فجاء
الیہ رجل ازرق ایک لعین پر کبود چشم تلوار کہینچی جناب امام زین العابدین پاس آیا فجذب النطعۃ من تحتہ
پس اوس ملعون نی وہ پوست ہی حضرت کی نیچی سی کہینچ لیا اوسوقت حضرت زمین پر گر پڑی ثم صفدوا فی الحدید فوق
اقتاب المطیات وسبوہم کالعبید والاماء بعد تاراجی کی اہلبیت کو زنجیرہای آہنی مین مسلسل کیا
اور ہاتون کو اون کی گردنون مین باندہ کی شتران بی کجاوہ و عماری پر بٹہایا اسطرحسی لی چلی جیسی لونڈی اور غلامون کو لیجاتے
ہین قال علی بن الحسین لما امر یزید بادخالنا علیہ اقبلوا بحبال جناب علی ابن الحسین فرماتی ہین
جسوقت طلب کیا یزید نی سامنی اپنی اور حکم کیا کہ لاؤ دختران علیؑ و فاطمہؑ کو دربار عام مین اوسوقت وہ لعین رسیان لیکر آئی
فاربقونا مثل الاغنام پس باندہا ہمین اون لعینون نے جیسا کہ قصاب بکریونکو باندہتی ہین وکانت الحبل فی عنقی
وبکتف عمتی زینب وفی زند ام کلثوم وعنق سکینۃ وکتف رقیۃ وکذلک باقی
الارامل والاطفال حضرت فرماتی ہین کہ اوس رسی مین اس طرح باندہا تہا کہ گلا میرا اور بازو پہوپہی زینب کا اور
کلائی ام کلثوم کی اور گلا سکینہ کا اور شانہ رقیہ کا اور باقی سب اہلبیت اور لڑکی یتیم اسیطرح بندہی تہی وکلما قصرنا من
المشی دقوا علی رؤسنا بعیدان الرماح اور جو ہم مین سی چلنی مین کمی کرتا تہا اور چل نسکتا تہا تو وہ لعین سرون پر
نیزہ مارتی تہی وقالت سکینۃ یا عمتی روحی فداک این العباس عمی واخی علی اوسوقت سکینہ
یتیم حسینؑ روکر اپنی پہوپہی کو پکارتی تہی اور کہتی تہی ای پہوپہی قربان ہون اسوقت میری چچا عباس کہان ہین کہ مجھی بچائین
اور میری بہائی علی اکبر کہان ہین کہ مجھی اس آفت سی چہڑائین ونحن نتباکی اجمعین حتی ادخلونا علی
یزید واوقفونا بین یدیہ اور ہم سب روتے ہوے چلے جاتے تہی تا آنکہ یزید کی سامنی دربار مین کہڑا کیا
فقلت لہ ما ظنک برسول اللہ لو یرانا بہذہ الحال بین یدیک پس جناب امام زین العابدین نے

عہد عمر میں ہنوز میں حیران تہی کہ یہ کیسی خواب میں دیکہتی ہون یکایک خبر آئی لشکر اسلام منتشر ہوئی اور قریب ہماری شہر کی وارد ہوئی اور میری باپ پر اہل اسلام فتحیاب ہوئی اور بعد قتل و تاراج مجہی اسیرون میں قید کرکی مدینی میں لائی اور اون دنون میں زمانہ خلیفہ ثانی کا تہا از بسکہ شہرہ حسن و جمال شہربانو مشہور عالم تہا تمام دختران عرب اوس دن واسطی تماشائی شہربانو کی مسجد میں جمع ہوتین قال فلما اراد عمر ان یرفع النقاب عن وجہہا وینظر الیہا فابت عن ذلک وقالت بالفارسیۃ سیاہ باد روز ہرمز کہ بچہ تو نامحرمی دست خود بدامن عفت دختر او برساند راوی کہتاہی کہ جو ہین عمر نی چاہا کہ گوشہ چادر شہربانو کا مونہہ سی سرکا کی جمال شہربانو پر نظر کری شہربانو نی ہاتہ اوسکا سرکا کے فارسی مین کہا سیاہ ہوجیو روزگار ہرمز کا کہ بچہ سا نامحرم ہاتہہ اپنا اوسکی دختر کی دامن عصمت کو لگائی فغضب عمر من کلامہا وقال ہذہ الکافرۃ تسبنی واراد ان یوذیہا اس بات سی عمر برہم ہوئی بولا کہ یہ گبرزادی بدین مجہی دشنام دیتی ہی ارادہ کیا اوس نی کہ کچہہ اذیت شہربانو کو دی کان امیر المومنین قاعدا فی المسجد فی ذلک الوقت فمنعہ عن ذلک وقال من این علمت انہا تسبک فانک لا تعلم لسان الفرس جناب امیری اوس وقت مسجد مین تشریف رکہتی تہی جو ہین حضرت نی دیکہا کہ عمر چاہتاہی اذیت دے حضرت نی اوسکو اس حرکت سی منع کیا اور فرمایا تو زبان عجم سی واقف نہین ہی ہر کاہی سی تو نی جانا کہ یہ دختر تجکو دشنام دیتی ہے اوس نی تجہی بد نہین کہا بلکہ وہ اپنی حق مین بد دعا کرتی ہی فاراد ان یبیع النساء وان تجعل الرجال عبید العرب اوسوقت عمر نی چاہا کہ عورتون کو اون کی مانند کنیزون کی بیچی اور مردونکو غلام کری وعزم علی ان تحمل العلیل والضعیف والشیخ الکبیر فی الطواف حول البیت علی ظہورہم اور یہ بہی عمر نی قصد کیا کہ جتنی بیمار اور ضعیف یا مسن ہون طواف خانہ کعبہ مین پشت پہ اسیران عجم کی سوار ہوا کرین وقت طواف خانہ کعبہ فقال امیر المومنین سمعت عن النبی انہ قال اکرموا کریم قومہم وان خالفوکم وہولاء الفرس حکماء کرماء حضرت امیر المومنین جب عمر کی ارادہ سی آگاہ ہوئی حضرت نی عمر سی فرمایا کہ مینی جناب رسول خدا کی زبانی سناہی کہ وہ جناب فرماتی تہی توقیر کرو تم اوس شخص کی جو بزرگ ہو اپنی قوم مین اور ہتک حرمت اون کی نکرو اگرچہ وہ مخالف مذہب ہون اور یہ اسیران فارس ارزل ناس نہین ہین بلکہ نہایت دانا اور کمال بزرگ اور صاحب عزت ہین اگرچہ یہ خلاف مذہب ہین انکی ہتک اور ذلت بیجا ہو بلکہ ابنر اسلام عرض کرو کہ یہ اسلام لاتین قد اعتقت منہم لوجہ اللہ حقی وحق بنی ہاشم جس قدر ان مین حصہ میرا اور بنی ہاشم کا ہی مینی اونہین راہ خدا مین آزاد کیا فقال المہاجرون والانصار قد وہبنا حقنا لک یا اخا الرسول مہاجرین اور انصار نی یہ بات سنتی ہی عرض کی کہ اپنا ہی حصہ ہمنی آپ کو بخشا اے برادر رسول خدا فقال قبلت واعتقت حضرت نی فرمایا کہ مینی قبول کیا اور اون کو بہی آزاد کیا فقال

منقول ہی کہ اون حضرت نی فرمایا کہ جو مومن ذکر اہلبیت کرکی روئی یا رولائی سو آدمیون کو اوسپر بہشت واجب ہی ثُمَّ
قَالَ مَنْ بَکیٰ اَوْ اَبْکیٰ خَمْسِیْنَ فَلَهُ الْجَنَّةُ پہر ارشاد کیا جو روئی یا رولاوی ذکر مصائب کرکی پچاس آدمیون کو بہشت
اوسپر ہی واجب ہی ثُمَّ قَالَ مَنْ بَکیٰ اَوْ اَبْکیٰ عِشْرِیْنَ فَلَهُ الْجَنَّةُ پہر ارشاد کیا جو روئی یا رولائی بیس آدمیونکو
خداوند غفار اوسپر بہی بہشت واجب کرتا ہی ثُمَّ قَالَ مَنْ بَکیٰ اَوْ اَبْکیٰ عَشَرَةً فَلَهُ الْجَنَّةُ پہر ارشاد فرمایا کہ اگر روتے
مصیبت اہلبیت بیان کرکی یا رولائی دس آدمیون کو خدای تعالیٰ اوسپر بہی بہشت واجب کرتا ہی ثُمَّ قَالَ مَنْ
بَکیٰ اَوْ اَبْکیٰ وَاحِدًا فَلَهُ الْجَنَّةُ پہر فرمایا اگر آپ روئی یا رولاوی ایک آدمی کو خدای تعالیٰ اوسپر بہی جنت کو
واجب کرتا ہی ثُمَّ قَالَ مَنْ تَبَاکیٰ فَلَهُ الْجَنَّةُ پہر ارشاد کیا اگر ذکر مصائب ہمارا کری اور رونا نہ آئی صورت
گریہ کنندون کی بنائی اوسپر بہی بہشت واجب ہی وَمَنْ لَمْ یَحْزَنْ عَلیٰ مُصَابِنَا فَلَیْسَ مِنَّا جو شخص رنج
مصیبت ہماری سنی اور اوس کا دل محزون نہو ہماری مصیبتون پر وہ ہم میں سی نہین ہی فی الحقیقت کون ایسا دل
ہوگا کہ مصیبت اہلبیت سنکی غمگین نہو گا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ بِنْتَ یَزْدَجَرْدَ قَبْلَ اَنْ یَظْفَرَ
عَسْکَرُ الْاِسْلَامِ عَلیٰ اَبِیْهَا رَاَتْ فِیْ مَنَامِهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ دَخَلَ اِلیٰ بَیْتِهَا وَهُوَ اٰخِذٌ
بِیَدِ الْحُسَیْنِ قطب راوندی نی حضرت امام محمد باقر سی روایت کی ہی کہ دختر پادشاہ یزدجرد شہر بانو نی پیش از انکہ لشکر اسلام
اوس کی باپ پر فتحیاب ہوا ایک شب خواب مین دیکھا کہ جناب رسول خدا دست مبارک اپنی فرزند حسین کا پکڑی ہوئی
اوسکی گہر مین تشریف لائی قَالَ لَهَا اَنَا خَاطِبُكِ لِابْنِیْ هٰذَا وَاَشَارَ اِلَی الْحُسَیْنِ اور جناب رسول خدا نی
فرمایا کہ ای شہربانو مین تجکو اس فرزند حسین کی لیے خواستگاری کرنیکو آیا ہون اور اشارہ کیا امام حسین کی طرف غرض جب بیدار
ہوئین تو اونمین نہایت فکر لاحق ہوئی اور محبت اوس خورشید فلک امامت کی ایسی ان کی دل مین قرار پائی کہ خواب و خور
اون کو ناگوار ہوا فَلَمَّا کَانَتِ اللَّیْلَةُ الثَّانِیَةُ رَاَتْ فِیْ مَنَامِهَا اَنَّ سَیِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِیْنَ قَدْ
جَاءَتْ فَقُلْتُ مَنْ اَنْتِ قَالَتْ اَنَا بِنْتُ مَنْ خَطَبَكِ لِابْنِهٖ فِی الْبَارِحَةِ جب دوسری شب
ہوئی شہربانو نی جناب خاتون قیامت کو خواب مین دیکھا پوچھا تم کون ہو جناب فاطمہ نی فرمایا کہ کل تو نی کسی کو خواب مین
دیکھا تھا اور کسی نی تجہی اپنی فرزند کی لیے خواستگاری کی تہی عرض کی مینی کہ شب گذشتہ ایک جوان ماہ سیما کو مینی خواب مین دیکھا تھا
حسین نام اور ایک مرد نہایت مسن تہی اون بزرگ نی اپنی اوس فرزند کی لیے میری خواستگاری کی جناب سیدہ نی فرمایا کہ حسین
فرزند میرے ہی اور وہ بزرگ رسول خدا پدر بزرگوار ہین میری مگر ای شہربانو جب تک تو دین مین میری پدر بزرگوار کی نہ آئیگی
ملاقات اوس نیر برج امامت کی محال ہی شہربانو یہ سنکر کمال مسرور ہوئین اور عرض کی کہ مجہی کلمہ پڑہائیے پس جناب سیدہ نے
کلمہ پڑہایا شہربانو نی بتعلیم جناب سیدہ کلمہ پڑہا فَبَیْنَمَا اَنَا کَذٰلِكَ اِذَا انْتَهٰی عَسْکَرُ الْاِسْلَامِ
وَنَزَلُوْا فِیْ بِلَادِنَا وَقَامَتِ الْحَرْبُ وَقُتِلَ اَبِیْ وَسُبِیْنَا وَجَاءُ بِنَا اِلَی الْمَدِیْنَةِ فِیْ

حال آنکہ کوئی اون مین یہود و نصاری نہ تہا سوا کلمہ گویون کی اور سب ادعاے اسلام کرتی تہی ہزار افسوس دختر حاتم ناموری حاتم سے اسیرون مین شامل ہوئی اور نواسیان رسول خدا کی شتران بی کجاوہ و عماری پر بٹہا کر در بدر پہرائی جائین اور ذلت و خرابی سی کربلا سے شام تک جاوین کما تسبی العبید والاماء مکشفات الوجوہ بین الاعداء جیسطرح سی لونڈیان اور غلام قید کیتی جاتی ہین درمیان دشمنون کی سر کہلی ہوئی قال الراوی کنت ذات یوم فی مجلس یزید اذ سمعت صیحات و زعقات کتب معتبرہ مین مذکور ہی راوی کہتا ہی کہ مین مجلس یزید مین بیٹہا تہا کہ ناگاہ ایسی آواز نوحہ و شیون میری کان مین آئی کہ دل میرا گبہرانی لگا اور آنسو میری آنکہون سی جاری ہوئی فرایت عشرین نسوۃ کسبی الترک والروم قد غیرت وجوہہن من اثر الشمس والحر و خدودہن من اثر اللطم والدموع تسیل پس دیکہا میں نے قریب بیس عورتون کی باحال پریشان مانند اسیران ترک و روم اوس مجلس مین آئین شدت آفتاب سی چہرہ ہای نورانی اون کی متغیر ہو گئی تہی اور رخسار اون کی بسبب طمانچی مارنیکی نیلی ہو گئی تہی اور آنسو منہ پر بہتی جاتی تہی اور ایک روایت مین ہی کہ اوس احوال خراب سی دختران پیغمبر خدا کو دربار یزید مین لائی تو لباس اون کی بوسیدہ و غبار آلودہ تہی کہ گمان کیا یزید نی کہ ابہی لونڈیان سامنی میرے آئی ہین فقال ہذہ الاماء فقد اتیتم بہن فاین بنات علی و فاطمۃ پس بولا یزید ان لونڈیونکو تو لائی تم وہ دختران علی و فاطمہ کہان ہین اونہین میری سامنی کیون نہین لائی آہ بولی وہ لعین ای امیر یہ لونڈیان نہین ہین بلکہ یہ سب اہلبیت حسین دختران علی ابن ابی طالب و فاطمہ ہین مسافت راہ سی انکا یہ حال ہو گیا ہی ثم جعلوا یعرضوہن علیہ واحدۃ واحدۃ و ہو یقول من ہذہ و من تکون پہر وہ قوم جفاکار ایک ایک کو سامنی لاتی تہی یزید کی وہ پوچہتا تہا یہ کون ہی اور یہ کون ہی وہ بتاتی تہی ہذہ زینب و ہذہ ام کلثوم من بنات فاطمۃ یہ زینب ہے اور یہ ام کلثوم دختران فاطمہ زہرا افسوس دختر حاتم تو تعظیم کی جای اور رسول خدا فرماتین کہ اسی عزت و حرمت سی اسکی وطن کو روانہ کرو کہ اپنی بہائی سی ملی اور دختران رسول خدا دربار یزید مین بہی آکی عزت و تکریم کیسی کہ بہائی نہ پاتین بل حبسن فی محبس لا یکنہم من حر و لا قر حتی اقشعرت وجوہہم بلکہ بعد دربار جانیکی بہی قید کی گئی ایسی قید خانہ مین کہ وہ محفوظ دہوپ اور اوس سی بہی نہ تہا دنکو دہوپ مین جلتی تہین اور رات کو اوس مین رہتی تہین یہان تک کہ پوست ان سبہون کی چہرون کی اوڑ گئی تہی ہزار افسوس دختر حاتم تو لباس فاخرہ پہن کی خوش و خورم اپنی بہائی سی جا کی ملی اور دختران علی مرتضی جب قید مصیبت سی چہٹین تو سیاہ کپڑی پہنی ہوئی شام سی روانہ ہووین اور سر فرزند رسول خدا ابہی انہین دیکہنے کو یزید نی نہ دیا اور کربلا مین آکی قبر برادر دیکہی اور ایک روایت مین ہی کہ نعش مبارک حضرت کی خاک و خون مین نظر آئی اور جب تک وہ نعش مبارک دفن بہی نہوئی تہی روایت پنجاہ و دوم حدیث فضائل گریہ اور احوال اسلام قبول کرنی شہربانو کا اور احوال تاراجی اہلبیت اور شام مین اور دربار یزید مین جانا عن الصادق انہ قال من بکی او ابکی مائۃ فلہ الجنۃ حدیث صحیح مین جناب صادق سے

اوسکی روبرو پیاسا ذبح کیا جاویگا مثل گوسفند کی وَلَتُسْبَیٰ زَیْنَبُ عَلیٰ جَمَالٍ بِغَیْرِ وِطَاءٍ وَلِطَافٍ
بِهَا فِي الْاَسْوَاقِ افسوس کہ زینب نور دیدہ میری قید ہوکی شتران بیکجاوہ و عماری پہ سوار کی جائیگی اور کوچہ و بازار مین
پھرائی جائیگی فَبَعْدَ ذٰلِكَ بَكَتْ فَاطِمَةُ بُكَاءً اَشَدَّ يُدًا حَتّٰى غُشِيَتْ عَلَيْهَا پس جب یہ سانحہ جناب
سیدہ نی سنا اس شدت سی روئین کہ روتی روتی بیہوش ہوگئین وَلَمَّا اَفَاقَتْ قَالَتْ يَا اَبَا الْحَسَنِ اَيَكُوْنُ
ذٰلِكَ فِي حَيَاتِيْ جب ہوش مین آئین تو فرمایا ای ابو الحسن ای امیر المومنین آیا حسین میرا جیتی جی میری خنجر بیداد سے
ذبح ہوجائیگا اور میری بیٹیان میری سامنی قید ہو جائین گی قَالَ وَاغَوْثَاهُ مَا كَانَ اَحَدٌ مِنَّا جناب امیر نی فرمایا ہای
غریبی اور تنہائی اوسکی کہ ہم مین سی کوئی نہو گا فَنَظَرَ الْحَسَنُ اِلٰى اَخِيْهِ وَقَالَ لَا اَرَانِيَ اللّٰهُ اَبَدًا
راوی کہتاہی کہ یہ حال سُنکی جناب امام حسن نے اپنی بہائی حسین کیطرف دیکھکی فرمایا کہ خدا وہ دن ندیکھائی ای بہائی کہ
تم نہو اور مین جیتا رہون قَالَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ يَا بُنَيَّ تَسْقِي السَّمَّ
قَبْلَ ذٰلِكَ جناب امیر المومنین نے فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون ای فرزند قبل اس ماجرا کی تجکو زہر دغا پلاکی شہید کرین گے
تو اوسوقت نہو گا وَبَكَى الْحُسَيْنُ وَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَدْ شَقَّ عَلَيَّ مَا جَرٰى عَلٰى اُخْتِيْ زَيْنَبَ
اور جناب امام حسین نی روکی عرض کی کی ای پدر بزرگوار سب صعوبات و رنج مجہی گوارا ہین لیکن شاق و دشوار ہی مجہہ پر
اسیری زینب کی وَاَمَّا زَيْنَبُ فَلَمَّا سَمِعَتْ ذٰلِكَ لَمْ تَتَمَالَكِ الْبُكَاءَ فَبَكَتْ وَمَضَتْ
اِلٰى اَبِيْهَا پس جب یہ سنا تمام ماجرا جناب زینب خاتون نی تو گریہ ضبط نکرسکین پس روتی ہوی طرف اپنی پدر بزرگوار کے
آتین فَقَالَ لَهَا اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَا تَفْعَلِيْنَ يَا زَيْنَبُ جناب امیر المومنین علیہ السلام نی فرمایا ای نور دیدہ
میری ای زینب جسوقت تجہپر اور تیری بہائی پر یہ ظلم وستم ہون گی تو کیا کری گی فَقَالَتْ يَا اَبَتَاهُ اَصْبِرُ عَلٰى
مَا يَحِلُّ بِنَا مِنَ الْاَعْدَاءِ وہ روکر بولین کہ ای پدر بزرگوار صبر کرون گی جور وستم اعدا پر فَجَعَلَنِيَ اللّٰهُ مِنَ
الشَّاكِرِيْنَ پس خدا اگر دای مجہی شکر کرنی والون مین سی حضرات جای گریہ وزاری ہی کہ افسوس دختر کافر کی تو جناب
امیر توقیر و عزت کرین اور اون کی فرزند کو جب ظالمون نی شہید کیا تو خیمون مین دہنس آئی اور مال و اسباب لوٹ لیا
حَتّٰى يَنْزِعُوْا الْمَلَاحِفَ عَنْ ظُهُوْرِهِمْ یہان تک کہ چادرین تک دختران فاطمہ سی چہین لین کچہہ پاس
عترت رسول خدا کا بہی نکیا در انحالیکہ وہ صاحب زادیان ایک دوسری کے پاس چہپتی تہین وَيَصِحْنَ وَاجَدَّاهُ
وَاَبَتَاهُ وَاحَسَنَاهُ وَاحُسَيْنَاهُ اوس وقت وہ فریاد کرتی تہین ہای ای نانا رسول خدا نواسیان
تمہاری لٹتی ہین خبر لو ای بابا علی مرتضی ہماری خبر لو ہای بہائی حسن مجتبی ہای بہائی حسین تمہاری قتل ہونی سی یہ آفت
ہم پر آئی اَمَا مِنْ مُجِيْرٍ يُجِيْرُنَا اَمَا مِنْ ذَابٍّ يَذُبُّ عَنَّا آیا کوئی مسلمان نہین کہ ہماری نصرت کرے
ایسا کوئی ہی کہ ہمین نواسیان رسول خدا کی جان کر پناہ دے مگر وہان کوئی ظالم سوا مارنی اور لوٹنی کی جواب ندیتا تہا

اللہ یُحِبُّ مَنْ یُحِبُّہُمْ پس پھر جبرئیل نے کہا اے رسول خدا پروردگار عالم تمہاری اہلبیت کے ستونوں کی دوستونکو بہی دوست رکھتا ہے
اوسکی بہی اداے شکر کی واسطے نبی نے سجدہ کیا اور کتاب مقصد اقصی مین اسطرحسے مسطور ہے کہ بعد فتح حنین جناب حیدر کرار حسب فرمودہ
جناب سید ابرار مع یک صد و پنجاہ سوار بنا بر تخریب بتخانہ فلس طرف قبیلہ بنی طی کی روانہ ہوئے غرض جب وہان کی بتخانہ کو توڑا اور
اہل اسلام کو مال کثیر وہان کی لوٹ مین ہات آیا اور چند اسیر بقبضہ موالیان جناب امیر کی آئے وَاَخْفٰی عَدِیُّ بْنُ حَاتِمٍ
مِنْ خَوْفِ عَسْکَرِ الْاِسْلَامِ وَاَخَذُوْا اِبْنَتَہٗ اور عدی پسر حاتم خوف لشکر اسلام سے مخفی ہوا اور دختر حاتم کو
اہل اسلام نے قید کیا پس جناب امیر نے بسبب ناموری حاتم کی کہ اپنی قوم کا رئیس اور سخاوت مین مشہور تہا حکم کیا کہ دختر حاتم کو تمام
قیدیون کی نرکسوا اگرچہ یہ دختر کافر ہے اور خود بہی مسلمان نہین ہوئی لیکن باپ اسکا عزت مین سے تہا اسکو ذلیل نکیا چاہیئے یہ فرمائے
کوئی دقیقہ اوسکی پاسداری اور دلجوئی مین فروگذاشت نکیا اور اوسے عزت و حرمت سے اپنے ساتھ لیکے روانہ مدینہ طیبہ ہوئے حَتّٰی دَخَلَ
عَلَی النَّبِیِّ وَاَخْبَرَ مَا مَضٰی وَقَالَ حَالَ بِنْتِ الْحَاتِمِ جب حضرت خدمت جناب رسالتمآب مین آئے
جو ماجرا گذرا تہا بیان کیا اور احوال دختر حاتم عرض کیا جناب رسول خدا نے فرمایا کہ اسے باعزاز و اکرام رخصت کرو تا وطن
مالوف مین جاکر اپنی بہائی سے ملحق ہو فَجَاءَ بِہَا اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ فِی الْبَیْتِ وَاَخْبَرَ الزَّہْرَاءَ اَنَّہَا ابْنَۃُ
حَاتِمٍ پس جناب امیر اوسے دولت سرای مین لائے اور خبر کی جناب فاطمہ کو کہ یہ دختر حاتم ہے فَلَمَّا سَمِعَتْ فَاطِمَۃُ
عَلَیْہَا السَّلَامُ اَعْطَاہَا لِبَاسًا فَاخِرًا وَاَکْرَمَہَا اِکْرَامًا پس جناب سیدہ نے جب سنا تو اوسے خلعت فاخرہ
عنایت فرمایا اور بہت اوسکی عزت و توقیر کی اور اوسے احسان و اکرام بے پایان سے سرافراز فرمایا وَوَدَّعَتْہَا بِنْتُ
رَسُوْلِ اللّٰہِ حَتّٰی سَارَتْ اِلٰی وَطَنِہَا اور بعزت و حرمت رخصت کیا دختر حاتم کو بضعہ رسول خدا نے اس
عزت و حرمت سے اپنی وطن کو گئی قَالَ لَمَّا جَاءَتْ لِلْوَدَاعِ مِنْ بَنَاتِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ راوی کہتا ہے کہ جب
دختر حاتم جناب سیدہ سے رخصت ہو چکی تو دختران جناب امیر سے وداع ہونے لگی یہان تک کہ آئی وہ نزدیک جناب زینب
خاتون کی رخصت کو اور اون سے رخصت ہونے لگی پس بے اختیار جناب حیدر کرار زار زار مانند ابر بہار کے رونے لگے فَقَالَتْ
فَاطِمَۃُ مَا یُبْکِیْکَ یَا اَبَا الْحَسَنِ جناب فاطمہ نے حیران ہوکے عرض کی اے ابوالحسن آپ کی رونیکا کیا سبب ہے
قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَا فَاطِمَۃُ اِنَّ بِنْتَ الْحَاتِمِ اَخَذَہَا عَسْکَرُ الْاِسْلَامِ وَوَدَّعَہَا خَیْرُ
الْاَنَامِ بِالْاِعْزَازِ وَالْاِکْرَامِ جناب امیر المومنین نے رو کر فرمایا اے دختر رسول خدا ایکدن تو یہ ہے کہ دختر
حاتم لشکر اسلام مین قید ہوکر آئی کہ سب اقارب اوسکی بت پرست ہین فقط ناموری حاتم سے داخل اسیرون کی ہوئی
اور بموجب ارشاد رسالتمآب بعزت و حرمت روانہ وطن ہوئی وَہٰذِہٖ زَیْنَبُ اِبْنَتِیْ یَوْمًا تُسْبٰی مَعَ اَخِیْہَا
الْحُسَیْنِ اے فاطمہ ایکدن یہی زینب پارہ جگر میری اپنی بہائی حسین کی ساتھ غریب الوطن آوارہ از خانمان وارد
صحرای ہولناک ہوگی وَیُذْبَحُ الْحُسَیْنُ عِنْدَہَا عَطْشَانًا کَمَا یُذْبَحُ الْکَبْشُ اور بہائی اسکا حسین

کہ مضمون اوسکا یہ ہی کہ کاشکی بزرگان بدر حاضر ہوتی اور خوشی سی آوازین بلند کرتی اور کہتی کہ ای یزید ہات تیری شل نہون چہڑی وندان
حسین پر لگائی سی اوس لعین کو یہ خیال تہا افسوس کہان تہی رسول خدا اور علی مرتضیٰ کہ وہ چہڑی وندان حسین پر دیکہتی کیسا روتی ثُمَّ
بَسَطَ عَلَيْهِ رُقْعَةَ الشَّطْرَنْجِ وَجَلَسَ يَلْعَبُ بِهِ پہر اوس ناپاک نی شطرنج بچہائی اور شطرنج کہیلنی لگا وَيَذْكُرُ الْحُسَيْنَ
وَآبَائَهُ وَيَسْتَهْزِئُ بِذِكْرِهِمْ اور جناب امام حسین کو اور اون کی آباء طاہرین کو برا کہتا تہا اور ہنستا تہا فَمَتٰى قَمَرَ
صَاحِبَهُ تَنَاوَلَ الْفُقَّاعَ فَشَرِبَهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ صَبَّ فَضْلَتَهُ مِمَّا يَلِي الطَّشْتَ مِنَ الْاَرْضِ پس جب
غالب آتا تہا دوسری پر اور جیت تا تہا اوسوقت شراب کی تین پیالیان پیتا تہا اور جو بچتی تہی شراب تو ڈال دیتا تہا اوسی قریب طشت کے
کہ جسمین سر حضرت کا تہا اور ایک روایت مین ہی کہ وہ ملعون سر حضرت پر ڈالتا تہا مگر وہ شراب ہوای قدرت خدا سی اوڑجاتی تہی اور سر اقدس پر
چہینٹ بہی نہ پڑتی تہی کیا مقام غضب ہی کہ جسکی زینت سی عرش فخر کرتا ہو اور جبرئیل کو فخر خدمتگذاری ہو اوس کی سر کا یہ حال ہو اکہ اسطرح
بزم شراب مین رکہا گیا زیر تخت یزید یہ امر کم نہین ہی رونیکو کہ سر برگزیدہ خدا کا زیر تخت شراب خوار رکہا ہو فَرَآهُ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ
فَلَمْ يَاْكُلِ الرُّؤُوْسَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَبَدًا پس جب جناب امام زین العابدین نی اوس سر انور کو دیکہا ایک آہ کا نعرہ مارا اور پہر تمام عمر
کلہ گوسفند نکہایا ثُمَّ عَلَّقَ رَاْسَ الْحُسَيْنِ عَلٰى بَابِ مَسْجِدِ دِمَشْقَ پہر لٹکایا سر اقدس جناب امام حسین دروازہ دمشق پر

روایت سجادہ و نکلنا خون برسنی کی اور پانچ سجدی کرنا رسول خدا کا بی رکوع اور احوال حشر جاتم اور ذکر تاراجی خیام کا اور جانا دربار یزید مین اسیران اہلبیت کا

عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمْ تَبْكِ السَّمَاءُ اِلَّا عَلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَيَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا
جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ فرمایا آسمان نہین رویا کسی پر سوای حسین بن علی اور یحیی بن زکریا کی اور احادیث
صحیح مین وارد ہوا ہی لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ اَمْطَرَتِ السَّمَاءُ تُرَابًا اَحْمَرَ جب جناب امام حسین شہید ہوئے
تو آسمان نی مٹی سرخ برسائی روایت کی ہی ابو القاسم نی کہ علمای اہل سنت سی ہی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ سَجَدَ يَوْمًا
خَمْسَ سَجَدَاتٍ بِلَا رُكُوْعٍ کہ ایک روز جناب رسول خدا نی پانچ سجدی کیی بیر کوع کی اصحاب نی عرض کی ای رسول خدا
سجدی بغیر رکوع بہی ہو سکتی ہین حضرت نی فرمایا ہان درست ہین اِنَّ جِبْرَئِيْلَ اَتَانِيْ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ
عَلِيًّا فَسَجَدْتُ بہ تحقیق کہ آئی میری پاس جبرئیل پس کہا ای محمد بدرستیکہ خدا دوست رکہتا ہی علی کو پس مینی ادای شکر کی
لیی سجدہ کیا فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ فَقَالَ يُحِبُّ فَاطِمَةَ فَسَجَدْتُ پس مینی سر سجدی سی اوٹہایا جبرئیل نی کہا فاطمہ کو
بہی دوست رکہتا ہی پہر مینی سجدہ کیا پس جب سر سجدی سی اوٹہایا فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ
فَسَجَدْتُ پس کہا جبرئیل نی ای رسول خدا پروردگار عالم حسن و حسین کو بہی دوست رکہتا ہی پس سجدہ کیا مینی اور جب
سر سجدی سی اوٹہایا فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ مَنْ يُحِبُّهُمْ فَسَجَدْتُ پس چوتہی بار جبرئیل نی کہا
ای محمد خدا ان کی دوستون کو بہی دوست رکہتا ہی پس سجدہ کیا مینی جب سجدی سی پہر سر اوٹہایا فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ

يُجُوْلُنَا ظَهْرَ الْحُسَيْنِ وہ فتنی فخر کرنی لگی کہ ہم وہ ہین جنہون نی گھوڑی دوڑائی نعش حسین پر حتی طحن جناجن
صَدْرِہٖ یہان تک گھوڑی دوڑائی کہ استخوان سینہ پسگئی فَاَمَرَ لَہُمْ بِجَائِزَۃٍ ابن زیاد خوش ہوا اور کہا انہین انعام دو
اور شمر و شبیث و عمرو ابن حجاج کی ساتھ ہزار سوار کرکی دختران فاطمہ زہرا اور سرہای شہدا کی ساتھ روانہ کیا فَاَمَرَهُمْ اَنْ یُشَہِّرُوْہُمْ
فِیْ کُلِّ بَلَدٍ یَّدْخُلُوْنَہَا اور حکم کیا کہ جس شہر مین داخل ہوا اون سرون کو اور دختران شیر خدا کو تمام شہر مین پہرانا جب
وہ ملعون تکریت مین پہونچی تو حاکم شہر کو کہلا بہیجا کہ ہمادی پیشوائی کو آو کہ سر حسین کا ساتھ لائی ہین اور عترت رسول خدا کو لوٹ
کی لائی ہین فَلَمَّا اَخْبَرَهُمُ الرَّسُوْلُ بِذٰلِكَ نَشَرُوا الْاَعْلَامَ وَخَرَجَ الْغِلْمَانُ یَتَلَقَّوْنَہُمْ بِالْفَوَاکِہِ
جب رسول نی خبر کی تو اونہون نی نشان کہولی اور لائی غلام اون کی نذر کو میوی اور وہ اہل شہر نہایت خوش ہوئے
پس جب نصاری نی مسلمانون کو خوش و خرم دیکہا فَقَالَ النَّصَارٰی مَا ہٰذَا پس وہ نصرانی بولی یہ کیا ہی اور یہ سر کس کا ہے
جسکی کہنی سی تم اتنی شاد ہو فَقَالُوْا رَاْسُ الْحُسَیْنِ وہ بولی ہم اس سی خوش ہین کہ یہ سر حسین کا ہی فَقَالُوْا ہٰذَا رَاْسُ
اِبْنِ بِنْتِ نَبِیِّکُمْ قَالُوْا نَعَمْ وہ بولی کیا یہ سر تمہاری نبی کی نواسی کا ہی وہ سب بولی ہان فَعَظُمَ ذٰلِكَ عَلَیْہِمْ
یہ سنکی وہ نصاری نہایت اندوہناک ہوی اور یہ امر اون پر نہایت شاق ہوا اپنی عبادت خانون پر چڑہ گئی اور ناقوس تعظیم خدا کی
لیی بجانی لگی وَقَالُوا اللّٰہُمَّ اَنَّا اِلَیْكَ بُرَاءٌ مِمَّا صَنَعَ ہٰؤُلَاءِ الظَّالِمُوْنَ اور بولی خداوندا ہم بیزار
ان ملعونون سی جو کیا ان ظالمون نی تیری نبی کی نواسی سی مقام تامل ہی کہ نصاری تو سر دیکہکی غمگین ہون اور مسلمان خوشی
اور شادی کرین غرض یونہین خوشی اور شادی کرتی ہوی داخل شام ہوی پس یزید نی مجلس شراب آراستہ کی اور اذن
عام دیا اور ساتہ کرسی نشین اوسکی مجلس مین جمع ہوی فَجَاءَ الشِّمْرُ بِرَاْسِ الْحُسَیْنِ پس آیا شمر ملعون سر فرزند رسول
لی کی نذر یزید کو اور یہی شعر اوس ملعون نی پڑہا اِمْلَاْ رِکَابِیْ فِضَّۃً وَذَہَبًا ٭ فَقَدْ قَتَلْتُ رَجُلًا مَلِکًا مُحَجَّبًا
ای یزید بہر دی اسب و شتر میر انقرہ و طلاسی کہ قتل کیا اوس شقی نی اوسی جسکی دروازی کی فرشتی دربان تہی طعنتہ
بِالرُّمْحِ حَتّٰی انْقَلَبَا ٭ وَضَرَبْتُہٗ بِالسَّیْفِ کَانَتْ عَجَبًا ٭ ایسا نیزہ مارا اوس لعین نی حسین کو کہ سو
کی بل اولٹ دیا اور ایسی تلوار ماری کہ دیکہنی والون نی تعجب کیا ثُمَّ رَمَاہُ بَیْنَ یَدَیْہِ پہر یہ کہکی اوس کا فر نی
سر منور حضرت کا سامنی یزید کی پہینک دیا حضرات کیا غضب ہی کہ سر فرزند زہرا کا یہ رتبہ پہنچا جسکی خدمتگار ہونیکا
جبرئیل کو فخر تہا کہ وہ سر اس طرح سی پہینک دیا جائی پیش شراب خوار پس نہایت شاد ہوا یزید اور اوس سر کو ایک طشت
طلا مین رکہوا کی زیر تخت اپنی کہ جسپر شراب زہر مار کرتا تہا رکہوا دیا وَفِیْ یَدِہٖ قَضِیْبٌ یَنْکُتُ بِہٖ ثَنَایَا
الْحُسَیْنِ اور ہاتہ مین اوسکی ایک چہڑی تہی اوسی لب و دندان پر رکہتا تہا اور شاد ہوتا تہا ابو برزہ بولی ای یزید وا
ہو تجہپر کہ تو لب و دندان حسین پر لکڑی لگاتا ہی اور مینی دیکہا ہی رسول خدا کو انہین لب و دندان کو چوستی تہی شل
شکر کی پس اوس شقی نی ابو برزہ کو نکال دیا مجلس سی اور اپنی حرکت نالایق سی باز نرہا اور وہ خوشی سی شعر پڑہتا تہا

علیہ وآلہ بھیجی ہوئی خدا کی ہین اور علی مرتضی ولی خدا اور فاطمہ اور حسن وحسین بہترین خلق خدا ہین قال جبرئیل بحقہم علیک
الا ما جعلتنی خادماً لہم جبرئیل نی عرض کی خداوندا قسم دیتا ہون مین تجہی ان بزرگوارون کی حق کی کہ تو مجہے
انکا خادم وخدمتگار کر قال فلک ذلک پروردگار عالم نی ارشاد کیا ای جبرئیل عرض تیری قبول کی اور خدمت انکی سپرد تجہے
سونپی فافتخر جبرئیل علی الملائکۃ جمیعاً لما صار خادمہم پس فخر کرتی تہی جبرئیل سب فرشتون پر جب
خادم ہوئی اہل بیت کی قال ومن مثلی وانا خادم آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ اور کہتی ہی جبرئیل
اب کون ہی مثل میری کہ مین خادم ہون آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کا فانکسرت الملائکۃ ان یفاخروہ پس یارا
کسی کی مجال نہ تہی کہ جبرئیل پر فخر کری فتفکروا ایہا الاخوان فی ہذا المقام پس فکر کرو حضرات اس جگہہ پر جبرئیل
جسکی خادمیت کا فخر کرین اور ایکدن اوسکی قتل کا لعین فخر کرتی تہی منقول ہی کہ جب جناب امام حسین کو تین دن کا پیاسا مع
اقربا شہید کرکی سرہای اقدس کو مع اہلبیت داخل مجلس ابن زیاد کیا تو ازراہ فخر ومباہات ہر ایک شقی اپنی شقاوت بیان
کرتا تہا فہذا یقول انا ضربتہ بسیفی وذلک یقول انا طعنتہ برمحی فالقی علی الارض
پس ایک شقی بولا کہ یہ وہ شقی ہی کہ جسنی حسین کو تلوار ماری تہی اور ایک ملعون بولا کہ اوس شقی نی ایسا نیزہ سینۂ حسین پر مارا
کہ اونہین زمین پر گرا دیا اور ابن زیاد ملعون تخت پر شاد بیٹہا تہا وآل رسول اللہ وزین العابدین مصفد
بالحدید اور اہلبیت رسول خدا اور دختران علی مرتضی دربار عام مین کہڑی تہین اور بیمار کربلا ہاتہون مین جکڑی ہوی
کہڑی تہی والرؤس منہم مشہورۃ علی الرماح اور سرہای مبارک نیزون پر نصب تہی فقام سنان بن
انس لعنہ اللہ الذی ضرب بسہمہ فی لبۃ الامام فانشد شعراً پس سنان بن انس کہ وہ اوٹہا وہ
لعین تہا کہ جسنی تیر گلوی امام تشنہ کام پر لگایا تہا اور قتل کیا تہا کہ زمین پر گر کی تڑپنی لگی تہی اور یہ شعر پڑہا ع املأ رکابی
فضۃ او ذہبا + فقد قتلت الملک المحجبا + قتلت الذی کان اعلی نسبا + خیر عباد اللہ
اماً وابا + ای امیر ابن زیاد بہر دی اسپ وشتر کو اوس شقی کی چاندی یا سونی سی کہ قتل کیا اوس شقی نی اوسی کو جسکی
دروازی کی فرشتی دربان تہی اور اوس شخص کو مارا کہ جو بہترین بندگان خدا تہا مان اور باپ کی طرف سی پس ابن زیاد کو یہ کلام اوسکا
برا معلوم ہوا اور بولا کہ اگر تو حسین کو بہترین بندگان خدا جانتا تہا تو کاہیکو قتل کیا فامر بہ فضرب عنقہ ابن زیاد نی حکم
کیا کہ اسکی گردن مارو پس اوسی وقت اصل جہنم کیا اور خسر الدنیا والآخرۃ ہوا وہ ملعون پہر ایک ملعون کہڑا ہوا ابن زیاد سی متوجہ ہوا
کہ اوس شقی نی کیا سلوک کیا ہی حسین سی قال لطمتہ واخذت عمامتہ وہ شقی بولا ای امیر اوس شقی نی
حسین کی رخساری پر طمانچہ مارا اور عمامہ اون کا لایا ہون حضرات یقیناً یہ شخص مالک ابن بشر الکندی ملعون تہا کہ اس
ملعون نی یہ بی ادبی امام سی وقت آخر کی تہی پس دس ملعون اور سامنی ابن زیاد ولد الحرام کی کہڑی ہوی فقال ابن
زیاد من انتم ابن زیاد نی کہا تم کون ہو اور تمنی حسین سی کیا سلوک کیا فقالوا نحن الذین اوطأنا

آدھی چادر بچھی تھی اور آدھی چادر اوڑھی ہوئی تھیں پس اپنی حال نادری پر رونی لگیں جناب فاطمہ فقال وما یبکیک
یا فاطمۃ بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ پس حضرت بولی کیوں روتی ہی ای فاطمہ بیٹی رسول خدا کی وقالت
اما تری حالنا ونحن فی کساء واحد نصفہ تحتنا ونصفہ فوقنا پس جناب فاطمہ نی عرض کی ای بابا
تمین دیکھتی آپ حال ہماری ناداری کا کہ ایک چادر مین ہم آدھی نیچی بچھائی ہین اور آدھی اوڑھی ہین حضرت نی فرمایا
یا بنیۃ اما تعلمین ان اللہ اطلع اطلاعۃ من سمائہ الی ارضہ فاختار منہما بعلک علی
ابن ابی طالب ای بیٹی غمگین نہو نہین جانتین تم کہ خدا تعالی مطلع ہوا از آسمان تا بزمین پس ان دونون سی اختیار کیا
شوہر تیری علی ابن ابی طالب کو وامرنی ان ازوجک بہ اور حکم کیا مجھی کہ مین تجھی اوس سی تزویج کرون وان
اللہ عز وجل اتخذنی نبیا واتخذہ وصیا وخلیفۃ من بعدی اور خداوند عالم نی مجھی نبی کیا
اور شوہر تمہاری کو وصی کیا اور خلیفہ کیا بعد میری یا فاطمۃ اما تعلمین ان العرش سأل ربہ ان یزینہ
بزینۃ لم یزین بہا شیئا من خلقہ ای فاطمہ نہین جانتی تم کہ عرش نی درگاہ الہی مین عرض کی کہ زینت کر مجھی
ساتھ ایسی زینت کی کہ نہ زینت کی ہو ساتھ اوسکی کسی شئی کو اپنی مخلوقات سی فزینہ بالحسن والحسین فجعلہما
فی رکنین من ارکان العرش پس زینت کی خداوند عالم نی عرش کی ساتھ حسن و حسین کی اور جگہہ دی اون
دونون بحر کرامت اور گوہر درج امامت کو دو رکنون مین ارکان عرش سی یعنی ایک رکن کو امام حسن سی مزین کیا اور ایک کو
امام حسین سی والعرش یفتخر بزینتہ علی کل شئی اور عرش فخر کرتا ہی اپنی زینت سی ہر شئی پر کہ کون ہی مثل میری
کہ مین زینت کیا گیا ہون ساتھ حسن اور حسین کی اور مجھیر جگہہ پاتی ہی پارہ جگر زہرا نی روی انہ افتخر اسرافیل علی
جبرئیل فقال انی من حملۃ العرش وصاحب الصور والنفخۃ وانا اکبر الملائکۃ الی حضرۃ
الجلال اور منقول ہی کہ افتخار کیا اسرافیل نی جبرئیل پر اور کہا مین حاملان عرش الہی سی ہون مین صاحب صور ہون اور مین بزرگ
ملائکہ ہون حضور پروردگار مین قال جبرئیل انا خیر منک جبرئیل نی کہا مین تجھسی بہتر ہون قال لماذا اسرافیل نی
کہا کیونکر قال انا امین اللہ علی وحیہ والکسوف والخسوف والزلزال والرسائل جبرئیل بولی مین
امین خدا ہون وحی خدا پر اور کسوف و خسوف و زلزلہ و رسالت پر فاختصما الی اللہ پس محاکمہ کیا درگاہ خدا مین اور حکم کیا
خدا کو کہ خداوندا حکم کر ہم دونون مین کہ کون ہم مین سی بزرگی رکھتا ہی دوسری پر فاوحی اللہ الیہما ان اسکتا پس وحی کی
خدا تعالی نی چپ رہو تم دونون فوعزتی وجلالی لقد خلقت من ہو خیر منکما پس قسم ہی مجھی اپنی عزت و جلال
کی کہ مینی خلق کیا اوسی کہ بہتر ہی تم دونون سی انظرا الی ساق العرش فنظرا دیکھو طرف ساق عرش کی پس دیکھا دونون
نی ما ذا علی ساق العرش لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ وعلی ولی اللہ وفاطمۃ والحسن
والحسین حبیب اللہ پس ساق عرش پر لکھا تھا نہین ہی معبود برحق سوای خداوند عالم کی اور محمد مصطفی صلی اللہ

ثُمَّ اَشْتَعَلَ الشَّمْعَ وَجَلَسَ عِنْدَ الرَّاْسِ يَنْظُرُ اِلَيْهِ وَيَبْكِیْ وَيَقُوْلُ
اور اوسکی تعظیم کو سجدہ کیا اور روتا تھا پھر شمع جلا کی رکھی اور سامنے سر کی بیٹھا اور روتا تھا اور کہتا تھا ای سر اقدس یہ تو مجھی معلوم ہوا کہ تو ان لوگون مین سے ہی کہ جنکی تعریف
فَبِاللّٰهِ الَّذِیْ اَعْطَاكَ تِلْكَ الْمَنْزِلَةَ اَخْبِرْنِیْ مَنْ اَنْتَ
موسی نے توریت مین اور عیسی نے انجیل مین کی ہی پس قسم ہی خدا کی جس نے تجھے یہ مرتبہ دیا ہی مجھے بتا کہ تو کون ہی اور نام تیرا کیا ہی کہ ناگاہ قدرت خدا سے
وَمَا اِسْمُكَ ای سر پر نور تجھی قسم
سر اقدس امام غریب کا گویا ہوا اور فرمایا یَا اَيُّهَا الشَّيْخُ اَنَا الْمَقْتُوْلُ ظُلْمًا وَعُدْوَانًا ای پیر ای شیخ
مین وہ ہون جسے ظالمون نے ناحق شہید کیا اَنَا الْمَظْلُوْمُ الَّذِیْ مَاتَ عَطْشَانًا ای شیخ مین وہ ہون جس
کو پیاسا ذبح کیا گیا اور پیاسا دنیا سے گیا اَنَا الَّذِیْ فَارَقَ الْاَحِبَّةَ وَبَعُدَ عَنِ الْاَوْطَانِ مین وہ غریب
بیکس ہون جسے دشمنون نے عزیزوں اقربا سے جدا کر آوارہ دشت غربت کیا اور شہر بیگانہ مین شہید کیا فَقَالَ الدَّيْرَانِیُّ اِذْدَادُ
مِنْ فَضَائِلِكَ دیرانی نے عرض کی مجھے کچھ حال معلوم ہوا زیادہ بیان کیجیے فضائل اپنے پس سر اقدس نے جواب دیا
اَنَا الْحُسَيْنُ ابْنُ مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰی وَابْنُ عَلِیِّنِ الْمُرْتَضٰی وَسُرُوْرُ قَلْبِ الزَّهْرَاءِ ای شیخ
مین حسین ہون وہ حسین کہ جسکا نانا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ ہی اور مین ہون فرزند علی مرتضی اور سرور دل زہرا ہون
پس دیرانی خوب رویا اور اپنے مریدون کو جمع کیا اور سب ماجرا بیان کیا پس وہ ستر آدمی تھے وہ سب لے دوڑے اور گریبان پھاڑ ڈالے
اور آپ کی خدمت میں آ کر بلا مین اور زنار ون کو توڑ کی مسلمان ہوے اور عرض کی ای مولا اجازت دو تو ان کافرون سے جہاد کرون
فَقَالَ جَزَاكُمُ اللّٰهُ خَيْرًا حضرت نے فرمایا خدا تمھین جزای خیر دے صبر کرو خدا ان سے انتقام لیگا اور وہ ہمارے نقش
کافی ہے جای تامل ہے کہ کافر تو یہ قدر شناسی کرین اور مسلمان ہو دین اور مسلمان جو کہلاتے ہین وہ عترت رسول خدا پر رحم نکھاوین

روایت پنجاہ و پنجم ۵ عرش کو زینت دینا ساتھ حسن و حسین علیہما السلام کے جبرئیل و اسرافیل کا اور جانا اہلبیت کا مع سرہای شہدا کوفی سے ہو کر شام مین

وَحُكِیَ عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ وَجُوَيْرِيَّةَ اَنَّهُمَا قَالَا يَوْمًا لِعَلِیِّ بْنِ
اَبِیْ طَالِبٍ منقول ہی اشعث بن قیس و جویرہ جبلی سے کہ عرض کی ان دونون نے حضرت جناب علی ابن ابی طالب
سے یَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ حَدِّثْنَا عَنْ بَعْضِ خَلَوَاتِكَ وَفَاطِمَةَ قَالَ نَعَمْ ای امیر المومنین بیان کیجیے
بعض احوال خلوت اپنا اور جناب فاطمہ کا حضرت نے فرمایا فَبَيْنَمَا اَنَا وَفَاطِمَةُ فِیْ كِسَاءٍ وَاحِدٍ نَائِمَانِ
اِذْ اَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْنَا نِصْفَ اللَّيْلِ ایک شب مین اور فاطمہ زہرا ایک چادر مین سوتی تھی کہ ناگاہ نصف
شب کو رسول خدا تشریف لائے پس داخل ہوے گھر مین اور ہم لیٹی تھی فَوَضَعَ رِجْلًا بَيْنَنَا اِلَیَّ وَرِجْلًا اِلَيْهَا
پس ایک پای مبارک میری سرہانے رکھا اور ایک سرہانے فاطمہ کی رکھا پس جناب فاطمہ نے دیکھا کہ حضرت سرہانے کھڑے
ہین فَهَمَّتْ اَنْ تَجْلِسَ فَلَمْ تَسْتَطِعْ فَبَكَتْ پس چاہا جناب سیدہ نے کہ اوٹھ بیٹھین نہ اوٹھ سکین کہ

اور سر اوسکا مع سر عزیزون کی نیزون پر رکہکی یزید کی آگی لیی جاتی ہین اوس شخص نی سرون کو دیکہکی کہا مَنْ رَأْسُ اَمِیْرِهِمْ ان سرون کے امیر کا کون سا ہی شمر نی اشارہ طرف سر اقدس امام مظلوم کی کیا دیرانی بولا دیر میرا اس قدر وسعت نہین رکہتا مگر سرون کو اور قیدیون کو دیر سے دیر مین رکہو اور تم گرد اوسکی رہو شمر نی رائی اوسکی پسند کی پس ایک صندوق مین تو سر اقدس امام غریب کا رکہا اور دوسری صندوق مین سر باقی شہدا کی رکہی اور اوس دیر مین لائی اور ایک حجری مین رکہدیا اور اہلبیت کو اور مکان مین اوتار او صَارَ یَطُوْفُ حَوْلَ الْحُجْرَةِ فِیْهِ الصُّنْدُوْقُ لِیَنْظُرَ رَاْسَ الْحُسَیْنِ مِنْ قَرِیْبٍ اور وہ دیرانی گرد اوس حجری کی پہرتا تہا سر اقدس کو قریب سی دیکہی فَنَظَرَ فِیْ شُقُوْقِ الْبَابِ فَرَاٰی فِی الْحُجْرَةِ نُوْرًا اَسْطَعُ مِنَ الصُّنْدُوْقِ الَّذِیْ فِیْهِ رَاْسُ الْحُسَیْنِ پس وہ دیرانی شگاف در سی دیکہنی لگا دیکہتا کیا ہی اوس صندوق سی کہ جس مین سر اقدس تہا ایک نور ساطع ہی اور شمعین بہت سے اوس حجری مین روشن ہین یہ دیکہکی نہایت متعجب ہوا وَرَاَی السَّقْفَ لِلْبَیْتِ قَدْ شُقَّ کہ ناگاہ چہت اوس حجری کے شگافتہ ہوئی اور ایک عماری نور آسمان سی نازل ہوئی اور اوس سی ایک بی بی صاحب حسن و جمال باہر آئی اور گرد اون کے کنیزان خوب صورت تہین اور ایک کنیز کہتی تہی راہ دو راہ دو کہ حوا مادر آدمیان آتی ہین پہر ایک عماری اوتری اوس سی سارہ اور ہاجرہ باہر آئین اور راحیل ام یوسف اور صفورہ بنت شعیب اور کلثوم اخت موسیٰ اور آسیہ زن فرعون اور مریم مادر عیسیٰ باہر آئین پہر ایک عماری نازل ہوئی اور اوس سی خدیجہ کبرا اور جناب فاطمہ زہرا باہر آئین ثُمَّ ارْتَفَعَ صَوْتُ الْبُکَاءِ وَالنَّحِیْبِ وَظَهَرَ هَوْدَجٌ مِنْ نُوْرٍ وَحَوْلَهُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ کَثِیْرٌ پہر غل و شور رونی پیٹنی کا بلند ہوا اور ایک عماری نور ظاہر ہوئی اور گرد اوسکی حوریان بہشت بہت سی تہین اور ایک اون مین سی بولی ای نصرانی بند کر اپنی آنکہین کہ فاطمہ زہرا زیارت سر حسین مظلوم کو آتی ہین فَوَقَعْتُ مَغْشِیًّا عَلَی الْاَرْضِ پس مین غش کہا کی زمین پر گرا مگر آواز رونی کی سنتا تہا کہ آتی سی فاطمہ زہرا کی ایک قیامت سی برپا ہوئی اور جناب فاطمہ زہرا روکی کہتی تہین اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا الْمَظْلُوْمُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا الشَّهِیْدُ الْمَعْصُوْمُ سلام ہو تجہپر ای مظلوم میری سلام ہو تجہپر ای شہید و معصوم میری سلام تجہپر ای غریب میری اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا قُرَّةَ عَیْنِ الرَّسُوْلِ وَثَمَرَةَ فُؤَادِیْ سلام ہو تجہپر ای خنکی چشم رسول خدا اور ای میوہ دل میری یَا بُنَیَّ لَا تَحْزَنْ فَاِنَّ اللّٰهَ سَیَنْتَقِمُ مِمَّنْ قَاتَلَكَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ای فرزند میری تجہپر بہت ظلم و ستم ہوئی مگر تو غم نکہا خدا تیری قاتلون سی انتقام لیگا روز قیامت کو فَبَكَتْ وَبَكَتِ النِّسَاءُ مَعَهَا یہ فرماکی خوب روئین کہ تمام عورتین رونی لگین اور جناب سیدہ نی یہ شعر ماتم امام غریب مین پڑہی کہ مضمون اون کا یہ ہی ای فرزند مظلوم ای سرور سینہ زہرا تجہپر وہ ظلم ہوئی کہ ایسی کسی پیغمبر اور وصی پیغمبر پر نہین ہوئی اور اگر ہزار آنکہین خدا مجہی عطا کری اور سب تیری غم مین اشکبار ہون اور برابر میری رونی کی ابر نیسان اور کوہ و صحرا و جن و انس و وحش و طیور و ملائکہ روئین تو بہی بس ستکم روئین جناب سیدہ کی اس بین پہ عجب شور و ماتم برپا ہوا اور نصرانی یہ سنکی بالکل بیہوش ہوگیا جب ہوش مین آیا تو اوس حجری مین کسیکو نہ دیکہا پس گیا اوس حجری مین اور قفل صندوق کو توڑ ڈالا اور سر اقدس کو باہر نکالا اور اوسی مشک و گلاب سی دہوکی ایک سجادہ پر رکہا

سرافرازی فرمائی اور کیا کام کیا ہماری بخشش کی لیئے کہ بھیجے نبی اپنی امت کی لیئے یہ مصیبت نہین اوٹھائی اکبرسی فرزند کو
میدان شہادت مین بھیجا آب خشک گلا کٹایا اہل حرم کی اسیری قبول کی فقط ہماری بہلائی کی لیئے اور ہم سی کوئی حق اوس
جناب کا ادا نہین ہوتا بس وای ہی ہم پر کہ اون کی مصیبت سنکی دو آنسو بہی نہ بہاتین کہ خود وہ جناب فرماتی ہین انا
قَتِيْلُ الْعَبْرَةِ مَا ذُكِرْتُ عِنْدَ مُؤْمِنٍ اِلَّا بَكٰى وَاغْتَمَّ قَلْبُهُ لِمُصَابِيْ مین کشتہ گریہ وزاری ہون نہ
ذکر کیا جاؤن گا بیشتر مومن مگر وہ روئیگا اور مغموم ہووی گا دل اوسکا میری مصیبتون پر اور جناب صادق نی فرمایا ہی جو
مومن ہماری مصائب یاد کرکی روئی یار ولاوی ایک آدمی کو خدا واسطی بہشت کو واجب کرتا ہی اور جسکی رونا نہ آوے
وہ آنکھ کو بہ تکلف رونی پر لائی اور صورت گریہ کنندون کی بنائی خداوند رحیم اوسپر بہی بہشت واجب کرتا ہی وَمَنْ ذُكِرَ
عَلٰی مُصَابِنَا فَلَيْسَ مِنَّا اور جسکی سامنی ہماری مصایب بیان ہون اور دل ہی اوسکا محزون و غمگین نہو وہ ہماری شیعون سی
نہین ہی فی الحقیقۃ کون ایسا ہی کہ جسکی سامنی مصائب اہلبیت بیان ہون اور وہ غمگین بہی نہو کہ بہار اوس غم مین ٹکڑ
ٹکڑی ہوگئی دریا جوش و خروش مین آئی جنات و جانوران صحرائی روئی امام مظلوم کی مصیبت پر آسمان و زمین
کیون کر نہ روئی کہ تین دن کا پیاسا امام مظلوم کو ذبح کیا اور خیمون کو تاراج کیا اور لائی شتران لاغر اور کہا اہلبیت حسین سی
کہ سوار ہون اوسوقت جناب ام کلثوم نی کہا ہمین بہین رہنی دو کہ یہان ہماری امام کی نعش ہی اور ہم یہان سی نجائینگی پس
اون ملعونون نی وہ ستم کیا کہ حیرت ہی کہ آسمان کیون نہ گر پڑا اور زمین نہ شق ہوئی کہ ہر ایک ظالم نی وہ ظلم کیا
کہ زبان پر نہین آتا اور بجبر اونٹ پر سوار کیا وَاَمَرَ بِجَزِّ رُءُوْسِ الْبَاقِيْنَ مِنْ اَصْحَابِهٖ وَاَهْلِبَيْتِهٖ اور حکم
کیا عمر سعد شقی نی کہ باقی سر شہیدون کی کاٹ لو پس عزیزون کی سر سامنی اہل حرم کی کاٹی گئی حضرات جای تامل ہی جناب
صادق علیہ السلام فرماتی ہین لَا تَذْبَحُوا الشَّاةَ عِنْدَ الشَّاةِ وَهِيَ تَنْظُرُ اِلَيْهَا نہ ذبح کرو بکری کو سامنی بکری کی دران حالیکہ
وہ دیکہتی ہو پس کیا حال ہوا ہوگا جناب زینب وام کلثوم وشہربانو اور مادر قاسم اور جناب امام زین العابدین کا جب
سر عباس و علی اکبر و قاسم و عون و محمد کا تیغ ظلم سی کاٹا گیا ہوگا اور زیادہ اسی یہ ستم کیا تہا لعینون نی کہ تن بیسر کو اون کی
دفن ہی نکیا سرون کو عزیزون کی نیزون پر رکہکی دکہائی تہی اور جو روتا تہا تو مارتی تہی اور منع کرتی تہی رونی سی اور صحرا بصحرا اور بیابان
بہ بیابان لیجاتی تہی ابو سعید دمشقی کہتا ہی کہ راہ شام مین خبر سنی ہمنی کہ مسیب نی لشکر جمع کیا ہی کہ شبخون مارکی سرہای
اقدس کو مع اہلبیت چہین کی لیجائی تردد فوج کو نہایت ہوا کہ ناگاہ ایک دیر نصاری پر پہونچی رای سبکی اسپر متفق ہوئی
کہ اس دیر کو جای پناہ کرین اگر مسیب شب خون آوی تو فتحیاب ہو شمر لعین دروازہ دیر پر جاکی پکارا تو ایک پیر دیر سی
باہر آیا پس وہ لشکر عظیم کو دیکہکی پوچہنی لگا تم کون ہو اور کہان سی آئی ہو اور کیون شام کو جاتی ہو قَالَ خَرَجَ
رَجُلٌ فِي الْعِرَاقِ عَلٰی يَزِيْدَ فَحَارَبْنَاهُ وَقَاتَلْنَاهُ وَوَضَعْنَا رَاْسَهٗ مَعَ رَاْسِ اَصْحَابِهٖ
وَاَهْلِبَيْتِهٖ عَلَی الرُّمْحِ نُرِيْدُ يَزِيْدَ شمر بولا کہ ایک شخص نی عراق مین خروج کیا تہا یزید پر اسلئی ہم نی

الحطب محبت علی ابن ابیطالب کی کہا جاتی گناہوں کو اسطرحسی جیسی آگ لکڑی کوکہا جاتی ہی وقال لو اجتمع الخلائق علی حب علی لم یخلق اللہ تعالی النار اور فرمایا حضرت نی کہ اگر جمع ہوتی سب خلق خدا محبت علی ابن ابیطالب پر تو حق تعالی آتش جہنم کو پیدا ہی نکرتا اور یہ کتب اہل سنت مین مرقوم ہی کہ جناب رسول خدا نی فرمایا لو کان بعدی نبیا لکان علی ابن ابیطالب اگر ہوتا بعد میری نبی تو ہوتا بھائی میرا علی ابن ابیطالب در کتاب بشارۃ المصطفی مین مذکور ہی کہ ایک روز جناب رسول خدا خانہ جناب امیر مین داخل ہوی نہایت شاد و فرحناک تہی فرمایا السلام علیک یا ابن ابی طالب جمجر دسنی صدای حضرت کی اوٹھہ کہڑی ہوی جناب امیر و فاطمہ و حسنین علیہم السلام اور اداب و سلام بجالای پس جناب رسول خدا نبی اور اہلبیت کو سی ہسکی فرمایا کہ تم ہی بیٹھہ جاؤ و قال امیر المومنین یا رسول اللہ ما رایتک اقبلت علی مثل ہذا الیوم جناب امیر نی عرض کی یا رسول اللہ مینی آپکو ایسا فرحناک آتی ہوی کبہی نہین دیکہا جیسا آج آپ شاد ہین حضرت نے فرمایا ای علی آیا ہمین خوشخبری نی مجہی شاد کیا ہی اوس سی تمہین ہبی آگاہ کرون قال نعم روحی فداک یا رسول اللہ جناب امیر نی عرض کی فدا ہو جان میری آپ پر یا رسول اللہ ارشاد کیجے حضرت نی فرمایا ای علی آئی میری پاس جبرئیل اور کہا کہ ای رسول خدا پروردگار عالم بعد تحفہ سلام کی فرماتا ہی کہ بشارت دو علی کو اس بات کی کہ جتنی شیعہ علی کی ہین خواہ صالح اور خواہ فاسق سب کی سب داخل بہشت ہونگی پس جب یہ خبر فرحت اثر اور نوید سرور افزا رسول خدا سی جناب امیر نی سنی تو شدت خوشی سی سجدہ شکر مین گئی اور بعد سجدہ کی دونون ہاتہہ سوی آسمان اوٹہای اور کہا ای رسول خدا مین شاہد کرتا ہون خدا کو کہ مینی نصف حسنات اپنی اپنی شیعون کو بخشی جو نہین یہ بات جناب سیدہ شفیعہ روز جزا نی سنی عرض کی ای والد بزرگوار مین ہبی تمہین شاہد کرتی ہون کہ مینی ہبی اپنی نصف حسنات امیر المومنین کی شیعون کو بخشی پس جناب امام حسین نی عرض کی ای جد بزرگوار مین ہبی تمہین شاہد کرتا ہون کہ مینی ہبی نصف حسنات اپنی والد بزرگوار کی شیعون کو بخشی جناب امام حسین نی ہبی عرض کی ای جد بزرگوار مین نی آپ کو شاہد کرتا ہون کہ مینی ہبی نصف حسنات اپنی والد بزرگوار کی شیعون کو بخشی اوسوقت جناب رسول خدا نی فرمایا اہل البیت ما انتم باکرم منی ای اہلبیت میری تم مجہہ سی زیادہ کریم و سخی نہین ہو ہرگاہ مینی اس قدر کرم و بخشش شیعیان گناہگار پر کی تو مین ہبی اپنی پروردگار کو شاہد کرتا ہون قد وہبت لشیعۃ علی لنصف حسناتی پس بتحقیق کہ مینی ہبی شیعیان علی کو نصف حسنات بخشی حضرت جو نہین یہ بات جناب رسالت مآب نی فرمائی کہ ناگاہ صدای خداوند غفار آئی یا اہل البیت ما انتم باکرم منی ای اہلبیت تم مجہسی زیادہ کریم اور سخی نہین ہو ہرگاہ تم سب نی ایسی بخشش شیعیان علی پر کی تو سن لو انی قد غفرت لشیعۃ علی و محبیہ ذنوبہم جمیعا کہ مینی علی کے شیعون کو اور دوستدارون کو بخشا اور سب گناہ اون کی بخش دیئی پس حضرات دیکہو مرتبہ اپنا کہ کیا مرتبہ ہی تمہارا اور سرافرازی اپنی آقاؤن کی خصوصا جناب امام حسین کی کہ سن شریف اون حضرت کا چہہ برس سی زیادہ نہوگا کیا

رسول اللہ کو شغف تھا یا ہ اے ابن زیاد اوٹھا لکڑی کو ان ہونٹوں پر سے واللہ خود میں نے دیکھا ہے رسول خدا کو کہ ان ہونٹوں کو چومتے
تھے یہ کہکے زار زار رونے لگے وہ لعین بولا اے زید تو بوڑھا ہے خدا تیری آنکھوں کو رلاوے اور اگر تو ضعیف نہوتا اور عقل تیری زائل نہوتی تو
میں تجھے قتل کرتا ثُمَّ اُدخِلَت زینبُ بنتُ علیٍّ وعلیہا اَرذلُ ثیابِہا پھر داخل کیا زینب مغموم کو مجلس میں
اوس شقی کی تو اون کا شرم سے عجیب حال تھا کہ اوس دختر زہرا کا لباس بوسیدہ پارہ پارہ خاک و خون میں آلودہ تھا اور وہاں روسائے
شہر جمع تھے فَجَلَسَت ناحِیَۃً وہِیَ مُتَنَکِّرَۃٌ وقد حَفَّت بِہا اِماءُہا پس وہ مظلومہ شرم سے ایک گوشے میں زمین پر
بیٹھ گئیں اور گرد اون کی لونڈیاں پردہ دار ہوگئیں تا نظر اوس شقی کی دختر خاتون قیامت پر نہ پڑے پس مخاطب ہوا ابن زیاد
اور بولا مَن ہٰذِہِ الَّتی جَلَسَت ناحِیَۃً ومَعَہا نِساءُہا فَلَم تُجِبہُ یہ کون ہے جو کنارہ بیٹھ گئی کسی نے جواب نہ دیا پس
جب مکرر پوچھا اوس لعین نے فَقالَت لَہُ بَعضُ اِمائِہا ہٰذِہِ زَینَبُ بِنتُ عَلِیٍّ الَّتی دُفِنَت جِنازَۃُ
اُمِّہا فِی اللَّیلِ وَلا یُمکِنُ فِی المَلائِکَۃِ اَن یَدخُلنَ لِغَیرِ الاِذنِ پس ایک کنیز بولی اے بدبخت کیا پوچھتا ہے
کہ یہ کون ہے یہ زینب ہے بیٹی علی ابن ابیطالب کی جو بادشاہ دو جہان ہیں یہ وہ زینب ہے جسکی ماں کا جنازہ شب کو اوٹھا اور شبکو
وہ معصومہ دفن ہوئیں کہ تا نامحرم کی نظر اون کی جنازے پر نہ پڑے اور فرشتوں کو بھی یہ مجال نہ تھی کہ بے اجازت اون کے گھر میں آتے
وہ زینب تیرے اس ظلم سے اس حال خراب سے بلوائے عام میں آئی ہے اب اوسکا حال کیا پوچھتا ہے تجھے روح رسول خدا سے
شرم نہیں آتی ثُمَّ اَمَرَ ابنُ زِیادٍ لِعَلِیِّ بنِ الحُسَینِ واَہلِہٖ فَحُمِلُوا اِلیٰ دارٍ اِلیٰ جانِبِ المَسجِدِ الاَعظَمِ
بعد استفسار حال کے حکم کیا ابن زیاد نے کہ عترت محبوب خدا کو قید کرو پس قید کیا اونہیں ایک مکان خراب میں کہ قریب تھا
مسجد جامع کے جہاں کہ جناب امیر زخمی ہوئے تھے فَقالَت زَینَبُ بِنتُ عَلِیٍّ پس جناب زینب اپنی مصیبت میں فرماتی ہیں
لا یَدخُلَنَّ عَلَینا عَرَبِیَّۃٌ اِلّا اُمُّ وَلَدٍ اَو مَملُوکٌ کہ جب تک ہم کوفے میں قید رہے کوئی زنان اشراف سے ہم تک نہ پہنچی
اور پرسہ دینے نہ آئی مگر لونڈیاں تھیں جو دیکھنے آتی تھیں اور پھر افسوس کرتی تھیں فَاِنَّہُنَّ سُبِینَ وَقَد سُبِینا اور کہتی
تھیں کہ جسطرح ہم لونڈیاں ہیں اوسیطرح یہ بھی لونڈیاں ہیں

روایت جہل وسیم ذکر فضائل شیعیان اہلبیت اور نصف حسنات بخشنا پنجتن کا شیعوں کو اور بیان ثواب گریہ اور شب باش ہونا اسیران اہلبیت کا مع سرہای شہدا میں پیر ویرانی کی

قالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ مَعرِفَۃُ آلِ مُحَمَّدٍ بَراءَۃٌ مِنَ النّارِ وَحُبُّ
آلِ مُحَمَّدٍ اَمانٌ مِنَ العَذابِ جناب رسول خدا نے فرمایا پہچاننا حق آل محمد کا باعث نجات دوزخ ہے اور دوستی
اہلبیت رسالت کی امان ہے عذاب آخرت سے وَمَن ماتَ عَلیٰ حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ ماتَ شَہِیداً اور جو شخص
مرجاتا ہے محبت اہلبیت میں وہ شہید مرتا ہے یعنی مرتبہ اوسکا شہید کا ہوتا ہے اگرچہ اپنے فرش خواب میں مرا ہو اور
کتب فریقین میں مذکور ہے کہ ایک اور جناب رسول خدا نے فرمایا حُبُّ عَلِیٍّ یَاکُلُ الذُّنُوبَ کَما تَاکُلُ النّا

یہی کہ سر شہیدون کی لاتی ہین اور سب کی آگی نیزہ پر سر امام مظلوم کا ہی جناب زینب کی جو نہین دیکہا سر اپنی بہائی کا اس زور سے
سر اپنا دے مارا کہ ماتہا مجروح ہو گیا اور خون بہنی لگا اور ماتم سرا در مین سر اقدس سی مخاطب ہو کر یہ کہنی لگین **شعر**
یا ہلالاً لما استتم کمالا ۔ غالہ خسفہ فابدا غروبا ۔ یعنی ای ماہ فلک امامت ابہی تو تو کمال
کو بہی نہ پہنچا تہا ظالمین کی ابہی گہن لگا آخر تو غروب ہو گیا جہان روشن تاریک ہو گیا **شعر ما توہمت**
یا شقیق الفؤاد ۔ ان ہذا مقدر مکتوبا ۔ ای بہائی میری مجکو یہ گمان نہ تہا کہ مین تیسی پردیس مین چہٹ
جاؤن گی اور یہی تقدیر مین تہا کہ تم یون تشنہ لب شہید ہو جاؤ گی اور ہم لوگ در بدر پہرون گی **شعر یا اخی قلبک**
الشفیق علینا ۔ مالہ قد قسی فصار صلیبا ۔ ای بہائی تم اپنی زینب بہن پر بہت شفیق و مہربان تہے
کیا ہو گیا کہ تمنی دل اپنا سخت کر لیا مجکو یہ تم سی توقع نہ تہی **شعر یا اخی فاطمۃ الصغیرۃ کلمہا ۔ فقد**
کاد قلبہا ان یذوبا ۔ ای بہائی اپنی دختر یتیم فاطمہ صغرا کی خبر لو اوسنی تمہاری ماتم مین عجب حال بنایا ہی **شعر**
یا اخی لو تری علیا لدی الاسر ۔ مع الیتم لا یطیق وجوبا ۔ ای بہائی ذرا دیکہو گی تم اپنے
فرزند یتیم زین العابدین کو کہ جسم نازنین اوسکا مجروح اور دل نازک درد کا سمان سخت سی مقروح ہی **شعر**
و کلما اوجعوہ بالضرب ناداک ۔ بالذل و یفیض دمعہ مسکوبا ۔ ای بہائی جب یہ ظالم
تمہاری بیمار کو تازیانہ مارتی ہین تو وہ تم کو کس یاس سی پکارتا ہی جب تم جواب نہین دیتی تو اپنی بیکسی پر بہت روتا ہے
شعر یا اخی ضمہ الیک و قربہ ۔ و سکن فؤادہ المرعوبا ۔ ای بہائی عابد بیمار کو چہاتی سی لگاؤ اور
اوسی تسلی دو کہ وہ بیدل ہو رہا ہی **شعر عز علینا ما لک ان اردت مغیبا ۔ یا اخی بالرجوع وعدا**
قریبا ۔ ای برادر اگر تم اپنی یتیمون سی پنہان ہوئی ہو تو کچہ وعدہ تو قریب کر جاؤ کہ کب واپس ملو گی مین کہان تک سمجہاؤن
کہ خود دل میرا اون کو روتا دیکہکی کڑہی ہوتا ہی اور یتیم صغیر تمہاری رو رو کی مجہسی پوچہتی ہین کہ ای پہوپہی جان بابا ہمارے
کہان ہین جگر میرا شق ہوتا ہی اور کچہ بن نہین پڑتا کہ کیا جواب دون انہین **شعر ما اذل الیتیم حین ینادی**
بابیہ و لا یکاد یجیبا ۔ ای بہائی کس صدای محزون و غمناک سی یتیم تمہاری تم کو بابا بابا کہکی پکارتی ہین اور تم انکو
کچہ جواب نہین دیتی پس دوست و دشمن بیان زینب خاتون پر رونی لگی اور اون بیکسون کو دربار ابن زیاد مین داخل کیا تو پہلی
اوس لعین نی سر جناب امام حسین کا طلب کیا پس لاکی اوس سر اقدس کو ایک طشت طلا مین رکہدیا **فجعل ینظر**
و یتبسم و کان بیدہ قضیب فجعل یضرب بہ ثنایاہ و یقول پس وہ شقی اوس سر کی طرف دیکہتا تہا
اور ہنستا تہا اور ہات میں اوسکی ایک چہڑی تہی اوسی دندان شریف پر لگاتا تہا اور کہتا تہا **لقد اسرع الشیب الیک**
یا ابا عبد اللہ یعنی جلد تمہین ضعیفی نی لی لیا ای ابا عبد اللہ راوی کہتا ہی کہ یہ حال دیکہنا زید ابن ارقم نی کہ ایک صحابی
رسول خدا میں سی تہی **ارفع قضیبک عن ہاتین الشفتین فو اللہ الذی لا الہ الا ہو لقد رأیت**

پس جناب سیدہ عرض کرینگی اَی پروردگار میری اور اَی سید میری بخش واسطی میری میری ذریت کو اور میری شیعون کو اور میری ذریت کی
شیعون کو اور میری دوستون کو اور میری ذریت کی دوستونکو فَاِذَا بِالنِّدَاءِ مِنْ قِبَلِ اللّٰہِ جَلَّ جَلَالُہٗ اَیْنَ ذُرِّیَّۃُ
فَاطِمَۃَ وَشِیْعَتُہَا وَمُحِبُّوْہَا وَمُحِبُّوْ ذُرِّیَّتِہَا پس آواز جانب پروردگار سی آئیگی کہان ہی ذریت فاطمہ زہرا کے
اور شیعہ اوسکی اور دوست اوسکی اور دوست اوسکی ذریت کی فَیُقْبِلُوْنَ وَقَدْ اَحَاطَتْ بِہِمْ مَلٰٓئِکَۃُ الرَّحْمَۃِ
پس وہ سب آئینگی اور ملائکہ رحمت گرد اون کی ہون گی فَتَقَدَّمُہُمْ فَاطِمَۃُ عَلَیْہَا السَّلَامُ حَتّٰی تُدْخِلَہُمُ الْجَنَّۃَ
پس آگی ہوجائینگی اون سب کی جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام تا آنکہ داخل کرین گی اپنی ساتہہ انکو جنت مین کیون حضرات
جناب فاطمہ زہرا تو قیامت مین آگی اپنی غلامون کو جنت مین لیجائینگی اور اون کی ذریت کو ظالم شترہای بیکجاوہ پر چڑہاکی
دربدر بلوائی عام مین پہرائین افسوس جسکا خادم جبرئیل امین ہو اوسکی عترت کو مثل زنان یہود و نصاری کی ذلت سی قید کرین
افسوس کجا جگر فاطمہ اور کجا بازار کوفہ چنانچہ مسلم گچکار کہتاہی کہ مین مرمت دار الامارہ کوفہ مین مصروف تہا ناگاہ صدای شیون
و ماتم ایکطرف سی بلند ہوئی پس مینی ایک خادم سی کہا یہ شور و غل کیساہی آہ کس موہنہ سی کہون کہ کیا کہا اوس شقی نی قَالَ
اَلسَّاعَۃَ اَتَوْا بِرَاْسِ خَارِجِیٍّ خَرَجَ عَلٰی یَزِیْدَ وہ لعین بولا کہ اسوقت سر ایک خارجی کالائی ہین کہ اوسنی خروج کیا تہا
یزید پر فَقُلْتُ وَمَنِ الْخَارِجِیُّ پس مینی کہا کہ وہ خارجی کون تہا قَالَ حُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ وہ کافر بولا اوسی حسین ابن علی کہتے
ہین پس مینی اپنی موہنہ پر طمانچی ماری اور وہان سی اوتر کی کنارہ کوفہ تک ہوپچا تو دیکہا مینی کہ لوگ انتظار مین سرہای شہدا اور اسیران
آل عبا کی کہڑی ہین کہ چالیس و سُتُر اولاد جناب فاطمہ سوار یعنی بیبیان جناب سیدہ کی اور اطفال خوردسال باحال پریشان
چلی آتی ہین وَاِذَا بِعَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ عَلٰی بَعِیْرٍ بِغَیْرِ وِطَاءٍ وَاَوْدَاجُہٗ تَشْخَبُ دَمًا ناگاہ دیکہا مینی کہ جناب
سید الساجدین ایک شتر برہنہ پر سوار صدمہ طوق و زنجیر سی گردن کی رگون سی خون روان ہی اور بیساختہ روتی ہین وَصَارَ اَہْلُ
الْکُوْفَۃِ یُنَاوِلُوْنَ الْاَطْفَالَ بَعْضَ التَّمْرِ وَالْخُبْزِ وَالْجَوْزِ اور بچی جو بہوک سی بلبلاتی ہین تو اہل کوفہ اونپر
رحم کہاکی کچہہ خرمی اور روٹیان اور جوز تصدق کرکی اون لڑکون کو دیتی ہین جناب ام کلثوم نی اون سی پکار کی فرمایا یَا اَہْلَ الْکُوْفَۃِ
اِنَّ الصَّدَقَۃَ عَلَیْنَا حَرَامٌ اَی اہل کوفہ کیا غضب کرتی ہو ہم آل نبی ہین صدقہ ہم پر حرام ہی وَصَارَتْ
تَاْخُذُ ذٰلِکَ مِنْ اَیْدِی الْاَطْفَالِ وَاَفْوَاہِہِمْ وَتَرْمِیْ بِہٖ اِلَی الْاَرْضِ وہ بچی ماری بہوک کی موہنہ مین
رکہہ لیتی تہی تو جناب ام کلثوم ہاتہون سی چہین کی اور موہنہ سی نکال کی زمین پر پہینک دیتی تہی یہ مصیبت اہلبیت کی دیکہکے
زنان کوفہ بی اختیار روتی تہین حضرات یہ مقام رونی کاہی کیونکر نہ روئین زنان اہل کوفہ کہ ایکدن اوسی کوفہ مین انہین
زینب و کلثوم کا یہ رتبہ تہا کہ جناب امیر بادشاہ تہی اور یہ صاحبزادیان شاہزادیان کہلاتی تہین اور اونکی در تک فرشتون
کو بی اذن گذر نا محال تہا آہ وہی شاہزادیان زینب و کلثوم جنکی ماں کا شب کو تابوت اوٹہا تہا اوسدن بازار کوفہ مین شترانِ
برہنہ پر سوار ہاتون سی موہنہ چہپاتی ہوئی دربار ابن زیاد کی طرف جاتی تہین مسلم کہتاہی کہ پہر ایک شور و غل بلند ہوا ناگاہ دیکہا

دوبے الاحترام خوف و بیم سے نفسی نفسی پکارتی ہونگی ایسی وقت مین جناب سیدہ کا یہ مرتبہ ہوگا جیسا کہ امالی مین ابن بابویہ نے
روایت کی ہی کہ جناب رسالت مآب نے فرمایا اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَۃِ تُقْبِلُ اِبْنَتِیْ فَاطِمَۃُ عَلٰی نَاقَۃٍ
مِنْ نُوْقِ الْجَنَّۃِ کہ جب روز قیامت ہوگا آئیگی بیٹی میری فاطمہ اور ایک ناقہ جنت کی سوار مُدَبَّجَۃُ الْجَنْبَیْنِ
مزین ہونگی پشیانی اوس ناقہ کی دیباسی خِطَامُہَا مِنْ لُؤْلُؤٍ رَطْبٍ اور مہار اوسکی موتیون کی ہوئے
قَوَائِمُہَا مِنَ الزُّمُرُّدِ الْاَخْضَرِ ذَنَبُہَا مِنَ الْمِسْکِ الْاَذْفَرِ پاؤن اوسکی زمرد سبز کی ہونگی دم او
مشک ناب کی ہوگی عَیْنَاہَا یَاقُوْتَتَانِ حَمْرَاوَانِ آنکھین اوس کی دو یاقوت سرخ ہونگی وَاِنَّ عَلَیْہَا
قُبَّۃً مِنْ نُوْرٍ یُرٰی ظَاہِرُہَا مِنْ بَاطِنِہَا وَبَاطِنُہَا مِنْ ظَاہِرِہَا دَاخِلُہَا عَفْوُ اللّٰہِ
وَخَارِجُہَا رَحْمَۃُ اللّٰہِ اور ثابت قبہ پر ایک قبہ ہوگا نور کا کہ ظاہر اوسکا باطن سی نمایان ہوگا اور باطن اوسکا
ظاہر سی نمایان ہوگا اور داخل اوسکا تو عفو خدا ہی اور خارج اوسکا رحمت خدا ہی وَعَلٰی رَاْسِہَا تَاجٌ مِنْ نُوْرٍ
لِلتَّاجِ سَبْعُوْنَ رُکْنًا اور اوپر سر جناب فاطمہ کی ایک تاج نور کا ہوگا اوس تاج کے ستر رکن ہونگی کُلُّ رُکْنٍ
مُرَصَّعٌ بِالدُّرِّ وَالْیَاقُوْتِ یُضِیْئُ کَمَا یُضِیْئُ الْکَوْکَبُ الدُّرِّیُّ فِیْ اُفُقِ السَّمَآءِ اور ہر رکن مین اوس تاج کی
موتی اور یاقوت جڑی ہونگی اور وہ روشن ہونگی جیسی ستارہ ہای درخشندہ روشن ہوتی ہین آسمان پر عَنْ یَمِیْنِہَا سَبْعُوْنَ
اَلْفَ مَلَکٍ وَعَنْ شِمَالِہَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ اور داہنی طرف ستر ہزار فرشتے ہونگی اور بائین جانب
ستر ہزار فرشتی جلودار ہونگی وَجَبْرَئِیْلُ اٰخِذٌ بِخِطَامِ النَّاقَۃِ وَیُنَادِیْ بِاَعْلٰی صَوْتِہٖ اور جبرئیل کے
ہات مین مہار ناقہ جناب سیدہ ہوگی اور باواز بلند پکارتی ہونگی یَا اَہْلَ الْمَحْشَرِ غُضُّوْا اَبْصَارَکُمْ حَتّٰی تَجُوْزَ
فَاطِمَۃُ ای اہل محشر بند کرو آنکھین اپنی تاآنکہ گذر جائین فاطمہ دختر رسول خدا فَتَسِیْرُ حَتّٰی تُحَاذِیَ عَرْشَ رَبِّہَا
جَلَّ جَلَالُہٗ فَتَطْرَحُ بِنَفْسِہَا عَنْ نَاقَتِہَا وَتَقُوْلُ پس اسطرح سی جناب فاطمہ تشریف لائین گی تا آنکہ
جب زیر عرش پہنچیگی تو ناقی سی آپکو گرادین گی اور عرض کرینگی اِلٰہِیْ وَسَیِّدِیْ اُحْکُمْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ
مَنْ ظَلَمَنِیْ ای پروردگار میری ای سید میری ای آقا میری حکم کر درمیان میری اور اون لوگون کی جنہون نے
ظلم و ستم کی ہین اَللّٰہُمَّ اُحْکُمْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ مَنْ قَتَلَ وَلَدِیْ خدا وندا حکم کر مجھہ مین اور اون لعینون مین
جنہون نے میری فرزند کو بیگناہ قتل کیا ہی فَاِذَا النِّدَآءُ مِنْ قِبَلِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ یَا حَبِیْبَتِیْ سَلِیْنِیْ
تُعْطٰی وَاشْفَعِیْ تُشَفَّعِیْ پس ایک آواز جانب پروردگار عالم عز و جل سی آئیگی ای حبیبہ میری ای فرزند حبیب
میری کی سوال کر مجھسی کہ مین وہ عطا کرون اور شفاعت کر کہ مین شفاعت تیری قبول کرون فَوَعِزَّتِیْ
وَجَلَالِیْ لَا جَازَنِیْ ظُلْمُ ظَالِمٍ پس قسم ہی مجھی اپنی عزت و جلال کی کہ آج کی روز سزا کو پہنچاؤنگا مین
ظالم کو فَتَقُوْلُ اِلٰہِیْ وَسَیِّدِیْ ذُرِّیَّتِیْ وَشِیْعَتِیْ وَشِیْعَۃَ ذُرِّیَّتِیْ وَمُحِبِّیْ وَمُحِبَّ ذُرِّیَّتِیْ

لوگوں سے پوچھا میں نے یہ سر کس کا ہے وہ بولے کہ یہ سر حسین ابن علی کا ہے کہ جسے تین دن پانی بند رہا اور پیاسا پانی پانی کہتا ذبح کیا گیا
قال قاسم بن الاصبغ المجاشعی رأیت رجلا احسن الناس وجها علی فرس قد علق فی لبب
فرسه راس شاب کانه قمر لیلة البدر قاسم ابن اصبغ کہتا ہے کہ دیکھا میں نے ایک لعین کو گھوڑے پہ سوار
سر ایک نوجوان کا مثل چودھویں رات کے چاند کے شکاربند میں باندھے ہے اور جب وہ گھوڑا دوڑاتا تھا وہ سر زمین پہ ٹھوکریں
کھاتا ہے اوس شقی سے پوچھا میں نے کہ تو کون ہے وہ شقی بولا کہ حرملہ کاہل اسدی ہے وہ لعین فقلت له لمن هذا الراس
پس کہا میں نے اوسے یہ سر کس کا ہے جسکو تو اس ذلت سے شکاربند میں باندھے ہے قال راس العباس ابن علی وہ بولا
یہ سر عباس کا ہے جو علمدار حسین تھا افسوس کہاں تھے حسین جو دیکھتے سر اپنی قوت بازو کا جسکی مرنے سے رو رو کہتے تھے وا
اخاه واعباساه الآن انکسر ظهری ہائے بھائی عباس میری تیرے مرنے سے کمر حسین کی ٹوٹ گئی کیا حال
ہوتا حضرت کا جو دیکھتے سر عباس کو شکاربند میں لٹکتے ہوئے **روایت چہل و ہشتم خود بخود چکی**
چلنی خانہ جناب امیر میں اور آنا جناب فاطمہ کا ناقہ جنت پر سوار
ہوکے میدان حشر میں اور دوستداران اہلبیت کی شفاعت کرنا اور آنا
اہلبیت کا توہی میں ان اباذر قال بعثنی رسول الله صلی الله علیه وآله ادعو
علیا فاتیت بیته فنادیته فلم یجبنی والرحی تطحن ولیس معها احد روایت کی ہے
کہ حضرت ابوذر نے فرمایا کہ جناب رسول خدا نے مجھے جناب امیر کی بلانیکو بھیجا وقت سرائے جناب امیر میں پس میں نے آواز دی حضرت
نے مجھے جواب نہ دیا اور چکی خود بخود چلتی تھی اور کوئی اوسکے پاس نہ تھا فنادیته فخرج واصغی الیه رسول الله فقال
له شیئا لم افهمه پھر آواز دی میں نے تو جناب امیر باہر تشریف لائے اور جناب رسول خدا نے گوش رکھی سنتے
تھے پس حضرت نے جناب امیر سے کچھ فرمایا کہ میں اوسے نہ سمجھا فقلت عجبت من الرحی فی بیت علی تدور وما
عندها احد پس میں نے عرض کی تعجب ہے مجھے اوس چکی سے کہ خانہ جناب امیر میں چلتی ہے اور کوئی اوسکے
پاس نہیں ہے قال ان ابنتی فاطمة ملأ الله قلبها وجوارحها ایمانا ویقینا جناب
رسول خدا نے فرمایا اے اباذر بہ تحقیق کہ بیٹی میری فاطمہ کا بھر دیا ہے خدا نے قلب اوسکا اور تمام جوارح اوسکی ایمان سے اور
یقین سے وان الله علم ضعفها فاعانها علی دهرها وکفاها اور حق تعالی نے جانا ضعف
اور ناتوانی کو فاطمہ کی پس اعانت کی خدا نے فاطمہ کی حال پر اور کفایت کی اوسکی اما علمت ان لله تعالی
ملائکة موکلین بمعونة آل محمد صلی الله علیه وآله اے اباذر آیا نہیں جانتے تم کہ خدا تعالی کی بہت سے
فرشتے ہیں کہ وہ مقرر ہیں واسطے خدمت اہلبیت محمد صلی الله علیه وآله کی یہ ایک شمہ ہے رتبہ جناب سیدہ کا جو اس دنیا میں
تھا اور اوس مخدومہ کا مرتبہ تو روز قیامت کو یہ ہوگا کہ جسدن ملائکہ خوف خدا سے سر جھکائے کھڑے ہوں گے اور انبیا

وَدَفَنُوا وَتَرَكُوا الْحُسَيْنَ وَأَصْحَابَهُ ایہا الناس سوچو اور خاک اڑاؤ کہ یہ امر رونی کو کافی ہی کہ جمع کیا عمر سعد لعین نے
ہی کشتگان اپنے کو وہ ہزاروں تہی اونہیں غسل دیا اونپر نماز پڑہی اور اونہیں دفن کیا اور چہوڑ دیا بیدفن وکفن پارہ جگر زہرا اور نور چشم رسول خدا
کو بیسر خاک و خون میں غلطان ریگ گرم کربلا پر پڑا ہوا اوس شخص کو جسی رسول اپنی سینی پر سلاتی تہی اور کاندہی پر چڑہاتی تہی اور
سر اقدس کو اوسکی نیزہ پر چڑہایا اہل حرم کو اوس کی بی مقنعہ و چادر شترہای برہنہ پر سوار کیا اور عابد بیمار کو طوق و زنجیر میں گرفتار کر کے
جانب کوفہ روانہ ہوی راوی کہتا ہی کہ جب داخل کوفہ ہوی تو آگی سر شہیدوں کی تہی وَمِنْ خَلْفِهِمْ نِسَاءُ آلِ الْحُسَيْنِ مُشَقَّقَاتٍ
نَاشِرَاتٍ لَاطِمَاتٍ بَاكِيَاتٍ اور پیچہی سروں کی اہلبیت حسین اس حال پریشان سی تہی کہ چاک گریبان بال سر کی
کہلی ہوی موسہ پر طمانچی مارتی ہوی وَفِي حُجُورِهِنَّ أَطْفَالٌ يَرَوْنَ إِلَى الرُّؤُوسِ وَيَبْكُونَ اور گودیوں میں اون بی
وارثوں کی ننہی سی بچی تہی وہ بہی سروں کو دیکہکر گہبرا گہبرا کی روتی تہی وَفِيهِنَّ بِنْتُ الْحُسَيْنِ لَهَا ثَلَاثُ سَنَوَاتٍ وَحَوْلَهُنَّ
أَقْوَامٌ كَثِيرَةٌ فِي يَدِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ سَيْفٌ مُجَرَّدٌ اور اون میں ایک لڑکی جناب امام حسین کی تین برس کے
تہی اور گرد اون کی بہت ملعون تلواریں کہینچی ہوی تہی اور وہ لڑکی بہت بیقرار ہو ہو کی روتی تہی اور کہتی تہی أَيْنَ أَبِي أَيْنَ أَخِي
کہاں گئی بابا میری کہاں گئی بابا میری راوی کہتا ہی کہ ابن زیاد نی حکم کیا کہ اہلبیت کو مع سروں کی کوچہ و بازار میں پہراویں
وہ شقی موافق حکم اوس لعین کی شہر میں پہرانی لگی فَلَمَّا دَنَتِ النِّسْوَةُ قَبْرَ مُسْلِمِ بْنِ عَقِيلٍ بَكَتِ النِّسَاءُ
بُكَاءً شَدِيدًا جب وہ اون بیکسوں کی قبر مسلم تک پہونچی اور اونہیں معلوم ہوا کہ یہ قبر چچی حسین کی ہی سب بیساختہ
روتی فَرَأَيْتُ صَبِيَّةً تَبْكِي وَتَقُولُ آهٍ آهٍ راوی کہتا ہی دیکہا میں نی اون میں ایک لڑکی کہ وہ نہایت بیقراری سے
روتی تہی اور بار بار آہ آہ کہتی تہی حَتَّى أَلْقَتْ نَفْسَهَا مِنْ عَلَى الْبَعِيرِ تا آنکہ اوسنی آپ کو اونٹ سی گرا دیا اور قبر
مسلم سی خطاب کر کی یوں بین کرنی لگی يَا أَبَتَاهُ بِأَبِي عَيْنٍ أَرَى قَبْرَكَ ہای ای مظلوم بابا میری کن آنکہوں سے
دیکہوں میں قبر تمہاری لَيْتَنِي كُنْتُ الْيَوْمَ عَمْيَا ای بابا کاش میں آجکی روز اندہی ہوتی يَا أَبَتَاهُ قَتَلُوا
أَخَاكَ الْحُسَيْنَ ظَمْآنًا ای بابا تمہاری بہائی حسین کو ظالموں نی پیاسا ذبح کیا وَسَلَبُونَا وَلَمْ يَتْرُكُوا
عَلَى رُؤُوسِنَا قِنَاعًا وَخِمَارًا ای بابا ہمکو ایسا لوٹا کہ چادریں اور مقنعہ ہماری چہین لی يَا أَبَتَاهُ لَطَمُوا
عَلَى خُدُودِنَا ای بابا ہمیں بی والی و وارث جان کی ظالموں نی طمانچی ماری کہ ابتک نیل اون کی باقی ہیں اور ای بابا
بہائی ہماری ہمسی چہٹ گئی معلوم نہیں کہ حال اون کا کیا ہوا ثُمَّ اعْتَنَقَتْ قَبْرَ أَبِيهَا وَصَاحَتْ وَبَكَتْ
حَتَّى غُشِيَتْ عَلَيْهَا پہر قبر سی لپٹ کی اسقدر روئی کہ روتی روتی بیہوش ہو گئی لوگوں نی قبر سی چہڑا کر اونٹ پر
بٹہایا اور قافلہ آگی چلا راوی کہتا ہی سب سروں میں مقدم ایک سر تہا مثل چاند کی روشن مشابہ بصورت رسول خدا اور النُّورُ
يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ ثَنَايَاهُ وَهُوَ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ كَأَنَّهُ يَتْلُو شَيْئًا اور نور اوس کی دانتوں سی ساطع تہا
اور ہونٹ اوسکی حرکت کرتی تہی جیسی کچہہ پڑہتا ہی لیکن دونو ہونٹ خشک تہی معلوم ہوتا تہا کہ بہت پیاسا مارا گیا ہے

وَتَسْتَجِيْرُ فَلَا تُجَارُ اور فریاد کرتی ہی اور کوئی اوسکی فریاد کو نہیں پہنچتا اور وہ پناہ مانگتی ہی اور کوئی اوسی پناہ نہیں دیتا
تا آنکہ وہ اسی حال سی کنارہ جہنم پر پہنچی اور چاہتی تہی فرشتی کہ اوسی جہنم مین ڈالدین وَاِذَا بِرَجُلٍ قَدْ اَقْبَلَ لِصَيْحَ
بِهِمْ خَلُّوْهَا کہ ناگاہ ایک شخص تشریف لائی اور فرشتونکو پکاری کی چہوڑ دو اوسی ہر گز جہنم مین نہ ڈالنا کیون اسی
ایذا دیتی ہو سبحان اللہ خیال کیجیی اس غلام نوازی کو ملائکہ نی عرض کی یَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَمَا سَبَبُهَا ای فرزند
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ ہمین خدا کا حکم ہوا ہی کہ اسی جہنم مین ڈالدین اور آپ اسی بچاتی ہین سبب اسکا کیا ہی
قَالَ نَعَمْ حضرت نی فرمایا ہان مین بچاتا ہون اسی اِنَّهَا دَخَلَتْ عَلٰى قَوْمٍ يَعْمَلُوْنَ عَزَائِيْ وَقَدْ اَوْ
قَدَتْ لَهُمْ نَارًا لِيَعْمَلُوْا بِهَا طَعَامًا کیون کر نہ بچاؤن اسی کہ یہ داخل ہوئی ایک گروہ پر کہ وہ میری حال پر
روتی تہی اسنی اون کی طعام کی لئی کیسی مشقت اوٹہائی کہ ہات اسکی جل گئی اور آنسو اسکی آنکہون سی نکل آئی پہر مین
کیونکر اسی دیکہون جہنم مین داخل ہوتی پس کیا مرتبہ ہی تمہاری آقا کا یہ سنتی ہی فرشتی اوس سی جدا ہوئی اور عرض
کرنی لگی حُبًّا وَكَرَامَةً يَابْنَ الشَّافِعِ وَابْنَ السَّاقِیْ بسر و چشم آپ کا فرمان بجا لائین گی ای فرزند شافع محشر ای
پسر ساقی کوثر پس وہ عورت دوڑ کی قدم شریف پر گر پڑی اور بولی قربان ہون تم کون ہو جو اسوقت میری ایسی مشکل
مین کام آئی اور تمہاری بدولت عذاب سی مینی رہائی پائی فَقَالَ اَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ آہ اونہون نی فرمایا ای
عورت مین پسر علی ابن ابی طالب ہون یعنی جسی اہل کوفہ نی مثل گوسفند کی پیاسا ذبح کیا مین وہ ہون کہ جسکی عزادارون کی
خدمت مین تونی اپنی ہات جلائی پس وہ عورت روتی ہوئی اوٹہی اور پہر داخل ہوئی مجلس مین اور حال بیان کیا
اور خوب روئی فرزند زہرا کی لئی اور اہل مجلس نی شور و اویلا و امصیبتا بلند کیا پہر اوس عورت نی اپنی افعال بد سی توبہ کی
سب کی سامنی سنا حضرات حال اپنی آقا کا خوشا حال اون عاشقان حسین کا جو شب و روز اپنی آقا کی لئی گریہ و بکا مین
مشغول رہتی ہین پس سو وای عاشقان حسین کہ اوس مولا کو تمہاری تین دن پانی ندیا وَهُوَ يَسْتَغِيْثُ فَلَا
يُغَاثُ وَيَسْتَجِيْرُ فَلَا يُجَارُ اور خیال کیجیی کہ وہ فریادرس عالم اور شافع محشر فریاد کرتا تہا اور کوئی اوسکی
فریاد کو نہ پہنچتا تہا اور پناہ مانگتی تہی اور کوئی پناہ نہ دیتا تہا اور فرماتا تہا هَلْ مِنْ مُغِيْثٍ يُغِيْثُنَا هَلْ مِنْ مُجِيْرٍ يُجِيْرُنَا
آیا ہی کوئی پناہ دینی والا کہ ہمین پناہ دی آیا کوئی فریادرس ہی کہ ہماری فریاد کو پہنچی هَلْ مِنْ ذَابٍّ يَذُبُّ
عَنْ حَرَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ کوئی ایسا ہی کہ اس بلا کو اہلبیت رسول خدا سی دفع کری اور کوئی اوسی جواب ندیتا تہا
سوا تیر و شمشیر ماری کی حَتّٰى ذُبِحَ طِفْلُهُ الرَّضِيْعُ فِیْ حَجْرِهٖ یہانتک کہ اسکی فرزند شیرخوار کو تیر مارا وَيَلُوْكُ
لِسَانَهٗ مِنَ الْعَطَشِ وَيَطْلُبُ الْمَاءَ فَلَا يَجِدُهٗ اور زبان بار بار چباتی تہی پیاس سی اور پانی مانگتی تہی
اور کوئی ندیتا تہا وَذَبَحُوْهُ كَمَا يُذْبَحُ الْكَبْشُ اور اوس تین دن کی پیاسی کو ذبح کیا مثل گوسفند قربانی
کی اور اہل حرم کو اوسکی لوٹ لیا اور عمر سعد نی اوس دن مقام کیا تا دوپہر روز دوم فَجَمَعَ قَتْلَاهُ وَصَلّٰى عَلَيْهِمْ

وقت تہا ایک بار ناگاہ خواب مین جناب رسول خدا تشریف لائی اور مجھسی فرمایا اَنْتَ دِعْبِل ذَاتِی شُہَدَاءِ اَہْلِبَیْتِی
قُلْتُ نَعَمْ تو ہی دعبل ہی مرثیہ گو میری شہدا اہل بیت کا عرض کی مین خدا ہون مین ہون دعبل فَقَالَ اَنْشِدْنِی
فَاَنْشَدْتُہٗ حضرت نی فرمایا کچہ مرثیہ اہل بیت مین پڑہو مین نی یہ مرثیہ شروع کیا لَا اَضْحَكَ اللّٰہُ سِنَّ الدَّہْرِ اِنْ
ضَحِكَتْ وَاٰلُ اَحْمَدَ مَظْلُوْمُوْنَ قَدْ قُہِرُوْا یعنی نہ ہنسائی خدا زمانیکو جسوقت زمانہ قصد ہنسی کا کری درحالیکہ
اہلبیت رسول خدا ظلم و ستم رسیدہ ہون اور ایکدن زمانی مین ہین ہنایتن اَنَا اُنْشِدُ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ یَبْكِیْ حَتّٰی
فَرَغْتُ مِنَ الْاِنْشَادِ دعبل کہتا ہی کہ مین مرثیہ پڑہتا تہا اور رسول خدا روتی تہی تا آنکہ پڑہ چکا اور جب حضرتکو
رونی سی افاقہ ہوا تو فرمایا مرحبا ای دعبل کیا خوب مرثیہ کہا تو نی پہر جامہ سفید کہ پہنی تہی اوتار کی مجھی عنایت کیا اور میری
عفو تقصیر کی لیئی درگاہ الٰہی مین دست مناجات اوٹہا کی دعا کی کہ خدایا یہ دوست میری اہلبیت کا ہی اسکی گناہ بخش
اور سونہہ کو اس کی سفید کر حضرت کی دعا سی مونہہ میرا نورانی ہو گیا اور مین داخل بہشت ہوا ہی نصیب کہ جنکی
شفاعت خواہ سید انبیا ہون وَحُكِیَ اَنَّ امْرَاَۃً ذَاتَ فُحْشٍ كَانَتْ مَعْہُوْدَۃً فِی الْمَدِیْنَۃِ کتب معتبرہ
مین نقل ہی کہ عورت فاحشہ مدینی مین رہتی تہی وَلَہَا جَارٌ كَانَ مُوَاظِبًا عَلٰی مَاتَمِ الْحُسَیْنِ
اور اوسکی ہمسایہ مین ایک مرد دیندار رہتا تہا کہ ہمیشہ اوقات اوسکی ماتم جناب سید الشہدا مظلوم کربلا مین بسر ہوتی
تہی ایک دن چند مومن اوسکی گہر مجلس مین جمع تہی مرثیہ پڑہتی تہی اور روتی تہی حال غریبی فرزند رسول الثقلین پر فَاَمَرَہُمْ
بِاِصْنَاعِ طَعَامٍ صاحب خانہ نی خادم سی کہا کہ عزاداران حسین مظلوم کی لیئی کچہ طعام طیار کرو وہ غلام درستی
طعام کر کی آپ بہی رونی مین مشغول ہوا فَدَخَلَتِ الْمَرْاَۃُ الْفَاحِشَۃُ تُرِیْدُ نَارًا ناگاہ وہ زن فاحشہ آگ
لینی کو اوس مکان مین آئی فَرَاَتْ اِذَا بِالنَّارِ قَدِ انْطَفَتْ مِنْ غَفْلَتِہِمْ عَنْہَا اور وہ آگ ان کی غفلت سے
افسردہ ہو گئی فَعَالَجَہَا تِلْكَ الْفَاحِشَۃُ بِالنَّفْخِ سَاعَۃً طَوِیْلَۃً اوس عورت نی جو آگ کو افسردہ پایا اور
ان لوگون کو مشغول گریہ وزاری مین پایا وہ عورت خود اوسی پہونکنی لگی اور درست کرنی لگی اور دیر تک اوس مین مشغول
رہی حَتَّی انْتَسَخَتْ یَدَاہَا وَذَرَفَتْ عَیْنَاہَا تا آنکہ ہات اوسکی جل گئی اور آنسو اوسکی آنکہون سے
نکل آئی غرض جب آگ روشن ہوئی بقدر حاجت لی کی اپنی گہر چلی گئی اور وہ پہر کو وہ عورت تہوڑا سو رہتی تہی جب
دوپہر ہوئی تو آنکہ اسکی لگ گئی وَاِذَا ہِیَ تَرٰی طَیْفًا كَاَنَّ الْقِیَامَۃَ قَدْ قَامَتْ وَاِذَا ہِیَ بِالزَّبَانِیَۃِ
جَہَنَّمَ یَسْحَبُوْنَہَا بِالسَّلَاسِلِ مِنْ نَارٍ ناگاہ دیکہا کہ گویا قیامت قایم ہوئی ہی اور زنجیر آتشین اوسکی گلی مین
ڈال کی فرشتی اوسی سوی جہنم کہینچی لیئی جاتی ہین وَہُمْ یَقُوْلُوْنَ یَا زَانِیَۃُ غَضِبَ اللّٰہُ عَلَیْكِ
وَاَمَرَنَا اَنْ نُلْقِیَكِ فِیْ نَارِ جَہَنَّمَ اور وہ فرشتی کہتی ہین ای زانیہ خداوند عالم تجہپر غضبناک ہوا ہی اور حکم کیا ہے
ہمین کہ ہم تجہکو لیجا کی قعر جہنم مین ڈال دین ایہا الناس کیا ہراس ہوگا اوسی وَہِیَ تَسْتَغِیْثُ فَلَا اَحَدٌ

تو ایک شیر اسی دکہائی دیا اوسنی کہا ای شیر مین غلام آزاد کردہ رسول خدا ہون فہمہم یمشی بین یدیہ حتی وقف
علی الطریق پس وہ ہمہمہ کرتا چلا آگی اوسکی تا آنکہ اوسکو برسر راہ پہنچا دیا پس ای خوزادی میری یہان بہی ایک شیر رہتا ہی اگر اجازت
فرماؤ تو مین جاؤن فاعلمہ ماہم صانعون غدا تو مین اوسی جاکی اس ظلم اشقیا کی خبر کرون جناب زینب نی یہ سنکے
فرمایا ای فضہ بلد جاکی اوسی خبر کر فمضت الیہ فقالت یا ابا الحارث فرفع راسہ ثم قالت پس جاکے
فضہ نی پکارا ای ابو الحارث اوس شیر نی سر اوٹہایا تو فضہ نی کہا اتدری ما اراد ابو امیۃ ان یصنعوا بجسد
ابی عبد اللہ الحسین ای شیر آیا جانتا ہی تو کہ کس ظلم کا ارادہ کیا ہی بنو امیہ نی جسم ابی عبد اللہ الحسین سی یریدون
ان یوطئوا الخیل علی ظہرہ ای شیر بنی امیہ چاہتی ہین کہ اب نعش حسین پر گہوڑی دوڑائین اور نعش حسین کو پامال کرین
فمشی حتی اقبل الی المقتل یعنی پس وہ شیر جانب قتل گاہ روانہ ہوا جب پہنچا مقتل مین اور نعش گلو بریدہ امام
اوسی نظر پڑی وضع یدیہ علی جسد الحسین تو دونون ہات کس محبت سی جسم حضرت پر رکہکی کہڑا ہوا اور بعضی
روایتون مین ہی کہ روتا تہا کبہی نعش اقدس پر مونہہ ملتا تہا اور کبہی سوئی آسمان سر اوٹہاکی دیکہتا تہا اور کہتا تہا رب انظر
الی ابن بنت نبیک قتلوہ عطشانا بغیر ذنب خدایا دیکہہ حال فرزند رسول خدا کا کہ قتل کیا اسی پیاسا
بیگناہ اب چاہتی ہین کہ اسکی نعش پر گہوڑی دوڑائین غرض جب وہ لعین اوس ارادہ فاسد پر اپنی مستعد ہوکی آئی تو دیکہا کہ
ایک شیر بیٹہا ہی عمر سعد بولا یہ فتنہ ہی اسی مشہور نکرو اور پہر گئی وہ وہان سی پس سبحان اللہ جانورون کی تو یہ وفا کی اور کلمہ گویون کو
کسیطرح حضرت پر رحم نہ آیا آگ خیمہ اہلبیت کو لوٹ لیا جناب سید الساجدین کو بستر بیماری پر سی گرا کی طوق و زنجیر مین گرفتار
کیا اور راہی کوفہ ہوئی اور وہ ظلم کئی اہلبیت پر کہ کفار پر بہی وہ ظلم کسی نی کبہی نکئی تہی

روایت جہل و ستم
احوال دعبل اور زن فاحشہ کی مجلس عزا مین آگ لینی آنی کا اور آنا اہلبیت کا
کوفی مین اور حال سر جناب عباس خیر الناس

عیون اخبار الرضا مین جناب امام رضا ع
سی منقول ہی کہ پسر دعبل خزاعی نی کہا کہ وقت وفات دعبل قریب ہوا تو زبان اوسکی بند ہوگئی اور مونہہ اوسکا سیاہ
ہوگیا یہ حال دیکہکی نہایت مین خوفناک ہوا اور بسبب خجالت کی آدمیون سی مینی اسی چہپایا اور اوسی مکان خلوت
مین غسل دیکی دفن کیا لیکن مین کمال حیرت مین تہا کہ باپ میرا مداح اہلبیت اور انجام کار اوسکا کیا ہوا غرض وہ دن گذرا
اور شب کو مین سویا فرایتہ فی منامی بوجہ ابیض واللباس الفاخر فی جسمہ ناگاہ مینی اپنی
باپ کو خواب مین دیکہا کہ چہرہ اوسکا نورانی ہی اور جامہ نفیس پہنی ہی پہر پوچہا مینی ای بابا مینی تمہین وقت مرگ کی اوس صورت سے
دیکہا تہا اور اب اسطرح سی دیکہتا ہون دعبل نی کہا ای فرزند تو نی دیکہا تہا مجہی کہ زبان میری بند ہوگئی تہی اور مونہہ
سیاہ ہوگیا تہا سبب اسکا یہ ہی کہ مین شراب خوار تہا لیکن پروردگار رحیم نی مجہی بخشا ہی مینی کہا ای پدر ماجرا مفصل بیان
کرو کہ کیا چیز باعث ہوئی تمہاری بخشش کی کہا دعبل نی کہ مجہی قبر مین رکہا تو نی تو وہی صورت تہی میری اور عجب

ہین قتل لونڈی اور غلامون کی قید ہوتی ہین ای یہودی یہ حوال سنکی عجب حال ہوا ہمارا اور سب خوشی ہماری مبدل برنج ہوئے اور وہ وڑی ہم بسوی صحرای کربلا فرأینا سیدنا فی ذلک الوادی طریحًا الغسل من دمہٖ و والکفن الرمل السافی آہ دیکھا سید اپنی کو اوس جنگل مین زمین گرم پر پڑا ہوا خون مین اپنی غسل کئی ہوی اور بجای کفن خاک صحرا پڑی ہوی فوقعنا کلنا علیہ فتمرغ بدمہ الشریف وننوح علیہ عجب حال ہوا ہمارا وہ نعش بیسر دیکھکی اور ہمنی بی اختیار گرا دیا آپ کو اوس نعش پر اور نوحہ و شیون کرنی لگی کہ ہای حسین فرزند فاطمہ ہزار افسوس ای پارہ جگر علی مرتضیٰ تو بیاسا ذبح ہوگیا یہ سب جانور ایک ایک شہر کو اوڑ گئی تا خبر کرین سبکو اس مصیبت کے پس یہودی حیران ہوا اور فکر کی اوسنی کہ اگر حسین شہید ایسا صاحب قدرت نہوتا تو خون اوسکا شفا واسطی ہر مرض کے نہوتا پس یہ کیکی وہ دونون مسلمان ہوی اور پانچ سو یہودی مسلمان ہوی اس ماجری کو سنکی اور خوب روئی فرزند رسول خدا کی مصیبت پر حضرات مقام خاک اوڑانیکا ہی یہود تو یہ قدر شناسی کرین بلکہ جانور اس قدر ماتم کرین اور رحم کہاتین حال امام پر وہ کون لوگ تہی جو اپنی تئین مسلمان سمجہتی تہی اور وہ کیسی مسلمان تہی جنہون نی بعد قتل بہی پامال کا ارادہ کیا اور چاہا کہ اوس جسم اقدس پر گہوڑی دوڑائین پس بعضی روایتون مین تو یہ ہی کہ عمر سعد شقی پکارا کون اب ایسا ہی جو نعش حسین پر گہوڑی دوڑائی اور بعض روایت مین یہ ہی کہ خود کچہ شقی ہستی ہوی آئی اور بولی ای عمر سعد مبارک ہو تجہی قتل حسین اگر ہماری ہاتہ سی کوئی زخم حسین کی بدن پر نہین لگا ہمین اجازت دی تا ہم بہی اپنی دلون کے بخار نکالین اور گہوڑی دوڑائین نعش حسین پر قال ذلک لکم عمر سعد شقی بولا تمہین اختیار ہی حسین کو پامال سم اسپان کرو کتاب کافی مین منقول ہی جب ارادہ کیا اشقیائی گہوڑی دوڑانی کا نعش جناب امام حسین اور اصحاب حسین پر فلما بلغ ذلک الخبر باھلبیت الحسین عظم ذلک علیہم جب یہ خبر مصیبت اہلبیت نی سنی اندوہ اون کا زیادہ ہوا اور یہ بات اون پر زیادہ دشوار ہوئی اور اہلبیت بہت مضطرب ہوئے چنانچہ بعض روایتون مین ہی کہ جناب زینب کا عجب حال تہا کبہی روتی ہوئی جناب امام زین العابدین پاس آتی تہین اور فرماتی تہین ای فرزند کیا غش مین پڑی ہو بابا پر تمہاری یہ ظلم ہوا چاہتا ہی اور کبہی سونہہ سوی مدینہ کرکی چلاتے تہین ای نانا دیکہو یہ فرزند تمہارا حسین اس مصیبت مین گرفتار ہی کہ بعد قتل بہی اوسپر ظلم موقوف نہین ہوتا کہ ظالم چاہتی ہین کہ نعش بیسر پر گہوڑی دوڑائین اور کبہی منہہ سوی لشکر اعدا کرکی چلاتی تہین کہ آیا تم مین سی کوئی مسلمان نہین ہی کہ میری بہائی فرزند رسول خدا کی نعش کو بچاوی غرضکہ ہوا جو روایت کافی کی فضہ نی جب اہلبیت کو مضطرب دیکہا تو آکی جناب زینب سی عرض کیا یا سیدتی ان سفینۃ سفنۃ لما کسر بہا فی البحر فخرج بہا فی جزیرۃ فاذا ھو باسد فقال یا ابا الحارث انا مولی رسول اللہ ای سیدہ میری سفینہ آزاد کردہ رسول خدا کی کشتی دریا مین شکستہ ہوئی اور ایک جزیرہ پر وہ نکلا

رجل یهودی وله بنت عمیاء زمناء مشلولة والجذاء فكذا حاط ببدنها اور ایک یهودی
تها مدینی مین اوسکی ایک بیٹی تهی نابینا زمین گیر ہاتھ شل جذام سی تمام بدن افگار تها اتفاقاً وہ یهودی اپنی بیٹی کو اوس
باغ مین چهوڑ کی کسی کام کو گیا تها اور اوس شب وس کا آنا نہوا وہ لڑکی اپنی تنہائی پر تمام شب بهر رویا کی اور نہ سوئی افسوس
تنہائی فاطمہ صغرا پر کیا حال ہوا ہو گا اوس بیمار کا تمام کنبہ چهٹ گیا تها اور کوئی اوسکا دلاسا دینی والا نہ تها القصہ وہ
لڑکی رات بهر رویا کی فسمعت عند السحر بكاء الطير بر صبح کی قریب سنی آواز اوس جانور کی سنی کہنچکی آپ کو
بدشواری اوس لڑکی نی اوس درخت کی نیچی پہنچایا جسپر وہ جانور بیٹها روتا تها پس یہ حال تها اوس کا کہ جب وہ جانور روتا تها
تو یہ بهی آواز حزین سی رو کی جواب دیتی تهی اذ وقع قطرة من الدم علی عینها ففتحت ناگاہ ایک قطرہ خون
اوس کی پرون سے ٹپک کی اوس کی آنکه پر گرا باعجاز خون امام آنکه اوس کی روشن ہو گئی یہ بهی حیران تهی کہ دوسرا قطرہ
اوسکی دوسری آنکه پر گرا وہ بهی اچهی ہو گئی پهر ایک بوند اوس کی ہاته پہ گری وہ بهی اچها ہو گیا پهر تو جو قطرہ ٹپکتا تها وہ لڑکی اپنی تمام
بدن پر ملتی تهی یہان تک کہ تمام بدن اوس کا اچها ہو گیا اور وہ لڑکی صحیح و سالم ہو گئی برکت خون امام غریب سی پس
آیا باپ وسکا فرای بنتا تدور ولم یعلم انها ابنته پس دیکها اوسنی کہ ایک لڑکی صحیح و سالم باغ مین
پهرتی ہی نہ پہچانا اوس نی کہ یہ میری بیٹی ہی پوچهنی لگا ای لڑکی مین اپنی بیٹی مریضہ کو یہان چهوڑ گیا تها وہ کیا ہو گئی اوس مین نہ تها
تو طاقت حرکت بهی نہ تهی اوس لڑکی نی کہا ای پدر مین ہی تو تیری بیٹی ہون وہ بولا تو اچهی کیونکر ہوئی وہ بولی ای پدر
ایک جانور درخت پر بیٹها روتا ہی اور نہیں جانتی ہین کہ کس غریب مظلوم ستم رسیدہ کا خون اوسکی پرون سی ٹپکتا ہی اوسکی
خون کی برکت سی مین اچهی ہوئی ہون فلما سمع کلامها وقع مغشیا علیه یہ سنتی ہی وہ یهودی غش کها
گرا جب ہوش مین آیا تو وہ لڑکی اوس درخت کی نیچی لائی جہان وہ جانور بیٹها تها فرآه واکرا علی الشجر
یأن من قلب حزین مما رای عما فعل بالحسین پس دیکها اوسنی کہ وہ جانور درخت پر بیٹها بے اختیار
دل دردناک سی روتا ہی احوال حسین پر یهودی نی کہا ای جانور تجهی قسم ہی اپنی خالق کی مجهی آگاہ کر اپنی احوال سی قدرت
خدا اور اعجاز امام دوسرا سی وہ طائر گویا ہوا اور بزبان فصیح کہنی لگا کہ ای یهودی کیا کہون حال بلا انی کنت واکرا
علی بعض الاشجار مع جملة من الطیور عند الظهر ای یهودی مین اور کتنی جانور وقت ظہر کی سایہ
سایہ درخت مین بیٹهی ذکر آب و دانہ مین مشغول تهی اذ الطائر ساقط علینا وهو یقول ناگاہ ایک جانور خون آلودہ
آیا اور ہمسی بولا ایها الطیور تاكلون وتتنعمون ای ہو تبرا ای جانورو تم کهاتی ہو اور سایہ مین خوش بیٹهی ہو ذکر
آب و دانہ مین مشغول ہو والحسین فی ارض كربلاء فی هذا الحر ملقی علی الرمضاء افسوس
یہ خبر نہین کہ حسین نواسا رسول خدا کا اس گرمی مین زمین کربلا پر پڑا ہی وراسه مقطوع مرفوع علی الرمح
ونساؤه سبایا اور سر اوس جناب کا کاٹ کی نیزہ پر چڑهایا گیا اور اہل حرم اون حضرت کی جو بیٹیان فاطمہ زہرا سے

میری اِنَّ نِسَآءَ اُمَّتِی یَبْکِیْنَ عَلٰی نِسَاءِ اَهْلِ بَیْتِیْ وَرِجَالَهُمْ یَبْکُوْنَ عَلٰی رِجَالِ اَهْلِ بَیْتِیْ تحقیق
کہ عورتیں میری امت کی روئینگی مصیبت پر زنان اہل بیت کی اور مرد اون کی روئینگی مردان اہلبیت کے حال پر اور ہر سال سامان ماتم
اور مجلس عزا کو میری حسین کی برپا کرینگی پس جب روز قیامت ہوگا تم شفاعت کرنا اون عورتوں کی اور میں شفاعت کرونگا
اون مردوں کی اور جو کوئی رووے گا میری حسین غریب کی حال پر اوس کا ہاتھ پکڑ کے ہم داخل بہشت کرینگی یَا فَاطِمَةُ کُلُّ
عَیْنٍ بَاکِیَةٌ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اِلَّا عَیْنٌ بَکَتْ عَلَی الْحُسَیْنِ ای فاطمہ تمام آنکھیں روتی ہونگی روز قیامت کو مگر وہ
آنکھ جو مصیبت حسین پر روتی ہوگی وہ آنکھ ہنستی ہوگی اور بشارت دی جائیگی ساتھ نعمتہای جنت کی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کُنْتُ
نَائِمًا فِیْ مَدِیْنَةِ الرَّسُوْلِ اِذْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ فِی الْمَنَامِ وَهُوَ مُقْبِلٌ مِنْ نَحْوِ کَرْبَلَا ابن عباس سے
منقول ہی کہ مدینے میں سوتا تھا کہ ناگاہ میں نے خواب میں دیکھا رسول خدا کو کہ سمت کربلا سے تشریف لاتے ہیں با حال تباہ اور
سر و ریش حضرت پر خاک پڑی ہی وَهُوَ بَاکِی الْعَیْنِ حَزِیْنُ الْقَلْبِ اور وہ جناب محزون و ملول ہیں اور چشمہای مبارک سے
آنسو جاری ہیں اور دو شیشی خون سے بہری ہوی حضرت کے پاس ہیں فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هَاتَانِ الْقَارُوْرَتَانِ
مَمْلُوْتَانِ دَمًا عرض کی میں نے یا رسول اللہ یہ آپ کا کیا حال ہی اور یہ شیشی کیسے ہیں خون سے بہری ہوی پس سنکے وہ جناب
اور شدت سے روئے اور فرمایا هٰذِهٖ فِیْهَا دَمُ الْحُسَیْنِ وَهٰذِهٖ اُخْرٰی مِنْ دِمَاءِ اَهْلِ بَیْتِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
ای ابن عباس میری حسین کو ظالموں نے شہید کیا اس ایک شیشی میں تو خون میری حسین کا ہی اور دوسری میں خون
اوسکی اہلبیت اور اصحاب کا ہی یہ خواب دیکھکے غمناک اوٹھا میں اور کہتا تھا میں خدا خیر کرے عجب طرح کا خواب دیکھا ہی
یعنی اور دوسری روایت میں ہی ابن عباس سے کہ پہر نکلا میں گھر سے باہر پریشان ہوکے فَرَاَیْتُ وَاللّٰهِ الْمَدِیْنَةَ کَاَنَّهَا
ضَبَابٌ دیکھا میں نے کہ ایک غبار نے مدینے کو گھیر لیا اور آفتاب کو گہن لگا ہی وَرَاَیْتُ حِیْطَانَ الْمَدِیْنَةِ عَلَیْهَا
دَمٌ عَبِیْطٌ اور دیوارہای مدینہ کو دیکھا کہ خون سے افشان ہیں منقول ہی کہ اوسوقت ایک جانور آیا خون اوسکی
پروں سے ٹپکتا تھا وَدَارَ مَرْقَدَ الرَّسُوْلِ یُعْلِنُ بِالنِّدَاءِ اس حال سے وہ جانور مرقد رسول خدا کی گرد پہرتا تھا
اور باواز بلند رو روکے کہتا تھا اَلَا قُتِلَ الْحُسَیْنُ بِکَرْبَلَا آگاہ ہوای رسول خدا کہ تمہارا پیارا حسین قتل ہو گیا
کربلا میں اَلَا ذُبِحَ الْحُسَیْنُ بِکَرْبَلَا آگاہ ہوای محبوب خدا کہ تمہارا پیارا نواسا تین دن کا پیاسا ذبح
کیا گیا زمین کربلا میں وَاجْتَمَعَتِ الطُّیُوْرُ عَلَیْهِ وَهُمْ یَبْکُوْنَ وَیَنُوْحُوْنَ بہت سے جانور گرد اوسکے
جمع ہوکے نوحہ و شیون کرنے لگے اور اہل مدینہ اس ماجرے سے نہایت حیران تہے اور دیکھتے تہے کہ اوس جانور کی پروں سے
خون ٹپکتا ہی تا آنکہ جب خبر شہادت امام حسین مدینے میں آئی تو لوگوں کو معلوم ہوا کہ وہ جانور رسول خدا کو خبر
دینے کو آیا تھا شہادت امام حسین کی پہر وہ جانور موافق بعضے روایتوں کی ایک باغ میں آیا کہ قریب مدینے کی تہا وَقَعَ
عَلٰی شَجَرَةٍ یَبْکِیْ طُوْلَ اللَّیْلِ اور ایک درخت پر بیٹھکے تمام شب آوازِ حزین سے رویا کیا وَکَانَ فِی الْمَدِیْنَةِ

سونہہ بالون سی چہپائی ہوئی اور خاک مونہہ پر ملی ہوئی ہین اور وہ اطفال صغیر کہ مثل ماہ شب چہار دہ کی زانو پر اوس
سردار کی بیٹہی تہی دیکہا اون کو کہ وہ طوق و زنجیر مین گرفتار ہین اور وہ شاہزادہ کہ جسکی ہمنی اذان سنی تہی اوس کا سر نیزہ پر
اور ایک فرزند بیمار اوس سردار کا تہا اوس کی گلی مین طوق اور پاؤن مین زنجیرین مہار شتر کہینچتا جاتا تہا اور سب شہیدونکی
سر نیزی پر تہی اور اہل و عیال اوسکی مثل اسیران روم و ترک کی سمت کوفہ ابن زیاد پاس روانہ ہوئی اور یہ نعشین جو سامنے تم
دیکہتی ہو یونہین پڑی ہین خوف سی حاکم کی ہم دفن نہین کر سکتی مگر چاہتی ہین کہ جب لشکر اون کا دور جالی تو ہم اون کی
دفن کی تدبیر کرین پس اہل قافلہ نی کہا کہ ای زمیندارون نام اس سردار کا کچہہ معلوم ہوا زمیندارون نی کہا کہ سردار اون کا
وہی ہی کہ جو سجدہ خالق مین ہی اور سر اوسکا سجدی مین کاٹا گیا ہی مگر تا وقت شہادت نام اون کا ہمین معلوم نہ تہا مگر جب
سر اقدس اس پیاسی کی بدن سی جدا کیا منادی اوسوقت پکارا اَلَا قُتِلَ الحُسَینُ اَلَا ذُبِحَ الحُسَینُ
آگاہ ہو حسین پیاسا ذبح ہوا پس جو ہین اہل قافلہ نی نام حسین سنا خوب پیٹی اور خاک اڑائی اور کہا کہ حسین نام پیغمبر
و حجاز مین سوای حسین فرزند رسول الثقلین کی کوئی نہین ہی پس گرد نعش کی آکی جمع ہوئی اور خوب روئی اور ماتم کیا
پس ناگاہ وہ فرنگن دوڑ کی نعش اقدس پر گر پڑی اور بولی ای آقا میری ای مولا میری گواہ رہو کہ مین ایمان لائی ہون
اور روز قیامت گواہی دینا میری اسلام کی یہ کہکی خون حضرت کا اپنی پیشانی پر ملا اور عرض کی کہ روز قیامت کو مادر گرامی
تمہاری فاطمہ زہرا چہرہ پرخون دکہاتین گی تو اس چہرہ پرخون کو بہر گواہی لی جاؤنگی پس عجب حال ہوا سب کا
روتی قریب تہا کہ غش ہو جاوین

روایت چہل و ششم خبر دینا رسول خدا کا جناب فاطمہ کو احوال شہادت امام حسین سی اور ابن عباس کا خواب مین دیکہنا رسول خدا کو مع دو شیشون خون سی بہری ہوئی کی اور آنا جانور کا مرقد رسول خدا پر اور شفا پانا دختر یہود کا اور آنا شیر کا نعش جناب امام حسین علیہ السلام پر

روایت کافی رُوِیَ اَنَّہٗ لَمَّا اَخبَرَ النَّبِیُّ اِبنَتَہٗ فَاطِمَۃَ الزَّہرَاءَ بِقَتلِ وَلَدِہَا الحُسَینِ وَمَا یَجرِی عَلَیہِ مِنَ المِحَنِ منقول ہی کہ ایک روز جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ
خبر دی اپنی بیٹی فاطمہ زہرا کو شہادت امام حسین سی اور جو جو کہ مصائب ونیز ہونیوالی تہی اس امت جفا کار کی ہاتہہ سی
بَکَت فَاطِمَۃُ بُکَاءً شَدِیدًا وَقَالَت یہ سنکی جناب سیدہ شدت سی روئین اور عرض کی ای بابا یہ سانحہ
میری حسین پر کس زمانی مین ہوگا حضرت نا بولی ای فاطمہ جب حسین تیرا اون بلاؤن اور مصیبتون مین گرفتار ہوگا
اوسوقت نہ مین ہون گا نہ علی ہون گی نہ تم ہوگی یہ سنکی جناب فاطمہ شدت سی روئین اور عرض کی یَا اَبَتِ فَمَن
یَبکِی عَلٰی وَلَدِی وَمَن یَلتَزِمُ بِاِقَامَۃِ العَزَاءِ ای پدر بزرگوار جب ہم مین سی کوئی نہو گا تو کون میرے
مظلوم پر روئیگا اور کون اوس غریب کی مجلس ماتم برپا کریگا حضرت نی فرمایا ایسا خیال نکر ای فاطمہ ای پارہ جگر

بزرگوار نوازش و الطاف پیش آیا اور لطف و کرم حد سے زیادہ فرمایا اس مین وقت نماز ظہر آیا دیکھا ہمنی کہ ایک جوان مثل
خورشید تابان اوس افق میدان سے طالع ہوا اور رو بقبلہ کہڑی ہو کی اوسنی اذان کہی لوگون سے پوچہا ہمنی کہ یہ جوان رعنا کون ہے
کہا لوگون نی کہ یہ بیٹا اس امیر کا علی اکبر نام ہے غرض وہ سردار آگی ہوا اور سب نی اوسکی پیچھی نماز پڑہی بعد فراغ نماز مین اوس
سردار نی قریب بلایا اور بہلا میت بسیار فرمایا کہ ہم غریب الوطن آوارہ از شہر و دیار تمہاری زمین پر وارد ہوئی ہیں اگر تم رحم
ترحم کو ہات سے ندو اور مروت و ہمت کو کام فرماؤ تو یہ زمین ہماسی ہات بیع کرو کہ ہم ایک شہر اس زمین پر بسائین یہ سماعت
اوس سردار باشوکت کی سنکی اصحاب اور احباب اوس امیر کی رونی لگی تا اینکہ صدای گریہ خیام حرم محترم سے بلند ہوئے
پس ہمنی باچشم اشکبار برضا و رغبت ارشاد اوس بزرگوار کا قبول کیا اور عرض کی کہ یہ زمین کیا بلکہ جانین ہماری حاضر ہین پس
اوس امیر نی ساٹہ ہزار درہم ہمین قیمت اس زمین کی دی اور آپ وہان کی چار حدین مقرر کین اور فرمایا قد اختارها
الله لنا يوم دحو الارض یعنی اختیار کیا خدا نی واسطی ہماری اس زمین کو جس روز سے کہ زمین کو پیدا کیا اور بچہایا
ہی وجعلها معقلا لشيعتنا ولهم امان في الدنيا والاخرة اور گردانا خدا نی اسی حامی و درود و
بازگشت ہماری شیعون کا اور یہ زمین واسطی اون کی امان ہے دنیا و آخرت مین غرض جب مبلغ قیمت لی لی ہم رخصت ہونے
لگی تو اوس سردار نی فرمایا کہ یہ زمین ہم نی تمہین بخشی لیکن دو شرطین ایک تو یہ کہ کچہہ قبرین خاص جو اس زمین پر ہونگی اونپر زراعت
نکیجیو اور جو زائر آئی تو اوسی یہ قبرین بتا دیجیو اور دوسری شرط یہ ہی کہ زائر سے میری احسان کیجیو یعنی جو ان قبرون کی زیارت کو آئے
تو تین دن اوسی مہمان کرنا ہمنی قبول کیا پس تاریخ ہفتم تک تو امن و امان رہا ہر روز منادی عدل و داد ہوتی تہی کہ کوئی
کسی غریب کو ستائی نہین فلما كان سابع منه ورد عسكر بعد عسكر من الكوفة حتى
ملأ الارض كلها من العساكر پس جب تاریخ ساتوین ہوئی تو گروہ گروہ فوج کوفی سے آنی لگی تا اینکہ فوج سے
زمین تمام معمور ہو گئی اور آٹھوین تاریخ تو اوس لشکر پر پانی اہل کوفہ نی بند کر دیا ہر چند وہ سردار طالب صلح ہوا مگر اہل کوفہ
پیغام بیعت یزید سے دیتی تہی تو وہ کلمہ لاحول ولا قوۃ پڑہ کی انکار کرتا تہا تا آنکہ دسوین کو جنگ ٹہر گئی اور عزیز و اقربا اوس
سردار کی درجہ شہادت سے فائز ہونی لگی مگر ایک ایک متنفس اوس سردار کی لشکر کا سو سو دو دو سو اہل کوفہ کو مارکے
قتل ہوا تا آنکہ نوبت اوس سردار کی پہنچی تو عجب کہرام خیمہ مین پڑا اور وہ سردار بہی روتا ہوا خیمہ سے باہر نکلا اور متوجہ کارزار
ہوا اگرچہ غم نی اقربا کی اوسی تمام کیا تہا اور اوس نی ہزارون ہی سوار اور پیادی قتل کیے تا آنکہ زخمہای بیشمار سے طاقت
لڑنی کی نرہی تو پشت زین سے بر روی زمین تشریف لای اور سجدۂ خالق مین سر اپنا جہکایا آہ ابہی وہ بزرگوار سر سجدہ سے
اوٹہانی نپایا تہا کہ سر اقدس خنجر بیداد سے کٹ گیا تو بوقت شام دیکہا ہمنی کہ نہ وہ فوج ہی نہ لشکر اور وہ خیمی آتش ظلم سے
جلی پڑی ہین اور وہ بی بیان صاحب عصمت کہ محملون مین سوار آئی تہین اور عزیز و اصحاب اوس سردار کی اون کے
پردہ داری مین مشغول تہی وہ سب خواتین برہنہ سر چاک گریبان بی مقنعہ و چادر شتران برہنہ پر سوار نامحرمون مین

کیسا ہی پس اوس طرف کو معہ کنیز کی چلی ہین تو ایک بلندی نظر آئی اوس پر چڑہی تو دیکہا مینی ایک صحرا ملی لق و دق ہی لیکن زمین اوس
صحرا کی تمام پر از خون ہی کہا مینی کہ شاید یہان بڑا قافلہ اوترا تہا کہ اس قدر گوسفند ذبح کیے ہین کہ زمین خون سی سرخ ہو گئی جب آگی
گئی ہین آہ دیکہا مینی کہ قریب سو آدمیون کی اوس جگہہ ذبح کیے پڑی ہین اور بدن اون کی زخمون سی چور ہین اور سر کسی
کی بدن پر نہین ہی کہا مینی کہ بخدا قاتل انکی نہایت عداوت ان سی رکہتی تہی کہ ہر زخم تیر پر سو زخم تیر اور ہر زخم شمشیر پر سو زخم
شمشیر لگائی ہین اور بعد قتل اون کی سر بہی بدن سی اوتار لیگئی ہین پس داخل ہوئی مین اون نعشون مین دیکہا مینی درمیان اون کے
ایک نعش کہ ٹکڑی ٹکڑی رو بقبلہ بخاک و خون غلطان پڑی ہی اور بوی مشک و عنبر آتی ہی قُلْتُ وَاللّٰہِ قُتِلَ فِی عِبَادَةِ
اللّٰہِ کہا مینی قسم بخدا یہ شخص عبادت خدا مین قتل ہوا ہی بلکہ عین سجدی مین ذبح ہوا ہی وَفِی جَنْبِہٖ طِفْلٌ مَذْبُوْحٌ
اور پہلو مین اوس نعش کی ایک طفل مانند پارہ ماہ کی پڑا ہی اور خون اوسکی گلی سی جاری ہی اور ننہا ہاتہ اپنا زخم پر رکہی ہی مجہی
اوسکا یہ حال دیکہہ کی رحم آیا اور نزدیک جا کی اوسکی ہاتہہ کو اوسکی گلی سی اوٹہایا تو دیکہا مینی ایک تیر اوسکی حلق پر لگا ہی اور اوس سے
خون بہتا ہی یہ حال دیکہہ کی اوسکا نہایت مین روئی اور چادر سی اپنی خون اوسکا پونچہا اور زخم کا بوسہ لیا اور اوسی گلی لگایا
اور رو رو کی کہا مینی وای بیکسی تیری ای فرزند مظلوم اگر مادر و پدر تیری اس حال کو دیکہتی تو اونکا کیا حال تباہ ہوتا اور خدا
جانی کیا حال اپنا بناتی یہ خبر نہ تہی اوسی کہ اوس بچی کو باپ کی ہاتو پر تیر ستم لگایا ہی اور مان اوس کی یہ حال دیکہہ کی روتی ہوئی
گئی ہی القصہ وہ نصرانیہ خوب روئی اور سر کہول کی سجدی مین گئی اور کہا خداوندا بحق عیسی ابن مریم قاتل کو اس بچی کے
نہ بخشیو اور دیکہا مینی کہ وہ نعش جو رو بقبلہ پڑی تہی اوس پر جانوران سفید رنگ سایہ فگن تہی کہ دہوپ سی محفوظ رہی بولی مین
سبحان اللہ نعش سی جانور کمال محبت رکہتی تہی غالب ہی کہ یہ سردار کشتون کا ہی بیشک یہ مقتول مقربان خدا سی ہی مثل
سلیمان ابن داؤد کی کہ جانوران پہرا اسکی نعش پر سایہ افگن ہین کنیز بولی ای بی بی سلیمان پیغمبر تہی اور پادشاہ ہفت اقلیم تہی
اونسی ان کشتون کو نسبت نہ دو کہا مینی خاک تیری سر پر ای بی بصیرت نہین جانتی تو کہ سلیمان کی حال حیات مین جانور تابعداری
کرتی تہی اور اسکی بعد مرگ بہی متابعت کرتی ہین بخدا کہ یہ شہید سلیمان سی کہین افضل ہی یہ کہکی ساتہہ اوس کنیز کی قافلہ مین
آئی اور ماجرا سارا بیان کیا اور کہا کہ دیکہو چل کی اون نعشونکو اور پہچانو کہ وہ عرب ہین یا عجم ہین اکثر لوگ قافلہ کی جمع ہوے
اور دیکہکی کہنی لگی یہ لوگ مردم حجاز معلوم ہوتی ہین اور دست و پا انکی مشابہہ اہل مدینہ سی ہین اگر سر انکی بدن پر ہوتی تو ہم انہین
پہچان لیتی مگر اب یہان کی زمینداروں سی بلا کی پوچہتا حال انکا مفصل معلوم ہو غرضکہ جب بلا کی مستفسر ہوئی زمینداران
سی کہ کشتون کا حال بیان کرو تو وہ بولی آہ کیا کہین ہم احوال انکا کہ دوسری تاریخ محرم کی تہی کہ ایک قافلہ آ کی اس زمین پر
اوترا اگرچہ وہ لشکر قلیل تہا مگر رعب و دبدبہ اور شوکت و شان مین کثیر تہا غرض محرم کی چوتہی تاریخ سردار لشکر نی ہمین
طلب کیا اور جب ہم حاضر ہوئی تو دیکہا ہمنی ایک خوش جمال کہ آثار عزت و جلال اوسکی جبین سی آشکار تہی اور خویش و
برادر اور مصاحب اوسکی سب پر نور اور صباحت اور چہرہای انور اون کی مانند ماہ شب چہاردہ کی روشن ہین سر اونکی

میری گھر مین تشریف لائی اور بیٹھہ گئی فرمایا کہ ای ام الفضل لا میری فرزند حسین کو پس بیبی لائی جناب امام حسین کو حضرت کے گود مین دیا فقبلہ و ضمہ الی صدرہ ثم اقعدہ فی حجرہ پس حضرت نی پہلی تو اپنی راحت دل کو چہاتی لگایا پہر گود مین بٹہا لیا اور پیار کرنی لگی فبال الحسین فی حجرہ کہ ناگاہ جناب امام حسین نی حضرت کی گود مین پیشاب کردیا پس اسطرح سی مینی جہنجلا کی امام حسین کو حضرت کی گود سی اوٹہا لیا کہ جناب امام حسین نی رو دیا فرایت رسول اللہ قد استعبر و قال مہلا یا ام الفضل پس پہر دررونی جناب امام حسین کی دیکہا مینی جناب رسول خدا کی آنکھون مین آنسو بہر آئی اور فرمایا آہستہ آہستہ اوٹہا ای ام الفضل کہ یہ تو قطرہ آب سی پاک ہو جائیگا اور جو رنج کہ میری حسین کو پہنچا ہی وہ کیون کر برطرف ہو گا حضرات یہ مقام رونی اور خاک اوڑانی کا ہی کہ جناب رسول خدا کو رونا جس کی لڑکپن کا اس قدر ناگوار تہا آہ کیا حال ہوتا اون حضرت کا جب دیکہتی روز عاشور اکہ ہزارون نیزہ خونخوار اوسکی جسم پر لگتی تہی اور ہزارون وار تیر و شمشیر کی اوسکی بدن اقدس پر پڑتی تہی آہ کہان تہی رسول خدا جب وہی پیارا اون کا تین دن کی پیاس مین زبان خشک ہیاجہا کی فرماتی تہی یا قوم انا ابن المصطفی و عطشان ای بیرحمون مین نور دیدہ رسول خدا ہون اور پیاسا ہون ای قوم مین پسر علی مرتضی اور پیاسا ہون ای ظالمون مین پارہ جگر فاطمہ زہرا ہون اور کسی نی رحم نکہایا اور اوس پیاسی کو خنجر جفا سی شہید کیا آہ ایہا الناس اس ظلم پر بہی رحم نکیا اور نعش کو اوس جناب کی بیگور و کفن چہوڑ کی چلی گئی کہ سایہ بجز آسمان اور فرش سوا زمین کی نہ تہا نہ تہی رسول خدا کہ عبا اوڑہاتی اور نہ تہی علی مرتضی کہ اوس تن پاش پاش کو دہوپ سی بچاتی اسطرح وہ نعش اقدس کتنی دنون پڑی رہی کہ جانوران صحرا اوس پر رحم کہا کی پرون سی سایہ کرتی تہی چنانچہ عبداللہ ابن اسود سی منقول ہی کہ جس سال واقعہ کربلا ظہور مین آیا تو اوسی سال مین بہت سی تاجر عراق کیطرف گئی تہی جب مراجعت کی تو دواز دہم محرم کو زمین کربلا پا اوترے ایک فرنگن بہی مع اپنی کنیزون کی ہمراہ قافلہ تہی وہ عورت کہتی ہی کہ جب مین وہان پہنچی تو لشکر اندوہ و الم نی کشور دل میری پر ہجوم کیا جون جون نجات چاہتی تہی اور ترقی غم کی ہوتی تہی گمان کیا مینی کہ خدا خیر کری مبادا وطن مین کوئی اقربا ون سی میری مر گیا ہو بولی ای کنیز ادہر آ برای رفع ملال چند ساعت اس صحرا کی سیر کرین شاید یہ اندوہ دل سی میری زائل ہو جب چلی مین قافلی سی تہوڑی دور گئی تہی کہ دیکہا مینی بہت سی جانور اوڑتی ہین اور صدای نوحہ و فغان اون سی بلند ہی اور بعضی جانور خاک پر گر گر کی لوٹتی ہین اور مٹی مین بہری ہوی ہین اور اسطرح روتی ہین کہ گویا بادشاہ اون کا مار اگیا ہی اس حال سی دہشت عظیم مجہپر غالب ہوی خیال کیا مینی کہ شاید ان کا بادشاہ مار اگیا کہ جو یہ جانور اس بیتابی سی روتی ہین پہر دیکہا کہ وہ جانور جانب راست بیابان جا کی جمع ہوتی ہین اور شدت سی روتی ہین لونڈی سی پوچہا مینی کہ اوس طرف کیا ہی جو یہ سب جانور وہان سرعتی ہین وہ بولی کہ غالبا یہی کہ یہان انکا بادشاہ مار اگیا ہی یہ سب جمع ہو کی تعزیت بجالاتی ہین بولی کہ چل دیکہین ان کی بادشاہ کو کہ کس

اوسوقت نیند کو حق تعالی نی مجہیر غالب کیا ثُمَّ نِمْتُ بَيْنَ الْقَتْلَى پس اونہین نعشون مین سو گیا فَرَأَيْتُ كَأَنَّ تہے
مُحَمَّداً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ أَقْبَلَ پس دیکہا مینی کہ جناب رسول خدا آئی وَمَعَهُ عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ اور
رسول خدا کی ساتہہ علی اور فاطمہ بہی باوجودیکہ سر حسین مظلوم کا بدن سی کاٹ کی لی گئی تہی لیکن دیکہا مینی کہ سر سجود ہوا
اور اوس سر کو اپنی آغوش مین اون بزرگوارون نی لی لیا فَقَبَّلَتْهُ فَاطِمَةُ پس بوسی لیتی تہین جناب فاطمہ اوس
سر کی اور بیتاب ہو ہو کر فرماتی تہین يَا وَلَدِي مَنْ قَتَلَكَ قَتَلَهُ اللهُ ای فرزند میری تجہی کسنی قتل کیا اللہ اوسے
قتل کری وَمَنْ فَعَلَ هَذَا بِكَ اور ای نور دیدہ میری ای راحت جان میری حسین یہ بی ادبی کسنی کی تجہسے کہ بعد
قتل کی ہات بہی کاٹ ڈالی حضرات مقام رونی کا ہی کیا حال ہوا ہوگا جناب سیدہ کا امام حسین کو اس شکل سی دیکہکے
کہ بدن پارہ پارہ اور ہات کٹی ہوی عزیزون کی نعشین گرد پڑی ہوئی پس اوس ظالم نی کہا کہ جناب سیدہ نی رو کی پوچہا
تو سنا مینی کہ مقتول دست بریدہ یون کہنی لگا يَا أُمَّاهُ قَتَلَنِي شِمْرٌ ای مادر غمدیدہ میری قتل تو کیا ہی مجہی شمر نے
وَقَطَعَ يَدَيَّ هَذَا النَّائِمُ اور کاٹی ہین دونو ہاتہہ میری اس سونیوالی نی پس جناب فاطمہ زہرا یہ حال سنکر رو
لگین اور یون فرمایا يَا نَائِمُ قَطَعَ اللهُ يَدَيْكَ وَرِجْلَيْكَ ای سونی والی خدا تیری دونو ہاتونکو اور پاؤنکو
کاٹی اور تیری آنکہون کو اندہا کری اور داخل کری تجہی آتش جہنم مین پس جب آنکہہ اوس شقی کی کہلی تو اندہا تہا اور ہات اور
پاؤن حو و نجود کٹکی گر پڑی طاقت حرکت بدن مین نرہی اب دعای بد سی جناب فاطمہ کی داخل ہونا جہنم مین باقی ہے
سبہون نی لعنت کی اوس ظالم پر اور کہا ای کافر تونی فرزند فاطمہ کی ہاتہہ کاٹ ڈالی کہ جسکی رسول خدا بوسی لیتی تہے
سبکو عجب طرحکی رقت ہوئی اَللّٰهُمَّ الْعَنْ عَلَى مَنْ ظَلَمَ الْحُسَيْنَ وَعِتْرَتَهُ روایت جہل و ہشتم

فضائل مجلس کی اور بیتاب کرنا امام حسین کا کنار رسول خدا مین اور ساتہہ تاجرون کی آنا فرنگن کا اور گذر کرنا کربلا مین اور سب نعشون کا دیکہنا اور ایمان لانا

قَالَ النَّبِيُّ مَا مِنْ قَوْمٍ اجْتَمَعُوا بِمَجْلِسٍ يَتْلُونَ فَضَائِلَ أَهْلِ الْبَيْتِ إِلَّا حَفَّتْ بِهِمُ الْمَلَائِكَةُ جناب رسول خدا نی فرمایا جس مجلس مین ہماری اہلبیت کی فضائل
اور مصایب بیان ہون اور مومن اونکی سنی کو جمع ہون تو ملائکہ اون کو احاطہ کر لیتی ہین وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ
مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ اور جب تک وہ اوس مجلس مین بیٹہی رہتی ہین رحمت خدا کی اون کی شامل حال رہتی ہے
وَاسْتَغْفَرَتْ لَهُمُ الْمَلَائِكَةُ إِلَى أَنْ يَتَفَرَّقُوا اور فرشتہ اون کی لئی طلب مغفرت خدا سی کرتی ہین
جبتک وہ مجلس اتمام کو پہنچی يُبَاهِي بِهِمُ اللهُ فِي الْمَلَأِ الْأَعْلَى اور خداوند عالم ملاء اعلی نین اون کی
اس افعال پسندیدہ پر مباہات کرتا ہی اور کتاب نہایہ مین ام الفضل دایہ جناب امام حسین سی منقول ہی کہ اونہون
نی کہا دَخَلَ يَوْماً عَلَى رَسُولِ اللهِ وَجَلَسَ ثُمَّ قَالَ هَلُمِّي إِلَى ابْنِي لہ ایک روز جناب رسول خدا

پس جناب رسالت مآب مع جماعت اصحاب نماز ظہر سی فارغ ہوی اور یہ سخاوت امیر عرب کی دیکھی تو سر اپنا آسمان کیطرف اوٹھایا
اور یہ دعا کی خداوندا میری بہائی موسی پیغمبر نی تجہسی سوال کیا تہا کہ کہول دی سینہ میرا اور آسان کر کام میرا وَاجْعَلْ لِي وَزِيرًا
مِنْ أَهْلِي اور قایم مقام و نایب کر میری و اسطی میری اہلبیت سی میری ہارون کو جو بہائی ہی سوال موسی کا تو نی قبول
کیا اَللّٰهُمَّ أَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ خداوندا مین محمد ہون بندہ تیرا اور پیغمبر برگزیدہ تیرا فَاشْرَحْ صَدْرِي
وَيَسِّرْ أَمْرِي پس کہول میری بہی سینی کو اور آسان کر کام کو میری وَاجْعَلْ لِي وَزِيرًا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ أَخِي عَلِيًّا
وَاشْدُدْ بِهِ ظَهْرِي ای خالق اکبر گردان میری و اسطی وزیر اہل زمین سی میری بہائی علی کو اور قوی کر اوسی پشت میری
ابوذر کہتی ہین قسم ہی خدا کی کہ ہنوز سخن حضرت کا تمام نہوا تہا کہ جبرئیل خدای جلیل کی جانب سی یہ آیہ لای اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ
وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ نہین حاکم زنہار تمہار اگر خدا
اور رسول اور وہ شخص کہ جو ایمان لای ہین ایسی ہین وہ شخص کہ برپا کرتی نماز کو اور دیتی ہین زکوۃ کو درحالیکہ وہ رکوع کرتی ہین غرا
کلمات یسیر مین کہتا ہی کہ وہ انگوٹھی انگشتر سلیمان تہی اور وہ سائل جبرئیل تہا ہزار افسوس جس برگزیدہ خدای عالم نماز مین انگشت مبارک
سی انگوٹھی اوتاری اوسکے فرزند کو جب شہید کیا تو اوسکی اسباب کو لوٹ لی گیی فَجَاءَ بَجْدَلُ بْنُ سُلَيْمٍ پس آیا بجدل ابن سلیم ملعون
اور وہ انگوٹھی دست مبارک سی اوتارنی لگا جب اوتری فَقَطَعَ إِصْبَعَ الْحُسَيْنِ وَأَخَذَ خَاتَمَهُ پس اوس شقی نی
انگوٹھی کی لیی انگشت مبارک کاٹ ڈالی اور انگوٹھی لی گیا اور ایک شقی نی ازار بند لینی کا ارادہ کیا کہ اوس مظلوم کو برہنہ کر دے
روایت جمال مشہور ہی لیکن روایت بحار سی معلوم ہوتا ہی کہ وہ لعین اونہین مین سی تہا کہ جنہون نی جناب امام حسین کو شہید
کیا تہا چنانچہ بحار مین منقول ہی کہ لوگون نی دیکہا ایک شخص کو بدست و پا نابینا کعبہ مین دعا کرتا ہی کہ خداوندا تو مجہی بخش
مگر نہین گمان ہی مجہی کہ تو کبہی بخشیگا اگرچہ جمیع اہل آسمان و زمین میری شفاعت کرین لوگون نی اوسی پوچہا تو اوسنی کہا
كُنْتُ فِيمَنْ قَتَلُوا الْحُسَيْنَ بِكَرْبَلَاءَ مین شخص ان مین سی ہی کہ جنہون نی حسین کو کربلا مین قتل کیا فَلَمَّا قُتِلَ
الْحُسَيْنُ رَأَيْتُ عَلَيْهِ سَرَاوِيلَ وَتِكَّةً حَسَنَةً بَعْدَ مَا سَلَبَهُ النَّاسُ پس جسوقت کہ قتل کیا گیا
حسین تو دیکہا مینی کہ ایک پایجامہ پاوٴن مین اوس مقتول کی تہا اور ایک ازار بند بہت خوب پڑا تہا بعد اوسکی کہ
لوگ لی گیی اوس جناب کا فَأَرَدْتُ أَنْ أَنْزِعَ التِّكَّةَ پس ارادہ کیا اوس شقی نی کہ نکال لی پایجامہ سی ازار بند
فَرَفَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى وَوَضَعَ عَلَى التِّكَّةِ پس جناب امام مظلوم نی اعجاز سی دست راست اوٹہا کی ازار بند پر رکہدیا
فَقَطَعْتُ يَمِينَهُ مِنَ السَّيْفِ پس اوس شقی نی
ہر چند زور کیا مگر دست مبارک نہ اوٹہا اور وہ ازار بند چہٹا
فَقَطَعْتُ يَسَارَهُ أَيْضًا اوس
حضرت کا ہات تلوار سی کاٹ ڈالا پہر حضرت نی بائین ہات سی اوسی پکڑ لیا
ملعون نی بائین ہات کو بہی کاٹ ڈالا اور ایک طرف کو پہینک دیا اور چاہا کہ ازار بند پایجامہ سی نکال لی ناگاہ ایک
صدای مہیب خوفناک زیادہ تر زلزلہ سی سنی مینی اور دست بردار ہوا مین اوس مقتول سی پس اوسی قتلگاہ مین

بہت دشوار ہی مجھپر یہ کہ دیکھوں تجھی اس حال سی کہ سر تو تیرا جدا ہوا و پیشانی تیری خون سی رنگین ہوا و نعش تیری ہو کہ
بل خاک و خون میں غلطاں زمین پر پڑی ہو اور ہات تیری تن سی جدا ہوں یَا بُنَیَّ مَنْ قَطَعَ یَدَكَ الْیُمْنٰی وَثَنّٰی
بِالْیُسْرٰی ای فرزند میری یہ بعد قتل کی تجھپر کسنی ظلم کیا کہ تیری دست راست کو کاٹا اور اسپر اکتفا نکی اور بایاں ہاتھ بہی
تیرا کاٹ ڈالا پس جناب امام حسین نی عرض کی ای نانا یہ ظلم مجھپر ایک شتربان نی کیا ہی کہ وہ شقی میری ساتھہ مدینی سی آیا تہا
جب ازاربند کو میری دیکھتا تہا تو آرزو کرتا تہا اوسکی لینی کی اور مینی نہ دیا اوسی جانتا تہا میں کہ یہ فعل قبیح اوس شقی سی سرزد ہوگا
فَلَمَّا قُتِلْتُ خَرَجَ یَطْلُبُنِیْ مِنْ بَیْنِ الْقَتْلٰی پس ای نانا جب ظالموں نی مجھی تین دن کا بہوکا پیاسا ذبح کیا اور سر کو
میری نیزی پر چڑہا لی گئی اور جسم چاک چاک میرا خاک و خون میں غلطاں پڑا تہا تو وہ شقی میری تلاش کو نکلا اور نعشہای
شہدا میں ڈہونڈنی لگا فَوَجَدَنِیْ جُثَّةً بِلَا رَاْسٍ جب پایا میری لاش کو میرا پڑا ہوا تو اوس شقی نی ارادہ میری
ازاربند نکالنی کا کیا وَكُنْتُ عَقَدْتُّهَا عُقَدًا كَثِیْرًا اور مینی ای نانا بہت سی گرہیں اوس میں دی تہیں فَضَرَبَ
اِلَی التِّكَّةِ یَدَهٗ یَحُلُّ عُقْدَةً مِّنْهَا پس اوس لعین نی ہات بڑہا کی ایک گرہ کہولی فَمَدَدْتُّ الْیُمْنٰی
فَقَبَضْتُهَا پس مینی دست راست بڑہا کی ازاربند کو اپنی پکڑ لیا ہر چند اوس شقی نی زور کیا مگر ہات میرا ازاربند سی چہوٹا
جب وس سی جدا نہوا وہ لعین ہتیار تلاش کرنی لگا کہ ہات میرا کاٹ کی ازاربند سی جدا کری فَوَجَدَ قِطْعَةَ سَیْفٍ
مَكْسُوْرٍ فَقَطَعَ بِهَا یُمْنٰی اوس شقی نی ایک ٹکڑا ٹوٹی تلوار کا پایا اور اوس سی میری داہنی ہات کو کاٹ کی زمین پر
پہیکدیا فَقَبَضْتُ عَلَی التِّكَّةِ بِیَدِیَ الْیُسْرٰی فَقَطَعَهَا مینی جلد دست چپ سی اوسی پکڑ لیا کہ اب بہی یہ شقی باز رہی
اوسنی اوسی بہی کاٹ کی زمین پر پہیکدیا اور پہر ارادہ ازاربند نکالنی کا کیا کہ ای نانا جان آپ کی آمد ہوئی فَرَمٰی
نَفْسَهٗ بَیْنَ الْقَتْلٰی پس وہ نعشہای شہدا میں چہپ گیا فَلَمَّا سَمِعَ النَّبِیُّ كَلَامَ الْحُسَیْنِ بَكٰی بُكَاءً شَدِیْدًا
جب حضرت نی یہ حال جناب امام حسین سی سنا تو جناب رسول خدا بہت شدت سی روئی اور اوس لعین کی طرف پہرکی
اور رو کر بولی یَا جَمَّالُ مَالَكَ قَطَعْتَ یَدَیْنِ طَالَ مَا قَبَّلَهُمَا جَبْرَئِیْلُ وَمِیْكَائِیْلُ وَمَلٰئِكَةُ
اللهِ اَجْمَعُوْنَ ای جمال کیوں تونی میری حسین کی وہ ہات کاٹی کہ جنہیں ہمیشہ جبرئیل و میکائیل اور سب ملائکہ
خدا چومتی تہی اَمَا كَفَاكَ مَا صَنَعُوْا بِهِ الْمَلَاعِیْنُ مِنَ الذُّلِّ وَالْهَوَانِ ای لعین تجہی رحم نہ آیا کہ میری
پارۂ جگر حسین پر کیا کیا ظلم و ستم ظالموں نی کئی اوس پر تونی یہ ظلم کیا سَوَّدَ اللهُ وَجْهَكَ یَا جَمَّالُ
فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَقَطَعَ اللهُ یَدَیْكَ وَرِجْلَیْكَ خدا تیری مونہہ کو سیاہ کری ای لعین دنیا و
آخرت میں اور خدا تیری ہات اور پاؤں کاٹی جیسا تونی میری حسین کو بعد شہادت کی آزار دیئی ہیں دعا حضرت
قبول ہوئی بعد ہ روایت چہل و چہارم بشارت دینا رسول خدا کا جناب
فاطمہ کو عقد جناب امیر سی اور انگوٹہی دینا جناب امیر کا رکوع میں اور حال

بِصُوَرِ النَّاسِ وَاَجْنِحَةِ الْمَلَآئِکَةِ ناگاہ تین مرد اور ایک عورت باحال تباہ نعش حسین پر آئی اور گرد اون کے
خلائق بیشمار اور افواج ملائکہ احاطہ کئی تہی حضرات وہ کون تہی ایک رسول خدا تہی جو حسین کا رونا دیکہہ سکتی تہی اور دوسری علی
مرتضی تہی اور تیسری حسن مجتبی تہی اور وہ بی بی غمدیدہ محنت کشیدہ فاطمہ زہرا تہین کہ جنہی حسین کو فاقہ کرتا اور جنگل بیس بیس کے
بالا تہا تصور کیجیی کہ کیا حال ہوگا رسول خدا کا اور فاطمہ زہرا کا جب اس حال سی اپنی لخت جگر کو دیکہا ہوگا کہ بی سر دست بریدہ خاک
وخون مین زمین پر پڑا ہی ایک شخص حسین سی بولی یَا اِبْنَاہُ یَا مَقْتُوْلَاہُ یا حسین افسوس ای فرزند میری ای شہید
راہ خدا ای حسین میری فِدَاكَ جَدُّكَ وَاَبُوْكَ وَاُمُّكَ وَاَخُوْكَ قربان ہو تجہپر نانا تیری اور بابا تیری اور ماں تیری
اور بہائی تیرا وَاِذَا بِالْحُسَیْنِ قَدْ جَلَسَ وَرَاْسُهٗ عَلٰی بَدَنِهٖ ناگاہ جناب امام حسین بقوت اعجاز اوٹہہ بیٹہی اور تن پر سر
موجود ہو گیا اور عرض کرنی لگی یَا جَدَّاہُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَیَا اَبَتَاہُ وَیَا اُمَّاہُ وَیَا اَخَاہُ عَلَیْکُمْ مِنِّی السَّلَامُ ثُمَّ
بَکٰی ای نانا رسول خدا اور ای بابا ای امان اور ای بہائی تمپر سلام حسین ہو یہ فرماکی امام مظلوم اپنی بیکسی و غریبی پر بہت رو
اور بولی یَا جَدَّاہُ قَتَلُوْا وَاللّٰہِ رِجَالَنَا وَسَلَبُوْا وَاللّٰہِ نِسَآءَنَا ای نانا جان قتل کیا تمہاری امت نی واللہ
ہماری مردون کو اور لوٹا اون ظالمون نی اہلبیت کو ہماری یَا جَدَّاہُ ذَبَحُوْا اَطْفَالَنَا وَنَهَبُوْا اَمْوَالَنَا ای نانا
ذبح کیا واللہ میری بچون کو اور لوٹ لیا میری مال کو یَا جَدَّاہُ یَعِزُّ وَاللّٰہِ عَلَیْكَ اَنْ تَرٰی حَالَنَا وَمَا فَعَلُوْا
الْکُفَّارُ بِنَا ای نانا بہت دشوار ہی تمپر کہ دیکہو تم حال ہمارا جو کفار نی ہمپر ظلم و ستم کیا وَاِذَا هُمْ قَدْ جَلَسُوْا حَوْلَهٗ
یَبْکُوْنَ عَلٰی مَصَائِبِهٖ اور سب برگزیدہ خدا گرد امام مظلوم کی بیٹہی احوال مصیبت سنکی بی اختیار روتی تہی وَفَاطِمَةُ
تَقُوْلُ یَا اَبَاہُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَمَا تَرٰی اِلٰی مَا فَعَلَتْ اُمَّتُكَ بِوَلَدِیْ اور جناب فاطمہ روکی فرماتی تہین ای
بابا رسول خدا دیکہا تمنی کیا سلوک کیا تمہاری امت نی میری فرزند حسین سی اَتَاْذَنُ لِیْ اَنْ اٰخُذَ مِنْ دَمِ شَیْبَتِهٖ
فَاُخَضِّبُ بِهٖ نَاصِیَتِیْ ای بابا اجازت دیتی ہو تم کہ مین خون ریش حسین لیکی اپنی ماتہی پر ملون وَاَلْقَی اللّٰہَ عَزَّ
وَجَلَّ وَاَنَا مُخَضَّبَةٌ بِدَمِ وَلَدِیْ الْحُسَیْنِ اور پروردگار عالم سی ملاقات کرون اسی حال سی کہ خون حسین
میری ماتہی پر لگا ہو فَقَالَ لَهَا خُذِیْ یَا فَاطِمَةُ حضرت بولی ای فاطمہ خون حسین لی اور مل اپنی سو منہ پر
وَاَنَا اٰخُذُ اَیْضًا مِنْ دَمِ وَلَدِیَ الْحُسَیْنِ اور مین بہی خون حسین لیکی ملتا ہون پس جمال العین کہتا ہے
فَرَاَیْتُ یَاْخُذُوْنَ مِنْ دَمِ شَیْبَتِهٖ وَتَمْسَحُ بِهٖ فَاطِمَةُ نَاصِیَتَهَا کہ دیکہا اوس شقی نی کہ سب جماعت
خدا ریش مقدس حسین کا خون لیتی تہی اور جناب فاطمہ تو اوسی اپنی پیشانی پر ملتی ہین وَالنَّبِیُّ وَعَلِیٌّ وَالْحَسَنُ
یَمْسَحُوْنَ نُحُوْرَهُمْ وَصُدُوْرَهُمْ وَاَیْدِیَهُمْ اور رسول خدا اور علی مرتضی اور حسن مجتبی خون حسین گلو پر
اور سینو پر اور ہاتہو پہ ملتی تہی اور سنا مینی کہ رسول خدا رو رو کی فرماتی تہی فَدَیْتُكَ یَا حُسَیْنُ یَعِزُّ وَاللّٰہِ عَلَیَّ اَنْ اَرٰیكَ
مَقْطُوْعَ الرَّاْسِ مُرَمَّلَ الْجَبِیْنِ وَاَنْتَ طَرِیْحٌ مَقْطُوْعُ الْیَدَیْنِ فدا ہو تجہپر سی نانا تیرا ای حسین و اللہ

حضرت سی نکلا اور راہ مین یون تعریف حضرت کی کرتا جاتا تھا اور کہتا جاتا تھا امیر المؤمنین و امام المتقین
و قاعد الغر المحجلین و یعسوب الدین و سید الوصیین و جعل یمدحه جناب علی ابن ابی
طالب علیه السلام امیر ہین مومنین کی اور امام ہین متقیون کی اور قاعد الغر المحجلین اور سردار دین ہین اور سردار وصیون کی
اور اسی طرح مدح و ثنا دل سی حضرت کی کرتا جاتا تھا فسمع ذلک منه الحسن و الحسین علیهما السلام
و قد استقبلاه و قد خلا علی امیر المؤمنین فقال رأینا اسود یمدحک فی الطریق
پس سنا یہ کلام اوس حبشی کا دو نور اکبر دوش پیغمبر و نور چشم حیدر و پارہ جگر خاتون محشر یعنی حضرت شبیر و جناب شبر نی دونون
شاہزادی خدمت جناب امیر مین داخل ہوکی عرض کرنی لگی ای بابا ہم نی ایک حبشی کو دیکھا کہ ہاتھ اوسکی کٹی تھی
اور نہایت حضرت کی تعریف و ثنا ہین کرتا جاتا تھا فبعث امیر المؤمنین من اعاده عنده فقال
پس حضرت نی کسیکو بہیجا کہ اوسی حضرت پاس بلالاتی جب وہ حبشی سامنی حضرت کی آیا تو حضرت نی فرمایا قطعتک
و انت تمدحنی ای حبشی تعجب ہی کہ مینی تو تیری ہاتھ کاٹی اور تو میری تعریف کرتا ہی فقال یا امیر المؤمنین
انک طهرتنی عرض کی اوسنی ای امیر المومنین ای آقا آپنی تو مجہی پاک کیا گناہ سی کیون کر آپ کی تعریف کرون
و ان حبک قد خالط لحمی و دمی فلو قطعتنی اربا اربا ما ذهب حبک من قلبی
اور یا حضرت محبت تمہاری میری گوشت و خون مین مل گئی ہی بات کیسی اگر مجہی ٹکڑی ٹکڑی کیجی تو بہی محبت آپکی
میری دل سی نہ نکلی فدعا امیر المؤمنین و وضع المقطوع علی موضعه فصح و صلح کما
کان پس جب یہ کلام سنا حضرت نی اوسکا اوسکی و اسطی دعا کی اور ہاتھ اوسکا اوس معجز نمائی اوسکی زخم سی ملادیا
فی الفور وہ صحیح ہوگیا جیسا تھا آہ آہ حضرات اب یہ مقام سر پیٹنی اور خاک اوڑانی کا ہی کہ حبشی ایک حبشی کا ہات کٹنا
گوارا نہین ہوا ہزار افسوس اوسکی فرزند کی ہات بعد مرنی کی بیجرم کاٹی جسا تین آہ جب دونون ہاتھ فرزند زہرا کی
جمال لعین نی کاٹ کی زمین پر پہینکدی اور پیر ازار بند لینی کا ارادہ کیا کہ حضرت کو برہنہ کردی تو اوسوقت آسمان
کانپنی لگا اور زمین لرزنی لگی کیا قیامت کا وقت ہوگا کہ فرزند زہرا خاک و خون مین غلطان نی سر پڑا ہو اور اوسکی
ہات کاٹ کی ظالم اوسی برہنہ کرنی کا ارادہ کری و اذا الغلغلة عظیمة و بکاء و نحیب و بکاء
لگا شور عظیم رونی اور پیٹنی کا صحرا مین بلند ہوا و قائل یقول وا ابتاه و امقتولاه و اذبیحاه
و احسیناه اور ایک اون رونی والون سی یہ کہتا تہا ہای میری لٹی ہای شہید میری ہای ذبیح میری افسوس
ای حسین میری یا بنی مقتول و من شرب الماء ممنوع ہای بیٹا تجہی قتل کیا اور وہ پانی کہ جسی
سگ و خوک تک سیراب ہوتی تہی تجہی اور تیری اہلبیت کو نہ دیا جمال لعین پر آواز اسنکی ڈرا اور لعش ہای شہدا مین
چہپ رہا فرأی اذا ثلاث نسوة و امرأة حولهم خلائق وقوف قد امتلأت الارض

ساربان اور آنا جناب رسول خدا کا نعش حسین پر مع علی و فاطمہ و
حسن مجتبی فی الخرائج الجرائح عن عمر بن یزید عن الثمالی قال ان علیا
علیہ السلام کان قاعدا فی مسجد الکوفۃ وحولہ اصحابہ کتاب خرائج الجرائح مین
عمر ابن یزید سے روایت کی ہے کہ ثمالی نے کہا کہ جناب علی ابن ابیطالب علیہ السلام مسجد کوفہ مین کہڑے تہے اور اصحاب حضرت
کے حاضر تہے قالوا لہ انا نعجب من ہذہ الدنیا التی فی ایدی ہؤلاء القوم ولیست عندکم
عرض کی اصحاب نے خدمت جناب امیر مین کہ ہمین نہایت تعجب ہے اس دنیا سے کہ ہات مین اس قوم کے ہے یعنے
معاویہ وغیرہ کے اور نہین ہے یہ دنیا آپ کے پاس فقال اترون انا نرید الدنیا فلا نعطاہا پس یہ سنکے حضرت
نے ارشاد کیا آیا تم دیکہتے ہو کہ مین دنیا کو چاہتا ہون اور وہ مجہے نہین ملتی بلکہ یہ گمان تمہارا غلط ہے ثم قبض
قبضۃ من حصی المسجد فضمہا فی کفہ یہ فرما کے ایک موٹھی مین سنگریزہ مسجد کی اوٹہائی اور کفدست بند کر لیا
ثم فتح کفہ عنہا واذا ہی جواہر تلمع وتزہو پہر کفدست اوٹہا لیا تو وہ سنگریزہ جواہر ہو گئی تہی اور تابان
و درخشان تہی فقال ما ہذہ پس ارشاد کیا کہ دیکہو یہ کیا ہے فنظرنا فوجدناہا اجود الجواہر
پس دیکہا ہمنے تو وہ عمدہ اور افضل جواہر ہے فقال لو اردنا الدنیا لکانت لنا ولکن لا نریدہا
پس فرمایا اصحاب سے اگر ہم دنیا کے طالب ہوتے تو دنیا ہمارے ہی لیے ہوتی لیکن ہم چاہتے ہے نہین اور اوسکے طالب
نہین ہین ثم رمی الجواہر من کفہ فعادت کما کانت حصاۃ یہ فرما کے پہینکدیا وہ جواہر دست مبارک
سے وہ سنگریزہ جیسے تہے ویسے ہو گئے اور اسی کتاب مین مرقوم ہے ان اسود دخل علی علی علیہ السلام
فقال یا امیر المؤمنین سرقت فطہرنی تحقیق ایک حبشی داخل ہوا خدمت جناب امیر مین اور عرض کی
اوسنے یا امیر المومنین مینے چوری کی ہے مجہے پاک کیجیے فقال علیہ السلام لعلک سرقت من حرز
مجاوز اللہ عنہ پس حضرت نے ارشاد کیا شاید تو نے چوری کی ہو غیر حرز کہ جسپر عقاب لازم نہین ہے اور خدا
درگذرے اوسے فقال یا امیر المؤمنین سرقت من حرز فطہرنی عرض کی اوسنے یا امیر المومنین چوری
کی ہے مینے لائق عقاب پس مجہے پاک کیجیے فقال لعلک سرقت غیر نصاب ونحا عنہ راسہ حضرت نے
ارشاد کیا شاید تو نے چوری کی ہو غیر نصاب کہ جسپر ہات کاٹنا لازم نہین ہے اور سر اقدس کو حضرت نے حرکت دی جیسے کہتے
غلام نواز ہے اپنے آقا کے کس قدر اپنے غلام کو بچاتے ہین کہ شاید اسے قصور قابل ہات کاٹنے کے نہوا ہو اور اپنے جہالت سے
یہ کہتا ہو تو ہات اوسکے بچ جائین فقال یا امیر المؤمنین سرقت نصابا اوس دیندار نے عرض کی
یا مولا مینے نصاب بہی چوری کی ہے فلما اقر ثلث مرات قطعہ امیر المؤمنین علیہ السلام فذہب
وجعل یقول فی الطریق پس جب تین مرتبہ اقرار کیا اوسنے تو حضرت نے ہات اوسکے قطع کیے پس وہ روانہ

یہ حال قاسم دیکھ کی ثُمَّ قَالَتْ یَا جَبْرَئِیْلُ اَیْنَ وَلَدِیَ الْحُسَیْنُ اَیْنَ قُرَّۃُ عَیْنِیْ اَیْنَ ثَمَرَۃُ فُؤَادِیْ جب ذرا
افاقہ ہوا تو بولین ای جبرئیل یہ تو بتاؤ میرا فرزند حسین کہان ہی اَلَیْسَ قُتِلَ فِیْ ھٰذَا الْمَکَانِ مَعَ اَھْلِبَیْتِہٖ فَلَمْ اَدْرِ ھُبَا
جَبْرَئِیْلُ بَیْنَ الْقَتْلٰی ای جبرئیل کیا میرا پیارا حسین قتل ہوا اپنی اہلبیت کی ساتھ کہ مین اوسی نہین دیکھتی ان لعشون مین قَالَ
فَلَمَّا سَمِعَ کَلَامَھَا بَکٰی وَبَکَتِ الْمَلٰۤئِکَۃُ راوی کہتا ہی کہ جب یہ کلام جناب فاطمہ کا جبرئیل نے سنا بیساختہ رو
اور سب فرشتی رونی لگی فَاَتٰی بِھَا جَبْرَئِیْلُ عَلٰی جُثَّۃِ الْحُسَیْنِ پس جبرئیل لاتی ہوی جناب سیدہ مظلومہ کو جسم مبیر
حسین پر لائی کہ جہان رو بقبلہ خاک و خون مین غلطان و رجناب پڑا تہا اور کہا ای فاطمہ دیکھو یہ تمہاری حسین کی نعش ہی جسی ظالمون نے
تین دن کا بہوکا پیاسا مثل گوسفند کی ذبح کیا فَلَمَّا نَظَرَتْہُ الزَّھْرَاۤءُ صَاحَتْ وَاوَلَدَاہُ وَاحُسَیْنَاہُ پس جب
جناب فاطمہ نے اپنی پیاری حسین کو دیکھا اس شکل سی کہ سر کٹا ہوا ٹکڑی ٹکڑی گہوڑون کی ٹاپون سی پامال خاک و خون غلطان
و دستار و عرش خدا پڑا ہی پس حضرات تصور کیجئی کہ کیا حال ہوا ہوگا جناب فاطمہ کا کہ جن ہونٹون پر چکی پیس پیس کی حسین کو پالا تہا ہوی
گرم سی بچاتی تہین اور امت نے اون کی بابا کی یہ حال کیا پس یہ حال دیکھکی جناب سیدہ نی ایک چیخ ماری ہای فرزند میری ہای حسین
میری یَا وَلَدِیْ مَنْ قَطَعَ رَاْسَکَ الشَّرِیْفَ یَا وَلَدِیْ مَنْ رَضَّ صَدْرَکَ الْعَفِیْفَ ای پیاری میری
حسین کس نی تیری سر کو کاٹا ای فرزند کس نی تیری سینہ پاکیزہ کو ریزہ ریزہ کیا اور دردا افسوس یہ حال کیا اوس حسین کا کہ جسکی
سینی پر فاطمہ زہرا مگس کا بیٹہنا ناگوار جانتی تہی ثُمَّ اَنَّھَا رَمَتْ نَفْسَھَا عَلَیْہِ وَبَکَتْ وَحَنَّتْ وَاَنَّتْ وَجَعَلَتْ
تَقُوْلُ یہ کہکی جناب مظلومہ نی اپکو اوس جسم مبیر پر گرا دیا اور بدن مجروح پر مونہہ ملنی لگیں اور کبہی باواز بلند رونی تہین اور کبہی
بین کر کی بیتابی سی روتی تہین اور کہتی تہین اَیْ حُسَیْنُ مَا ظَنَّھُمْ لَا یَعْرِفُوْنَ وَمِنَ الْفُرَاتِ الْقَوْمُ مَنَعُوْکَ
ای حسین کیا سمجہی یہ ظالم کہ تجہی نہ پہچانا اور آب فرات سی تجہی منع کیا فَذَبَحُوْکَ یَعْنِیْ یَذْبَحُوْکَ وَبَعْدَ الذَّبْحِ
عَلَی الْاَرْضِ تَرَکُوْکَ ہای ای فرزند میری تجہی پیاسا ذبح کیا اور بعد ذبح کی بہی تجہی بیگور و کفن زمین پر ڈال دیا تَمَنَّیْتُ
اَنَّ جَدَّکَ وَاَبَاکَ یَوْمَ طَفٍّ یَاحُسَیْنُ حَضَرَاکَ کاشکی ای حسین جد بزرگوار اور پدر عالی مقدار تمہاری
آجکی روز کہ تو زمین پر پڑا ہی حاضر ہوتی پہر پکارین ای بابا رسول خدا قَتَلُوا الْحُسَیْنَ بِاَرْضِ کَرْبَلَا وَحِیْدًا فَرِیْدًا
قتل کیا تمہاری امت نی میری حسین کو کربلا مین اکیلا ہای افسوس تیری حال پر ای فرزند میری ابا عبد اللہ ثُمَّ بَکَتْ
حَتّٰی غُشِیَتْ عَلَیْھَا اسقدر روئین کر روتی روتی بیہوش ہو گئین نعش حسین پر جب غش سی افاقہ ہوا آئی جبرئیل اور یہین
سمجہا کی آسمان پر لیچلی اوسوقت جناب فاطمہ بیتاب ہو ہو کی فرماتی تہیں وَدَّعْتُکَ اللّٰہَ یَا قُرَّۃَ عَیْنِیْ خدا کو
سونپتی ہون تجہی ای نور چشم میری حسین اور روتی ہوئی خلد کو تشریف لی چلین اور تلاوت فرماتی تہین اس آیہ کو وَمَا
ظَلَمْنَاھُمْ وَلٰکِنْ کَانُوْۤا اَنْفُسَھُمْ یَظْلِمُوْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

روایت چہل و سوم جب شمر نی گٹہی ہات کو بدن سی ملا اور حال

مِنْ كَلَامِهِمَا وَقَالَ لَهَا پس یہ سنکی جبرئیل میاختہ جناب سیدہ کی پوچھنی پر روئی اور بولی هٰذَا وَلَدُ وَلَدِكِ الْحُسَيْنِ
وَاُمُّهٗ شَاهْ زَنَان ای فاطمہ زہرا یہ بیٹا تمہاری فرزند حسین کا ہی اور مان اسکی شاہ زنان شہربانو ہی پس یہ حال سنکی جناب فاطمہ
نی ایک چیخ ماری وَاوَلَدَاهُ وَامُهْجَةَ فُؤَادَاهُ ہای ای فرزند میری ہای ای پارۂ دل میری يَعِزُّ عَلٰى اُمِّكَ الْحَزِينَةِ الْمَظْلُوْمَةِ
اَنْ تَرَاكَ فِي التُّرَابِ مُخَضَّبًا بِالدِّمَاءِ بہت دشوار ہی ماں محزونہ و مظلومہ پہ تیری کہ تجھی زمین پر خون مین غلطان دیکھی
وَعَزَّ عَلٰى جَدَّتِكَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ اَنْ تَرَاكَ فِي هٰذَا الْحَالِ اور ای فرزند میری بہت شاق تیری دادی
فاطمہ زہرا پر ہی کہ تجھی اس حال سی دیکھی تیری بدن خاک پر پڑا ہوا ہی پھر نوحہ و زاری کرتی تہین اور فرماتی تہین شعر
تَمَنَّيْتُ اَنْ يَحِيْدَ لَا يَرَاكَ ۔ فَوْقَ الثَّرٰى مَخْضُوْبَ بِدِمَاكَ ۔ ای اصغر کاش نہ دیکھین تجھی حیدر کرار اس حال
کر مٹی پر پڑا خون مین غلطان ہی شعر مَا حَانَ هَانَ عَلَيْهِ فِرَاقَكَ ۔ تَمَنَّيْتُ اَنْ اَحْضُرَ وَاَنْدُبَ
عَزَاكَ ۔ جو بلا تجھپر نازل ہوئی بہت سخت ہی علی ابن ابی طالب پر تمنا ہی مجھی ای فرزند میری اصغر کہ مین دنیا مین ہوتی تو
تجھہ بیکس ظلم و ستم رسیدہ کی مجلس عزا برپا کرتی حضرات کیا روح جناب سیدہ کی تسکین شاد ہوتی ہوگی کہ اوس جناب کی آرزو پوری کر
ہو اور اون کی فرزندون کی مجالس عزا برپا کرتی ہو کہ جنکی نعش بیگور و کفن پڑی رہی اور سوا جانوران صحرا یا جنات کی کوئی
رونی والا نہ تہا اور رونیوالون کو اون کی طوق و زنجیر کی تسلی ملی گئی تہی شعر مَا دَرَيْتُ اَنَّ السَّهْمَ وَافَاكَ يَا صَغِيْرُ
بِالنَّحْرِ يَا بُنَيَّ حَاشَاكَ ۔ جانا مین ای پیاری میری کہ جو وہن تیرا قابل پیار اور بوسون کی تہا اوسپر تیر ستم مارا ای
صغیر تجھی اس سن مین نحر کیا ای فرزند میری یہ کام یہود و نصاری سی بہی نہوتا جو ان کلمہ گویون نی کیا کہ تجھہ ایسی تین
دن کی پیاسی بچی کو ذبح کیا ۔ ثُمَّ صَاحَتْ حَوْلَهٗ سَاعَةً زَمَانِيَةً وَهِيَ تُنَادِيْ پہر تا دیر جناب سیدہ نعش
اصغر پر رویا کین اور فریاد کرتی تہین وَوَلَدَاهُ هٰكَذَا اَصَدَّرَ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِنَا ہای فرزند یہ حال ہوا تمہارا
بعد میری پس پہی جناب معصومہ روتی ہین کہ نظر اونکی قتل گاہ پر پڑی فَاِذَا هِيَ تَرَى شَابًّا مَخْضُوْبَ الْيَدَيْنِ
بِالدِّمَاءِ وَمَطْرُوْحٌ عَلَى الرَّمْضَاءِ پس ناگاہ دیکہا ایک نوجوان کو کہ ہاتہ اوسکی خون مین بہری ہین اور وہ خاک
پر پڑا ہی فَقَالَتْ يَا عَمِّيْ مَنْ هٰذَا الشَّابُّ الْمُتَحَنَّا بِدَمِهٖ پس جناب فاطمہ اوسی دیکہہ کی بیتاب ہوکی بولین
ای چچا جبرئیل یہ نوجوان کون ہی کہ جسکی ہات عوض مہندی کی خون سی رنگین ہین پس حضرت جبرئیل یہ سنکی رونی لگی اور
بولی ای فاطمہ تم نہین اس جوان کو پہچانتین وہ بولین مین نہین پہچانتی یہ کون ہی ای جبرئیل فَقَالَ هٰذَا ابْنُ
الْحَسَنِ هٰذَا الْقَاسِمُ جبرئیل بولی ای فاطمہ زہرا یہ فرزند تمہاری پارۂ جگر حسن کا ہی اسی کا نام قاسم ہی یہ سنکی ایک
چیخ ماری اور بین کرتی تہین وَاوَلَدَاهُ وَاقَاسِمَاهُ وَاقَتِيْلَاهُ ہای ای فرزند میری ہای ای قاسم ہای
کشتۂ راہ خدا يَا وَلَدِيْ اَيْنَ اَبُوْكَ الْحَسَنُ الْمَسْمُوْمُ يَرَاكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَالَةِ ای فرزند میری قاسم کہان
بابا تیرا حسن مسموم کہ تجھی اس حال سی دیکہتا کہ تو یون ٹکڑی ٹکڑی پڑا ہی یہ فرما کی دیر تک جناب سیدہ نعش قاسم پر روئین

خاک تھی اس دنیا اور زندگانی دنیا پر بعد تیری اور کبھی نعش عباس پر رو رو کی فرماتی تھی وَا اَخَاہُ وَا عَبَّاسَاہُ اَلْاٰنَ
اِنْکَسَرَ ظَہْرِیْ ہای بھائی میری ہای عباس میری تیری مرنی سی کمر میری ٹوٹ گئی اور دوسری عاشق حسین
شاہزادی خافقین جناب فاطمہ زہرا دختر رسول الثقلین تھین وہ معصومہ تو پرورش حسین مین دنکو دن اور راتکو رات سمجھتی تھین
دن بھر نکی بینی اور پانی بھرنی کی مشقت اوٹھاتی تھین اسپر بھی اوس خاصہ خدا نور چشم رسول خدا سی غافل نہوتی تھین اپنی
فاقہ سی شاد و شاد و شکر گذار رہتی تھین مگر فاقہ حسین سی بیقرار و اشکبار ہوتی تھین ایک آن مفارقت حسین کی تاب
نہ تھی رُوِیَ اَنَّہُ جَاءَتْ فَاطِمَۃُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ یَوْمًا بَاکِیَۃً چنانچہ منقول ہی کہ ایک روز جناب فاطمہ
خدمت رسول خدا مین بیقرار روتی ہوئی آئین قَالَ مَا یُبْکِیْكِ یَا فَاطِمَۃُ قَالَتْ اَلْاٰنَ فُقِدَ الْحُسَیْنُ
عَنِ الْمَھْدِ جناب رسول خدا نی فرمایا کیون روتی ہی ای پارہ جگر میری فاطمہ عرض کی جناب سیدہ نی ای بابا کیونکر
نہ روؤن کہ حسین میرا جھولی مین سی گم ہوگیا فَاسْتَغْنَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ پس یہ سنکی محبوب خدا بھی مضطرب ہوئے
اور آنکھون مین آنسو بھر آئی کہ ناگاہ جبرئیل امین نازل ہوئی اور بولی ای رسول خدا غمگین نہو کہ جب سی پیدا ہو
تھی حاملان عرش خدا مشتاق زیارت تھی غرض کہ عرض کی ملائکہ نی درگاہ الٰہی مین کہ ہمین زیارت حسین سی کامیاب کر
پس بحکم داور فرزند حیدر صفدر کو بالائی آسمان لی گیا تھا تا زیارت اوس نیر برج امامت سی حاملان عرش اپنے
سر فراز ہون اب وہ اپنی گہوارہ مین ہین کہتی جناب معصومہ سی کہ جا کی اونمین دودہ پلائین یہ سنکی جناب سیدہ کی خاطر
جمع ہوئی اور آکی اپنی نور نظر کو مثل جگر آغوش مین لیا حضرات اب مقام غور ہی جس حسین کا آنکھون سی اوجہل ہونا
ناگوار ہوا اوسی ظالمون نی تین دن کا بھوکا پیاسا مع عزیزان مثل گوسفند ذبح کیا اور ٹکری ٹکری خاک و خون مین
غلطان بیگور و کفن جلتی زمین پر ڈالدیا یہ حال دیکھ کی کیا حال ہوا ہوگا جناب فاطمہ کا چنانچہ ریاض فخری مین
منقول ہی اِنَّ فَاطِمَۃَ الزَّھْرَاءَ لَمَّا نَزَلَتْ اِلٰی اَرْضِ کَرْبَلَا وَمَعَھَا جِبْرَئِیْلُ وَالْمَلٰئِکَۃُ
جناب فاطمہ زہرا بعد شہادت سید الشہدا زمین کربلا پر خلد برین چہوڑ کر تشریف لائین تو جبرئیل امین باگروہ ملائکہ
ساتھ اوس معصومہ کی تھی وَتُنَادِیْ مِنْ قَلْبٍ حَزِیْنٍ وَا وَلَدَاہُ وَا قُرَّۃَ عَیْنَاہُ وَا ثَمَرَۃَ فُؤَادَاہُ
اور حال جناب سیدہ کا خبر قتل حسین سی نہایت متغیر تھا اور قلب محزون و دل دردناک سی فریاد کرتی تھین اور فرماتی
تھین ہای ای فرزند میری ہای ای قرۃ العین میری ہای ای میوہ دل میری پس ابھی جناب سیدہ نوحہ وزاری
کرتی تھین اِذْ وَقَعَ نَظَرُھَا عَلٰی طِفْلٍ فِی الْقِمَاطِ مَذْبُوْحٌ عَلَی الْاَرْضِ مَطْرُوْحٌ ناگاہ
نظر جناب سیدہ کی قتلگاہ مین ایک لڑکی پر پڑی کہ ذبح کیا ہی نہالچی پر زمین مین پڑا تھا فَقَالَتْ یَا جِبْرَئِیْلُ
مَنْ ھٰذَا الطِّفْلُ الَّذِیْ ذُبِحَ وَھُوَ فِی الْقِمَاطِ پس وہ معصومہ بولین ای جبرئیل یہ بچہ کون ہے
کہ وہ بھی نعشون مین پڑا ہی اور اس بچیکو بھی ظالمون نی ذبح کیا ہی ابھی تو وہ اپنی نہالچی مین تھا فبکی جبرئیل

جہلاتی تہی اور لوریان دیتی تہی پس جناب سیدہ بیدار ہوتی تہین تو آواز لوری دینی کی آتی تہی مگر کوئی نظر نہ آتا تہا فاخبرها
النبی انہ کان جبرئیل پس جناب سیدہ یہ ماجرا رسول خدا سی عرض کرتی تہین تو حضرت فرماتی تہی کہ ای
فاطمہ وہ جبرئیل ہی کہ تیری فرزند حسین کا جہولا جہلاتا ہی اور لوریان دیتا ہی حضرات جناب حسین کا یہ مرتبہ ہی کہ خداوند
عالم نی محبت اوس مہر امامت کی تمام مخلوقات پر واجب کی ہی بلکہ خود وہ خالق ارض و سما اوس امام دوجہان کو پیار کرتا تہا
کہ ارسال بچہ آہو اور خلعت عیدسی اور دو ٹکڑی ہونی گوہر سی ظاہر ہی اور منقول ہی کہ رسول خدا مشغول نماز تہے
در عین سجدہ غفار دلبر حیدر کرار پشت رسول مختار پر سوار ہوا راوی کہتا ہی کہ جب طول سجدہ کو بہت ہوا تو اپنی سر اوٹہایا فاذا الحسین
علی کتف رسول اللہ پس دیکہا مینی کہ امام حسین پشت رسول خدا پر سوار ہین پس بعد فراغ نماز اصحاب نی سبب
طول سجدہ سی سوال کیا قال نزل جبرئیل علی وقال یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
لا ترفع راسک مادام ابنک علی رقبتک حضرت نی فرمایا کہ فرزند میرا حسین میری پیٹہ پر تہا کہ نازل ہوئے
جبرئیل اور کہا ای رسول خدا پروردگار نی فرمایا ہی کہ اگرچہ تم حسین کو بہت پیار کرتی ہو مگر ہم تمسی زیادہ دوست رکہتی ہین خود
ہماری بہی ہی کہ جب تک حسین تمہاری گردن پر رہی تم سجدی سی سر نہ اوٹہانا پس ایہا الناس مقام خاک اوڑانی کا ہے
کہ جو گردن رسول خدا پر سوار ہوا اوسکی گردن کو شمر لعین خنجر سی جدا کری اوسکی سر کو ظالم نیزہ پر چڑہائین شہر بشہر پہرائین
دروازون اور دوختون مین لٹکائین اور دو چاہنی والی حسین ابن علی کی بڑی تہی ایک تو جناب رسول خدا اور دوسرے
فاطمہ زہرا پس جناب رسول خدا کی محبت کا تو یہ حال تہا کہ ایام طفلی مین حسین کا رونا اون سی دیکہا نجاتا تہا چنانچہ کتب مخالفین
مین ابی سعادات سی منقول ہی کہ ایکروز پیغمبر خدا خانہ عایشہ سی نکلی اور روانہ راہ ہوئی جب خانہ جناب فاطمہ زہرا پر پہونچی آواز
گریہ امام حسین حضرت کی سمع مبارک مین پہونچی حضرت بمجرد سن نی آواز کی بیتاب ہو کی خانہ جناب سیدہ مین داخل ہوئے
اور فرمایا یا فاطمة سکتیه الم تعلمی ان بکائه یوذینی ای فاطمہ خاموش کر حسین کو آیا نہین جانتے
ہو تم کہ رونی سی حسین کی مجہی اذیت ہوتی ہی پہر گود مین اوٹہا کی سینہ مبارک سی لگایا اور آنسو پونچہی اور اسقدر دلاسا دیا
کہ وہ رونی سی خاموش ہوئی اور اسی طرح سی کتاب نہایہ مین ام الفضل دایہ امام حسین سی منقول ہی کہ آئی ایکروز
میری گہر مین رسول خدا اور بیٹہی اور فرمایا لا میری فرزند کو پس مینی امام حسین کو حضرت کی گود مین بٹہا دیا فبال
الحسین فی حجرہ ناگاہ امام نی حضرت کی گود مین پیشاب کر دیا مینی اس طرح سی جہنجلا کی گود سی اوٹہا لیا کہ امام حسین نے
رو دیا فرأیت رسول اللہ قد استعبر وقال مهلاً مهلاً یا ام الفضل پس دیکہا مینی کہ
رسول خدا کی آنکہون مین آنسو بہر آئی اور فرمایا آہستہ آہستہ اوٹہا ای ام الفضل کہ یہ ایک قطرہ آب سی پاک ہو جائے
اور جو رنج میری حسین کو پہنچی گا یہ کیونکر برطرف ہوگا جای تامل ہی کیا حال ہوا رسول خدا کا جب امام حسین کو نعش
روتا دیکہتی کہ وہ جناب روتی تہی اور فرماتی تہی یا ابنی علی [illegible] ای فرزند میری علی اکبر

وَتُبْدِيْكَ تَحْتَ بَنَاتِ النَّادِبِ یس کہا بنی وای تجہیرمان تیری تیری ماتم نین بیٹھی نہین کفایت کرتا تجہی وہ ظلم جو کیا تونی میری بہائی اور کاٹا سر اوس پیاسی کا اور لوٹ لیا اہل حرم کو اوسکی اور یتیم کیا بچون کو اون کی اور بے پردہ کیا دختران رسول خدا کو درمیان دشمنون کی اب چاہتا ہی تو ہمین آگ مین جلائی وای ہو تجہپر کیا جواب دیگا تو جب ہماری بابا روز قیامت کو تجہسی دشمنی کرینگی فَعَلَّى وَجْهَهُ وَ لَمْ يَرُدَّ جَوَابًا پس اوس شقی نی مونہہ پہیر لیا اور جواب ندیا غرض منقول ہی کہ آگ خیمون مین لگا دی اور اہلبیت کو شترہای برہنہ پر سوار کیا اور عابد بیمار کی ہاتہہ رسی سی باندہی اور کوفہ کو روانہ کیا ناگاہ نظر شہربانو کی اپنی فرزند علیل پر پڑی تو یہ صورت نظر آئی کہ ہاتہہ دونون رسی سی بندہی ہین اور رسی ایک شقی کی ہاتہہ مین ہی وہ کہینچتا ہی اور وہ بیمار ضعف ونقاہت سی چل نہین سکتا شہربانو نی فرمایا ای نور دیدہ میری خدا مان کو تجہپر سی قربان کری کہ سکینہ پیاس سی مری جاتی ہے سکینہ کی لیے پانی کہین سی پیدا کرو امام زین العابدین نی ایک آہ کا نعرہ مارا اور فرمایا کہ ای امان پانی کہان سی لاون فَلَمَّا سَمِعَتْ سَكِينَةُ كَلَامَ اَخِيْهَا فَنَظَرَتْ اِلَيْهِ بَكَتْ بُكَاءً شَدِيْدًا پس آواز اپنی بہائی کی سکینہ نی سنی تو سر اوٹھا کر دیکہا یہ حال اپنی بہائی کا بے اختیار روئی اور بولی ای ظالمون یہ ظلم تمنی اولاد رسول پر کیا کون ہی یہ دین مین وا ای کہ میری بہائی کی ہاتہہ باندہی ہین اور قوت اوس مین راہ چلنی کی نہین ہی راوی کہتا ہی کہ ایک ملعون برابر سکینہ کی نیزہ ودکہا کی بولا چپ رہ اوسوقت خوف سی اوسکی وہ یتیم حسین بید مار کانپنی لگی اور سہم کی چپ ہوگئی یہ دیکہکی وہ بیمار رنجور نادم سکینہ کی سمت دوڑی کہ شاید میری منت سی اوس یتیم پر رحم کری ناگاہ ضعف ونقاہت سی پانون کانپی اور زمین پر گر پڑی جس لعین کے ہات مین رسی تہی اوس شقی نی کہینچا آہ اور ایک تازیانہ پشت مبارک پر خفا ہو کی اس زور سی مارا کہ درد سی تڑپ گئی اور پیراہن مبارک پارہ پارہ ہوگیا اور بیہوش ہوگئی زمین پر گر کی تڑپنی لگی جب اہلبیت نی امام کو زمین پر پڑتی دیکہا سب اہل حرم نے اپنی کو اونٹون سی گرا دیا اور فریاد وا ویلا وا مصیبتا کرنی لگی جناب زینب دوڑکی اپنی بہائی بہتیجی سی لپٹ گئین اور سر کو بغل مین لیکے مونہہ سوی مدینہ کرکی بولین وَا جَدَّاهُ وَا عَلِيَّاهُ وَا فَاطِمَاهُ وَا حَسَنَاهُ ہم شاید تمہاری اہلبیت نہین کہ بہنین اس ذلت وخواری سی لیے جاتی ہین اور یہ فرزند حسین کا ضرب تازیانہ سی زمین پر تڑپتا ہی

روایت چہل و دوم

آنا جبرئیل کا واسطے جہولا جہلانی کی اور سوار ہونا امام حسین کا پشت رسول خدا پہ درمیان نماز اور بیتاب ہونا رسول خدا کا گریہ امام حسین سی اور پیشاب کرنا امام حسین کا کنار رسول خدا مین اور گم ہونا امام حسین کا جہولی سی اور آنا جناب فاطمہ جنت سی نعش امام حسین پر

رُوِيَ اَنَّ جِبْرَئِيْلَ كَثِيْرًا مَا يَنْزِلُ فَيَجِدُ الزَّهْرَاءَ نَائِمَةً وَالْحُسَيْنُ فِيْ مَهْدِهِ يَبْكِيْ منقول ہی اکثر جبرئیل نازل ہوتی تہی اور دیکہتی تہی کہ جناب سیدہ مشقت کاروبار خانہ سی تہک کی سو گئی ہین اور امام حسین جہولی مین روتی ہین فَيَجْعَلُ يُنَاغِيْهِ فَالْتَفَتَتْ فَلَمْ تَرَ اَحَدًا پس جبرئیل جہولا

وہ ہری شاد وشاد اپنی بچی کو لیکر چلی اور یہ کہتی تہی اَشْهَدُ اَنَّكَ مِنْ اَهْلِبَيْتِ الرَّحْمَةِ وَاَنَّ بَنِي اُمَيَّةَ مِنْ اَهْلِ
اللَّعْنَةِ گواہی دیتی ہون مین کہ تم اہلبیت سزاوار رحمت الٰہی ہو اور بنی امیہ دشمن تمہاری سزاوار لعنت وبیزاری ہین
مقام خاک وڑانی کاہی کہ افسوس ایسی رحیم کو ملعونون نی کیا رنج اور صدمی دیئی اون کی عزیز ساری سامنی ٹکڑی کیئے
بہائیون کو اوس جناب کی ذبح کیا بابا کا اون کی سر نیزہ پہ چہڑایا اصغر پیاسی تک کا خون بہایا اون کی سامنی ایک ظالم نے
طمانچہ سکینہ یتیم حسین کی رخساری پر مارا کیا کیا رنج ہوا ہوگا اوس امام غریب کو جب یہ رنج اون کی سامنی اون سے
عزیزون کو پہنچی ہون گی عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ بیاض فخری مین جناب زینب سی منقول ہے
کہ جب امام مظلوم شہید ہوی فَاَتَانَا عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ وَنَحْنُ وُقُوفٌ نَلْطِمُ عَلَى اَخِي الْحُسَيْنِ
وَجُثَّتُهُ عَلَى الْاَرْضِ بِلَا رَاسٍ پس آیا ہماری قریب عمر سعد اور ہم سب اہلبیت کہڑی پیٹتی تہی حال حسین
ابن علی پر اور نعش اوس جناب کی بیسر زمین پر پڑی تہی وَنَحْنُ مُحِيطُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْاَعَادِيْ مُكَشَّفَاتِ
الرُّؤُوْسِ مُبْدٰى وَلَهٗ وُجُوْهُنَا وَاَبْدَانُنَا اور ہم سب برہنہ کہڑی تہی درمیان دشمنون کی موہنہ ہمارے
کہلی تہی وَاَمَرَ عَلَيْنَا الْعَسْكَرَ بِالنَّهْبِ اس حال پر بہی ہماری عمر سعد شقی نی رحم نکہایا اور حکم کیا لشکر کو
کہ انہین لوٹ لو وَقَالَتْ زَيْنَبُ اَنَا وَاقِفَةٌ اِذَا دَخَلَ عَلَيْنَا رَجُلٌ اَزْرَقُ الْعَيْنَيْنِ
وَاَخَذَ كُلَّ مَا كَانَ عَلَيْنَا وَسَلَبَنِيْ مَا كَانَ عَلَيَّ جناب زینب فرماتی ہین کہ مین کہڑی تہی
کہ ناگاہ ایک شخص کبود چشم درانہ گہس آیا اور چہین لیا سب اسباب ہمارا اور لوٹ لیا زیور میرا فَنَظَرَ اِلٰى
زَيْنِ الْعَابِدِيْنَ وَهُوَ مَطْرُوْحٌ عَلٰى نَطْعٍ مِنَ الْاَدِيْمِ وَهُوَ عَلِيْلٌ پہر دیکہا اوس شقی نے
میری بہتیجی امام زین العابدین کیطرف کہ وہ بیمار مرض مین گرفتار ایک چمڑی پہ پڑی تہی فَجَذَبَ النَّطْعَ مِنْ تَحْتِهٖ
وَاَلْقَاهُ عَلَى التُّرَابِ پس اوس شقی نی کچہ بیمار پر رحم نکہایا اور وہ چمڑا ان کی نیچی سی کہینچ لیا اور اوس بیمار کو زمین پر
ڈالدیا قَالَتْ وَاَتَى الشِّمْرُ لَعَنَهُ اللّٰهُ اِلٰى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَهُوَ مُلْقًى عَلَى الْاَرْضِ وَاَرَادَ
قَتْلَهٗ جناب زینب فرماتی ہین آیا شمر ملعون جناب علی ابن الحسین کیطرف اور وہ جناب اسیطرح زمین پر پڑی تہنے
کہ اوٹہنی کی طاقت نہ تہی اوس شقی نی ارادہ قتل کا کیا اور کہا اسی کیون چہوڑ دیا ہی اسی بہی قتل کرو پس کسی نے
کہا کہ یہ لڑکا کم سن ہی اسی نہ قتل کرو کہ یہ بیمار بہی ہی ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ لَعَنَهُ اللّٰهُ وَقُمْنَا
اِلَيْهِ وَنَحْنُ مُلْطِمُ بِوَجْهِهٖ فَصَاحَ عَلٰى مَنْ مَعَهٗ اَحْرِقُوا النَّارَ حَوْلَ الْخَيْمَةِ پہر عمر سعد آیا
اوسی دیکہکی ہم سب کہڑی ہوگئی اور موہنہ پر طمانچی مارتی تہی اوس شقی نی حکم کیا اپنی رفیقونکو لگادو آگ گرد خیمو کے
فَقُلْتُ لَهٗ يَا وَيْلَكَ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ مَا كَفَاكَ مَا فَعَلْتَ بِاَخِي الْحُسَيْنِ وَقَطَعْتَ
رَاسَهٗ وَنَهَبْتَ نِسَاءَهٗ وَاَيْتَمْتَ اَطْفَالَهٗ وَهَتَكْتَ سِتْرَ بَنَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ بَيْنَ الْاَعْدَاءِ

پہر تو سبی اپنی باپ کی لپٹ کر روئی اسقدر کہ روتی روتی بیہوش ہوگئی لوگون نی اوسیطرح اونٹ پر سوار کیا اور وہ قافلہ اسیرونکا
ابن زیاد کیطرف روانہ ہوا

روایت چہل و یکم روایت ہرنی کی اور تاراج کرنا خیام کا اور لوٹنا اہل بیت کا اور تازیانہ مارنا امام زین العابدین علیہ السلام کو

عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ الْجُعْفِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ جابر ابن یزید جعفی نی روایت کی ہی جناب امام محمد باقر سے
قَالَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ جَالِسًا مَعَ جَمَاعَةٍ کہ جناب امام زین العابدین ایک جماعت صحابہ
بیٹہی تہی إِذَا أَقْبَلَتْ ظَبْيَةٌ مِنَ الصَّحْرَاءِ حَتَّى وَقَفَتْ قُدَّامَهُ ناگاہ ایک ہرنی جانب بیابان سی آئی اور
سامنی حضرت کی کہڑی ہوئی فَتَحَمْحَمَتْ وَضَرَبَتْ بِيَدَيْهَا پس وہ ہرنی کچہ بولی اور ہاتہ زمین پر مارتی تہی فقال
بَعْضُهُمْ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ بعض شخص نے عرض کی کیا حال ہی اس ہرنی کا کیا یہ ایسی ملی آئی کہ جیسی ہلی ہوئی تہی فَقَالَ إِنَّ
ابْنًا لِيَزِيدَ طَلَبَ مِنْ أَبِيهِ خِشْفًا فَأَمَرَ بَعْضَ الصَّيَّادِينَ أَنْ يَصِيدَ لَهُ خِشْفًا حضرت نے
فرمایا کہ ایک یزید کا بیٹا ہی اوسنی اپنی باپ سی ایک بچہ آہو طلب کیا پس یزید نی کچہ صیادون کو حکم کیا کہ کوئی بچہ آہو شکار
کرلاؤ فَصَادَ بِالْأَمْسِ خِشْفَ هَذِهِ الظَّبْيَةِ وَلَمْ تَكُنْ قَدْ أَرْضَعَتْهُ پس شکار کیا شام کو اس ہرنی
کی بچی کو اور ابہی اوسی دودہ نہ پلایا تہا وَإِنَّهَا تَسْأَلُ أَنْ نَحْمِلَهُ إِلَيْهَا لِتُرْضِعَهُ وَتَرُدَّهُ عَلَيْهِ یہ سوال
کرتی ہی کہ مین اسکی بچی کو اس تک لادون تا یہ دودہ پلاوی اور پہر صیاد تک پہنچا دون فَأَرْسَلَ زَيْنُ الْعَابِدِينَ إِلَى
الصَّيَّادِ فَأَحْضَرَهُ وَقَالَ إِنَّ هَذِهِ الظَّبْيَةَ تَزْعُمُ أَنَّكَ أَخَذْتَ خِشْفًا لَهَا وَأَنَّكَ
لَمْ تَسْقِهِ لَبَنًا مُنْذُ أَخَذْتَهُ پس دیکہتی رحم دلی حضرت کی کہ اوس ہرنی کی ساتہ صیاد کی پاس آئی اور اوس سے
طلب کیا اور فرمایا کہ یہ ہرنی گمان کرتی ہی کہ تونی بچہ اس کا پکڑا ہی اور تونی اوسی جبسی دودہ نہین پلایا وَقَدْ
سَأَلَتْنِي أَنْ أَسْأَلَكَ أَنْ تَتَصَدَّقَ بِهِ عَلَيْهَا اور اوس ہرنی نی سوال کیا مجہسی کہ مین تجہسی کہون
کہ اسکی بچی کو اس تک لاوی فَقَالَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ لَسْتُ أَسْتَجْرِئُ عَلَى هَذَا پس صیاد نی عرض کی
اے فرزند رسول خدا مین اسپر اعتماد نہین کرتا کہ یہ جانور صحرائی ہی اس کا کیا اعتبار کہ اپنی بچی کو لیکی چلی جاوی قَالَ
إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تَأْتِيَ بِهِ إِلَيْهَا لِتُرْضِعَهُ وَتَرُدَّهُ إِلَيْكَ حضرت نی فرمایا مین تجہسی کہتا ہون کہ تو لاوی
تا یا وسی دودہ پلاوی اور مین اسی تیری طرف پہیردون گا یعنی مین ضامن ہون کہ یہ لیکی بہاگ نجاویگی فَفَعَلَ الصَّيَّادُ
پس صیاد بچہ اوسکا لی آیا فَلَمَّا رَأَتْهُ تَحَمْحَمَتْ وَدُمُوعُهَا تَجْرِي پس جو نہین ہرنی نی اپنی بچی کو دیکہا تو بولنے
لگی اور رونی لگی اور آنسو اوسکی جاری ہوئی فَقَالَ زَيْنُ الْعَابِدِينَ لِلصَّيَّادِ بِحَقِّي عَلَيْكَ إِلَّا وَهَبْتَهُ
لَهَا پس آجو مین حضرت نی بیقراری اوس ہرنی کی دیکہی وس رحم نی صیاد سی فرمایا تجہی قسم ہی میری حق کے
کہ یہ بچہ اسکو دیدی ال فَوَهَبَهُ لَهَا فَانْطَلَقَتْ مَعَ الْخِشْفِ وَهِيَ تَقُولُ پس صیاد نی بچہ اوسکو دیدیا وہ ملا

یوطؤا الخیل علی جسمہ اب چاہتی ہین کہ جسم نازک کہ جلتی زمین پر دہوپ مین پڑا ہی زخمون سی چور گردن سی لہو بہتا ہی کہ گہوڑون سے
پامال کرین ثم تقول ھل فیکم راحم پہر لشکر مخالف کیطرف خطاب کرکی کہتی تہین ارے لوگو کیا تم مین کوئی رحم دل
نہین ہی کہ میرا بہائی روندا جاتا ہی اسی بچاوی یا ابن سعد ما کفاک قتل اخی و ابنیہ اے عمر سعد کافی نہوا تجہی قتل کرنا
میری بہائی حسین کا اور اوسکی فرزندون کا اب یہ ظلم کیا چاہتا ہی اگر ہمارا قتل منظور ہو تو ہمین قتل کرلی لیکن میری بہائی حسین کی
نعش نہ روندو اور اسپر گہوڑی نہ دوڑاو آہ آہ کون سنتا تہا فریاد دختر زہرا کی اون کافرون نی گہوڑی بڑہائی کہ دوڑائین ایک
شیر حائل ہوا و ھو یبکی و یدور حولہ اور وہ روتا تہا اور گرد نعش کی دوڑتا تہا اور کبہی حضرت کی قدمون پر اپنی منہ
ملتا تہا اور کبہی آسمان کیطرف دیکہ کی کہتا تہا یا رب انظر الی ابن بنت نبیک قتلوہ عطشانا بغیر
ذنب اے پروردگار دیکہ اپنی حسین فرزند زہرا بنت محمد مصطفی کیطرف کہ بی گناہ اوسی تین روز کا پیاسا قتل کیا ہی
اب اوس کی نعش پر چاہتی ہین کہ گہوڑی دوڑائین یہ کہکر وہ شیر دوڑا اون لعینون کی طرف اور تیرہ آدمی جہنم واصل کیی
اور باقی بہاگی اور آگی عمر سعد سی سارا ماجرا کہا قال ھذہ فتنۃ لا تنشرھا عمر سعد نی کہا کہ یہ فتنہ ہی ہرگز اسے
کسی پر افشا نکرو اور کربلا سی کوچ کیا بیٹون اور بہوون کو جناب امیر اور فاطمہ کی سر برہنہ شتران بیکجاوہ و عماری پر
سوار کیا اور ہاتہ اون کی رسیون مین باندہ کی اون کی گلون مین باندہ دیی اور ایسا طوق بہاری امام بیمار کی گلی مین
ڈالا کہ گلوی مبارک زخمی ہو کی خون بہتا تہا اور ہاتہ دونون رسی سی گلی مین بندہی تہی اور جو روتا تہا اوسی نیزون سی مارتے
تہی اور رونی ندیتی تہی راوی کہتا ہی کہ جب اونٹ اون بیکسون کی قریب قبر مسلم کی پہونچی اور اونکو معلوم ہوا کہ یہ قبر برادر
حسین شہید مسلم غریب کی ہی تو زیادہ صدای نوحہ و شیون اہلبیت سی بلند ہوئی قریب تہا کہ دیتی روتی اونٹون پر سی گر پڑین فتنات
صبیۃ تبکی و تقول آہ آہ و القت من اعلی البعیر راوی کہتا ہی کہ دیکہا مینی اون مین ایک لڑکی کو
کہ بال اوسکی سر کی کہلی ہوی اور جا بجا نشان نیلی اوسکی مونہہ پر پڑی تہی جب اوسنی قبر مسلم کو دیکہا تو بی اختیار اونٹ کی
پر سی گر پڑا اور قبر کیطرف دوڑی حضرات وہ دختر مسلم تہی اور قبر سی یہ کلام کرنی لگی یا ابتاہ بای عین اری قبرک
ہای اے بابا میری کن آنکہون سی دیکہون قبر تمہاری لیتنی کنت الیوم عمیا اے بابا کاش مین اندہی ہو
کہ تمہاری قبر ندیکہتی یا ابتاہ قتلوا اخاک الحسین ظمانا اے بابا کچہہ تم نی سنا قتل کیا لعینون نی تمہاری
بہائی حسین کو پیاسا و یسلبونا و لم یبقوا علی رؤسنا قناعا و خمارا جب ہماری امام اور حمایت کرنے
والی کو ذبح کیا تو پہر خاطر خواہ ہمین لوٹا کہ چادرین اور مقنعہ تک ہماری چہین لیی اور یہان تک ہمین قید کرکی لائی ہین
یا ابتاہ لطموا علی خدودنا اے بابا ظالمون نی ہماری مونہہ پر طمانچی مارے کہ ابتک رخساری میری نیلی
ہین اور اے بابا کتنی دن ہوی کہ ہماری بہائی ہمسی بچہڑ گئی ہین مین جانتا تہا کہ بابا کی قبر پہ بیٹہی ہونگی اب مین نا امید ہو
معلوم نہین کہ حال اونکا کیا ہوا ثم اعتنقت قبر ابیہا و صاحت و بکت حتی غشی علیہا

ای وای ہو تم پر کہ تم آب و دانہ کا ذکر کرتی ہو اور حسین فرزند علی و فاطمہ اس گرمی مین زمین کربلا کی ریگ تفتیدہ پر بے غسل و کفن پڑا ہے
پس سب جانور بیتاب ہو کی کربلا کی طرف اوڑ گئی فَرَاَوْا سَیِّدَنَا الْحُسَیْنَ فِیْ اَرْضِ کَرْبَلَاءَ مُلْقًی عَلَی الرَّمْضَاءِ
جُثَّۃً بِلَا رَاْسٍ وَلَا غُسْلٍ وَلَا کَفَنٍ پس دیکھا جناب امام حسین کو زمین کربلا پر بے غسل و کفن اغشتہ بخاک و خون
پڑی ہین تَوَاقَعْنَ عَلٰی دَمِہٖ وَتَمَرَّغْنَ فِیْہِ جب یہ حال حضرت کا دیکھا تو آپ کو نعش حضرت پر گرا دیا اور خون حضرت مین
لوٹنی لگی اور اپنی زبان مین شیون کرتی تہی وَفِیْ بَعْضِ الْکُتُبِ لَمَّا قُتِلَ الْحُسَیْنُ خَرَجَتِ الْوُحُوْشُ وَالدَّوَابُّ
وَالْاُسُوْدُ مِنْ مَسَاکِنِہَا یَبْکُوْنَ چنانچہ بعضی کتب مین مرقوم ہی کہ جب فرزند شیر خدا شہید ہوا تو جانوران وحشی
اور بہیڑی اور شیر اپنی مسکنون سی نکل آئی اور روتی تہی اور چلاتی پہرتی تہی وَمِنْہُمْ مَنْ یَدُوْرُوْنَ جُثَّۃَ الْحُسَیْنِ
یُقَبِّلُوْنَہٗ بعضی ان مین سی نعش حضرت کی تصدق ہوتی تہی اور گرد پہرتی تہی اور نوحہ و زاری کرتی تہی اور جسم شریف کی بو سونگہ
لیتی تہی وَیَضْرِبُوْنَ الرُّؤُسَ عَلَی الْاَرْضِ وَتَارَۃً یَنْظُرُوْنَ اِلَی السَّمَاءِ اور سرون کو زمین پر دے
مارتی تہی اور کبہی آسمان کی طرف سر اوٹہا کی دیکہتی تہا اور نعرے مارتی تہی وَمِنْہُمْ مَنْ یَجِیْئُوْنَ عِنْدَ شَطِّ
الْفُرَاتِ وَیَبْکُوْنَ وَلَا یَسْقُوْنَ اور بعضی اون مین سی دریا کی طرف آتی تہی اور اوسی بنظر حسرت دیکہتی تہے
کہ فرزند ساقی کوثر اسی پیاسا مارا گیا ہی اور روتی تہی اور پانی نہ پیتی تہی اور اسطرح ماتم جناب امام مین مشغول تہی کہ ایک
دوسری کا متعرض ہوتا تہا یعنی آہو شیر و گرگ سی نہ بہاگتی تہی اور شیر اور بہیڑی ہرنوان کو نہ ستاتی تہی افسوس جانورون کا تو
یہ حال تہا اور آدمیون کا یہ حال تہا کہ کسیطرح رحم نکہاتی تہی اور ظلم سی باز نہ آتی تہی چنانچہ ایک گروہ ہنستا ہوا اور خوشی کرتا ہوا
پیش عمر سعد آیا اور بولی کہ ای امیر مبارک ہو یہ فتح کہ دلبر زہرا کو پیاسا ذبح کیا اب آرزو تہین ہماری بر آئین قتل حسین مین
فَاِنَّا شِئْنَا اَنْ اَوْطَئْنَا الْخُیُوْلَ عَلٰی جُثَّۃِ الْحُسَیْنِ پس اتنا چاہتی ہین کہ آرزو تہین ہماری بر لا اور اذن دے
کہ گہوڑی نعش حسین پر دوڑاتین کہ ہماری دل ٹہنڈی ہون قَالَ ذٰلِکَ لَکُمْ عمر سعد نی کہا کہ تمہین اختیار ہی کہ
نعش پر گہوڑی دوڑاو جسم حسین کو پامال کرو علی و فاطمہ کو بیچین کرو فَلَمَّا سَمِعَتْ زَیْنَبُ ذٰلِکَ الْحَالَ
صَاحَتْ وَبَکَتْ وَلَطَمَتْ وَجْہَہَا راوی کہتا ہی جب یہ خبر زینب خاتون نی سنی کہ وہ جسم جسی ملائکہ اپنے سینے
بدن کو ملتی تہی آج سوندا جاتا ہی وہ حسین جسی رسول خدا کاندہی پر چڑہاتی تہی اور جبرئیل جہولا جہولاتی تہی وہ گہوڑون کے
ٹاپون سی پامال ہوگا ایک آہ کا نعرہ مارا اور رونی لگین اور مونہہ پر طمانچی مارتین تہین کبہی روتی ہوئی جناب امام زین العابدین
پاس آتی تہین جب وہین غش مین آتین پہر روتی بیٹہتین در خیمہ پر آتی تہین وَتَارَۃً تَقُوْلُ وَا اَجَدَّاہُ وَا
مُحَمَّدَاہُ اَمَا تَرٰی حَالَ اِبْنِکَ الْحُسَیْنِ اور کبہی مونہہ مدینے کی طرف کر کی چلاتی تہین ہای ای نانا اپنے
حبیب خدا محمد مصطفی آیا نہین دیکہتی تم حال اپنی فرزند حسین کا کہ تم تو کاندہی پر چڑہاتی تہی جہاتی پر لٹاتی تہی ظالمون
نے کیا حال کیا ہی قَتَلُوْہُ عَلَی السَّغَبِ وَالظَّمَاءِ کہ قتل کیا ہی اسی بہوکا تین دن کا پیاسا ثُمَّ اَرَادُوْا اَنْ

روتی سی وَهُمْ مَعَ ذٰلِكَ يَدَّعُوْنَ الْاِسْلَامَ اور وہ قوم جفاکار باوجود اس ظلم شدید کی دعوی اسلام بھی
کرینگی ثُمَّ بَكَا بُكَاءَ الثَّكْلٰى یہ کہکر وہ بھیڑیا اسطرح رویا کہ جیسی ماں روتی ہی مرنی پر جوان بیٹی کی پھر اور بہت بھیڑیئے
جمع ہوی اور کہا انہون نی کہ ہم شکر کرتی ہین خدا کا کہ ہمکو خدا نی مقرر کیا ہی کہ ہم اونکو جہنم مین چیرین اور پہاڑین اور
عذاب اونکا باعث ہماری سرور کا ہوا اور رنج والم اون کا موجب ہماری خوشی کا ہو پس مین اسوقت ای رسول خدا
اون گوسفندون کو اون بھیڑیون مین چھوڑ کر آیا ہون اور تصدیق آپکی نبوت اور علی بن ابیطالب کی خلافت اور امامت کی
جان ودل سی کرتا ہون فَبَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ وَنَظَرَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ پس جناب رسول خدا کو احوال شہادت
جناب امام حسین یاد آیا تو خوب روی جب رونی سی حضرت کو افاقہ ہوا اوس چرواہی کی ساتھ وہان تشریف لائی دیکھتی ہیں
اون حضرت کو وہ بھیڑیئی حضرت کی پاس آئی اور کہا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ یعنی سلام ہو
تمپر ای پیغمبر خدا اور رحمت اور درود خدا تمپر ہو ثُمَّ قَالُوْا نَحْنُ نُعَزِّيْكَ فِيْ وَصِيِّكَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَ
وَلَدَيْهِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ پھر کہا کہ ہم یا حضرت پرسا دیتی ہین تمہین تمہاری وصی علی ابن ابیطالب اور اون کی
حسن اور حسین کا فَبَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ بُكَاءً شَدِيْدًا پس روی جناب رسول خدا اور فرمایا خدا لعنت کری اسپر
جو میری بہائی علی کو اور میری فرزند حسن اور حسین کو شہید کری پھر بھیڑیی موہنہ اپنا زمین پر رگڑ کی کہنی لگی وَاللّٰهِ اَنْتَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ قسم ہی خدا کی کہ تم پیغمبر خدا ہو برحق حضرت نی فرمایا کہ ای بھیڑیو جسطرح تمنی میری نبوت کی تصدیق کی
اسیطرح علی کی امامت کی تصدیق کرو وہ بھیڑیی حضرت کی پاس آئی اور موہنہ اپنا زمین پر رگڑ کر بولی اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا وَصِيَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ مَنْ تَمَسَّكَ بِكَ فَهُوَ نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْكَ فَهُوَ غَرِقَ
سلام ہو تمپر ای وصی رسول خدا جسنی تمہاری پیروی کی اوسنی نجات پائی جہنم سی اور جسنی تمہین چھوڑ دیا وہ ہلاک ہوا فَطُوْبٰى
لِمَنْ اَحَبَّكَ وَوَيْلٌ لِمَنْ اَبْغَضَكَ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَا يُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ اَبَدًا پس خوشحال
اوسکا جو تمسی محبت رکھی اور عذاب ہی واسطی اوس کی جو تمسی عداوت کری بتحقیق جناب احدیت تمہاری دشمن کو کبھی
آتش جہنم سی باہر نہ نکالی گا ای علی اگر کوئی شخص تمام روی زمین کو راہ خدا مین تصدق کری اور بقدر رائی تمسی بغض رکھی
لازم ہی خدا پر کہ اوسکو عذاب الیم مین گرفتار رکھی یہ حال دیکھکر سب متعجب ہوی اور کہنی لگی کہ ہم نجانتی تہی کہ حیوان بہی علیہ السلام
اس قدر محبت رکھتی ہین اور مطیع ومنقاد ہین سنامرتہ جناب امیر المومنین اور اون کی اولاد کا کہ جانور اون سی اس قدر محبت
رکھتی ہین چنانچہ کتب معتبرہ مین وارد ہوا ہی کہ جب جناب سید الشہدا شہید ہوی وَاِذَا الطَّائِرُ اَبْيَضُ قَدْ اَتٰى
وَتَمَسَّحَ بِدَمِهٖ وَطَارَ ناگاہ ایک مرغ سفید آیا اور خون امام مین لوٹا اور اوڑ گیا اور خون اوسکی پرون سی
ٹپکتا تہا پس اور کتنی ہی جانور شاخہای درخت پر سایہ مین محفوظ بیٹہی تہی ذکر آب ودانہ کرتی تہی پس یہ جانور بولی
يَا وَيْلَكُمْ اَتَشْتَغِلُوْنَ بِالْمَلَاهِيْ وَالْحُسَيْنُ فِيْ اَرْضِ كَرْبَلَاءَ فِيْ هٰذَا الْحَرِّ مُلْقًى عَلَى التُّرَابِ

خوف اور بیم کی ہوئی تھی فَقَالَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ اُحَدِّثُکَ بِعَجَبٍ اوسنے عرض کی یا حضرت امیر قصہ میرا عجیب ہی کہ مین اسوقت بکریان
چراتا تھا کہ ایک بھیڑیا آیا اوسنے حملا ایک بکری پر کیا اور ابھی لیجانے نہ پایا تھا اوسنے ایک پتھر مارا اور بکری چھڑا لی پھر وہ اور ایک بکری کو پکڑ کے
لیجانے لگا اوسسے بھی چھڑا لیا اسیطرح سے چار بکریان پکڑین اور مینے چھڑا چھڑا لین ثُمَّ قَالَ وَحَمَلَ عَلَی الشَّاةِ فَأَلْقَیْتُ
الْحَجَرَ عَلَیْهِ فَجَلَسَ وَقَالَ جب پانچوین مرتبہ آیا اور بکری پر حملہ کیا پھر مینے ایک پتھر مارا پس وہ بھیڑیا دم کی بل بیٹھ گیا
اور قدرت خدا سے یون گویا ہوا کہ آیا تو شرم نہین رکھتا کہ مانع ہوتا ہی اوس روزی سے کہ خدا نے واسطے ہماری مقرر کی ہی مینے
کہا اے بھیڑیے نہایت حال تیرا عجیب ہی کہ تو ایسی باتین کرتا ہی فَقَالَ لِیْ شِئْتَ اُخْبِرُکَ بِاَمْرٍ اَعْجَبَ مِنْ هٰذَا اسکی
اوس بھیڑیے نے کہا کہ اگر چاہی تو مین ایسی چیز کی خبر دون کہ وہ اوس سے بھی عجیب و غریب ہی کہا مینے کہ اوسکو بیان کیجئے
فَقَالَ بَعَثَ اللّٰہُ مُحَمَّدَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ بِالرِّسَالَةِ وَهُوَ یُخْبِرُ بِمَا سَیَاْتِیْ وَ
کہا اوس بھیڑیے نے کہ حق سبحانہ تعالی نے جناب محمد ابن عبد اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ کو رسالت پر مبعوث کیا ہی اور وہ حضرت مدینے
مین خبر آیندہ و گذشتہ دیتے ہین اون کی پاس ہی شعاہر در دکی بس وائے تجہپر کہ تو اب تلک اون حضرت کی خدمت مین مشرف
نہین ہوا اب تو جا اور ایمان لا اور اونکو پیغمبر آخر الزمان جان اور اون کی اطاعت کر جیسا کہ حکم کرین اوسے بجا لا جس سے
منع کرین اوس سے باز رہ تا انجام تیرا بخیر ہو اور عذاب الہی سے سالم رہے راعی کہتا ہی کہ اوسوقت مینے اوس سے کہا
کہ تیری اس بات سے کمال مجہے شرم آتی ہی کہ اب تجہے بکریون کی کہانی سے منع کرون بس تو مختار ہی جسقدر چاہی ان
بکریون سے کہا کہ اب مین منع نکرون گا پھر اوس بھیڑیے نے کہا کہ اے بندہ خدا شکر کر تو خدا کا کہ مجکو خدا نے اون لوگون مین سے
کیا ہی کہ جو عبرت پکڑتے ہین اور تابع احکام الہی ہوتے ہین اے راعی بدترین مردم وہ لوگ ہین کہ جانتے ہین فضائل محمد صلی اللہ
علیہ و آلہ کو اور دل مین انکار کرتے ہین اور اسیطرح اون کی بہائی علی بن ابی طالب کی فضائل اور مرتبے دیکھتے ہین اور آگاہ
ہین اون کی علم و زہد و شجاعت سے اور امداد پیغمبر سے اور اسپر دل مین عداوت رکھتے ہین اَحَبَّ اللّٰہُ مَنْ اَحَبَّهٗ وَمَنْ
اَبْغَضَهٗ فَهُوَ فِی النَّارِ خدا دوست رکھتا ہی اوسے جو دوست رکھتا ہی علی کو اور جو بغض و عداوت کرے اوس سے
وہ ابد الآباد جہنم مین رہیگا اِنَّمَا اَیُّهَا الرَّاعِیْ فَهُوَ قَسِیْمُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ اے راعی علی قسیم جنت و نار ہے
اور بیشک دوستی اون کی موجب دخول بہشت ہی اور دشمنی اون کی باعث خلود نار ہی چرواہا کہتا ہی کہ مینے کہا کہ اس فضیلت
و مرتبے والے کون عداوت کرینگے لوگ اوس بھیڑیے نے کہا کہ اس سے زیادہ یہ ہی کہ جب جناب رسول خدا کی رحلت ہوگی
تو وہ لوگ اوس سے پھر جاینگے اور اپنی اپنی کینہائے دیرینہ ظاہر کرینگے اور دست ظلم و ستم اوس پر دراز کرینگے اور حق اون کا چہین
لینگے اور آخر کو قتل کرینگے اور سب سے زیادہ یہ ہی یَقْتُلُوْنَ ابْنَیْهِ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ ظُلْمًا وَعُدْوَانًا کہ شہید
کرینگے دونون بیٹون کو اون کی کہ ایک حسن اور دوسرا حسین ہی ثُمَّ یَسْبُوْنَ ذَرَارِیْهِمْ اور بعد شہادت امام حسین کے
عورتون کو اون کی اسیر کرینگے اور شہر بشہر اور دیار بدیار پھراوینگے وَیَمْنَعُوْنَهُمْ مِنَ الْکَلَامِ اور اون کو منع کرینگے

حضرت سلیمان پر یہ مصیبت پڑی تھی مثل مصیبت حسین ابن علی کی چنانچہ جب حضرت سلیمان کی قبض روح ہوئی تو وہ عیش
و آرام مین قصر عالی پر تھی اور فرزند رسول خدا تین دن کا بھوکا پیاسا ریگ گرم پر اپنی خون مین لوٹتا تھا اور تلوار پر تلوار اور نیزہ پر
نیزہ پڑتا تھا اور جب قبض روح حضرت سلیمان کی ہوئی تو وہ نظارہ ملک و حشمت مین تھی آہ آہ اور فرزند علی مرتضی کا وقت
اخیر یہ حال تھا کہ اوسکا بیان زبان پر نہین آتا جو حال اون حضرت کا تھا جناب صاحب الامر علیہ السلام زیارت مین فرماتی ہین یعنی
حبیب ای جد بزرگوار تم زخمی ہوی ریگ گرم پر پڑی تھی تطؤك الخیول بحوافرها وتعلوك الطغات ببواترها
گھوڑی تمہین ٹاپون سی روندتی تھی اور باغی تلوارین بلند کیے تھی قد رشح جبینك پیشانی انور پر تمہاری پسینا موت کا
آیا تھا واختلف بالانقباض والانبساط شمالك و یمینك اور ہاتھ پاؤن کھینچتی تھی اور کبھی پھیلاتے
تھی ترمق طرفا خفیا الی رحلك و بیتك اور بنگاہ حسرت جانب خیمہ دیکھتی تھی ای جد بزرگوار گھوڑا تمہارا
پیشانی خون سی بھری روتا ہوا دروازہ خیمہ پر آیا جو ہین اہلبیت نی گھوڑی کا یہ حال دیکھا برزن من الخدور ناشرات
الشعور علی الخدود لاطمات الوجوه سافرات بالعویل داعیات سب اہلبیت اور دختران فاطمہ
خیمہ سی نکل آئین کس شکل سی بال سرون کی کھلی ہوی تمانچی منہ پر مارتی ہوئین واویلا کہتی ہوئین میدان مین نکل آئین
زبان کو یارا نہین اوس بیان کا جو اہلبیت نی بی ادبی کرتی شمر کو دیکھا کہ وہ شقی کس مقام پر تھا اور تلوار کو کہان رکھتا تھا
اس زیارت سی معلوم ہوتا ہی سر فرزند فاطمہ زہرا کا زینب و ام کلثوم کی سامنی بدن سی جدا ہوا اور نیزہ پر چڑھایا گیا روایت

جہلم فضائل انکا اور احوال کربلا کہ اوسمی قرار نبوت اور امامت کا اور
احوال مصائب اہلبیت بیان کیا اور یہ آنا جل نوروں کا نعش امام حسین پر
اور انا دشمنوں کا واسطی پامال کرنی نعش کی اور آگ جانا شمر کا اور
جانا دختر مسلم قبر پدر پر قال احمد بن حنبل فی مسنده ان من
دمعت عیناه دمعة علی الحسین او قطرت قطرة بوأه الله تعالی فی الجنة

یعنی روایت کی ہی احمد بن حنبل نی اپنی کتاب مین بتحقیق کہ جو محزون ہو حال حسین پر اور اوسکی چشم پر آب ہو اور آنسو
جاری ہون اگر ایک آنسو بھی رخساری پر اوسکی روان ہو تو خدا تعالی اوسی جنت مین جگہ دیتا ہی فی الخبر جلس
رسول الله ذات یوم مع جماعة من الاصحاب منهم علی حدیث مین وارد ہوا ہی کہ ایک روز
جناب رسول خدا تشریف رکھتی تھی اور جماعت اصحاب حاضر تھی اور جناب امیر المومنین ع بھی بیٹھی تھی اذ جاء الراعی فلما راه قال کذا کذا
ایک چرواہا کانپتا ہوا حضرت کی خدمت مین آیا حضرت نی اصحاب کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ یہ مرد جو آتا ہی قصہ عجیب
و غریب رکھتا ہی فلما جاء عنده قال اخبر بما فی قلبك من الخوف والاضطراب
پس جب وہ چرواہا حضرت کی پاس آیا تو حضرت نی اوس سی پوچھا کہ ای شخص خبر دی مجھی اس چیز کی جو باعث تیرے

اور پھر چلی جاتی تھی اور میں تنہا تھا کسی سی پوچھ نسکتا تھا اور جب غروب آفتاب ہوتا تھا تو ایک شیر جانب قبلہ سی آتا تھا اوسکے
خوف سی میں گھر چلا جاتا تھا اور جب صبح ہوتی گھر سی آتا تھا تو اوسی جانب قبلہ جاتی دیکھتا تھا فقلت فی نفسی اِنّ
هٰؤُلَاء خوارج فخرجوا علی عبید اللّٰه فامر بقتلهم بس میں حیران ہوا اور کہتا تھا دل میں کہ
انہیں لوگ خارجی کہتی تھی کہ انہوں نی عبد اللہ ابن زیاد پر خروج کیا ہی تاآنکہ اوسنی اونکی قتل کا حکم کیا و اٰذی
منہم مالم اَرَ هُم من سائر القتلی مگر یہ کیسی خارجی ہیں کہ ایسی ایسی امور عجیب و غریب انکی نعشوں سی دیکھتا ہوں
کہ کبھی اور کشتوں کی لاشوں سی نہیں دیکھی پس واللہ آجکی رات میں بہیں رہوں گا دیکھوں کہ یہ شیر گوشت ان لاشوں کا
کھاتا ہی یا نہیں غرض جب غروب آفتاب ہوا تو وہ شیر آیا اور میں خوف سی اوسکی کانپنے لگا اور یہ خیال ہوا مجھی کہ اگر مراد
اسکی کھانا گوشت بنی آدم کا ہی تو مجھی بھی ہلاک کری گا و انا فی ذلک متفکر و هو یتخطی القتلی میں
اس فکر میں تھا کہ وہ شیر قتل گاہ میں داخل ہوا اور نعشوں کو سونگتا تھا حتّٰی وقف علی جسد کانّه الشمس
اذا طلعت یہاں تک کہ وہ شیر ایک نعش کی سرہانی کھڑا ہوا کہ وہ نعش مثل آفتاب تابان زمین پر پڑی تھی پس وہ شیر
نعش کو بغل میں لیکر منہ اپنا ملتا تھا اور روتا تھا کہا میں نی اللہ اکبر یہ عجائبات خالی اسرار سی نہیں ہیں و اذا بشموع معلّقة
و ملأت الارض ناگاہ بہت سی شمعیں معلق روشن دیکھیں میں نی کہ تمام زمین روشن ہو گئی و اذا ببکاء و
نحیب و لطم ناگاہ ایک آواز رونی اور نوحہ کی اور سینہ پیٹنی کی بلند ہوتی پس جو تامل کی سنا تو وہ آوازیں زمین کے
نیچی سی آتی تہیں اور ایک رونیوالوں سی یہ کہکر روتا ہی واحسیناه و اقرة عیناه ہای حسین ہای تیرا نعرہ
کہ میری رونگٹی کھڑی ہو گئی پس قریب گیا میں اوس آوازکی و اقسمت علیه باللّٰه و رسوله من تکونون
اور قسم دی میں نی خدا و رسول کی اور پوچھا کہ تم کون ہو فقلن نحن نساء من الجن اونہوں نی کہا ہم عورات جن ہیں
پھر پوچھا میں نی تم روتی کیوں ہو اور کیا حال ہی تمہارا فقلن فی کل لیلة الی الصباح هذا عزاؤنا علی
الحسین الذبیح العطشان پس کہا اون عورتوں نی ای شخص ہر شب کو شام سی صبح تک ہم یوں ہی
روتی ہیں حسین غریب بھوکی پیاسی پر کہ جسکا کوئی رونیوالا نہیں ہی پس کہا میں نی هذا الحسین یجلس عنده
الاسد یہی نعش حسین ہی کہ جسکی پاس شیر بیٹھا ہی قلن نعم بولیں وہ ہاں یہی حسین ہی نواسا رسول خدا کا کہ جسی
لعینوں نی مثل گوسفند کی بھوکا اور پیاسا ذبح کیا اتعرف هذا الاسد قلت لا ای شخص آیا تو اس شیر کو بھی
جانتا ہی میں نی کہا نہیں فقلن هذا ابوه علی بن ابیطالب وہ بولی ای شخص یہ شیر نہیں ہی جو تجھی بصورت
شیر دکھائی دیتا ہی یہ بابا حسین کا علی ابن ابیطالب ہی کہ اپنی فرزند غریب مصیبت زدہ کی نعش پر ہر شب کو روتی آتی ہیں
فرجعت و دموعی تجری علی خدی و لطمت وجهی پس یہ سنکی بی اختیار رونا ہوا اور مونہہ پیٹتا تھا کہ ہای
گھبرا کر افسوس فرزند رسول خدا بیکس و تنہا مارا گیا اور نعش اوسکی یوں پڑی ہی پس حضرات رونا جنات کا سچا ہی کہ کب

يَنظُرُ اِلٰى مُلكِهٖ اوتكيه ديكي عصا پر كهڑي ملك و پادشاهي پر اپني نظر كرتي تهي فَنَظَرَ شَخصًا وَاحِدًا عِندَهُ قَالَ مَن اَنتَ
پس ايك شخص كو ديكها حيران هوكي پوچها كه تو كون هي كه بي اجازت ميري چلا آيا قَالَ اَنَا الَّذِي لَا تَرشِي وَلَا تَخَافُ
المُلُوكَ بولا وه مين وه شخص هون كه نه رشوت ليتا هون اور نه پادشاهون سي ڈرتا هون اَنَا مَلَكُ المَوتِ الَّذِي وَكَّلَ
اللّٰهُ عَلٰى قَبضِ الاَروَاحِ مين ملك الموت هون كه خداوند عالم ني مجهي مقرر كيا هي قبض ارواح پر پس سليمان بولي كه بجالاو جو تمهين
حكم هوا هي فَمَاتَ وَهُوَ قَائِمًا كَمَا كَانَ پس مر گئي سليمان مگر عصا ٹيكي كهڑي تهي سب جن كاروبار مين مشغول تهي اور جانتي تهي
كه سليمان زنده هين كهڑي ديكهتي هين پس جب ديمك ني عصا اون كا كهايا اور حضرت سليمان على نبينا و عليه السلام گري تو جنات ني
جانا كه سليمان مر گئي اور ترك كيا سب كامون كو اور جن ابتك شكر گذار هين ديمك كي كه اوسني آگاه كيا موت سليمان سي فَيَحمِلُونَ
المَاءَ وَالرِّزقَ عِندَهَا تَحتَ الاَرضِ پس ركهتي هين پاني اور كهانا نزد ديمك كي زير زمين جناب امام جعفر صادق
فرماتي هين كه اسي جهت سي جهان ديمك هوتي هي كيچڑ اور پاني پايا جاتا هي پس وه جن كهجاتي هين غرض اس بيان سي يه هي كه
حضرت سليمان كي يه عزت و توقير تهي ليكن معلوم هوا كه سب طاعت اونكي خواهش دل سي نكرتي تهي بخلاف احوال جناب
سيد الشهدا عليه السلام كه اوس جناب پر فدا هوني كي جنات كيسي آرزو ركهتي تهي كه اپني جان اوس پادشاه انس و جان پر فدا كرين مگر
اوس فرزند حيدر كرار ني كسيكي مدد گوارا نكي اور جنات خاك اوڑاتي اور نوحه و شيون كيا كئي جا بجا لوگون ني آواز گريه جنات سني
جناب ام كلثوم سي منقول هي كه جب بهائي ميرا شهيد هوا اور گهوڑا در خيمه پر آيا تو مين خيمه مين تهي صداي اسپ سنكر در خيمه پر
آئي تو ديكها كه زين خالي اور باگين ٹوٹين كهڑا هي يه حال ديكهكر مين نعره مار كي روئي فَسَمِعتُ هَاتِفًا اَسمَعُ صَوتَهُ
وَلَا اَرٰى شَخصَهُ پس ايك خيمه سي آواز آئي كه گوينده اوسكا نظر نه آتا تها وه يه كهتا تها كه اي مولا ميري هم آئي تهي كه آپكي
نصرت كرين اور جان اپني آپ پر فدا كرين ليكن هزار افسوس هي كه هم اس سعادت سي محروم رهي فَنَادَيتُهُ بِحَقِّ
مَعبُودِكَ مَن اَنتَ پس مين پكاري اسي واسطي خدا كي بتا مجهي كه تو كون هي فَقَالَ اَنَا مَلِكٌ مِن مُلُوكِ
الجِنِّ جِئتُ اَنَا لِنُصرَةِ الحُسَينِ بولا وه اي دختر شير خدا مين هون ايك پادشاه پادشاهان جن سي آيا تها مين
نصرت فرزند رسول خدا كو فَوَجَدنَاهُ قَد قُتِلَ ليكن افسوس كه همني اونهين شهيد پايا اور هم محروم رهي كه جان اپني
فدا كرني ثُمَّ قَالَ وَاَسَفَاهُ يَا اَبَا عَبدِ اللّٰهِ پهر آه كا نعره مار كر كهني لگا كه هزار افسوس اي ابا عبد الله تمهاري
پياسي شهيد هوني پر اور قبيله بني اسد مين سي ايك شخص ني روايت كي هي كه جب فرزند رسول ع اوس جگه گوشه مقتول پياسا
مع لشكر درياي فرات پر شهيد هوا تو اسقدر عجائبات مشاهده كيئي مين اون نعشون سي كه طاقت اوسكي بيان كي نهين هي يعني
اون مين سي يه هين اِذَا هَبَّتِ الرِّيحُ تَمُرُّ عَلٰى نَفَحَاتٍ كَنَفَحَاتِ المِسكِ وَالعَنبَرِ جب هوا چلتي تهي
تو نعشهاي اطهر سي بوي مشك اور عنبر آتي تهي وَلَم اَزَل اَرٰى نُجُومًا تَنزِلُ مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الاَرضِ
وَتَرقٰى مِنَ الاَرضِ اِلَى السَّمَاءِ اور هميشه ستاري آسمان سي زمين پر قريب نعش حضرت كي نازل هوتي تهي

ثواب گریہ اور تمہید ذکر سلیمان پھر گریہ جنات نعش جناب
امام حسینؑ پر اور خاتمہ فقرات زیارت پر روایت کی ہی شیخ مفید و شیخ طوسی رح نے جناب امام
جعفر صادق سی نَفَسُ المَهْمُومِ لِظُلْمِنَا تَسْبِيحٌ وَهَمُّهُ لَنَا عِبَادَةٌ یعنی جو شخص محزون و غمگین ہوا اون جور و ستم پر کہ جو اہل
البیت پر ظالمون کی ہات سی گذری ہین جو سانس لیگا ثواب تسبیح خدا اوسی عطا کریگا اور مغموم ہونا اوسکا عبادت سے
وَكِتْمَانُ سِرِّنَا جِهَادٌ فِي سَبِيلِ اللهِ اور راز ہماری چھپانا دشمنون سی ثواب راہ خدا رکہتا ہی پہر فرمایا حضرت نے
وَعَنْهُ اَنَّهُ اُحِبُّ اَنْ يُكْتَبَ هٰذَا الْحَدِيثُ بِالذَّهَبِ لازم ہی کہ اس حدیث کو آب طلاسی لکہین
قَالَ مَنْ بَكٰى وَاَبْكٰى ثَلٰثِيْنَ فَلَهُ الْجَنَّةُ اور دوسری حدیث مین پہر اوسی جناب نی فرمایا جو خود گریہ بار اکی تے یا
روادی تیس آدمیونکو خدا اوسپر جنت کو واجب کرتا ہی وَمَنْ بَكٰى وَاَبْكٰى عَشَرَةً فَلَهُ الْجَنَّةُ اور جو روتی
یار ولاوی دس آدمیون کو خدا اوسپر جنت کو واجب کرتا ہی وَمَنْ بَكٰى وَاَبْكٰى وَاحِدًا فَلَهُ الْجَنَّةُ اور جو
روتی یار ولاوی ایک آدمی کو خدا اوسپر بہی جنت کو واجب کرتا ہی وَمَنْ تَبَاكٰى فَلَهُ الْجَنَّةُ بلکہ جو صورت گریہ
کنندون کی بناوی خدا اوسپر بہی جنت کو واجب کرتا ہی فَاِنَّ مَنْ لَمْ يَحْزَنْ عَلٰى مُصَابِنَا فَلَيْسَ مِنَّا پس
تحقیق کہ جو شخص ہماری مصیبت سنی اور دل اوسکا محزون نہو پس وہ ہماری شیعون سی نہین ہی احادیث صحیحہ مین
وارد ہوا ہی کہ حضرت سلیمان پیغمبر کو خدا تعالی نی ملک عظیم دیا تہا اور تمام جن و انس اور پرند اور چرند تابع اون کی کئی تہے
کہ جسی وہ حکم کرتی تہی وہ بجالاتی تہی جو چیز کہتی تہی اوسی جنات طیار کرتی تہی ہوا کو تابع کیا تہا کہ صبح کو ایک مہینی کی راہ ونکو نہین
لیجاتی تہی پس ایکدن تخت سلیمان ہوا پر جاتا تہا ناگاہ صحرای کربلا پر پہنچا تین مرتبہ ہوا نی تخت کو گردش دی فَخَافَ
اَنْ يَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ پس خوف ہوا کہ تخت زمین پر نہ گری غرض ہوا ٹہر گئی اور تخت زمین پر آیا قَالَ سُلَيْمَانُ
يَا رِيحُ مَا سَبَبُ اِضْطِرَابِكِ حضرت سلیمان نی فرمایا ای ہوا کیا سبب ہی تیری اضطراب کا بولی ہوا
کیونکہ نہ پہین و مضطرب ہون مین يُقْتَلُ فِي هٰذِهِ الْاَرْضِ سِبْطُ مُحَمَّدِنِ الْمُخْتَارِ وَابْنُ عَلِيِّ
نِ الْكَرَّارِ کہ قتل کیا جائیگا بیچ اس زمین کی نواسا محمد مختار کا اور بیٹا علی کرار کا قَالَ مَنْ يَقْتُلُهُ حضرت
سلیمان بولی اوس فرزند پیغمبر آخر الزمان کو کون لعین شہید کریگا قَالَتْ يَزِيدُ مَلْعُوْنُ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرَضِيْنَ ہوا نی عرض کی کہ یزید اوسی شہید کری گا اور لعنت کرین گی اوسپر اہل آسمان و زمین پس
لعنت کی سلیمان نی یزید پر اور بہت نفرین کی اور جن و بشر و مرغ جو ہمراہ سلیمان تہی سب آمین کہتی تہے
پہر تخت کو ہوا لی کی آگی بڑہی پس اسیطرح سلیمان اپنی ملک پادشاہت مین مشغول تہی کہ ایکدن کہا حضرت
سلیمان نی کہ مین ایک روز ملک اپنا دیکہون اور آرام اوٹہاؤن فَصَعِدَ عَلَى الْقَصْرِ پس چڑہ گئی ایک
قصر بلند پر اور حکم کیا کہ کوئی میری پاس نہ آئی کہ ایکدن مین آرام مین بسر کرون وَقَامَ مُتَّكِئًا عَلٰى عَصَاهُ

لائی اور خنجر یہ خوش ہو ہو کہ ہر ایک بیشرم اپنی اپنی شقاوت بیان کرتا تہا فهذا یقول انا ضربته بسیفی وذالک
یقول انا طعنته برمحی فالقی الی الارض پس ایک شقی بولا کہ یہ وہی ہی حسین حسین کو تلوار ماری تہی دوسرا
بولا کہ اوس شقی نے سینہ اقدس حسین پر نیزہ مارا کہ غش کہا کر خانہ زین سے منہ کی بل زمین پر گر پڑی وهذا یقول لطمته
واخذت عمامته اور ایک لعین بولا کہ اوس شقی نے وقت اخیر حسین کو طمانچہ مارا اور عمامہ اوسکا لے آیا اور کوئی کہتا تہا
کہ مجہسے حسین نے بہتیرا پانی مانگا اور اوس شقی نے ایک قطرہ آب نہ دیا پس جو بین اہل حرم نعشہای شہدا کو ریگ گرم پر سر بریدہ
اور خون جاری مثل گوسپندان قربانی پڑی دیکہا سب نے لاشون سے لپٹ کر شور و غوغا بلند کیا ثم جاءت الکوفة وفی
حجرها صبیة تلطم راسها وتقول آه آه این ابی این ابی مقتل ابو مخنف وغیرہ مین مذکور ہی اوسوقت
ایک بی بی روتی ہوئی اور گود مین ایک چہوٹی لڑکی لئے ہوئی نعش پسر فرزند رسول خدا پر آئی اور حال اوس لڑکی کا یہ تہا
کہ ہوائیان منہ پر اوڑتی تہین اور ننہی ننہی ہاتہون سے وہ یتیم سر کو پیٹتی تہی اور بے اختیار آہ آہ کر کے روتی تہی این ابی این
ابی کی فریاد کرتی تہی یعنی کہان ہین میری بابا حسین اور کدہر گئی میری بابا حسین کہ میری یہ حالت دیکہین کہ مین روتے
ہوں اور دیر سے اونہین ڈہونڈہتی ہوں اور وہ نہین ملتے حتی انتهت الیه ابیها یہان تک کہ اوس یتیم نے اپنی باپ کے
بو سونگہی اور نعش پہچان کر اسقدر روئی اور بیقرار ہوئی کہ مان کی گود سے اپنی تئین گرا دیا فاعتنقت جسد الحسین
وتقول عسی دوڑ کر نعش باپ سے لپٹ گئی اور بین کرتی تہی وا ابتاه من ذا الذی ابان راسك
فما عرفتك ای غریب بابا میری کس ظالم نے سر تمہارا تن سے قلم کیا کہ ای بابا مینی تمکو نہ پہچانا وا ابتاه من
ذا الذی طعن علی صدرك ای مظلوم بابا میری کس ستمگار نے تمہاری سینہ پر نیزہ مارا کہ ابتک خون اوس سے جاری
ہی ثم انها لطمت حتی خرت مغشیة علیها اوس یتیم حسین نے اسقدر مونہ پیٹا کہ آخر نعش حضرت پر بیہوش
ہو کر گر پڑی وضجت القوم من صوت واحد بالبکاء والنحیب حتی جرت الدموع علی حوافر
الخیول راوی کہتا ہی کہ اوس یتیم کی رونی اور غش ہو جانی سی تمام لشکر مخالف یکبار رو اوٹہا اور صدا ہای ہای
بلند ہوئی یہانتک کہ گہوڑی اون کی بہی روتی تہی اور آنسو اون کی بہہ کر سمون تک پہنچی تہی یہ دیکہکر عمر سعد لعین پکارا کہ
جلد کوچ کرو اور نعشون سی چہڑاؤ حضرات خداوند غفار اور رسول مختار کا یہ حکم ہی کہ یتیم کو آواز درشت سی نہ پکارو کہ دل
اون کی نازک ہوتی ہین اور اون کی سر پر ہات پہیرو کہ ثواب عظیم ہی آہ مگر اون کافرون نے حکم سی عمر سعد کی اون یتیمون کو
عوض دلاسا کی تازیانی اور طمانچی مار کی نعشون سی چہڑایا کہ وہ بلبلا گئین چنانچہ منقول ہی کہ سکینہ نعش جناب امام سی لپٹی تہین
کانون کی اور نیل رخسارون کی دکہاتی تہین اور کہتی تہے کہ ای بابا بعد تمہاری میری کان دشمنی سی کئے اور گوشوارے
چہین لئے اور مجہی طمانچی ماری ناگاہ شمر شقی آن کی اوسی چہڑانی لگا اور وہ لاش پہ سی لپٹی تہی اور نہ چہوڑتی تہی کہ اوس
شقی نی جہنجلا کی ایک طمانچہ رخسار پر مارا اور ہاتہ کہینچکر ایک تازیانہ مارا کہ وہ یتیم بلبلا گئی روایت سی وہم

مجہسی لڑی اوسی قبول کیا یہ سنکی عمر لعین بولا کہ ای امیر و ان حسین سی تمام اہل ارض لڑینگی تو بہی نہ ہو سکیگی یہی مناسب ہی کہ چارون
طرف سی حسین پر نرغہ کرین اور اوسی گہیر کر قتل کرین عمر سعد لعین بولا یہی بات خوب ہی پہر چارون طرف سی حضرت پر تیر برسنی
لگی اور حضرت کبہی داہنی پر حملہ کرتی تہی اور کبہی بائین جانب یہان تک کہ قَتَلَ مِنَ الْقَوْمِ مَا يَزِيدُ عَشَرَةَ الٰافِ
فَارِسٍ قتل کیی حضرت نی زیادہ دس ہزار آدمی سی اور حضرت کی بہی جسم شریف پر اوسیس سو پچاس زخم لگی تہی اِذْ صَاحَ
بِصَائِحٍ يَا حُسَيْنُ اَتُقَاتِلُ اَمْ تُقْتَلُ ناگاہ ایک آواز ہاتف غیب کی آسمان سی آئی ای حسین ای فرزند رسول الثقلین
آیا تم قتل کرنی آئی ہو یا قتل ہو سکو پس یہ آواز سنکی حضرت نی ہاتہ روکا اور اون سنگدلون نی فرصت پاکر قریب سی وار لگانی
شروع کیی اور حضرت برای اتمام حجت فرماتی تہی يَا قَوْمُ اَنَا سِبْطُ الْمُصْطَفٰى وَعَطْشَانُ ای قوم مین فرزند محمد مصطفیٰ کا
ہون اور پیاسا ہون يَا قَوْمُ اَنَا ابْنُ الْمُرْتَضٰى وَعَطْشَانُ ای قوم مین پسر علی مرتضی ہوں اور پیاسا ہون اِذْ رَمَاهُ
اَبُو الْحُتُوفِ بِسَهْمٍ لَهٗ ثَلٰثُ شُعَبٍ فَوَقَعَ فِي جَبْهَتِهٖ ناگاہ ابو الحتوف لعین نی ایک تیر سہ پہلو حضرت کی پیشانی
اقدس پر مارا کہ جسکو رسول خدا بوسی دیتی تہی فَنَزَعَ السَّهْمَ مِنْ جَبْهَتِهٖ فَسَالَتِ الدَّمُ عَلٰى وَجْهِهٖ وَلِحْيَتِهٖ
پس حضرت نی اوسی نکالڈالا تو اوس سی پرنالی کی طرح خون روان ہوا کہ رخ انور اور ریش مقدس تر ہو گیی فَقَالَ اللّٰهُمَّ
اِنَّكَ تَرٰى مَا فَعَلُوْا بِابْنِ بِنْتِ نَبِيِّكَ خداوندا دیکہتا ہی تو جو سلوک کیا اون لوگون نی تیری نبی کی نواسی سے
اِذْ جَاءَهٗ سِنَانُ لَعَنَهُ اللّٰهُ فَطَعَنَهٗ بِرُمْحِهٖ ناگاہ سنان ابن انس لعین آیا اور ایک نیزہ امام مظلوم کی بدن
ثُمَّ رَمَاهُ خَوْلِيٌّ بِسَهْمٍ مَسْمُوْمٍ فَوَقَعَ فِي لَبَّتِهٖ پہر خولی لعین نی آکر ایک تیر زہر آلود حضرت کی مارا کہ وہ سینہ
مبارک پر لگا فَسَقَطَ عَنْ ظَهْرِ الْجَوَادِ اِلَى الْاَرْضِ تَحُوْزُ فِيْ دَمِهٖ پس حضرت گہوڑی سی گر گئی زمین پر اپنے
خون مین تڑپنی لگی بحار مین منقول ہی فَنَادَى الشِّمْرُ مَا انْتِظَارُكُمْ عَجِّلُوْا پس شمر پکارا جلد حسین کو قتل کرو کیا دیر
لگاتی ہو پس آیا زرعہ بن شریک ملعون وَضَرَبَ السَّيْفَ عَلَيْهِ وَقَطَعَ كَفَّهُ الْيُسْرٰى اور اوس کافر نی
ایک تلوار امام غریب پر لگائی اور کف دست حضرت کاٹ ڈالا اور ایک تلوار اوس مظلوم کی دوش مبارک پر لگائی
پہر وہ نی رحم حضرت سی جدا ہوا اور وہ اوس حالت مین اوٹہی تو ضعف سی منہ کی بہل گر پڑی کہ ناگاہ سنان بن انس لے
اوس حال مین ایک نیزہ مارا کہ وہ صدر نشین امامت زمین پر گرا اور سنان نی خولی سی کہا کہ جلد سر حسین کاٹ لی جو
کی دست و پا کانپنی لگی تو سنان بن انس نی اوس سی کہا ای نامرد تجہسی ایک حسین کا سر نہین کٹتا یہ کہکر خود آگی بڑہا
وَضَرَبَ السَّيْفَ عَلٰى حَلْقِ الشَّرِيْفِ وَقَالَ اور ایک تلوار دو سری حلق حسنک امام غریب پر لگائی اور کہتا
تہا اِنِّيْ اَذْبَحُكَ وَقَدْ اَعْلَمُ اَنَّ جَدَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاَبَاكَ وَاُمَّكَ خَيْرُ خَلْقِ اللّٰهِ اور وہ
شقی تمہین ذبح کریگا اور خوب جانتا ہوں کہ تم فرزند رسول خدا ہوا ور پدر و مادر تمہاری بہترین خلق خدا ہین یہ کہکے
سر اوس پیاسی کا اوس لعین نی جدا کیا اسطرح تو فرزند رسول خدا کو شہید کیا اور اہل حرم کو لوٹ کر جل گا کیطرف

کہ اے اخی جبرئیل تم کہاں جاتے ہو جبرئیل بولے کہ جناب امام حسین فرزند رسول خدا پیدا ہوئے ہیں میں جاتا ہوں خدا کی طرف سے
مبارکباد دینے کو فقال الملک یا جبرئیل قد مکثت فی ھذہ الجزیرۃ سبعمائۃ عام ارید ان تحملنی
معک لعل محمدا یدعو لی فی العافیۃ فطرس نے کہا اے جبرئیل سات سو برس سے اس جزیرے میں ایسے
عذاب الیم میں گرفتار ہوں اب مجھے تاب عذاب خدا نہیں ہے تم مجھے ہمراہ اپنے لیچلو کہ شاید کہ رسول خدا میرے واسطے دعا
کریں کہ خدا میری تقصیر سے درگذرے جبرئیل کو حال فطرس پر رحم آیا اور اوسے اپنے پر پر بٹھا کر رسول خدا کے پاس لائے
فھناہ عن اللہ واخبرہ بحال الفطرس پہلے تو جبرئیل نے خدا کی جانب سے مبارکباد دی اور بعد ازاں احوال
فطرس بیان کیا فقال لہ النبی قل لہ یقوم و یمسح بھذا المولود حضرت نے احوال فطرس سنکے فرمایا کہ
اے جبرئیل کہو فطرس سے کہ بدن اپنا میرے فرزند ارجمند حسین ابن علی کے بدن شریف سے مس کرے اور ملے کہ یہ بڑی قدر و
منزلت خدائے عزوجل کے آگے رکھتا ہے اوسکے بدن کی برکت سے خدا تقصیر فطرس سے درگذر کرے گا اور پر و بال عطا کریگا
فقام الملک و مسح جناحہ ثم ارتفع طائرا الی السماء ببرکۃ الحسین پس اوٹھا فطرس اور جسم شریف
امام حسین سے بدن اپنا مس کیا فی الفور برکت سے جسم امام حسین کے خداتعالی نے تمام پر و بال عنایت کیے اور شاد شاد
آسمان سوم پر اپنی عبادت گاہ میں پرواز کر گیا اور مشغول عبادت الہی ہوا وھو یقول من مثلی وانا عتیق
الحسین اور فطرس تفخر و ناز کرتا تھا کون ہے برابر و مانند میرے کہ میں آزاد کردہ حسین فرزند رسول خدا و جگر گوشہ فاطمہ
زہرا ہوں حضرات ہزار افسوس وہی جسم حسین تھا کہ اوسپر روز عاشورا ہر چار طرف سے نیزہ اور تیر اور پتھر کی وار چلتے تھے
اور تلواروں سے لعین اوسے زخمی کرتے تھے آیا نہ اوار تھا قوم جفاکار کو کہ اوس جسم شریف پر تیغ و نیزہ اور پتھر لگائیں آیا نہ ادا
تھا اون ملعونوں کو کہ اوس جسم نازنین فرزند فاطمہ پر تیروں کا مینھہ برساتے تھے چنانچہ زخمہائے تیغ و نیزہ کا کچھ حساب نہیں
وکانت السھام فی درعہ کالشوک فی جلد القنفذ اور فقط زرہ اقدس پر اسقدر تیر لگے تھے جیسے ساہے
کی بدن پر کانٹے ہوتے ہیں لیکن شجاعت حضرت کا یہ حال تھا کہ جب حضرت پر ہجوم کرکے وہ شریر آتے تھے تو حضرت اونپر مثل
شیر کے حملہ کرتے تھے تو وہ نامرد مثل گلہ گوسفند کے بھاگ جاتے تھے ولقد کان یحمل فیھم وقد تکملوا ثلثین
الفا فینھزمون کانھم جراد منتشر اور تیس تیس ہزار اشقیا متفق ہو کے اوس جناب پر حملہ کرتے تھے اور جب وہ
حضرت حملہ کرتے تو مثل ملخ کے پراگندہ ہو جاتے تھے اور حضرت اپنے مقام پر پھر آتے تھے اور فرماتے تھے لاحول ولاقوۃ الا باللہ پھر حضرت نے عمر سعد سے فرمایا تین
چیزوں میں تجھے اختیار دیتا ہوں تو اوسے بر لا قال وما ھی وہ بولا کیا ہے حضرت نے فرمایا اتترکنی ارجع الی حرم
جدی کہ اب بھی درگذر مجھ سے کہ میں رسول خدا کے روضہ پر پھر جاؤں وہ بولا یہ مجھ سے نہ ہوگا حضرت نے فرمایا خیر اگر یہ بھی نہیں
ہو سکتا اسقنی شربۃ من الماء فقد نشفت کبدی من الظماء تو ایک جام آب مجھے پلا کہ پیاس کے
شدت سے میرا جگر کباب ہوا ہے وہ شقی بولا کہ یہ بھی نہ ہوگا کہ تمہیں پانی دوں حضرت نے فرمایا کہ تو حکم کر کہ ایک ایک دم

روایت صفیہ و عفو تقصیر فطرس پھر احوال شہادت امام حسین و بکاء دختر امام حسین بر نعش آن حضرت

عَنْ صَفِیَّةَ بِنْتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَتْ لَمَّا سَقَطَ الْحُسَیْنُ مِنْ بَطْنِ اُمِّهٖ کُنْتُ وَلِیَتُهٗ صفیہ دختر عبد المطلب سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا جب جناب امام حسین پیدا ہوئے تو میں نے اس جگر گوشہ رسول خدا کو گود میں لیا بعد تھوڑی دیر کی جناب رسول خدا تشریف لائے وَقَالَ یَا عَمَّةُ هَلُمِّیْ اِلَیَّ ابْنِیْ اور فرمایا اے عمہ میری فرزند کو میری گود میں دو فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَمْ نُنَظِّفْهُ میں نے کہا یا رسول اللہ ابھی فرزند کو آپ کی پاک نہیں کیا یعنی غسل مولود تک نہیں دیا فَقَالَ یَا عَمَّةُ اَنْتِ تُنَظِّفِیْنَهٗ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ نَظَّفَهٗ وَطَهَّرَهٗ جناب رسول خدا نے فرمایا سبحان اللہ اے عمہ تم اسے کیا پاک کرو گی خدائے عز و جل نے اسے پاک و پاکیزہ خلق کیا ہے ثُمَّ اَخَذَهٗ وَقَبَّلَهٗ وَوَضَعَ لِسَانَهٗ فِیْ فِیْهِ یہ فرما کر حضرت نے امام حسین کو میری گود سے لے لیا اور پیشانی پر اس نور چشم کی بوسے دیئے اور زبان مبارک اپنی اوسکی مونھ میں دی شیخ مفید نے کتاب امالی میں ابن عباس سے روایت کی ہے لَمَّا وُلِدَ الْحُسَیْنُ اَمَرَ اللّٰهُ جَبْرَئِیْلَ اَنْ یَّهْبِطَ اِلَی الْاَرْضِ فِیْ اَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَةِ الْمُقَرَّبِیْنَ لِیُهَنُّوْا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ بِمَوْلُوْدِ سَیِّدَةِ نِسَآءِ الْعَالَمِیْنَ کہ جس وقت جناب امام حسین پیدا ہوئے خدائے تعالیٰ نے جبرئیل امین کو حکم دیا کہ اے جبرئیل تم ہزار فرشتگان مقرب سے ہماری لیکے زمین پر نازل ہو اور مبارک باد دے ہمارے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کو ہماری جانب سے حسین کی پیدا ہونیکی کہ سردار نساء العالمین زہرا کیہاں پیدا ہوا ہے جبرئیل یہ سنکر روانہ ہوئے اثناء راہ میں گذر جبرئیل کا ایک جزیرے میں ہوا فَرَاٰی فِیْهَا مَلَکًا یُّقَالُ لَهٗ فِطْرُسُ اوس جزیرے میں ایک فرشتے کو دیکھا کہ نام اوسکا فطرس تھا اور وہ تیسرے آسمان کا فرشتہ تھا اور ستر ہزار فرشتے اوسکے تابع فرمان تھے وَکَانَ قَدْ اَرْسَلَهُ اللّٰهُ فِیْ اَمْرٍ مِّنْ اُمُوْرِهٖ فَاَبْطَأَ عَلَیْهِ اور اوسے خدا نے کسی کام کو حکم کیا تھا فطرس نے اوسکی بجالانے میں دیر کے فَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَکَسَرَ جَنَاحَهٗ بس وہ بہ خدائے تعالیٰ غضب میں آیا اور اوسکے پر توڑ کے اوس جزیرے میں ڈال دیا فَمَکَثَ یَعْبُدُ اللّٰهَ سَبْعَمِائَةِ عَامٍ پس اوس جزیرے میں سات سو برس عبادت خدا میں مشغول تھا و شیخ ابو جعفر طرسی نے مصباح الانوار میں یوں نقل کی ہے کہ جب غصے ہوا خدا تعالیٰ اوسپر خَیَّرَهٗ بَیْنَ عَذَابِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ فَاخْتَارَ عَذَابَ الدُّنْیَا تو اوسے اختیار دیا خداوند عالم نے کہ چاہے عذاب دنیا اختیار کرے اور چاہے عذاب آخرت فطرس نے عذاب دنیا اختیار کیا فَکَسَرَ جَنَاحَهٗ وَاَلْقَاهُ فِیْ تِلْکَ الْجَزِیْرَةِ مُعَلَّقًا بِاَشْفَارِ عَیْنَیْهِ سَبْعَمِائَةِ عَامٍ پس بحکم خدا سے پر اوسکے توڑے اور اوسے اوس جزیرے میں سات سو برس تک معلق مژہ ہائے چشم پر لٹکا دیا اور وہ دبدبا اوسکے زیر قدم بلند تا حَتّٰی وُلِدَ الْحُسَیْنُ فَقَالَ الْمَلَکُ یَا اَخِیْ اِلٰی اَیْنَ تُرِیْدُ تا اینکہ جناب امام حسین پیدا ہوئے اور جبرئیل مبارکباد کو رسول خدا کے پاس آتے تھے فطرس نے پوچھا

فاطمہ کی خاک وخون مین پڑی ہین اور کوئی متوجہ اونکی دفن کا نہین ہوتا اون کی بیکسی پر ہر ایک نے فریاد وشیون کرنے لگی
فلما رأت زینب جسد الحسین بلا راس ملطخا بدمائه ودمه مسفوح القت نفسها من
علی البعیر آہ جب زینب جگر کباب نے اپنی بہائی مظلوم کی نعش دیکہی کہ بیچ خاک وخون مین غلطان اور رگون سے خون جاری ہے
بیتاب ہوکر آپکو اونٹ سے گرا دیا اور نعش حسین سے لپٹ گئی وصاحت وا محمداه صلی علیک ملك
السماء وهذا ابنك الحسین مرمیا علی الثری قطیع الراس مکسر الاعضاء اور فریاد کرنے لگی ہا
اے نانا رسول خدا جنازے پر تو تمہارے فرشتگان آسمان نے نماز پڑہی اور یہ پیارا فرزند تمہارا ہے حسین کہ خاک وخون مین لتہیڑے
پڑا ہے اور اعضا اوسکے بسبب گہوڑے دوڑانے کی پاش پاش اور ریزہ ریزہ ہوگئے ہین اور غسل دیا گیا ہے اپنے لہو سے کہ اوسکی رگون
جاری ہے اور کفن وسکا ریگ بیابان سے ہے اور کوئی نماز اوسپر نہین پڑہتا ہے اور کوئی متوجہ اوسکے دفن کا نہین ہوتا ہے گویا
اوسکو کوئی تمہاری اولاد سے نہین جانتا ہے ثم جعلت تمرغ خدها علی جسده الشریف وبکت بکاء
الثکلی بعد ازان اپنے رخسار کو اوس جسم بیسر پر ملتی تہین اور اس بیقراری سے روتی تہین جسطرح عورت اپنے بچے کی لیے روتی ہے
والنساء علی الجمال فی صراخ وعویل وبکاء ونحیب اور سب اہل حرم اونٹون پر چیخین مارتی تہی اور سر پیٹ
کوٹ کر روتی تہی فبکت ببکاءها العسکر اجمعین حتی ان الخیل جرت دموعها علی خدودها
پس اون بیکسون کی رونے پر تمام لشکر مخالف روتا تہا یہان تک گہوڑے روتی تہی اور آنسون اونکے رخسارون پر روان تہے
وانکبت سکینة علی جسد الحسین وبکت وقالت یا ابتاه من ذا الذی ابان راسك
اس اثنا مین سکینہ نے آپکو باپ کی نعش پر گرا دیا اور بیقرار ہوکر روئی اور یہ بین کی اے بابا کس بے رحم نے تمہارے سر کو تن سے جدا کیا
یا ابتاه من ذا الذی طعن علی صدرك فدمه جار عنه ہاے اے بابا یہ کس ظالم نے تمہارے سینہ پر نیزہ مارا
کہ خون اوس سے جاری ہے یا ابتاه من ذا الذی قطع کفك الیسری ہاے اے بابا کس بدبخت نے کف دست
چپ تمہارا کاٹ ڈالا یا ابتاه من ذا الذی ایتمنی علی صغر سنی اے باباجان کس شقی نے مجہے اس چہوٹے
سن مین یتیم و بیپدر کیا فبینما کذلك اذا اجتمع عدة من الاعراب ابہی سکینہ خاتون نعش پدر سے لپٹی ہوئے
بین کر رہی تہی کہ یکایک بہت سے منافق بیدین جمع ہوئے اوس یتیم کی گرد اور جہڑکنے لگے اور تازیانون سے ڈراتی تہی اور وہ نہ
چہوڑتی تہی حتی ضرب بعضهم بالسوط وجردها عنه آہ آہ یہان تک کہ کسی ملعون نے وہ ظلم کیا کہ عرش الہی
ہلا دیا کہ اوسکے بیان کا ہرگز زبان کو یارا نہین مگر روئے کو کفایت کرتا ہے اتنا ہے اشارہ کہ وہ بے رحمیان کین کہ وہ دختر یتیم
تڑپ گئی ادہر بلبلا گئی اور اوس نادان کو اور حضرت زینب کو نہ بہ دستی گہسیٹکر شتر برہنہ پر سوار کیا اور وہ عاشق پدر نعش سرور کو
جہک جہک کر دیکہتی تہی اور چہوٹے چہوٹے ہاتہون سے سر کو پیٹتی تہی اور کہتی تہی کہ ہاے اے بابا مجہے تمہاری نعش پر دل کہول کے
روئے بہی نہ دیا کیا کرون ناچار ہون وہ یہ کہتی تہی کہ ملعونون نے اونٹ جانب کوفہ روانہ کئے روایت ہے کہ مشہور

ایک بار ایک پتھر کا شیر بناہی فاذا کان یوم العاشر من المحرم یسیل من عینیه سیل الماء الی اللیل جب روز عاشورا ہوتا ہی صبح سی اوس شیر کی آنکھوں سی آنسو مثل سیلاب کی رواں ہوتی ہین شام تک پس لوگ اوسکی زیارت کو جمع ہوتی ہین اور گریہ وزاری کرتی ہین فیاخذون من ذلک الماء تبرکا منه ویسقون مرضاهم اور لیتی ہین وہ پانی اور پلاتی ہین بیماروں کو پس پتھر تک تو اوس مظلوم کی غم مین روتی و اپنی ہی اون لعینوں پر کہ جو روز قتل فرزند رسول خدا کو روز برکت جانتی ہین اور سرور و شادی کرتی ہین او رخدا و رسول خدا کو غضبناک کرتی ہین فقط اطاعت عبدالقادر جیلانی سی چنانچہ عید عاشورا اہل مکہ کی شہادت جناب امام حسین سی موقوف کی تہے جب زمانہ عبدالقادر جیلانی علیہ ما علیہ کا ہوا جسی اہل باطل و شر پیر دستگیر کہتی ہین تو اوسنی کہا وفات ابوبکر کی عید دوشنبہ موقوف ہوئی پہر قتل امام حسین سی عید عاشورا کیون موقوف ہوئی اور لکہا ہی ابن حجر نی قول ابوبکر عربی کا کہ حسین نی کیون خروج کیا خلیفہ وقت و امام عصر پر فقتل الحسین بسیف جده پس قتل ہوئی امام مظلوم معاذ اللہ شمشیر رسول خدا سی یعنی اونکی گمان باطل مین یزید خلیفہ رسول تہا حسین ابن علی خلیفہ رسول کی ہاتہ سی مارے گئی پس پہر دشمنان آل رسول نی عید کرنا شروع کیا چنانچہ مکہ مین لوگ اب تک سرور و شادی کرتی ہین اور سرخ پوش ہوتی ہین حال آنکہ رسول خدا اور علی مرتضی اور فاطمہ زہرا کو اکثر لوگون نی خواب مین سیاہ پوش و گریان و نالان دیکہا اور حدیث مین بہی وارد ہوا ہی کہ جناب سیدہ اپنی فرزند کو یاد کرکی جنت مین ایسا نعرہ مار کی روتی ہین کہ تمام ملائکہ عبادت خدا موقوف کرکی رونے لگتی ہین گریہ جناب فاطمہ سی پس حضرت روز عاشورا مثل روز تہا کہ آسمان سی خون برستا تہا خیال کیجئے کیونکر خون نہ برستا لانه قتل فیه ابن بنت رسول الله جائعا عطشانا کہ قتل کیا گیا اوسدن مین فرزند رسول خدا کا بہوکا پیاسا وهو طریح بالطفوف علی الرمضاء مخضب لا وداج دما اور وہ جناب زخمہای بیشمار زمین گرم پر پڑے تہی اور اون کی حلق کی رگون سی خون جاری تہا و راسه مشہر الی یزید اور سر اوس عالی جناب کا نیزے پر چڑہا کر شہر بشہر پہرتا ہوا یزید فاسق شراب خوار کی لیی بطریق ہدیہ گیا وتارة حمل علی القناة وتارة وضع فی التنور ہزار افسوس وہ سر قدس کہ جو رسول خدا اور فاطمہ زہرا کی سینہ اطہر پر رہتا تہا کبہی تو نیزہ طویل پر چڑہایا گیا اور کبہی تنور مین رکہا گیا وتارة علق فی الاشجار وتارة وضع تحت السریر کبہی وہ سر انور درخت مین لٹکایا گیا اور کبہی وہ زیر و تخت رکہا گیا واراد وا ان یوطوا الخیل علی جسمه اور جسم شریف حضرت پر ادن کافرون نی ارادہ کیا کہ گہوڑی دوڑائین وحرقت خیامه وسبی ذراریه اور خیمہ حضرت کی جلائی گئی اور اہل حرم لوٹی گئی اور قید ہوئی وخرمت اذان ایتامه اور زخمی کیی گئی کان یتیموں حسین کی اور عوض دلاسا و تسکین عارض پر اون غریبوں کی طمانچی مارتی اور کسیطرح کوئی رحم نکہاتا تہا چنانچہ کتب معتبرہ مین مذکور ہی کہ جب اہل بیت حسین مقتل شہدا مین آئی اور دیکہا کہ نعشین فرزندان

وستون کی اللّٰهم احی شیعتنا ومضافتن الینا خداوند زندہ رکہ ہماری شیعون کو کہ وہ ہمسے
تعلق رکہتی ہین اور نسبت اون کی ہماری جانب ہی فمن ذکر مصابنا وبکی لنا لم تعالیٰ استحیی الله ان
تعذبہ بالنار پس جو مومن ہماری مصیبتون کو یاد کری اور روتی یا رلاوی خدا کو حیا آتی ہی کہ اوسی آتش جہنم سے
عذاب کری اور ابن بابویہ نی بسند معتبر حضرت امام رضا سے روایت کی ہی کہ فرمایا ان المحرم شہر کان اہل الجاہلیۃ
یحرمون فیہ القتال بدرستیکہ محرم ایسا مہینا تہا کہ اہل جاہلیت قتال وجدال کو اس مہینی مین حرام جانتی تہے
فاستحلت فیہ دماؤنا وہتکت فیہ حرمتنا وسبی فیہ ذرارینا مگر اس امت جفا کار نے
حلال جانا خونریزی کو ہماری اور ہتک حرمت ہمارا کیا اور اہلبیت رسول کو اور فرزندان بتول کو اسیر کیا اور خیمون مین
ہماری آگ لگائی اور اسباب ہمارا غارت کیا اور حرمت رسول خدا ہماری باب مین مطلق نکی ان یوم الحسین اقرح
جفوننا واسبل دموعنا واذل عزیزنا تحقیق کہ روز شہادت امام حسین وہ روز ہی کہ جس مین رو
روتی آنکہین ہماری مجروح ہوگئین اور آنسو ہماری مصیبت امام مظلوم مین جاری ہین اور عزیزون کو ہمارے
ذلیل کیا یا ارض کربلا اورثتنا الکرب والبلاء ای زمین کربلا تو موجب ہماری اندوہ وبلا کی ہوئی
پس اوپر حسین کی رونی والی لان البکاء علیہ یحط الذنوب العظام کہ رونا اوس امام مظلوم و
غریب پر محو کرتا ہی گناہان کبیرہ کو ثم قال کان ابی اذا دخل شہر المحرم لا یری ضاحکا
بعد اوسکی فرمایا کہ میری پدر بزرگوار امام موسیٰ کاظم جب ماہ محرم دیکہتی تہی تمام ماہ گریہ واندوہ مین رہتی تہی اور کوئی اونہین ہنستا نہ دیکہتا
تہا اور ہر روز حزن وملال زیادہ ہوتا تہا فاذا کان العاشر منہ کان ذلک الیوم یوم مصیبتہ
وحزنہ وبکائہ جب روز عاشورا ہوتا تہا تو اندوہ وماتم حضرت پر اور دنون سی زیادہ تر ہوتا تہا اور وہ حضرت
رو رو کی فرماتی تہی ہو الیوم الذی قتل فیہ جدی الحسین آہ آج وہ دن ہی کہ جد مظلوم میرے
امام حسین فرزند رسول الثقلین بہوکی پیاسی شہید ہوئی ہین پہر فرمایا حضرت امام رضا نی کہ جو روز عاشورا امور دنیا مین
سعی نکری قضی الله حوائج الدنیا والآخرۃ تو خدا اوسکی حوائج دنیا وآخرت بر لاتا ہی ومن کان یوم
عاشورا یوم حزنہ وبکائہ جعلہ الله یوم القیامۃ یوم فرحہ جو شخص کہ روز عاشورا کو اوقات اپنے
اندوہ وماتم مین بسر کرے گا روز قیامت کو خدا واسطی اوس کی روز شادی اور سرور کریگا اور بہشت مین ہماری پاس
اوسکا مسکن ہوگا اور جو شخص روز عاشورا کو روز برکت جانیگا اور واسطی عیال کی ذخیرہ جمع کریگا لم یبارک لہ
وحشر مع یزید نہ مبارک ہوگا واسطی اوسکی اور حشر ہوگا اوس کا ساتہ یزید کی پس حضرات فی التعقیبہ روز شہادت
امام حسین ایسا ہی روز ہی کہ تمام جن وانس وملائکہ ماتم فرزند رسول خدا مین گریان ہوتی ہین یہان تک کہ ناقلان ثقہ
ومعتبر نی نقل کی ہی ان فی بعض بلاد الروم علی جبل صورۃ الاسد من الحجر کہ بعض بلاد روم

پس دیکھا میں نے کہ وہ بیمار دل فگار بیتاب ہو ہو کر رو رہی ہی اور کہتی ہی وَا اَبَتَاہُ لِفِرَاقِكَ تَحَلَّ جِسْمِی وَتَنَغَّصَ عَیْشِی وَتَکَدَّرَتْ دَهْرِی ہای ای بابا میری تمہاری غم جدائی سی بدن فاطمہ صغرا کا گھلگیا اور آرام و چین جاتا رہا میری آنکھوں میں دنیا تاریک ہوگئی ہی اب تو میری بلانی کی کوئی تدبیر کر و چونکہ ام سلمہ بہی یہی خواب وحشت اثر دیکھکر گئی تہین تو یہ حال فاطمہ صغرا کا دیکھتی ہی ضبط نہو سکا اور بیساختہ رونے لگین یہان تک کہ عورات ہمسایہ بہی سب جمع ہوگئین اور ہر ایک دلاسا اور تشفی فاطمہ صغرا کو دینے لگی کہ ای فاطمہ نرو کہ خدا تیری باپ اور بہائیون کو تجہسی ملاویگا مگر اوس بیقرار دل سوختہ کو قرار نہ آتا تہا اور بیتاب ہو ہو کر روتی تہی اِذَا جَاءَ الطَّائِرُ فَجَلَسَ عَلٰی جِدَارِهَا وَقَالَ اسی حال مین سب تہی کہ ایک جانور آیا اور دیوار فاطمہ پر بیٹہا اور وہ جانور روتا تہا اور اوسکی پرون سے خون ٹپکتا تہا کہ وہ باواز دردناک بولا یَا بِنْتَ الْحُسَیْنِ قَتَلُوْا اَبَاكِ وَذَبَحُوْا اِخْوَانَكِ وَاَقْرِبَائَكِ ای دختر حسین رو اور سر پر خاک ڈال کہ تیری بابا حسین کو ظالمون نی تین دن کا بہوکا پیاسا قتل کیا اور بہائیون کو اور سب اقرباؤن کو ذبح کر ڈالا یہ سنکر فاطمہ صغرا اسقدر روئی اور پیٹی کہ غش کہا کر زمین پر گر پڑی اور سب عورتین خوب پیٹین اور روئین اور سب کو یقین ہوا شہادت امام حسین کا روایت سی وَهُمْ مِن

فضائل شیعہ کی اور ذکر تہرکی شیری روئی بکار و زعاشورا اور عداوت عبد القادر ملعون اور پہر انکار اہلبیت کا لاش امام پر عَنِ الصَّادِقِ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَنَّهٗ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ شِیْعَتَنَا اَنَّهُمْ اُوْذُوْا فِیْنَا وَلَمْ نُؤْذِ فِیْهِمْ حدیث صحیح مین جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ فرمایا حضرت نی خدا رحم کری ہماری شیعون پر کہ وہ آزار اوٹہاتی ہین اعداء دین کے ہاتہ سی ہماری دوستی مین اور ہم نی ان شیعون سی مطلق رنج نہین پہنچایا شِیْعَتُنَا مِنَّا قَدْ خُلِقُوْا مِنْ فَاضِلِ طِیْنَتِنَا وَعُجِنُوْا بِنُوْرِ وِلَایَتِنَا شیعہ ہمارے ہم سی ہین اور تحقیق اصل خلقت ہمارے شیعونکی اوس خاک سی ہی کہ جو بچ رہی تہی ہماری خلقت سی اور خمیر اون کی خاک کا ہماری نور ولایت سی ہوا ہی رَضُوْا بِنَا اَئِمَّةً وَرَضِیْنَا بِهِمْ شِیْعَةً شیعہ ہماری راضی اور خوشنود ہین ہم سی اور ہم راضی اور خوشنود ہین اونسی یُصِیْبُهُمْ مُصَابُنَا وَتَبْکِیْهِمْ اَوْصَابُنَا غمگین کرتی ہی اونہین مصیبت ہماری اور درد لاتا ہی اونہین رنج ہمارا وَیَحْزُنُهُمْ حُزْنُنَا وَیَسُرُّهُمْ سُرُوْرُنَا مغموم ہوتی ہین شیعہ ہماری جب ہمین مغموم پاتی ہین اور خوش ہوتی ہین دوست ہماری جب ہمین خوش پاتے ہین وَنَحْنُ اَیْضًا نَتَاَلَّمُ لِتَاَلُّمِهِمْ وَنَطَّلِعُ عَلٰی اَحْوَالِهِمْ اور ہمین بہی رنج ہوتا ہی جب کوئی ہماری شیعونکو رنج پہنچتا ہی اور ہر آن ہم اون کی احوال سی مطلع ہین پس وہ ہماری ساتہ ہین ہم سی جدا نہونگی لِاَنَّ مَرْجِعَ الْعَبْدِ اِلٰی سَیِّدِهٖ وَمُعَوَّلَهٗ عَلٰی مَوْلَاهُ اسواسطی کہ بازگشت غلام کی طرف آقا کی ہوتی ہی اور رجوع عبد کے اپنی مولا کی جانب ہوتی ہی اور شیعہ ہماری کنارہ کشی کرتی ہین ہماری دشمنون سی اور آمادہ ہوتی ہین مدح پر ہمارے

مین رونی لگی اور مٹی مینی بحفاظت شیشی مین رکہی تا آنکہ جناب امام حسین نی سفر غربت دشت اشقیا سی اختیار کیا اور دوسری روایت مین ام سلمہ سی منقول ہی کہ جناب امام حسین سب کو ساتہہ اپنی سفر مین لیگئی تہی مگر ایک بیٹی حضرت کی نہایت بیمار فاطمہ صغرا نام اوسی مکان مین بسبب عارضہ کی چہوڑ گئی تہی مین اکثر اوسکی خبر کو جاتی تہی اور دلاسا و تشفی دیتی تہی غرض جب حضرت تشریف لیگئی تو ہر روز مین اوس شیشی کو دیکہہ لیتی تہی فَبَيْنَمَا أَنَا كَذَٰلِكَ وَإِذَا بِالْقَارُورَةِ صَارَتْ دَمًا عَبِيطًا فَعَلِمْتُ أَنَّ الْحُسَيْنَ قَدْ قُتِلَ پس ایکروز بعادت معہود دیکہا مینی اوس شیشی کو ناگاہ دیکہتی ہون مین کہ اوس شیشی مین خون تازہ بہرا ہوا ہی پس جانا مینی کہ حسین میرا شہید ہوا مین روتی رہی اور ماری صدمی کے نہ کہانا کہایا مینی اور نہ پانی پیا اور نہ مجہی نیند آئی پس بعد دیر کی غنودگی سی آگئی ناگاہ دیکہا مینی جناب رسول خدا کو کہ سمت کربلا سے تشریف لاتی ہین وَعَلَىٰ رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ تُرَابٌ اور سر مقدس اور ریش انور پر محبوب خدا کی خاک پڑی ہی فَصِرْتُ أَنْفُضُهُ وَأَبْكِي وَأَقُولُ پس یہ حال حضرت کا دیکہہ کی دوڑی مین خاک جہاڑتی تہی اور روتی تہی اور کہتی تہی نَفْسِي لِنَفْسِكَ الْفِدَاءُ مَتَىٰ حَمَلْتَ لِنَفْسِكَ هٰكَذَا يَا رَسُولَ اللهِ مِنْ أَيْنَ لَكَ هٰذَا التُّرَابُ يَا رَسُولَ اللهِ نفس میرا آپ کی نفس پر قربان ہو یہ کیا حال ہی ای رسول خدا یہ مٹی آپ کی سر اقدس پر کیسی پڑی ہی فَقَالَ هٰذِهِ السَّاعَةَ فَرَغْتُ مِنْ دَفْنِ وَلَدِيَ الْحُسَيْنِ پس حضرت نی فرمایا ای ام سلمہ میری حسین کو ظالمون نی بہوکا پیاسا شہید کیا ابہی مین اوسکی دفن سی فراغت کرکی آیا ہون حضرت ام سلمہ کہتی ہین مین خوفناک اوٹہی اور ضبط گریہ نکرسکی مین اور وَاحُسَيْنَاهُ وَامُهْجَةَ قَلْبَاهُ کہہ کی روتی تہی تا آواز میری بلند ہوئی یہانتک کہ آواز گریہ میری سنکی زنان مدینہ ہاشمی اور غیر ہاشمی جمع ہوئین اور پوچہنی لگین کہ کیون روتی ہو مینی سارا ماجرا بیان کیا یہ سنکی سب نی رونا شروع کیا فَصَارَ ذٰلِكَ الْيَوْمُ كَيَوْمٍ مَاتَ رَسُولُ اللهِ وہ دن گریہ و بکا سی مثل اوس دن کی ہو گیا تہا کہ جسدن رسول خدا نی دنیا سے رحلت کی تہی وَجِئْنَا إِلَىٰ قَبْرِ رَسُولِ اللهِ وَنَحْنُ مُكَشَّفَاتُ الرُّؤُوسِ وَمُشَقَّقَاتُ الْجُيُوبِ اور چلی ہم سب طرف قبر رسول خدا کی اس حال سی کہ سر ہماری کہلی تہی اور گریبان ہماری پہٹی تہی فَصِحْنَ يَا رَسُولَ اللهِ قُتِلَ وَلَدُكَ الْحُسَيْنُ اور رو رو کی کہا ہمنی ای حبیب کبریا ای رسول خدا تمہارا وہ پیارا نواسا حسین کہ جسکا سینی سی اوٹہانا ناگوار تہا شہید ہوا قَالَتْ فَوَاللهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ لَقَدْ حَسِسْنَا كَأَنَّ الْقَبْرَ يَمُوجُ بِصَاحِبِهِ حَتَّىٰ تَحَرَّكَتِ الْأَرْضُ مِنْ تَحْتِنَا ام سلمہ کہتی ہین کہ قسم ہی اوس خدا کی جسکی سوا کوئی معبود نہین ہی کہ جب ہمنی یہ کہا کہ ای رسول خدا تمہارا نواسا حسین شہید ہوا تو دیکہا ہمنی کہ قبر شریف جناب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع صاحب قبر ہلتی تہی تا آنکہ زمین قبر بہی کانپنی لگی پس سب خوفناک ہوئی اور پہری گریبان پہٹی اور بال کہلی روتی پیٹتی آئی اپنی گہر کو دوسری روایت مین ہی ام سلمہ ہی کہ اوسوقت خواب دیکہکر گئی مین اپنی بیاری فاطمہ صغرا بیمار کو دیکہنی کہ دیکہون اوسکا کیا حال ہی فَرَأَيْتُ وَهِيَ تَبْكِي وَتَقُولُ

الْبُسْرٰی وَهُوَ عَلٰی قَفَاهُ بیاض فخری مین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سی منقول ہی کہ فرمایا انہون نی کہ ایک روز جناب رسول خدا
میری گہر مین تہی اور وہ جناب چت لیٹی تہی اپنی فرش پر اور داہنی پاؤن کو بائین پاؤن پر رکہی تہی وَرَادَ اِبْنَالْحُسَیْنِ
وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثِ سِنِیْنَ وَاَشْهُرٍ اَتَا اِلَیْهِ کہ ناگاہ جناب امام حسینؑ تشریف لائی اور وہ جناب تین برس اور
کئی مہینی کی تہی فَلَمَّا رَاٰهُ قَالَ لَهُ مَرْحَبًا بِقُرَّةِ عَیْنِیْ مَرْحَبًا بِثَمَرَةِ فُؤَادِیْ پس جو ہین جناب رسول خدا
نی اپنی لخت جگر کو آتی دیکہا فرمایا مرحبا ای خنکی چشم میری مرحبا ای میوہ دل میری وَلَمْ یَزَلْ یَمْشِیْ حَتّٰی رَکِبَ عَلٰی
صَدْرِهٖ وَبَطْنِهٖ جناب رسالت مآب تو یہ فرماتی تہی اور جناب امام حسینؑ چلی آتی تہی تا آنکہ پہنچی قریب حضرت کی اور آپکی
سینہ مبارک رسول خدا پر سوار ہووی فَخَشِیْتُ اَنَّ النَّبِیَّ تَعِبَ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُنَحِّیَهُ عَنْهُ پس خوف کیا مین نی اور
خیال کیا کہ رسول خدا کو امام حسینؑ کی سینی پر بیٹہنی سی تعب نہو مگر خیال آئی مجہی کہ مین اوس پارہ جگر بتول کو سینہ اقدس رسول خدا
کی اوپر سی ہٹا لون اور ارادہ کیا مین نی کہ جناب امام حسین کو اوٹہا لون فَقَالَ دَعِیْهِ یَا اُمَّ سَلَمَةَ مَتٰی اَرَادَ اِلَّا نَحْدَارَ
اِنْحَدَرَ اَعْلَمِیْ اَنَّ مَنْ اٰذٰی مِنْهُ شَعْرَةً فَقَدْ اٰذَانِیْ پس حضرت نی فرمایا ای سلمہ رہنی دو حسین کو اسیطرح جسوقت
اسکا جی چاہیگا اوتر آویگا ای ام سلمہ جسنی میری حسین کی ایک بال کو اذیت دی اوسی مجہی اذیت دی یہ مقام تامل ہی اور جگہ
خاک اوڑانی کی ہی کہ جب حسین کا جناب رسول خدا کو اپنی سینی پر سی اوٹہانی مین ملال ہوا کہ حسینؑ کی خلاف خوشی نہو تو جس
اوسی حسین کی سینہ اقدس پر جلاد مقام کری اور رحم نہ کہائی اوسوقت کیا صدمہ ہوگا روح رسول خدا کو جب اوس لعین نی
یہ بی ادبی کی ہوگی اور امام غریب تین دن کی پیاس مین زیر خنجر تڑپی ہون گی کیا حال ہوگا محبوب کبریا کا جب اوسنی حسین
کی لاش پر گہوڑی دوڑانی کا ارادہ کیا ہوگا غرض کہ ام سلمہ فرماتی ہین پس مین حسین کو کہیلتی چہوڑ کی کسی کام کو گئی جب پہر
کی وہان پہنچی تو دیکہا حضرت بیساختہ روتی ہین پس مجہی نہایت تعجب ہوا اور قریب گئی مین اور عرض کی مین نی ای سید اور آقا میری
کیون روتی ہو نیر و تین آنکہین آپکی وَهُوَ یَنْظُرُ اِلٰی شَیْءٍ فِیْ یَدِهٖ وَیَبْکِیْ اور ہاتہ مین ایک چیز ہی کہ اوسی دیکہ دیکہکی روتے
ہین قَالَ مَا تَنْظُرِیْنَ قَالَتْ فَنَظَرْتُ وَاِذَا بِیَدِهٖ تُرْبَةٌ حضرت نی فرمایا دیکہتی ہو ای ام سلمہ ام سلمہ فرماتی ہین
پس مینی دیکہا تو ہاتہ مین حضرت کی خاک ہی فَقُلْتُ مَا هِیَ قَالَ فَاَتَانِیْ بِهَا اٰخِیْ جَبْرَئِیْلُ السَّاعَةَ وَقَالَ
لِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهٖ تُرْبَةُ کَرْبَلَاءَ وَهِیَ طِیْنَةُ وَلَدِكَ الْحُسَیْنِ وَتُرْبَةُ یُدْفَنُ فِیْهَا پس مینی
عرض کی ای حضرت یہ کیا ہی حضرت نی فرمایا یہ مٹی جبرئیل لائی ہین اور کہا مجہسی جبرئیل نی کہ ای رسول خدا یہ خاک کربلا ہی
یہ طینت تمہاری فرزند حسین کی ہی اور یہ مٹی ہی جسمین پیارا تمہارا دفن ہوگا پس ای ام سلمہ لی جا اس مٹی کو اور اسی
شیشی مین بحفاظت رکہو وَاِذَا رَاَیْتِهَا صَارَتْ دَمًا عَبِیْطًا فَاعْلَمِیْ اَنَّ وَلَدِیَ الْحُسَیْنَ قَدْ قُتِلَ
اور ای ام سلمہ جب دیکہنا اس خاک کو کہ خون تازہ ہو گیا ہی یقین جاننا کہ فرزند میرا حسینؑ قتل ہوا وَسَیَصِیْرُ ذٰلِكَ
مِنْ بَعْدِیْ وَبَعْدَ اَبِیْهِ وَاُمِّهٖ وَاَخِیْهِ اور قریب ہی کہ ہوگا یہ امر بعد میری اور علیؑ اور فاطمہ حسن کی یہ سنگی

پس وہ بولین کہ ای بیٹی پہوپہی تیری مثل تیری سر ننگی ہی فرأیت رأسہا مکشوفا ومنکبہا قد اسودت من الضرب
پس جب دیکہا مینی تو سر اونکا بہی کہلا ہی اور جسم مبارک اونکا ضرب تازیانون سی نیلگون ہی پس مین یہ حال دیکہکی بہت روئی
ثم جاء القوم ومعہم سیوف مسلولۃ بعد ازان قوم جفا کار تلوارین ننگی لیی ہوی واسطی ہماری لوٹنی کو
آئی اوسوقت مین اونسی جدا ہوگئی اب معلوم نہین کہ میری پہوپہی پر کیا گذری فبینما انا کذالک اذ دخل رجل ازرق
فتواریت عنہ فاطمہ صغرا فرماتی ہین کہ یہ ماجرا کہہ رہی تہی کہ ایک شخص کبود چشم تلوار کہینچی آیا پس مین اوسکی خوف سے
چہپ گئی راوی کہتا ہی کہ وہ شخص بیمار کربلا کی پاس آیا وہ حضرت ایک چمڑی پر لیٹی تہی فجذب النطع من تحتہ
پس اوس لعین نی وہ پوست بہی حضرت کی تلی سی کہینچ لیا اوسوقت حضرت زمین پر گر پڑی فاقبل القوم علی علی
بن الحسین لیقتلوہ ابو مخنف کہتا ہی پس لوگ تلوارین کہینچکی مستعد قتل امام زین العابدین پر ہوی فاطمہ صغرا
کہتی ہین کہ یہ حال دیکہکر مین سر پیٹنی لگی کہ پہوپہی زینب روتی ہوئی آئین فقالت ما کفاکم قتل الحسین اور روکے
بولین کہ ای ظالمو تمہین میری بہائی کا قتل کافی نہوا اس بیمار کی قتل سی تو ہاتہہ اوٹہاؤ روایت ہشتم

سوار شدن امام بر پشت رسول خدا اور روایت ام سلمہ و خائف بر پا آمدن جانور بر دیوار جناب فاطمہ صغرا و خبر دادن شہادت جناب امام حسین ع

روی انہ خرج النبی الی الصلوۃ والحسین متعلق بہ منقول ہی کہ ایک بار جناب
رسول خدا مسجد مین نماز کو تشریف لائی اور جناب امام حسین گود مین تہی فوضع النبی مقابل جنبہ وصلی
حضرت نی جناب امام حسین کو پہلو مین بٹہا لیا اور نماز پڑہنی لگی فلما سجد طال السجود فرفعت راسی من
القوم جب سجدی مین تشریف لیگئی تو نہایت طول دیا سجدی کو راوی کہتا ہی کہ مینی سر اوٹہایا کہ دیکہون سبب
طول سجدی کا ہی فاذا الحسین علی کتف رسول اللہ دیکہا مینی کہ جناب امام حسین رسول خدا کی پیٹہہ پر چڑہی
بیٹہی ہین جب حضرت نماز سی فارغ ہوی تو اصحاب نی عرض کی کہ یا حضرت آپ نی سجدی کو اسقدر طول کیون دیا ور پیش
ازین اسقدر آپ طول نہ دیتی تہی قال فنزل جبرئیل علی وقال یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ لا
ترفع راسک مادام ابنک علی رقبتک حضرت نی یہ سنکر ارشاد کیا کہ نازل ہوی مجہپر جبرئیل اوسوقت مین
کہ مین سجدی مین تہا اور فرزند میرا حسین میری پیٹہہ پر تہا پس کہا جبرئیل نی کہ ای رسول خدا پروردگار عالم بعد تحفہ درود
وسلام فرماتا ہی کہ ای رسول ہمارے اگرچہ حسین کو تم بہت دوست رکہتی ہو مگر ہم تمہاری حسین کو تمسی بہی زیادہ دوست
رکہتی ہین اب خوشی ہماری اسی مین ہی کہ حسین کو پیچہی نکرنا اور سر کو ہرگز نہ اوٹہانا جب تک حسین ہمارا پیارا تمہاری
گردن پر سی سبحان اللہ خیال کیجئی کیا مرتبہ امام حسین کا تہا پیش خداوند غفار وروی عن ام سلمۃ قالت
کان رسول اللہ ذات یوم معی فبینما ہو راقد علی الفراش جاء علی ودخلہ الینی

وَقَالَتْ یَا اَخِیْ وَاللّٰہِ قَتَلُوْا اَبَاکَ الْحُسَیْنَ فَمَا یَصْنَعُوْنَ بِنَا پس جناب فاطمہ صغرا روتی ہوئی آئین اور کہنے لگین ای بہائی کیا سوتی ہو اوٹہو قسم ہی خدا کی ہمارے بابا حسینؑ کو ظالموں نی بہوکا پیاسا شہید کیا اب دیکہئی ہمسی کیا سلوک کرین گی فَفَتَحَ عَیْنَیْہِ وَبَکٰی پس حضرت نی غش سی آنکہین کہولدین اور بی اختیار آنسو حضرت کی آنکہون سی جاری ہو

پہر حضرت نی فرمایا کہ ای خواہر ماجرا اس کا بیان کرو کہ میری پدر مظلوم کیونکر شہید ہوی فاطمہ نی کہا کہ ای بہائی جبسی بابا حسین میدان کو گئی تہی مین گوشہ خیمہ میں تنہا قریب دروازہ کی بیٹہی ہوئی روتی تہی کہ ناگاہ غیب سی کان مین یہ صدا آئی مَنْ لَکُنَّ بَعْدِیْ یَا زَیْنَبُ وَیَا سُکَیْنَۃُ وَیَا فَاطِمَۃُ افسوس ای زینب ای سکینہ ای فاطمہ صغرا ہم تو قتل ہوتی ہین بعد ہمارے تمہین کون دلاسا دیگا اور خاطرداری کریگا ثُمَّ قَالَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ پہر صدای اللہ اکبر میری کان مین آئی اسوقت تو ای بہائی یہ جہان روشن میری آنکہون مین تیرہ و تاریک ہوگیا اور بی اختیار باہر دروازی خیمہ کی نکل گئی فَرَاَیْتُ اَنَّ الْحُسَیْنَ وَاَصْحَابَہٗ مُجَزَّرِیْنَ کَالْاَضَاحِیْ عَلَی الرِّمَالِ پس دیکہا مینی کہ بابا حسینؑ مع اصحاب و عزیز سر کٹی ہوی مانند گوسفندان قربانی کی خاک و خون میں غلطان ریگ بیابان پر پڑی ہین وَالْخُیُوْلُ عَلٰی اَجْسَادِہِمْ تَجُوْلُ اور اعدا کی گہوڑی جسموں پر انکی دوڑتی ہیں وَاَنَا اُفَکِّرُ فِیْمَا یَقَعُ عَلَیْنَا اور مین اس سوچ مین تہی کہ دیکہئی اب یہ ظالم ہمین بہی مانند ہماری مردون قتل کرتی ہین یا اسیر کرتی ہین اِذَا رَجُلٌ عَلٰی ظَہْرِ جَوَادِہٖ یَسُوْقُ النِّسَاءَ بِکَعْبِ رُمْحِہٖ وَہُنَّ یَلُذْنَ بَعْضُہُنَّ بِبَعْضٍ وَیَتَسَاقَطْنَ عَلٰی وُجُوْہِہِنَّ کہ ناگاہ ایک خونخوار گہوڑی پر سوار ہات مین نیزہ لئی پیدا ہوا اور وہ لعین نیزہ عورتون کی پیٹہون پر مارتی تہا پس عورتین اوسکی خوف سی بہاگنی لگین اور ایک دوسری کی پناہ مانگتی تہی اور مونہہ کے بل گر گر پڑتی تہین اور یون فریاد و فغان کرتی تہین وَاجَدَّاہُ وَاَبَتَاہُ وَاقِلَّۃَ نَاصِرَاہُ وَاحُسَیْنَاہُ اَمَا مِنْ مُجِیْرٍ یُجِیْرُنَا ہای امی نانا رسول خدا ای بابا علی مرتضی افسوس کوئی ہمارا مددگار نہین ہای ای بہائی حسینؑ آیا کوئی اس گروہ مین مسلمان نہین ہی کہ ہمین پناہ دی کہ دختران فاطمہ زہرا لوٹی جاتی ہین ای بہائی مین اس حال کی مین خائف و لرزان تہی کہ ناگاہ نظر اوس شقی کی میری اوپر پڑی میں اوسی دیکہکی بہاگی کہ شاید بہاگ کے بچ جاؤن وَاِذَا بِکَعْبِ رُمْحِہٖ بَیْنَ کَتِفَیَّ فَسَقَطْتُ عَلٰی وَجْہِیْ وہ دوڑا اور نوک نیزہ اوسکی میری پشت پر لگی پس مونہہ کی بہل گر پڑی اوس دشمن خدا نی میری کانوں کو چیر کی گوشوارے اوتار لیے اور میری مونہہ پر خون بہتا تہا اور چادر میری لیکر چلا گیا اور مین بیہوش ہو گئی جب ہوش مین آئی فَرَاَیْتُ اَنَّ عَمَّتِیْ تَبْکِیْ وَتَقُوْلُ پس دیکہا مینی کہ پہوپہی میر زینب سرہانی میری کہڑی روتی ہین اور یون فرماتی ہین قُوْمِیْ وَمُضِیْ مَا اَعْلَمُ مَا جَرٰی عَلَی الْبَنَاتِ وَاَخِیْکِ الْعَلِیْلِ اٹہ فاطمہ غش مین پڑی ہوئی ہو اٹہو دیکہین کہ دختران فاطمہ پر اور تیری بیمار بہائی پر کیا گذری فَقُمْتُ وَقُلْتُ یَا عَمَّتَاہُ ہَلْ مِنْ خِرْقَۃٍ اَسْتُرُ بِہَا رَاْسِیْ عَنْ اَعْیُنِ النَّظَّارِ پس کہڑی ہوئی مین اور بولی ای پہوپہی کوئی کپڑا ہی کہ سر اپنا ڈہانپون اور مونہہ نامحرمون سی اپنا چہپاؤن فَقَالَتْ یَا بُنَیَّۃُ عَمَّتُکِ مِثْلُکِ

ایک شخص سے پوچھا میں نے کہ یہ بزرگ کون ہیں پس اوسنے کہا تو انہیں نہیں جانتا هٰذَا مُحَمَّدُنِ الْمُصْطَفٰى وَهٰذَا
عَلِيُّ بْنُ الْمُرْتَضٰى وَهٰذِهٖ فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ ایک ان میں محمد مصطفیٰ ہیں اور ایک علی مرتضیٰ اور یہ بی بی سیاہ
پوش فاطمہ زہرا دختر رسول خدا ہیں فَقُلْتُ مَالِيْ اَرَاهُمْ لَابِسِيْنَ السَّوَادَ وَهُمْ مَحْزُوْنِيْنَ کہا میں نے کہ یہ سیاہ
کپڑے کیوں پہنے ہیں اور غمگین کیوں ہیں جواب میں کہا اوسنے اَلَيْسَ هٰذَا يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ يَوْمَ مَقْتَلِ الْحُسَيْنِ فَهُمْ
مَحْزُوْنُوْنَ لِاَجْلِ ذٰلِكَ اے غافل تجھے معلوم نہیں ہے کہ آج روز عاشورا اور شہادت امام حسین ہے اس باعث سے
یہ خاصگان خدا غم میں اپنے فرزند کے سیاہ پوش ہیں پس میں جناب سیدہ کے قریب گیا اور عرض کی میں نے يَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
اِنِّيْ عَطْشَانٌ اے دختر رسول خدا و شفیعہ روز جزا ایک جام آب دو کہ میں شدت سے پیاسا ہوں فَنَظَرَتْ اِلَيَّ شَزْرًا
وَقَالَتْ جناب فاطمہ نے غصے سے مجھے دیکھکر فرمایا اَنْتَ الَّذِيْ تُنْكِرُ فَضْلَ الْبُكَاءِ عَلٰى مُصَابِ وَلَدِيْ
الْحُسَيْنِ مُهْجَةِ قَلْبِيْ وَقُرَّةِ عَيْنِيْ الشَّهِيْدِ تو وہی شخص ہے جو انکار کرتا تھا میرے میوۂ دل اور نور چشم حسین
شہید پر رونیکے ثواب کا اب مجھسے امید وار جام کوثر کا ہے پس وہ شخص خواب سے چونک پڑا میں اور بہت اپنی خطا پر نادم ہوا اور
بہت استغفار کی خدا سے اور جن سے بحث کی تھی اون سے بیان کیا اور توبہ کی پس حضرات سنا حال جناب سیدہ کہ اپنی فرزند کے
ماتم میں سیاہ پوش ہیں اور نالان و گریان ہیں اور احادیث صحیحہ میں بھی وارد ہے کہ جناب فاطمہ اسطرح جنت میں نعرے
مار کے روتی ہیں کہ سب ملائکہ تسبیح موقوف کر کے رونے لگتے ہیں پس جائے انصاف ہے کیونکر نہ روئے وہ ماں کہ جسکی فرزند پر یہ ظلم
وستم ہوئے ہوں آوارہ وطنی ایکطرف تین دن کی پیاس ایک سمت داغ اقربا ایکطرف اب سنیئے احوال اوس شہید کا اور روئیے اور
جناب سیدہ کو اپنے سے خوش کیجئے روایات صحیحہ میں وارد ہوا ہے کہ جب جناب امام حسینؑ قریب کربلا پہنچے تو عمر سعد پچاس ہزار
سوار برائے قتل شاہ ابرار ہمراہ لیکر روانہ ہوا لَيْسَ فِيْهِمْ شَامِيٌّ وَلَا حِجَازِيٌّ بَلْ جَمِيْعُهُمْ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ
کوئی اون اشقیا میں شامی تھا نہ حجازی بلکہ سب اہل کوفہ تھے اکثر وہی بیچیا تھے جنہوں نے نامہاے پر دغا جناب امام حسین کو
لکھے تھے کہ یا حضرت جلد آیئے کہ فوج کثیر آپکی مدد کو موجود ہے ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ مَعَ خَمْسِيْنَ اَصْحَابِهٖ وَثَمَانِيَةٍ
وَعِشْرِيْنَ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ پھر جناب امام حسین پچاس اصحاب اور اٹھائیس عزیزوں سے وارد صحرائے کربلا ہوئے مِنْهُمْ
مَنْ بَلَغَ الْحُلُمَ وَمِنْهُمْ مَنْ لَا يَبْلُغُهٗ اون میں سے بھی بعضے بلوغ کو پہنچے تھے اور بعضے حد بلوغ کو نہ پہنچے تھے
عمر سعد ملعون نے حضرت کو پانی پر اوترنے ندیا ناچار امام غریب نے خیمہ اوس جگہہ کیا کہ جہاں پانی نہ تھا پس نقارۂ جنگ امام حسین
کی مسلح و مکمل رہتی تھی کہ مبادا قوم اشقیا خیموں پر نہ آئے حَتّٰى اَنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ مَرِضَ مَرَضًا شَدِيْدًا یہانتک
کہ امام زین العابدینؑ گرمی لو وغیرہ سے انہیں دنوں میں بیمار ہوئے اور ایسی بیماری عارض ہوئی کہ طاقت کھڑے ہونیکی
زایل ہوگئی تھی غش میں پڑے رہتے تھے حَتّٰى اَنَّ الْحُسَيْنَ لَمَّا قُتِلَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ نَائِمًا یہانتک کہ جسوقت
جناب امام مظلوم شہید ہوئے تو سید الساجدین بیہوش پڑے ہوئے تھے فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ الصُّغْرٰى عِنْدَهٗ

کتاب بحار میں فرمایا ہے کہ میں نے بعض کتب علمائے شیعہ میں لکھا دیکھا ہے کہ اونہوں نے سید حسینی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے
کہ میں مجاور تھا جناب امام رضا کے مشہد مقدس کا ایک جماعت مومنین کے ساتھ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْعَاشِرِ مِنَ
الْمُحَرَّمِ اِبْتَدَءَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِنَا يَقْرَءُ مَقْتَلَ الْحُسَيْنِ جب روز دہم ماہ محرم کا ہوا ایک شخص نے ہماری جماعت
میں سے احوال شہادت جناب سید الشہدا کا پڑھنا شروع کیا فَوَرَدَتْ رِوَايَةٌ عَنِ الْبَاقِرِ اَنَّهُ قَالَ جب وہ شخص
اس روایت تک پہنچا کہ جناب امام محمد باقر نے فرمایا مَنْ ذَرَفَتْ عَيْنَاهُ عَلٰى مُصَابِ جَدِّيَ الْحُسَيْنِ
وَلَوْ مِثْلَ جَنَاحِ الْبَعُوْضَةِ جس شخص کی آنکھوں سے آنسو برابر پر پشہ کی غم جناب امام حسین میں باہر آئے غَفَرَ اللّٰهُ
ذُنُوْبَهٗ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ حق تعالیٰ اپنی رحمت سے اوسکے گناہوں کو بخشیگا اگرچہ کثرت اوسکے
گناہوں کی مانند کف دریا ہو وَكَانَ فِي الْمَجْلِسِ مَعَنَا جَاهِلٌ مُرَكَّبٌ يَدَّعِي الْعِلْمَ وَلَا يَعْرِفُهٗ
اور اوس مجلس میں ایک شخص جاہل تھا کہ دعویٰ علم کا کرتا تھا اور اپنی عقل ناقص پر اعتماد رکھتا تھا حاضر تھا فَقَالَ
لَيْسَ هٰذَا بِصَحِيْحٍ وَالْعَقْلُ لَا يَعْتَقِدُهٗ پس بولا یہ صحیح نہیں ہے اور عقل میں نہیں آتی یہ بات کہ برابر
پر پشہ کی آنسو پر یہ ثواب عظیم ملے فَكَثُرَ الْبَحْثُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهٗ وَافْتَرَقْنَا مِنْ ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ
وَهُوَ مُصِرٌّ فِيْ تَكْذِيْبِ الْحَدِيْثِ پس جب ایسی بیہودہ بات کہی اوس نے ہم میں اور اوس میں دیر تک
بحث رہی یہاں تک کہ وہ مجلس متفرق ہوئی اور وہی کہتا تھا کہ یہ حدیث غلط ہے غرض رات کو وہ شخص سویا
فَرَاٰى فِيْ مَنَامِهٖ كَاَنَّ الْقِيَامَةَ قَدْ قَامَتْ پس خواب میں دیکھا اوس نے کہ گویا قیامت قائم ہوئی
ہے وَحُشِرَ النَّاسُ وَنُصِبَ الْمَوَازِيْنُ وَامْتَدَّ الصِّرَاطُ وَوُضِعَ الْحِسَابُ وَنُشِرَتِ الْكُتُبُ
اور تمام خلائق اوس صحرا میں حاضر کی گئی ہے اور ترازو میں اعمال کھڑی ہیں اور صراط کو دی جہنم پر کھینچا ہے اور دیوان
عمل کھولے ہیں وَاُسْعِرَتِ النِّيْرَانُ وَزُخْرِفَتِ الْجِنَانُ وَاشْتَدَّ الْحَرُّ اور آتش جہنم کو روشن کیا ہے
اور بہشت کو آراستہ کیا ہے اور گرمی آفتاب کی شدت زیادہ ہوئی ہے وَاِذَا هُوَ قَدْ عَطَشَ عَطَشًا شَدِيْدًا
وَبَقِيَ يَطْلُبُ الْمَاءَ فَلَا يَجِدُهٗ اوس وقت تشنگی عظیم نے اوسپر غلبہ کیا ہر طرف طلب آب میں حیران و سرگردان
پھرا لیکن نہ پایا فَالْتَفَتَ يَمِيْنًا وَشِمَالًا وَاِذَا بِحَوْضٍ عَظِيْمِ الطُّوْلِ وَالْعَرْضِ وہ شخص کہتا ہے
کہ پس جب میں نے دست راست کی طرف نگاہ کی دیکھا کہ ایک حوض ہے نہایت وسیع و طویل و عریض فَقُلْتُ
فِيْ نَفْسِيْ هٰذَا هُوَ الْكَوْثَرُ فَدَنَوْتُ مِنْهُ میں نے اپنے دل میں کہا کہ یہ کوثر ہے پس قریب گیا میں اوسکے وَاِذَا
عِنْدَ الْحَوْضِ رَجُلَانِ وَامْرَاَةٌ اَنْوَارُهُمْ تُشْرِقُ عَلَى الْخَلَائِقِ اور کنارے حوض کے دو مرد اور
ایک عورت کو دیکھا کہ نور جمال سے انکے تمام محشر روشن ہے وَهُمْ مَعَ ذٰلِكَ يَلْبَسُوْنَ السَّوَادَ وَهُمْ بَاكُوْنَ
وَمَحْزُوْنُوْنَ باوجود اس حسن و جمال کے وہ کپڑے سیاہ پہنے ہیں اور بے اختیار رو رہے ہیں اور غمگین ہیں اوس وقت

سونگھتا تھا اور کبھی بوسے لیتا تھا وَيُمَرِّغُ نَاصِيَتَهُ عَلَيْهِ اور پیشانی کف پا پر ملتا تھا وَهُوَ مَعَ ذٰلِكَ يَصْهَلُ
وَيَبْكِي بُكَاءَ الثَّكْلٰى اور نعرے مارتا تھا اور روتا تھا مثل اوس عورت کی کہ جسکا بچہ مرتا ہے اور وہ روتی ہے یہ حال دیکھکے
سب سمجھ گئی تھی فَوَضَعَ نَاصِيَتَهُ فِي دَمِ الْحُسَيْنِ ثُمَّ اَقْبَلَ يَرْكُضُ نَحْوَ خَيْمَةِ النِّسَاءِ وَهُوَ يَصْهَلُ
پھر خون سے پیشانی اپنی رنگین کرکے مانند فریادیوں کے چلا سوے خیمہ اہلبیت کے تا دختران فاطمہ کو خبر کرے اور نعرے کرتا تھا
راوی کہتا ہے کہ جب آواز اسپ زینب خاتون نے سنی تو سکینہ سے فرمایا هٰذَا فَرَسُ اَخِي قَدْ اَقْبَلَ
لَعَلَّ مَعَهُ شَيْئًا مِنَ الْمَاءِ اے سکینہ یہ گھوڑا تو میرے بھائی حسین کا بولتا ہے در خیمہ پر آئے سکینہ شاید میرے
بھائی حسین آئے ہیں یقین ہے کہ تیرے لیے پانی لاتے ہوں پس جناب سکینہ یہہ بشارت سنکے خوشی خوشی در خیمہ پر آئیں کہ اپنے بابا
زیارت کریں فَلَمَّا نَظَرَتْهُ فَاِذَا هِيَ عَارِيَةٌ مِنْ رَاكِبِهَا وَالسَّرْجُ خَالٍ مِنْهُ جب سکینہ خاتون
نے در خیمہ پر آکے دیکھا گھوڑے کی پیشانی خون سے بھری پیٹھ خالی باگیں کٹی کھڑا ہوا ہے یہ صورت گھوڑے کی دیکھ کے عجب
حال ہوا سکینہ کا مقنعہ سر سے پھینک دیا اور رو رو کے باواز بلند کہا يَا عَمَّتِي قُتِلَ وَاللّٰهِ اَبِي واللہ اے پھوپھی بابا میرے
حسین شہید ہوے وہ جناب زینب نے یہ آواز سنکے ایک چیخ ماری پھر تو سب بیبیاں گریبان پھاڑ کے مونہہ پر طمانچے
مارتیں در خیمہ پر آئیں اور گرد گھوڑے کے کھڑی روتی تھیں اور ام کلثوم پیشانی پر اوسکے ہات رکھ کے فریاد وا محمداہ واعلیاہ
واحسناہ کرتی تھیں اور کہتی تھیں يَا جَدَّاهُ هٰذَا حُسَيْنٌ صَرِيْعٌ بِكَرْبَلَا اے نانا رسول خدا یہ نواسا
تمہارا ہے حسین جسے تم کاندھے پر چڑھاتے تھے ٹکڑے ٹکڑے زمین کربلا پر پڑا ہے اس شکل سے مَحْزُوْزُ الرَّاْسِ مِنَ الْقَفَا
مَسْلُوْبُ الْعِمَامَةِ وَالرِّدَاءِ کہ سر اوس پیاسے کا تو پس گردن سے جدا کیا ہے اور سر سے اوسکے عمامہ اور دوش مبارک
سے ردا اوتار لی ہے ثُمَّ غُشِيَ عَلَيْهِمَا پھر اتنا روتیں جناب ام کلثوم کہ روتے روتے بیہوش ہوگئیں اور وہ گھوڑا
روتا تھا اور پچھاڑیں کھاتا تھا وَيَضْرِبُ رَاْسَهُ عَلَى الْاَرْضِ حَتّٰى مَاتَ آخر اس قدر اوسنے سر اپنا زمین پر دے
دے مارا کہ مر گیا جائے گریہ ہے کہ جانور کو یہ صدمہ ہوا اور عمر سعد لعین نے حکم کیا کہ جلادو خیموں کو مع اہلبیت حسین
پس ظالموں نے دوڑ کے آگ لگادی فَعِنْدَ ذٰلِكَ خَرَجْنَ النِّسَاءُ مُكَشَّفَاتِ الرُّؤُوْسِ مُنْتَشِرَاتِ
الشُّعُوْرِ لَاطِمَاتِ الْوُجُوْهِ بَاكِيَاتِ الْعُيُوْنِ پس اوسوقت سب اہلبیت حضرت خیمہ سے باہر نکل کے
کس شکل سے کہ مونہہ اونکے کھلے ہوے بال بکھرے ہوے روتی مونہہ پر طمانچے مارتی بلواے عام میں کہ جنکی ماں کا جنازہ شب کو
اوٹھا تھا وَفِي حُجُوْرِهِنَّ اَطْفَالٌ يَبْكُوْنَ لِلْخَوْفِ وَالْاِضْطِرَابِ اور گودیوں میں انکی ننھے ننھے
بچے شورش سے ملعونوں کی اور آگ لگی دیکھکے ڈر ڈر کے روتے تھے روایت ملا محمد باقر سے

انکار کرنا ایک شخص کا ثواب گریہ کا پھر بیان کرنا فاطمہ صغرا کا
احوال ظلم اشقیا جناب امام زین العابدین سے ملا محمد باقر نے

دن کا پیاسا ظالمون مین کہڑا فریاد کرتا ہی اور ہر طرف سی تیر و نیزی چلتی ہین اور تلوارین اسکی جسم نازنین پر پڑتی ہین تا آنکہ
یہ چور چور ہو کر چاہتا ہی کہ زمین پر گر پڑی پس اوسوقت یہ گہوڑا اسی طرح بیٹھ گیا ہی جیسا اسوقت دیکہا تہی اور نور نظر میرا
زمین پر گر کی بیہوش ہو گیا ہی فَعِنْدَ ذٰلِكَ بَكَى الْحَاضِرُوْنَ بُكَاءً اَشَدَّ شَدِيْدًا یہ حال سنکی تمام حضار مجلس مضطر ہو کر
رونی لگی راوی کہتا ہی کہ جب وہ وقت آیا کہ جسکی خیال مین رسول خدا روتی تہی اور جناب امام حسین زخمی گہوڑی پر جہومتے
تہی کہ ناگاہ ایک شقی بی اسن ورسی نیزہ مارا کہ قریب تہا کہ گہوڑی سی گر پڑین پر سنبہل گئی مگر گہوڑی نی جو یہ حال دیکہا بہت
رویا اور مثل سواری اول سامنی سی ہاتہہ اور پاؤن زمین پر پہیلا کی بیٹہ گیا اور وہ حضرت خانہ زین سی زمین پر آئی ذکر
اَبُوْ مِخْنَفٍ وَغَيْرُهُ فَبَقِيَ الْحُسَيْنُ مَكْبُوْبًا عَلَى الْاَرْضِ الرَّمْضَاءِ ثَلٰثَةَ سَاعَاتٍ ابو مخنف وغیرہ نی ذکر
کیا ہی کہ جب حضرت گہوڑی سی زمین پر گری تو تین ساعت مونہہ کی بہل سنگریزہ ہای زمین گرم پر پڑی رہی اور بسکہ سر قدس پر
زخم بیشمار لگی تہی تو سر زمین سی اوٹہا سکتی تہی بلکہ کبہی بیہوش ہو جاتی تہی اور جب ہوش مین آتی تہی تو با آواز ضعیف و نحیف
فرماتی تہی وَيْلَكُمْ قَتَلْتُمْ اَنْصَارَنَا وَاَقْرِبَاءَنَا عَلَى الظَّمَاءِ فَاَرَدْتُمْ اَنْ تَقْتُلُوْنِيْ وای ہو تم پر
قتل کیا تمنی میری انصارون اور عزیزون کو پیاسا اب ارادہ میری قتل کا کرتی ہو لیکن ای ظالمون مین بہت پیاسا ہون
تہوڑا سا پانی پلا دو پہر قتل کرنا راوی کہتا ہی کہ اوسوقت حال امام مظلوم کا یہ تہا کہ دونو ہونٹ خشک ہو گئی تہی اور بار بار
زبان مبارک کو چباتی تہی اور فرماتی تہی افسوس مین نہایت پیاسا ہون آیا تم مین سی کوئی ایسا نہین ہی کہ مجہی اس شدت
تشنگی مین پانی پلائی نہین جانتی تم کہ بابا میری ساقی کوثر ہین فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ عَسْكَرِ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ يَا حُسَيْنُ
هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ وَاللّٰهِ لَا اَذُقْتُ مِنْهُ قَطْرَةً حَتّٰى تَذُوْقَ الْمَوْتَ ایک شقی سنگدل جواب مین
اوس مظلوم کی لشکر عمر سعد سی بولا ای حسین بہت دشوار ہی بہت دشوار ہی کہ ہم تمہین پانی دین قسم ہی خدا کی کہ ایک قطرہ
ندین گی تا آنکہ یونہین تم پیاسی مرجاؤ فَنَادٰى عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ فِيْ اَصْحَابِهٖ عَجِّلُوْهُ وَاقْتُلُوْهُ یہ حال دیکہہ کے
عمر سعد لعین اپنی اصحاب کو پکارا او ای ہو تم پر جلدی کرو فرزند زہرا کی قتل مین فَانْتَدَبَ لِقَتْلِهٖ سَبْعُوْنَ رَجُلًا
كُلٌّ مِنْهُمْ يَتَبَادَرُ عَلٰى اَجْزِ رَاْسِهٖ حکم سی اوس شقی کی واسطی قتل فرزند رسول خدا کی ستر نامرد دوڑی اور
ہر ایک چاہتا تہا کہ پہلی سر اقدس کو وہی شقی کاٹ لی آخر اوس پیاسی کو شہید کیا راوی کہتا ہی کہ جب وہ لعین وہان سے
ہٹی تو وہ گہوڑا اون حضرت کا دوڑتا پہرتا تہا عمر سعد بولا پکڑ لاؤ اوس گہوڑی کو کہ یہ گہوڑا رسول خدا کی سواری کا ہی جب
وہ شقی اوسی پکڑنی کو آئی فَجَعَلَ يَرْفُسُ بِرِجْلَيْهِ وَيَكْدُمُ بِفَمِهٖ پس وہ گہوڑا کسی کو ٹاپ سی مارتا تہا اور کسی کو مونہہ سے
مارتا تہا تا آنکہ اوسنی ایک جماعت کثیر کو واصل جہنم کیا عمر بولا چہوڑ دو دیکہین تو مجہی کہ یہ گہوڑا کیا کرتا ہی فَلَمَّا اَمِنَ
جَعَلَ يَتَخَطَّى الْقَتْلٰى يَطْلُبُ الْحُسَيْنَ جب گہوڑی نی امن پائی ایک ایک لاش کو دیکہتا تہا طلب نعش
امام حسین مین جو ہین پایا اوسنی حضرت کو فَجَعَلَ يَشُمُّ رَائِحَتَهٗ وَيُقَبِّلُهٗ بِفَمِهٖ پس کبہی تو پیاری بو ی حضرت

جنت مین خداوند عالم فرمائیگا کہ شفاعت ان کی قبول کی مینی لیکن حسین نی اپنی وعدہ پر وفا کی مین بہی اوسکی رونیوالونکو
اوسکی سامنی بخشونگا اور اوسکی حوالی کرون گا کہ وہ اپنی ساتہہ اپنی رونیوالونکو جنت مین لیجائی کہ ناگاہ اوسوقت جناب سید الشہدا
معہ شہدای کربلا میدان حشر مین آوین گی اور بعضی روایتون مین ہی کہ اوسی شکل سی ہاتہہ صدپارہ سر اقدس ہاتہہ پر لیتی آئے ہو
زیر عرش عرض کرینگی رَبِّ اُشَفِّعْنِی فِی مَنْ بَکٰی عَلٰی مُصِیْبَتِی ای پروردگار میری بخش میری خاطر سی اونہی جو رویا
میری مصیبت سنکی پروردگار عالم فرمائیگا ای حسین برگزیدہ میری مینی تیری رونی والون کو بخشا اور مختار انکا تجہی کیا
اب اپنی ساتہہ بہشت مین لیجا جناب امام حسین بہت شادان و فرحان اپنی غلامون کو لی کی داخل جنت ہون گی خوشا
حال اون کا جو ونہین حال حضرت خامس آل عبا پر حضرات رووا وس جناب پر کہ رولی ہین او پر رسول خدا قبل از
شہادت اوس مظلوم کی نُقِلَ اَنَّ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ فَرَسًا جَاءَ بَیْنَ یَدَیِ الْحُسَیْنِ فَیَنْظُرُ اِلَیْہِ
ملیا کے چنانچہ منقول ہی کہ ایک گہوڑا جناب رسول خدا کی سواری کا تہا جسوقت وہ سامنی جناب امام حسین کے
آتا تہا تو حضرت بنظر شفقت غور سی دیکہتی تہی وَعَیْنَاہُ تَمْتَلِیَانِ بِہٖ دُمُوْعًا اور آنکہون مین امام حسین کے
آنسو بہر آتی تہی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ذَاتَ یَوْمٍ اَتَرْکَبُ عَلَیْہِ ایکدن جناب رسالت مآب نی فرمایا
ای پارہ جگر میری ای حسین تو کیون اسقدر غور سی اسکو دیکہتا ہی ای نور دیدہ میری تو اسکو پیار کرتا ہی آیا تیرا
جی چاہتا ہی اسپر سوار ہونی کو قَالَ نَعَمْ جناب امام حسین نی عرض کی ای نانا مین اس گہوڑیکو تمہاری
نہایت پیار کرتا ہون اور جی چاہتا ہی سیر اسپر سوار ہونی کو اور سن شریف اون حضرت کا چہہ برس کا تہا فَطَلَبَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ الْفَرَسَ پس جناب رسول خدا نی فرمایا لاوا اوس گہوڑیکو ثُمَّ جَاءَ وَجَلَسَ وَوَضَعَ یَدَیْہِ
وَرِجْلَیْہِ عَلَی الْاَرْضِ یہ سنکی وہ گہوڑا آہستہ آہستہ امام مظلوم پاس آیا اور زمین پر بیٹہہ گیا اور ہاتہہ اور
پاؤن زمین پر پہیلا دیتی گویا وہ بہی مشتاق تہا کہ دلبر زہرا میری پیٹہہ پر سوار ہو فَرَکِبَ عَلَیْہِ الْحُسَیْنُ پس
جناب امام حسین سوار ہوی اور وہ گہوڑا الیکی رسان سی کہڑا ہو گیا سب اصحاب نہایت خوش ہوی ثُمَّ بَکٰی
رَسُوْلُ اللّٰہِ بُکَاءً شَدِیْدًا حَتّٰی تَبَلَّتْ لِحْیَتُہٗ بِالدُّمُوْعِ سب تو خوش ہوی مگر جناب رسول خدا
کچہہ یاد کرکی بیساختہ رونی لگی اور اس شدت سی روی کہ تمام ریش مقدس آنسوون سی تر ہو گئی فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
مَا یُبْکِیْکَ اصحاب یہ حال دیکہکی حیران ہوکی پوچہنی لگی یا رسول اللہ اسوقت سبب آپکی رونیکا کیا ہی کہ یہ
مقام خوشی اور شادی کا ہی کہ آپ کا پارہ جگر پہلی پہل گہوڑی پر سوار ہوا فَقَالَ اَبْکِیْ لِلْحُسَیْنِ حضرت رسول کے
بولی آہ مین روتا ہون حال پر اپنی حسین مظلوم غریب کی کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی ابْنِیَ الْحُسَیْنِ بَعْدَ مَا
اَصَابَ عَلٰی جَسَدِہٖ جَرَاحَاتٌ کَثِیْرَۃٌ کَادَ اَنْ یَّقَعَ عَلَی الْاَرْضِ فَعِنْدَ ذٰلِکَ
جَلَسَ ہٰذَا الْفَرَسُ آہ آہ گویا دیکہتا ہون مین کہ بعد قتل عزیز و انصار کی یہ فرزند میرا حسین تن تنہا مین

فَتَلْتَهِبُ نَارُ جَهَنَّمَ فَيَضْرِبُوْنَ مِنْ تِلْكَ الدُّمُوْعِ لِقَطْرَةٍ عَلَى النَّارِ پس جب روز قیامت ہوگا تو آتش جہنم شعلہ ور ہوگی پس وہ فرشتی اون آنسوون مین سی ایک قطرہ اوس اگ مین ڈالین گی فَتَنْهَرِبُ النَّارُ عَنِ الْبَاكِيْ عَلَى الْحُسَيْنِ مَسِيْرَةَ سِتِّيْنَ اَلْفَ فَرْسَخٍ پس ساٹھہ ہزار فرسخ آتش جہنم گریہ کنندگان حسین مظلوم سی بہاگ جائیگی اور کلینی نی بسند معتبر جناب امام جعفر صادق سی روایت کی ہی کہ اون حضرت نی فرمایا روز قیامت کو جب خلایق اولین و آخرین عرصہ محشر مین جمع ہونگی تو پہلی حساب امت رسول خدا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ سے کیا جائیگا فَكَانَ الرِّجَالُ مِنْ اُمَّتِهٖ لَيْسَ فِيْ صُحُفِهِمْ خَيْرٌ پس بہت سی شخص امت رسول خدا سی ایسی ہونگے کہ نامہ عمل اونکی حسنات سی خالی ہونگی فَيَقُوْلُ الْمَلٰٓئِكَةُ يَا رَبِّ مَا تَاْمُرُ لِهٰٓؤُلَآءِ پس ملائکہ جناب الٰہی مین عرض کرینگی یا احکم الحاکمین جو حکم ان گنہہ گارون کی حق مین ہو وہ ہم بجا لاوین پس حکم خداوند عالم ہوگا لیجاو انہین طرف آتش دوزخ کی جب ملائکہ اونکو لی چلین گی سوی جہنم تو پہر خطاب ارحم الراحمین ملائکہ کو ہوگا کہ پہیر لاو اونکو کہ مجہے انپر رحم آتا ہی اسواسطی کہ یہ میری حبیب کی فرزند سی محبت رکہتی تہی دنیا مین پس وہ موتی انکی جو صدف رحمت مین ہماری امانت ہین وہ اونکو دو اور لیجاو پیش آدم اور انبیاء مرسلین اور کہو کہ پہچانو ان موتیون کو اور قیمت اسکے مقرر کر دو کہ ہم ان کی خریدار ہین پس وہ فرشتی اونکو لئی ہوی آتین گی حضرت آدم پاس اور حکم خالق بیان کرینگی حضرت آدم کہین گی کہ خداوندا نہین پہچانتا مین ان موتیون کو اور نہین کہہ سکتا قیمت انکی کہ عجب یہ گوہر بیبہا ہین پہر جا نینگے حضرت نوح و حضرت ابراہیم کی پاس پس اسیطرح ہر ایک نبی ارشاد فرمائیگا یہ سکی ملائکہ جناب الٰہی مین عرض کرینگی کہ پروردگار عالم عجب موتی ہین یہ کہ کوئی نبی ان کی قیمت نہین کہہ سکتا فَقَالَ يَا مَلٰٓئِكَتِيْ ائْتُوْنِيْ بِمُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ پس فرمائیگا پروردگار عالم اب لاو تم ہماری حبیب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ کو اور علی مرتضی اور فاطمہ زہرا کو اوسوقت آوینگی رسول خدا اور علی مرتضی سر ہای مقدس پر تاج شفاعت رکہی ہوی کہ پانچ گوشی اوس تاجکی ہونگے اور ہر گوشہ مین ایک یاقوت سرخ بہشت سی نصب ہوگا اور تخت جواہر نگار جنت پر سوار اور حلہ ہای بہشت پہنی ہو اور جناب فاطمہ ناقہ جنت پر سوار اور کئی ہزار فرشتی جلو دار حضور پروردگار مین حاضر ہونگی کہ نور جمال سی اونکی تمام صحرای قیامت روشن ہوجائیگا اور اوترکی کہڑی ہونگی فَقَالَ اللّٰهُ لَهُمْ اَتَعْرِفُوْنَ هٰذِهِ اللُّؤْلُؤَ پس ارشاد کریگا پروردگار عالم کہ ای محمد صلی اللہ علیہ و آلہ اور ای علی و فاطمہ آیا تم ان موتیون کو پہچانتی ہو پس انہین پہچانو اور قیمت انکی کہو کہ مین خریدار ہون انکا پس وہ بزرگوار اون موتیون کو دیکہین گی تو بی اختیار ایسا روئینگے کہ انکی رونی سی تمام اہل محشر رونی لگین گی اور عرض کرینگی ای پروردگار عالم یہ تو وہ آنسو ہین کہ انہون نی ہمارے پارہ جگر حسین کی مصیبت مین بہائی ہین اور تونی صدف رحمت مین انہین امانت رکہا تہا ای رحیم قیمت انکے یہ ہی اَنْ تَغْفِرَ لَهُمْ ذُنُوْبَهُمْ وَتُسْكِنَهُمْ فِي الْجَنَّةِ مَعَنَا بخشدی گناہ انکی اور جگہہ دی انکو نزدیک ہمار

شقی کی قتل حسین میں برآئیں مگر گھوڑی دوڑانا باقی رہا ہی کون ہی تم میں سی کہ ابن زیاد کو خوش کری اب نعش حسین پر
گھوڑی دوڑائی پس نکلی لشکر سی دس ملعون اسحاق ابن حیوہ اور اخنس ابن مرثد اور حکیم ابن طفیل اور عمر ابن صبیح صیداوی
اور رجا بن منقذ اور سالم ابن خثیمہ اور صالح بن وہب اور واخط ابن ناعم اور ہانی ابن ثبیت اور اسید ابن مالک روایت ہے
کہ جب جناب زینب نے یہ حال سنا صاحت وبکت ولطمت وجہہا بے اختیار وہ صاحبزادی نعرہ
مار کی رونی لگیں اور مونہہ مدینی کیطرف کرکی چلاتی تہیں ای نانا رسول خدا دیکہو حال حسین کا اوسی کس ظلم و سختی سی پیاسا
قتل کیا ہی شمر ارادوا ان یوطؤا الخیل علی جثته اس ظلم و ستم پر اب چاہتی ہیں کہ اوسکی نعش پر گھوڑی دوڑائیں
کبہی اون ظالموں سی خطاب کرکی فرماتی تہی کہ ای ظالمو تم میں ایسا کوئی نہیں کہ میری بہائی کو بچائی کون سنتا تہا فریاد اوس
مظلومہ کی فانتدبوا فداسوا الحسین بحوافر خیولہم پس ان دسوں اشقیائی گھوڑی دوڑائی نعش حضرت پر
اور جسم حضرت کو پامال سم اسپان کیا حتی رضوا ظہرہ وصدرہ یہان تک کہ استخوان پشت و سینہ سب ریزہ ریزہ
ہوگئی کہاں تہیں فاطمہ زہرا کہ وہ تو تاخیر پوشاک عید سی پریشان تہیں اور روتی تہیں پس کیا حال ہوتا ان معصومہ کا جو
دیکہتیں اوسوقت اپنی حسین کو کہ بی سر جلتی ریت پر عریان پڑا تہا اور گھوڑی اوس جسم پر دوڑتی تہی پس راوی کہتا ہی کہ
جب وہ شقی ابن زیاد پاس آکی کہڑی ہوی کوفی میں تو اوسنی پوچہا کہ تم لوگ کون ہو وہ شقی بولی ہم وہ شقی ہیں جنہوں نے
جسم حسین پر گھوڑی دوڑائی ہیں حتی طحن جناجن صدرہ تا آنکہ پس گئی استخوان سینہ حسین کی اوس شقی نے
کچہ تہوڑا سا انعام دلایا عمرو بن زاہد مورخ کہتا ہی کہ میں نی اون دسوں کی حسب و نسب کی تلاش کی تو وہ سب حرامزادے
تہی جب مختار نی خروج کیا فشد ایدیہم وارجلہم بسکک الحدید واوطی الخیول ظہورہم
حتی ہلکوا اسیر مختار نی باندہی دست وپانوں اور لٹا کی لوہی کی کیلیں اون کی دست وپامیں ٹہوکیں اور انپر
گھوڑی دوڑائی تا آنکہ واصل جہنم ہوی اللہم العن علی من ظلم آل محمد روایت ہی چہارم
نزول ملائکہ روز عاشورہ اور آنسو ہی بہلی آنا روز حشر کو بہیر
گہوڑا بعثنا امام حسین کی لیی سامنی رسول خدا کی ہمراہ اول شہادت
اور آنا گہوڑی کا خیمہ میں عن الصادق انہ قال اذا کان یوم العاشر من المحرم
تنزل الملائکة من السماء ومع کل واحد قارورة من النور الابیض حدیث صحیح میں
جناب امام جعفر صادق سی منقول ہی کہ جب روز عاشورا ہوتا ہی تو ملائکہ آسمان سی نازل ہوتی ہیں اور ہر فرشتہ کے
پاس ایک شیشہ بلور سفید کا ہوتا ہی فیدورون فی کل بیت ومجلس یبکون فیہ علی الحسین
پس وہ فرشتی ہر ایک گہر اور ہر ایک مجلس میں پہرتی ہیں جہاں مومنین مصیبت فرزند فاطمہ پر روتی ہیں فیجمعون
دموعہم فی تلک القواریر پس جمع کرتی ہیں آنسو اون کی اون شیشوں میں فاذا کان یوم القیامة

اے اہلبیت رسالت اس قدر بیقراری نکرو اور صبر کرو اور ہر حال مین رضاً بقضاءِ اللّٰہ و تسلیماً لامرہٖ کہتی ہو
ثُمَّ اُتِیَ لَهُ بِثَوْبٍ فَخَرَّقَهُ وَمَزَّقَهُ مِنْ اَطْرَافِهِ وَجَعَلَهُ تَحْتَ ثِيَابِهِ پھر ایک جامہ کہنہ اوسکے پاس
لیکے لائی حضرت نے اوس جامہ کہنہ کو اور پھاڑا اور اطراف سے اوسے مسکایا اور سب لباس جسم اقدس سے اوتارا اور وسے
سکے نیچے پہنا وَكَانَ لَهُ سَرَاوِيلُ جَدِيدَةٌ فَخَرَّقَهَا اَيْضًا لِئَلَّا يُسْلَبَ مِنْهُ اور ایک پایجامہ
مبارک مین نیا تھا اوسے بھی چاک چاک اور ٹکڑے ٹکڑے کیا کہ شاید اسے کوئی پھٹا سمجھ کے نلے مگر افسوس مقام سر پیٹنے
کا ہے کہ بعد شہادت وہ لباس کہنہ بھی بدن شریف مین باقی نرہا اوسے بھی ظالم اوتار لی گئی چنانچہ جب شمر لعین عترت
اسلام کو کھو چکا یعنی سر اقدس امام علیہ السلام کا بدن سے جدا کر چکا ثُمَّ اَقْبَلُوْا عَلٰی سَلْبِ الْحُسَيْنِ پہر تو
وہ لعین لوٹ مین اسباب کے مشغول ہوئے اَخَذَ قَطِيْفَةً لَهُ كَانَتْ مِنْ خَزٍّ قَيْسُ ابْنُ الْاَشْعَثِ
چادر خز حضرت کی قیس بن اشعث ملعون لیگیا اوس لعین نے بھی حضرتکو خط بھیجا تھا اور بلایا تھا کہ ہم تمہاری نصرت
کرینگے اور اسود بن حنظلہ نے تلوار لے لی وَاَخَذَ نَعْلَيْهِ الْاَسْوَدُ ابْنُ خَالِدٍ اور نعلین مبارک اسود
بن خالد اوتار لیگیا وَاَخَذَ دِرْعَهُ مَالِكُ ابْنُ بِشْرِ الْكِنْدِيُّ اور زرہ جسم اقدس سے مالک
ابن بشر الکندی نے اوتار لی وَاَخَذَ عِمَامَتَهُ اَخْنَسُ ابْنُ مَرْثَدٍ وَقِيْلَ مَالِكٌ فِيْ حَيَاتِهِ اور عمامہ
حضرت کا اخنس بن مرثد نے سر سے اوتار لیا اور بعضی روایت مین ہے کہ مالک ابن بشر لعین نے عمامہ پیش شہادت سے
سر سے اوتار لیا تھا اوسکی بیان کی دلکو تاب نہین ہے کہ جب آقا ہمارے بضرب نیزہ و سنان ابن انس کے زمین پر گرے
تو خون مین تڑپتے تھے اور تلوارین چار سمت سے پڑتی تھین اوس حال مین حضرت نے قصد اوٹھنے کا کیا فَجَاءَ
اَلْمَالِكُ فَضَرَبَ اللَّطْمَةَ وَاَخَذَ الْعِمَامَةَ عَنْ رَاْسِهِ پس مالک ابن بشر ملعون نے آکے چہرہ
انور پر ایک طمانچہ مارا اور عمامہ سر اقدس سے اوتار لیگیا کوئی ظلم ان ملعونون نے باقی نرکھا کہ جو فرزند رسول خدا پر
نہ کیا ہو وَاَخَذَ قَمِيْصَهُ اِسْحَاقُ لَعَنَهُ اللّٰهُ اور وہ پیراہن کہنہ حضرت کا کہ اوسمین بھی تیر و شمشیر سے ٹکڑے
ہوگیا تھا اسحاق لعین نے اوتار لیا منقول ہے کہ اوس شقی نے ایک سو کئی نشان تیر و نیزہ و شمشیر کے اوس کرتے مین
پائے وَاَخَذَ سَرَاوِيْلَهُ ابْنُ كَعْبٍ اور وہ پایجامہ کہنہ ابن کعب ملعون لے گیا وَتَرَكَهُ عُرْيَانًا
بِالْعَرَاءِ مُجَرَّدًا عَلَى الرَّمْضَاءِ اور چھوڑ دیا ظالمون نے اوس جسم اطہر کو عریان جلتی ریت پر اور یہ سب
لعین بلا مین مبتلا ہوے مگر کوئی ظلم اوٹھا نرکھا کہ جو پارۂ جگر زہرا پر نکیا ہو چنانچہ جب نعش قدس برہنہ ہوگئے
تو اوسوقت آیا بجیل ابن سلیم اوس شقی نے کچھ نپایا مگر ایک انگوٹھی باقی تھی انگشت مبارک مین اوسے اوس شقی نے بد
لی ماری جلدی کی اونگلی کاٹ کے اوتار لی اسپر بھی رحم نہ آیا لعینونکو ثُمَّ نَادٰى عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ فِيْ اَصْحَابِهِ
مَنْ يَنْتَدِبُ لِلْحُسَيْنِ فَيُوْطِئُهُ الْخَيْلَ ظَهْرَهُ پھر عمر سعد پکارا اپنے اصحاب کو کہ سب آؤ روندین و کر

عریان تھی اور کوئی کپڑا قابل زینت نہ تھا فَقَالَا لَا مِّہِمَا قَدْ زُیِّنَ صِبْیَانُ الْمَدِیْنَۃِ اِلَّا نَحْنُ فَمَا لَکِ لَا تُزَیِّنِیْنَا دونوں صاحبزادوں نے جناب سیدہ سے عرض کی کہ اے اماں اطفال مدینہ تو طرح طرح کی زینت کئے ہیں مگر ہمیں کپڑے بھی نہیں بدلے کیوں نہیں ہمارے کپڑے بدلتیں جناب سیدہ نے بنابر مصلحت فرمایا کہ اے نور چشمو میرے لباس تمہارا درزی کے یہاں ہے وہ لائے تو میں تمہیں پہناؤں جب شب عید ہوئی پھر حسنین نے عرض کی فَبَکَتْ وَرَحِمَتْہُمَا وَقَالَتْ لَہُمَا مَا قَالَتْ فِی الْاُوْلٰی فَرَدَّدَا عَلَیْہَا پس جناب فاطمہ اپنی ناداری پر بہت روئیں اور حال حسنین پر نہایت رحم کیا اور پھر فرمایا کہ لباس تمہارا درزی لائے تو میں تمہیں پہناؤں اور حسنین فرماتے تھے اے اماں ہم نہیں جانتے ہمیں کپڑے پہناؤ تا آنکہ ضد کرتے کرتے سو گئے مگر جناب سیدہ نہایت مضطر تھیں کہ کہاں سے لاؤں کپڑے انکے لئے فَلَمَّا اَخَذَ الظَّلَامُ قَرَعَ الْبَابَ قَارِعٌ پس جب شب تاریک ہوئی کسی نے دروازہ کی زنجیر ہلائی فَقَالَتْ فَاطِمَۃُ مَنْ ھٰذَا پس جناب فاطمہ بولیں تو کون ہے قَالَ یَا فَاطِمَۃُ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَنَا الْخَیَّاطُ جِئْتُ بِالثِّیَابِ وہ بولا اے دختر رسول خدا میں درزی ہوں تمہارے حسن حسین کے کپڑے لایا ہوں یہ سنکے جناب سیدہ شاد شاد و بہرہ اور قریب در تشریف لائیں فَفَتَحَتِ الْبَابَ فَنَاوَلَہَا مِنْدِیْلًا مَشْدُوْدًا وَانْصَرَفَ پس حضرت فاطمہ نے دروازہ کھولا تو اوسنے ایک رومال بستہ دیا اور چلا گیا حضرت نے اوسے کھولا فَاِذَا فِیْہِ قَمِیْصَانِ وَدُرَّاعَتَانِ وَسَرَاوِیْلَانِ وَرِدَاۤءَانِ وَعِمَامَتَانِ وَخُفَّانِ اَسْوَدَانِ پس اوسمیں دو کرتے دو پارچہ ریشمی اور دو پاجامہ اور دو ردائیں اور دو عمامہ اور دو موزے سیاہ تھے جناب سیدہ اسقدر خوش ہوئیں کہ دوڑ کے حسنین کو جگا دیا اور فرمایا لو اے پیارو یہ درزی کپڑے تمہارے لایا اور پھر کپڑے پہنا کے اونہیں آراستہ کیا وَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَھُمَا مُزَیَّنَانِ فَحَمَلَہُمَا وَقَبَّلَہُمَا پس داخل ہوئے رسول خدا تو دیکھا اپنے فرزندوں کو آراستہ تو اپنے کاندھے پر اٹھایا اور بوسے لیئے پھر پوچھا اے فاطمہ درزی کو دیکھا تھی جناب سیدہ نے عرض کی ہاں دیکھا قَالَ یَا بُنَیَّتَاہُ مَا ھُوَ خَیَّاطٌ اِنَّمَا ھُوَ رِضْوَانُ خَازِنُ الْجَنَّۃِ حضرت نے فرمایا اے بیٹی وہ درزی نہ تھا بلکہ وہ تو رضوان خزینہ دار بہشت تھا جناب سیدہ نے عرض کی آپکو کسنے خبر کی حضرت نے فرمایا مجھے خبر کر کے وہ آسمان پر گیا الحضرات جائے تامل و مقام گریہ ہے کہ جناب سیدہ لباس عید تاخیر سے روتی تھیں وہ معصومہ کہاں تھیں جب کہ حسین بعد شہادت صغر با چشم اشکبار با جسم مجروح و افکار اپنی خواہر ستم رسیدہ سے جامہ کہنہ مانگتی تھی اور فرماتے تھے یَا اُخْتَاہُ اِئْتِیْنِیْ بِثَوْبٍ عَتِیْقٍ لَا یَرْغَبُ فِیْہِ اَحَدٌ مِّنَ الْقَوْمِ اَجْعَلُہٗ اے بہن زینب اے غمخوار برادر ایک جامہ کہنہ ایسا پھٹا ہوا لا دو کہ کسیکو اوسکی رغبت نہو اس قوم ستمگار سے تَحْتَ ثِیَابِیْ لِئَلَّا اُجَرَّدَ بَعْدَ قَتْلِیْ اے بہن اوسے زیر لباس پہنوں گا تا بعد قتل جب لوگ میرا اسباب لوٹیں تو میری لاش کو برہنہ نکریں کیا حال ہوتا جناب فاطمہ کا اگر یہ وقت دیکھتیں فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُ النِّسَاۤءِ بِالْبُکَاۤءِ وَالنَّحِیْبِ یہ بات سنکے تمام اہلبیت رونے لگی اور آواز گریہ و زاری بلند ہوئی جناب امام مظلوم نے فرمایا

حضرت اوس کنیز کی خاطر سی آئی اوس قصاب کی پاس گئی اور فرمانی لگی ای شخص انصاف کر حق مین اسکی اور وعظ و نصیحت
کرنی لگی وَيَقُولُ لَهُ يَنْبَغِي اَنْ يَكُونَ الضَّعِيْفُ عِنْدَكَ بِمَنْزِلَةِ الْقَوِيِّ فَلَا تَظْلِمِ النَّاسَ اور فرمایا
اوسی ای شخص یہ چاہیی تجہی کہ ضعیف بہی تیری آگی بمنزلہ قوی کی ہووی اور بندگان خدا پر ظلم و ستم نکر وَلَمْ يَكُنِ الْقَصَّابُ
يَعْرِفُ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ اور وہ شخص حضرت کو نہ پہچانتا تہا فَرَفَعَ يَدَهُ وَقَالَ اُخْرُجْ اَيُّهَا الرَّجُلُ
فَانْصَرَفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَمْ يَتَكَلَّمْ بِشَيْءٍ پس قصاب نی حضرت پر ہاتہ اوٹہایا اور کہا جا میری گہر سی نکل
شخص قربان حلم امیر المومنین کی کہ یونہین پہری با وجود طاقت خیبر شکنی کی حضرت نی اوسی کچہ نہ کہا فَقِيلَ لِلْقَصَّابِ
هٰذَا عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ پس کسی نی اوس قصاب سی کہا ای شخص یہ کیا غضب کیا اور کسپر ہاتہ اوٹہایا یہ تو
علی ابن ابی طالب تہی فَقَطَعَ يَدَهُ وَخَرَجَ بِهَا اِلٰى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ مُعْتَذِرًا پس وہ اوس قصاب نی نہایت
اپنی حرکت پر افسوس کیا اور جلد ہاتہ اپنا چہری سی کاٹ کی خدمت حضرت مین لایا اور عذر کرنی لگا کہ یا مولا برای خدا
معاف کیجیی یا امیر المومنین آپکو نہ پہچانتا تہا مین فَدَعَا لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَصَلَحَتْ يَدُهُ حضرت نی فرمایا کیون
تونی اپنا ہاتہ کاٹا ای بندہ خدا پہر اوسکی لیتی دعای خیر کی اور کٹا ہاتہ زخم سی ملا دیا اعجاز حضرت سی ہاتہ اوسکا فی الفور
اچہا ہوگیا حضرات افسوس ہزار افسوس جسی ایک دن کا ہاتہ کٹنا گوارا نہوا اوسکی فرزند کی ہاتہ مری پر بیجرم و خطا کاٹی
جائین کور اسی کتاب مین ابی جعفر طوسی سی اور اونہون نی ابی محمد سی اوسنی اپنی باپ سی اونہی حسن عسکری سی اون
حضرت نی اپنی آبا طاہرین سی روایت کی ہی کہ قنبر نی کہا كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ مَوْلَايَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلٰى شَاطِئِ
الْفُرَاتِ فَنَزَعَ قَمِيْصَهُ وَنَزَلَ اِلَى الْمَاءِ کہ تہا مین ساتہ مولا اپنی علی ابن ابیطالب کی دریای فرات پر
حضرت نی کرتہ اوتارا دریا مین اوترکی نہانی لگی فَجَاءَتْ مَوْجَةٌ فَاَخَذَتِ الْقَمِيْصَ پس ایک موج آئی اور کرتہ
حضرت کا دریا مین بہ گیا متحیر ہوی فَاِذَا بِهَاتِفٍ يَهْتِفُ يَا اَبَا الْحَسَنِ اُنْظُرْ يَمِيْنَكَ وَخُذْ مَا
تَرٰى ناگاہ ایک ہاتف پکارا ای ابو الحسن حیران نہو داہنی طرف دیکہو اور جو ہو لی لو فَاِذَا مِنْدِيْلٌ عَنْ
يَمِيْنِهِ وَفِيْهَا قَمِيْصٌ مَطْوِيٌّ فَاَخَذَهُ وَلَبِسَهُ پس ایک رومال سربستہ دیکہا کہ اوس مین ایک کرتہ بندہا ہوا
حضرت نی اوسی پہنا تو اوسکی جیب سی ایک رقعہ نکلا اوس مین یہ لکہا تہا هَدِيَّةٌ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ اِلٰى
عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ یہ کرتہ ہدیہ ہی خدای عزیز و حکیم کی جانب سی علی ابن ابی طالب کی لیتی
هٰذَا قَمِيْصُ هَارُوْنَ بْنِ عِمْرَانَ كَذٰلِكَ وَاَوْرَثْنَاهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ یہ کرتہ ہارون پسر عمران کا ہی
اسیطرح سی وارث کرتی ہین ہم قوم آخر کو سنا حضرات نی ہیہ مرتبہ تو بیش خدا جناب امیر کا تہا اور اسیطرح اون کی فرزند
لیتی بہی حلہ جنت آئی ہین جیسا کہ ابو عبد اللہ نیشاپوری نی کتاب امالی مین جناب امام رضا سی روایت کی ہے
عَرِيَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَاَدْرَكَهُمَا الْعِيْدُ کہ ایک عید قریب آئی اور حسنین بی لباس تہی نا ظلم ہرا

داخل جہنم ہوگا اور آپ گرم اوس کا پیئیگا گمان تیرا غلط ہی ای لعین بَلْ اَرِدُ عَلٰی جَدِّیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَ
اَسْکُنُ مَعَہٗ فِیْ دَارِہٖ فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْکٍ مُّقْتَدِرٍ بلکہ مین اپنی نانا رسول خدا شفیع روز
جزا کی خدمت مین جاؤنگا اور بہشت مین جہان انبیا اور اوصیا کا مقام ہی حضور مین بادشاہ صاحب اقتدار کے
اور آب کوثر و تسنیم سی پیونگا وَاَشْکُوْ اِلَیْہِ مَا رَکِبْتُمْ مِنِّیْ وَفَعَلْتُمْ لِیْ اور شکایت تمہاری جور و ستم کے
رسول خدا سی کرونگا جو جو تمنی مجھپر ظلم کیی ہین فَغَضِبُوْا بِاَجْمَعِہِمْ حَتّٰی کَاَنَّ اللّٰہَ لَمْ یَجْعَلْ فِیْ قَلْبِ
اَحَدٍ مِّنْہُمْ مِنَ الرَّحْمَۃِ شَیْئًا یہ سنکی سب لعین حضرت پر غصی ہوی گویا خدا نی انکی دلمین رحم خلق ہی
نہ کیا تہا اور حضرت پر ٹوٹ پڑی اور اوس مظلوم پر وار لگانی لگی فَاجْتَزُّوْا رَاْسَہٗ پس اوسی عالم مین کسینی سر اقدس
حضرت کا کاٹ لیا اور وہ لعین نہایت خوش ہوی اور سر اکب دوش رسول خدا کو نیزہ طویل پر چڑہایا اور زبان نحس سے
سب لشکر نی ماری خوشی کی اللہ اکبر کہا وَضَرَبُوا الدُّہُلَ وَالطَّبْلَ اور ڈہول و نقارے بجانی لگی ناگاہ آواز مابین
آسمان و زمین بلند ہوئی قُتِلَ ابْنُ رَسُوْلِ اللّٰہِ افسوس فرزند رسول خدا بیجرم و گناہ قتل کیا گیا اور ایک منادے
آسمان سی پکارا قُتِلَ وَاللّٰہِ الْاِمَامُ ابْنُ الْاِمَامِ اَخُو الْاِمَامِ قتل کیا گیا قسم ہی خدا کی امام بیٹا امام کا بہائی
امام کا فَمِنْ اَجْلِہٖ قَطَرَتِ السَّمَآءُ دَمًا پس آسمان سی خون برسنی لگا اور آفتاب کو گہن لگا زمین کانپنی لگی
وَتَلَاطَمَتِ الْبِحَارُ بِاَمْوَاجِہَا وَصَارَ مَاءُ الْفُرَاتِ دَمًا عَبِیْطًا اور دریا جوش و خروش مین آیا
اور آب فرات مثل خون تازہ ہوگیا اور ایک آندہی سیاہ چلی کہ سب دنیا سیاہ ہوگئی اور بجلی چمکتی تہی اور صاعقہ غضب الٰہی
نی گہیر لیا تہا اوسوقت بی اختیار وہ شقی رونی لگی اور اپنی اوپر لعنت کرنی لگی اور کہتی تہی قسم بخدا ہمنی اپنی ہاتھ سی اپنی نفسونکو
ہلاک کیا کہ ایسی شخص کو شہید کیا اگر نہوتا قدم بیمار کربلا درمیان مین تو فی الحقیقۃ وہ سب کافر عذاب الٰہی مین گرفتار ہوتی
لیکن حضرت کی قدم سی بچ گئی یہ دنیا روایت سی و سوم دست بریدن گوشت فروش
اور بلانا جناب امیر کا پہر کر آنا واسطی جناب امیر کی اور خلعت
عید واسطی حسنین کی پہر جامہ کہنہ مانگنا جناب امام حسین علیہ السلام کا
اور شہید ہونا حضرت کا پہر حال اسباب لٹنی کا اور گہوڑے
دوڑانی کا فِی الْخَرَائِجِ اِنَّ قَصَّابًا یَبِیْعُ اللَّحْمَ مِنْ جَارِیَۃِ اِنْسَانٍ وَکَانَ یَحِیْفُ عَلَیْہَا
کتاب خرائج الجرائح مین منقول ہی ایک قصاب تہا گوشت فروش ایک کنیز سی کسیلئی اوس نی درشتی کی اور گوشت
برا دیا تہا فَبَکَتْ وَخَرَجَتْ فَرَاَتْ عَلِیًّا عَلَیْہِ السَّلَامُ فَشَکَتْہُ اِلَیْہِ پس روتی ہوئی وہ چلی
راہ مین دیکہا اوسنی اسد اللہ الغالب علی ابن ابیطالب کو تو وہ کنیز عرض کرنی لگی ای فریادرس عالم مجہپر قصاب نی
ستم کیا پس دیکہتی غریب نوازی اپنی آقا کی فَمَضٰی مَعَہَا نَحْوَہٗ وَدَعَاہُ اِلَی الْاِنْصَافِ فِیْ حَقِّہَا پس سننی سے

تہا شدت تشنگی سی بیتاب تہا ویلوک لسانہ من العطش ویطلب الماء اور زبان مارے پیاس کی چباتا تہا
اور یعلن پانی مانگتا تہا انا ابن صاحب الکوثر انا ابن شافع یوم الحشر ای ظالمون مین فرزند ساقی کوثر ہون اور فرزند
شافع روز محشر ہون اُقتل عطشانًا غریبًا وحیدًا اھل فیکم مسلم اور قتل کیا جاتا ہون مین بہوکا
پیاسا غریب الوطن اکیلا آیا کیا تم مین کوئی مسلمان نہین ہی ہزار افسوس اوسکی جواب مین ایک ظالم پکارا یا حسین
لو کان وجہ الارض کلہ ماء ما اعطیناک قطرۃ ای حسین اگر تمام روئی زمین پانی ہوجاوی
تو بہی تمہین ایکقطرہ پانی کا ندین کیون حضرات حسین ابن علی نی کیا ان لعینون کا قصور کیا تہا جو ایسی جواب دیتی تہی
وھو علیہ السلام یلتفت یمینًا وشمالًا ویقول اور وہ جناب مایوس ہوکی دست راست وچپ دیکہتی
تہی جب سوای نعشہای اقربا کی کوئی نظر نہ آتا تہا تو ایک آہ سرد بہرکی فرماتی تہی واعطشاہ واقلۃ ناصراہ افسوس
پیاس حسین کی اور وای کمی مددگارون کی فنادی الشمر ویحکم عجلوہ بس شمر پکارا وای ہو تم پر کیا تامین کہڑے
سنتی ہو جلد اسی قتل کرو پس یہ سنتی ہی سب شقی دوڑی قتل کرنیکو فطعنہ سنان بن انس بالرمح
فکاد ان یقع سنان ابن انس بیدین نی ایسا نیزہ پارۂ جگر رسول خدا کو مارا قریب تہا کہ وہ جناب گہوڑی سی گر
پڑین لیکن بچا ہتا کہ سنبہلین اذ رماہ خولی بن یزید الاصبحی لسہم فوقع فی لبتہ فاردہ
صریعًا علی الارض کہ ناگاہ خولی بیرحم نی ایسا ایک تیر سینۂ اقدس پر مارا کہ اوسکی صدمی سی گہوڑی سی زمین پر
گری حضرت نی بمشکل تیر کو سینۂ اقدس سی نکالا اور خون اوسکا لیکی سر مطہر اور ریش انور پر ملتی تہی ابن شہر آشوب نی ہلال
ابن نافع سی روایت کی ہی وہ کہتا ہی کہ عمر سعد کی پاس کہڑا تہا کہ ایک لعین پکارا ابشر ایھا الامیر ھذا شمر قد
قتل الحسین بشارت ہو تجہی اور سارکہ ہوای عمر سعد کہ شمر نی حسین کو قتل کیا یہ سنکی لشکر سی نکلا مین کہ دیکہون سچ ہے
یہ خبر یا دروغ جب جاکی دیکہا تو قتل تو نہین ہوئی مگر بابتن پارہ پارہ رو بقبلہ خم ہین اور ایک رمق جان باقی ہی فواللہ
ما رأیت قط قتیلاً مضمخًا بدمہ احسن منہ ولا انور وجہًا واللہ مین نی زخمی خاک وخون مین
دوبا حسین تر و نورانی تر حسین ابن علی سے نہین دیکہا کہ اس الم مین بہی چہرہ مبارک مثل ماہ تابان کی روشن تہا مین حیرت
مین کہڑا دیکہتا تہا کہ ایسی مظلوم وغریب نور خدا کو بہلا کون شہید کریگا فاستسقی فی تلک الحالۃ ماء
آونا گاہ حضرت نی اوسوقت بہی پانی مانگا اور فرمایا ای برحون اب تو پانی دو کہ مین اب تو قابل جنگ نہین رہا ہون اور قریب
مرگ پہنچا ہون خیال کیجئی کہ فرزند ساقی کوثر یون پانی مانگتا ہی جسکی بابا نی قاتل کو بہی کاسۂ شیر عنایت کیا اور اوسی کو
کوئی ذراسا پانی نہین پلاتا فسمعت رجلاً یقول لا تذوق الماء حتی ترد الحامیۃ آہ آہ ایک
شقی جواب مین پکارا ای حسین ایکقطرہ پانی نہ پاؤگی جب تک کہ تم آب گرم دوزخ نہ پیوگی کہ تم امیر شام کی گناہگار ہو
فقال الماء رد الحامیۃ واشرب من حمیمہا حضرت نی فرمایا ای شقی مجہسا شخص فرزند رسول خدا

جب سر اوٹھایا میں بار درخت کی جانب تو اسقدر میوہ اوس درخت مین تہا کہ کبہی کسی نی شل اوسکی نہ دیکہا ہوگا وَالتَقَطتُ
مِنْ اَطَائِبِهَا وَحَمَلْتُ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ فَاَكَلَ وَاَكَلْتُ فَاَطْعَمَ الْمِقْدَادَ وَجَمِيْعَ عِيَالِهٖ وَ
حَمَلَ اِلَى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَفَاطِمَةَ مَا كَفَاهُمْ اچہی اچہی خرمی جنکی اوٹہا لایا مین جناب رسول خدا پاس پس
حضرت نی کہائی اور مین کہائی اور مقداد کو مع عیال کہلائی اور حسنین اور جناب فاطمہ کی ایی موافق اونکی اوٹہا لی فَلَمَّا
بَلَغَ الْمَنْزِلَ اِذَا فَاطِمَةُ يَاْخُذُهَا الصُّدَاعُ پس جب گہر پہنچی تو جناب فاطمہ درد سر سی کہ تین دن سی کچہہ
نکہایا تہا بیچین تہین فَقَالَ اَبْشِرِيْ وَاصْبِرِيْ فَلَنْ تَنَالِيْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ اِلَّا بِالصَّبْرِ پس جناب رسول خدا نی فرمایا
ای فاطمہ خوش ہو اور صبر کرو پس کبہی نہ پہونچوگی اوس چیز کو جو پیش خدا ہی مگر ساتہہ صبر کی فَنَزَلَ جِبْرَئِيْلُ فَحَمَلَ اَتَى
پس پہین جبرئیل نازل ہوی ساتہہ پیام الہی کی اور بعد تحفہ سلام کی پڑہا رسول خدا کی آگی اور کہا کہ یہ خدای جل تعالی تمہاری اہلبیت کے
شان مین بہیجا ہی غرض یہی حال تہا ہمیشہ اہلبیت رسالت کا کہ آپ فاقی پر فاقی کرتی تہی اور بہو کو انکو سیر کرتی تہی اور سائل کو محروم
نہ پہیرتی تہی چنانچہ جناب امیر خود شب کو بہوکی رہتی تہی اس خیال سی کہ ایسا نہو کہ مین پیٹ بہر کی کہانا کہاؤن اور کوئی حجاز مین
بہوکا ہو حافظ ابو نعیم اور فخر رازی نی کہ دونون عالم سنیون کی ہین لکہا ہی کہ جناب امیر باوجود بالا ی منبر کمال فصاحت و بلاغت سے خطبہ
پڑہتی تہی وَ عَلَيْهِ لِبَاسٌ قَدْ تَخَرَّقَ اور بدن مین حضرت کی لباس کہنہ تہا کہ اوس مین جا بجا پیوند تہی پس ابن عباس کو خیال ہوا
کہ ایسا لباس کہنہ تو حضرت کی مناسب حال نہین ہی اور حضرت کو علم باطن سی معلوم ہوا پکاری یَا ابْنَ عَبَّاسٍ لَقَدْ رَقَعْتُ
مِدْرَعَتِيْ حَتّٰى اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَاقِعِهَا ای ابن عباس مینی اسقدر جامی مین پیوند لگوائی کہ مجہی خیاط سی شرم آنی لگی
اور خیاط نی کہا ای علی اب تو اسی پہینک دو کہ یہ جامہ اگر صاحب الاغذیہ دیکہی تو وہ بہی نہ لی مگر میں یہی کہا کہ الاغ یا نی پہر فرمایا مَا لِعَلِيٍّ
وَ لِذَّةِ الدُّنْيَا ای ابن عباس کیا کام ہی علی کو لذت دنیا سی كَيْفَ اَتَنَعَّمُ بِلَذَّةٍ تَفْنٰى وَ نَعِيْمٍ لَا يَبْقٰى
کیونکر راضی ہو علی ساتہہ لذت فانی کی اور نعمت بی بقا کی وَكَيْفَ اَشْبَعُ وَحَوْلَ الْحِجَازِ بُطُوْنٌ غَرْثٰى وَاَكْبَادٌ
حَرّٰى ای ابن عباس کیونکر مین کہانا کہاؤن حال آنکہ گرد حجاز کی اکثر شکم طعام سی خالی ہین اور دل اون کی تشنگی یعنی بریان
ہین وَكَيْفَ اَرْضٰى بِاَنْ اُسَمّٰى اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا اُشَارِكُهُمْ فِيْ خُشُوْنَةِ الْعَيْشِ وَشَدَائِدِ الضُّرِّ
وَالْبَلْوٰى آہ کیونکر راضی ہوون مین کہ نام میرا امیر المومنین ہو اور مجہی سب بنا امیر و پیشوا جانین اور مین سختیون مین
اونکا شریک نہون غرض کہان تک بیان ہو کہ یہی حال تہا ہمیشہ حضرت کا یہان تک کہ وہ حضرت ابن ملجم لعین سی بہی بمروت
و احسان پیش آئی کہ جسنی اوس حضرت کو شہید کیا اوسکی بہی سعی کی اور اوسی کہانا کہلواتی تہی اور پانی پلواتی تہی تا آنکہ
قریب انتقال حضرت کو دودہ پینی کو دیا تو تہوڑا اسکی باقی ابن ملجم کو بلوایا کیا مروت و رحم تہا اوس جناب مین مگر افسوس
حضرات اس رحم کا عوض اس گروہ دون نی یہ کیا کہ اوسکی فرزند بیجرم و خطا پیاسی تڑپ تڑپ کی مری اور دشمن
اہل کوفہ نی پانی ندیا اوس نہر سی کہ جس سی سگ و خوک سیراب ہوتی تہی اور وہ فرزند حیدر کرار کہ جو جگر گوشہ رسول مختار

پس سب صاحبون نی روزہ رکہا اور جناب فاطمہ شفیعۂ روز جزا نی پہلی تو ایک حصہ صوف کا کاتا بعد ازان ایک صاع جو
سوافق مزدوری کی پیسی اور اوسی پکایا فَلَمَّا کَانَ عِنْدَ الْاِفْطَارِ اَتٰی مِسْکِیْنٌ پس وقت افطار ہوا اور چاہا
اون خاصگان خدا نی کہ کہانا کہاتین کہ ناگاہ ایک مسکین نی آکی سوال کیا فَاَعْطَوْہُ طَعَامَہُمْ وَلَمْ یَذُوْقُوْا
اِلَّا الْمَآءَ پس جناب امیر نی اور سب صاحبون نی کہانا اپنا اوٹہا کی مسکین کو حوالہ کیا اور کچہہ نہ چکہا سوا پانی کی
ثُمَّ غَزَلَتْ جُزْءَۃً اُخْرٰی مِنَ الْغَدِ ثُمَّ طَحَنَتْ صَاعًا وَخَبَزَتْہُ فَلَمَّا کَانَ عِنْدَ
الْاِفْطَارِ اَتٰی یَتِیْمٌ فَاَعْطَوْہُ جب دوسرا دن ہوا جناب سیدہ نی پہر حصہ صوف کا کاتا پہر ایک صاع جو اوسکی
اجرت کی پیسی اور روٹیان پکائین جب وقت افطار ہوا اور چاہا کہ افطار کرین ایک یتیم آیا اور پکارا ای اہلبیت
رسول خدا مین یتیم ہون مجہی کہانا کہلاو جناب حیدر کرار نی اور جناب سیدہ نی اپنی نان جو اوٹہا دی اوس یتیم کو
یہانتک کہ جناب حسنین نی باوجود خوردسالی کی اپنی بہی روٹیان اوٹہا دین وَلَمْ یَذُوْقُوْا اِلَّا الْمَآءَ اور
اوس دوسری دن بہی کچہہ نہ چکہا سوا پانی کی فَلَمَّا کَانَ مِنَ الْغَدِ غَزَلَتِ الْجُزْءَۃَ الْبَاقِیَۃَ ثُمَّ طَحَنَتِ
الصَّاعَ وَخَبَزَتْہُ وَاَتٰی اَسِیْرٌ عِنْدَ الْاِفْطَارِ فَاَعْطَوْہُ جب تیسری صبح ہوئی تو پہر اہلبیت عصمت
وطہارت نی روزہ رکہا اور جناب سیدہ نی وہ باقی صوف کاتا اور پہر جو پیسی اور روٹیان پکائین جب وقت افطار ہوا
ایک اسیر پکارا ای اہلبیت رسول خدا مین اسیر گرفتہ ہون اور ہماری خبر نہین لیتی ہو جناب امیر المومنین اور جناب
سیدہ نی تو کہانا اپنا اوٹہا دیا پہر دیکہی جرأت فرزندان شیر خدا کی کہ سن شریف اون دونون گل بوستان رسالت کا
چہہ برس سی زیادہ ہوگا اوس تیسری روز بہی اونہون نی بہی نان جو اپنی اسیر کو اوٹہا دی وَلَمْ یَذُوْقُوْا
اِلَّا الْمَآءَ اور پہر بہی فاقہ کیا اور سوا پانی کی کچہہ نہ چکہا وَکَانَتْ مَضَتْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ
اَرْبَعَۃُ اَیَّامٍ وَالْحَجَرُ عَلٰی بَطْنِہٖ وَقَدْ عَلِمَ بِحَالِہِمْ اور جناب رسول خدا کو بہی چوتہا فاقہ تہا
اور مارے بہوک کی وہ جناب شکم اقدس پر پتہر باندہی تہی اور حال سی بہی اہلبیت کی آگاہ تہی وَدَخَلَ حَدِیْقَۃَ
الْمِقْدَادِ وَلَمْ یَبْقَ عَلٰی نَخْلَۃٍ مِمَّا ثَمَرَۃٌ وَمَعَہٗ عَلِیٌّ تو وہ حضرت اوسی حال سی داخل ہوئی باغ مین
مقداد کی اور فصل خرما تمام ہوگئی تہی اور ایک خرما اون درختون مین باقی نہ تہا اور جناب امیر المومنین حضرت کے
ساتہہ تہی فَقَالَ یَا اَبَا الْحَسَنِ خُذِ السَّلَّۃَ فَانْطَلِقْ اِلَی النَّخْلَۃِ وَاَشَارَ اِلٰی وَاحِدَۃٍ
پس حضرت نی فرمایا ای ابو الحسن شمشیر اوٹہالو اور جاؤ اوس خرمی کی جانب اور اشارہ کیا ایک درخت کی طرف
فَقُلْ لَہَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ سَاَلْتُکِ بِاللّٰہِ لِمَا اَطْعَمْتِنَا مِنْ تَمْرِکِ ای علی کہو درخت سے
کہ کہتا ہی رسول خدا نی سوال کرتا ہون مین تجہسی بحق خدا کہ کیون نہین کہلاتا ہین اپنی میوی سی قَالَ عَلِیٌّ
وَلَقَدْ تَطَاْطَاَتْ بِحَمْلٍ مَا نَظَرَ النَّاظِرُوْنَ اِلٰی مِثْلِہَا جناب امیر المومنین فرماتی ہین کہ

بوسہ گاہ رسول خدا مجروح ہو گئی پس پکارا شمر ملعون اپنی فوج کو ویحکم عجلوہ وای ہو تم پر جلدی کرو قتل حسین مین
فطعنہ سنان بن انس بالرمح فکاد ان یقع یہ سنکی سنان ابن انس لعین ایسا ایک نیزہ زور سی سینہ
اقدس پر مارا قریب تہا کہ وہ زینت عرش خدا گھوڑی سی گر پڑی لیکن سنبھلی ہی تہی کہ خولی لعین نی ایک تیر زہر آلود حضرت کے
گلوی مبارک پر مارا فسقط عن ظہر الجواد الی الارض تحوز فی دمہ پس راکب دوش رسول خدا گھوڑی سے
گر کر زمین پر اپنی خون مین لوٹنی لگا پہر چاہا حضرت نی اوٹھہ کہڑا ہون مگر طاقت نہ پائی فجاء مالک النسیر پس
اوسوقت مالک بن نسیر ملعون آیا تلوار کہینچی ہوی قریب حضرت کی آیا کس زبان سی کہون کہ کیا ستم کیا اوس شقی نی
فضربہ بالسیف علی راسہ برنس من خز فشجہ آہ اوس شقی نی ایسی ایک تلوار زور سی ماری
کہ کلاہ خز حضرت کی سر پر تہی معہ کلاہ سر حضرت کا شق ہو گیا وسال الدم علی وجہہ اور خون چہرہ نورانی
پر بہنی لگا حضرت نی غش سی آنکھین کہولین فرمایا ای ملعون مجہہ ایسی مظلوم پر تلوار لگائی او تجہی رحم نہ آیا
لا اکلت بہا ولا شربت وحشرک اللہ مع الظالمین تجہی اس ہات سی کہانا اور پینا
نصیب نہ ہو اور محشور کری خدا تجہی ظالمون مین اور وہ ٹوپی اوتار کی حضرت نی اوسکی سامنی پہینکدی فاخذہ
الکندی وانطلق الی منزلہ پس لیسنی وہ اوٹہالی اور چلا گیا جب گہر گیا تو اپنی زوجہ سی بولا کہ اسی
قالت لمن ہذہ البرنس وہ اوس ٹوپی کو دیکہہ کی بولی کہ کس باخدا کی ٹوپی ہی کہ تو لوٹ کی لایا ہی قال
ہذا برنس الحسین وہ بولا یہ ٹوپی حسین ابن علی کی ہی وہ رونی لگی اور بولی وای ہو تجہپر ای شقی تو فرزند رسول خدا
کو قتل کر کی ٹوپی لوٹ کی لایا ہی آج سی نہ مین تیری زوجہ نہ تو میرا شوہر پس اوس شقی نی خفا ہو کی ایک طمانچہ مارا
قدرت خدا سی ہات اوسکا در پر پڑا اور مجروح ہو گیا ہر چند علاج کیا نہ اچہا ہوا تا آنکہ خشک ہو گیا اور وہ لعین
و محتاج رہا یہان تک واصل جہنم ہوا روایت سی و دوم روایت نزول مال الٰہی بہر
مناقب جناب امیر علیہ السلام بہر احوال شہادت حضرت امام
حسین بہر روایت ہلال ابن نافع کتاب خرائج الجرائح مین روایت کی ہی ان الحسن و
الحسین مرضا فنذر علی وفاطمۃ والحسن والحسین علیہم السلام صیام ثلثۃ ایام
ایک بار جناب حسنین بیمار ہوی پس نذر کی جناب امیر و جناب فاطمہ اور حسنین علیہم السلام نی تین روزی فلما
عافاہما اللہ وکان فی ذلک الزمان قحط فاخذ علی علیہ السلام من یہودی ثلث
جزات صوف فاغزلہا فاطمۃ بثلثۃ اصواع شعیر پس جب خدا نی شفا دی اور اوس زمانے
مین قحط تہا جناب امیر علیہ السلام نی ایک یہودی سی تہوڑا سا صوف لیا تا فاطمہ دختر رسول خدا اوسی کا تین عوض من
تین صاع جو کی فصاموا وغزلت فاطمۃ جزءا ثم طحنت صاع شعیر وخبزتہ

فرمایا مین یہ کہتا ہون مین تم سی لڑتا ہون اور تم مجہسی لڑتی ہو وَالنِّسَآءُ لَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ عورتون بیچاریون کا کیا
قصور ہی فَامْنَعُوا أَقْوَامَكُمْ عَنِ التَّعَرُّضِ مِنْ حَرَمِي مَا دُمْتُ حَيًّا پس منع کرو اپنی قوم کو کہ اہل حرم سی متعرض
میری جیتی جی نہون کہ بعد میری جو تم اونسی سلوک کروگی وہ تو معلوم ہی فَقَالَ شِمْرٌ إِلَيْكُمْ عَنْ حَرَمِ الرَّجُلِ
وَاقْصُدُوهُ فِي نَفْسِهِ پہر پکارا شمر ای اہل کوفہ حسین کی جیتی جی یہ ارادہ نکرو فَلَعَمْرِي هُوَ كُفْوٌ كَرِيمٌ بخدا اسوقت
کہ شجاعت و غیرت مین نظیر حسین کا نہین ہی کہ اسوقت مین بہی اہلبیت کا خیال ہی یہ سنکی سب شقی حضرت پر ٹوٹ پڑے
وَهُوَ فِي ذَلِكَ يَطْلُبُ شَرْبَةً مِنَ الْمَاءِ اور وہ جناب اوس حال مین پانی مانگتی تہی اور فرماتی تہی کہ آخر تو مجہے
قتل کرتی ہو تہوڑا پانی اسوقت پلادو فَكُلَّمَا أَحْمَلَ بِفَرَسِهِ عَلَى الْفُرَاتِ حَمَلُوا عَلَيْهِ بِأَجْمَعِهِمْ حَتَّى هَكُوهُ عَنْهُ
پس جب حضرت گہوڑا دوڑاتی تہی سوی فرات تو سب شقی حضرت پر حملہ کرتی تہی اور حضرت کو باز رکہتی تہی حملہ کیا ابو اعور
اسلمی اور ابن حجاج پر کہ چار ہزار آدمی اوسکی ہمراہ تہا محافظت آب کی لیتی حضرت نی اون سبکو مارکی ہٹا دیا اور گہوڑا فرات
مین ڈال دیا فَلَمَّا بَلَغَ أَوْلَغَ الْفَرَسَ لِيَشْرَبَ وَقَالَ أَنْتَ عَطْشَانُ وَأَنَا عَطْشَانُ وَاللهِ لَا
أَذُوقُ الْمَاءَ حَتَّى تَشْرَبَ پس جب دریا مین پہنچی تو گہوڑی کی باگ چہوڑکی فرمایا ای گہوڑی تو بہی پیاسا ہے
مین بہی پیاسا ہون واللہ گہوڑی جبتک تو پانی پی گا حسین بہی نہ پی گا جب گہوڑی نی یہ کلام حضرت کا سنا
شَالَ رَأْسَهُ وَلَمْ يَشْرَبْ كَأَنَّهُ فَهِمَ كَلَامَهُ تو اس بی زبان نی سر اوٹہایا گویا سمجہا کلام حضرت کا اور عرض کی
يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ یہ نہوگا کہ فرزند ساقی کوثر تو پیاسا ہو اور مین پانی پیون حضرات مقام تامل ہی اور جگہ خاک
اوڑانی کی کہ حیوان بی زبان تو یہ پاس حرمت رسول خدا کری اور کلمہ گو رسول خدا کی پانی پیتی اور نہاتی تہی اور جسم فرزند
رسول خدا پر عوض آب تیرون کا مینہ برساتی تہی غرض فَقَالَ الْحُسَيْنُ اشْرَبْ فَأَنَا أَشْرَبُ حضرت نی
فرمایا ای باوفا پی تو کہ مین بہی پیتا ہون فَمَدَّ الْحُسَيْنُ يَدَهُ فَغَرَفَ مِنَ الْمَاءِ پس دست مبارک بڑہاکی پانی
چلو مین لیا اور چاہا کہ پئین فَقَالَ فَارِسٌ يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ پس ایک شقی دشمن پکارا ای ابا عبد اللہ تَتَلَذَّذُ
بِالْمَاءِ وَقَدْ هُتِكَتْ حُرْمَتُكَ تم تو پانی پیتی ہو اور وہان اہلبیت تمہاری لٹ گئی فَنَفَضَ الْمَاءَ مِنْ
يَدِهِ وَحَمَلَ عَلَى الْقَوْمِ فَكَشَفَهُمْ فَإِذَا الْخَيْمَةُ سَالِمَةٌ پس حضرت نی پانی ہات سی پہینک کی اون
لعینون پر حملہ کیا دیکہا تو خیمہ سلامت ہی حضرت نی حملہ کیا اونپر كَاللَّيْثِ الْمُغْضَبِ مثل شیر غضبناک کی پس جو سامنے
آتا تہا حضرت ایک تلوار مین اوسی فی النار کرتی تہی إِذْ صَاحَ بِصَائِحٍ يَا حُسَيْنُ أَتُقَاتِلُ أَمْ تُقْتَلُ کہ ناگاہ
ہاتف غیب نی آواز دی ای حسین قتل ہی کئی جاوگی یا جام شہادت سی سیراب ہوگی ملاقات خدا بہی حاصل کروگے
یہ سنکی حضرت نی تلوار روکی إِذَا أَتَاهُ سَهْمٌ مَسْمُومٌ لَهُ ثَلَاثُ شُعَبٍ فَوَقَعَ فِي صَدْرِهِ ناگاہ
ایک تیر سہ پہلو زہر آلودہ حضرت کی سینہ اقدس پر لگا اور ابو الحتوف لعین نی ایک تیر سہ پہلو پیشانی پر مارا اگر

کیطرف سی اب تنہا پاکی حسین کی قتل پر مستعد ہوی ہین **شعر** لم تخافوا اللہ فی سفک دمی + لعبید
اللہ لنسل الکافرین + یہ نڈر ستمگار خداسی میری خونریزی بخاطر عبید اللہ ابن زیاد کی کہ وہ فرزند ہی وہ کافر کا
شعر وابن سعد قد رمانی عنوۃ + بجنود کوکوب الہاطلین + افسوس عمر سعد نی پہلی مجہپر
تیر ماری اور پہر تمام لشکرنی اوسکی مجہپر تیر ماری کہ جیسی مینہ برستا ہی **شعر** من لہ جد کجدی فی الوری
او کشیخی کابن العالمین + یہ تم سمجہی کہ کون ہی زمانی مین کہ جسکا نانا ہو مثل میری نانا کی اور بابا ہو اوسکا
مثل میری بابا کی پس مین فرزند ہون دو عالمون کا **شعر** فاطمۃ الزہراء امی وابی + قاصم الکفر
ببدر وحنین + ای بی بصیر تو ماں میری فاطمہ ہی جسکی گہر کی فرشتی خدمتگار تہی او بابا میری وہ ہین کہ
جنہون نی قتل کافر کئی بدر وحنین مین **شعر** فابی شمس وامی قمر + فانا الکوکب وابن القمرین
پس بابا میری خورشید دین اور ماں میری ماہ منیر ہین پس مین ستارہ ہون دو چاندون کا یہ پڑہتی جاتی تہی اور جو لعین
مقابل ہوتا آسمان و زمین کی آتا تہا ایک ضرب ذوالفقار راہی دارالبوار ہوتا تہا او حضرت فرماتی تہی **شعر**
الموت خیر من رکوب العار + والعار اولی من دخول النار + موت بہتر ہی اس
ذلت سی کہ مین امام ابن امام بیعت کرون شراب خوار کی او اختیار عار انسان کی لئی اوسوقت بہتر ہوتا ہے
کہ اوسکی اختیار سی خوف دخول جہنم ہو اور تیس ہزار لعین ایک دل ہو کی حضرت پر حملہ کرتی تہی اور حضرت ذوالفقار
علم کر کی حملہ کرتی تہی تو وہ شقی سامنی سی مثل ملخ کی منتشر ہو جاتی تہی قال ابن شہر اشوب ومحمد ابن ابی
طالب لم یزل یقاتل حتی قتل من القوم ما یزید علی عشرۃ الاف فاعر ابن شہر آشوب
اور محمد ابن ابیطالب نی ذکر کیا ہی کہ وہ جناب یونہین لڑتی تہی تا آنکہ حضرت نی زیادہ دس ہزار شقی سی داخل نار کیی
فقال عمر بن سعد لقومہ پس عمر سعد نی پکارا اپنی فوج کو الویل لکم اتدرون لمن تقاتلون
وای ہو تمپر جانتی ہو تم کہ کس سی لڑتی ہو ہذا ابن الانزع البطین ہذا ابن قتال العرب آپہچا
یہ فرزند اوس شکم کا ہی جسکا سینہ اسرار الہی سی بہرا تہا اور یہ فرزند قتال عرب او شجاع بیبدل کا ہی فاحملوا
علیہ من کل جانب پس حملہ کرو او پہر چارون طرف سی تا اوسپر ظفریاب ہو کانت الرماۃ اربعۃ
الاف فرموہ بالسہام یہ سنکی پہر تو چار ہزار تیر انداز کی تیر جسم مبارک پر پڑنی لگی فحالوا بینہ وبین
رحلہ اور وہ شقی حائل ہو گئی حضرت کی اور خیمہ گاہ مین اور چاہا کہ یہ لعینون نی کہ دختران زہرا کو سامنی حضرت کے
لوٹ لین فقال لہم ویحکم ان لم یکن لکم دین وکنتم لا تخافون المعاد پس حضرت نی یہ جوار او اشقیا کا
دیکہنا پکاری یہ کیا بیحیائی ہی آخر تم بہی زن و فرزند رکہتی ہو یہ کیا ارادہ ہی فناداہ الشمر ما تقول یا ابن
فاطمۃ شمر بولا کیا کہتی ہو ای پسر فاطمہ قال اقول انا الذی اقاتلکم وتقاتلونی حضرت سے

مسرور کرون تجہی اگر چاہی تو کہ جب ملاقات خدا سی کری تو کوئی گناہ تجہپر نہو فزر قبر الحسین پس زیارت کر قبر جناب
امام حسین کی اور اگر تو چاہتا ہی کہ غرفہ عالیہ بہشت مین ساکن ہو رسول خدا اور انکی آل کی ساتھ فالعن قتلۃ الحسین
پس لعنت کر قاتلون پر حسین کی ای پسر شبیب اور خوش کرون تجہی اگر چاہی تو کہ تیری لیئی ثواب ہو مثل ثواب شہدا کربلا کی
جو رفاقت حسین مین اپنی خون مین نہائی ہین فقل متی ذکرتہ پس کہہ جسوقت مصیبت حسین تجہی یاد آئی یالیتنی
کنت معہم فافوز فوزا عظیما ای کاش ہوتا مین ساتھ اونکی تو جان اپنی نثار کر کی رستگاری عظیم حاصل کرتا ای
پسر شبیب اگر چاہی تو ان تکون معنا فی الدرجات العلی من الجنان یہ کہ تو ہماری ساتھ درجات عالیہ بہشت
مین ہو فاحزن لحزننا وافرح لفرحنا پس غمگین ہو جب ہمین غمگین پاو اور خوش ہو جب ہمین خوش پاو وعلیک
بولایتنا اور لازم و واجب ہی تجہپر محبت و ولایت ہماری فلو ان رجلا تولی حجرا حشرہ اللہ معہ
اس لیئی کہ اگر کوئی شخص پتہر کو دوست رکہی گا تو اوسکا حشر اوس پتہر کی ساتھ ہوگا وایضا عن الصادق علیہ
السلام لم یرضع من ثدی فاطمۃ شیئا ولا رضع من انثی لبنا اور بہی جناب امام جعفر صادق سے
منقول ہی کہ اون حضرت نی فرمایا کہ جناب امام حسین نی نہین پیا شیر جناب فاطمہ زہرا کا اور نہ دودہ کسی عورت کا ولکنہ
کان یوتی بہ الی جدہ رسول اللہ ولیکن معمول تہا کہ لیجاتی اونہین اونکی نانا رسول خدا کی پاس جناب
رسول خدا اونہین پیار کرتی تہی فیضع ابہامہ فی فیہ پس انگوٹہا اپنا دہن شریف امام حسین مین دیتی تہی فیمص
منہا لبنا یکفیہ یومین او ثلثۃ ایام حضرت امام حسین انگوٹہی کو چوستی تہی تو اوس سی ایک چشمہ شیر
جاری ہوتا تہا اور ایسی سیر ہوتی تہی دو دن یا تین دن کہ احتیاج شیر نہوتی تہی فنبت لحم الحسین من لحم
رسول اللہ ودمہ من دمہ وعظمہ من عظمہ وشعرہ من شعرہ پس روئیدہ ہوا گوشت جناب امام حسین کا
گوشت رسول خدا سی اور بال حسین کی موی رسول خدا سی پس حضرات افسوس افسوس ایک دن وہ تہا کہ وہی تن
حسنین ریگ گرم کربلا پر بہتا تہا اور وہ حسین اوسی خون مین لوٹتی تہی ویفحص برجلیہ التراب اور ایڑیا
زمین پر رگڑتی تہی افسوس کہان گلوی حسین اور کہان سینہ حسین اور کہان تیر بد اختر اور کہان جسم حسین اور کہان تیر و تبر
ہزارون نامرد گہیری ہوی تہی اور اوس جناب کو پانی نہ دیتی تہی اور قتل کرتی تہی ویزعمون انہم
امۃ رسول اللہ اوس پر وہ لعین اپکو امت رسول خدا مین جانتی تہی کلہم تتقرب الی اللہ بدمہ
ہر ایک قتل کو اوس جناب کی خوشنودی خدا اور سبب تقرب کبریا جانتا تہا اور حضرت اون لعینون کو وعظ و نصیحت
کرتی تہی وہ شقی کچہہ رحم نکہاتی تہی حضرت نی اشعار پر نصیحت و حقیقت آمیز پڑہی کہ وہ یہ ہین **شعر**
قتل القوم علیا وابنہ حسن الخیر کریم الابوین ؂ افسوس پہلی قتل کیا لعینون نی علی ابن
ابیطالب کو پہر فرزند اونکی حسن مجتبی کو شہید کیا کہ نیکیان اونکی زمانی مین مشہور ہین اور عالی نسب تہی والدین

نیزی اور تیری مارین گی وَبَعْدَ هُمْ لَا یَکُوْنُ لِیْ نَاصِرٌ وَّلَا مُعِیْنٌ ای اعرابی بعد انکی شہادت کی مین یکہ وتنہا
رہجاؤن گا تو ایک ہزار نوسو پچاس زخم میری تن پر لگا کر گہوڑی سی گرا دین گی سجدہ پروردگار مین خنجر ستم سی شہادت ہون گا وَیُحْرِقُوْنَ خِیَامِیْ بِالنَّارِ ای اعرابی ظالمین کی ظالم خیمی میری آگ سی وَیَنْهَبُوْنَ اَمْوَالِیْ
اور لوٹین گی مال میرا وَیَسْبُوْنَ اَهْلَ بَیْتِیْ مِنْ کَرْبَلَا اِلَی الشَّامِ مَکْشُوْفَاتِ الرُّؤُوْسِ
عَلٰی جِمَالٍ بِغَیْرِ وِطَاءٍ وَّلَا سِتْرٍ ای اعرابی اہل البیت کو میری اسیر کرکی بلوای ماتم مین ننگی سر برہنہ شتران پر سوار کرکی کربلا سی شام تک لیجائینگی وَیَتْرُکُوْنَنِیْ عَلَی الْاَرْضِ بِلَا غُسْلٍ وَّلَا کَفْنٍ اور میری لاشکو
اسیطرح بیکفن و دفن حرارت آفتاب مین ریگ گرم پر چہوڑ جاتین گی جب یہ ماجرا اعرابی نی سنا تو روتی روتی بیہوش
ہوگیا غرض جب وہ روز آیا کہ جسکی حضرت نی خبر دی تہی اور سب عزیز بہی حضرت کی شہید ہوی یہان تک
کہ علی اصغر بہی حضرت کی گود مین شہید ہوا حضرت پر پیاس کا غلبہ ہوا فَمَضٰی اِلَی الْفُرَاتِ لِیَشْرَبَ
الْمَاءَ پس اوسوقت چلنی کا حضرت نی فرات کیطرف ارادہ کیا کہ پانی پئین فَضَرَبَ اللَّعِیْنُ بِسَهْمٍ عَلٰی
فَمِهٖ پس ایک لعین نی تیر حضرت کی دہن شریف پر مارا کہ دہن مبارک خون سی آلودہ ہوگیا فَجَاءَ سِنَانُ بْنُ
اَنَسٍ وَضَرَبَ الرُّمْحَ عَلٰی صَدْرِهٖ حَتّٰی خَرَجَ عَنْ ظَهْرِهٖ پس آیا سنان ابن انس لعین اور اس
زور سی نیزہ سینہ اقدس پر لگایا کہ پشت مبارک سی باہر نکل آیا فَجَذَبَ اللَّعِیْنُ رُمْحَهٗ فَسَقَطَ الْحُسَیْنُ
مَکْبُوْبًا عَلَی الْاَرْضِ یَتَحَوَّزُ فِیْ دَمِهٖ وَیَضْرِبُوْنَ عَلَیْهِ السُّیُوْفَ جب اوس
لعین نی نیزہ کہینچا تو حضرت مونہہ کی بہل زمین پر گرکی خون مین لوٹنی لگی اور وہ لعین تلوارین حضرت پر مارتی
وَکَانَ فَرَسُهٗ عِنْدَ رَاْسِهٖ یَبْکِیْ فَاَشَارَ بِیَدِهٖ اِصْبِرْ اور گہوڑا حضرت کا حال حضرت دیکہکی روتا تہا
حضرت نی ہاتہہ سی اشارہ کیا کہ تو اور صبر کر ثُمَّ جَلَسَ فَجَاءَ الْکِنْدِیُّ لَعَنَهُ اللّٰهُ وَضَرَبَ بِالْلَطْمَةِ
وَاَخَذَ الْعِمَامَةَ عَنْ رَاْسِهٖ پہر حضرت اوٹہہ بیٹہی پس مالک ابن بشر الکندی آیا اور ایک طمانچہ
رخ انور پر مارا اور عمامہ شریف اوتار لیگیا او چہوڑا اوس جناب کو خون مین غلطان اَللّٰهُمَّ الْعَنْ قَتَلَةَ
الْحُسَیْنِ وَاَصْحَابِهٖ روایت سی وبکم روایت صحیح مسلم وَمَا بَکَتْ عَلَیْهِمُ
السَّمَاءُ پہر روایت ابن شہیب سی دینار سعل حدیث اکا امام حسین کو
مصائب ون حضرت کی اور گہوڑا لنا پانی ہین اور مارنا کندنی
الملعون کا شمر سر اقدس صحیح مسلم تفسیر مَا بَکَتْ عَلَیْهِمُ السَّمَاءُ مین لکہا
فَلَمَّا قُتِلَ الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ بَکَتِ السَّمَاءُ عَلَیْهِ کہ جب شہید ہوی جناب امام حسین آسمان روی اونکی
مصیبت پر وَبُکَاؤُهَا حُمْرَتُهَا اور رونا اوسکا یہی کہ سرخی شفق نمایان ہوی اور ابن جوزی کہتا ہے

وسلم علیہ پس آیا وہ ساتھ ابوذر کی خدمت جناب امیر میں اور سلام کیا حضرت کو اور عرض کی کہ یا حضرت
آپ کیوں خانہ نشین ہیں قال ما وجدت ناصرا ولا معینا فعملت علی ما اوصانی رسول اللہ
جناب ولایت مآب نے فرمایا کہ میں نے ناصر و مددگار نہ پائی پس عمل کیا میں نے وصیت رسول خدا پر ثم قال ما حاجتک
یا اعرابی پھر فرمایا حضرت نے کہ تیری کیا حاجت ہے اے اعرابی قال یا امیر المومنین رایت رؤیا
عجیبۃ ارید ان تبین لی ما رایت ثم عبرہا سنی عرض کی یا امیر المومنین میں نے ایک خواب عجیب
و غریب دیکھا ہے چاہتا ہوں میں کہ آپ اوسے بیان کیجئے کہ کیا دیکھا ہے میں نے پھر تعبیر کیجئے اوسکی فبعث علیہ السلام
السلمان لطلب الحسین پس حضرت نے حضرت سلمان کو بھیجا کہ جا کر میرے نور چشم حسین فرزند رسول الثقلین کو
بلا لاؤ فاذا جاء الحسین قال امیر المومنین یا اعرابی فاسئل ما شئت من ابنی
ھذا پس جناب امام حسین تشریف لائے تو جناب امیر نے فرمایا کہ اے اعرابی جو چاہے تو میرے اس فرزند سے پوچھ حضرت
جناب امیر نے غاصبوں کو اور یہی دلیل کیا کہ مسند خلافت پر بیٹھے ہیں اور عاجز ہیں اور فرزند ہمارے علم غیب کے ماہر اور اعجاز پر
قادر ہیں فقال الاعرابی یا ابن رسول اللہ اخبرنی ما رایت فی المنام ثم عبرہ پس اعرابی
عرض کی اے فرزند رسول خدا خبر دو مجھے کہ میں نے کیا خواب دیکھا ہے پھر تعبیر دو قال یا اعرابی رایت فی منامک
ان نجوما متلطخا بالدم کسرت من السماء السابع وجاءت علی الارض وغابت فیہا
قریبا من شط الفرات فرمایا جناب امام حسین نے اے اعرابی تو نے خواب میں دیکھا ہے کہ کتنے ایک ستارے خون آلودہ
آسمان ہفتم سے ٹوٹ کر زمین پر آئے ہیں اور قریب کنارہ فرات زمین میں غائب ہو گئے ہیں قال صدقت یا ابن
رسول اللہ ھکذا رایت فعبرہ عرض کی اوسنے فدا ہوں میں آپ پر سے اے فرزند رسول خدا اور ایسے ہی
دیکھا ہے میں نے پس اب آپ تعبیر اوسکی بیان فرمائے قال دعنی عن تاویلہا حضرت نے فرمایا اے اعرابی تعبیر سے اسکے
درگذر اگر بیان کروں میں تو تجھے طاقت اسکے سننے کی نہ ہوگی اوس نے عرض کی اے فرزند رسول خدا اس قدر مسافت کھینچ کر
آیا ہوں میں محض واسطے اس خواب کی تعبیر کی فقال الا یا اعرابی ان النجوم المتلطخ بالدم انا
و اقربائی و اصحابی پس جناب امام مظلوم نے فرمایا آگاہ ہو اے اعرابی وہ ستارہائے خون آلودہ میں ہوں
اور میرے بھائی اور بھتیجے اور فرزند و عزیز و اصحاب ہیں اور کیفیت اس کی یہہ ہے کہ میں بطلب کوفیاں بھیجا وارد صحرائے کربلا ہوں گا
اعداء دین پہلے تو مجھ پر پانی بند کرینگے تین دن تک صدائے واعطشاہ واعطشاہ میرے اہلبیت کی فلک ہفتم تک جائے گی
اور ننھے ننھے بچے میرے پیاسے مانند ماہی بے آب کے تڑپیں گے اور کوئی اونپر رحم نہ کھائے گا پس تیسرے روز کہ وہ دسویں
محرم کی ہوگی صفیں واسطے جنگ کے مجھ پر کھینچیں گے میرے اصحاب و احباب کو بالب تشنہ و بشکم گرسنہ شہید کرینگے
بعد ازاں میرے عزیزوں کی باری آئے گی بھائیوں کو میرے تلواروں سے ٹکڑے کرینگے فرزندوں کو میرے

ہون پہر مجکو اوسکی محبت کا فریفتہ کر ثُمَّ اَفْجَعْنِیْ بِہٖ کَمَا اَفْجَعَ مُحَمَّدًا حَبِیْبَکَ بِوَلَدِہٖ بعد ازان مجہی بہی
اوسکی مصیبت مین گریان کر اور دل میرا درد مین لا جیسا کہ دل محمد مصطفی کا دردناک ہوگا اونکی فرزند کی
ماتم مین فَرَزَقَہُ اللّٰہُ یَحْیٰی وَفَجَّعَہٗ بِہٖ پس حق تعالی نی اونہین کرامت فرمایا ایک فرزند کہ نام اون کا یحیی تہا
اور وہ بہی پیغمبر تہی اور شہید کیے گئے مثل جناب امام حسین کی یعنی جسطرح سی سر انور اون حضرت کا یزید کی دین شراب خوار
کی لیے کاٹ کر لیگئے اوسیطرح سر اقدس حضرت یحیی کا ایک زن زناکار کی لیے کاٹ کر لیگئے وَکَانَ حَمْلُ
یَحْیٰی سِتَّۃَ اَشْہُرٍ وَحَمْلُ الْحُسَیْنِ کَذٰلِکَ اور تہی مدت حمل حضرت یحیی شکم مادر مین چہ مہینے اور
مدت حمل جناب امام حسین بہی شکم مبارک جناب سیدہ مین اسیقدر تہی اور جناب سید الساجدین فرماتی تہی کہ میرے
پدر مظلوم سفر کربلا مین مکرر یحیی اور شہادت یحیی کو یاد کرتی تہی کہ بیشک خواری دنیا کی خدا کی نزدیک ایسے
کافی ہی کہ سر حضرت یحیی کا کاٹ کر ایک زن زناکار کی واسطی ہدیہ بہیجا تہا اور سر میرا بہی ایک ولد الزنا کی لیے
بطریق ہدیہ لیجاتین گی وَرُوِیَ بِاَسْنَادٍ صَحِیْحَۃٍ لَمَّا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَغُصِبَ حَقُّ عَلِیٍّ
وَبَایَعَ النَّاسُ مِنْ اَبِیْ بَکْرٍ روایت کی ہی سندہای صحیح سی کہ جب جناب رسالت نی اس جہان فانی
سی طرف ملک جاودانی کی انتقال فرمایا تو منافقان امت نی دست ظلم و ستم خانہ اہلبیت پر دراز کیا یہان تک
کہ حق کو جناب امیر کی غصب کیا اور سب مفسدون نی بیعت ابی بکر سی کی فَکَانَ یَوْمًا جَالِسًا عَلٰی مِنْبَرِ
رَسُوْلِ اللّٰہِ وَیَعِظُ النَّاسَ پس ایک روز ابوبکر منبر رسول خدا پر بیٹہ وعظ کہتی تہی اِذْ جَاءَہُ
الْاَعْرَابِیُّ وَقَالَ یَا ابْنَ اَبِیْ قُحَافَۃَ اَنْتَ وَصِیُّ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَخَلِیْفَتُہٗ قَالَ نَعَمْ ناگاہ ایک
اعرابی آیا اور بولا ای ابن ابو قحافہ توہی وصی اور خلیفہ رسول خدا کا وہ بولا کہ ہان مین ہون خلیفہ رسول خدا کا
قَالَ اِنْ صَدَقْتَ فَاَخْبِرْنِیْ مَا رَاَیْتُ فِی الْمَنَامِ ثُمَّ عَبِّرْہُ اعرابی بولا کہ اگر سچ کہتا ہی تو کہ خلیفہ
رسول ہی تو مینی ایک خواب دیکہا ہی بس بیان کر کہ کیا دیکہا ہی مینی پہر تعبیر اوسکی بیان کر قَالَ مَا تَقُوْلُ
یَا اَعْرَابِیُّ لَا یَعْلَمُ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہُ ابوبکر بولا کیا کہتا ہی تو ای اعرابی نہین جانتا غیب کو مگر خدا
عزوجل اِذْہَبْ عِنْدَ عُمَرَ فَجَاءَ عِنْدَ عُمَرَ وَسَئَلَہٗ فَقَالَ مَا قَالَ صَاحِبُہٗ وَاَمَرَا بِاِخْرَاجِہٖ
عَنِ الْمَسْجِدِ نکل جا تو نزد عمر اور سوال کر اوس سی پس قریب آیا عمر کی اور سوال کیا پس وہی جواب دیا جو
ابوبکر نی کہا تہا اور حکم کیا کہ اسی مسجد سی نکال دو کہ ہم سی یہ امور غیب کا سائل ہوتا ہی وَکَانَ اَبُوْذَرٍّ
حَاضِرًا فِی الْمَسْجِدِ فَاَخَذَ یَدَہٗ وَقَالَ اِذْہَبْ مَعِیْ عِنْدَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ
اوسوقت حضرت ابوذر غفاری حاضر تہی اونہون نی ہاتہ اعرابی کا پکڑ کر فرمایا ای اعرابی چل میری ساتہ
جناب علی بن ابیطالب کی پاس کہ وہ تیرا جواب دین گی فَجَاءَ مَعَہٗ عِنْدَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَیْہِ السَّلَامُ

پہیلی یا فعند ذلک تساقطت النجوم وامطرت السماء دماً عبیطاً ووقع الکسف جب یہ ظلم
اوس شقی نی کیا اوسوقت کئی ستاری زمین پر گری اور خون برسنی لگا اور آفتاب کو گہن لگا اور زمین کانپنی لگی اور
پرند آشیانون سی نکل بہاگی اور لا الہ الا اللہ کہتی تہی پس نکلی اہلبیت مین شور گریہ بلند ہوا پہر سکینہ روکی جناب زینب سی بولی
یا عمتی اذہبی بحق اللہ الی الفسطاط فاخبری ذلک الحال ای پہوپہی اسکی خدا کی درخیمہ پر جاکی
دیکہو کہ میری بابا پر کیا گذری جسی یہ حال کہولیں جو ہین جناب زینب دربر آئین بی ساختہ سر پیٹ کی رونی لگین اور سکینہ سے
بولین یا بنت اخی قتلوا اباک وعلوا راسہ علی الرمح ای دختر برادر ای سکینہ تو یتیم ہوئی تیری بابا کو
قتل کیا اور سر کو نیزی پر چڑہایا پس سکینہ اسقدر روئی اور پیٹی کہ بیہوش ہوگئی اہلبیت مین کہرام ہوگیا اور زمین لرزنی
لگی

روایت سی ام فضائل شیعہ بہر تفسیر کہیعص بہر جواب عرب اور احوال شہادت امام حسین علیہ السلام

عن الصادق قال رحم اللہ شیعتنا
انہم اوذوا فینا ولم نوذہم جناب امام جعفر صادق نی فرمایا خدا رحم کری ہماری شیعون پر کہ وہ آزار اوٹہاتی
ہین دشمنون سی ہماری دوستی مین اور ہمین اپنی شیعون سی مطلق کسی نوع کی ایذا انہین پہونچتی شیعتنا منا قد
خلقوا من فاضل طینتنا وعجنوا بنور ولایتنا شیعہ ہماری ہمسی ہین اور تحقیق کہ اصل خلقت
ہماری شیعونکی اوس خاک کی سی ہی کہ بچ رہی تہی ہماری خلقت سی اور خمیر اونکی خاک کا ہماری نور ولایت سی
ہوا ہی رضوا بنا ائمۃ ورضینا بہم شیعۃ ہماری شیعہ راضی اور خوشنود ہین ہمسی اور اپنا امام پیشوا
ہمین جانتی ہین اور ہم بہی بدل راضی وخوشنود ہین اونسی تصیبہم مصائبنا وتنکبہم اوصابنا و
یحزنہم حزننا ویسرہم سرورنا غمگین کرتی ہی اونہین مصیبت ہماری اور رولاتی ہی اونہین رنج ہمارا
مغموم ہوتی ہین وہ جب ہمین مغموم پاتی ہین اور خوش ہوتی ہین وہ جب خوش ہمین پاتی ہین ونحن ایضا
نتالم لتالمہم ونطلع علی احوالہم اور ہمین بہی رنج پہونچتا ہی اپنی شیعون کی رنج سی اور ہر لمحہ ہم
اونکی احوال سی مطلع ہین فہم معنا لا یفارقونا ولا نفارقہم شیعہ ہماری ہم سی تعلق رکہتی ہین
نہ وہ ہم سی جدا ہونگی اور نہ ہم اونسی جدا ہون گی لان مرجع العبد الی سیدہ ومعولہ علی
مولاہ واسواسطی کہ بازگشت غلام کی طرف آقا کی ہوتی ہی اور رجوع عبد کی اپنی مولا کی جانب ہوتی ہے
یہجرون من عادانا ویجہرون بمدح من والانا کنارہ کشی کرتی ہین شیعہ ہماری اون لعینون سی
جو ہمین دشمن رکہتی ہین اور آمادہ ہوتی ہین مدح اوسکی پر جو ہمین دوست رکہتی ہین اللہم احی شیعتنا
میاہ مضافین الینا خدایا زندہ رکہہ ہماری شیعونکو کہ وہ ہمسی ہین اور نسبت اونکی ہماری جانب ہے
فمن ذکر مصابنا وبکی او تباکی استحی اللہ ان یعذبہ بالنار پس جو مومن کہ ہمارے

بیقرار ہوئین اور ڈاڑین مارکی رونی لگین وَاَمّا اُمُّہ فَوَضَعَتْ یَدَیْھَا عَلٰی بَطْنِہٖ وَتَقُوْلُ اور لیکن
ماں اوسکی پہر آئی اور ہات اوسکی پیٹ پر رکہکی یوں بین کرنی لگی وَابُنَیَّ لَیْتَنِیْ کُنْتُ لَکَ الْفِدَاءُ
ای پارہ جگر میری ہای ای فرزند میری افسوس تو مارا گیا اور مجہی موت نہ آئی کاش کہ یہان تیری تجہپر فدا ہوتے
اور تیری لاش پا برخون آنکہوںسی نہ دیکہتی یہ کہکی یہان تک روئی کہ بیہوش ہوگئی اور ادوہر پہر فوج کا ہجوم امام تشنہ کام پر
ہوا ناگاہ شمر لعین قریب حضرت اوس ارادہ سی آیا کہ آسمان گر پڑین اور پہاڑ ٹکڑی ہو جاوین اور وہ بے ادبی
اوس شقی نی کہ بیان نہین ہوسکتا او زبان سی وہ لفظ نہین نکلتا کہ پاؤن بخس اپنا اوس شقی نی کہان رکہا تہا کہ جہان
رسول خدا انکس کی بیٹہنی کو ناگوار جانتی تہی پس اوس صدمی سی جناب امام حسین نی غش سی آنکہین کہول کے
دیکہا اور فرمایا تو کون ہی ای شقی فَقَدِ ارْتَقَیْتَ مُرْتَقًا عَظِیْمًا عَلٰی مُحَمَّدٍ نہایت دشوار ہی رسول خدا پر
جو تونی بی ادبی کی ہی فَقَالَ ھُوَ الشِّمْرُ پس وہ شقی بولا وہ لعین شمر ہی حضرت نی فرمایا وَیْلَکَ مَنْ اَنَا
وای تجہپر ای شمر مین کون ہون وہ شقی بولا اَنْتَ الْحُسَیْنُ ابْنُ عَلِیٍّ وَفَاطِمَۃَ وَجَدُّکَ مُحَمَّدُ نِ
الْمُصْطَفٰی تم حسین پسر علی و فاطمہ ہو اور نانا تمہاری محمد مصطفیٰ ہین حضرت بولی وای ہو تجہپر ایسا تو تو مجہی
جانتا ہی فَلِمَ تَقْتُلُنِیْ پس کیون مجہی قتل کرتا ہی تو وہ کافر بولا اِنْ لَّمْ اَقْتُلْکَ فَمَنْ یَّاْخُذُ الْجَائِزَۃَ
مِنْ یَّزِیْدَ ای حسین اگر وہ شقی تمہین قتل نکریگا پس کون انعام یزید سی لیگا امام مظلوم نی فرمایا اَ اَحَبُّ
اِلَیْکَ الْجَائِزَۃُ مِنْ یَّزِیْدَ اَوْ شَفَاعَۃُ جَدِّیْ ای شمر تجہی انعام یزید پسندہی یا شفاعت میری نانا کے
وہ لعین بولا دَانِقٌ مِّنَ الْجَائِزَۃِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْکَ وَمِنْ جَدِّکَ ای حسین ایک وانگ انعام
یزید کا اوس شقی کی نزدیک بہتر ہی تمسی اور تمہاری ناناسی یہ کلام اوس بیحیا کا سنکی اوس مظلوم تشنہ کام نی
فرمایا خیر اگر مجہی قتل کرتا ہی فَاسْقِنِیْ شَرْبَۃً مِّنَ الْمَاءِ تو ای شمر تہوڑا سا پانی مجہی پلادی کہ جگر میرا شدت
تشنگی سی کباب ہوا جاتا ہی وہ شقی بولا وَاللّٰہِ لَا اَذُقْتَ قَطْرَۃً مِّنَ الْمَاءِ حَتّٰی تَذُوْقَ الْمَوْتَ
ای حسین ایک قطرہ پانی کا تمہین دینا وانہین ہی قسم ہی خدا کی وہ شقی ہرگز تمہین پانی ندیگا اور پیاسا قتل کریگا
فَیَقُوْلُ اَلْمَاءَ اَلْمَاءَ وَیَفْحَصُ بِرِجْلِہِ التُّرَابَ پس حضرت بار بار پانی پانی فرماتی تہی اور پاؤن زمین پر
رگڑتی تہی فَرَمَی اللَّعِیْنُ اِلٰی رِجْلَیْہِ فَاِذَا الْعَیْنُ جَارِیَۃٌ اَبْیَضُ مِنَ اللَّبَنِ پس شمر لعین نی
مڑکی قدم شریف کی طرف دیکہا کہ ایک چشمہ سفید دودہ سی زیر قدم جاری ہی متعجب ہوکر بولا شمر کہ ای حسین یہ تم
ماری پیاس کی پانی پانی کرتی تہی اور زیر پا تمہاری پانی جاری ہی حضرت نی فرمایا ای ملعون مین اتمام حجت کرتا ہو
نہین تو ابہی جو چاہون وہ کرون راوی کہتا ہی یہ معجزہ بہی دیکہکر اوس شقی نی کچہہ خیال نکیا وَاجْتَزَّ رَاْسَہٗ وَرَمٰی
بِہٖ عَلَی الْاَرْضِ کس زبان سی کہون کہ اوس لعین نی سر اقدس فرزند رسول خدا کا جدا کرکی زمین پر

خیمہ سی باہر نکلی دو بیٹی امام حسن کی سی اور ایک پوتا جعفر طیار کا تہا اور روتی یہ کہتی تہی وَاللّٰہِ لَا نُفَارِقُ الْحُسَیْنَ هٰذِهِ السَّاعَةَ قسم ہی خدا کی ہم ایسی وقت مین اپنی آقا حسین سی جدا نہون گی فَخَرَجَتْ زَیْنَبُ بِنْتُ عَلِیٍّ بَاکِیَةً حَزِیْنَةً فَلَحِقَتْهُمْ پس جناب زینب دختر علی ابن ابیطالب بہی دوڑی اور اون سی لپٹ گئی ہر چند قوم غدار تیر مارتی تہی وہ ان لڑکون کو نہ چہوڑتی تہی اور وہ صاحبزادی نہ مانتی تہی اور بی اختیار روتی تہی حَتّٰی اَلْقَوَامِنْ یَدِهَا وَقَالُوْا یَا عَمَّاهُ کَیْفَ تَرَکْنَا الْحُسَیْنَ وَلَا نَاصِرَ لَهٗ وَلَا مُعِیْنَ یہان تک کہ ہات سے جناب زینب کی وہ چہٹ گئی اور یہ کہتی چلی کہ اے پہوپہی کیونکر چہوڑ دین ہم اپنی آقا حسینؑ کو ایسی وقت مین کہ بی ہو ویار سیدان کارزار مین زمین پر بیٹہی ہین پس جب وہ قریب امام حسین آئی تو حضرت نی غش سی آنکہین کہولین وَنَظَرَ اِلَیْهِمْ وَبَکٰی وَثُمَّ قَالَ آہ آہ اور حضرت اونکی طرف دیکہکی رونی لگی اور پہر فرمایا آہ آہ اور پہر حضرت بیہوش ہوگئے فَجَاءَ ابْنُ کَعْبٍ اِلَی الْحُسَیْنِ بِالسَّیْفِ کہ ناگاہ ابن کعب تلوار لیتی آیا کہ حضرتکو شہید کری جب چاہا اوس نے کہ تلوار ماری فَمَنَعَهُ الْحَسَنُ الْمُثَنّٰی حسن مثنی نی پہلی تو اوسی منع کیا کہ اے شخص میری چچا مظلوم فرزند رسول خدا کو نہ مار وَاَخَذَ سَیْفَهٗ عَنْ یَدِهٖ وَضَرَبَ عَلٰی رَاْسِهٖ جب نہ مانا اوس نی تو حسن مثنی نی تلوار اوسکی ہاتہ سے اوسکی سر نحس پر ماری فَهَرَبَ اللَّعِیْنُ اِلٰی عَسْکَرِهٖ پس وہ لعین اپنی لشکر کو بہاگ گیا فَیَضْرِبُ الْحَسَنُ عَنْ یَمِیْنِهٖ وَشِمَالِهٖ بِالسَّیْفِ وَیُقَاتِلُ حَتّٰی صُرِعَ پس حسن مثنی داہنی اور بائین تلوارین مارتی تہی اور ظالمون کو قریب حضرت سی دفع کرتی تہی اور لڑتی تہی یہان تک کہ بہت زخمی ہوکی گری گمان کیا لوگون نی کہ رحلت کرگئی اَتَاوَلَدُ جَعْفَرِ ابْنِ اَبِیْطَالِبٍ فَوَقَفَ فِی الْمَیْدَانِ مُتَحَیِّرًا یَلْتَفِتُ یَمِیْنًا وَشِمَالًا ولیکن پوتا جعفر طیار کا میدان مین مضطرب وحیران کہڑا تہا کبہی داہنی طرف دیکہتا تہا اور کبہی بائین جانب دیکہتا تہا اور جب حضرت کو غش مین دیکہتا تہا تو زار زار روتا تہا راوی کہتا ہی جب سی یہ لڑکی میدان مین آئی تہی اوسوقت سے عورتین ڈیوڑہی پر کہڑی رو رہین تہی اور ماں اوس لڑکی کی اوسی روتا دیکہہ کی پکارتی تہی اے پارہ جگر میری مان تیری تجہپر فدا ہو پہر آ پس وہ لڑکا ماں کی آواز سنکی روتا ہوا خیمہ کو چلا فَضَرَبَ اَیَاسُ ابْنُ خَالِدٍ سَیْفًا عَلٰی رَاْسِهٖ فَخَرَّ عَلَی الْاَرْضِ ناگاہ ایاس ابن خالد لعین نی آنکی ایسی تلوار اوسکی پیشانی پر ماری کہ منہ کے بل زمین پر گر پڑا قَالَ فَرَاَیْتُ اَنَّ اُمَّهٗ اعْتَنَقَتْ جَسَدَ ابْنِهٖ راوی کہتا ہی دیکہا مینی کہ ماں اوس لڑکی کی دوڑکر اوس سی لپٹ گئی اور رونی لگی فَفَتَحَ عَیْنَهٗ فَقَالَ اِرْجِعِیْ یَا اُمَّاهُ پس ماں کے آواز سنکر غش سی آنکہین کہولین اور با آواز ضعیف بولا اے امان خیمہ مین جاؤ اوس صاحب غیرت کی ماں نے کہنی سی خیمہ کو چلی فَضَرَبَهٗ رَجُلٌ فَقَضٰی پس ایک شقی نی ایک تلوار ماری کہ اوس صاحبزادی نی راہ جنت کی لی فَبَکَتِ النِّسَاءُ بُکَاءً اَشَدَّ نِدَاءً یہ حال مصیبت دیکہکر دختران رسول خدا بہت

تین اطفال کا ضرب سے قتل اور شہید ہونا —

مُسْلِمٌ اور قتل ہوتا ہون تنہا مسافر پیاسا کیا تم مین کوئی مسلمان نہین اور کبھی فرماتی تہی اَمَا مِنْ مُجِیْرٍ یُجِیْرُنَا اَمَا مِنْ
مُغِیْثٍ یُغِیْثُنَا هَلْ صَدَرَ مِنِّیْ ذَنْبٌ آیا ہی کوئی پناہ دینی والا کہ ہمین پناہ دی آیا ہی کوئی فریادرس کہ ہمارے
فریاد کو پہونچی ای گروہ غدار کیون میری قتل کی درپی ہو آیا کوئی مجہسی گناہ صادر ہوا ہی کہ اوس گناہ کی عوض مین مجہی قتل
کرتی ہو اور مسلسل آنسو حضرت کی جاری تہی اور جواب مین اوس کی وہ گروہ نفاق اوس امام آفاق پہ تیرون کا مینہ
برساتی تہی اور حضرت جب اونپر حملہ کرتی تہی تو وہ لعین سامنی سی بہاگ جاتی تہی حضرت اپنی جا پر پہر آتی تہی اور کلمہ لَا
حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فرماتی تہی راوی کہتا ہی وَاللّٰهِ مَا رَاَیْتُ مَكْسُوْرًا قَطُّ اَرْبَطَ جَاشًا مِنْهُ
قسم ہی خدا کی مینی کبہی ایسا زخمی فوج کثیر مین کہڑا ہوا با حواس دلاور مثل حسین کی نہین دیکہا اس حال مین بہی جب
حضرت اون لعینون پر حملہ کرتی تہی مثل گلہ گوسفند کی سامنی سی بہاگ جاتی تہی فَوَقَفَ لِیَسْتَرِیْحَ سَاعَةً وَقَدْ ضَعُفَ
عَنِ الْقِتَالِ حضرت کی جب جسم شریف سی خون بہت بہا اور تشنگی کی شدت حد سی زیادہ ہوئی اور لڑائی کی طاقت نہ رہی
تو ایکساعت ٹہر گئی اِذْ اَتَاهُ حَجَرٌ فَوَقَعَ عَلٰی جَبْهَتِهٖ ناگاہ کسی لعین سنگدل نی ایک پتہر مارا وہ پیشانی اقدس پر
لگا کہ جبین مبارک مجروح ہو گئی اور خون اوس سی جاری ہوا حضرت نی چاہا کہ کپڑی سی خون پیشانی کا پوچہین فَاَتَاهُ
سَهْمٌ مَسْمُوْمٌ لَهٗ ثَلٰثُ شُعَبٍ فَوَقَعَ عَلٰی قَلْبِهٖ کہ ایک تیر سہ پہلو زہر آلودہ آکی دل اقدس پر لگا کہ پیکان اوسکی
پشت مبارک توڑ کی نکل گئی کہ سامنی سی وہ تیر نہ نکلا ثُمَّ اَخَذَ السَّهْمَ فَاَخْرَجَهٗ مِنْ وَرَآءِ ظَهْرِهٖ پہر اوس
تیر کو پکڑ کی جانب پشت سی نکالا پس خون اوس سی مثل پرنالیکی رواں ہوا راوی کہتا ہی فَتَقَدَّمَ لَشَرَابٍ فَرَمٰی
السَّهْمَ فَوَقَعَ فِیْ فَمِهٖ پس حضرت آئی جانب دریا کہ پانی پئین ایک شقی نی تیر دہن مبارک پر مارا فَنَادَی الشِّمْرُ
وَیْحَكُمْ عَجِّلُوْا پس شمر پکارا اوای ہو تمپر جلد حسین کو قتل کرو ایسا نہو کہ حسین پانی پی لی فَطَعَنَهٗ سِنَانُ بْنُ اَنَسٍ
بِالرُّمْحِ فَكَادَ اَنْ یَّقَعَ یہ سنکر سنان ابن انس لعین نی ایسا زور سی ایک نیزہ سینۂ اقدس پر مارا قریب تہا کہ گہوڑیسے
زمین پر گرین فَقَالَ اَیُّهَا الْجَوَادُ اَتَعْرِفُ مَنْ اَنَا پس حضرت نی گہوڑیسی فرمایا ای گہوڑی آیا تو پہچانتا ہے
کہ مین کون ہون اَنَا ابْنُ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ وَاَنَا ابْنُ عَلِیِّ نِ الْمُرْتَضٰی ای گہوڑی مین بیٹا ہون فاطمہ زہرا کا
ای گہوڑی مین ہون بیٹا علی مرتضی کا اوسوقت گہوڑا حال حضرت پر رونی لگا فَوَضَعَ یَدَیْهِ وَرِجْلَیْهِ عَلَی الْاَرْضِ
پس ہات اور پاؤن پہیلا کی وہ گہوڑا زمین پر بیٹہہ گیا ثُمَّ وَقَعَ الْحُسَیْنُ عَلَی الْاَرْضِ وَغُشِیَ عَلَیْهِ پہر وہ
راکب دوش رسول خدا پشت زین سی بر روی زمین تشریف لائی اور بیہوش ہو گئی ثُمَّ اَرَادَ اَنْ یَّقُوْمَ فَلَمْ
یُطِقْ غرض ہوش مین آئی تو چاہا کہ کہڑی ہون اوٹہا نہ گیا فَاَرَادُوْا اَنْ یَّحْتَزُّوْا رَاْسَهٗ پس قوم جفاکار نی ارادہ
کیا کہ سر اقدس کو جدا کرین قَالَ عَبْدُ الْحَمِیْدِ فَخَرَجَ نَحْوَ الْحُسَیْنِ ثَلٰثُ صِبْیَانٍ اِثْنَانِ مِنْ بَنِی الْحَسَنِ
الزَّكِیِّ وَوَاحِدٌ مِنْ اَوْلَادِ جَعْفَرِ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عبد الحمید کہتا ہی کہ اوسوقت تین لڑکی روتی ہوے

اور وہ حضرت ہمیشہ دیکھتی ہین طرف اپنی لشکرگاہ اور قتل گاہ اور محل دفن کی اور محل دفن اپنی شہدا کی کہ جو رفاقت مین
حضرت کی شہید ہوئی ہین وَیَنظُرُ اِلیٰ زُوَّارِہٖ وَالبَاکِینَ عَلَیہِ وَالمُقِیمِینَ عَلَیہِ العَزَاءَ اور دیکھتی ہین
اپنی زائرون کیطرف اور رونی والون کیطرف اور بانی مجلس کی جانب اور وہ حضرت ہر ایک زائر اور رونی والی
اور بانی مجلس کی نام سی اور اونکی باپ کی نام سی آگاہ ہین اور اونکی درجات و منازل جو بہشت مین ہین اونہین
جانتی ہین وَاِنَّہٗ لَیَرَیٰ مَن یَبکِیہِ فَیَستَغفِرُ لَہٗ اور جسی وہ جناب روتا دیکھتی ہین اوسکی لیئی استغفار
کرتی ہین یعنی عرض کرتی ہین کہ خداوندا یہ تیری حسین مظلوم بیکس کی مصیبت پر روتا ہی اسی بخشدی وَیَسئَلُ
جَدَّہٗ وَاَبَاہُ وَاُمَّہٗ وَاَخَاہُ اَن یَستَغفِرُوا لِلبَاکِینَ عَلیٰ مُصَابِہٖ وَالمُقِیمِینَ عَلَیہِ العَزَاءَ
اور حضرت آپ دعا کرتی ہین اپنی جد بزرگوار اور پدر عالیمقدار اور مادر خوش کردار اور برادر عالی وقار سی عرض کرتی ہین
کہ آپ بھی میری دوستون کی لئی کہ میری غم مین روتی ہین اور مجلس عزا برپا کرتی ہین دعا کیجئی کہ خدا اون کی گناہونکو
بخشی اور فرماتی ہین لَو یَعلَمُ زَائِرِی وَالبَاکِی عَلَیَّ مَا لَہٗ مِنَ الاَجرِ عِندَ اللّٰہِ لَکَانَ فَرحُہٗ
اَکثَرَ مِن جَزَعِہٖ کہ اگر جانی زائر میرا اور رونی والا میرا جو خدا نی اجر و ثواب مقرر کیا ہی شادی اور سرور اوسکا
زیادہ ہوا اوسکی رونی سی اور اپنی اہل و عیال کیطرف شاد و خورم پہری وَمَا یَقُومُ مِن مَجلِسِہٖ اِلَّا وَمَا
عَلَیہِ ذَنبٌ اور ایک ثواب یہ ہی کہ جب عزادار مجلس ماتم سی اوٹھتا ہی تو کوئی گناہ اوسپر باقی نہین رہتا
فَصَارَ کَیَومٍ وَلَدَتہُ اُمُّہٗ پس ایسا پاک و پاکیزہ مجلس غمسی اوٹھتا ہی کہ گویا اوسی روز شکم مادر سی پیدا ہوا ہی
پس حضرات سنا ثواب گریہ اور شفقت اپنی آقا کی کہ کیا کیا صدمی اپنی غلامونکی بخشش کی لئی اوٹھاتی ہین کہ کو
دوست اپنی دوست کی لئی یہ صدمات و رنج گوارا نکریگا اور کسی نبی نی اپنی امت کی لئی یہ رنج گوارا نکئی جو امام
حسین نی اپنی نانا کی امت کی لئی اوٹھائی کہ تا قیامت بیان ہوگی اور ناتمام رہین گی اور حضرات ابتک اوس
جناب کا خیال تمہین مین لگا ہی اور دعای مغفرت مین مشغول ہین لیکے پس رونی احوال اوس جناب کا سنکی اور
خیال کیجئی کہ وہ حضرات تمہاری جانب دیکھتی ہین رُوِیَ اَنَّہٗ لَمَّا لَم یَبقَ مِن اَقرِبَاءِ الحُسَینِ فِی طَفِّ
کَربَلَا فَنَظَرَ یَمِینًا وَشِمَالًا فَلَم یَرَ اَحَدًا اَبکیٰ بُکَاءً شَدِیدًا حدیث مین وارد ہوا ہی کہ جب
تمام اصحاب و عزیز جناب امام حسین علیہ السلام کی میدان کربلا مین درجہ شہادت سی فائز ہوئی پس کبھی وہ جناب
دست راست کیطرف دیکھتی تہی اور کبھی دست چپ اوسوقت کوئی دکہائی نہ دیتا سوا لاشون کی حضرت بی اختیار
اونکی جدائی پر روتی تہی اور خون جسم شریف سی جاری تہا وَیَلُوکُ لِسَانَہٗ مِن شِدَّۃِ العَطَشِ
اور زبان شدت تشنگی سی چباتی تہی اور فرماتی تہی اَنَا ابنُ صَاحِبِ الکَوثَرِ اَنَا ابنُ شَافِعِ یَومِ المَحشَرِ
مین ہون بیٹا صاحب حوض کوثر کا مین ہون بیٹا شافع روز محشر کا اُقتَلُ عَطشَانًا غَرِیبًا وَحِیدًا اَہلُکُم

جناب پر نرغہ کیا کوئی تو تیر اوس امام کبیر پر لگاتا تھا اور کوئی نیزہ مارتا تھا اور بعضی ملعون پتھر مارتی تہی تا آنکہ جب نہایت
مجروح ہو گئی تو بحار میں منقول ہی کہ اوسوقت شمر پکارا کہ جلدی کرو قتل حسین میں فَضَرَبَ الحُصَینُ سَہمًا
عَلیٰ فَمِ الحُسَینِ پس حصین بن نمیر نے ایک تلوار حضرت کو ماری وَطَعَنَ السِّنَانُ بْنُ انَسٍ
بِالرُّمحِ عَلیٰ صَدرِہٖ اور سنان بن انس ملعون نے ایک نیزہ سینۂ اقدس پر مارا اور صالح بن وہب بجیلی نے
تیر زہر آلود پہلوی حضرت پر مارا کہ رخسارہ راست کی بہل زمین پر گر پڑے اور پہر درست ہو کر بیٹھے اور تیر کو حلق سے نکالا
اور بحار میں حمید بن مسلم سے روایت ہی کہ جناب زینب دختر خاتون قیامت خیمہ سے سر و پا برہنہ نکل آئیں اور زیارت جناب
صاحب الامر سے معلوم ہوتا ہی کہ سب دختران رسول خدا و عترت شبیر خدا خیمہ سے نکل پڑیں جب زین اسپ و زمین
خالی نظر پڑا مگر کس شکل سے نَاشِرَاتِ الشُّعُورِ عَلَی الخُدُودِ لَاطِمَاتِ الوُجُوہِ سَافِرَاتٍ بِالعَوِیلِ
دَاعِیَاتٍ وَبَعدَ العِزِّ مُذَلَّلَاتٍ یعنی بال تو اہلبیت حسین کی بکہری ہوئی رخساروں پہ منہہ پر طمانچے
مارتی ہوئیں آواز گریہ بلند بعد عزت کی خوار و ذلیل ہوئیں مگر کس مونہہ سے کہوں کہ دختران زہرا نے اپنی برادر مظلوم کو
کس حال سے دیکہا کہ جناب صاحب الامر زیارت میں فرماتی ہیں وَالشِّمرُ جَالِسٌ عَلیٰ صَدرِکَ وَمُولِغٌ سَیفَہٗ
عَلیٰ نَحرِکَ قَابِضٌ شَیبَتَکَ بِیَدِہٖ ذَابِحٌ لَکَ بِمُہَنَّدٍ یعنی جب اہل حرم مقتل میں پہونچی اوسوقت
یہ حال تہا کہ شمر لعین تلوار کہینچی بارادہ ذبح کس مقام پر بتاوٴں کہ بیٹہا تہا اور کس مونہہ سے نام لوں اوسنے اوس کا
کہ دست نجس کہاں رکہی تہا اور تیغ ہندی آبدار سے ذبح کر رہا تہا اور سب اہل حرم یہ بے ادبی اوس شقی کی دیکہکی
سر پیٹتی تہی حال آنکہ حکم ہی کہ جانور کو سامنی جانور کی نہ ذبح کرو دران حالیکہ وہ جانور دیکہتا ہو یہاں دختران رسول کے
سامنی امت رسول خدا نے اون کی بہائی کو اس ستم سے ذبح کیا اَللّٰہُمَّ العَن قَتَلَۃَ الحُسَینِ وَاَصحَابِہٖ

روایت بست و نہم ثواب گریہ اور نکلنا نہیں لڑکوں کا خیمہ سی بہر شہادت

امام علیہ السلام رُوِیَ عَنِ الصَّادِقِ اِذَا اَہَلَّ ہِلَالُ عَاشُورَا اشتَدَّ حُزنُہٗ
وَعَظُمَ بُکَاؤُہٗ عَلیٰ مُصَابِ جَدِّہِ الحُسَینِ حدیث میں وارد ہوا ہی کہ جب جناب صادق
علیہ السلام چاند محرم کا دیکہتی تہی شدت سے غم و الم حضرت پر طاری ہوتا تہا اور اپنی جد نامدار امام حسین کی مصائب
یاد کر کی روتی تہی وَالنَّاسُ یَاتُونَ اِلَیہِ مِن کُلِّ جَانِبٍ وَیُعَزُّونَہٗ بِالحُسَینِ وَیَبکُونَ مَعَہٗ وَیَنُوحُونَ
عَلیٰ مُصَابِہٖ اور آدمی ہر طرف سے حضرت کی خدمت میں آتی تہی اور پرسا دیتی تہی اور حضرت کی ساتہ روتی تہی
پس حضرت جب رونی سے فارغ ہوتی تہی تو فرماتی تہی ای گروہ مردم جانو تم اِنَّ الحُسَینَ حَیٌّ عِندَ رَبِّہٖ
یُرزَقُ مِن حَیثُ یَشَاءُ کہ جناب امام حسین زندہ ہیں نزدیک خدا کی نعمای بہشت سے خوار روزی دیتا ہی انہیں
جہاں سے چاہتا ہی وَہُوَ یَنظُرُ دَائِمًا اِلیٰ مَوضِعِ عَسکَرِہٖ وَمَن دَخَلَ فِیہِ مِنَ الشُّہَدَاءِ

میری دل کو نہ جلا تیری رونی سی دل حسین کا ٹکڑی ہوتا ہی اور نور وجبتک مین جیتا ہون تسمعن فاذا اقتلت فانت
اولی بالتی تأتی بہا یا خیر النسوانیہ ۃ پس جب قتل کیا جاؤن گا اور سر میرا تن سی مسلم ہوجایگا اوسوقت
تو ہم تمکو منع کرنی نہ آینگی اوسوقت تم جی بہر کی رو لینا جسوقت یہ ظالم اسیر کر کی مقتل مین لائین گی اور نعش پارہ پارہ ہمارے
آلودہ خاک خون مین تمکو نظر پڑی گی بلکہ سب سی زیادہ محو اور نزار اور اسکی تو ہی کہ اپنی باپ کی نعش پر رونی حضرت جناب
امام حسین تو بیٹی کو یہ سمجہاتی تہی مگر افسوس کہ سکینہ کو ظالمون نی نعش پہ بہی رونی نہ دیا چنانچہ راوی کہتا ہی کہ جب
سکینہ نی دیکہی نعش امام حسین تو دوڑ کی لپٹ گئی نعش حضرت سی اور ماری محبت کی گلوی برید و پر مونہہ ملتی تہی اور
روتی تہی اور کبہی بوسی لیتی تہی اور بین کرتی تہی والشمر لعنہ یسوط بضرب و یمنع م ور شمر لعین تازیانہ سی اوسی
ڈراتا تہا اور رونی سی منع کرتا تہا حتی ضرب بعضہم السوط وجردہا عنہ یہان تک کہ کسی بیرحم
اوس یتیم کو ایک تازیانہ مارا اور نعش پدر سی چہڑا لیا الغرض راوی کہتا ہی کہ جب جناب امام حسین نی سکینہ کو ولن
سمجہایا فاعتنقت سکینۃ وقالت یا ابتاہ الی این اور ایک روایت مین ہی کہ سکینہ روکی اپنی پدر
بزرگوار سی لپٹ گئین اور پوچہتی تہین کہ ای بابا یہ تو بتاؤ کہ تم کہان جاتی ہو فبکی الحسین بکاء شدیدا
وقال الی المکان الذی لا یعود منہ احد پس جناب امام حسین بیتابی سکینہ کی دیکہ کی بہت روئے
اور فرمایا کہ ای سکینہ وہان جاتا ہون جہان جاکر کوئی نہین پہرا فبکت ولطمت علی وجہہا حتی غشی
علیہا یسنکی سکینہ اس قدر روئی اور پیٹی اور مونہہ پر طمانچی ماری کہ بیہوش ہوگئی اور غش کہا کر زمین پر گر پڑی
اور جب تک سکینہ کو ہوش نہ آیا حضرت سرہانی کہڑی رہی اور کمال رقت حضرت پر طاری تہی اور اہل حرم
گرد حضرت کی کہڑی روتی تہی فلما افاقت قالت ومن بعدک پس جب غش سی افاقہ ہوا تو وہ
بولی ای بابا تمہاری بعد کون ہماری دلداری کریگا اور کون مجہی دلاسا دیگا ومن یسقینا الماء یا ابتاہ
فقد کشفت کبدی نار من شدۃ الظماء ای بابا تم مری جاتی ہو ہمین پانی کون پلائی گا پس تحقیق
جگر میرا شدت تشنگی سی ٹکڑی ہوا جاتا ہی پس حضرت خیمی سی نکلی والدموع تجری من عینیہ حتی
بل جیبہ حضرت کی آنکہونسی مسلسل آنسو رواں تہی کہ تمام گریبان آنسوون سی تر ہوگیا تہا والدم جار
عن جسمہ الشریف اور خون جسم شریف سی جاری تہا فرفعت سکینۃ صوتہا بالبکاء
والنحیب پس سکینہ نی جو حضرت کو جاتی دیکہا پہر آواز گریہ وزاری بلند کی فہجم الیہا وضمہا الی
صدرہ وقبل ما بین عینیہا ومسح دموعہا بکمہ پہر حضرت نی آواز سکینہ سنی الفت پدر سی
بیتاب ہوکر پہر آئی اور اپنی پارہ جگر کو چہاتی سی لگایا اور پیار کیا اور آنسو سکینہ کی آستین مبارک سی پونچہی
پہر میدان مین آئی پس جب وس سردار امت کو اون باغیان امت نی تنہا پایا تو چارون طرف سی اوس

لَهُ وَلَا مُعِينُ اور یہ باپ تیرا ای علی اکبر تن تنہائی سونس وبار تیری نعش پر کہڑا روتا ہی ای فرزند اگر تم جیتی ہوتے
تو مین کاہیکو ایسا بیکس ہو جاتا ثُمَّ وَثَبَ عَلٰی قَدَمَیْهِ وَاَتٰی اِلَی الْخَیْمَةِ لِوَدَاعِ اَهْلِهٖ پہر
حضرت اوسی صورت گریان و نالان خیمہ کیطرف تشریف لائی واسطی وداع اہلبیت کی ثُمَّ اَقْبَلَ عَلٰی اُمِّ
کُلْثُوْمٍ وَقَالَ لَهَا اُوْصِیْكِ یَا اُخَیَّةُ بِنَفْسِكِ خَیْرًا وَاِنِّیْ بَارِزٌ اِلٰی هٰؤُلَاۤءِ
الْكُفَّارِ بعد ازان اپنی بہن ام کلثوم سی فرمایا کہ ای بہن سب ہماری جان نثار مرچکی اب ہماری باری آئی
ہی خدا تمہارا حافظ و ناصر ہی مین ان کفارون سی لڑنی جاتا ہون اور تمہین وصیت کرتا ہون کہ میری ماتم مین
صبر کرنا پہر فرمایا کہ ای بہن صبح سی ہمنی اپنی فرزند رنجور و علیل زین العابدین کی حال سی اطلاع نہین پائی ہی کہ اونکا
کیا صورت ہی اگر اوسی کچہ اسوقت افاقہ ہو تو ہماری پاس لاؤ کہ مین اوسی دیکہہ لون اور وہ مجہی دیکہہ لی کہ پہر
ملاقات میسر نہوگی ام کلثوم روکی بولین ای بہائی زین العابدین تو ایسا بیہوش بستر بیماری پر پڑا ہی کہ توقع اونکی
زندگی کی نہین ہی حضرت نی فرمایا کہ ای بہن وہ فضل الہی سی صحت پائیگا اور اوسی تو بعد میری رنج اسیری کی سہنی ہین
اور چالیس برس ماتم میں میری اوسی رونا ہی ثُمَّ كَتَبَ كِتَابًا وَاَوْدَعَهٗ اِلَی ابْنَتِهٖ فَاطِمَةَ
وَقَالَ لَهَا یَا بُنَیَّةُ اِذَا اَفَاقَ اَخُوْكِ الْعَلِیْلُ فَسَلِّمِیْهِ اِلَیْهِ پہر حضرت نی ایک نامہ لکہہ کر اپنی
بیٹی فاطمہ کو دیا اور فرمایا کہ جسوقت بہائی تمہارا ہوش مین آئی تو یہہ وصیت نامہ اوسی دینا کہ اس مین امانت بزرگون کی
ہی راوی کہتا کہ آخر مین اوس نامی کی یہہ وصیت لکہی تہی کہ ای فرزند جب تم قید سی چہٹ کی مدینہ جانا تو ہمارے
دوستون کو ہماری جانب سی سلام پہچانا اور کہنا کہ حسینؑ نی تم سبہون کی لئی پیاسا گلا کٹایا اور تا دم مرگ تمسی غافل نہین
رہی شرط دوستی اور وفاداری یہی ہی کہ جب تم آب سرد پیو اوسوقت ہماری بیکسی اور تشنگی کو یاد کر کی رونا حضرات یہہ
وصیت آخری امام مظلوم تشنہ لب کی تمہاری واسطی ہی ہی کہ وہ حضرت تمہاری نجات کی لئی پیاسی شہید ہوئے
اور یہہ سب مصائب و رنج گوارا کئی فَاَقْبَلَتْ سُكَیْنَةُ وَهِیَ صَارِخَةٌ وَكَانَ یُحِبُّهَا حُبًّا
شَدِیْدًا پس سکینہ روتی اور پیٹتی ہوئی آئین اور جناب امام حسینؑ سکینہ کو نہایت پیار کرتی تہی فَضَمَّهَا اِلٰی
صَدْرِهٖ وَمَسَحَ دُمُوْعَهَا بِكُمِّهٖ وَقَالَ پس سکینہ کو روتا دیکہہ کی حضرت کو تاب نرہی اور سکینہ کو چہاتی سی لگایا
اور شفقت سی آستین مبارک سی اپنی آنسو پونچہہ کی اور مصائب سکینہ یاد کر کی یہ اشعار پڑہی **شعر** سَیَطُوْ
لُ بَعْدِیْ یَا سُكَیْنَةُ فَاعْلَمِیْ ✦ مِنْكِ الْبُكَاۤءُ اِذَا الْحِمَامُ دَهَانِیْ ✦ بہت طول کہینچیگا ماتم مین
میری رونا تیرا ای سکینہ اور عنقریب چلا آتا ہی وقت تیری رونیکا کہ ہماری شہادت مین کچہہ عرصہ نہین ہی جب ہم شہید
ہون گی جتنا جی چاہی گا رو لیجیو **شعر** لَا تُحْرِقِیْ قَلْبِیْ بِدَمْعِكِ حَسْرَةً ✦ مَا دَامَ مِنِّی الرُّوْحُ
فِیْ جُثْمَانِیْ ✦ ای پارہ جگر میری ای سکینہ ابہی تو تیرا باپ جیتا ہی ابہی اسقدر کیون روتی ہی ای جان پدر

پکڑی ہین اور دوسرا سرا امام حسین کی ہات مین ہی وَکَانَ الْحُسَیْنُ یَسُوْقُهُ کَمَا یُسَاقُ الْاِبِلُ اور جسطرح
اسطرح سی رسول خدا کو ہکاتی ہین جسطرح لوگ اونٹ کو ہکاتی ہین فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ رُکْبَتَیْهِ عَلَی الْاَرْضِ
لِاَجْلِهٖ وَمَشٰی حضرت عباس خاطر حسین زانو اپنی زمین پر رکہتی ہین اور چلتی ہین جابر فرزند زہرا اشارہ کرتا ہے
فَقُلْتُ نِعْمَ الْجَمَلُ جَمَلُكَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ پس کہا مینی کیا خوب شتر تمہارا ہی ای ابا عبد اللہ فقال
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ نِعْمَ الرَّاكِبُ هُوَ یَا عَمُّ پس رسول خدا نی فرمایا یہ نہ کہا بلکہ یہ کہ حسین بہتر
سوار ہی اور بعض راویون نی یہ زیادہ کیا ہی ثُمَّ قَالَ الْحُسَیْنُ یَا جَدَّاهُ اِنَّ الْاِبِلَ یَصِیْحُ وَاَنْتَ
لَا تَصِیْحُ پہر عرض کی جناب امام حسین نی ای نانا اونٹ تو راہ چلنی مین بولتی ہین آپ میری کیسی اونٹ ہین
کہ بولتی نہین فَلَمَّا سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ذٰلِكَ فَقَالَ الْعَفُوْ الْعَفُوْ پس جب یہ سنا رسول خدا نی اور ہربار
فرمایا کہ خوشی میری فرزند کی یہہ ہی کہ مین بہی بولون تو دو مرتبہ زبان مبارک سی فرمایا العف العف فَنَزَلَ جَبْرَئِیْلُ
وَقَالَ یَا مُحَمَّدُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ اِنَّ اللّٰهَ یُقْرِئُكَ السَّلَامَ پس نی الفور جبرئیل نازل
ہوئی اور عرض کی ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ خدای تعالی نی تمہین سلام بہیجا ہی وَیَقُوْلُ لَكَ لَوْ نَفَعَكَ تَالِیًا
فَتَخْمُدُ نَارُ الْجَحِیْمِ اور فرمایا ہی کہ اگر بار سوم العف تمہاری زبان پر جاری ہوگا بخاطر حسین تو بالکل آتش
جہنم کو افسردہ کرینگی حضرات ہزار افسوس نہیہ پاس رسول خدا کو تہا کہ کسطرح حسین رنجیدہ ہو کیا حال ہوتا رسول خدا کا
جو دیکہتی روز عاشورا اپنی فرزند کو کہ کبہی نعش انصار کو دیکہکر روتی تہی اور کبہی نعش ہای اقربا پر جان کہوتی تہی روایت
صحیحہ مین وارد ہوا ہی کہ سب صدمون مین حضرت کی ہوش وحواس بجا تہی مگر صدمۂ فراق علی اکبر مین حواس منتشر ہوگئی
اور اسطرح سی روئی کہ دشمنو نکو رلایا اور ایسی کلمات یاس فرمای کہ جنکی بیان سی دل ٹکڑی ہوتا ہی حضرات دنیا مین
فرزند ایسا ہی صدمہ جان گزا ہی اور فرزند بہی وہ فرزند کہ ہمشکل نبی اٹہارہ برس کا تین روز کا پیاسا سامنی باپ کے
مارا جاوی اور لاشہ اوسکا خاک وخون مین پڑا ہو دی اوس باپ کا کیا حال ہوئیگا اب سنی آمد امام مظلوم نعش
فرزند پر رُوِیَ اَنَّهٗ لَمَّا قُتِلَ عَلِیُّ ابْنُ الْحُسَیْنِ فِیْ طَفِّ کَرْبَلَا اَقْبَلَ الْحُسَیْنُ وَعَلَیْهِ جُبَّةٌ
خَزٍّ دَکْنَاءُ وَعِمَامَةٌ مُوَرَّدَةٌ چنانچہ راوی کہتا ہی کہ جناب علی اکبر میدان کربلا مین شہید ہوی تو جناب
امام حسین نالان وگریان نعش ہمشکل پیغمبر پر آئی اوسوقت ایک عبا کہنہ خز حضرت کی دوش مبارک پر تہی اور عمامہ
گلابی سر اقدس پر تہا فَقَالَ مُخَاطِبًا لَهٗ یَا بُنَیَّ قَدِ اسْتَرَحْتَ مِنْ کَرْبِ الدُّنْیَا وَهَمِّهَا وَمَا
اَسْرَعَ اللُّحُوْقَ بِكَ اور فرمایا ای میری پارہ جگر ای علی اکبر تونی تو سنان ستم سینی پر کہا کی شہادت پائی اور غم
دنیای فانی سی تمہین راحت ملی اور اب تیری لئی سراسر عیش وراحت ہی اور میری شہادت مین بہی کچہہ عرصہ نہین ہے
عنقریب بالب تشنہ وشکم گرسنہ قتل ہو کر تجہہ سی ملاقات کرتا ہون وَهٰذَا اَبُوْكَ قَدْ لَقِیَ فَرِیْدًا لَا نَاصِرَ

فرزند رسول خدا کی لگا کہ پیشانی مجروح ہو گئی حضرت نی تیر نکالا اور خون چہرۂ اقدس اور ریش انور پر ملتی تہی اور فرماتی تہی
اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَرٰى مَا فَعَلُوْا بِابْنِ بِنْتِ نَبِيِّكَ
اے خدا دیکھتا ہی تو جو سلوک کیا ان ظالمون نی تیری پیغمبر کی نواسی سی
اِذْ جَاءَ السِّنَانُ لَعَنَهُ اللّٰهُ فَطَعَنَهُ بِرُمْحِهٖ ناگاہ ای حجاج اسی حال مین سنان ابن
انس بیرحم ملعون نی ایک تیر زہر آلود حضرت کی حلقوم مبارک پر مارا
فَسَقَطَ عَنْ ظَهْرِ الْجَوَادِ اِلَى الْاَرْضِ مُنْحِوْرٌ فِیْ دَمِهٖ
صدمی سی اوس تیر کی پشت زین سی بروی زمین تشریف لائی اور خون مین دست و پا مارنی لگی اور لوٹنی لگی
فَجَاءَهُ الشِّمْرُ مَا حَتّٰى رَاْسَهٗ پس آیا شمر بیحیا اوسنی اوس پیاسی کا سر خنجر سی جدا کیا
فَوْقَ قَنَاتٍ اور اوس نیزہ پر چڑہایا
فَتَزَلْزَلَتِ الْاَرْضُ وَتَلَاطَمَتِ الْبِحَارُ وَصَارَ مَاءُ الْفُرَاتِ
دَمًا عَبِيْطًا پس اوسوقت تو ای حجاج زمین ہلنی لگی اور دریا جوش مین آئی اور آب فرات مثل خون تازہ کی ہو گیا
اور منادی نی آسمان سی ندا کی
قُتِلَ وَاللّٰهِ الْاِمَامُ بْنُ الْاِمَامِ اَخُو الْاِمَامِ فَمِنْ اَجْلِهٖ قَطَرَاتُ
السَّمَاءِ دَمًا شہید ہوا قسم ہی خدا کی امام پسر امام برادر امام پس وسوقت آسمان سی خون برسنی لگا حجاج بولا
ای علوی اگر تو یہ دلائل بیان نکرتا قرآن سی ہر آئینہ مین تجہی قتل کرتا لی یہ عبا خدا تجہی برکت ندی اسمین وہ عبا سید نی
اور فرمایا هٰذَا مِنْ عَطَاءِ اللّٰهِ لَا مِنْ عَطَائِكَ ای حجاج یہ تو عطیہ خدا ہی کچہ تیری عنایت نہین

روایت بست و ہشتم جو سنا رسول خدا کا زبان امام حسین
کی پہر اونٹ بنا حضرت کا واسطی امام حسین کی پہر حال امام حسین
کی آنی کا نعش علی اکبر پر اور رخصت کرنا حرم کو پہر حال
شہادت

کتب معتبرہ مین بعض اصحاب برگزیدہ رسول خدا سی روایت کی ہی کہ کہا اونہون نی رَاَیْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ يَمُصُّ لُعَابَ الْحُسَيْنِ كَمَا يَمُصُّ الرَّجُلُ السُّكَّرَ دیکھا مینی رسول خدا کو کہ اسطرح زبان
و دندان امام حسین چوستی تہی جس طرح کوئی شکر کو چوسی وَهُوَ يَقُوْلُ حُسَيْنٌ مِنِّيْ وَاَنَا مِنَ الْحُسَيْنِ اَحَبَّ
اللّٰهُ مَنْ اَحَبَّ حُسَيْنًا اور فرماتی تہی حسین مجہسی ہی اور مین حسین سی ہون دوست رکہتا ہی خدا اوسی جو دوست
رکہی حسین کو وَاَبْغَضَ اللّٰهُ مَنْ اَبْغَضَ حُسَيْنًا لَعَنَ اللّٰهُ قَاتِلَهٗ اور دشمن رکہتا ہی خدا دشمن کو اوسکی
لعنت کری خدا قاتل حسین کو رُوِیَ فِیْ كَشْفِ الْمَحْجُوْبِ عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ قَالَ كُنْتُ بَابَ
کشف المحجوب مین عمر بن الخطاب سی روایت کی ہی کہ اوسنی کہا ایکروز مین خدمت رسول خدا مین حاضر ہوا
فَرَاَيْتُ الْحُسَيْنَ قَدْ رَكِبَ عَلٰى ظَهْرِ جَدِّهٖ پس دیکھا مینی کہ امام حسین اپنی نانا کی پیٹہ پر سوار ہین
وَكَانَ مُغْزَلٌ فِیْ فَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ قَدْ اَخَذَ اَحَدَ طَرَفَيْهِ بِاَسْنَانِهٖ وَاَعْطٰى طَرَفَهُ الْاٰخَرَ
بِيَدِ الْحُسَيْنِ اور دیکھا مینی کہ رسول خدا کی دہن مبارک مین ایک ڈورا ہی کہ ایک سرا اوسکا دندان شریف سے

وابراہیم مین کہ وہ بی پہ پیدا ہوی قَالَ مِنْ حَيْثُ أُمِّهِ حجاج بولا عیسی داخل ہوی صلب نوح وابراہیم مین
مان کی طرف سی پس سید علوی بولی كَذٰلِكَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ دَخَلَ فِيْ صُلْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ مِنْ أُمِّهِمَا
ای حجاج اسطرح حسن وحسین داخل صلب رسول خدا ہوی مانکی جانب سی فَبَقِيَ الْحَجَّاجُ كَأَنَّهُ أُلْقِمَ حَجَرًا
پس حجاج حیران رہ گیا گویا کہ اوسکی مونہہ مین پتہر دیدیا پس بولا حجاج کیا دلیل ہی امامت حسنین پر سید بولی ثابت
امامت گواہی رسول خدا سی کہ فرمایا حق مین دونون بزرگوارون کی وَلَدَايَ هٰذَانِ يَعْنِي الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ
إِمَامَانِ قَامَا أَوْ قَعَدَا یعنی یہ دونو فرزند میری یعنی حسنین دونو امام ہین خواہ جہاد کرین خواہ بیٹہہ رہین بسبب
نہ پانی انصار کی اور یہ بہی فرمایا حضرت نی إِبْنِيْ هٰذَا يَعْنِي الْحُسَيْنَ إِمَامٌ أَخُوْ إِمَامٍ إِبْنُ إِمَامٍ أَبُوْ
الْأَئِمَّةِ التِّسْعَةِ تَاسِعُهُمْ قَائِمُهُمْ یہ فرزند میرا حسین امام ہی بہائی امام کا ہی پسر امام کا ہی باپ نو اماموں کا
ہی کہ نوان اون کا قایم ہی حجاج یہ سنکی بولا ای علوی کیا تہا سن شریف حسین کا قَالَ ثَمَانٌ وَخَمْسُوْنَ
سَنَةً سید نی کہا سن شریف اٹہاون برس کا تہا پہر بولا فِيْ أَيِّ يَوْمٍ قُتِلَ ای علوی کس دن حسین مارے
گئی قَالَ يَوْمَ الْعَاشِرِ مِنَ الْعَاشُوْرَا بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ سید نی فرمایا شہید ہوی
وہ جناب دسوین محرم کی روز جمعہ کو حجاج بولا کسنی شہید کیا حسین کو سید بولی کہ بہیجا لشکر ابن زیاد نی حکم یزید
واسطی قتل حضرت کی جب مقابل ہوی دونون لشکر واسطی جنگ کی روز عاشورا فَوَضَعَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ سَهْمًا
فِيْ كَبِدِ قَوْسِهِ ثُمَّ رَمٰى نَحْوَ الْحُسَيْنِ پس عمر سعد نی تیر چلہ کمان مین جوڑ کی لشکر امام حسین پر مارا اور بولا
اپنی اصحاب سی گواہ رہنا کہ پہلی تیر اوس لعین نی لشکر حسین پر مارا پس سب ملعونون نی تیر حضرت کی لشکر پر مارے کہ
کوئی اصحاب حضرت سی باقی نرہا کہ زخمی نہوا ہو وَقِيْلَ قُتِلَ فِيْ هٰذِهِ الْحَمْلَةِ خَمْسُوْنَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ
اور یہ بہی منقول ہی کہ اوسی حملہ مین پچاس اصحاب حضرت کی شہید ہو گئی پس حضرت نی فرمایا مہیا ی موت ہو خدا تمپر
رحمت کری کہ یہ تیر تمہاری لیئی پیغام موت تہا مین پس لڑتی رہی تا دوپہر پس اگر ایک بہی ناصر حضرت کا شہید ہوتا تہا
تو معلوم ہو جاتا تہا کہ ایک اصحاب مین سی کم ہوا اور اگر دس شخص بہی لشکر عمر کی ماری جاتی تہی تو بہی نہ معلوم ہوتا تہا
فَقُتِلَ جَمِيْعُ أَعْوَانِهِ وَأَنْصَارِهِ حَتَّى الطِّفْلُ الرَّضِيْعُ پس شہید ہوی تا دوپہر سب یار ومددگار
حضرت کی تا آنکہ ای حجاج علی اصغر فرزند شیرخوار حسین بہی شہید ہوا فَبَقِيَ الْحُسَيْنُ فَرِيْدًا يَسْتَغِيْثُ
فَلَا يُغَاثُ پس بعد علی اصغر امام مظلوم تنہا رہ گئی اور برای اتمام حجت فریاد کرتی تہی اور کوئی فریاد کو
نہ پہنچتا تہا وَيَطْلُبُ جُرْعَةً مِنَ الْمَاءِ لِيُطْفِئَ بِهَا حَرَّ الظَّمَاءِ إِذْ رَمَاهُ أَبُو الْحُتُوْفِ
بِسَهْمٍ لَهُ ثَلَاثُ شُعَبٍ فَوَقَعَ فِيْ جَبْهَتِهِ اور ای حجاج جناب امام حسین اون ظالمون سی ایک
جام آب مانگتی تہی تا پیاس اپنی بجہائین کہ ناگاہ ابو الحتوف کافر نی ایک تیر سہ پہلو مارا اور وہ تیر پیشانی نورانی پر

وَفِی صُلْبِہٖ قَیْدُ مِّنْ حَدِیْدٍ ناگاہ دیکھا میں نے کہ حجاج لعین کی سامنے ایک سید علوی کو لاکی کھڑا کیا
کہ زنجیر آہنی اون بزرگ کی گلے میں اور پاؤن میں بیڑیان پڑین تھین حجاج بولا آیا نہین ہی تو فلانا علوی فلانی سید کا
بیٹا وہ بولی کہ ہان مین وہی ہون فَقَالَ لَہٗ اَنْتَ الْقَائِلُ اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ ذُرِّیَّۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ پس
حجاج بولا آیا تو قائل ہی کہ حسن اور حسین ذریت رسول خدا سی ہین قَالَ اِنَّھُمَا وَلَدَا رَسُوْلِ اللّٰہِ وَلِاَنَّھُمَا
دَخَلَا فِیْ ظَھْرِہٖ وَخَرَجَا مِنْ صُلْبِہٖ عَلٰی رَغْمِ اَنْفِکَ یَا حَجَّاجُ کہا بلکہ وہ دونون فرزند رسول خدا ہین
اور نور مقدس اون کی داخل ہوی پشت رسول خدا مین اور پیدا ہوی صلب رسول خدا سی یہ کہتا ہون تجھی ذلیل
کرنیکو اور تیری ناک خاک مذلت پر رگڑنیکو ای حجاج اسبات سی وہ ملعون تکیہ لگائی بیٹھا تھا سیدہا ہو بیٹھا اور غصے
سی گردن کی رگین پھول آئین اور بولا وای ہو تجھپر اگر دلیل لای میری لئی اس بات پر قرآن سی تو خیر و گرنہ قتل
کرونگا تجھی اور اگر لایا دلیل قرآنی تو یہ عبا جو پہنی ہون تجھی دونگا اور تجھی قید سی چہوڑدونگا پس شعبی
کہتا ہی کہ اگرچہ مین حافظ تہا ہر چند میں نی غور کی کوئی آیت میری خیال مین نہ آئی محزون ہوا مین اور دل مین کہا
مین نی کہ علوی قتل ہوا کہ ان بزرگ نی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہا حجاج ملعون نی قطع کلام کیا اور کہا شاید
چاہتا ہی تو کہ آیہ مباہلہ سی مجھپر حجت لائی تو وہ قول خدا ہی قُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَکُمْ کہہ ای رسول خدا
نصاری سی آو بلائین ہم اپنی فرزندونکو اور تم اپنی فرزندونکو حال آنکہ یہ آیت صاف ہی کہ حسنین فرزند رسول خدا
ہین مگر اوس شقی نی کہا مین اس آیہ کو نہ مانونگا فَقَالَ الْعَلَوِیُّ وَاللّٰہِ ھِیَ حُجَّۃٌ مُؤَکَّدَۃٌ مُعْتَمَدَۃٌ
وَلٰکِنِّیْ اٰتِیْکَ بِغَیْرِھَا ثُمَّ ابْتَدَءَ یَقْرَءُ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وہ علوی بولا واللہ یہ آیت
حجت موکد و معتمد ہی مگر مین سوا اسکی اور آیت لاونگا پہر بسم اللہ الرحمن الرحیم زبان مبارک سی اونہون نی
بفصاحت فرمائی یہ آیت پڑہی وَوَھَبْنَا لَہٗ اِسْحَاقَ وَیَعْقُوْبَ کُلًّا ھَدَیْنَا وَنُوْحًا ھَدَیْنَا
مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّیَّتِہٖ دَاوٗدَ وَسُلَیْمَانَ وَاَیُّوْبَ وَیُوْسُفَ وَمُوْسٰی وَھَارُوْنَ وَکَذٰلِکَ
نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ وَزَکَرِیَّا وَیَحْیٰی وَاِلْیَاسَ کُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ یعنی بخشا ہم نی ابراہیم کو اسحاق
و یعقوب اور ہر ایک کو ہدایت کی ہمنی اور نوح کو ہدایت کی ہمنی قبل اس سی اور ذریت نوح یا ابراہیم سی ہدایت کی
ہمنی داؤد و سلیمان اور ایوب و یوسف و موسی و ہارون کو اور یون جزا دیتی ہین ہم نیکو کارون کو اور ہدایت کیا
ہمنی ذریت نوح و ابراہیم سی زکریا و یحیی کو اور الیاس کو کہ یہ سب صالحین سی تہی اور نام حضرت عیسی کا کہ بعد
حضرت یحیی کی اس آیت مین تہا اوسی چہوڑ دیا پس حجاج لعین بولا کہ ای علوی نام حضرت عیسی کا کیون نلیا
فَقَالَ نَعَمْ قَدْ صَدَقْتَ یَا حَجَّاجُ وہ سید بولی سچ کہا تو نی ای حجاج مین نی نام عیسی کا نہین لیا فَبِاَیِّ شَیْءٍ
دَخَلَ عِیْسٰی فِیْ صُلْبِ نُوْحٍ وَاِبْرَاھِیْمَ پس ای حجاج عیسی کس جہت سی داخل ہوی صلب نوح

ہمنی تھین مگر آزمایش و امتحان تہی واسطی آدمیون کی اور شجرۂ ملعونہ قرآن مین یعنی بنی امیہ ڈراتی ہین ہم اونھین پس نزیادہ ہوگا اونکا مگر سرکشی عظیم قَالَ یَا جِبْرَئِیْلُ اَعَلٰی عَہْدِیْ قَالَ لَا وَلٰکِنْ تَدُوْرُ رَحَی الْاِسْلَامِ مِنْ مُہَاجَرَتِكَ فَتَلْبَثُ بِذٰلِكَ عَشْرًا حضرت نی فرمایا ای جبرئیل بنی امیہ کو تسلط میری زمانی مین ہوگا وہ بولی نہین مگر پہر گئی چکی اسلام کی ہجرت سی آپ کی دس برس ثُمَّ یَدُوْرُ رَحَی الْاِسْلَامِ عَلٰی رَاْسِ خَمْسَةٍ وَثَلَاثِیْنَ مِنْ مُہَاجَرَتِكَ فَتَلْبَثُ بِذٰلِكَ خَمْسًا بعد ازان چلیگی چکی اسلام کی انتای پینتیس برس ہجرت سی تا پانچ برس پہر تہم جاویگی اور پہر گی رحای ضلالت تا آنکہ پہر جای اپنی قطب پر اوسوقت نازل کیا خدا نے اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ اور فرمایا شب قدر بہتر ہی اون ہزار مہینون سی کہ پادشاہت کرینگی اون ہزار مہینون مین بنی امیہ یعنی عبادت ایک شب قدر کی اونکی ہزار مہینی کی بادشاہت سی بہتر ہی پس وہ دس برس جو رحاء اسلام پہری وہ ایام جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تہی اور وہ پانچ برس انتہا چونتیس برس سی رحاء اسلام علی وہ ایام خلافت ظاہری جناب میر کی تہی اور بیچ کی ایام وہ ایام ضلالت تہی کہ جس مین قرآن جلائی گئی دروازہ اہلبیت رسول حق اجلا کی توڑا گیا پہلوی بضعۂ رسول خدا مجروح ہوا باغ فدک چہینا گیا جناب مشکل کشا کی گلوی مبارک مین رسی باندہی گئی پس گویا بیخ شجرۂ ملعونہ کی یہ شقی تہی جنہون نی یہ ستم آل رسول پر کیی اور وہ جب ایام آ کہ جس مین شجرۂ ملعونہ ہرا ہوا تو نونہال شیر خدا خشک ہونی لگی اور بوستان فاطمہ زہرا قلم ہونی لگا اور حدیقۂ رسول خدا ن جہتی لگا پس اون ہزار مہینون مین جو جور و ستم ہوتین ہیں وہ سب بر ظاہر ہین مگر جب آیا زمانہ عباسیہ کا اون ملعونو نی چاہا کہ ظلم و جفا مین سبقت لیجائین بنی امیہ پر پس نہ تہی امام حسین کہ اونہین وہ ظالم شہید کرتی مگر حکم کیا کہ اونکی قبر کہود کی مٹادو تا نام حسین ابن علی کا مٹ جای اور زائرون کی قتل کا حکم دیا کبہی پانی کاٹ کی لاتی تہی اور کبہی ہل لگاتی تہی یہ ظلم ہوا قبر امام حسین پر مگر قبر شریف بلند ہوتی تہی جون جون وہ لعین سعی کرتی تہی جب وہ سر قادر ہوی تو حکم کیا بغداد مین قبور قریش کو کہودکی ہڈیان قریشون کی جلادین اور شاعرون کو حکم کیا کہ العیاذ باللہ ہجو کہو علی و فاطمہ کی مقرر ابن سکرہ ملعون نی ہجو کہی خدا اوسپر عذاب زیادہ کری اور ہزار شیعہ اور سادات کو شہید کیا اور عمارتون مین جیتا جیتا روایت کی ہی شعبی نی کہ علمای اہل سنت سی ہی کہ بلایا مجہی حجاج بن یوسف نی عید اضحی کو وَقَالَ بِمَا تَتَقَرَّبُ النَّاسُ مِثْلَ ھٰذَا الْیَوْمِ اور بولا وہ لعین ای شعبی کس چیز سی لوگ تقرب ڈہونڈہتی ہین خدا سی آج کی روز فَقُلْتُ بِالْاُضْحِیَّةِ وَالصَّدَقَةِ وَاَفْعَالِ الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی کہا مین نے آج رضای خدا کی لیی قربانی کرتی ہین تصدق دیتی ہیں افعال تقوی اور پرہیزگاری کی کرتی ہیں وہ شقی یہ سنکی بولا ای شعبی جان تو کہ آج ارادہ کیا ہی مین نے کہ قربانی کرون ایک سید حسینی کی ابہی یہ کہتا تہا کہ ایک آواز میری کان مین زنجیرون کی آئی مین نے خوف سی اودہر دیکہا وَاِذَا قَدْ مَثَلَ بَیْنَ یَدَیْہِ رَجُلٌ عَلَوِیٌّ وَفِیْ عُنُقِہٖ سِلْسِلَةُ حَدِیْدٍ

حکم کرتو درمیان میری اور اس قوم کی ساتھ حق کی اور تو بہترین حکم کنندگان ہی اور کبھی اوس قوم کی طرف مخاطب ہوکر فرماتی تھی یَا قَوْمِ اَنَا ابْنُ مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَاُقْتَلُ عَطْشَانًا ای قوم مین فرزند تمہاری نبی محمد مصطفیٰ کا ہون اور قریب ہی کہ پیاسا قتل ہو جاؤن وَرُوِیَ لَمَّا اشْتَدَّ الْعَطَشُ عَلَی الْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ جَاءَ اِلَی الْفُرَاتِ وَاَرَادَ اَنْ یَّشْرَبَ الْمَاءَ اور ایک روایت مین ہے کہ جب شدت تشنگی نے جناب امام حسین پر غلبہ کیا اور کسی نے اوس جناب کو پانی نہ دیا تو وہ حضرت نہر فرات کی طرف تشریف لائے اور ارادہ کیا کہ پانی پئین فَضَرَبَ اللَّعِیْنُ بِسَہْمٍ فَوَقَعَ عَلٰی فَمِہٖ ایک لعین نے ایک تیر چلہ کمان مین جوڑ کر دہن شریف پر مارا کہ دہن مبارک خون سے بھر گیا فَجَاءَ السِّنَانُ بْنُ الْاَنَسِ لَعَنَہُ اللّٰہُ وَضَرَبَ الرُّمْحَ عَلٰی صَدْرِہٖ حَتّٰی خَرَجَ عَنْ ظَہْرِہٖ پس سنان ابن انس ملعون آیا اور سینۂ اقدس پر نیزہ مارا کہ پشت مبارک سے توڑ کر باہر نکل گیا فَجَذَبَ اللَّعِیْنُ رُمْحَہٗ فَوَقَعَ الْحُسَیْنُ مَکْبُوْبًا عَلَی الْاَرْضِ یَتَخَوَّضُ فِیْ دَمِہٖ پس جب لعین نے نیزہ کھینچا تو حضرت مونھ کے بل گھوڑے سے زمین پر گر پڑے اور اپنے لہو مین لوٹنے لگے وَکَانُوْا یَضْرِبُوْنَ عَلَیْہِ السُّیُوْفَ حضرت تو لوٹتے تھے اور ظالم حضرت پر تلوارین مارتے تھے وَکَانَ فَرَسُہٗ عِنْدَ رَاْسِہٖ یَبْکِیْ فَاَشَارَ بِیَدِہٖ اِصْبِرْ وَلَا تَبْکِ اور گھوڑا حضرت کا حال پر اوس جناب کی سرہانے کھڑا روتا تھا پس حضرت نے ہات سے اشارہ کیا کہ اے گھوڑے تو نہ رو اور صبر کر ثُمَّ جَلَسَ پھر حضرت اوٹھ بیٹھے فَجَاءَ الْکِنْدِیُّ لَعَنَہُ اللّٰہُ فَضَرَبَ اللَّطْمَۃَ وَاَخَذَ الْعِمَامَۃَ عَنْ رَاْسِہٖ پس مالک ابن بشر الکندی ملعون آیا اور ایک طمانچہ رخ انور پر مارا اور عمامہ سر اقدس سے اوتار لے گیا اَللّٰہُمَّ الْعَنْ قَتَلَۃَ الْحُسَیْنِ وَاَصْحَابِہٖ روایت بست و ہفتم

خواب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور احوال سید علوی اور بہر بیان کرنا اون کا احوال جناب امام حسین علیہ السلام

عَنْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ اَخَذَتْہُ سِنَۃٌ وَّہُوَ عَلٰی مِنْبَرِہٖ فرمایا جناب امیر المومنین نے کہ ایک روز جناب رسول خدا منبر پر تشریف رکھتے تھے کہ حضرت کو غنودگی عارض ہوئی فَرَاٰی فِیْ مَنَامِہٖ اَنَّ رِجَالًا یَنْزُوْنَ عَلٰی مِنْبَرِہٖ نَزْوَ الْقِرَدَۃِ یَرُدُّوْنَ النَّاسَ عَلٰی اَعْقَابِہِمُ الْقَہْقَرٰی پس خواب مین دیکھا حضرت نے کہ بہت سے شخص منبر رسول خدا پر جاتے ہین مثل بندرون کی اور پھیرتے ہین آدمیون کو دین سے سوئے کفر جو جاگے خواب سے تو نہایت غمناک بیٹھے تھے پس آئے جبرئیل یہ آیت لے کے وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْیَا الَّتِیْ اَرَیْنَاکَ اِلَّا فِتْنَۃً لِّلنَّاسِ وَالشَّجَرَۃَ الْمَلْعُوْنَۃَ فِی الْقُرْاٰنِ وَنُخَوِّفُہُمْ فَمَا یَزِیْدُہُمْ اِلَّا طُغْیَانًا کَبِیْرًا یعنی نہین گردانا اس خواب کو کہ دیکھایا

آیا ہی اورنام میرا کیا ہی اوسنی عرض کی جُعِلْتُ فِدَاكَ يَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اِسْمِىْ اَخْنَفُ مِنْ اَصْحَابِ
جَدِّكَ قربان ہوون مین تمپرای فرزند رسول خدا نام میرا سید اخنف ہی اور مین تمہاری جد امجد کی اصحاب مین سے
ہون رَاَيْتُ يَوْمًا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَبْكِيْ کہ ایک روز دیکہا مینی کہ پیغمبر خدا روتی ہین اور آنسو حضرت کی آنکہون سے
جاری ہین فَقُلْتُ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَالَكَ تَبْكِيْ پس عرض کی مینی پدر و مادر میری فدا ہون
تمپر ای یا رسول اللہ کیون روتی ہو قَالَ اَتَانِيْ جِبْرَئِيْلُ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّ اُمَّتِيْ سَتَقْتُلُ وَلَدِيَ الْحُسَيْنَ
آئی میری پاس جبرئیل اور خبر دی مجہی کہ امت میری قتل کریگی میری فرزند حسین کو اور لائی مجہی خاک اوس جگہ کے
دی ہی کہ وہ سرخ رنگ ہی پس جو کوئی اوس روز حال بیکسی مین اور تشنگی مین میری فرزند مظلوم حسین کا ساتہ
دیگا اور جان اوسپر نثار کریگا جَعَلَ اللّٰهُ لَهٗ ثَوَابَ سَبْعِيْنَ شَهِيْدًا تو حق تعالی اوسی ثواب ستر شہیدونکا
عطا فرمائیگا یہ حدیث میری خیال مین تہی کہ جناب رسول خدا احد نامدار آپ کی جہاد کو تشریف لیگئی تہی وہان بہت
اصحاب نی جان اپنی حضرت پر نثار کی یہان تک کہ نوبت غلام کی پہونچی اور زخم اوٹہا کر مین بہی گہوڑی سی گرا
تو جناب رسول خدا نی شفقت و نوازش سی سر غلام کا اوٹہا کی اپنی زانوی مبارک پر رکہا اور فرمایا کہ ای اخنف
جو تیری دل مین آرزو ہو بیان کر عرض کی مینی یا رسول اللہ یہ آرزو ہی کہ آپنی فرمایا تہا کہ جو حسین کا ساتہ کربلا مین
دیگا تو خدا مرتبہ ستر شہیدون کا اوسی عطا کریگا ای حضرت درگاہ الٰہی مین میری واسطی یہ دعا کیجئی کہ تا ہنگام معرکہ
کربلا مین قبر مین امانت رہون جس ان آپ کا نواسا بیکس غریب نرغۂ اہل جفا مین گرفتار ہو وہ بارہ قدرت خالق
زندہ ہو کر آپکی فرزند دلبند پر اپنی جان نثار کرون یہ سنکی حضرت نی میری حق مین دعا کی حضرت کی دعا کی برکت سے
آج تک قبر کی اندر خواب خوش مین تہا اِذْ نَادَانِيْ مَلَكٌ قُمْ يَا اَخْنَفُ اِنْجِزْ مَا وَعَدْتَ اِنَّ ابْنَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ وَحِيْدًا غَرِيْبًا بَيْنَ الْاَعْدَاءِ فِيْ طَفِّ كَرْبَلَاءَ ناگاہ ایک فرشتہ نی مجہی آواز دی اوٹہ
ای اخنف آج روز وعدہ وفائی کا ہی آج فرزند رسول خدا بیکس و تنہا نرغۂ اہل جفا مین گرفتار ہی یہ سنکی
مین مضطرب الحال خدمت مین حاضر ہوا ہون تا اپنی آرزو کو پہنچون حضرت نی با چشم اشکبار اوس بزرگوار کو
اذن جہاد دیا فَجَاءَ لِلْقِتَالِ وَقَاتَلَ فَقُتِلَ پس آیا وہ بزرگ میدان حرب مین بہت سی لعینون کو واصل
جہنم کر کی سید اخنف رکاب سعادت امام مین شہید ہوئی خیال کیجئی کہ مُردی تک آرزوی جان نثاری کرین
اور وہ لعین کہ جو امت رسول خدا مین کہلاتی تہی ذرا رحم نکہاوین چنانچہ راوی کہتا ہی کہ دیکہتا تہا مین کہ جناب
امام حسین شدت ضعف سی سر مبارک قربوس زین پر جہکاتی تہی اور کبہی آسمان کیطرف نظر کر کی فرماتی
تہی اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ يَقْتُلُوْنَ ابْنَ بِنْتِ نَبِيِّكَ خداوندا گواہ رہ تو اس قوم پر
کہ قتل کرتی ہین تیری پیغمبر کی بیٹی کو اُحْكُمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ هٰذَا الْقَوْمِ بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْحَاكِمِيْنَ

وفات کی فَاِذَا رَاَیْتُہُمَا قَدْ تَغَیَّرَتْ وَاحْمَرَّتْ وَصَارَتْ دَمًا پس جب دیکھنا اس خاک کو کہ رنگ اسکا
تغیر ہوا ہے اور سرخ ہو کر خون تازہ ہو گئی ہے فَاعْلَمِی اَنَّ وَلَدِی الْحُسَیْنَ قَدْ قُتِلَ بِطَفِّ کَرْبَلَاءَ پس جانیو
کہ فرزند میرا حسین قتل کیا گیا میدان کربلا میں ام سلمہ نے اوسے احتیاط سے رکھا پس جب امام حسین برسر فن کی ہوے
نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ اِثْنَا عَشَرَ اَلْفَ مَلَکٍ اِلَی النَّبِیِّ تو آئے خدمت جناب پیغمبر میں بارہ ہزار فرشتے ایسے
شکل سے کہ صورتیں اونکی پراگندہ سرخ چہرے آنکھوں سے آنسو جاری سبہوں نے اپنے پر بریدہ تر حضور پیغمبر میں پھیلا دیے
اور کہنے لگے اے حبیب خدا تیرے فرزند حسین پر نازل ہو گی وہ بلا کہ جو نازل ہوئی تھی قابیل کے ہاتھ سے ہابیل پر پس
ہم پرسا دیتے ہیں تمہیں تمہارے فرزند کا راوی کہتا ہے کہ پھر کوئی فرشتہ باقی نہ رہا آسمان پر مگر یہ کہ نازل ہو
رسول خدا پر اور پرسا دیا رسول خدا کو اون کے فرزند حسین کا اور مراتب حسین بیان کرتے تھے جو عوض شہادت میں ان کو
حضرتکو اور حشر میں ملیں گے اور اجر و ثواب زائران حسین اور گریہ کنندگان فرزند رسول الثقلین پیش حضرت بیان کرتے تھے
اور پرسا دیکے روتے تھے وَالنَّبِیُّ صلعم مَعَہُمْ یَبْکِیْ اور رسول خدا بھی اونکے ساتھ روتے تھے اور دعاے بد حق میں قاتلان
حسین کی فرماتے تھے پس یہ تو حال ابتدا امام معصوم تھا اور احوال انجام امام مظلوم یہ ہے کہ جب وقت
غربت میں وہ امام اتقیا مہمان کوفیان پر دغا ہوا اور تعظیم و تواضع ایکطرف خیمے تک حضرت کے دریاے فرات سے
اوٹھا دیے سنانوں سے پانی اوس غریب پر بند کیا اقربا و عزیز و انصار با تمیز سب دنکی باری باری تشنہ لب گرسنہ
شکم روز عاشور سامنے اونکے ٹکڑے ٹکڑے کیے حَتّٰی قَتَلُوْا فِیْ حِجْرِہٖ ابْنَہُ الرَّضِیْعَ بِالسَّہْمِ یہاں تک کہ قتل کیا
گود میں امام کے فرزند شیر خوار اون کا تیر سے جناب امام جعفر صادق ع سے روایت ہے
فَلَمَّا لَمْ یَبْقَ مِنْ اَقْرِبَاءِ الْحُسَیْنِ فِیْ طَفِّ کَرْبَلَاءَ جب کوئی باقی نہ رہا اقربا جناب امام حسین ع سے میدان
کربلا میں وَہُوَ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَنْظُرُ یَمِیْنًا وَشِمَالًا وَیَقُوْلُ وَا عَطْشَاہُ وَا قِلَّۃَ نَاصِرَاہُ تو
حضرت چپ و راست بنگاہ حسرت دیکھتے تھے اور فرماتے تھے افسوس تشنگی اور ہاے کمی انصار کی وَیَلُوْکُ
لِسَانَہٗ مِنَ الْعَطَشِ وَیَطْلُبُ الْمَاءَ اور یہ حال تھا شدت تشنگی سے کہ زبان مبارک بار بار چباتے تھے اور اون سب
بیرحموں سے پانی مانگتے تھے کون تھا کہ فرزند رسول کو پانی دیتا سوا تیر و شمشیر لگانے کے کوئی جواب بھی نہ دیتا تھا ناگاہ جانب
قبلہ سے ایک گرد نمودار ہوئی اور اوس میں سے ایک شخص تیار لگائے کفن پہنے نمودار ہوا اور حضرت کے قریب آ کے
بولا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَعَلٰی جَدِّکَ وَاَبِیْکَ وَاُمِّکَ وَاَخِیْکَ سلام تم پر اے فرزند
رسول خدا اور آپ کے جد و پدر و مادر و برادر پر حضرت نے بکمال نوازش و الطاف فرمایا وَعَلَیْکَ السَّلَامُ
تو کون ہے جو اس صحراے پر آفت میں اور عالم تنہائی میں مجھ سے غریب و بیکس پر سلام کرتا ہے سلامتی تو ہم سے اس وقت
بہت دور ہے اور فرزند رسول خدا کا کوئی شخص شفیق نہیں مگر معلوم ہوتا ہے کہ تو شہیدان سابق میں سے ہے یہاں کس واسطے

ہونگی تو وہ حضرت کی انصار مین ہون گی اور پکارین گی یَا لَثَارَاتِ الْحُسَیْنِ کہان ہین بدلا لینی والی خون سید اکرم
ای پسر شبیب روایت کی میری آبائی طاہرین نی جناب امام زین العابدین سی لَمَّا قُتِلَ جَدِّی الْحُسَیْنُ اَمْطَرَتِ
السَّمَاءُ دَمًا وَتُرَابًا اَحْمَرَ کہ جسوقت جناب امام حسین شہید ہوی تو آسمان نی لہو کا مینہ برسایا اور خاک
سرخ رنگ زمین پر گرائی ای پسر شبیب اگر روی تو حسین پر ثُمَّ تَسِیْلَ دُمُوْعُكَ عَلٰی خَدَّیْكَ پس
جاری ہون آنسو تیری دونون رخسارون پر غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ كُلَّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتَهٗ صَغِیْرًا كَانَ اَوْ كَبِیْرًا
تو بخشی گا خدا سب گناہ تیری خواہ صغیر ہون گی خواہ کبیر ای پسر شبیب اگر تو چاہی کہ جنت مین درجات بلند ہوین
فَاحْزَنْ لِحُزْنِنَا وَافْرَحْ لِفَرَحِنَا پس محزون ہو ہماری حزن کی لیی اور خوش ہو ہماری خوشی کیو اسطی عَلَیْكَ
بِوَلَایَتِنَا اور تجہپر واجب ہی دوستی اور ولایت ہماری فَلَوْ اَنَّ رَجُلًا اَحَبَّ حَجَرًا لَحَشَرَهُ اللّٰهُ مَعَهٗ
یَوْمَ الْقِیٰمَةِ پس اگر کوئی شخص دوست رکہی کا پتہر کو تو حشر اوسکا خدا اوس پتہر کی ساتہ کریگا روز قیامت کوئے اور ابن
الی جون سی منقول ہی کہ جب پیدا ہوی امام حسین تو اوترا ایک فرشتہ فردوس اعلی کا طرف دریای اعظم کی اور اونی
اطراف زمین و آسمان مین ندا کی یَا عِبَادَ اللّٰهِ الْبَسُوْا ثِیَابَ الْاَحْزَانِ وَالتَّفَجُّعِ وَالْاَشْجَانِ ای بندگان
خدا پہنو کپڑی حزن و غم کی اور لباس اندوہ و ماتم کی فَاِنَّ فَرْخَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ مَذْبُوْحٌ مَقْتُوْلٌ
مَقْهُوْرٌ پس تحقیق کہ فرزند محمد کا ذبح کیا جای گا و قہر کیا جای گا بعد ازان آیا رسول خدا کی پاس ایک مٹی لیی ہو
اور کہنی لگا یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ یُقْتَلُ عَلٰی هٰذِهِ الْاَرْضِ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ بَیْتِكَ ای حبیب خدا قتل
کی جاینگی اس زمین پر ایک قوم تمہاری اہلبیت مین سی تَقْتُلُهُمْ فِئَةٌ بَاغِیَةٌ مِنْ اُمَّتِكَ قتل کریگا
اونہین ایک گروہ باغی تمہاری امت مین سی ظَالِمَةٌ مُتَعَدِّیَةٌ فَاسِقَةٌ وہ گروہ باغی ظلم کرنی والے
تعدی کرنیوالی ہون گی یَقْتُلُوْنَ فَرْخَكَ الْحُسَیْنَ ابْنَ بِنْتِكَ الطَّاهِرَةِ قتل کرین گی تمہاری فرزند حسین کو
جو بیٹا تمہاری دختر طاہرہ کا ہی وَهٰذِهٖ تُرْبَتُهٗ اور یہ خاک ہی کربلا کی پس ایک مشت خاک کربلا دی اور کہا
کہ اسی احتیاط سی رکہیو حَتّٰی تَرَاهَا قَدْ تَغَیَّرَتْ وَاحْمَرَّتْ وَصَارَتْ كَالدَّمِ جب دیکہنا کہ یہ متغیر
ہوگئی اور سرخ ہوکر مثل لہو کی ہوگئی فَاعْلَمْ اَنَّ وَلَدَكَ الْحُسَیْنَ قَدْ قُتِلَ پس جانیو کہ فرزند تمہارا
حسین شہید ہوگیا اور کچہ اوس خاک مین سی وہ فرشتہ لیکر آسمان پر اوڑ گیا حضرت اوسی بار بار سونگہتی تہی اور روتی
تہی اور فرماتی تہی قَتَلَ اللّٰهُ قَاتِلَكَ یَا حُسَیْنُ لعنت کری خدا تیری قاتل کو ای حسین اور داخل کری
اوسی جہنم مین اور برکت نہ دی اوسی خدا پہر وہ خاک حضرت نی ام سلمہ کو دی وَاَخْبَرَهَا بِقَتْلِ الْحُسَیْنِ
بِطَفِّ كَرْبَلَاءَ اور خبر دی ام سلمہ کو قتل حسین سی زمین کربلا پر اور فرمایا یَا اُمَّ سَلَمَةَ خُذِیْ هٰذِهِ
التُّرْبَةَ اِلَیْكِ وَتَعَاهَدِیْ بِهَا بَعْدَ وَفَاتِیْ ای ام سلمہ لو اس خاک کو اور احتیاط سی رکہو بعد میری

کیونکر کہوں اور کس زبان سے بیان کروں جو بے ادبی کی اوس ملعون نے ہمارے سید مظلوم سے اَتَّہُ ضَرَابَ
الرَّحْلِ النَّجِسُ عَلَیْہِ عَنّی اَلْقٰی عَلٰی وَجْہِہٖ کہ اُس نجس نے اپنے اوس ستمگار نے ایک ٹھوکر حضرت کو ماری کہ حضرت کو
منہہ کے بل اولٹ دیا وَاُخْتُہُ الزَّیْنَبُ لَمَّا تَرَی الْحَالَ عَلٰی ھٰذَا الْمِنْوَالِ اور بہن حضرت کی زینب خاتون تو
دختر زہرا نے یہہ حال جو دیکھا سَارَعَتْ اِلَیْہِ وَتَقُوْلُ بیتاب ہو کے میدان کو دوڑیں اور کہتی تھیں
وَاحُسَیْنَاہُ وَاَخَیَاہُ ہائے حسینؑ میرے ہائے بھائی میرے یہ کیا حال ہوا تمہارا اور عمر سعد اوسوقت
قریب حضرت کی کھڑا تھا اوس سے مخاطب ہو کے بولیں یَا عُمَرُ تَنْظُرُ اَنَّ شِمْرًا یَقْتُلُ اَخِیْ بِاِسَاءَۃِ الْاَدَبِ
اے عمر سعد دیکھتا ہے تو کہ میرے بھائی کو بے ادبی سے شمر قتل کرتا ہے پس عمر سعد نے رو دیا اور منہہ زینب کی طرف سے پھیر لیا
وَالشِّمْرُ جَالِسٌ عَلٰی صَدْرِہِ الشَّرِیْفِ وَقَطَعَ رَاْسَہٗ بِاِثْنَتَیْ عَشَرَۃَ ضَرْبَۃً اور کس منہہ سے کہوں
کہ شمر لعین کہاں پاؤں رکھے بیٹھا تھا سینۂ اقدس پر پاؤں رکھے تھا اور بارہ ضرب سے سر اقدس کو جدا کیا اور ہم
سکو بے آقا کیا

روایت بست و ششم روایت ریان بن شبیب ثواب بکا میں پھر نازل ہونا فرشتوں کا واسطے خبر شہادت جناب امام حسین کے اور نازل ہونا ملائکہ کا رسول خدا پر تعزیت امام حسین کی لیے پھر مصائب حسین اور آنا سید اخلف کا اور شہید ہونا امام حسین کا

ریان ابن شبیب سے منقول ہے کہ کہا اوسنے کہ پہلی تاریخ محرم کو گیا میں جناب امام رضا علیہ السلام کی پاس
قَالَ یَا ابْنَ الشَّبِیْبِ اِنَّ الْمُحَرَّمَ ھُوَ الشَّہْرُ الَّذِیْ کَانَ اَھْلُ الْجَاھِلِیَّۃِ یُحَرِّمُوْنَ فِیْہِ
الظُّلْمَ وَالْقِتَالَ لِحُرْمَتِہٖ جناب امام رضا نے فرمایا اے پسر شبیب تحقیق کہ محرم وہ مہینا تھا کہ کافر حرام جانتے
تھے اس میں قتال اور ظلم کو بسبب حرمت کی فَمَا عَرَفَتْ ھٰذِہِ الْاُمَّۃُ حُرْمَۃَ شَہْرِھَا وَلَا حُرْمَۃَ نَبِیِّہَا
پس نہ پہچانی اس امت نے حرمت اس مہینے کی اور نہ پہچانی حرمت اپنے نبی کی لَقَدْ قَتَلُوْا فِیْ ھٰذَا الشَّہْرِ
ذُرِّیَّتَہٗ کافر تک قتال برا جانتے تھے مگر اس امت نے قتل کیا اس مہینے میں عترت نبی اور اولاد رسول خدا کو
وَسَبَوْا نِسَائَہٗ وَانْتَہَبُوْا ثِقْلَہٗ اور سر برہنہ کیا مستورات پیغمبر کو اور لوٹ لیا اسباب اہل حرم کا
پس نہ بخشے خدا اونہیں کبھی کہ ظلم کیا اونھوں نے اے پسر شبیب اگر تو رونے والا ہو کسی چیز کو تو حسین ابن علی پر
فَاِنَّہٗ ذُبِحَ کَمَا یُذْبَحُ الْکَبْشُ کہ حسین اسطرح پر ذبح کیے گئے ہیں کہ جسطرح سے ذبح کیا جاتا ہے گوسفند اور سترہ آدمی اہلبیت
حضرت کے کہ شبیہ و نظیر اپنا نہ رکھتے تھے زمین میں اور نازل ہوئے چار ہزار فرشتے نصرت کو فَوَجَدُوْہُ قَدْ قُتِلَ
فَہُمْ عِنْدَ قَبْرِہٖ شُعْثًا غُبْرًا جناب امام حسینؑ اسوقت شہید ہو چکے تھے پس وہ فرشتے باچہرہ ہائے غمگین گرد
غبار آلودہ قبر جناب امام کی مجاور ہیں جب تک قائم آل محمد ظہور کریں اور جب جناب صاحب الامر ظاہر

اَللّٰهُمَّ ذَلِّلْ مُحَمَّدَ بْنَ الْاَشْعَثِ ذُلًّا فِیْ هٰذَا الْیَوْمِ مَا رَاٰهُ اَبَدًا خداوندا اس شقی کو ایسی ذلت دے کہ
آج تک کبھی دیکھی ہو پس اوسی وقت ایک عارضہ لاحق ہوا اور لشکر سے پاخانے گیا فَسَلَّطَ اللّٰهُ عَلَیْهِ عَقْرَبًا
فَلَدَغَتْهُ فَمَاتَ بَادِیَ الْعَوْرَةِ پس خدا نے بچھو کو اوسپر مسلط کیا پس اوس بچھو نے اوسے ڈنک مارا کہ وہ شقی ننگا بول
و غائط مین لوٹ کے واصل جہنم ہوا یہ سب معجزات فرزند رسول کے دیکھ کے عمر سعد لعین نے ایک تیر چلہ کمان مین جوڑ کے
سوی لشکر جناب امام حسین مارا اور پکارا اِشْهَدُوْا اَنِّیْ اَوَّلُ رَامٍ اے اہل کوفہ گواہ رہنا کہ عمر سعد شقی نے
پہلے تیر لشکر امام حسین پر مارا ہے فَرَمَوْهُمْ کُلُّهُمْ پس پھر تو تمام لشکر شقاوت اثر کے تیر لشکر امام پر چلے کہ کوئی لشکر سرور
باقی نرہا کہ جو زخمی نہوا ہو وَقِیْلَ قُتِلَ فِیْ هٰذِهِ الْحَمْلَةِ خَمْسُوْنَ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِهٖ ایک روایت مین ہے
کہ اوسی حملہ مین پچاس مرد امام مظلوم کے شہید ہوے پس وہ چند یار حضرت بھی تھوڑے عرصے مین باری باری آ کے
نثار ہو گئے اور وہ جناب یکہ و تنہا نرغہ اشقیا مین کھڑے رہ گئے اور چارون طرف سے نیزہ و تیر اوس امام دلگیر پر چلتے تھے
رُوِیَ فِیْ بِحَارِ الْاَنْوَارِ لَمَّا جَرَحُوْا عَلَی الْحُسَیْنِ کَثِیْرَ الْجِرَاحَاتِ جَمَعَ الْمَلَاءُ عَیْنَ حَوْلَهٗ بحار مین
منقول ہے کہ جب تمہارے تیرون سے جسم فرزند رسول کو افگار کیا پس بہت سے شقی گرد حضرت کے جمع ہوے وَضَرَبَ
عَلَیْهِ الرُّمْحَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ پس ایک نیزہ حضرت کو انس بن مالک لعین نے مارا وَاَیْضًا ضَرَبَ
الرُّمْحَ عَلٰی جَنْبِهِ الشَّرِیْفِ صَالِحُ بْنُ وَهَبٍ فَاَلْقٰی مِنَ الْفَرَسِ عَلٰی جَنْبِهِ الْاَیْمَنِ اور پھر ایک نیزہ
وہی صالح ابن وہب شقی نے پہلوے اقدس پر مارا کہ حضرت گھوڑے سے پہلوے راست کے بل گر پڑے وَقَامَ بَعْدَهٗ
عَلٰی رِجْلَیْهِ اور حضرت پھر اوٹھ کر کھڑے ہوے فَضَرَبَ الْمَلْعُوْنُ السَّیْفَ عَلٰی عَضُدِهٖ پس ایک
شقی نے ایک تلوار بازوے حضرت پر ماری فَقَتَلَهٗ عَلَیْهِ السَّلَامُ حَتّٰی دَخَلَ فِی النَّارِ پس حضرت نے بھی
ایک تلوار اوس شقی کو ماری کہ واصل جہنم ہوا وَضَرَبَ رَجُلٌ اٰخَرُ عَلٰی کَتِفِهٖ حَتّٰی خَرَّ عَلَی الْاَرْضِ
اور ایک بیحیائی ایک تلوار شانے پر حضرت کے ایسی زور سے ماری کہ حضرت زمین پر گر پڑے فَجَثٰی اِجْدَاهُ وَضَرَبَ
الْمَلْعُوْنُ الرُّمْحَ عَلَی الْحُلْقُوْمِ وَنَزَعَ مِنْهُ وَضَرَبَ عَلٰی صَدْرِهٖ حَتّٰی هَوٰی اِلَی الْاَرْضِ
پس جمع ہو گئے بہت ملعون گرد حضرت کے ایک بے رحم نے نیزہ حلقوم نازنین بوسہ گاہ رسول پر مارا اور پھر نکال کے
وہان سے سینہ اقدس پر اوس ورسے مارا کہ حضرت زمین پر گر پڑے وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ اور حضرت
پاؤن پر پاؤن رگڑنے لگے وَلَمْ یَقْرَبُوْا فِیْ هٰذَا الْوَقْتِ عِنْدَهٗ بِسَبَبِ مَهَابَتِهٖ اوس پر بھی کوئی قریب
حضرت کی ہیبت سے نہ آتا تھا پس شمر لعین پکارا فوج کو لِمَا وَقَفْتُمْ مِنَ الْحُسَیْنِ اُمَّهَاتُکُمْ یَجْلِسْنَ فِیْ
عَزَائِکُمْ کیون جدا ہوے تم حسین سے مائین تمہاری تمہارے غم مین بیٹھین وَبَادَرَ بِنَفْسِهِ الْخَبِیْثِ
عَلٰی قَتْلِهٖ یہ کہکے وہ شقی متوجہ قتل حضرت کا ہوا فَالْاٰنَ کَیْفَ اَقُوْلُ مَا صَنَعَ الْمَلْعُوْنُ بِالْحُسَیْنِ پس آہ

بھوکے اور پیاسے دہوپ مین کہڑے تہے اور خندق مین آگ روشن تہی اور دشمنان خدا عوض رحم کے کلمات سخت سے
دل حضرت کو مجروح کرتے تہے چنانچہ ابن جویریہ لعین سامنے آکے پکارا یَا حُسَیْنُ وَ اَصْحَابَ الْحُسَیْنِ اَبْشِرُوْا
بِالنَّارِ فَقَدْ تَعَجَّلْتُمُوْهَا فِی الدُّنْیَا ای حسین اور ای اصحاب حسین بشارت ہو تمہین آتش جہنم کے
تمنے جلدی کی دنیا ہی مین آگ کی حضرت نے پوچہا یہ کون ہے کہا کسی نے ابن جویریہ ہے حضرت نے فرمایا اَللّٰهُمَّ
اَذِقْهُ عَذَابَ النَّارِ فِی الدُّنْیَا خدا اسے دنیا مین عذاب آتش چکہا تا جاتے ہی اس لے اوسکا فرس
فَرَسُهُ وَ اَلْقَاهُ فِیْ تِلْكَ النَّارِ فَاحْتَرَقَ پس گہوڑا اوسکا بگڑا اور بہاگا اور اوسے آگ مین گہوڑے
ڈال دیا کہ وہ شقی اوسی مین جل گیا پہر تمیم بن الحصین ملعون تنہا لشکر سے نکلا اور پکارا ای حسین اور اصحاب حسین
اَمَا تَرَوْنَ اِلٰی مَاءِ الْفُرَاتِ یَتَمَوَّجُ كَاَنَّهٗ بُطُوْنُ الْحَیَّاتِ آیا نہین دیکہتے تم طرف آب فرات
کہ کیا لہرین مارتا ہے مثل شکم مارکے وَ اللّٰهِ لَا اُذِیْقُكُمْ مِنْهُ قَطْرَةً حَتّٰی تَذُوْقُوا الْمَوْتَ جُوْعًا واللہ تم
نہ پینے پاؤگے اوس سے ایک قطرہ تا آنکہ تم یونہین پیاسے بہوکے مرجاؤ حضرت نے پوچہا یہ کون ہے عرض کی اصحاب
کہ یہ تمیم بن حصین ہے حضرت نے یہ سنکے فرمایا هٰذَا وَ اَبُوْهُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ یہ اور اوسکا باپ اہل جہنم سے
اَللّٰهُمَّ اقْتُلْ هٰذَا عَطَشًا فِیْ هٰذَا الْیَوْمِ خداوندا اس شقی کو آج قتل کر پیاسا قَالَ فَلَحِقَهُ الْعَطَشُ وَ
سَقَطَ عَنْ فَرَسِهٖ وَ وَطِئَهُ الْخَیْلُ بِسَنَابِكِهَا فَمَاتَ پس راوی کہتا ہے کہ دعا حضرت کی تمام
نہوئی تہی کہ اوسے پیاس کی شدت ہوئی تا آنکہ وہ شقی مارے پیاس کے گہوڑے سے گرا اور گہوڑے نے اوسے دشمن خدا کو
ٹاپون سے روند ڈالا پس وہ جہنم کو راہی ہوا پہر حضرت پکارے ای شبث ربعی ای حجاج بن الحر ای قیس بن الاشعث
ای یزید بن الحرث اَلَمْ تَكْتُبُوْا اِلَیَّ اَنْ قَدْ اَیْنَعَتِ الثِّمَارُ وَ اَخْضَرَّتِ الْجَنَّاتُ فَاقْدِمْ عَلَیْنَا
اَنَّكَ جُنْدٌ عَلٰی مُجَنَّدٍ ای بیوفاؤ اور ای بد عہدو آیا تمنے نہین لکہا تہا مجہے کہ درخت بار ور ہین باغ سبز ہوے
آپ آئیے کہ لشکر کثیر آپ کی مدد کو موجود ہے کسی نے جواب ندیا مگر قیس ابن اشعث بیحیا بولا مَا تَدْرِیْ مَا تَقُوْلُ
وَ لٰكِنْ اِنْزِلْ عَلٰی حُكْمِ بَنِیْ عَمِّكَ کہ ہم نہین جانتے کہ تم کیا کہتے ہو مگر اب بہی بیعت کرو اپنے ابن عم
یزید ابن معاویہ کی تو بچتے ہو حضرت نے فرمایا لَا وَ اللّٰهِ لَا اُعْطِیْكُمْ بِیَدِیْ اِعْطَاءَ الذَّلِیْلِ وَ لَا اُقِرُّ
لَكُمْ اِقْرَارَ الْعَبِیْدِ قسم ہے خدا کی کہ حسین فرزند رسول خدا کبہی ہات واسطے بیعت کے اس ذلت و خواری سے بڑہائیگا
اور نہ اقرار کریگا مثل اقرار کرنے غلامون کے محمد بن اشعث بن قیس لعین لشکر سے نکل کے پکارا یَا حُسَیْنُ بْنَ
فَاطِمَةَ اَیَّةُ حُرْمَةٍ لَكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَیْسَتْ لِغَیْرِكَ ای حسین پسر فاطمہ کون سی خدمت ہے
تمہارے لیے رسول خدا سے کہ وہ تمہارے غیر کے لیے نہین ہے حضرت نے ایہ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰی اٰدَمَ کو تمام
پڑہا اور پہر حضرت نے فرمایا یہ کون ہے اصحاب نے نام اوس شقی کا بتایا تو حضرت نے دست مبارک وہاکے دعا کے

عل کا قال اللہ تعالی الصلوۃ والزکوۃ والصوم والحج والجہاد والجمعۃ والجماعۃ والقرآن
والعلم والعاشورا خدای تعالی نی فرمایا کہ ان دس خصلتون سی پہلی نماز دوسری زکوۃ تیسری روزہ چوتہی حج
پانچوین جہاد چہٹی جمعہ یعنی نماز جمعہ پڑہا کرینگی ساتوین نماز جماعت مین حاضر ہوا کرینگی آٹہوین تلاوت قرآن مجید
کرینگی نوین علم فقہ اور حدیث سیکہینگی اور دسوین عاشورا ہی قال موسی یا رب وما العاشورا موسی نی کہا
بار خدایا سب مین سمجہا مگر عاشورا کیا ہی قال البکاء والتباکی علی سبط محمد ن المصطفی صلی اللہ
علیہ والہ وسلم والمرثیۃ والعزاء المصیبۃ خداوند عالم نی فرمایا ای موسی عاشورا سی مراد رونا اور رلانا
ماتم فرزند خاتم انبیا مین اور مرثیہ کہنا ایام عاشورا مین اور پڑہنا اوسکی مصیبت مین اور مجلس عزا برپا کرنا اوس مظلوم کے
یا موسی ما من عبد من عبیدی فی ذلک الزمان بکی او تباکی او تعزی علی ولد المصطفی
الا کانت لہ الجنۃ ثوابا ای موسی جو بندہ مومن میری بندون سی ایام عاشورا مین فرزند رسول کی غم مین
آپ روی یا کسی کو رلاوی یا صورت رونی والون کی بنای یا مجلس تعزیت برپا کری بہشت اوسکی لیے واجب ہے
ومن انفق من مالہ فی محبتہ طعاما کان او غیر ذلک الا بارکت لہ فی الدنیا الدرہم
بسبعین درہما ای موسی جو بندہ روز عاشورا اپنی مال مین سی کچہہ سلوک کری گا کسی مومن سی خواہ کہانا
کہلاوی یا اور سلوک کری ایک درہم کو اوسکی ستر درہم کی برکت دون گا دنیا مین وکان فی الجنۃ وغفرت
لہ ذنوبہ اور جنت مین جگہ دون گا اور بخشون گا گناہ اوسکی صغیرہ اور کبیرہ کو پس حضرت خیال کیجی کہ حسین کے غم مین
گریہ وزاری کی یہ تاکید ہی اوس روز منافقان امت نی عید مقرر کی چنانچہ کعبہ مین ابتک عید ہوتی ہی اور دشمنان
دین اوس روز کو روز برکت جانتی ہین کہ جس روز جہان سی سنگ و کلوخ اوٹہاتی تہی اوسکی نیچی خون تازہ جوش
مارتا پاتی تہی یعنی روز عاشورا کو وقال صادق ولم تبک السماء الا علی الحسین ویحیی ابن زکریا
اور جناب صادق فرماتی ہین کہ جب سی آسمان خلق ہوا کسی پر نہین رویا مگر حسین ابن علی اور یحیی ابن زکریا پر
اور منقول ہی کہ روز شہادت جناب امام حسین مٹی سرخ آسمان سی گرتی تہی وقال قرطۃ بن عبد اللہ مطرت
السماء یوما نصف النہار علی شملۃ بیضاء قرطہ بن عبد اللہ کہتا ہی کہ ہمین مطلق شہادت امام حسین کی
خبر نہی اور ہمین معلوم نہتا کہ فرزند رسول ؐ اس بلا مین گرفتار ہی ناگاہ ایکدن آسمان سی بوندیان پڑنی لگین اور کپڑا
سفید باہر پڑا ہی تہی فنظرت فاذا ہی دم جب کپڑون پر پڑین اور ہمنی دیکہا تو وہ خون ہی کہ آسمان سی
برستا ہی وذہبت بالابل الی الوادی لیشرب فاذا ہو دم اور اونٹ ہماری جنگل مین گئے
پانی پینی کو پس کہین پانی پینی کو نہ پایا سوای خون کی ہم نہایت حیران و متعجب تہی ناگاہ خبر پہونچی کہ اوسی روز فرزند
رسول خدا ہو کا پیاسا شہید ہوا پس کیونکر یہ حال نہ ہوتا زمین و آسمان کا ماتم سید الشہدا ہین کہ وہ جناب تین دن کے

يُغِيثُنَا اَمَا مِنْ رَاحِمٍ يَرْحَمُنَا وَيَسْقِيْنَا جُرْعَةً مِنَ الْمَاءِ اور یوں آواز استغاثہ بلند کی آیا کوئی فریادرس ہے
کہ ہماری فریاد کو پہونچے ایسا کوئی رحم دل ہے کہ ہمپر رحم کہائے اور ایک جرعہ آب پلائے کہ کمال تشنگی اسوقت طاری ہے
فَبَيْنَمَا كَذٰلِكَ اِذْ رَمَوُا السِّهَامَ عَلَيْهِ اس اثنا مین حضرت پر اون لعینون نے تیر باری شروع کی حَتّٰى صَارَ
جِلْدُ الْحُسَيْنِ كَالْقُنْفُذِ یہان تک عوض پانی کی تیر باری کہ وہ جسم حسین کہ خون رسول خدا سے پلا تہا
مانند جسم ساہی کی ہوگیا اور اسقدر خون بہا اور زخم لگی کہ لڑنیکی طاقت نرہی اور حضرت ٹہر گئے فَبَيْنَمَا هُوَ وَاقِفٌ
اِذْ اَتَاهُ حَجَرٌ وَوَقَعَ عَلٰى جَبْهَتِهٖ کہ ناگاہ ایک پتہر حضرت کی پیشانی نورانی پر کہ جسے رسول خدا چومتے تہے
اس زور سے لگا کہ پیشانی مجروح ہوگئی اور خون بہنے لگا فَاَخَذَ الثَّوْبَ لِيَمْسَحَ الدَّمَ عَنْ جَبْهَتِهٖ حضرت نے
چاہا کہ کپڑے سے خون پیشانی کا پوچہین فَاَتَاهُ سَهْمٌ مَسْمُومٌ لَهُ ثَلٰثُ شُعَبٍ فَوَقَعَ عَلٰى قَلْبِهٖ پس ایک تیر
زہر آلودہ سہ پہلو آیا اور قلب حضرت پر لگا حضرت نے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ فرمایا اور سر
سوی آسمان اوٹہاکے عرض کی خداوندا تو جانتا ہے کہ یہ لعین ایسے شخص کو قتل کرتے ہین کہ روی زمین پر سوا او
کوئی نواسا رسول خدا کا نہین ہے ثُمَّ اَخَذَ السَّهْمَ فَاَخْرَجَهٗ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهٖ وہ تیر ایسا کاری لگا تہا
کہ دل کو توڑکے پشت مبارک سے باہر نکل گیا تہا حضرت نے جانب پشت سے وہ تیر نکالا پس شمر لعین نے پکارا اور
تیر جلد حسین کو قتل کرو فَطَعَنَهٗ سِنَانُ بْنُ اَنَسٍ بِالرُّمْحِ كَادَ اَنْ يَقَعَ یہ سنکے ہان ابن انس ملعون نے
آگے بڑہ کے ایسا ایک نیزہ سینہ اقدس پر مارا کہ قریب تہا کہ حضرت گہوڑے سے زمین پر گرین فَقَالَ اَيُّهَا الْجَوَادُ
اَتَعْرِفُ مَنْ اَنَا راوی کہتا ہے کہ اوسوقت حضرت نے فرمایا اے اسپ باوفا آیا تو جانتا ہے کہ مین کون ہون
اَنَا ابْنُ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ اَنَا ابْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُرْتَضٰى اے گہوڑے مین ہون بیٹا فاطمہ زہرا کا اور مین ہون فرزند
علی کا فَوَضَعَ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ عَلَى الْاَرْضِ گہوڑے نے یہ حال حضرت پر رو دیا اور ہات اور پاون زمین پر پہیلاے
تا صدمہ جسم شریف کو نہ پہونچے اور حضرت زمین پر گرکے غش ہوگئے اوسوقت اہل حرم مین صدای گریہ وزاری بلند
ہوئی اوسوقت زینب خاتون بیتابانہ چاک گریبان وگریان ونالان سراسیمہ مضطرب الحال بال کہولے ہوئے نکلین
فَصَاحَتْ وَا اَخَاهُ وَا اِمَامَاهُ وَا حُسَيْنَاهُ اور ہای بہائی میرے ہای امام میرے ہای حسین کی نعرے
مارتی تہین لَيْتَ الْمَوْتَ اَعْدَمَنِيْ کاشکے زینب کو موت آتی اور یہ حال اپنے بہائی کا نہ دیکہتی لَيْتَ السَّمَاءَ
اِنْطَبَقَتْ عَلَى الْاَرْضِ کاشکے آسمان زمین پر گرپڑتے وَلَيْتَ الْجِبَالَ تَدَكْدَكَتْ عَلَى السَّهْلِ کاش
پہاڑ ٹکڑے ہوجاتے زمین پر کہ نہ یہ بہائی فرزند رسول خدا اس بیکسی سے شہید ہوتا ہے وَيْلَكَ يَا عُمَرَ بْنَ سَعْدٍ
يُقْتَلُ ابْنُ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَاَنْتَ تَنْظُرُ وای تجہپر اے عمر سعد کیا ہوگئی حمیت تیری کہ فرزند رسول خدا
شہید ہوتا ہے اور دیکہتا ہے تو فَفَتَحَ الْحُسَيْنُ عَيْنَيْهِ وَنَظَرَ اِلَيْهَا پس جناب امام حسین نے غش سے

لزهير بن القين وسعد بن عبد الله تقدما امامي حتى اصلى پس حضرت نے زہیر بن قین اور سعد بن
عبد اللہ سے فرمایا کہ تم میرے آگے کھڑے ہو کہ میں نماز پڑھ لوں پس وہ دونوں بزرگ سامنے کھڑے ہوئے حتی صلی بہم
صلوٰۃ الخوف یہانتک کہ فرزند رسول خدا نے باقی صحابہ سے نماز خوف ادا کی پس سعید کثرت زخموں سے زمین پر
گر پڑے اور بولے خداوند العنت کر اس قوم پر مثل قوم عاد و ثمود کی بعد از ان عرصۂ قلیل میں سب صحابہ سعید جلیل یاس
جنت کی طرف راہی ہوئے تو حضرت تنہا میدان میں کھڑے تھے فينظر يمينا وشمالا فلم ير احدا ابكى
بكاء شديدا پس حضرت کبھی داہنی طرف دیکھتے تھے اور کبھی بائیں جانب جب کوئی یار و مددگار سوا دشمنوں کے
نظر نہ آتا تھا تو نعشہائے شہدا دیکھکر ڈاڑھیں مار کر روتے تھے والدم من جسمه الشريف مسفوح ويلوك
لسانه من شدة العطش وقال اور خون جسم شریف سے بہ رہا تھا اور شدت تشنگی سے زبان مبارک چباتے
تھے اور کہتے تھے انا ابن صاحب الكوثر انا ابن شافع يوم المحشر میں ہوں بیٹا ساقی حوض کوثر کا میں
ہوں بیٹا شفیع روز محشر کا اقتل عطشانا غريبا وحيدا اهل فيكم مسلم اور قتل ہوتا ہوں میں پیاسا
تن تنہا مسافر کیا تم میں کوئی مسلمان نہیں ہے کہ مجھکو اس تشنگی میں پانی پلادے اذ سمع مسكين كان في
عسكر عمر ابن سعد فملأ الركوة وجاء عند الحسين وقال ناگاہ آواز ایک درویش نے کہ لشکر عمر سعد میں
تھا سنی پس ڈول چھی کو پانی سے بھر کر حضرت کی خدمت میں آیا اور عرض کی یا ابن رسول الله بابي انت وامي
اسق هذا الماء اے فرزند رسول خدا ماں باپ میرے فدا ہوں آپ پر سے یہ پانی حاضر ہے پیو فبكى الحسين
بكاء شديدا حضرت اوس پانی کو دیکھکے شدت سے روئے وقال كيف اشرب وقد قتل انصارنا
واقرباؤنا حتى الطفل ظماء اور فرمایا اے شیخ کیونکر پانی پیوں میں حال آنکہ عزیز و انصار سب پیاسے قتل
ہو گئے یہانتک کہ میرا بچا بھی پیاسا شہید ہوا پھر یہ پانی کیونکر مجھسے پیا جائے یہ فرما کر اوسے خیمہ کی طرف لائے تا قدرت
خدا اوسے دکھاویں اور وہاں ایک گڑھا بصورت کنوئیں کے کھودوا اور اوسمیں پانی نکلا اوسوقت ارشاد کیا ہم پانی کے
محتاج نہیں ہیں لیکن حجت ان ظالموں پر تمام کرتے ہیں تا روز قیامت انکو کوئی عذر باقی نرہے اور اے شیخ تو لشکر عمر سعد سے
نکل جا کہ جو آواز استغاثہ میرے سنکے اعانت نکرے گا خدا اوسے سرنگوں داخل جہنم کرے گا فقال الوداع الوداع
يا زينب يا ام كلثوم يا سكينة يا رقية پھر حضرت اہل بیت سے رخصت ہونے لگے اور فرمایا اے زینب
وام کلثوم و سکینہ و رقیہ تمہیں خدا کو سونپتا ہوں اذ رموا السهام وقالوا اخرج يا حسين ابن علي
حضرت تو اہلبیت سے رخصت ہوتے تھے کہ ناگاہ اون کافروں نے تیر خیمہ حضرت پر مارے کہ کئی تیر قناتوں سے پار
ہو گئے اور وہ بے ادب دشمن خدا پکارے اے حسین ابن علی خیمہ سے باہر نکلو یا بیعت کرو یا سر دو فبكى الحسين
بكاء شديدا یہ سنکے حضرت نہایت روئے اور لاحول پڑھا اور میدان میں آئے وقال اما من مغيث

رَجُلٌ مِن بَنِي تَمِيمٍ يُقَالُ لَهُ عَبدُ اللهِ بنُ حُوَيرَةَ فَقَالَ يَا حُسَينُ فَقَالَ مَا تَشَاءُ فَقَالَ اَبشِر
بِالنَّارِ ایک لعین قبیلہ بنی تمیم سے عبد اللہ بن جویریہ نام حضرت کے سامنے آیا اور پکارا آواز بلند کہ یا حسین حضرت
نے فرمایا کہ کیا مطلب ہے تیرا وہ لعین بولا بشارت ہو تجھے اے حسین آتش دوزخ کی فَقَالَ كَلَّا اِنِّي اَقدَمُ عَلَى
رَبٍّ غَفُورٍ وَشَفِيعٍ مُطَاعٍ وَاَنَا مِن خَيرٍ اِلَى خَيرٍ مَن اَنتَ حضرت نے فرمایا کہ ایسا نہیں ہے جو تو
گمان کرتا ہے بلکہ میں جاتا ہوں خداوند آمرزندہ کے حضور اور پیغمبر شفاعت کنندہ کی خدمت میں اور میں ایک
حالت نیک سے سفر کروں گا تو کون ہے کہ فرزند رسول کے حق میں بے ادبی کرتا ہے وہ لعین بولا کہ میں ابن جویریہ
ہوں حضرت نے ہاتھ اوٹھا کر فرمایا اَللّٰهُمَّ حُزهُ اِلَى النَّارِ خداوندا اس لعین کو آتش جہنم میں داخل کر تا
اس کلام بد کی سزا پاے فَغَضِبَ اللَّعِينُ وَحَمَلَ عَلَيهِ وہ کافر حضرت کی اس بات سے غصے ہوا اور حضرت پہ
حملہ کیا فَاضطَرَبَ بِهِ فَرَسُهُ فِي جَدوَلٍ وَتَعَلَّقَ رِجلُهُ بِالرِّكَابِ وَوَقَعَ رَاسُهُ فِي الاَرضِ وَ
نَفَرَ الفَرَسُ حکم خدا سے گھوڑا اوسکا جھجکا اور پاؤں گھوڑی کا ایک گڑھے میں جا پڑا اور گھوڑا گرا اور پاؤں اس
شقی کا رکاب میں او لجھا اور سر زمین پہ لگا اور گھوڑا دوڑتا تھا اور سر اوس ناپاک کا پتھروں اور درختوں پر ٹکرا ٹکرا کر
ٹکڑے ہو گیا اور پاؤں اور پنڈلیوں کا گوشت کانٹوں وغیرہ سے بکھر گیا غرض باین حال تباہ او روح سیاہ
داخل نار ہوا فَلَمَّا اشتَدَّ القِتَالُ وَانتَصَفَ النَّهَارُ وَرَاَى ذٰلِكَ اَبُو ثُمَامَةَ الصَّائِدِيُّ ثُمَّ قَالَ
يَا اَبَا عَبدِ اللهِ نَفسِي لِنَفسِكَ الفِدَاءُ هٰؤُلَاءِ اقتَرَبُوا مِنكَ پس جب خروش لشکر مخالف کا
زیادہ ہوا ابو ثمامہ نے عرض کی یا ابا عبد اللہ میری جان آپ پر سے فدا ہو یہ لعین بہت قریب آ گئے ہیں وَاُحِبُّ
اَن اَلقَى رَبِّي وَقَد صَلَّيتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ مَعَكَ اور میں مشتاق ہوں کہ خدا سے ملاقات کروں درحالیکہ
نماز ظہر جماعت آپکے ساتھ ادا کر چکا ہوں کہ یہ نماز آخری ہے حضرت نے سر اپنا سوے آسمان اوٹھا کر فرمایا ذَكَرتَ
الصَّلٰوةَ جَعَلَكَ اللهُ مِنَ المُصَلِّينَ اے ابو ثمامہ اسوقت جو تو نے نماز یاد دلائی خدا تجھے روز قیامت میں
ساتھ نماز گذاروں کے محشور کرے ہاں یہ اول وقت ظہر ہے ثُمَّ قَالَ سَلُوهُم اَن يَكُفُّوا عَنَّا حَتَّى نُصَلِّيَ
کہو ان منافقوں سے کہ اتنی مہلت دیں وہ کہ نماز ظہر اپنے امام کے ساتھ ادا کریں بموجب ارشاد حضرت کے ظالموں سے
کہا کہ فرزند رسول خدا نماز پڑھنے کی مہلت مانگتے ہیں فَقَالَ الحُصَينُ بنُ نُمَيرٍ اِنَّهَا لَا تُقبَلُ حصین بن نمیر نے
جواب دیا کہ تمہاری نماز قبول نہیں کہ تم حق سے منحرف ہو کر امام وقت کی بیعت سے منکر ہو پس حبیب بن مظاہر نے
کہا اے لعین نماز فرزند رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو قبول نہ ہو وَتُقبَلُ مِنكَ يَا خَمَّارُ اور قبول ہو نماز تجھ ایسے
شراب خوار کی پس حصین لعین نے حبیب پر حملہ کیا اور حبیب نے دلیر حملہ کر کے ایسی تلوار اسکی گھوڑی کے سر پہ
ماری کہ گھوڑا اسکا اچھلا ہوا اور حصین ناپاک گر پڑا اور ملعونان لشکر دوڑ پڑے اور اوسے اوٹھا لے گئے فَقَالَ الحُسَينُ

تو وہ مال بھی حضرت کا ہی جہی چاہین اوسی دین فَلَا حَقَّ لِلْمُخَالِفِیْنَ فِیْ اَمْوَالِ الْمُؤْمِنِیْنَ اسو اسطی کہ
مال مومنین مین مخالفین کا حق نہین ہی پہر عرض کی کہ یا حضرت ایہ مجہہ پر نماز پڑہیی اور اپنی دست مبارک سی میری تجہیز
وتکفین کیجی گا ثُمَّ صَارَتِ الْمَرْاَۃُ مَیِّتَۃً کَمَا کَانَتْ بعد ازان وہ عورت مردہ ہوگئی جیسی تہی
وَعَنِ الصَّادِقِ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَنَّہٗ قَالَ جَاءَ اَھْلُ الْکُوْفَۃِ اِلٰی عَلِیٍّ فَشَکَوْا اِمْسَاکَ
الْمَطَرِ کتاب عیون المعجزات مین جناب صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ فرمایا ایکبار اہل کوفہ حضرت امیر المومنین کے
خدمت مین آئی اور کمی باران کی شکایت کی اور عرض کی یا مولا دعا کیجی کہ باران رحمت نازل ہو فَقَالَ
لِلْحُسَیْنِ قُمْ وَاسْتَسْقِ پس حضرت نی جناب امام حسین فرزند رسول الثقلین سی فرمایا اوٹہو ای فرزند
اور ان لوگون کی لیی طلب باران پروردگار زمین و آسمان سی کر فَقَامَ وَحَمِدَ اللّٰہَ وَصَلّٰی جناب امام حسین
سنتی ہی اوٹہی اور نماز پڑہی اور ایک خطبہ مشتمل حمد وثنای الہی مین اور درود رسالت پناہی پڑہا اور یہ دعا مانگی
اَللّٰھُمَّ مُعْطِیَ الْخَیْرَاتِ وَمُنْزِلَ الْبَرَکَاتِ اَرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَیْنَا مِدْرَارًا ای خداوند
عطا کرنی والی نیکیون کی ای نازل کرنی والی برکتون کی نازل کر ہم پر باران رحمت کو اور سیراب کر تو ہمکو باران
بسیار سی کہ فراگیرندہ ہو تمام شہرون کو اور روان شوندہ ہو روی زمین پر تُنَفِّسُ بِہِ الضَّعْفَ عَنْ عِبَادِکَ
وَتُحْیِیْ بِہِ الْاَرْضَ الْمَیِّتَۃَ عَنْ بِلَادِکَ ایسا باران کہ زائل کری تو بسبب اوسکی ضعف اور ناتوانی
اپنی بندون سی اور زندہ کری تو اوسکی برکت سی زمین مردہ کو فَمَا فَرَغَ مِنْ دُعَائِہٖ حَتّٰی غَاثَ اللّٰہُ غَیْثًا
بَغْتَۃً ہنوز امام علیہ السلام دعا سی فارغ نہوی تہی کہ ایکبارہ ابر نمودہ ہوکر برسنا شروع ہوا وَاَقْبَلَ اَعْرَابِیٌّ
مِنْ بَعْضِ نَوَاحِی الْکُوْفَۃِ فَقَالَ تَرَکْتُ الْاَوْدِیَۃَ وَالْاٰجَامَ یَمُوْجُ بَعْضُہَا فِیْ بَعْضٍ
ایک اعرابی بعض نواحی کوفہ سی آیا اور خبر دی کہ دیکہا مین نی کہ تمام جہیلین اور تالاب پانی سی معمور ہین
مارتی ہین حضرات یہ قدر و منزلت حسین کی پروردگار کی نزدیک تہی کہ ایک آن مین بخاطر حسین مردہ زمین کو زندہ کیا
اور زمین تفتیدہ پر پانی رواں کیا یہ احسانات خلق خدا پر تہی حسین بن علی کی بالتخصیص اہل کوفہ پر سوی
عوض اون احسانون کی کوفیون نی اوس برگزیدہ خدا اور محسن خلق سی یہ کیا کہ جب بموجب طلب
وہ سالک راہ خدا وارد زمین کربلا ہوا تو اہل کوفہ ہی نی کمر باندہ دی قتل امام پر باندہی اور پانی اوس جناب پر
بند کیا اور اونکی اولاد کی سوا کسی پر بند نتہا کہ آپ پیتی تہی اور بہائی تہی اور اطفال خردسال حسین پیاس سے
بیچین ہوکر العطش العطش کا شور مچاتی تہی اور پانی بناتی تہی گرد خیمہ خندق مین آگ جلتی تہی اور دہوپ کی
شدت تہی اور باوجود ان تکلیفون کی کوفیان غدار اوس سید ابرار پر تیرون کا منہ برساتی تہی اور سنان
کلمات سخت و درشت سی دل کو حضرت کی جدا مجروح کرتی تہی چنانچہ روایت صحیح مین وارد ہوی ہی فَاَقْبَلَ

کاش آسمان زمین پر گرتا کہ یہ مصیبتین ہیں شاہ عبد العزیز دہلوی نے لکھا ہے فَنَادَى الشِّمْرُ لِأَصْحَابِهِ وَيْلَكُمْ مَا تَنْتَظِرُونَ بِالرَّجُلِ پس پکارا ایک شریر نے تب وکو پکارا اوسی شمر کیا انتظار ہے قتل مین اس شخص کی جلد قتل کرو پھر وے ٹوٹ پڑے کسی نے تلوار ماری اور کسی نے نیزہ مارا اور کسی نے تیر مارا وَضَرَبَهُ شِمْرٌ عَلَى وَجْهِهِ فَأَدْرَكَهُ سِنَانُ بْنُ أَنَسٍ فَطَعَنَهُ بِرُمْحٍ اور شمر ملعون نے ایک تلوار رخ انور پر ماری اور سنان ابن انس شقی نے آکی ایک نیزہ اوسی حال مین مارا اور آیا خولی کہ سر حضرت تن مبارک سے جدا کرے مگر ہاتھ اوسکے کانپنے لگے فَنَزَلَ سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ أَخُوهُ فَقَطَعَ رَأْسَهُ پس اترا گھوڑے سے سہل ابن زیاد بھائی اوسکا اوسنے سر حضرت کا تن اقدس سے جدا کر کے خولی کو دیا ثُمَّ أَمَرَ الشِّمْرُ نَفَرًا أَنْ يَرْكَبُوا خُيُولًا وَأَوْطِئُوا الْحُسَيْنَ اوس وقت شمر نے حکم کیا کہ گھوڑے پر سوار ہو ابدن حسین کو بھی پامال کرو اور بخار دلون کا نکالو پس چند ملعون گھوڑے پر سوار ہوئے اور وہ بے ادبی کی کہ تعجب ہے آسمان زمین پر کیون نہ گر پڑا اور قیامت کیون برپا ہوئی کہ فرزند پہر اور یہ مصیبت وجفا پس یہ حال دیکھ کے اہل حرم پیہ اڑین کھاتی تہی مگر کیا صبر تہا کہ دعا بد نکی اون لعینون کی لئے

روایت بست وچہارم خرایج در معجزہ جناب امام حسین علیہ السلام وتعزیہ دیگر مصائب حضرت کی اور آنا فقیر کا پانی لیکے پہر احوال شہادت او زینہا گہوڑی کا اور زینب کا نکلنا خیمہ سے

کتاب خرایج الجرایح میں ابو خالد کابلی سے اور اوسنے یحیی بن ام الطویل سے روایت کی ہے کہ اوسنے کہا ہم خدمت امام حسین مین بیٹھی تہی اور حضرت علیہ السلام تشریف رکہتے تہے ناگاہ ایک جوان روتا ہوا خدمت حضرت مین آیا اور عرض کی اوسنے کہ یا حضرت مان میری مرگئی اور کچھ وصیت نہ کی اور مال چھوڑ گئی ہے فَقَالَ الْحُسَيْنُ قُومُوا حَتَّى نَصِيرَ إِلَى هَذِهِ الْحُرَّةِ پس حضرت نے فرمایا کہ اوٹھو کہ چلین اس مومنہ آزاد کی گھر تک جب پہونچے دروازے پر تو آستان در پر کہڑے ہو گئے دست مناجات درگاہ قاضی الحاجات مین اوٹھا کی دعا کی کہ خداوند دوبارہ حکم فرما کہ روح اس مومنہ کی جسم مین اس کی داخل ہو تا وصیت جو اسے کرنی ہو کرلے فَأَحْيَا اللهُ بِبَرَكَةِ الْحُسَيْنِ پس اللہ نے حضرت کی برکت دعا سے زندہ ہوئی أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ کہکر اوٹھ بیٹھی اور حضرت کی طرف دیکھکے بولی اُدْخُلِ الْبَيْتَ يَا مَوْلَايَ گہر مین تشریف لائو اے مولا میری اور جو ارشاد ہو وہ مین کرون حضرت نے فرمایا جو تجھے وصیت کرنی ہو وہ کر فَقَالَتْ ثُلُثُ الْمَالِ لَكَ مَا شِئْتَ وَالثُّلُثَانِ لِابْنِي هَذَا پس عرض کی اوسنے ثلث مال مین میری تو آپ کو اختیار ہے جو چاہیے آپ وہ کرین اور دو ثلث مال میرا میری اس بیٹے کا ہے إِنْ عَلِمْتَ أَنَّهُ مِنْ مَوَالِيكَ مگر جو آپ جانین کہ یہ دوست ہے حضرت کا وَإِنْ كَانَ مُخَالِفًا فَخُذْهُ إِلَيْكَ اور اگر یہ مخالف ہو حضرت کا

نَيِّفًا وَعِشْرُونَ جُرْحًا بِالرُّمْحِ وَالسُّيُوفِ وَالنَّبْلِ تا اُنکے بدن شریف پر تین سو میں زخم لگی اور نیزہ و شمشیر و تیر کے
زخم زیادہ تہی وَقِيلَ أَلْفٌ وَتِسْعُمِائَةِ جِرَاحَةٍ اور بعضون نے لکہا ہی کہ ایک ہزار نوسو زخم حضرت کی جسم شریف پر
لگی تہی وَكَانَتِ السِّهَامُ فِي دِرْعِهِ كَالشَّوْكِ فِي جِلْدِ الْقُنْفُذِ وَكَانَتْ كُلُّهَا فِي مُقَدَّمِهِ اور تیر جسم
امام پر ایسی لگی تہی کہ جیسی ساہی کی بدن پر کانٹی ہوتی ہین اور سب تیر سامنی ہی تہی پشت مبارک پر کوئی تیر نہتا افسوس
صد افسوس کہ جو جسم رسول خدا کی جسم سی رو پیدہ ہوتا تہا وہ یون زخمون سی چور ہوا اور وہ فرزند رسول کہ جسکی طفیل
فرشتون کو شفا ملی ہو وہ بیکس و تنہا ہو کر بہوکا پیاسا شہید ہوا فَبَيْنَمَا كَذَلِكَ إِذْ رَمَاهُ خَوْلِيُّ بْنُ يَزِيدَ الْأَصْبَحِيُّ
بِسَهْمٍ فَوَقَعَ فِي لَبَّتِهِ فَأَرْدَاهُ صَرِيعًا عَلَى الْأَرْضِ پس اسی حال مین تہی کہ ایک تیر خولی نی ایسا سینہ مبارک
مارا کہ زمین پر گر پڑی پس حضرت تیر کو نکال کر چلو مین خون لیکر سر و ریش انور پر ملتی تہی راوی کہتا ہی اوسوقت عبد اللہ
بن الحسن در خیمہ سی یہ حال دیکہتا تہا فَخَرَجَ وَهُوَ يَبْكِي وَيَقُولُ وَاللهِ لَا أُفَارِقُ عَمِّي یہ حال دیکہہ کی وہ شاہزادہ
سوی میدان دوڑا اور روتا اور کہتا تہا واللہ مین اپنی چچا سی جدا نہون گا پس جناب زینب نی اونہین روکا کہ
پہیر لیجاتین خیمہ کو اور وہ صاحبزادہ حد بلوغ کو بہی نہ پہنچا تہا اور حضرت بہی میدان سی پکاری ای بہن پکڑ نا اسے
ناگاہ وہ معصوم ہات سی پہوپہی کی چہوٹ کی دوڑا اور جناب زینب ہر چند پکارتی نہین ای لشان برادر پہر آ قال لَا
أُفَارِقُ عَمِّي عبد اللہ نی کہا ای پہوپہی چہوڑون گا مین تنہا ایسی وقت مصیبت مین اپنی چچا مظلوم کو تا آنکہ پہنچا
وہ شاہزادہ خدمت امام مظلوم مین فَأَقْبَلَ حَرْمَلَةُ ابْنُ كَاهِلٍ اللَّعِينُ إِلَى الْحُسَيْنِ لِيَضْرِبَهُ بِالسَّيْفِ
اوسوقت آیا حرملہ ملعون قریب حضرت کی اور چاہا اوس ملعون نی کہ حضرت کو تلوار لگاتی اوس صاحبزادی نی کہا وای سو حبرا
پسر حبشیہ آیا میری چچا مظلوم تین روز کی پیاسی کو ماری گا فَغَضِبَ اللَّعِينُ وَضَرَبَ الصَّبِيَّ بِالسَّيْفِ
فَأَلْقَاهَا بِيَمِينِهِ فَقَطَعَهَا وہ لعین پر سم غصی ہوا اور ایک تلوار اس زور سی لگائی کہ دہنا ہاتہ اوس امام زادہ کا
کٹ کی گر پڑا فَصَاحَ يَا عَمَّاهُ أَدْرِكْنِي ای چچا خبر لو کہ مجہی اس ظالم نی مارا فَأَخَذَهُ الْحُسَيْنُ وَضَمَّهُ إِلَى
صَدْرِهِ حضرت نی اوسی روکی سینہ زخمی سی لگایا اور فرمایا يَا ابْنَ أَخِي اصْبِرْ عَلَى مَا نَزَلَ بِكَ اے
فرزند برادر صبر کر اسس بلا پر جو نازل ہوئی تجہپر اور پیار کرتی تہی اور دلاسا دیتی تہی إِذْ رَمَاهُ اللَّعِينُ بِسَهْمٍ
فَذَبَحَهُ فِي حِجْرِهِ ناگاہ ایک تیر اوس شقی نی گلوی معصوم پر ایسا لگایا کہ وہ مظلوم اپنی چچا کی گود مین ذبح
ہوکی گر پڑا اور شہید ہوا حضرت نعش اوسکی مثل نعش اصغر کی سینہ سی لگا کی رونی لگی غرض یہ ستم تو کسی پر نہین ہوا
ابتدای زمانہ سی سوا حضرت امام حسین کی کہ کیسی کیسی پیارون کو آنکہون کی سامنی مرتا دیکہا اور یہ داغ سہے
فَصَاحَتْ زَيْنَبُ يَا ابْنَ أَخِي لَيْتَ الْمَوْتَ أَعْدَمَنِي جناب زینب در خیمہ سی یہ حال دیکہ کے
پکارین ہای ای فرزند اخی ای نشان حسن کاش مجہی موت آتی لَيْتَ السَّمَاءَ انْطَبَقَتْ عَلَى الْأَرْضِ

کہ کیسی میری مصیبت پر روتی ہین اور فرماتی ہین اَیُّهَا الْبَاکِیْ لَوْ عَلِمْتَ مَا اَعَدَّ اللّٰهُ لَكَ لَفَرِحْتَ
اَکْثَرَ مِمَّا حَزِنْتَ ای رونیوالو میری غم مین اگر جانو تم اون ثوابون کو جو خدا نی تمہاری لئی معین
کی ہی تو خوشی اور شادی تمہاری زیادہ ہو تمہاری رونی سی پس حضرات دیکہتی سر افرازی اپنی آقا کی کہ فرزند کو
ہوکا پیاسا ذبح کروادیا اور آپ بہی بہوکی پیاسی ذبح ہوئی فقط تمہاری نجات کی لئی اور اب تک غم و الم
اپنی فرزندون کا بہولی ہوئی ہین اور غلامون مین جی لگاہی اور تا روز قیامت یون ہی حال ہی گا پس روز
قیامت کو جب تمام مخلوقات خوف کبریا سی سر جہکائی ہوگی اور کوئی شفاعت خواہ نظر نہ آوی گا بلکہ انبیا
نفسی نفسی پکارین گی اور ملائکہ خوف سی آنکہین نہ اوٹہائینگی تو پہر اور مخلوقات کا کیا رتبہ ہی سب عجب ہراس
مین گرفتار ہون گی کہ ناگاہ امام حسین عین انتظار مین تشریف لائنگی بہیر زخمون سی چور چور سر اقدس ہاتہون پر
رکہی ہوئی زیر عرش الٰہی آکر فرمائینگی رَبِّ شَفِّعْنِیْ فِیْمَنْ بَکٰی عَلٰی مُصِیْبَتِیْ ای پروردگار میری میری
شفاعت قبول کر اون کی حق مین جو مجہپر روتی ہین پس پروردگار عالم فرمائیگا ای حسین سر اپنا تن پر رکہ
عرض کرین گی الٰہی نہ ملاؤن گا سر اپنا تن سی جب تک میری رونیوالون کو نہ بخشیگا پس بخاطر حسین تمام شیعیان
گنہگار کو خداوند غفار بخشیگا اور سپرد امام کی کری گا و حضرت شاد و شاد سب کو لیکر داخل جنت ہون گے
اب مقام سر پیٹنی اور خاک اوڑانی کا ہی کہ وہ فریادرس عالم صحرای کربلا مین بعد شہادت علی اکبر کی فریاد کرتا
تہا اور کوئی نہ سنتا تہا فَالْتَفَتَ عَنْ یَمِیْنِهٖ فَلَمْ یَرَ اَحَدًا وَ الْتَفَتَ عَنْ یَسَارِهٖ فَلَمْ یَرَ اَحَدًا
پس اوسوقت جناب امام حسین کبہی دست راست دیکہتی تہی تو سوا لاشہای فرزندان و عزیزان کی کوئی نظر
نہ آتا تہا اور کبہی دست چپ نظر فرماتی تہی تو بجز انبار کشتون کی کوئی عزیز و رفیق نظر نہ آتا تہا فَخَرَجَ عَلِیُّ بْنُ
الْحُسَیْنِ زَیْنُ الْعَابِدِیْنَ وَ کَانَ مَرِیْضًا لَا یَقْدِرُ اَنْ یُقِلَّ سَیْفَهٗ جب بیکسی امام کی بیمار
کربلا امام زین العابدین نی دیکہی ہر چند شدت مرض سی طاقت تلوار کی اوٹہانی کی نہ تہی مگر بیتاب ہوکر نکلی وَ اُمُّ
کُلْثُوْمٍ تُنَادِیْ خَلْفَهٗ یَا بُنَیَّ ارْجِعْ اور ام کلثوم پکارتی تہین کہ ای فرزند ای نشان برادر میدان کو نجا
بیمار کربلا بولی یَا عَمَّتَاهُ ذَرِیْنِیْ اُقَاتِلْ بَیْنَ یَدَیِ ابْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ای پہوپہی چہوڑو مجہی کہ مین
سامنی امام مظلوم فرزند رسول خدا کی جہاد کرون پس جناب امام حسین میدان سی پکاری کہ ای ام کلثوم ہرگز
نہ چہوڑنا اسکو تا نسل محمد صلی اللہ علیہ و آلہ سی زمین خالی نہو جای بعد ازان حضرت نی آواز استغاثہ
بلند کی اور فرمایا هَلْ مِنْ ذَابٍّ یَذُبُّ عَنْ حَرَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ آیا کوئی ایسا ہی کہ ضرر ان اہل شقاوت کا
حرم رسول خدا سی دفع کری آیا کوئی خدا پرست ایسا ہی کہ اس بیکسی مین ہماری نصرت کری پس کوئی
اون لعینون مین سی جواب نہ دیتا تہا بلکہ تیر و پتہر مارتی تہی حَتّٰی جُرِحَ فِیْ بَدَنِهٖ ثَلٰثُ مِائَةٍ ع

وفاطمة والحسن والحسين والائمة من ولده حصني من دخله كان امنا پس اوس
نہر مین اسمائے مقدسہ جناب رسول خدا اور علی مرتضی اور فاطمہ زہرا اور حسنین اور باقی امامون علیہم السلام کے
لکھی دیکھی اور یہ مرقوم تہا کہ یہ قلعہ ہین میری جو شخص کہ اس مین داخل ہوا وہ محفوظ ہی فقال يا اخي جبرئيل
هل خلق الله خلقا اشرف مني پس کہا آدم نے ای اخی جبرئیل آیا خدا نے کوئی ایسا بہی پیدا کیا ہے
کہ وہ افضل ہو مجہسی قال نعم هؤلاء قال متى خلقوا جبرئیل بولی ہاں خدا نے انکو تمسی افضل پیدا کیا
ہی آدم بولی یہ کب خلق کئی گئی ہین جبرئیل نے کہا قبل خلق السموات والارض وقبلك بالفي
عام یہ پیدا ہوئی قبل پیدائش آسمان وزمین کی اور قبل تمہاری دو ہزار برس ولولاهم ماخلقك
الله تعالى وهم من ولدك اگر نہوتی یہ بزرگوار تو نہ پیدا کرتا خدا تمہین اور ہین یہ تمہاری فرزندو سے
حضرت آدم نے عرض کی اللهم يامن فضلت هذه الولد على والده اغفر لي خطيئتي
فغفر له خداوندا ای وہ شخص کہ فضیلت دی تونے ان فرزندون کو انکی باپ پر بخش گناہ میری پس بخشی خدا نے
گناہ آدم کی کیا خوب کہتا ہی **شعر** فلولاهم لم يخلق الله آدما فلا كان زيد في الانام
ولا عمرو ولا سطحت ارض ولا رفعت سماء ولا طلعت شمس ولا شرق بدر
اگر نہوتی پنجتن اور عترت اون کی تو نہ خلق کرتا خدا آدم کو اور نہوتا زید دنیا مین اور نہ عمرو یعنی کوئی شخص دنیا مین
نہوتا اور نہ بچہائی جاتی زمین اور نہ بلند کیا جاتا آسمان اور نہ طالع ہوتا شمس اور نہ روشن ہوتا چاند فی الحقیقت
کہ ذات مقدس اون حضرات کی ایسی ہی ہی مگر وای ہی اون ظالمون پر کہ اون کافرون نی ایسی خاصان خدا کو
آزار دیا عن عبد الله ابن بكير انه قال قلت لابي عبد الله يا ابن رسول الله لو نبش قبر الحسين بن
علي هل كان يصاب في قبره شيء عبد اللہ بن بکیر سی منقول ہی کہ کہا اونسی کہ عرض کی مین نے
خدمت امام جعفر صادق مین کہ ای فرزند رسول خدا اگر کہولین قبر امام حسین کو تو قبر مین نعش حضرت کو پاوین
حضرت نے فرمایا ای عبد اللہ کیا سوال عظیم کیا تونے اب اسی غور سی سن ان الحسين مع ابيه واخيه في
منزل رسول الله تحقیق کہ امام حسین مع اپنی پدر بزرگوار اور برادر عالی مقدار کی منزل جناب رسول خدا
مین ہین اور کبھی جانب راست عرش متعلق ہو کی درگاہ الٰہی مین عرض کرتی ہین يا رب انجز لي ما
وعدتني ای بارخدا وفا کر اوس امر کو جو مجہسی وعدہ کیا ہی اور دیکہتی ہین اپنی زوارون کی طرف اور جانتی ہین
نام اون کی اور اونکی آبا کی وانه لينظر الى من يبكيه فيستغفر له اور دیکہتی ہین اپنی رونیوالون کو
اور اون کی لیئی استغفار کرتی ہین کہ یا خدا یہ تیری حسین مظلوم کو روتی ہین انہین بخش دی ويسأل اباه
الاستغفار له اور اپنی جد وپدر سی عرض کرتی ہین کہ آپ بہی میری رونیوالون کی لیئی استغفار کیجئے

اور رو روکی فرماتی تہین ای فرزند میری اصغر ظالمون نی تیری قتل سی دل میرا دکہایا اور قریب ہی کہ بعد تیری مجہی بہی قتل کرین
جب اہل حرم نی یہ بیتابی حضرت کی دیکہی تو حضرت کو نعش اصغر سی چہڑایا پہر حضرت نعش قاسم پر کہڑی ہوکی فرمانی
لگی یَا ابْنَ اَخِیْ اِنَّ ابْنَتَ عَمِّكَ فَاطِمَةَ تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَتَخُصُّكَ بِالتَّحِيَّةِ وَالْاِكْرَامِ
ای پسر برادر ای قاسم تمہاری بہن نی تمہین بہت بہت سلام لکہا ہی ثُمَّ قَامَ الْحُسَیْنُ وَاَخَذَ الطِّفْلَ
مِنْهُمْ وَحَمَلَهُ عَلٰی یَدَیْهِ لِیَضَعَهُ بَیْنَ الْقَتْلٰی پہر حضرت اوٹہی اور نعش اصغر کو گود سی اہل حرم کی لیکر
قتلگاہ مین رکہنی لی چلی اس سی معلوم ہوتا ہی کہ اہل بیت نعش اصغر کو پیار کرتی ہوئی خیمہ مین اوٹہا لائی تہی فَعَادَتِ
الْبَنَاتُ عَلَیْهِ وَقُلْنَ یَا اَبَانَا دَعْهُ لِنُقَبِّلَهُ نِیَابَةً عَنْ فَاطِمَةَ اوسوقت بیٹیان حضرت کی دوڑتین
اور عرض کرنی لگین ای بابا ایکدم ٹہرو کہ ہم سب بہ نیابت فاطمہ صغرا اصغر کو پیار کرلین کہ فاطمہ نی لکہا ہی فَتَرَكَ
هُنَّ حَتّٰی قَضَیْنَ پس حضرت ٹہر گئی یہان تک کہ سکینہ و رقیہ نعش اصغر کو رو روکی پیار کرتی تہین اور کہتی تہین
ہای بہائی تو اس ظلم سی یہان پیاسا شہید ہوا اور وہان فاطمہ صغرا اب تک تیری اشتیاق ملاقات مین منتظر ہے
یہ سنکر حضرت نعش کو بدشواری چہڑا کر قتلگاہ مین لی گئی اور سب نعشون مین لٹادیا پس جای تامل ہی کہ فاطمہ کا
تو یہ اشتیاق تہا کہ خط جو میرا گیا ہی تو اب چچا ضرور ضرور میری لینی کو آتی ہونگی اور جب یہان سی قاصد
یہ جواب لیکر پہنچا ہوگا کہ ای فاطمہ چچا کی تیری شانی کاٹی گئی اکبر ماری گئی اصغر کی تیر لگا بابا تیرا تشنہ لب ذبح ہوا
بہائی بیمار تیرا طوق و زنجیر مین گرفتار ہوکی پہوپہیون کی ساتہہ شام کو گیا تو کیا حال ہوا ہوگا غرض یہ جامہ صبر
حضرات ائمہ ہدی اور اونکی ذریت علیہم التحیۃ والثنا کی واسطی خیاط ازل نی قطع کیا تہا ورنہ ہر بشر کب
متحمل ایسی صبر کا ہوسکتا ہی **روایت بست و سوم در فضائل اہلبیت و آمدن**
امام حسین بعرصۂ قیامت و احوال شہادت عبد اللہ ابن حسن
و خاتمہ بر شہادت امام حسین رَوٰی صَاحِبُ زَهْرِ الْكَمَالِ قَالَ لَمَّا خَرَجَ
اٰدَمُ مِنَ الْجَنَّةِ اُخْرِجَ بِبَلْدَةٍ مِنْ بُلْدَانِ الْهِنْدِ تُسَمّٰی سَرَانْدِیْبَ وَبَقِیَ یَبْكِیْ عَلٰی
مُصِیْبَتِهٖ مُدَّةً طَوِیْلَةً روایت کی ہی صاحب زہر الکمال نی جب نکلی حضرت آدم جنت سی اور گری ایک
شہر مین شہرہای ہند سی کہ نام اوسکا سراندیب ہی تو روتی اپنی مصیبت پر ایک مدت دراز تا آنکہ منقول ہی کہ رخسار سے
گہل کر دندان مبارک نظر آنی لگی فَاَمَرَهُ الْمَلِكُ الْجَلِیْلُ بِاِرْسَالِ جِبْرَئِیْلَ وَكَشَفَ لَهٗ عَنْ
بَصَرِهٖ حَتّٰی رَاٰی سَاقَ الْعَرْشِ پس حکم کیا خداوند جلیل نی اور بہیجا جبرئیل کو کہ حجاب قدرت نظر آدم سے
جبرئیل نی اوٹہا دی تا آنکہ ساق عرش الہی نظر آنی لگا فَرَاٰی نُوْرًا سَاطِعًا وَالنُّجُوْمُ لَوَامِعُ فَتَلَاهَا
پس دیکہا آدم نی ایک نور روشن بہی اپس پڑہا اوسی وَاِذَا هِیَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَ

یَا اَبَاہُ قَدْ طَالَ اِنْتِظَارِیْ اِلَیْکُمْ وَزَادَ اِشْتِیَاقِیْ اِلَیْکُمْ ای بابا اتنی مدت انتظار کیا اور آرزوے زیارت روز بروز زیادہ ہی اور اب تک کوئی میری لینے کو نہ آیا وَاَنَا قَدْ وَصَلْتُ اِلَی الْھَلَاکِ وَمُلْتَطِمٌ لِلْمِیْعَادِ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ پس اب مین قریب ہلاکت ہونے کے ہون اور منتظر ہون آپ کی وعدی کی سلام ہو تمپر اور رحمت خدا جب تمام خط پڑھ چکی عَظُمَتْ عَلَیْہِ الْمَصَائِبُ وَتَغَیَّرَتْ مِنْہُ الْاَلْوَانُ حضرت کا عجب حال ہوا اور وہ اندوہ وملال طاری ہوا کہ رنگ حضرت کا متغیر ہوا لِاَنَّ الَّذِیْنَ کَانَتْ مُسَلِّمَۃً عَلَیْہِمْ کُلُّہُمْ کَانُوْا مَقْتُوْلِیْنَ اسواسطی کہ جس جسکو فاطمہ نے سلام لکہا تہا وہ سب ٹکڑی ٹکڑی خاک وخون مین زمین پر پڑی تہی لیکن فقط جناب زین العابدین بسبب مرض کے بچ رہی تہی تو انکی قید کی تیاری تہی وَقَالَ کَرَامَۃً لَکِ لَا وُصِلَنَّ سَلَامَکِ لِاَھْلِکِ وَاَعْمَامِکِ حضرت نے فرمایا کہ ای فاطمہ تیری خاطر مجہی نہایت عزیز ہی جس جسکو تو نے سلام لکہا ہی مین پیغام تیرا انہین پہونچا دونگا فَمَضٰی اِلَی الْقَتْلٰی پس حضرت قتلگاہ کو چلی فَاَوَّلُ مَنْ وَقَعَ نَظَرُہٗ عَلٰی جُثَّتِہٖ کَانَ اَخَاہُ اَبَا الْفَضْلِ الْعَبَّاسَ پس پہلی نظر حضرت کی نعش مبارک عباس علمدار پر پڑی فَجَلَسَ حَوْلَہٗ وَنَادَاہُ یَا اَخِیْ وَمُسَاعِدِیْ اِنَّ اِبْنَۃَ اَخِیْکَ فَاطِمَۃَ الصُّغْرٰی ھِیَ تُقْرِئُکَ السَّلَامَ پس حضرت نعش عباس پاس بیٹہ گئی اور فرمانی لگی ای بہائی ای قوت بازو میری تمہاری بہتیجی فاطمہ صغرا نی تمہین سلام لکہا ہی فَعَتَبَتْ عَلَیْکَ وَھِیَ بِانْتِظَارِکَ اور بہت شکایت لکہی ہی کہ واہ چچا تم میری لینی کو نہ آئے ای بہائی عباس تمہارا یہ حال ہوا اور فاطمہ تمہاری انتظار مین ہی ثُمَّ مَضٰی اِلٰی جَسَدِ وَلَدِہٖ عَلِیِّ نِ الْاَصْغَرِ وَسَلَّمَ عَلَیْہِ مِنْ فَاطِمَۃَ الصُّغْرٰی پہر اصغر کی لاش کی پاس آئی اور فرمایا ای نور چشم تمہاری بہن فاطمہ نی تمہین سلام لکہا ہی اور وہ تو تمہاری دیدار کے مشتاق ہے وَاِنَّھَا کَانَتْ ذَاکِرَۃً یَا اَخِیْ کُلَّکُمْ اَوْ ھَشُوْقِیْ خُصُوْصًا اَخِیْ عَبْدَ اللّٰہِ الرَّضِیْعَ الصَّغِیْرَ راوی کہتا ہی کہ نعش اصغر پر حال حضرت کا بہت تباہ ہوا اسواسطی کہ فاطمہ صغرا نے بار بار لکہا تہا کہ ہر چند تم سب کی مفارقت سی نہایت رنج ووحشت ہی مگر خاص جدائی اصغر بدرجہ کمال شاق ہی کہ اوسکی تصویر ہر دم آنکہ مین پہرتی ہی فَلَمَّا جَاءَ وَقَفَ عَلٰی وَلَدِہِ الرَّضِیْعِ بِحَسْرَۃٍ حَسَرَاتٍ مُتَتَابِعَاتٍ پس ان باتون کا خیال کر کی نعش اصغر پر کہڑی رو تی تہی اور نالۂ پر حسرت واندوہ سینۂ اقدس سی کہینچتی تہی وَخَطَرَ بِبَالِہٖ مَا اَوْصَتْ بِہٖ فَاطِمَۃُ اوسی حال مین وصیت فاطمہ کی حضرت کو یاد آئی کہ لکہا تہا فاطمہ نی کہ ای بابا میری چہوٹی بہائی اصغر کا منہ چوسنا فَانْکَبَّ الْحُسَیْنُ عَلٰی وَلَدِہِ الْاَصْغَرِ وَکَانَ یُقَبِّلُہٗ وَیُطِیْلُ الشَّمَّ فِیْہِ حضرت بیتاب ہو کر نعش اصغر پر گر پڑے اور بار بار بو لیتی تہی اور دہن اصغر کی بوسہ لیتی تہی وَیَبْکِیْ وَیُنَادِیْ یَا وَلَدِیْ اَوْجَعُوْنِیْ وَلَعَدَّکَ یَقْتُلُوْنَنِیْ

وَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ وَقَبَّلَ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ کہ وہ عرب خدمت امام علیہ السلام مین
حاضر ہوا اور عرض کی کہ سلام ہو تیرا ای فرزند رسول خدا او رحضرت صغرا کی طرف سی پاؤن اور ہاتھہ حضرت کی چومنی لگا حضرت
نی فرمایا کہ ای بھائی تو کون ہی کہ اس بیکسی مین مجھ غریب بیکس پر سلام کرتا ہی وہ رو کی بولا ای مظلوم کربلا اوی
فرزند زہرا مین قاصد ہون تمہاری بیٹی فاطمہ صغرا کا اور خط لایا ہون پھر خط حضرت کو دیا فَرَجَعَ الْحُسَيْنُ
اِلَى الْخَيْمَةِ وَصَاحَ بِاَعْلٰى صَوْتِهٖ يَا زَيْنَبُ بِنْتَ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَيَا اُمَّ كُلْثُومٍ وَيَا سَكِينَةُ
وَيَا رُقَيَّةُ كُلُّكُنَّ اَتَيْنَ اِلَيَّ حضرت خط لیکر سوی خیمۂ الحرم تشریف لاتی اور آواز بلند سی پکاری کہ ای زینب
بیٹی امیر المومنین کی اور ای ام کلثوم ای سکینہ ای رقیہ ای شہربانو تم سب میری پاس آؤ فَقَدْ اَتَانِيَ
الْكِتَابُ وَعَظُمَ عَلَيَّ الْمُصَابُ کہ ایک خط میری پاس آیا ہی اور مصیبت عظیم مجھپر طاری ہوئی فَاَتَيْنَ
اِلَيْهِ مُسْرِعَاتٍ بِالذُّيُولِ حَاسِرَاتٍ پس آئیان حضرت سنکی سب دوڑین اور بولین اَمَّا الْمُصَابُ
فَعَرَفْنَاهُ وَاَمَّا الْكِتَابُ فَمَا عَرَفْنَاهُ یا حضرت مصائب کو تو آپ کی جانتی ہین کہ آپ تین دن کی پیاسی
ہین اور سب عزیز آپ کی سامنی ٹکڑی ٹکڑی ہوی ہین مگر خط نہین پہچانا قَالَ اُبَشِّرُكُمْ هٰذَا الْكِتَابُ
اَتَانِي مِنِ ابْنَتِكُمْ فَاطِمَةَ الصُّغْرٰى فِيهِ عِتَابٌ وَخِطَابٌ حضرت نی فرمایا کہ مین بشارت دیتا ہون
تم کو کہ یہ خط تمہاری بیٹی فاطمہ صغرا کا کہ مشتمل ہی عتاب و خطاب پر فَفَضَّهٗ وَقَرَاَهٗ وَاِذَا مَكْتُوبٌ
فِيهِ پس حضرت نی اوس خط کو کھولا تو یہ مضمون لکھا تھا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ
مِنْ فَاطِمَةَ الصُّغْرٰى بِنْتِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ اِلٰى وَالِدِهَا الْحُسَيْنِ یعنی یہ خط
فاطمہ کا کہ بیٹی حسین کی ہی اپنی بابا حسین کو اَلْفُ اَلْفِ سَلَامٍ وَاَلْفُ اَلْفِ تَحِيَّةٍ ہزار ہزار
سلام اور ہزار ہزار تحیہ میری طرف سی خدمت فرزند رسول خدا مین قبول ہون ثُمَّ السَّلَامُ التَّامُّ عَلٰى
عَمِّي الْعَبَّاسِ بْنِ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ اور پھر سلام پہونچی میرا میری چچا عباس فرزند امیر المومنین کو اور یہ خبر نہتی
کہ عباس کی شانی کاٹی گئی ثُمَّ السَّلَامُ التَّامُّ اِلٰى اِخْوَانِي وَاَخَوَاتِي پھر سلام ہو میرا میری سب
بھائیون اور بہنون کو ثُمَّ السَّلَامُ التَّامُّ عَلٰى اَخِي وَقُرَّةِ عَيْنِي عَبْدِ اللّٰهِ الرَّضِيعِ الصَّغِيرِ سلام
پہونچی میرا میری چھوٹی بھائی اور ٹھنڈک چشم عبد اللہ شیرخوار یعنی اصغر کو فَبِاللّٰهِ عَلَيْكُمْ يَا اَبَاهُ وَكَلِّمْهُ وَقَبِّلْهُ
نِيَابَةً عَنِّي پس قسم ہی خدا کی تمہین ای بابا اور سب عزیزون کو کہ میری طرف سی میری چھوٹا بھائی علی اصغر کی
بوسی لینا اور پیار کرنا اور ای بابا تم نی مجھی بھلا دیا یہ شکوہ ہی میرا وَكَيْفَ وَعَدْتُمُونِي اِذَا اسْتَقَرَّ بِكُمُ
الْجُلُوسُ فِي الْعِرَاقِ تُرْسِلُ اَخِي زَيْنَ الْعَابِدِينَ اَوْ عَمِّيَ الْعَبَّاسَ اور کیون بابا کیا وعدہ
کیا تہا تم نی کہ جب ملک عراق مین تو نعت ہوگا تو تم میری بھائی زین العابدین یا چچا عباس کو میری لانی کو بھیجوگی

سب سے جہا کی رخصت ہوئین وَتَقِيَتْ ضَعِيفَةً عَلِيلَةً اور فاطمہ ضعیف و بیمار اکیلی گہر مین رہ گئی اسطرح ہمیشہ
یاد کر کی روتی تہی پس ایکدن یاد کیا اپنی عزیزون کو اور بہت روئی فَذَكَرَتْ مَا وَعَدَهَا أَبُوهَا اور یاد کیا
وعدہ پدر کو صغرا نی کہ اونہون نی مجہی بولانی کو کہا تہا اور اسقدر تاخیر کی اور مجہی دل سی بہلا دیا وَكَتَبَتْ لَهُمْ كِتَابًا
فِيهِ سَلَامٌ وَعِتَابٌ وَطَوَتْهُ اپنی کانپتی ہوئی ہاتہون سی ایک خط لکہا وہ اشتیاق دیدار اور شکایت سی بہرا
ہوا تہا اور اسکو بند کیا وَلَبِسَتْ إِزَارَهَا وَخَرَجَتْ مَعَ جَوَارِيهَا إِلَى بَابِ الْمَدِينَةِ اور چادر اوڑہ کی کچہہ
لونڈیان ساتہہ لیکی مدینہ منورہ کی دروازی پر تشریف لی گئی وَإِذَا بِأَعْرَابِيٍّ رَاكِبٍ عَلَى نَجِيبٍ وَهُوَ يُجِدُّ
السَّيْرَ ناگاہ ایک اعرابی ناقہ پر سوار نظر آیا کہ وہ جلد جلد آتا ہی فَسَأَلَتْهُ جَوَارِي أَيْنَ تُرِيدُ يَا أَخَا الْعَرَبِ
پس پوچہا کنیزان فاطمہ نی کہان کا ارادہ رکہتا ہی ای عرب فَقَالَ أُرِيدُ الْعِرَاقَ اوسنی کہا مین ارادہ عراق کا
رکہتا ہون فَقَالَتْ لَهُ فَاطِمَةُ الصُّغْرَى يَا هٰذَا أَمَا تَعْمَلُ مَعِي مَعْرُوفًا يُجَازِيكَ بِهِ جَدِّي رَسُولُ اللهِ
یہ سنکی فاطمہ صغرا نی کہا ای شخص تو نہین چاہتا ہی کہ ہماری ساتہہ ایک احسان کری اوس احسان کی جزا دین تجہے
جد بزرگوار ہماری رسول خدا فَقَالَ مَا هُوَ وہ بولا کیا ہی قَالَتْ أَوْصِلْ هٰذَا الْكِتَابَ إِلَى وَالِدِي
الْحُسَيْنِ فاطمہ نی کہا وہ احسان یہ ہی کہ یہ خط میرا میری بابا حسین تک پہنچا دی وَقَبِّلْ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ نِيَابَةً
مِنِّي اور ای عرب تو مشرف ہو با فرزند رسول خدا کی خدمت مین تو میری طرف سی ہاتہہ اور پاؤن چومنا اور سینے
لینا فَقَالَ لَهَا حُبًّا وَكَرَامَةً لِلّٰهِ وَلِجَدِّكِ رَسُولِ اللهِ پس وہ عرب بولا بسر و چشم خوشنودی خدا اور رسول کی
لیی خط تمہارا حسین ابن علی تک پہنچاؤن گا مین فَأَخَذَ الْكِتَابَ وَجَدَّ السَّيْرَ حَتّٰى وَصَلَ إِلَى الْعِرَاقِ
پس وہ خط فاطمہ سی لیکی روانہ ہوا اور فاطمہ صغرا گہر مین پہری اور انتظار مین تہی کہ اب جہا می اور چچا لینی کو آتی
ہونگی اور وہ عرب عراق مین پہونچا وَوَصَلَ إِلَى كَرْبَلَا وَكَانَ وُصُولُهُ يَوْمَ الْعَاشِرِ مِنَ الْمُحَرَّمِ
مگر افسوس کہ وہ قاصد کربلا مین اوسدن پہونچا کہ وہ دن عاشور کا تہا اور اصغر تک بہی نشانہ تیر ستم ہو چکا تہا
فَرَأَى الْحُسَيْنَ فِي مَيْدَانِ كَرْبَلَا وَحِيدًا فَرِيدًا پس دیکہا جناب امام حسین فرزند رسول خدا کو میدان
کربلا مین یکہ و تنہا ہزار قتلن لعینون مین کہڑا ہوا وَيُنَادِي وَاوَحْدَتَاهُ وَاغُرْبَتَاهُ وَاقِلَّةَ نَاصِرَاهُ
اور وہ جناب فریاد کرتی ہین کہ افسوس تنہائی پر میری اور افسوس ہی غربت پر میری اور افسوس ہی کہ اسوقت
کوئی معین و مددگار میرا باقی نہین ہی أَمَا مِنْ ذَابٍّ يَذُبُّ عَنَّا أَمَا مِنْ نَاصِرٍ يَنْصُرُنَا آیا کوئی خدا ترس
ایسا نہین ہی کہ شرِ اعدا کو ہم سی دفع کری آیا کوئی ایسا نہین ہی مدد کرنیوالا کہ فرزند رسول صلعم کی نصرت کری فَلَمْ
يُجِبْهُ أَحَدٌ إِلَّا بِضَرْبِ السُّيُوفِ وَوَقْعِ الْحُتُوفِ پس کوئی فرزند زہرا کو جواب نہین دیتا تہا مگر جواب
مین اوس مظلوم کی تلوارین مارتی تہی اور نیزی لگاتی تہی اور سب در پی قتل تہی فَأَتَى الْأَعْرَابِيُّ عِنْدَ الْحُسَيْنِ

فراق مین یہ حال ہوا حالانکہ جانتی تہی کہ وہ زندہ ہی کمال افسوس ہی کہ احوال حسین ابن علی پر کہ کیسی کیسی عزیزون کو آنکہون
کی سامنی ٹکڑی ٹکڑی ہوتی دیکہا عباس کی شانی قلم دیکہی قاسم فرزند حسن کو گہوڑی کی ٹاپون سی ٹکڑی ٹکڑی دیکہا اصغر کو
تیر کہاتی دیکہا بشکل پیغمبر کو نیزی اور تیغون سی مجروح زمین پر تڑپتا دیکہا اسپر کیا صبر کیا فرزند زہرا نی اور دعا ہی بد اون
اشقیا کی حق مین کی وَاَمَّا یُوسُفُ فَبَکٰی عَلٰی یَعْقُوْبَ اور لیکن یوسف پس فراق یعقوب مین روتے تھے اسقدر رو
حَتّٰی تَاَذّٰی بِہٖ اَھْلُ السِّجْنِ تا آنکہ قید خانی مین اور قیدی اون کی رونی سی گہبرانی اور تنگ ہوی اور کہا
ای یوسف یا دن کو رو اور شبکو خاموش رہو یا شب کو رو و دنکو خاموش رہو پس چندروز کی مفارقت مین یہ حال
ہوا حالانکہ دونو بزرگ جانتی تہی کہ ہم پہر آپس مین ملین گی وَلٰکِنَّ مُفَارَقَۃَ الْاَقْرِبَاءِ ھِیَ اَشَدُّ الْمَصَائِبِ
مگر فی الحقیقت مفارقت عزیز و اقربا کی سخت ترین مصائب ہی فَانْظُرُوْا اَیُّھَا الْاِخْوَانُ اِلٰی فَاطِمَۃَ الصُّغْرٰی
وَالْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ پس تامل کرو حضرات حال فاطمہ صغرا اور حسین ابن علی کی مفارقت پر
کہ کیسی مفارقت ہوئی کہ حسین صغرا کی دیکہنی کو ترس گئی اور صغرا حضرت کی زیارت سے ترس گئین اور پہر ملنا نصیب
ملاقات نہوئی سبب جدائی کا یہ ہوا فَاِنَّھَا کَانَتْ مَرِیْضَۃً یَوْمَ خُرُوْجِ وَالِدِھَا الْحُسَیْنِ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ
اِلَی الْعِرَاقِ پس فاطمہ صغرا بیمار تہی روز سفر امام حسین اور بعضی روایات مین فاطمہ کبریٰ نام تہا پس وہ دامن پدر سے
لپٹ کی کہنی لگی ای بابا کَیْفَ اَسْتَقِرُّ بَعْدَکُمْ وَاَرٰی مَنَازِلَکُمْ خَالِیَۃً مِنْکُمْ کیونکر مجہی قرار آویگا
بعد آپ کی جب خالی گہر نظر آیگا اور کوئی اوسمین میرا ہمنشین نظر نہ آیگا یَا اَبَتِ خُذْ لِیْ مَعَکَ فَلَیْسَ
لِیْ صَبْرٌ عَلٰی فِرَاقِکَ وَفِرَاقِ عَمَّاتِیْ وَاَخَوَاتِیْ ای بابا مجہی ساتہ لیچلو مجہی کیونکر صبر آیگا تمہاری
فراق پر اور پہپیون کی اور بہنون کی جدائی پر خُصُوْصًا اَخِیْ عَبْدِ اللّٰہِ الرَّضِیْعِ خصوصاً اپنی چہوٹی بہائی
علی اصغر کی جدائی سی نہایت بیتاب ہون ثُمَّ بَکَتْ بُکَاءً اِشْتَدَّ یَدًا حَتّٰی غُشِیَ عَلَیْھَا پہر اسقدر
روئی کہ روتی روتی فاطمہ صغرا بیہوش ہوگئی جب حضرت نی یہ حال دیکہا بی اختیار رونی لگی وَاجْتَمَعَ غَمُّ
الدُّنْیَا عَلَیْہِ اور تمام غم و الم دنیا حضرت پر ٹوٹ پڑی اور جانب آسمان دیکہ کی دعا کی اور کہا ای فاطمہ
جب ملک عراق مین پہنچون گا اور توقف کی صورت ہوگی تو مین عباس اور زین العابدین کو تیری لینی کو بہیجون گا
غرض حضرت روتی ہوی فاطمہ کو چہوڑ کر روانہ ہوی اور فاطمہ روتی ہوئی گہر مین آئی اِذَا رَاَھَا نَاحَتْ وَنَدَبَتْ
وَصَاحَتْ حَتّٰی ضَعُفَتْ قُوَّتُھَا جب فاطمہ کو وہ گہر خالی نظر آیا ایک ایک کو یاد کر کی اس قدر پیٹی اور روئی
کہ بیہوش ہوگئی فَاجْتَمَعَتْ عَلَیْھَا نِسَاءُ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ پس جمع ہوین اوس گہر مین تمام عورات مدینہ
فَاَھْجَعْنَھَا وَاَسْکَتْنَھَا سبھون نی فاطمہ کو بہلایا اور تسکین دی اور ساکت کیا اور سمجہایا کہ ای فاطمہ اسقدر
بیتابی نکر کہ سبکی عزیز سفر مین جاتی ہین اور پہر ملتی ہین دعا کر خدا سی کہ تیری مسافر صحیح و سالم آملین عورتین

میری درجی ہین کار حدیث مین وارد ہوا ہی کہ بڑی رونیوالی انبیای سابق مین تین شخص تہی حضرت آدم و یعقوب و یوسف
فاما آدم فبکی علی الجنۃ حتی صار فی خدیہ امثال الاودیۃ پس آدم رونی فراق بہشت پر
تا آنکہ نشان گڑہون کی ان کی دونون رخسارون پہ پیدا ہوی واما یعقوب فبکی علی یوسف
حتی ذہب بصرہ اور یعقوب روی فراق یوسف مین تا آنکہ بصارت چشم انکی زائل ہوئی اور نابینا ہوی
چنانچہ تفاسیر حضرت یعقوب مین منقول ہی کہ جس روز یوسف کو برادران یوسف یعقوب سی جدا کرکی لیگئی تو تمام روز یعقوب
ایک درخت کی نیچی انتظار یوسف مین رہی ایک بہن یوسف کی تہی کہ یوسف سی نہایت انس رکہتی تہی خدمت
یعقوب سی جدا ہوی جب شام ہوی تو اوسوقت حضرت یعقوب نی کہا ای دختر کیا سبب ہی کہ اتنک یوسف نہ پہرا عجب سبب
حال ہی میری دل کا ایک آگ میری سینی مین مشتعل ہی اور دلکو آرام نہین آتا ہی اور خواہر یوسف یعقوب کو تسلی دیتی تہی طرح طرح انواع و اقسام کی
بیان کرتی تہی تا آنکہ صبح ہوگئی ایک بلند ٹیلا تہا اوسپر جا کی بیٹہی اور راہ یوسف کی دیکہتی تہی کہ گرد صحرا سی نمودار ہوئی حضرت یعقوب
پوچہا خواہر یوسف سی کہ گرد کیسی ہی خواہر یوسف نی کہا غالب ہی کہ میری بہائی آتی ہون پس وہ جب نزدیک پہنچی تو پیراہن یوسف کو دیکہا
کہ لہو مین رنگین ہی اور سب بہائی نالہ و افغان کرتی چلی آتی تہی حضرت یعقوب نی کہا ای دختر یہ آواز گریہ کیسی ہی دیکہہ تو یوسف کہان
ہی وہ بولی کہ ای پدر سب بہائی تو ہین مگر بہائی یوسف نہین ہی یہ سنتی ہی ایک آہ سرد دل پر درد سی کہینچی اور کہا ای دختر انہین ادہر بلا
کہ اس ٹیلی پر آوین پس خواہر یوسف نی انہین پکارا تو وہ سب گریبان چاک با نالہ و افغان واحبیباہ واخاہ وایوسفاہ
کہتی ہوی اوس ٹیلی پر آئی اور پیراہن خون آلودہ یوسف کو دیکہا کر کہنی لگی ای بابا یوسف کو بہیڑیا لیگیا حضرت یعقوب کو یہ سنتی ہی
غش آگیا اور سب بیٹی یعقوب کو گہر مین اوٹہا لیگئی خواہر یوسف سرہانی یعقوب کی روتی تہی کہ آنسو اوسکی رخسار یعقوب پر پڑی آنکہین کہول کر کہا
ای دختر مین کہان ہون خواہر یوسف نی کہا کہ ای بابا گہر مین ہو حضرت یعقوب نی کہا کہ میرا یوسف بہی ہی دختر نی کہا یوسف کو بہیڑیا لیگیا
یوسف کہان ہی یہ سنکر پہر یعقوب کو غش آگیا القصہ حضرت یعقوب فراق یوسف مین اسقدر روتی تہی کہ ملائکہ آسمان نی
جناب الٰہی مین عرض کی یا الٰہی یعقوب کو یوسف سی ملادی یا اوسی صبر عطا فرما و یا ہمکو بہی حکم ہو کہ دنیا مین جا کر گریہ یعقوب
مین شریک ہون غرض ہر صبح یعقوب گرد شہر کنعان صحرا مین یوسف کو ڈہونڈہنی جاتی اور کہتی تہی یا بنی یا قرۃ عینی
ای ابن طرحوک ای فرزند دلبند ای نور دیدہ میرے آیا تجہی کس کنوی مین ڈال دیا ہی ابای سیف قتلوک
ابای ارض دفنوک آیا کس تلوار سی تجہی قتل کیا آیا کس زمین مین تجہی دفن کیا وسال ربہ ان یاتیہ
ملک الموت فاتاہ فسالہ ہل قبضت روح ولدی قال لا بل ہو حی ولم
یعلمہ این ہو اور سوال کیا خدا سی کہ ملک الموت کو میری پاس بہیج جب آیا ملک الموت تو سوال کیا یعقوب نی
کہ ای ملک الموت تونی یوسف کی قبض روح کیا ہی ملک الموت نی کہا نہین بلکہ وہ زندہ ہی مگر یہ نہ بتایا کہ وہ کہان ہی اسپر
یعقوب اسقدر فراق یوسف مین روی کہ نور آنکہون کا جاتا رہا اب جای تامل ہی کہ یعقوب کا ایک بیٹے سے کے

مبارک اپنا زیر زخم اصغر رکہتی تہی جب چلو خون سی بہر جاتا تہا تو اوسکو جانب آسمان پہینکدیتی تہی فَلَمْ يَسْقُطْ مِنْ ذٰلِكَ
الدَّمِ قَطْرَةٌ اِلَى الْاَرْضِ پس ایک قطرہ اوس خون سی زمین پر نگرتا تہا ثُمَّ قَالَ لَا يَكُوْنُ اَهْوَنَ
عَلَيْكَ مِنْ فَصِيْلٍ پہر حضرت نی فرمایا خداوندا یہ فرزند میرا اصغر تیری نزدیک ناقہ صالح سی کم نہوگا اَللّٰهُمَّ
اِنْ كُنْتَ حَبَسْتَ عَنَّا النَّصْرَةَ فَاجْعَلْ ذٰلِكَ لِمَا هُوَ خَيْرٌ لَنَا خداوندا اگر اسوقت مصلحت نہین
جانتا نصرت مین ہماری پس ان مصائب کو موجب زیادتی ثواب آخرت میری کا کر ثُمَّ نَزَلَ عَنْ فَرَسِهٖ وَ
حَفَرَ لِلصَّبِيِّ بِجَفْنِ سَيْفِهٖ وَرَمَّلَهٗ بِدَمِهٖ وَدَفَنَهٗ پہر حضرت گہوڑی سی اوتری اپنی جگر گوشہ کی لیے
نوک شمشیر سی ایک قبر کہودی یہ وقت مصیبت تہا اون حضرت پر کہ عوض کفن کی خون اوسکی جسم نازنین پر ملا
اور ایک روایت مین ہی کہ ریگ صحرا اوسکی جسم شریف پر ملی اور دفن کیا فَبَكٰى بُكَاءً شَدِيْدًا وَقَالَ آهٍ
آهٍ حَتّٰى بَكَى الْقَوْمُ راوی کہتا ہی کہ دفن کرکی حضرت امام حسین قبر پر کہڑی ہوکر بہت سا روئی اور ایسی نعرے
ماری کہ لوگ لشکر عمر سعد رونی لگی قَالَ عَبْدُ الْحَمِيْدِ فَخَرَجَتْ اُمُّهٗ مِنَ الْفُسْطَاطِ نَاشِرَاتِ الشَّعْرِ
لَاطِمَةَ الْوَجْهِ وَهِيَ تَقُوْلُ وَا اَصْغَرَاهُ فِدَاكَ اُمُّكَ قَتَلُوْكَ عبد الحمید کہتا ہی کہ جب سنی
امام غریب کی آواز خیمہ حرم مین پہونچی یقین ہوا سب بیبیون کو کہ وہ بچہ شیر خوار بہی شہید ہوا پس دفعۃً مادر اصغر خیمہ
روتی ہوئی با گریبان چاک بال سر کی کہولی ہوئی نکلی اور یون بین کرتی تہی کہ افسوس ای میری اصغر فدا ہو تجہپر
ماں تیری تجہی بہی اس قوم جفاکار نی پانی نہ دیا اور پیاسا ہی قتل کیا کاشکی یہ ماں تیری تجہپر فدا ہو جاتی اور تو جیتا رہتا
ثُمَّ جَاءَتْ عَلٰى قَبْرِهٖ وَانْكَبَّتْ بِنَفْسِهَا عَلَيْهِ وَاعْتَنَقَتْهُ وَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيْدًا حَتّٰى
بَلَّ التُّرَابَ بِدُمُوْعِهَا پہر قبر علی اصغر پر آکر اتنا روئی کہ روتی روتی قبر پر گر پڑی اور آنسوون سی ساری قبر
تر ہوگئی پہر جناب امام حسینؑ اوس مغموم دلخستہ کو خیمہ مین لی آئی اوسوقت سکینہ ماں کی گود خالی دیکہکر رونی لگی اور
پوچہتی تہی کہ ای اماں میری بہائی کو کیا کیا یہ پوچہتی تہی اور روتی تہی مشاہدہ اس حال سی ایک قیامت برپا ہوتی
اَللّٰهُمَّ الْعَنْ حَرْمَلَةَ بْنَ كَاهِلِ الْاَسَدِيِّ

روایت بست و دوم فضائل اہل بیت اور گریہ حضرت یعقوب فراق یوسف علیہ السلام مین اور فراق فاطمہ صغرا اور امام حسینؑ مین اور آنا خط فاطمہ کا کربلا مین

رَوٰى اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَحَبَّنِيْ وَاَحَبَّ هٰذَيْنِ
يَعْنِيْ حَسَنًا وَحُسَيْنًا وَاَبَاهُمَا وَاُمَّهُمَا كَانَ مَعِيْ فِيْ دَرَجَتِيْ صواعق محرقہ مین احمد بن حنبل نی
کہ علمای اہل سنت سی ہی روایت کی ہی ابوہریرہ سی کہ فرمایا رسول خدا نی جو شخص دوست رکہیگا مجکو اور میری
ان دونون نور دیدہ حسن اور حسین اور ان کی پدر بزرگوار اور مادر خوش کردار کو تو وہ شخص میری ساتہہ ہوگا

بندۂ خدا جلد تنور روشن کر حضرت فوراً اوٹھی اور تنور مین آگ سلگائی اور جب شعلہ تنور بھڑکا اور اوسکی گرمی اوسی حضرت کو ایذا
پہنچی تو فرمانی لگی ذُقْ یَا عَلِیُّ هٰذَا جَزَاءُ مَنْ ضَیَّعَ الْاَرَامِلَ وَالْیَتَامٰی یعنی مزا چکھ ای علی اس حرارت آتش کا
یہ سزا اوس شخص کی ہی کہ جو رانڈون اور یتیمون کی خبر نلی اور اون کو ضایع و برباد کری وَمَعَ ذٰلِكَ کَانَ یَبْکِیْ اور ساتھ
اوسکی روتی تہی اِذْ جَاءَتِ الْمَرْاَةُ وَتَعَجَّبَتْ وَقَالَتْ یَا هٰذِهٖ اَتَعْرِفِیْنَهٗ قَالَتْ ناگاہ ایک عورت محلّی کی
گہر مین آئی تو متعجب ہوکر صاحب خانہ سی پوچہنی لگی کہ تو پہچانتی ہی کہ یہ کون ہی اوسنی کہا مین نہین جانتی مگر بہت مرد با خدا
ہی مجہپر رحم کرتا ہی کہ میری کام کو آتا ہی قَالَتْ وَیْحَكِ هٰذَا اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَخُوْ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
وَزَوْجُ سَیِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِیْنَ وہ بولی کہ افسوس ہی تجہپر ای بی بی ادب یہ تو امیر المومنین ہین اونسی تو کام
لیتی ہی یہ تو برادر رسولخدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور شوہر جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام ہی ای بیشعور یہ وہ شخص ہی کہ
جسنی در خیبر کو اوکہاڑا ہی اور جنگ احد مین ایسا لڑا کہ ملک فلک پر لَا فَتٰی اِلَّا عَلِیٌّ لَا سَیْفَ اِلَّا ذُوالْفِقَارِ
پکاری فَلَمَّا سَمِعَتْ کَلَامَهَا وَقَعَتْ عَلٰی اَقْدَامِهٖ وَبَکَتْ وَقَالَتْ پس جب اوس عورت نی سنا کہ
جناب امیر ہین تو دوڑکر پاؤن پر گر پڑی اور رو کر بولی وَاحَیَائِیْ مِنْكَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاحَیَائِیْ مِنْكَ
یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاغَفْلَتِیْ مِنْكَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ ہای شرمندہ ہوئی تجہسی اور خجل ہوئی تجہسی اور
افسوس کہ غافل رہی تجہسی ای امیر المومنین اور تمہاری عزت و توقیر کو نہ پہچانا ہای کیا ترک ادب ہوا مجہسی کہ مین نی اپنی
آقا سی کام لیا اوسوقت امام علیہ السلام نی شرم سی سر جہکا لیا اور آہستہ سے فرمانی لگی بَلْ وَاحَیَائِیْ مِنْكِ یَا اَمَةَ اللهِ
فِیْمَا قَصَّرْتُ فِیْ اَمْرِكِ یعنی ای کنیز خدا تو کیون شرمندہ ہوکر روتی ہی کہ مین خود تجہسی شرمندہ ہون کہ مین نی تیری
حق مین تقصیر کی اور تیری اور تیری یتیمون کی خبر نہ لی اور تو مصیبت مین تہی تیرا شکوہ بجا ہی اب تو علی کو دل سے
بخشدی اور بحل کر دے سبحان اللہ جناب امیر کی یتیم پروری کا تو یہ حال تہا اور افسوس اس زمانہ غدار پر کہ ایسی کریم کی
اولاد سی یون برائی کی کہ وہ اوسکا فرزند کہ جو زبان رسول مقبول چوس کر پلا ہو روز عاشورا زبان مبارک پیاس سے
چبائی اور اپنی پسر شش ماہہ کو گود مین لیکر ظالمون کو دکہا کر پانی مانگی اور پلائی افسوس افسوس کیون حضرات کیا قصور فرزند
حیدر کرار نی کیا تہا جو ظالم اسقدر رنج و ایذا دیتی تہی چنانچہ راوی لکہتا ہی کہ جب اصغر کو امام حسینؑ خیمہ سی لائی تو وہ معصوم
شدت تشنگی سی بیہوش تہا حضرت نی لشکر مخالف سی خطاب کرکی فرمایا ای بیرحمو اگر حسین تمہاری زعم مین گناہگار ہے
تو یہ معصوم شیر خوار تو بیگناہ ہی تشنگی قیامت سی ڈرو اور تہوڑا پانی اسی تو پلادو کہ یہ جان بلب ہی پس وسکی جواب مین
فَرَمَاهُ حَرْمَلَةُ بْنُ كَاهِلٍ الْاَسَدِیْ لَعَنَهُ اللهُ عَلَیْهِمْ فَذَبَحَهٗ فِیْ حِجْرِ الْحُسَیْنِ ناگاہ الیسا حرملہ
لعین نی اوس معصوم کی گلوی خشک و نازک پر تیر لگایا کہ وہ بچہ تڑپ تڑپ کر دامن پدر مین مارا گیا ای حضرات ایسی ظلم
کسی فرد بشر پر نہین ہوئی جیسی فرزند زہرا پہ گذری کسکا بچہ پیاسا جہاد مین چہ مہینی کا مارا گیا ہی پس جناب امام حسین دست

خندق مین جسدن عمر بن عبدود کی ہاتہ سی جناب امیر کی سر پر زخم لگا فَشَدَّ النَّبِیُّ جُرْحَهُ مِنْ یَدِہٖ
وَیَبْکِیْ وَیَقُوْلُ پس جناب رسول خدا اپنی دست مبارک سی زخم علی کو باندہتی تہی اور روتی جاتی تہی اور فرماتی
تہی اَیْنَ اَکُوْنُ اِذَا خُضِبَتْ هٰذِہٖ مِنْ هٰذِہٖ آہ اوسدن مین کہان ہونگا جس دن وہ ریش مبارک
اس سر اطہر کی لہو سی خضاب ہو جاویگی روایت ہی کہ ایکدن راہ مین علی مرتضی آتی تہی ایکدن مومنہ کو دیکہا
کہ پانی کی مشک بہری ہوی دوش پر رکہی باحال خستہ چلی جاتی ہی فَدَنَا مِنْهَا اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ رَحْمَةً عَلَیْهَا
وَقَالَ یَا اَمَةَ اللّٰهِ اَعْطِیْنِیْ قِرْبَتَکِ پس جناب امیر کو اوسپر رحم آیا پاس اوسکی جاکر فرمایا کہ یہ مشک
مجکو دی کہ تو تہک گئی ہی مین اسی پہونچا دون وَالْمَرْءَةُ مَا عَرَفَتْهُ فَاَعْطَتْهُ قِرْبَتَهَا فَحَمَلَهَا
اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذَهَبَ مَعَهَا اِلٰی مَنْزِلِهَا وہ مومنہ نام جناب امیر کا سنتی تہی اور صورت
نہ پہچانتی تہی پس مشک اپنی حضرت کو دی پس حضرت اوسی خوشی خوشی دوش مبارک پر اوٹہا کر لیچلی یہانتک
کہ اوسکی گہر تک پہونچادی پہر اوس سی پوچہا تو کون ہی اور تیری معاش کیونکر گذرتی ہی اوسنی کہا میری شوہر کو علی ابن ابیطالب
جہاد پر بہیجا تہا وہ مارا گیا کئی یتیم ننہی ننہی میری پاس ہین محنت و مشقت کرتی ہون پس اسمین جسقدر میسر آتا ہی اوسی مین ہزار
مشقت و مصیبت اونکی پرورش کرتی ہون جناب امیر نی جب یہ حال سنا رنگ مبارک غم سی متغیر ہوا اور آنکہون مین
آنسو بہر آئی اور گہر تشریف لائی وَمَا نَامَ فِیْ تِلْکَ اللَّیْلَةِ بِالْقَلَقِ وَالْاِضْطِرَابِ اور حضرت کو مارے
رنج و اضطراب کی رات بہر نیند نہ آئی جب صبح ہوئی تو اوسکی واسطی اناج اور گوشت چادر مین باندہ کر پشت
مبارک پر رکہکر لیچلی راہ مین ایک اصحاب حضرت کی ملی قَالَ یَا مَوْلَایَ اَعْطِنِیْ هٰذَا لِاَحْمِلَهُ مَعَکَ
قَالَ مَنْ یَحْمِلُ وِزْرِیْ عَنِّیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عرض کی کہ یا مولا ازراہ مہربانی دیجئی کہ مین اوٹہا کی ہمراہ لیچلون جناب امیر نے
فرمایا کہ آج دنیا مین تو نی میرا بوجہ بٹا لیا کل روز قیامت کو میرا بوجہ کون اوٹہاویگا یہ کہکر اوس مومنہ کی دروازے پر
آئی اور آواز دی اوسنی کہا تو کون ہی حضرت نی فرمایا مین وہی بندہ خدا ہون جو کل تیری مشک پہنچا گیا تہا وہ بولی
کہ خدا تجہ سی راضی ہو اور تجہ پر کرم و لطف کری اور میری علی کی درمیان انصاف کری حضرت یہ سنکر چپ رہے
غرض جب دروازہ کہلا حضرت گہر مین گئی اور وہ اناج روبرو اوسکی رکہدیا اور فرمایا مین ایک گنہگار بندہ خدا ہون
چاہتا ہون کہ کچہہ کار ثواب کرون تو اس نیت سی تیری خدمت کرنی آیا ہون پس یا تو بچون کو رکہہ اور مین کہانا
پکاؤن یا بچون کو مین بہلاؤن اور تو کہانا پکا وہ بولی کہ مین خمیر کرتی ہون اور تو میری بچی بہی رکہہ اور گوشت
پکانا جا حضرت نی فرمایا بچشم پس حضرت نی گوشت چڑہا دیا اور بچون کو بہلانی لگی اور بلکہ جس کام مین وہ خوش ہوتے
تہی وہی کام کرتی تہی اور اون کی منہ مین روٹی دیتی تہی اور دست شفقت سر پر پہیرتی تہی اور روروکی فرماتی تہے
ای یتیمو ای میری فرزندو علی کو بخشو کہ علی نی تمہاری خبر نہ لی پس جب وہ عورت خمیر سی فارغ ہوئی پکاری

سونیوالا تین دن زمین گرم کربلا پر عریان اور خاک و خون مین غلطان پڑا رہا دن کو دہوپ اور شب کو اوس
پڑتی تہی فقط ایک پایجامہ باقی تہا کہ اوسکا ازار بند لینی کو شتربان نمک حرام نے حضرت کی دونون دست حق
پرست کہ جسکی ملائکہ بوسی لیتی تہی کاٹ کر خاک و خون مین ملا دی اور رسم نکہا یا اللہم العن قتلۃ الحسین
واصحابہ روایت بست و یکم فضائل مجلس و اہلبیت مین ومشک
لیجانی مین جناب امیر کی ساتہہ ضعیفہ کی اور شہادت علی اصغر مین
اور رونا مان کا قبر اصغر پر ورد فی الحدیث ما من قوم اجتمعوا و تذاکروا
فضل علی ابن ابیطالب ھبطت علیہم ملائکۃ السماء حدیث مین وارد ہوا ہی جسوقت کہ مومنین
باہم مجتمع ہوتی ہین اور مناقب و فضائل جناب امیر بیان کرتی ہین تو فرشتی اونپر نازل ہوتی ہین اور اون سی مصافحہ
کرتی ہین فاذا تفرقوا عرجت الملائکۃ الی السماء پس جب وہ مومن متفرق ہوتی ہین تو فرشتی آسمان
پر چلی جاتی ہین فیقول لہم الملائکۃ انا نشم من ریحکم ما لا نشمہ من الملائکۃ پس
اور فرشتی آسمان کی اون فرشتون سی کہتی ہین کہ اسوقت ہمین ایسی خوشبو تم مین سی آتی ہی کہ اور فرشتون سے
ہم نہین سونگہتی ہین فیقولون کنا عند قوم یذکرون محمدا و اہلبیتہ پس وہ فرشتی
کہتی ہین کہ ہم اسوقت اون لوگون کی پاس تہی کہ وہ مشغول تہی ذکر محمد اور اہلبیت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مین پس یہ خوشبو انکی خوشبو ہی وہ فرشتی کہتی ہین کہ ہمین بہی وہان لیچلو جہان ذکر اہلبیت ہوتا ہی یہ فرشتی کہتی ہین
کہ اسوقت لوگ اپنی اپنی گہر چلی گئی فیقولون اذھبوا بنا الی المکان الذی یذکرون فیہ پہر وہ
فرشتی کہتی ہین کہ ہمین اوس مکان ہی مین لیچلو جہان وہ لوگ ذکر کرتی تہی کتاب کنز الفوائد مین ابوذر سی
منقول ہی کہ جناب رسول خدا صلعم نی فرمایا یا اباذر ان اللہ تعالی جعل علی کل رکن من
ارکان عرشہ سبعین الف ملک ای اباذر حق تعالی نی ہر رکن پر ارکان عرش سی ستر ہزار فر شتی
مقرر کئی ہین لیس لہم تسبیح ولا عبادۃ الا الدعاء لعلی و شیعتہ والدعاء علی
اعدائہ نہین ہی عبادت اور تسبیح اون کی مگر یہ کہ صلواۃ بہیجتی ہین علی پر اور استغفار کرتی ہین اون کی شیعیون کی
اور لعنت کرتی ہین اون کی دشمنون پر عن عائشۃ قالت رایت رسول اللہ القابدکیہ فی عنق علی
و یقبل و یبکی و یقول اور روایت ہی عایشہ سی کہ ایکدن مینی رسول خدا کو دیکہا کہ جناب امیر کی گردن مین
دونون ہاتہہ ڈالی پیار سی منہ چومتی تہی اور روکر فرماتی تہی بابی انت یا وحید الشھید میرا باپ
تجہ پر فدا ہو ای تنہا شہید ہونیوالی مسجد مین و جعل یبکی و یتخذ معرق وجہہ و یلطخ بہ وجہہ
یہ کہکی رونی جاتی تہی اور پسینا روی مبارک علی کا پونچہتی تہی اور اپنی منہ پر ملتی تہی اور اسیطرح روایت ہی کہ جنگ

زمین پر گر پڑی اور سب اہلبیت اور امام مظلوم بیقرار ہوتی تہی اور استغاثہ کرتی تہی اور حضرت کو پکارتی تہی حضرت کا کوئی
یار و مددگار نظر نہ آتا تہا فَقَالَ یَا زَیْنَبُ وَیَا اُمَّ کُلْثُوْمٍ وَیَا سُکَیْنَۃُ اَلْوَدَاعُ اَلْوَدَاعُ عَلَیْکُنَّ
مِنِّی السَّلَامُ پس جب اسقدر تعجیل دیکہی حضرت نے اپنی شہادت مین تو فرمایا ای زینب وای ام کلثوم ای سکینہ
الوداع الوداع تمپر میرا سلام ہو سکینہ پدر کی پیاری نے جو ہین یہ کلام حضرت سے سنا مقنعہ سر سے اوتار کی پہینک دیا اور
حضرت سے دور کر لپٹ کر چیخین مار کی رونے لگی اور یہ کہتی تہی وَاَحْزَنَا فَقَالَتْ یَا اَبَتَاہُ اِسْتَسْلَمْتَ لِلْمَوْتِ
لَیْتَنِیْ کُنْتُ لَکَ الْفِدَاءُ ہای ای بابا یہ سلام پیغام مرگ ہی آخر تمنی ای بابا مرنا اختیار کیا کاش کہ سکینہ
تمپر فدا ہوتی اور یہ حال تمہارا نہ دیکہتی فَبَکَی الْحُسَیْنُ بُکَاءً شَدِیْدًا وَقَالَ یَا بُنَیَّۃَ کَیْفَ لَا یَسْتَسْلِمُ
مَنْ لَا نَاصِرَ لَہٗ وَلَا مُعِیْنَ وَقَدْ قُتِلَ اَنْصَارُہٗ وَاَحِبَّائُہٗ وَبَنُوْہُ وَاِخْوَتُہٗ حضرت بیقرار ہو کے
سکینہ کی دیکہہ کر بہت روئے اور فرمایا ای بیٹی کیونکر مرنا اختیار کرے وہ شخص جسکا کوئی ناصر و مددگار نہو اور تحقیق ای
بیٹی سب انصار و دوست میرے مارے گئے اور بیٹے اور بہائی آنکہون کی سامنے تیغون سے ٹکڑے ہوے کوئی جیتا بچا
اب سوا مرگ کی کیا چارہ ہی جناب زینب خاتون نے رونا شروع کیا اور کہتی تہین کاش زینب کو موت آئی ہوتی اور
یہ وقت نہ دیکہتی هٰذَا کَلَامُ مَنْ اَیْقَنَ بِالْمَوْتِ یہ کلام دلالت کرتا ہی کہ ای بہائی آپ نے کمر مرگ پر باندہی ہے
اور حضرت کو یقین شہادت کا ہوا فَقَالَ نَعَمْ یَا اُخْتَاہُ حضرت بولے ہان بہن مینے مرنا اختیار کیا ہے زینب غمدیدہ
بولی یَا اَخِیْ تُقْتَلُ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَیْکَ ای بہائی تم قتل ہوگے اور ہای مین تمہین قتل ہوتے دیکہون گی اور حضرت
زینب کی آنکہون مین آنسو بہر آئے اور بولین یَا اَخَاہُ رُدَّنَا اِلٰی حَرَمِ جَدِّنَا رَسُوْلِ اللّٰہِ ای بہائی
اگر ممکن ہو تو ہمین ہماری نانا رسول خدا کی روضے پر پہونچا دو فَقَالَ آہٍ آہٍ یَا اُخْتِیْ لَوْ تُرِکَ الْقَطَا
لَغَفَا وَنَامَ حضرت بولے آہ آہ افسوس ای بہن اگر یہ قوم مجہے چہوڑین تو مین آپکو ہرگز ہلاکت مین نڈالون
فَلَمَّا سَمِعَتْ ذٰلِکَ لَطَمَتْ عَلٰی وَجْہِہَا وَاَہْوَتْ اِلٰی جَیْبِہَا فَشَقَّتْہُ وَخَرَّتْ
مَغْشِیَّۃً عَلَیْہَا جب زینب بیکس نے یہ کلام یاس حضرت سے سنا کہ بہائی میرا ضرور شہید ہوگا تو اپنا
منہ پیٹا اور گریبان چاک کیا اور روتی روتی بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑین جب ہوش آیا حضرت نے فرمایا اِئْتِیْنِیْ
بِثَوْبٍ عَتِیْقٍ لَا یَرْغَبُ فِیْہِ اَحَدٌ مِنَ الْقَوْمِ ای زینب کوئی جامہ کہنہ لاؤ کہ کسیکو اہل جفا سے
خواہش نہو اَجْعَلُہٗ تَحْتَ ثِیَابِیْ لِئَلَّا اُجَرَّدَ مِنْہُ بَعْدَ قَتْلِیْ کہ اوس جامہ کہنہ کو زیر لباس
پہنون گا تا کوئی بعد قتل مجہے برہنہ نکرے ہزار افسوس کہ اوس حلہ پوش بہشت نے کیا اہتمام کیا کہ جسم شریف
برہنہ نہو فَلَمَّا قُتِلَ عَرَّوْہُ وَبَقِیَ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ عُرْیَانًا آہ جب وہ جناب پیاسے ذبح ہوے تو لعینون
نے اوس جسم شریف کو برہنہ کیا اور وہ جامہ کہنہ بہی جسم اقدس سے اوتار لیگئے اور تین روز سینہ رسول خدا کا

شہادت

امام حسین کی دیکھا ہی پس حضرت نی زیر زخم ہاتھ رکھا اور جب چلو خون سی بھر گیا تو اوسی جانب آسمان پھینکا اور درگاہ
الٰہی میں عرض کی اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیَّ مَا نَزَلَ بِیْ خداوندا یہ سب رنج و آزار تیری راہ رضا میں آسان ہیں
وَبَکٰی بُکَآءً شَدِیْدًا اکثر کتب معتبرہ میں مرقوم ہی کہ پھر حضرت بیتاب ہو کر زار زار روئی اور فرمایا وَا اَصْغَرَاہُ
وَیْلٌ لِمَنْ ضَرَبَ السَّہْمَ عَلٰی حَلْقِکَ ہای ای اصغر ہای ای پارۂ جگر میری عذاب ہو واسطی اوس شقی کی
کہ جسنی تیری پیاس پر رحم نکھایا اور بدلی پانی کی تیری سوکھی حلق پر ایسا تیر مارا کہ تو دنیا سی پیاسا گیا اَعِزُّ عَلَیَّ فِرَاقُکَ
ای پارۂ جگر میری بہت دشوار ہی حسین پر جدائی تیری کہ تو یوں پیاسا ہاتھوں پر میری مارا جاوی فَتَقَدَّمَ اِلٰی
بَابِ الْخَیْمَۃِ وَقَالَ لِزَیْنَبَ خُذِیْہِ پس حضرت آتی ہوی دروازۂ خیمہ پر آئی اور بیرون خیمہ سی فرمایا ای خواہر
معصوم زینب علی اصغر کو لو فَلَمَّا رَاَتْ زَیْنَبُ اَخَاھَا الْحُسَیْنَ حضرات اس جا دو احتمال ہوتی ہیں
ایک یہ ہی کہ ظالموں نی حضرت کو مہلت نہ دی کہ حضرت نعش لیکی خیمہ میں جاتی یا یہ کہ حضرت کو شرم آئی مادر صغر
کہ اوسکی فرزند کو حضرت پانی پلانی لیگئی تہی نعش اوسکی کیونکر دیویں اس لئی جناب زینب کو پکاری آہ زینب جو ہیں
آئیں اور یہ حال اپنی بہائی کا دیکھا کہ ہونٹ حضرت کی شدت تشنگی سی خشک ہو رہی ہیں اور بازو پر تیر ستم ایسا لگا ہی
کہ خون اوسکی مثل پرنالی کی جاری ہی اور ہاتھوں پر نعش علی اصغر ہی اور خون علی اصغر کی گلی سی اور کانوں سی بہتا ہ
بَکَتْ بُکَآءً شَدِیْدًا ایک چیخ مار کر روتی اور مرقد مطہر جناب رسول خدا کیطرف خطاب کر کی بولی وَا جَدَّاہْ وَا
وَا مُحَمَّدَاہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ ھٰذَا ابْنُکَ الْحُسَیْنُ وَشَفَتَاہُ ذَابِلَاتٌ مِنَ الظَّمَاءِ وَ
الدَّمُ مَسْفُوْحٌ عَنْ جِسْمِہٖ ہای ای نانا رسول خدا ہای ای جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ یہ فرزند تمہارا
حسین ہی کہ پیاس کی ماری دونوں ہونٹ اوسکی سوکھ گئی ہیں اور ایسی زخمہای کاری اوسکی جسم پر لگی ہیں کہ
کہ خون اون سی بہتا ہی اور اوسکی بہائی اور بیٹی سب اوسکی سامنی ماری گئی ہیں یہاں تک کہ بچہ شیر خوار اوس کا تین
دن کا پیاسا تیر ستم سی اوسکی گود میں ذبح کیا ہی وَا مُحَمَّدَاہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اَشْکُوْا اِلَیْکَ مِنْ
جَوْرِ الْاَعْدَاءِ ہای ای نانا رسول خدا شکایت ظلم اعدا کی تم سی کرتی ہوں فَاَخَذَتْہُ فِی الْخَیْمَۃِ پس
جناب زینب روتی ہوئی نعش اصغر حضرت کی گود سی لیکر خیمہ میں آئیں فَلَمَّا رَاَتْہُ بَکَتْ بُکَآءً شَدِیْدًا امِّ
جو ہیں یہ حال اصغر مادر اصغر نی دیکھا کہ گلی سی خون بہتا ہی نعش بیجان زینب کی گود میں ہی ہونٹ اوسکی ننھی ننھی
سوکھی چہری پر مردنی چھائی ہوئی عجب حال ہوا اس دل جلی کا اور چیخیں مار کی رونی لگی اور تڑپ تڑپ کی بیقراری میں
کہتی تہی وَابُنَیَّاہُ وَیْلٌ لِمَنْ قَتَلَکَ وَمِنَ الْمَاءِ مَنَعُوْکَ ہای ای بچی میری ہای ای پارۂ جگر میری ہای
اصغر میری عذاب ہو اوس شقی پر کہ جسنی تجھ بیزبان پر بھی رحم نکھایا اور پیاسا قتل کیا اور پانی ندیا ثُمَّ بَکَتْ
بُکَآءً شَدِیْدًا حَتّٰی خَرَّتْ مَغْشِیَّۃً پھر وہ بی بی داغ دیدہ اسقدر روئی کہ روتی روتی بیہوش ہو کر

وَلِعَدِيهٖ يَوْمَيْنِ اَوْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ پس جناب امام حسین زبان مبارک کو چوستی تہی تو ایک چشمہ شیر زبان رسول خدا
جاری ہوتا تہا اور غذا ہوتی تہی امام کی اور ایسی سیر ہوتی تہی کہ دو دن یا تین دن تک احتیاج شیر نہ ہوتی تہی ففعل
ذٰلِكَ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا وَّلَيْلَةً یوں ہی چالیس روز گذری کہ جب فرزند زہرا بہوکا ہوتا تہا رسول خدا تشریف لاکے
زبان مبارک اپنی بار جگر کو چسا کر سیر کرتی تہی فَنَبَتَ لَحْمُ الْحُسَيْنِ مِنْ لَحْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَدَمُهٗ مِنْ
دَمِهٖ پس ویسے ہوا گوشت امام حسین کا گوشت رسول خدا سی اور خون حسین خون رسول خدا سی حضرات اب
مقام سوچنی اور خاک اڑانے کا ہی کہ آہ وہی خون حسین تہا کہ روز عاشورا خاک پر بہتا تہا اور وہی جسم حسین جو جسم
رسول سی پیدا ہتا تیغوں سی ٹکڑی اور تیروں سی فگار تہا اور وہی ہونٹ جو زبان رسول خدا صلعم چوستی تہی شدت
تشنگی سی سوکہہ گئی تہی وَيَلُوْكُ لِسَانَهٗ مِنَ الْعَطَشِ وَيَطْلُبُ الْمَاءَ اور وہی حسین بارے پیاس کے
زبان مبارک چباتا تہا اور اوس قوم جفا کار سی پانی مانگتا تہا اور فرماتا تہا يَا قَوْمِ اَنَا سِبْطُ الْمُصْطَفٰى
وَعَطْشَانُ کہ ای قوم میں نواسا رسول خدا کا ہوں اور پیاسا ہوں اور عمر سعد سی یہ فرماتا تہا اِسْقِنِیْ شَرْبَةً
مِنَ الْمَاءِ فَقَدْ تَشَقَّقَتْ كَبِدِيْ مِنَ الظَّمَاءِ ای عمر سعد تہوڑا سا پانی پلا کہ شدت تشنگی سی جگر میرا کباب
ہی آہ ای حضرات کہاں تہی رسول خدا کہ جو اپنی فرزند کا یہ حال دیکہتی اور زبان مبارک چباتی حدیث صحیح میں
وارد ہی کہ وہ جناب میدان کارزار میں بی مونس و یار کہڑی اسطرح فریاد کرتی تہی اور فرماتی تہی هَلْ مِنْ مُّوَحِّدٍ
يَخَافُ اللّٰهَ فِيْنَا اَغَاثَنَا آیا ہی کوئی ایسا فریادرس کہ ہماری فریاد کو پہونچی پس اہلبیت نی یہ بیکسی
اور غربت امام کی دیکہہ کی خیمہ میں شور رونی کا بلند کیا فَتَقَدَّمَ اِلٰى بَابِ الْخَيْمَةِ فَقَالَ نَاوِلُوْنِیْ عَلِيًّا
اِبْنِيَ الطِّفْلَ حَتّٰى اُوَدِّعَهٗ پس حضرت آواز سنکی در خیمہ پر تشریف لائی اور فرمایا لاؤ میری فرزند صغیر تشنہ لب
علی اصغر کو تا میں اوسی وداع کروں فَنَاوَلُوْهُ الصَّبِیَّ فَجَعَلَ يُقَبِّلُهٗ وَهُوَ يَقُوْلُ پس جب اوس طفل
شیر خوار کو حضرت کی گود میں دیا تو حضرت اوسکی دہن خشک کی بوسی لیتی تہی اور فرماتی تہی کہ عذاب ہو ویوا سطی
اوس قوم کی کہ تیری جد بزرگوار اوسکی دشمن ہوں اور ناراض ہوں یہ فرما کی اوسی ہاتہوں پر لئی میدان میں آئے
اور علی اصغر شدت تشنگی سی بیہوش تہی حضرت نی لشکر مخالف کو دکہا کر آواز بلند فرمایا ای بیرحموں اگر حسین تمہارے گمان
ناقص میں گنہ گار ہی اور سزاوار پانی دینی کی نہیں ہی یہ تو بتاؤ کہ اس بچہ معصوم نی کیا قصور کیا ہی ای بیرحموں
تشنگی روز قیامت سی ڈرو اور اسی تہوڑا پانی دو کہ یہ فرزند میرا جان بلب ہی اسطرح سی حضرت نی فرمایا کہ اگر تیر
ہوتا وہ بہی پانی ہو جاتا اگر آہ جواب میں اوسکی فَرَمَاهُ حَرْمَلَةُ بْنُ كَاهِلِ الْاَسَدِيُّ لَعَنَهُ اللّٰهُ
بِسَهْمٍ فَذَبَحَهٗ فِيْ حِجْرِ الْحُسَيْنِ ناگاہ حرملہ نی عوض پانی کی ایسا ایک تیر حلق خشک علی اصغر پر مارا
کہ وہ تین دن کا بہوکا پیاسا تڑپ تڑپ کی گود میں حضرت کی مرگیا کیوں صاحبو کیسی یہ ظلم و ستم ہوا

منقول ہی کہ مین خدمت جناب صادق مین حاضر تہا کہ حضرت نی پانی نوش فرمایا فَاغْرَوْرَقَتْ عَيْنَاهُ بِالدُّمُوعِ وَقَالَ
پس حضرت کی آنکھون مین آنسو بہرآئی اور فرمایا خدا لعنت کری قاتلان حسین پر پہر فرمایا جو مومن بعد پانی پینی کی میری جد
مظلوم امام حسین کو اور اونکی اہلبیت کو یاد کری اور حضرت کی قاتلون پر لعنت کری خدا لاکہہ اعمال حسنہ اوسکی نامہ عمل مین
لکہتا ہی اور لاکہہ گناہ اوسکی محو کرتا ہی اور لاکہہ درجی واسطی اوسکی بلند کرتا ہی اور گویا لاکہہ بندی راہ خدا مین اوسنی
ازاد کئی اور روز قیامت کو بادل خنک محشور ہوگا اور حرارت تشنگی سی محفوظ رہیگا اور طبری نی طاوس یمانی سی روایت
کی ہی اِنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ اِذَا جَلَسَ فِي الْمَكَانِ الْمُظْلِمِ يَهْتَدِي اِلَيْهِ النَّاسُ بِبَيَاضِ
جَبِيْنِهِ وَنَحْرِهِ یعنی جب امام حسین مکان تاریک مین بیٹہی تہی ایسا ایک نور پیشانی مبارک سی اور گلوی
مقدس سی ساطع ہوتا تہا کہ لوگ معلوم کرتی تہی کہ یہان حضرت تشریف رکہتی ہین فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ كَانَ
كَثِيْرًا مَا يُقَبِّلُ جَبِيْنَهُ وَنَحْرَهُ اسواسطی کہ اکثر رسول خدا پیشانی انور اور گلوی مقدس کی بوسی لیتی تہی
وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ الْحُسَيْنُ يَوْمًا لِجَدِّهِ لِمَا تُقَبِّلُ نَحْرِيْ اور ایک روایت مین ہی کہ ایکروز جناب
رسول خدا فرزند زہرا کی گلوی نازنین کی بوسی لیتی تہی کہ امام مظلوم نی پوچہا ای نانا کیا باعث ہی اکثر آپ میری
گلی کو چومتی ہین فَبَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ وَقَالَ پس حضرت بیساختہ روئی اور فرمایا يَا بُنَيَّ اُقَبِّلُ مَوْضِعَ السُّيُوْفِ
مِنْكَ ای فرزند میری اسلئی مین چومتا ہون کہ ایکدن اسی جاسی یہ حلق نازنین تیرا خنجر ظلم وستم سی کاٹا جائیگا
پس کیون کر نہ روؤن مین کہ جسکو مین اتنا پیار کرون امت جفاکار اوسی بہوکا پیاسا قتل کری قَالَ الْحُسَيْنُ
يَا جَدَّاهُ اُقْتَلُ قَالَ نَعَمْ عرض کی حسین نی کہ ای جد بزرگوار آیا مین قتل کیا جاؤنگا حضرت نی فرمایا
ہان ای میری راحت دل تو قتل کیا جائیگا قَالَ لِاَيِّ ذَنْبٍ قَالَ يَا بُنَيَّ اَنْتَ مَعْصُوْمٌ مِنَ الْخَطَاءِ وَ
لٰكِنْ لِشَفَاعَةِ اُمَّتِيْ جناب امام حسین نی عرض کی ای نانا کس جرم وگناہ پر مجہی قتل کرینگی حضرت بولی تو
معصوم ہی جرم وخطا سی لیکن شفاعت میری امت کی موقوف ہی تیری شہادت پر قَالَ يَا جَدَّاهُ اَنَا
رَضِيْتُ بِذٰلِكَ جناب امام حسین نی فرمایا ای نانا اگر شفاعت آپ کی امت کی میری قتل پر موقوف ہی
تو مین بدل راضی ہون کہ راہ خدا مین مارا جاؤن اور آپکی امت آتش دوزخ سی بچی سبحان اللہ کیا عالی
ہمت تہی وہ جناب اور دوسری حدیث مین وارد ہوا ہی کہ جسوقت امام حسین متولد ہوی جناب سیدہ کو ایک
بیماری عارض ہوئی کہ اوس سی دودہ حضرت کا خشک ہوگیا فَطَلَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مُرْضِعَةً فَلَمْ يَجِدْ
لَهُ مُرْضِعَةً پیغمبر خدا نی تلاش دایہ بہت کی لیکن دایہ میسر نہ آئی فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَدْخُلُ فِيْ دَارِ
فَاطِمَةَ وَيَضَعُ لِسَانَهُ فِيْ فَمِهِ جناب رسول خدا آپ دولتسرای جناب سیدہ مین تشریف لاتی تہی
اور اپنی فرزند کو گود مین لیکر زبان مبارک شفقت سی دہن امام حسین مین دیتی تہی فَيَمُصُّ مِنْهَا لبنا يكفيه

فَقَطَعُوہُ اِرْبًا اِرْبًا پس اون بیرحموں نی فرصت پاکی پارہ جگر حضرت کو تلواروں سی ٹکڑی ٹکڑی کیا جب وح
اوس صاحبزادہ کی قریب مفارقت پہنچی باواز بلند حضرت کو پکاری یَا اَبَتَاہُ ہٰذَا جَدِّی اَتَانِی ای بابا اکبر کی جان آپ پر
فدا کی جلد خبر لو بہ جد بزرگوار تشریف لای ہین اور ایسی جام سی سیراب کیا کہ مجھی کہ پھر پیاسا ہونگا فَصَاحَ
الْحُسَیْنُ وَقَالَ قَتَلَ اللّٰہُ قَوْمًا قَتَلُوکَ جناب امام حسین نی ایسا ایک نعرہ مارا کہ زمین کربلا کانپ گئی
اور فرمایا خدا قتل کری اوس قوم کو جسنی تجھی قتل کیا ای اکبر ای نور نظر میری ایک راوی کہتا ہی کہ کسی صدمی سے نہ دیکھا
فرزند رسول خدا کو منتشر الحواس بنایا مگر جب ہمشکل پیغمبر پارہ جگر سرور گھوڑی سی گرنی میں پکارا یَا اَبَتَاہُ اَدْرِکْنِی
تو دیکھا ہمنی ہوش و حواس حضرت کی منتشر ہو گئی وَجَاءَ وَانْکَبَّ عَلٰی اَجْثَتِہٖ حَتّٰی غُشِیَ عَلَیْہِ اور آ کے
حضرت نعش پسر پر اور بیتاب ہو کی گرا دیا آپکو نعش مجروح اکبر پر اور بیہوش ہو گئی خدا یہ حال فرزند کسکو نہ دکھاے
جو فرزند رسول خدا نی دیکھا جب غش سی افاقہ ہوا تو مسلسل آنسو چشمہای مبارک سی رواں ہوی فَاَخَذَ
رَاْسَ وَلَدِہٖ وَوَضَعَہٗ فِیْ حِجْرِہٖ پس حضرت نی سر علی اکبر کا گود میں رکھا اور چہرہ ہمشکل پیغمبر سی خاک
و خون پونچھتی تہی اور رو رو کی فرماتی تہی قَتَلَ اللّٰہُ قَوْمًا قَتَلُوکَ قتل کری خدا اوس گروہ کو جسنی تجھی قتل کیا
ای فرزند میری یَا بُنَیَّ عَلَی الدُّنْیَا بَعْدَکَ الْعَفَا ای بیٹی میری ای پارہ جگر میری ای اکبر خاک اس دنیا
اور زندگانی دنیا پر کہ تو جوان مرجای اور میں ضعیف بعد تیری جیتا ہوں راوی کہتا ہی گانی اَنْظُرُ اِلٰی
اِمْرَاَۃٍ خَرَجَتْ مِنْ فُسْطَاطِ الْحُسَیْنِ مُسْرِعَۃً کَاَنَّہَا الشَّمْسُ الطَّالِعَۃُ دیکھا میں نی کہ ایک
بی بی مثل خورشید درخشان خیمہ حسین سی سر و پا برہنہ قتل کی جانب قتل گاہ کی دوڑی وَہِیَ تُنَادِیْ بِالْوَیْلِ
وَالثُّبُوْرِ وَتَقُوْلُ وہ فریاد و واویلا و اثبورا کرتی تہی اور کہتی تہی یَا حَبِیْبَاہُ یَا ثَمَرَۃَ فُؤَادَاہُ یَا نُوْرَ
عُیُوْنَاہُ ہای ای حبیب میری ہای ای میوہ دل ہای ای نور چشم میری تجھی پیاسا شہید کیا فَجَاءَتْ وَانْکَبَّتْ
عَلَیْہِ پس روتی ہوی آکی وہ نعش اکبر پر گر پڑی جناب امام حسین اوس بی بی کو سمجھا کی خیمہ میں لیگئی پوچھا میں نی
یہ کون بی بی جو خیمہ سی بیتاب ہو کر باہر نکل آئی فَقِیْلَ ہِیَ زَیْنَبُ بِنْتُ عَلِیٍّ کہا لوگوں نی یہ زینب بی بی بیٹی علی
اور فاطمہ کی بیتاب ہو گئی ماتم اکبر میں اور اپنی پردی کا خیال نہ رہا روایت ہشتم ثواب پانی سلمٰی
لعنت کرنی میں قاتلوں پر امام حسین کی اور بیان محبت رسول خدا
اور امام حسین ؑ اور خبر دینا اون حضرت کا ساتھ شہادت اون حضرت کی
اور باعجاز دو دیلانا رسول خدا کا امام حسین ؑ کو اور تشنگی امام
اور شہادت علی اصغر اور رخصت امام حسین اور شہادت
اور باقی رہنی میں نعش کے بی گور و کفن کتاب ابالی میں داود رقی سی

قتل پر بیری کمر باندہی ہی غرض علی اکبر بہ مضطر کو روتا چہوڑ کی سوی کفار روانہ ہوا اور یہ رجز امام زادی نی پڑہے
أَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ + نَحْنُ وَبَيْتُ اللّٰهِ أَوْلٰى بِالنَّبِيِّ + مین ہون علی اکبر فرزند حسین ابن علی
قسم بخانہ کعبہ ہم ہین سزاوار اور محق تر رسول خدا سی قرابت مین وَاللّٰهِ لَا يَحْكُمُ فِينَا ابْنُ الدَّاعِي +
أَطْعَنُكُمْ بِالرُّمْحِ حَتّٰى يَنْثَنِي + واللہ ہم محکوم حرامزادون کی نہون گی یعنی یزید حرام زادہ ہی ہم اوس کی
بعیت نکرینگی اور مارونگا مین تمہاری سینون مین نیزہ اپنا اوسوقت تک کہ دوتا ہو جای نیزہ میرا أَضْرِبُكُمْ
بِالسَّيْفِ أَحْمِي عَنْ أَبِي + ضَرْبَ غُلَامٍ هَاشِمِيٍّ عَرَبِيٍّ + قتل کرونگا تمہین تلوار سی درحالیکہ
مین حمایت کرنی والا ہون اپنی پدر بزرگوار فرزند رسول خدا کی جانب سی مانند قتل کرنی جوانان ہاشمی وعربی کی
پس اوس شجاع ابن شجاع تین دن کی بہوکی اور پیاسی نی ایک سو دس کافر فی النار کیی ثُمَّ رَجَعَ إِلٰى أَبِيهِ
وَقَدْ أَصَابَتْهُ جِرَاحَاتٌ كَثِيرَةٌ پہر علی اکبر خدمت حضرت مین آی اور جسم شریف بہت مجروح
ہوا تہا اور خون جاری تہا تصور کیجئی کیا حال ہوا ہوگا حضرت کا یہ حال فرزند دیکہکر خدایہ حال بیٹی کا کسی باپکو
نہ دکہای جو جناب امام حسین نی دیکہا اور عرض کی علی اکبر نی يَا أَبَتِ الْعَطَشُ قَدْ قَتَلَنِي وَثِقْلُ الْحَدِيدِ
أَجْهَدَنِي ای بابا پیاس کی شدت مجہی ماری ڈالتی ہی اور گرانی آہن مجہی رنج دیتی ہی فَهَلْ إِلٰى شَرْبَةٍ
مِنَ الْمَاءِ سَبِيلٌ پس ای بابا آیا تہوڑا پانی ہوسکتا ہی کہ مین اپنی حلق خشک کو تر کرون فَبَكَى الْحُسَيْنُ
وَقَالَ يَا بُنَيَّ يَعِزُّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَعَلَيَّ أَنْ تَدْعُوَهُمْ فَلَا يُجِيبُوكَ پس حضرت بہت
بیتاب ہوکر روئی اور فرمایا ای فرزند بہت دشوار ہی رسول خدا اور علی مرتضی پر اور مجہپر کہ تو فریاد کری اور تیری
فریاد کو نہ پہنچون یعنی تو پانی مانگی ای پارہ جگر اور تجہی پانی نہ پلا سکون پہر فرمایا يَا بُنَيَّ هَاتِ لِسَانَكَ فَأَخَذَ
بِلِسَانِهِ فَمَصَّهُ ای پارہ جگر ای علی اکبر فدا ہون تیری پیاس پر زبان خشک اپنی باہر نکال جب زبان اپنی اکبر نی
باہر نکالی حضرت نی اپنی دہن تشنہ سی لیکر زبان اکبر کو چوسا آہ آہ حضرت بہی تو تین دن کی پیاسی تہی تری زبان
حضرت مین کہان تہی پہر انگوٹہی دہن اکبر مین دی اور فرمایا اِرْجِعْ إِلٰى قِتَالِ عَدُوِّكَ پہر جا ای اکبر دشمنون
سی لڑنیکو اپکی یقین ہی مجہی ای نور نظر میری کہ تو میدان سی جیتا نہ پہریگا مگر رسول خدا تجہی ایسا سیراب کرینگی
کہ تو پہر پیاسا نہوگا پس پہر آگی اکبر میدان مین لڑنی لگی اور نوی شقی پہر اوس تین دن کی پیاسی نی مارے
ثُمَّ ضَرَبَ مُنْقِذُ بْنُ مُرَّةَ الْعَبْدِيُّ لَعَنَهُ اللّٰهُ عَلٰى مَفْرِقِ رَأْسِهِ وہ صاحبزادہ تین
دن کا پیاسا لڑنی مین مشغول تہا کہ منقذ بن مرہ عبدی لعین نی کمین گاہ سی آکی ایک تلوار سر علی اکبر پر ماری کہ
سر اکبر شگافتہ ہوگیا ثُمَّ اعْتَنَقَ فَرَسَهُ فَاحْتَمَلَهُ الْفَرَسُ إِلٰى عَسْكَرِ الْأَعْدَاءِ جب صدمہ ضرب سے
اکبر کو غش آنی لگا باہین گہوڑی کی گردن مین ڈال کی لپٹ گئی گہوڑا اوس مظلوم کا لشکر کفار مین لی گہسا

قَدْ رَفَعُوْا رُؤُسَهُمْ عَنْ صَفَائِحِ الْعِبَادَةِ اور تمام ملائکہ نے عبادت موقوف کی اور عبادتخانوں سے سر باہر نکالے ہین فَلَوْ بَكَى الْحُسَيْنُ لَبَكَتْ لِبُكَائِهِ پس اگر حسین روئیگا تو تمام ملائکہ حسین کی رونے سے رونے لگینگی وَسَمِعْتُ قَائِلًا يَقُوْلُ اور یارسول اللہ سنا مینے کہ بارو دیگر ہاتف نے یہ کہا اَسْرِعِيْ يَا غَزَالَةُ قَبْلَ جَرَيَانِ دُمُوْعِ الْحُسَيْنِ عَلٰى خَدِّهٖ جلد پہونچ اے ہرنی قبل رواں ہونے اشک حسین کی رخساروں پر پس اگر تو جلد نہ پہنچیگی سَلَّطْتُ عَلَيْكِ هٰذَا الذِّئْبَ يَاكُلُكِ مَعَ خِشْفِكِ تو مسلط کیا ہمنے تجپر اس بہیڑیے کو کہ کہا جاویگا تجہی مع بچی کی پس حاضر ہوئی ہین وَقَطَعْتُ مَسَافَةً بَعِيْدَةً لٰكِنْ طُوِيَتْ لِيَ الْاَرْضُ اور مسافت دور و دراز کو قطع کیا مینے لیکن حسین بہت پیاری خدا کی ہین کہ جابجا سے زمین سمٹی میری لئے اور ایک آن مین یہان پہنچی مین وَاَنَا اَحْمَدُ اللّٰهَ رَبِّيْ عَلٰى اَنْ جِئْتُكَ قَبْلَ جَرَيَانِ دُمُوْعِ الْحُسَيْنِ عَلٰى خَدِّهٖ اور مین شکر کرتی ہون خدا کا کہ مین پہنچی اور حسین رونے نپائے پس آواز مسجد مین اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی اصحاب سے بلند ہوئی وَدَعَا النَّبِيُّ لِلْغَزَالَةِ بِالْخَيْرِ اور جناب رسول خدا نے اوس ہرنی کی لئے دعاے خیر کی اور جناب امام حسین خاصرب المشرقین نے شاد و خرم ہوکر وہ بچہ لیا وَاَتٰى بِهٖ اِلٰى اُمِّهِ الزَّهْرَاءِ مَسْرُوْرًا بِذٰلِكَ سُرُوْرًا عَظِيْمًا اور خوشی سے اپنی مادر محترم فخر مریم کی پاس لائے وہ جناب بہی نہایت شاد ہوتین اور سجدہ شکر بجالائین پس آے حضرات اب مقام سر پیٹنے اور خاک اوڑانے کا ہے ہزار افسوس وہ حسین جسکی ذرا ملال سے یہ تلاطم ہوا تہا کہ فرشتے عبادت خدا چہوڑکی مستعد گریہ ہوے تہی آہ آہ وہی پیارا خدا اور رسول کا روز عاشورا کبہی نعشہای انصار پر روتا تہا اور کبہی نعشہای اقربا پر جان کہوتا تہا اور کبہی نعش عباس دیکہکر زار زار روتا تہا اور فرماتا تہا وَا اَخَاهُ وَا عَبَّاسَاهُ ہاے بہائی میرے ہاے عباس میرے اور کبہی نعش قاسم کو پامال سم اسپان دیکہکر بیقرار ہوتی تہی اور کبہی دختران فاطمہ کو سمجہاتی تہی کہ ناگاہ اوسی حال مین اون کا پارہ جگر نیم شگل پیمبر عازم شہادت ہوا پس ایک اور تیر غم جگر امام امم کی پار ہوا شیخ مفید نے ارشاد مین لکہا ہے رَفَعَ الْحُسَيْنُ سَبَّابَتَهُ نَحْوَ السَّمَاءِ جب اکبر عازم جہاد ہوا حضرت نے جناب ہوکر ریش مقدس جانب آسمان اوٹہا کر عرض کی اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ فَقَدْ بَرَزَ اِلَيْهِمْ غُلَامٌ اَشْبَهُ النَّاسِ خَلْقًا وَخُلُقًا وَمَنْطِقًا بِرَسُوْلِكَ خدایا گواہ رہنا اوس قوم کی ظلم پر اب جاتا ہے اون کی طرف وہ شخص جو شبیہ ترین مردم سیرت و صورت و گفتار مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وَكُنَّا اِذَا اشْتَقْنَا اِلٰى نَبِيِّكَ نَظَرْنَا اِلٰى وَجْهِهٖ خدایا جب مین مشتاق زیارت رسول خدا ہوتا تہا تو اپنی جگر علی اکبر کیطرف دیکہتا تہا خداوندا ان اشقیا کی جمعیت کو پراگندہ کر اور برکات زمین انسے باز رکہہ فَاِنَّهُمْ دَعَوْنَا لِيَنْصُرُوْنَا ثُمَّ عَدَوْا عَلَيْنَا يُقَاتِلُوْنَا پس پہلے ان کافرون نے ہمین بلایا کہ نصرت کرینگے ہم تمہاری جب آیا مین اونہون نے عداوت کی ہے اور

تو گیا مضایقہ لیکن یہ ڈہونڈہی گیا ہین میری آستین مین حضرت بولی کہ یہ تمہین دحیہ کلبی جانتی ہین اور دحیہ کلبی کا معمول تہا
کہ جب سفر سی آتا ہی انکی لئی کچہ تحفہ ضرور لاتا ہی فَجَعَلَ جَبْرَئِیلُ یُومِی بِیَدِہٖ نَحْوَ السَّمَاءِ کَالْمُتَنَاوِلِ
شَیْئًا پس جبرئیل نی جانب آسمان ہاتہ بڑہایا جیسی کوئی چیز لیتا ہی فَاِذَا فِی یَدِہٖ تُفَّاحَۃٌ وَسَفَرْجَلَۃٌ وَ
رُمَّانَۃٌ یعنی الغرض جبرئیل نی ایک سیب اور ایک بہی اور ایک انار لیکر حسنین کو دیا وہ صاحبزادی لیکر بہت شاد
ہوئی پس ان میوون کو سب بزرگوار نوش فرماتی تہی مگر تہوڑا سا چہوڑ دیتی تہی پہر وہ میوہ بدستور اپنی جسم اصلی سے
ہوجاتی تہی جب جناب رسول خدا نی انتقال فرمایا تو وہ انار غایب ہوگیا اور جب جناب امیر نی رحلت فرمائی تو وہ
بہی غایب ہو گئی اور وہ سیب باقی رہا تا معرکہ کربلا جب غلبہ تشنگی امام مظلوم پر زیادہ ہوتا تہا تو حضرت اوس سیب کو
سونگہتی تہی تو تشنگی کم ہوجاتی تہی تا آنکہ وقت شہادت حضرت نی اوسی نوش فرمایا اور صاحب کتاب روضہ نی ذکر کیا ہے
کہ ایک اعرابی بچہ آہو لیکر خدمت رسول خدا مین آیا اور عرض کی یا حضرت یہ مینی شکار کیا ہی اور حسنین کی لئی بطور
ہدیہ لایا ہون حضرت نی وہ لی لیا اور واسطی اوسکی دعای خیر کی فَاِذَا الْحَسَنُ وَاقِفٌ عِنْدَ جَدِّہٖ فَرَغِبَ
اِلَیْہَا فَاَعْطَاہُ النَّبِیُّ اِیَّاہَا پس جناب امام حسن اوسوقت حاضر تہی اونہون نی رغبت کی رسول خدا نی
وہ امام حسن کو دیا ایک ساعت نہ گذری تہی کہ امام حسین آئے انکی بچہ آہو امام حسن پاس دیکہا تو بولی یَا اَخِی مَنْ
اَعْطَاکَ اِیَّاہَا ای بہائی یہ بچہ آہو تمہین کسنی دیا ہی فَقَالَ اَعْطَانِی جَدِّی رَسُوْلُ اللّٰہِ وہ بولی
ہمین یہ بچہ ہمارے نانا نی دیا ہی جناب امام حسین یہ سنکی رسول خدا کیطرف آئی اور عرض کی یَا جَدَّاہُ اَعْطَیْتَ
اَخِی خِشْفَۃً یَلْعَبُ بِہَا وَلَمْ تُعْطِنِی مِثْلَہٗ کیون نانا بہائی حسن کو تو بچہ آہو دیا کہ وہ کہیلتی ہین اور مجہکو نہ
دیا وَجَعَلَ یُکَرِّرُ ہٰذَا الْقَوْلَ عَلٰی جَدِّہٖ اور بار بار یہی کہتی تہی کہ واہ نانا آپ نی بہائی کو بچہ آہو دیا اور مجہی
ندیا اور حضرت خاموش تہی کہ حسین کو کیا جواب دون لیکن کلمات تسلی وتشفی فرماتی تہی حَتّٰی ہَمَّ اَنْ یَبْکِیَ
آخر کو حضرت امام حسین کی آنکہون مین آنسو بہر آئی اور ارادہ رونی کا کیا حضرت رسالت مآب سخت متردد تہی کہ کیا کرین
دفعۃً غل دروازہ مسجد سی بلند ہوا کہ لوگ کہنی لگی فَاِذَا ظَبْیَۃٌ وَمَعَہَا خِشْفُہَا کہ ایک ہرنی اپنا بچہ لئی چلی آتی
وَمِنْ خَلْفِہَا ذِئْبٌ یَسُوْقُہَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اور پیچہی اوسکی ایک بہیڑیا ہی اوسی جانب رسول خدا
ہنکائی لاتا ہی جب وہ پہنچی خدمت جناب رسول خدا مین تو زبان فصیح سی عرض کرنی لگی ای رسول خدا میری
دو بچی تہی ایک صیاد پکڑ لایا اور یہ میری پاس باقی تہا مین اسی سی شاد تہی کہ سنی مینی آواز ہاتف کی کہ کہا اوس
اِسْرَعِی یَا غَزَالَۃُ بِخِشْفِکِ اِلَی النَّبِیِّ تم اپنی جلد خدمت رسول خدا مین بچہ کو لی کی جا لِاَنَّ
الْحُسَیْنَ وَاقِفٌ عِنْدَ جَدِّہٖ وَقَدْ ہَمَّ اَنْ یَبْکِیَ اسواسطی کہ حسین محبوب باری تعالی کا
چلا ہوا بچہ آہو کی لئی آنکہون مین آنسو بہری نانا کی پاس کہڑا ہی اور چاہتا ہی کہ رو دی وَالْمَلَائِکَۃُ بِاَجْمَعِہَا

کسولدین فلما ھم الطفل ان یشرب اتاہ سہم مسموم فوقع فی حلق الطفل فذبحہ قبل ان یشرب من الماء شیئا آہ آہ جو ہین چاہا اوس بچی نی کہ پانی پی کہ ایک تیر زہر آلود حلق اصغر پر لگا کہ وہ بچہ گود مین باپ کی تڑپنی لگا اور تڑپ تڑپ کر مر گیا اور ایک قطرہ پانی کا نہین پایا فبکی الحسین وقد ملی الکفوۃ من دمہ حضرت بی اختیار نعرہ مار کر روئی اور ڈولچی زمین پر پھینکدی اور جانب آسمان نگاہ کر کی عرض کی اللھم انت الشاھد علی القوم قتلوا اشبہ الخلق بکبیتک رسول اللہ خداوندا تو گواہ رہنا کہ ان گروہ اشقیانی قتل کیا میری ایسی بچی پیاسی کو کہ ہم شکل پیغمبر تہا خدایا میرا صغر تیری نزدیک ناقہ صالح سی کم نہوگا خداوندا ان کنت حبست عنا النصر فاجعل ذلک لما ھو خیر لنا اگر اسوقت تو مناسب نہین جانتا امداد ہماری تو ان سب آزارون کو موجب زیادتی ثواب کا گردان میری لیے بعد ازان یہ اشعار ماتم احبا مین پڑہی **شعر** مالی انیس بعد فرقتکم الا البکاء وقرع السن من ندم واللہ بعد تمہاری شہادت کی کوئی مونس و یار حسین کا نہین رہا سوای اشک حسرت گرانی اور دندان تاسف پیسنی کی **شعر** واذکرت الذی ابدی الزمان لکم الا جرت ادمعی ممن وجنۃ بدم اور جب مجہی یاد آتی ہین وہ مصائب تمہاری جو ہاتہ سی زمانی کی تمہین پہونچی کہ یون پیاسی سامنی میری اس ظلم و ستم سی ماری گئی ہی اختیار اشک خون آنکھون سی میری روان ہوتی ہین

روایت نوزدہم دینا جبرئیل کا حسنین کو میوہ جنت پہر آنا بچہ آہو کا پہر شہادت جناب علی اکبر اور نکلنا جناب زینب کا خیمہ سی

ابن شہر آشوب نی حسن بصری اور ام سلمہ سی روایت کی ہی کہ کہا ان الحسن والحسین دخلا علی رسول اللہ وبین یدیہ جبرئیل یعنی ایک روز حسنین رسول خدا کی خدمت مین آئی اور جبرئیل وسوقت کچہ وحی الہی لائی تہی فجعلا یدوران لہ یشبھانہ بدحیۃ الکلبی اور اکثر جبرئیل بصورت دحیہ کلبی کے نازل ہوتی تہی حسنین وسین دحیہ کلبی جان کی گود مین جبرئیل کی جا بیٹہی اور دامن و آستین مین جبرئیل ڈہونڈنی لگی رسول خدا نی چاہا کہ حسنین کو جبرئیل کی گود سی اوتار لین جبرئیل نی عرض کی یا رسول اللہ انہین بہیجین نہ کیجئی حضرت بولی ای اخی مجہی شرم آتی ہی کہ یہ فرزند گستاخانہ تمہاری گود مین جا بیٹہی جبرئیل نی عرض کی یا رسول اللہ یہ وہ برگزیدہ خدا ہین کہ جب والدہ بزرگوار اون کی کنیز خاص پروردگار فاطمہ طاہرہ مالک محشر جنکی ہستی مین مست ہوکر سو جاتی ہی اور یہ شاہزادی بہوک سی روتی ہین تو حکم خالق کون و مکان مجہی یون ہوتا ہی کہ ای جبرئیل جلد زمین پر نازل ہو کہ کنیز خاص ہماری سوتی ہی اور حسنین فرزند رسول خدا بہوکی ہین اور روتی ہین اون کی جہولی کو ہلا تا وہ آرام کرین اور فاطمہ بیچین نہو پس یا حضرت جنکی گہوارہ جنبانی اور جنکی پیسنی کی خدمت مجہی ہو وہ میری گود مین بیٹہی

سے
اشقیائی چار طرف
افسوس ای حسین تنہائی اور بیکسی عباس پر جسوقت
بِهِ + مِنْ كُلِّ فَجٍّ اَقْبَلُوْا وَمَكَانٍ + فَتَرَامَاهُ هَا قَاصِدُ النِّسْوَانِ + نرغہ کیا
اوسپر نرغہ کیا شعر حَاطُوْا بِهِ وَاسْتَفْرَدُوْهُ وَمَنْ قَوُّا + اور اطفال تشنہ کام اور اہل حرم کی لیئی لاتا تہا
عباس پر تنہا جان کر اور ٹکڑی ٹکڑی کیا اوسی درحالیکہ مشک بہر کر وہ دلاور پس عذاب ہوا اوس شقی پر جسنی پیر
شعر فَعَلَاهُ بِحُسَامِهِ + قَطَعَ الْيَمِيْنَ مُشَرَّفٌ تَمَانِيْ + فِيْ رَاسِهِ حَتّٰى رَمَاهُ بِحُرْمَةٍ
شعر وَرَمَاهُ اٰخَرُ ضَرْبَةً فِيْ رَاسِهِ شعر یا افضل
قوت بازو کا بستہ راست شمشیر یمانی سی کاٹ ڈالا زمین سی زمین پر گرے
آخر ایک شقی نی ایسی ضربت سر عباس پر لگائی کہ وہ بہائی میر اپشت زین سی زمین پر گرے ای فرزند علی مرتضیٰ
الْمَيْدَانِ + ای افضل شہیدان صَلّٰى عَلَيْكَ اللّٰهُ كُلَّ اَوَانٍ + اِلَّا اِذَا اُذْرِجَتْ
الشُّهَدَاءُ يَابْنَ الْمُرْتَضٰى + شعر وَاللّٰهِ تِلْكَ مُصِيْبَةٌ لَمْ اَنْسَهَا + مرگ حسین نہ بہولی گا
رحمت بہیجی خدا تجہپر ہر لمحہ و ہر آن کہ اسی تا دم مصیبت ہی وہ مصیبت فراق ای بہائی عباس واللہ تیری مصیبت میں اپنی
فِي الْكُفَّانِ + ای بہائی عباس منقول ہی کہ حضرت تو مصیبت میں اپنی
رُوِيَ اَنَّهُ لَمَّا قُتِلَ الْعَبَّاسُ تَدَافَعَ الرِّجَالُ عَلَى الْحُسَيْنِ فَلَمَّا نَظَرَ ذٰلِكَ نَادٰى جب حضرت
برادر غمگسار کی رو رہی تہی کہ ناگاہ حضرت کو بیکس و تنہا پاکر اون لعینوں نی حملہ کیا اور کوئی پناہ دینی والا کہ فرزند
یہ اونکی بیچارگی مشاہدہ کی آواز باستغاثہ بلند کی یَا قَوْمُ اَمَا مِنْ مُجِيْرٍ يُجِيْرُنَا آیا ہی کوئی فریادرس کہ ہمارے
رسول کو پناہ دی اَمَا مِنْ مُغِيْثٍ يُغِيْثُنَا اَمَا مِنْ طَالِبِ حَقٍّ فَيَنْصُرُنَا آیا ہی کوئی اَمَا مِنْ خَائِفٍ مِنَ الْعَذَابِ
فریاد کو پہنچی آیا ہی کوئی طلبگار حق کہ جگر گوشہ پیغمبر کی ایسی بیکسی میں یاری کرے اور علی اصغر شدت
فَيَذُبَّ عَنَّا آیا ہی کوئی خدا پرست کہ عذاب قیامت سی ڈری اور شر اعدا کو ہمسی دفع کرے اَمَا مِنْ اَحَدٍ يَاْتِيْنَا بِشَرْبَةٍ مِنَ الْمَاءِ لِهٰذَا الطِّفْلِ
تشنگی سی گود میں بیہوش تہی اوسی دم کہا کی فرماتی تہی آیا ہی کوئی ایسا ہی کہ تہوڑا سا پانی لاکی میری اس بچہ شیرخوار کو پلائی کہ یہ معصوم ہونٹ نکالتا
فَاِنَّهُ لَا يُطِيْقُ الظَّمَاءَ آیا کوئی ایسا ہی کہ تہوڑا سا پانی لاکی میری اس بچہ شیر خوار کو پلائی کہ یہ معصوم وقت
پیاسا ہی اور اب پیاس سی جان بلب ہی پس علی اکبر ہمشکل پیغمبر نی کہ سن شریف اوس امام زادی کا ستره برس کا تہا
عرض کی یَا اَبَتَاهُ فِدَاكَ رُوْحِيْ اَنَا اٰتِيْكَ بِالْمَاءِ يَا سَيِّدِيْ ای بابا فدا ہو جان اکبر کی تمہر سی اگر فرماؤ
پیاسا ہی اور اب پیاس سی جان بلب ہی تو میں پانی لاؤں حضرت نی فرمایا اِمْضِ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ جا ای فرزند خدا تیری ارادی میں برکت دے
وہ صاحبزادہ ایک ڈولچی لیکر جانب فرات روانہ ہوا اور اون کفار کو بضرب شمشیر ہٹا کی وہ ڈول بہر کے
خدمت حضرت میں لاکی عرض کی یَا اَبَتِ الْمَاءُ لِمَنْ طَلَبْتَ ای بابا پانی اصغر کی لیئی ہاں لگاتہا حاضر ہی
اِسْقِ اَخِيْ وَاِنْ بَقِيَ شَيْءٌ فَصُبَّهُ عَلَيَّ فَاِنِّيْ وَاللّٰهِ عَطْشَانُ پہلی تو پانی میری چہوٹی بہائی اصغر کو پلا
اگر کچہہ بچی تو میری بدن پر چہڑک دو کہ واللہ ای بابا میں بہی بہت پیاسا ہوں جناب امام حسین نی یہ سخن علی اکبر کا سن کے
بہت روئی اور اصغر کو زانو پر بٹہایا اور ڈولچی کو اوس کی لب خشک کی پاس لی گئی پس صغر نی آنکہیں کہولیں

جنگ میری طرف سی ہو پہر حضرت نی فرمایا کہ سنو تم مین تمہین وعظ و پند کرتا ہون یہ فرمایا کی حضرت نی ایک خطبہ پڑہا راوی
کہتا ہی کہ ایسا کلام فصیح و بلیغ نسنا تہا اور نہ پہر سنا بعد ازان فرمایا اَیُّهَا النَّاسُ دیکہو کہ مین کون ہون
اور اپنی نفسون کو ملامت کرو هَلْ يَصْلُحُ لَكُمْ قَتْلِي وَاِنْتِهَاكُ حُرْمَتِي آیا سزاوار ہی تمہین قتل میرا اور ہتک
حرمت میری اہلبیت کی اَلَسْتُ ابْنَ بِنْتِ نَبِيِّكُمْ آیا مین نہین ہون نواسا تمہاری نبی کا اور نہین فرمایا رسول خدا نی
مجہی اور میری بہائی کو هٰذَانِ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ یہ دونون سردار جوانان اہل بہشت مین
اَتَطْلُبُونِي بِقَتِيلٍ مِنْكُمْ قَتَلْتُهُ اَوْ مَالٍ لَكُمْ اِسْتَمْلَكْتُهُ اَوْ بِقِصَاصِ جِرَاحَةٍ
وای ہو تم پر آیا مینی کسیکو قتل کیا کہ عوض اوسکی مجہی قتل کرتی ہو یا کسیکو زخمی کیا ہی یا کسیکا مال لی لیا ہی یا شریعت
مین تغیر کیا ہی پس کسینی جواب دیا فَقَالَ الشِّمْرُ لَعَنَهُ اللّٰهُ هُوَ يَعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ پس شمر لعین بولا
کہ یہ شخص ایسی باتین کرتا ہی کہ دین سی بیگانہ ہی حبیب بن مظاہر بولا کہ ای لعین تو سر درجی دین سی بیگانہ ہی کہ ایسا
کلمی فرزند رسول دوجہان کو کہتا ہی فَسَكَتَ الْحُسَيْنُ وَرَجَعَ اِلَى عَسْكَرِهٖ حضرت خاموش ہو کر پہر آئے
ثُمَّ رَمٰى عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ وَقَالَ اشْهَدُوا اَنِّي اَوَّلُ رَامٍ پہر عمر سعد نی تیر لشکر حضرت پر مارا اور بولا کہ گواہ رہنا
ای گروہ کوفہ و شام کہ پہلی اوس شقی نی تیر لشکر حسین پر مارا ہی پس ایک دفعہ سب ملعونون نی تیر لشکر حسین پر مارے
کہ کوئی رفقای حضرت سی باقی نرہا تہا کہ زخمی نہوا ہو اور ایک حدیث مین ہی قُتِلَ فِي هٰذِهِ الْحَمْلَةِ خَمْسُونَ
رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِهٖ کہ اوسی حملہ مین پچاس اصحاب حضرت کی شہید ہوی بعد ازان ایک ایک دوسری سے
رخصت ہو کر جان فرزند رسول پر نثار کرنی لگا تہوڑی عرصہ مین جان و جگر پارہ فاطمہ زہرا کا مونس و یار سوا
عباس علمدار و علی اکبر شبیہ احمد مختار کی باقی نرہا مگر جب کہ جناب عباس گرز ستم سر اقدس پر کہا کی میدان مین
گہوڑی سی گری تو حضرت بیتاب ہو کر دوڑی اور زور و کی فرماتی تہی وَا اَخَاهُ وَا عَبَّاسَاهُ اَلْاٰنَ
اِنْكَسَرَ ظَهْرِيْ وَقَلَّتْ حِيْلَتِيْ ہای ای بہائی میری ہای ای عباس علمدار تمہاری مرنی سی کمر حسین کی
ٹوٹ گئی اور راہ چارہ مسدود ہو گئی وَبَكٰى بُكَاءً شَدِيْدًا یہ کہتی تہی اور ڈہارین مار مار کر روتی تہی
اور کچہ اشعار مرثیہ عباس مین پڑہتی ہی وہ مرثیہ یہ ہی **شعر** لَهْفِيْ عَلَى الْعَبَّاسِ لَمَّا اَنْ اَدْنٰى ٭ نَحْوَ
الْفُرَاتِ بِقَلْبِهِ الْاَحْزَانِ ٭ افسوس ای حسین جدائی عباس پر کہ وہ پانی لینی فرات پر با دل محزون گیا
شعر فَاَرَادَ شُرْبَ الْمَاءِ قَالَ لِنَفْسِهٖ ٭ وَاحَسْرَتَا السَّيِّدُ الظَّمْاٰنُ ٭ پس پیاس کی شدت سی چاہا
عباس نی کہ پانی پی کہا اپنی دل مین کہ افسوس ای عباس تو پانی پی اور بہائی حسین تیرا تین دن کا پیاسا رہی **شعر**
عَافَ الشَّرَابَ مِنَ الْفُرَاتِ وَلَمْ يَبُلَّ ٭ وَجْدًا الْوَجْدَ اَخِيْهِ وَالْاِخْوَانِ ٭ پہینکدیا پانی اوس مظلوم
اور تین دن کی لب خشک اپنی تر نکئی جب میری لب خشک عباس کو یاد آئی **شعر** لَهْفِيْ عَلَى الْعَبَّاسِ اِذْ جَاءَ

امام حسین لشکر کفار سے مخاطب ہوئے ۔

لشکر عمر سعد نے تیر پہینکے ۔

مرثیہ عباس بزبان امام حسین

لَبَّیْکَ عَبْدِیْ وَاَنْتَ فِیْ کَنَفِیْ وَکُلَّمَا قُلْتَ قَدْ عَلِمْنَاہُ حاضر ہون ای بندی میری تو میری
پناہ مین ہی اور جو تونی مناجات کی سب ہم نی سنی اور مطلع ہوی **شعر** صَوْتُکَ تَشْتَاقُہٗ مَلَائِکَتِیْ
فَحَسْبُکَ الصَّوْتُ قَدْ سَمِعْنَاہُ تیری آواز سنکی ای حسین ملائکہ مقربین ہماری مشتاق ہین پس کافی ہی
وہ آواز تیری کہ ہمنی اور ملائکہ نی سنی **شعر** دُعَاکَ عِنْدِیْ یَجُوْلُ فِیْ حُجُبٍ فَحَسْبُکَ السِّتْرُ
قَدْ سَفَرْنَاہُ دعا تیری ای حسین پردہ ہای قدرت تک پہنچی پس ہم تیری حاجت روائی کو بس ہین اور ہمنی پردہ
حجاب کی تیری روبرو سی اوٹہا دیی **شعر** لَوْ ہَبَّتِ الرِّیْحُ مِنْ جَوَانِبِہٖ خَرَّ صَرِیْعًا لِمَا تَغْشَاہُ ای
بندی میری تیری خضوع وخشوع کا یہ حال ہماری عبادت مین پہنچا ہی اور ایسا حضور قلب سی تو ہماری عبادت
مین مشغول ہوتا ہی کہ اگر ہوا تیری اطراف سی گذری تو تو ای حسین بیہوش زمین پر گر پڑی **شعر** سَلْنِیْ بِلَا
رَغْبَۃٍ وَلَا رَہَبٍ وَلَا حِسَابٍ اِنِّیْ اَنَا اللّٰہُ پس اب جو چاہ ہم سی سوال کر بیخوف وخواہش
اور بیحساب ہم تجہی عطا کرینگی پس سنی مراتب اپنی آقا اور مولا حسین بن علی علیہم السلام کی کہ حضرت موسی بن عمران
سی کسقدر رتبی مین زیادہ تہی کہ حضرت موسی کو بی کوہ طور جواب نہ ملتا تہا اور تمہاری سید و آقا حسین جو مناجات
کرتی تہی تو پروردگار عالم کس شفقت و نوازش سی جواب دیتا ہی کہ ای حسین تیری آواز کی فرشتی مقرب ہماری
مشتاق ہین آہ ہزار افسوس وہی حسین آقا اور مولا تمہارا روز عاشورا جب نرغہ اشقیا مین گہرا ہوا تو کیسی کیسی
کلمات سخت وہ ناری اوس مقبول باری کو کہتی تہی اگر خیال کیجی تو یہی رونی کو کفایت کرتی ہین چنانچہ جب صبح
غم والم یعنی روز عاشورا نمودار ہوا فوج اشقیا مستعد قتل فرزند رسول خدا ہوی اور میدان مین پری باندہی اور خروش
اُقْتُلُوا الْحُسَیْنَ اُقْتُلُوا الْحُسَیْنَ بلند کیا تو فرزند رسول خدا اپنی لشکر قلیل کو لیکر اون لعینون کی مقابل
ہوی اور حکم کیا کہ آگ خندق مین روشن کر دین تا لعین خیمون پر نہ آپڑین فَنَظَرَ الْحُسَیْنُ اِلٰی عَسْکَرِ
عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ کَاَنَّ السَّیْلَ یَتَمَوَّجُ پس حضرت نی نظر کی طرف لشکر عمر سعد کی کہ مانند دریا کی موج مارتا ہی
فَاَقْبَلَ الْقَوْمُ اَنْ یَجُوْلُوْا حَوْلَ بَیْتِ الْحُسَیْنِ فَیَرَوْنَ الْخَنْدَقَ فِیْ ظُہُوْرِہِمْ وَالنَّارُ
تَضْطَرِمُ پس اون کافرون نی پہلی قصد خیمون کا کیا کہ لوٹ لین اور گہوڑی دوڑائین تو راہ نپائی اور دیکہا
کہ خندق مین آگ شعلہ زن ہی ناچار ہوی فَنَادَی الشِّمْرُ یَا حُسَیْنُ تَعَجَّلْتَ بِالنَّارِ قَبْلَ الْقِیَامَۃِ
پس شمر حرامی نی آواز دی کہ ای حسین شتابی کی تنی طرف آتش دوزخ کی معاذ اللّٰہ حضرت نی فرمایا کون
ہی اصحاب نی عرض کی یہ شمر لعین ہی فَقَالَ لَہٗ یَا ابْنَ رَاعِیَۃِ الْمِعْزَا اَنْتَ اَوْلٰی بِہَا صِلِیًّا حضرت نی
فرمایا ای پسر گلہ بان تو ہی اولی وسزاوار آتش جہنم کا ہی پس مسلم بن عوسجہ نی عرض کی کہ ارشاد ہو تو ایک تیر ماردن
اسکی کہ تیر کی زد پر ہی فَقَالَ لَا اَبْدَءُ بِالْقِتَالِ حضرت نی فرمایا مین صحبت اللہ ہون نہین چاہتا کہ شروع

بعض کتب معتبرہ مین روایت کی ہی طبری سی اور اوس نی طاؤس یمانی سی اَنَّ الحُسَینَ بنَ عَلِیٍّ اِذَا جَلَسَ فِی
المَکَانِ المُظلِمِ یَھتَدِی اِلَیہِ النَّاسُ بِبَیَاضِ جَبِینِہٖ وَ نَحرِہٖ کہ جسوقت جناب امام حسین مکان
تاریک مین بیٹھتی تھی ایسا نور جبین مبین اور گلوی مبارک سی ساطع ہوتا تہا کہ لوگ معلوم کرتی تہی کہ اس مکان مین جناب
امام حسین تشریف رکھتی ہین فَاِنَّ رَسُولَ اللہِ کَانَ کَثِیرًا مَا یُقَبِّلُ جَبِینَہٗ وَ نَحرَہٗ اسواسطی کہ جناب
رسول خدا اکثر پیشانی انور اور گلوی مقدس کو حضرت کی چومتی تہی فِی المَحَاسِنِ عَنِ الصَّادِقِ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّ
الحُسَینَ وَ اَنَسَ بنَ مَالِکٍ سَائِرَینِ فَاَتَیَا قَبرَ خَدِیجَۃَ فَبَکٰی کتاب عیون المحاسن مین حضرت
صادق سی منقول ہی کہ ایکروز جناب امام حسین اور انس بن مالک کہین جاتی تہی جب قبر خدیجہ مادر جناب سیدہ پر پہونچی
تو جناب امام حسین روئی ثُمَّ قَالَ اِذھَب عَنِّی بعد ازان انس سی فرمایا کہ سرک جا میری پاس سی اور مجھی
تنہا چھوڑدی پس انس جدا ہوکر وہین چھپ رہا کہ دیکھون حضرت کیا کرتی ہین فَلَمَّا طَالَ وُقُوفُہٗ فِی الصَّلٰوۃِ
سَمِعتُہٗ قَائِلًا پس انس کہتا ہی کہ دیکھا مینی پہلی تو حضرت دیر تک نماز مین مشغول رہی پہر درگاہ قاضی الحاجات
مین یون عرض کرنی لگی **شعر** یَا رَبِّ یَا رَبِّ اَنتَ مَولَاہٗ ، فَارحَم عُبَیدًا اِلَیکَ مَلجَاہٗ
ای پروردگار میری ای پروردگار میری تو میرا مولا ہی پس رحم کر تو اس بندہ حقیر پر کہ تیری طرف پناہ لایا ہی اور التجا
کرتا ہی **شعر** یَا ذَا المَعَالِی عَلَیکَ مُعتَمَدِی ، طُوبٰی لِمَن کُنتَ اَنتَ مَولَاہٗ ، ای خداوند
صاحب بزرگواری و شرف تو ہی میرا محل اعتماد اور خوشا حال اوس بندی کا جس کا تجسا آقا ہو **شعر**
طُوبٰی لِمَن کَانَ خَادِمًا اَرِقًا ، یَشکُو اِلٰی ذِی الجَلَالِ بَلوَاہٗ ، خوشا حال اوس بندی کا
کہ تیری خوف سی تمام شب بیدار رہی اور شکایت اپنی بلا کی سوای تیری کسی پاس نہ لیجای **شعر** وَمَا بِہٖ
عِلَّۃٌ وَ لَا سَقَمٌ ، اَکثَرُ مِن حُبِّہٖ لِمَولَاہٗ ، اور کوئی بیماری اور کسی طرحکا مرض اوس بندی کو
نہین ہی سوای تیری محبت کی اگر وہ بندہ بیمار بہی ہی تو محض تیری محبت کا بیمار ہی اور سوای اس کی کوئی عارضہ
نہین ہی اوسی **شعر** اِذَا اشتَکٰی بَثَّہٗ وَ غُصَّتَہٗ ، اَجَابَہُ اللہُ ثُمَّ لَبَّاہٗ ، خداوندا تو ایسا
آقا ہی کہ جسوقت بندہ شکایت اپنی رنج والم کی تیری پاس لاتا ہی تو از راہ بندہ نوازی اوسی جواب دیتا ہی یعنی
ای بندہ میری مین حاضر ہون تیری حاجت روائی کو **شعر** اِذَا ابتَلٰی بِالظَّلَامِ مُبتَہِلًا ،
اَکرَمَہُ اللہُ ثُمَّ اَدنَاہٗ ، خداوندا تو ایسا بندہ نواز ہی کہ جسوقت بندہ تیرا شب تاریک مین دست تضرع
تیری درگاہ مین بلند کرتا ہی تو اپنی لطف و کرم سی عزت و بزرگی عطا کرتا ہی اور اپنی قرب مین اوسی جگہہ دیتا ہی
فَنُودِیَ عَلَیہِ السَّلَامُ انس بن مالک کہتا ہی جب حضرت مناجات سی فارغ ہوئی تو ایک آواز
غیب آئی جانب پروردگار سی کہ گویندہ نظر نہ آتا تہا اور یہ اشعار جواب مین حضرت کی پڑہتا تہا **شعر**

کہ ای لعین ہاتہ تیری رسول کی فرزند کو قتل کرنی مین بہر جاوی اور اوسی تا لعین وہ تیر سامنی سی نکلا کر پشت سی باہر گیا تہا فاخرجہ من قفاہ پس حضرت نی جانب پشت سی اوسکو نکالا فانبعث الدم کالمیزاب پس زخم سی خون مانند پرنالی کی روان ہوا حضرت نی دست مبارک زخم پر رکہا جب چلو خون سی بہر گیا رمی بہ الی السماء تو اوسی پہینکا جانب آسمان فما رجع من ذالک الدم قطرۃ پس اوس خون سی ایک قطرہ زمین پر نگرا جب دوسرا چلو خون سی بہر التطخ بہا راسہ ولحیتہ اوسی رو وریش مبارک پر ملتی تہی اور فرماتی تہی ہکذا القی جدی رسول اللہ وانا مخضوب بدمی اسیطرح ملاقات کرونگا رسول خدا سی درحالیکہ ڈاڑہی میری سر کی خون سی خضاب کی ہوئی ہوا ور کہونگا یا رسول اللہ قتلنی فلان و فلان کہ ای نانا رسول خدا مجہی فلانی فلانی ظالم نی شہید کیا تاریخ طبری مین مرقوم ہی کہ حضرت تو اس عالم مین خاک پر بیٹہی تہی اذ جاء مالک بن النسیر الکندی الی الحسین ناگاہ مالک بن نسیر الکندی لعون آیا قریب حضرت کی فضربہ بالسیف علی راسہ وعلیہ برنس من خز فشجہ اوس بیرحم لعین نے اس زور سی تلوار سر اقدس پر ماری کہ سر مبارک مع کلاہ خز شگافتہ ہوا حضرت نی اوسی دیکہکر فرمایا لا اکلت بہا ولا شربت وحشرک اللہ مع الظالمین ای سنگدل مجہ ایسی مظلوم وستم رسیدہ پر تونی جس وقت مین تلوار ماری اس ہاتہ سی کبہی کہانا اور پینا نصیب نہوا ور حشر ہو تیرا ساتہ ظالمین کی پہر کہکی کلاہ اوسکی آگی پہینک دی فاخذہ الکندی وانطلق بہ الی منزلہ پس اس لعین نی اوٹہالی وہ اپنی گہر روانہ ہوا اور بولا اپنی زوجہ سی اغسلی ہذہ البرنس دہو اس ٹوپی کو وہ بولی کلاہ پر خون دیکہہ کی ای سنگدل یہ کلاہ کس مرد باخدا کی ہی اور یہ کلاہ تو کسی کا سر کاٹ کر لایا ہی فقال ہذہ برنس الحسین پس وہ شقی خوش ہوکی بولا کہ یہ ٹوپی حسین کی ہی وہ نیک بخت بولی فقتلت الحسین بن علی وسلبت برنسہ واللہ لا صحبتک ابدا وای ای لعین کیا قتل کیا تونی حسین پسر علی کو اور لایا تو ٹوپی اوسکی قسم خدا کی کہ آج سی نہ مین زوجہ تیری نہ تو شوہر میرا ہی اوس لعین نی غصہ ہوکر ایک طمانچہ مارا پس قدرت خدا سی ہاتہ اوس ظالم کا ور وازی پر پڑا اور ایک کیل آہنی اوسکی ہاتہ مین لگی اور ایسا زخمی ہوا کہ اچہا نہوا اور دست ستم اوسکا گل کر گر پڑا فلم یاکل بہا ولم یشرب ولا یزال فقیرا مریضا حتی مات اور کہانا پینا نصیب نہوا اوس کا ہاتہ سی اور ہمیشہ فقیر اور بیمار رہا یہان تک کہ واصل جہنم ہوا روایت نہم

فضائل جناب امام حسین پہر اشعار ومناجات اون حضرت کی پہر مرثیہ امام حسین ماتم جناب عباس مین خاتمہ شہادت کی قبل جناب علی اکبر کی فی بعض الکتب المعتبرۃ عن الطاہری عن طا[illegible]

آگی آگی جاتی تہی فاعترضہ خیل ابن سعد پس سوار لشکر عمر سعد کی حائل ہوی اور حضرت کو منع کرنی لگی قصد
فرات سی جناب عباس بہائی لگی کرای پہر سو فرزند رسول خدا پر اسقدر ستم کیون کرتی ہو فرمی رجل من بنی دارم
الحسین بسہم فاثبتہ فی حلقہ الشریف پس ایک شقی بنی قبیلہ بنی دارم سی غصی ہوکر ایک تیر جناب امام حسین
مارا اور وہ تیر جفا بوسہ گاہ جناب رسول خدا یعنی حلق تشنہ فرزند زہرا پر لگا فانتزع السہم وبسط یدہ تحت حنکہ
حتی امتلأت راحتاہ من الدم پس حضرت نی وہ تیر حلق مبارک سی کہینچکر پہینکدیا اور خون گلوی مبارک سی
مثل فواری کی بہنی لگا حضرت نی دست مبارک زیر زخم رکہا یہانتک کہ چلو خون سی بہر گیا ثم رمی نحو السماء
وقال پہر حضرت نی اوس خون کو جانب آسمان پہینکدیا اور فرمایا اللہم انی اشکو الیک ما یفعل بابن
بنت نبیک کہ خداوندا مین ان کی جور وستم کی شکایت تیری طرف کرتا ہون جو تیری رسول کی نواسی پر کرتی ہین
راوی کہتا ہی جب یہ حال حضرت کا اون کی عاشق صادق برادر وفادار عباس علمدار نی دیکہا آنکہون مین خون
اوتر آیا اور کلیجہ ٹکری ہوگیا فبکی بکاءً شدیدًا وحمل علیہم کالاسد المغضب پس بہائی کی مظلومی پر
برادر بہت روی پہر مثل شیر غضبناک کی اشقیا پر حملہ کیا ثم اقتطعوا العباس عنہ واحاطوا بہ من
کل جانب حتی قتلوہ پہر اون لعینون نی جناب عباس کو حضرت سی جدا کرلیا اس خیال کہ اگر دونون بہائی
متفق ہوکر لڑینگی تو تمام فوج کو پامال کرینگی کچہ فوج نی تو جناب امام حسین کو گہیر لیا اور کچہ فوج نی جناب عباس پر
نرغہ کیا مگر قربان وفاداری عباس پر کہ اشقیا سی لڑتی بہی جاتی تہی اور جان حضرت ہی مین لگی تہی کہ ہر دم پہر کر حضرت کو
دیکہتی تہی کہ ایسا نہو کہ میری روبرو اور میری جیتی جی فرزند رسول خدا شہید ہو جای سبحان اللہ وفاداری اونہین پر ختم
ہوتی ہی الغرض وہ سب اشقیا اکیلا پاکر عباس علیہ السلام پر ٹوٹ پڑی اور کسینی تلوار ماری اور کسینی گرز اور کسینی
نیزہ اور کسینی تیر مارا یہانتک کہ اوس عاشق برادر کو شہید کیا فبکی الحسین لقتلہ بکاءً شدیدًا
پس امام حسین ایک چیخ مار کر روی وقال واأخاہ واعباساہ الآن انکسر ظہری وقلت حیلتی
اور فرمایا ہای بہائی میری ای عباس توت بازو میری پس تیری مرنی سی کمر میری ٹوٹ گئی اور راہ چارہ مسدود ہو گئی
جب ایسا بہائی جدا ہو جای پہر کون صورت ہی میری جینی کی ای حضرات جناب عباس کو ایک تیر لگنی کا یہ صدمہ
ہوا کہ بغیر جان دئی چین نہ آیا آہ جب کہان تہی عباس کہ جناب امام حسین کو تنہا پاکی اسقدر تیر لگائی تہی کہ جیسی
ساہی کی بدن پر کانٹی ہوتی ہین اور جب لڑائی کی طاقت نہ رہی حضرت مین تو حضرت ٹہر گئی اور کبہی نعش عباس
کیطرف دیکہکر روتی تہی اور کبہی نعش اکبر کو دیکہکر روتی تہی اذ اتاہ سہم مسموم لہ ثلث شعب
فوقع فی صدرہ ناگاہ ایک تیر سہ پہلو زہرآلودہ کسی لعین نی سینہ اقدس پر مارا حضرت نی فرمایا بسم اللہ
وباللہ وعلی ملۃ رسول اللہ پس سر اقدس جانب آسمان بلند کیا کہ ای پروردگار میری تو جانتا

أَحَدٌ وَقَتَلُوا مِنْهُمْ جَمَاعَةً كَثِيرَةً یہان تک کہ پانی بہر لیا اور کوئی اصحاب حضرت سی شہید ہوا اور بہت منافق
جناب عباس کی ہاتہ سی مارے گئی پس جناب عباس مع اصحاب پہری اور پانی حضرت کو لاکر دیا سب نی پیا وَلِذٰلِكَ
سُمِّيَ الْعَبَّاسُ السَّقَّاءَ اس جہت سی حضرت عباس کو سقاء اہلبیت کہتی ہین اور جب پہر اطفال حسین پر
پیاس کی شدت ہوئی ثُمَّ طَلَبَ الْعَبَّاسَ وَقَالَ فَاجْمَعْ أَصْحَابَكَ وَاحْفِرْ بِئْرًا پہر بلایا حضرت نے
جناب عباس کو اور فرمایا کہ ای بہائی جمع کرو اصحاب کو اور کنوان کہودو کہ لڑکی شدت تشنگی سی جان بلب ہین پس
حضرت عباس اوٹہی اور کنوان کہودنی لگا قَالَ فَعِنْدَ ذٰلِكَ اجْتَمَعَتِ الْأَطْفَالُ عَلَىٰ تِلْكَ الْبِئْرِ بِيَدِ
كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ رَكْوَةٌ قَالُوا يَا عَمَّاهُ الْعَطَشُ راوی کہتا ہی یہ حال سنکر کچہ لڑکی کوزہ ہاتہ مین لیی العطش
العطش کہتی ہوی اوس کنوین پر آئی اور جہک جہک کر اوسی دیکہتی تہی اور کہتی تہی ای چچا جان پیاسی ہین پانی
وَإِذَا جَاءَ الْقَوْمُ فَطَلَمُوهَا فَهَرَبَتِ الْأَطْفَالُ إِلَى الْخِيَامِ جب یہ خبر لشکر مخالف کو معلوم ہوئی کہ اب کنوان
کہدوایا ہی اور سیراب ہوا چاہتی ہین یہ سنکر وہ لعین آئی وہ لڑکی خیمون کی طرف ڈر کی روتی ہوی بہاگی وہ بی رحم
اوس کنوی کو بند کر کی اپنی لشکر کو پہر گئی ثُمَّ حَفَرَ بِئْرًا فَطَلَمُوهَا حَتَّىٰ حَفَرَ أَرْبَعًا پہر جناب عباس نے
کنوان کہودا تو وہ لڑکی مارے خوف کی نہ آئی لیکن در خیمہ سی العطش چلاتی تہی وہ کنوان بہی اون کافرون نے بند کر دیا
یہان تک کہ چار کنوی اسیطرح حضرت عباس نی پی در پی کہودی اور جفا ہائی ظالمون پر تمام کی لیکن جب پانچوان کنوان کہودا فَإِذَا انْبَعَ
الْمَاءُ جَاءَتْ سُكَيْنَةُ وَمَعَهَا الرَّكْوَةُ پس جب پانی نکلا تو سکینہ ایک کوزہ لیی بیتاب ہو کر کنوی پر آئی
وَقَالَتْ يَا عَمَّاهُ اسْقِنِي شَرْبَةً مِنَ الْمَاءِ فَقَدْ تَشَقَّقَتْ كَبِدِي مِنْ شِدَّةِ الظَّمَاءِ پس کہنی لگی ای چچا جان
مجہی ایک جام پانی سی بہر دو کہ پیاس سی دل میرا جل گیا ہی فَبَكَى الْعَبَّاسُ بُكَاءً شَدِيدًا وَمَلَأَ الرَّكْوَةَ یہ سنکر
حضرت عباس بہت روئی اور وہ کوزہ پانی سی بہر دیا فَلَمَّا هَمَّتْ أَنْ تَشْرَبَهُ جَاءَ الْقَوْمُ فَفَرَّتْ وَهِيَ تَبْكِي
پس جوہین چاہا سکینہ نی کہ پانی پیی ناگاہ وہ لعین تلوارین اور نیزی لیی آپہنچی پس ہاتہ سکینہ کی کانپنی لگی اور پانی نہ پیا گیا
اور کوزہ لیی خیمی کو روتی ہوئی بہاگی فَزَلَّ رِجْلُهَا فِي الطَّنَابِ فَانْكَبَّتْ وَقَالَتْ يَا عَمَّتَاهُ تَرَىٰ
هٰذَا الْحَالَ سکینہ طناب خیمہ سی اولجہ کر منہ کی بہل گر پڑی اور سکینہ مایوس ہو کر بہت روئی اور حضرت زینب سے
بولی ای پہوپہی دیکہا یہ ماجرا کہ پانی ہاتہ مین آ کی جاتا رہا اون ظالمون نی وہ بہی کنوان بند کر دیا فَعِنْدَ ذٰلِكَ
اغْتَمَّ الْحُسَيْنُ غَمًّا شَدِيدًا اسی وقت جناب امام حسین پر نہایت غم و الم طاری ہوا وَقَالَ
الْمُفِيدُ وَالسَّيِّدُ وَابْنُ نَمَا أَنَّهُ لَمَّا اشْتَدَّ الْعَطَشُ بِالْحُسَيْنِ فَرَكِبَ الْمُسَنَّاةَ
يُرِيدُ الْفُرَاتَ شیخ مفید و سید ابن طاوس اور ابن نما نی لکہا ہی کہ جب روز عاشورا تشنگی نی جناب امام حسین پر غلبہ
کیا تو حضرت سوار ہوی ارادہ کیا فرات کا وَالْعَبَّاسُ أَخُوهُ بَيْنَ يَدَيْهِ اور عباس علمدار حضرت کے

اور فرمایا کہ اے فرزند تو پہر جا کہ نبی عمر سعد کو تنہا بلایا ہے عرض کی اکبر نے کہ اے پدر بزرگوار اوسکے ساتھ بہی تو اوسکا بیٹا ہے
مین کیون نہ چلون حضرت جب ہوے ثُمَّ الْتَفَتَ اِلٰی اَخِیْهِ وَقَالَ یَا اَخِیْ اِرْجِعْ فَقَالَ یَا ابْنَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ مَعَهٗ مَوْلَاهُ پہر متوجہ ہوے حضرت اپنے برادر عالیمقدار عباس علمدار کی طرف اور فرمایا کہ
بہائی تم تو پہر جاؤ عرض کی فرزند حیدر کرار نے کہ یا ابن رسول اللہ اوسکے ساتھ بہی اوسکا غلام ہے پہر مین کیون نہ چلون
یعنی عباس بہی تو آپ کا بدل غلام ہے ساتھ کیون نہ چلے غرض حضرت نے عمر سعد سے جا کر فرمایا تو جانتا ہے کہ مین فرزند
رسول خدا ہون میرے خون مین شریک نہو وَاتْرُکْنِیْ اَخْرُجْ مِنْ بِلَادِکُمْ اِلٰی هِنْدٍ اَوْ غَیْرِ ذٰلِکَ
اور نہ روک مجہے کہ نکل جاؤن ملک تمہارے سے طرف ہند یا اور کہین وہ بولا کہ مجہے اسمین کچہہ اختیار نہین ہے پہر فرمایا
حضرت نے اِذْهَبْ بِنَا عِنْدَ یَزِیْدَ لِیَصْنَعَ مَا یُرِیْدُ کہ اگر یہ بہی نہین ہو سکتا تو مجہے گہیرے ہوے یزید پاس
لے چلو جو چاہے وہ میرے حق مین کرے فَقَالَ سَاَکْتُبُ ذٰلِکَ پس ابن سعد بولا یہ لکہون گا ابن زیاد کو جب
لکہا عمر سعد نے ابن زیاد کو پس پڑہا وہ نامہ ابن زیاد نے اور شمر لعین اوس صحبت مین موجود تہا بولا کہ اے امیر
اگر اسوقت حسین کو چہوڑ دے گا تو پہر حسین تیرے ہاتہہ نہ آئیگا اوس دشمن خدا کو شمر حرامزادے کی بات پسند آئی
اور جلد اوسے ہی روانہ کربلا کیا اور لکہا عمر سعد کو کہ معلوم ہوا مجکو کہ تو حسین سے مشورہ کیا کرتا ہے اگر تجہسے یہ کام
نہو سکے تو سرداری لشکر شمر کو دے کہ یہ بخوبی انصرام کار کریگا فَعِنْدَ ذٰلِکَ ضَیَّقَ اللَّعِیْنُ عَلَی الْحُسَیْنِ
پس جب یہ سنا عمر سعد نے تو اوس دشمن خدا کو قتل حسین فرزند رسول الثقلین ترک سالاری لشکر سے آسان تر
معلوم ہوا اور حضرت کو تنگ کیا حَتّٰی مَنَعُوْهُ مِنَ الْمَاءِ یہان تک کہ پانی حضرت پر بند کیا فَلَمَّا اشْتَدَّ
الْعَطَشُ بِالْحُسَیْنِ وَاَصْحَابِهٖ دَعٰی بِاَخِیْهِ الْعَبَّاسِ فَضَمَّ اِلَیْهِ ثَلٰثِیْنَ فَارِسًا وَعِشْرِیْنَ
رَاجِلًا وَبَعَثَ مَعَهٗ عِشْرِیْنَ قِرْبَةً پس جب تشنگی نے غلبہ کیا حضرت پر اور اصحاب حضرت پر
تو بلایا حضرت نے جناب عباس کو اور ہمراہ اونکے تیس سوار اور بیس پیادے اور بیس مشکین کر کے پانی لینے بہیجا وقت شب
جب قریب فرات آئے پس عمر بن حجاج پکارا تم کون ہو جو سوے دریا آتے ہو ہلال ابن نافع کہ اصحاب سید الشہدا سے
تہے بولے اِبْنُ عَمٍّ لَکَ جِئْتُ لِاَشْرَبَ مِنَ الْمَاءِ مین ہون پسر عم تیرا آیا ہون پانی پینے فَقَالَ اشْرَبْ
هَنِیْئًا لَکَ پس عمر بولا پیو گوارا ہو تمہین ہلال پکارے وائے ہو تجہپر تَاْمُرُنِیْ اَنْ اَشْرَبَ وَالْحُسَیْنُ بْنُ
عَلِیٍّ وَمَنْ مَعَهٗ یَمُوْتُوْنَ عَطْشَانًا مجہے تو حکم کرتا ہے پانی پینے کو اور حسین فرزند فاتح خیبر و بدر وحنین
مع اہلبیت واصحاب کے پیاسا مرتا ہے ابن حجاج بولا یہ سچ ہے لیکن ہمین حکم امیر شام کا ہے کہ ایک قطرہ حسین اور
اصحاب حسین کو نہ دے ہلال نے آواز دی کہ داخل فرات ہوا اور پہر لو مشکین اور ابن حجاج اپنے رفیقون کو پکارا
جنگ ہونے لگی کچہہ لڑتے تہے اور کچہہ لوگ پانی بہرتے تہے حَتّٰی مَلَئُوْهَا وَلَمْ یُقْتَلْ مِنْ اَصْحَابِ الْحُسَیْنِ

اور کلام جناب امام حسینؑ اور عمر سعد اور پانی لانی عباس اور کنوان کہودنے اور گرمی سکینہ اور خاتمہ شہادت امام حسین علیہ السلام مین مشایخ عظام نے

منذر سوری سی اور اوسنی اپنی باپ سی اور اوسنی اسحاق سی روایت کی ہی کہ فرمایا جناب امام حسین نی اَنَا قَتِيلُ الْعَبْرَةِ مَا ذُكِرْتُ عِنْدَ مُؤْمِنٍ اِلَّا بَكَىٰ وَاَغْتَمَّ قَلْبُهُ لِمُصَابِي مین کشتہ گریہ وزاری ہون نہ لیا جاتیگا نام میرا آگی کسی مومن کی مگر یہ کہ بی اختیار رونی لگی اور مغموم ہو میری مصیبتون پر فی الحقیقت نام خمسۂ نجبا ایسا ہی ہی چنانچہ جب حضرت آدم اور حضرت زکریا علی نبینا و علیہم الصلوٰۃ و السلام چار نام نام پنجتن سی لیتی تہی تو خوش و خورم ہوتی تہی اور جب نام حسین زبان سی کہتی تہی تو بیساختہ رونی لگتی تہی اور کتب مخالفین مین ابی سعادات سے روایت ہی کہ ایکدن جناب رسول خدا صلعم خانۂ عایشہ سی چلی جب قریب خانۂ جناب فاطمہ پہنچی فَسَمِعَ الْحُسَيْنَ يَبْكِي پس ناگاہ صدای گریۂ حسین سمع مبارک مین آئی اور حضرت بیتاب ہوکر دولتسرای جناب فاطمہ مین تشریف لی گئی وَقَالَ لَهَا يَا فَاطِمَةُ سَكِّنِيهِ اَلَمْ تَعْلَمِي اَنَّ بُكَائَهُ يُؤْذِينِي اور مضطرب ہوکر فرمایا ای فاطمہ خاموش کرو حسین کو نہین جانتی ہو تم کہ رونا حسین کا میری دل کو کڑہاتا ہی اور مجہی اسکی رونی سی رنج و ایذا ہوتی ہی ثُمَّ اَخَذَهُ اِلَيْهِ وَقَبَّلَهُ وَضَمَّهُ اِلَىٰ صَدْرِهِ پہر آپ نے حسین کو گود مین لیکر پیار کیا اور بوسے رخسارون کی لیتی اور اپنی سینی سی لگالیا وَمَسَحَ الدُّمُوعَ عَنْ عَيْنَيْهِ اور آنسو حسین کی پونچہی غرض اسقدر تشفی اور دلاسا دیا کہ وہ نور چشم بتول رونی سی خاموش ہوا آہ یہ مقام رونی کا ہی کہ لڑکپن کا رنج حضرت کو گوارا نہ تہا کہان تہی وہ حضرت کہ جب فرزنداون کا کربلا مین زمرۂ اشقیا مین گہرا تہا روز بروز شدت غم و الم کی ہوتی تہے اور روز عاشورا ہر ایک عزیز و انصار کی لاش پر روتی تہی کہان تہی رسول خدا کہ اپنی فرزند کو دلاسا دیتی اور سینے سی لگاتی پس حضرات اب سنیی بعض مصائب امام حسینؑ اور پارۂ احوال وفاداری جناب عباس کہ کیسی ہر دم فدای حضرت تہی اور دل و جان سی خدمتگذاری مین مشغول تہے چنانچہ منقول ہی کہ جب لشکر نفاق نی اوس امام وفا کو گہیر لیا فَاَرْسَلَ الْحُسَيْنُ اِلَىٰ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ وَقَالَ اَنْ تَخْرُجَ اِلَيَّ مِنْ عَسْكَرِكَ اَقُلْ لَكَ شَيْئًا پس جناب امام حسین نی برای اتمام حجت عمر سعد سی کہلا بہیجا کہ اگر تو لشکر سی اپنی تنہا آئی تو مجہی تجہسی کچہ کہنا ہی وہ کہون گا فَخَرَجَ بْنُ سَعْدٍ مِنْ عَسْكَرِهِ اِلَى التَّلِّ وَمَعَهُ اِبْنُهُ وَمَوْلَاهُ پس ابن سعد لشکر سی باہر آیا طرف ایک ٹیلی کی اور ساتہہ اوسکی بیٹا تہا اوسکا اور غلام تہا فَمَشَىٰ اِلَيْهِ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَمَعَهُ اِبْنُهُ عَلِيُّ بْنُ الْاَكْبَرِ وَاَخُوهُ الْعَبَّاسُ پس چلی جناب امام حسینؑ اوسکی طرف اور ساتہہ حضرت کی فرزند ارجمند حضرت علی اکبر اور برادر حق شناس حضرت عباس چلی فَالْتَفَتَ اِلَىٰ اِبْنِهِ وَقَالَ يَا بُنَيَّ ارْجِعْ فَقَالَ يَا اَبَاهُ مَعَهُ اِبْنُهُ پس حضرت متوجہ ہوی اپنی پارۂ جگر علی اکبر کی جانب

پی لی اور ای عباس تو بیٹا علی ابن ابی طالب کا ہی **شعر** یَا نَفْسُ بَعْدَ الْحُسَیْنِ هُوْنِیْ ٭ فَبَعْدَہٗ لَا كُنْتِ
أَنْ تَكُوْنِیْ ٭ ای عباس بعد حسین کی جینا تیرا نہایت ذلت ہی وہ ساعت خدا نلاوی کہ بعد حسین عباس جیتا رہے
ثُمَّ انَّہٗ ارْتَفَعَ مِنَ الْفُرَاتِ وَسَارَ اِلَی الْحُسَیْنِ بِالْمَاءِ یہ کہکی وہ فرزند حیدر کرار پیاسا دریا سی نکلا اور پانی لیکی
جانب امام حسین روانہ ہوا فَاجْتَمَعَتْ اِلَیْہِ الرِّمَاحُ وَاَخَذَتْہُ النِّبَالُ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ پس تیر اندازیں کہکی
جمع ہوی اور تیر مارنی لگی چاروں طرف سی اور عباس مثل شیر صفین چیرتی نکلی جاتی تہی فَنَادٰی عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ
یَا وَیْلَكُمْ مَنْ صَاحِبُ هٰذِهِ الْقِرْبَةِ پس عمر سعد پکارا وای ہو تیرا ای لوگو یہ کون ہی کہ تنہا مشک لیے جاتا ہے
جلد عباس کو تمام کرو فَاحْمِلُوْا عَلَیْہِ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ پس حملہ کرو عباس پر چاروں طرف سی یہ سنکی وہ لعین ٹوٹ
پڑی وَكَمِنَ مَلْعُوْنٌ فَضَرَبَ عَلٰی یَدِہٖ فَقَطَعَهَا ایک نی کمین گاہ مین آکی ایسی ایک تلوار لگائی کہ ہاتھ عباس کا
کٹگیا فَحَمَلَ عَلَیْهِمْ وَاَخَذَ السَّیْفَ بِشِمَالِہٖ وَاَنْشَدَ پس جناب عباس نی جلد تلوار بائیں ہاتھ مین لیکی
پہر اون پر حملہ کیا اور یہ فرمایا **شعر** وَاللّٰہِ لَوْ قَطَعْتُمْ یَمِیْنِیْ ٭ اِنِّیْ اُحَامِیْ اَبَدًا عَنْ دِیْنِیْ ٭ واللہ
ای لعینون اگر تم نی داہنا ہاتھ میرا کاٹا تو بہی حمایت مین اپنی دین کی کرون گا ثُمَّ حَمَلَ عَلَیْهِمْ وَالرُّمْحُ تَحْتَ اِبْطِہٖ
پہر حملہ کیا اون کافرون پر اور علم وہ نشان علی بغل مین دابی تہا فَقَطَعُوْا یُسْرَاہُ پس اون لعینون نی بایاں ہاتھ
بہی کاٹ ڈالا تو جناب عباس نی چاہا کہ پانی امام تک پہنچایا چاہیے کہ مین قتل ہو جاؤن گا تو پہر فرزند شاہ پیاسی رہجائینگی
وَجَعَلَ كَتِفَیْہِ وَیَدَاہُ تَنْضَحَانِ دَمًا وَقَدْ ضَعُفَ مِنْهُمَا یون ہی وہ جناب چلی جاتی تہی اور خون
ہاتھوں سی بہتا تہا اور بہت ضعف طاری تہا کہ عمر سعد لعین پہر پکارا مَزِّقُوْا السِّقَاءَ مِنْ خَلْفِہٖ کہ عباس
پانی نہ لیجانی پاوی اور مشک اوسکی ٹکڑی ٹکڑی کرو فَمَزَّقُوْهَا فَاُهْرِقَ الْمَاءُ پس اون بیرحموں نی مشک پر
تلواریں مار کی ٹکڑی کیا اور پانی تمام بہا دیا فَوَقَفَ الْعَبَّاسُ وَقَدْ اَیِسَ مِنَ الْحَیٰوةِ پس اوسوقت عباس
زندگی سی مایوس ہو کی کہڑی ہو گئی اِذْ ضَرَبَہٗ مَلْعُوْنٌ صَاحِبُ عَلَمٍ بِعَمُوْدِ حَدِیْدٍ عَلٰی مَفْرَقِ
رَاْسِہٖ ناگاہ ایک ملعون نی کہ وہ علمدار لشکر عمر سعد کا تہا ایسا ایک گرز آہنی سر اقدس علمدار حسین پر مارا کہ گہوڑی سی
زمین پر گری فَنَادٰی یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْكَ مِنِّی السَّلَامُ پس پکاری یا ابا عبد اللہ تم پر سلام
آخری ہو عباس کا حضرت نی جو آواز اپنی عاشق صادق کی سنی فَنَادَی الْحُسَیْنُ وَا اَخَاہُ وَا عَبَّاسَاہُ
پس حضرت نی بیتاب ہو کی فرمایا ہای بہائی میری ہای عباس میری اَلْاٰنَ اِنْكَسَرَ ظَهْرِیْ ای بہائی اسوقت
کمر میری ٹوٹ گئی پہر حضرت نی لعینون پر حملہ کیا اور لاش عباس سی اونکو ہٹا دیا وَحَمَلَ الْعَبَّاسَ عَلٰی ظَهْرِ فَرَسِہٖ
وَتَرَكَہٗ اَمَامَ الْخَیْمَةِ عِنْدَ قَتْلٰی قَوْمِہٖ اور رکہا نعش عباس کو گہوڑی پر اور لا کر لٹا دیا لاشہای شہدا مین

روایت معتد بہم ثواب بکا اور محبت جناب رسول خدا اور امام حسین

فدا ہوون تم سی سب یار و انصار مارے گئی اب ہم سکل بنی اور یہ فدوی فقط باقی ہی امیدوار ہون کہ مجھی پہلی اجازت
میدان دیجئی کہ رسول خدا سی مجھی شرمساری ہو حضرت نی ناچار اجازت دی اور فرمایا علی اکبر چچا تمہاری مشتاق شہادت
ہو رہی ہین اب انکی خاطر کرو فالتفت الحسین الی اخیه و قال پس متوجہ ہوی حضرت طرف اپنی بہائی
عباس کی اور فرمایا یا اخی قد کظنی العطش ای بہائی شدت تشنگی سی میرا جگر کباب ہو گیا ہی اگر ہو سکی تو تہوڑا
سا پانی لاؤ عباس نی عرض کی ای بہائی سعادت عباس ہی اگرچہ شقی لانی دین فرکض العباس الی خیم
النساء فتناول منہا القربة پس حضرت عباس گہوڑا اوٹہا کی خیمہ اہل حرم کیطرف آئی اور وہان سی ایک مشک
لی اہل بیت کو یقین ہوا کہ عباس علی بہی مرنی چلی پس الحرم مین کہرام مچا حضرت عباس ایک ایک کو رخصت کرتی تہی
اور گلیسی لگاتی تہی الغرض حضرت عباس سبکو رخصت کرکی خیمہ سی نکل کی جانب فرات روانہ ہوی اور اشعار رجز
پڑہ کی لڑنا شروع کیا فلما بلغ العباس عند الفرات کان علی المشرعة عمر بن الحجاج الزبیدی
فی اربعة الاف فارس و راجل پس جب عباس قریب فرات پہنچی تو دیکہا کہ عمر ابن الحجاج چار ہزار سوار و پیادہ لیکی
کنارہ کو گہیری کہڑا ہی فحمل العباس علیہم و قتل رجالا کثیرا و اردی ابطالا وانشاء پس
حملہ کیا جناب عباس نی اونپر اور جماعت کثیر کو واصل جہنم کیا اور بڑی بڑی شجاعان نامور کو خاک ہلاک پر گرایا
اور یہ شعر پڑہی **شعر** انا العباس ابن علی حقا ٭ اعرفکم اذا لم تعرفونی ٭ مین ہون عباس
پسر علی ابن ابی طالب کا برحق پہچانو مجھی ای گروہ غدار اگر نجانتی ہو **شعر** احامی عن خیار الناس طرا
واکرم منصبا فی الخافقین ٭ حمایت کرنیوالا ہون مین اوس بزرگ کا جسکو خدا نی سب مخلوقات سے
افضل کیا **شعر** افدیه بمہجتی من کل سوء ٭ وانصرہ بما ملکت یمینی ٭ فدا
کرون گا جان اپنی اوسکی قدم مبارک پر اور نصرت کرون گا اون کی جب تک ہاتہہ میری تن پر سلامت ہین
ثم ان العباس ہزمہم و اتی نحو الفرات و ملأ القربة و شدها پہر اوس نی لاورنی اون
لعینون کو مار کی ہٹا دیا اور ڈالدیا گہوڑا فرات مین اور مشک بہر کی باندہا فاغترف من الماء غرفة وہم
ان یشرب پس جب چلو مین پانی لیا اور پیاس کی شدت مین چاہا کہ پئین فذکر عطش الحسین
فرمی الماء من یدہ و انشاء ناگاہ پیاس حسین بن علی کی یاد آئی قربان وفاداری عباس پر کہ پہینکدیا
پانی ہاتہہ سی اور یہ شعر پڑہا **شعر** ہذا الحسین ظامیا فی الحین ٭ وتشربن بارد المعین ٭
افسوس ای عباس برادر بزرگوار تیرا حسین فرزند علی و فاطمہ تو دو دن سی پیاسا ہو اور تو بغیر پلائی اون کی ٹہنڈا
پانی پی لی اور وہ پیاسی رہین **شعر** واللہ ما ہذا فعال دینی ٭ انا ابن ذالک
الطاہر الامین ٭ واللہ ای عباس یہ کام دینداروں کا نہین ہی کہ امام اپنا تو پیاسا ہو اور غلام پانی

عُبَیدُاللّٰہِ بنُ عَبّاسِ بنِ عَلِیِّ بنِ اَبِی طَالِبٍ فَاستَعبَرَ ایکدن دیکہا جناب امام زین العابدین نی عبداللہ پسر عباس علمدار کیطرف اور رونی لگی ثُمَّ قَالَ مَا مِن یَومٍ اَشَدَّ عَلٰی رَسُولِ اللّٰہِ مِن یَومِ اُحُدٍ قُتِلَ فِیہِ عَمُّہٗ حَمزَۃُ پہر فرمایا کہ روز مصیبت رسول خدا پر روز احد تہا کہ شہید ہوی چچا اون کی حمزہ وَبَعدَہٗ یَومُ مُؤتَۃَ قُتِلَ فِیہِ ابنُ عَمِّہٖ جَعفَرُ ابنُ اَبِی طَالِبٍ اور بعد اوسکی وہ روز بڑا مصیبت کا تہا کہ جسدن شہید ہوی بہائی اون کی جعفر پسر ابی طالب ثُمَّ قَالَ وَلَا یَومَ کَیَومِ الحُسَینِ اِذ ازدَلَفَ عَلَیہِ ثَلٰثُونَ اَلفَ رَجُلٍ یَزعُمُونَ اَنَّھُم اُمَّتُہٗ پہر فرمایا سب سی زیادہ رسول خدا پر مصیبت کا روز وہ تہا کہ جسدن شہید ہوی بہوکی پیاسی میری بابا حسینؑ کہ اوسدن تیس ہزار نامرد اون پر نرغہ کئی تہی کوئی اون مین ہیود و نصارا نہ تہا اور سب کلمہ گو تہی اور آپ کو امت رسول خدا مین جانتی تہی کُلُّھُم یَتَقَرَّبُ اِلَی اللّٰہِ بِدَمِہٖ اوجود اسکی سب لعین خوشنودی خدا کی جانتی تہی خون حسین کی بہانی مین وَھُوَ بِاللّٰہِ یُذَکِّرُھُم فَلَا یَتَّعِظُونَ حَتّٰی قَتَلُوہُ بَغیًا وَظُلمًا اور پدر بزرگوار میرا اونہین وعظ کرتی تہی اور خدا سی ڈراتی تہی لیکن وہ لعین پندپذیر نہوی تا آنکہ قتل کیا اونہین ازراہ شقاوت و ظلم ہو کا پیاسا ثُمَّ قَالَ رَحِمَ اللّٰہُ العَبَّاسَ فَلَقَد اٰثَرَ وَفَدٰی اَخَاہُ بِنَفسِہٖ حَتّٰی قُطِعَت یَدَاہُ پہر رو کر فرمایا خدا رحم کری میری چچا عباس کو کہ اونہون نی بڑی جان فشانی کی اپنی بہائی کی ساتھ تا آنکہ جان اپنی فدا کی بہائی پر اور ہات اپنی کٹوا دیی فَاَبدَلَہُ اللّٰہُ بِھِمَا جَنَاحَینِ یَطِیرُ بِھِمَا مَعَ المَلٰٓئِکَۃِ فِی الجَنَّۃِ کَمَا جَعَلَ لِجَعفَرِ بنِ اَبِی طَالِبٍ پس حقتعالی نی عوض اون کی بازوون کی دو پر زمرد کی عطا کئی ہین کہ فرشتون کی ساتھ پرواز کرتی ہین جنت مین جیسی پر جعفر پسر ابی طالب کو خدا نی دیی تہی وَاِنَّ لِلعَبَّاسِ عِندَ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ مَنزِلَۃً یَغبِطُہٗ بِھَا جَمِیعُ الشُّھَدَآءِ یَومَ القِیٰمَۃِ اور تحقیق کہ واسطی میری چچا عباس کی پیش پروردگار یہ قدر و منزلت ہی کہ روز قیامت سب شہید غبطہ کرینگی مرتبہ عباس پر حضرات اب سنئی کیفیت وفا و جان نثاری جناب عباس رُوِیَ اَنَّہٗ لَمَّا قُتِلَ اَصحَابُ الحُسَینِ کُلُّھُم وَلَم یَبقَ مِنھُم غَیرُ العَبَّاسِ وَعَلِیِّ بنِ الحُسَینِ روایت ہی جب شہید ہوی سب اصحاب باوفا امام حسین اور کوئی باقی نرہا سوای عباس علمدار اور علی اکبر شبیہ رسول مختار کی اوسوقت دونون مشتاق لقاء پروردگار ہوی اور ہر ایک اون دونون مین تقدم چاہتا تہا حضرت عباس تو فرماتی تہی کہ ای فرزند حسین ای تصویر رسول الثقلین پہلی مجہی فرزند پر قربان ہونی دی کہ تا مین تیرا داغ نہ دیکہون اور علی اکبر نی عرض کی ای چچا جان امیدوار ہون کہ پہلی مین جام شہادت سی سیراب ہون اور پیاس اپنی کوثر سی بجہاؤن اور جناب امام حسین کا عجب عالم تہا سر جہکائی کہڑی روتی تہی کہ ان مین سی کسی بہیجون کہ اکبر نور نظر اور راحت جگر ہی اور عباس قوت بازو و طاقت کمر ہی کہ ناگاہ حضرت عباس دوڑ کی حضرت کی پاؤن پر گر پڑی اور عرض کی

اور سنگ خوکا اوس سی پہین اَمَا تَذْکُرُوْنَ عَطَشَ الْاٰخِرَۃِ ای ابا بصیر تو تشنگی روز قیامت کو یاد نہین کرتی ہو
فَرَمَوْهُ بِالنِّبَالِ جواب مین اوسکی وہ لعین تیر مارنی لگی فَحَمَلَ عَلَیْهِمْ فَتَفَرَّقُوْا عَنْهُ هَارِبِیْنَ جب حضرت عباس
اونپر حملہ کیا اوسوقت وہ شقی بہاگی پہر حضرت نی قلب لشکر پر حملہ کیا اور اسی منافق واصل جہنم کیی فَاَسْرَعَ جَوَادَہٗ وَنَزَلَ
اِلَی الْمَآءِ وَاَرَادَ اَنْ یَّشْرَبَ جب میدان اون سی خالی ہوا تو حضرت عباس نی گہوڑا دریا مین ڈالا اور پیاس کے
شدت سی چلّو مین پانی لیکر چاہا کہ پین فَذَکَرَ عَطَشَ الْحُسَیْنِ وَاَطْفَالِہٖ پس یاد آئی پیاس حسین اور اطفال حسین
پہینکدیا پانی ثُمَّ قَالَ مَا کَانَ ذٰلِكَ اَبَدًا اور فرمایا یہ کبہی نہوگا کہ فرزند رسول مع اپنی فرزندون کی تو پیاسا رہے
اور عباس پانی پی پہر مشک بہر کر دوش راست پر رکہی وَقَصَدَ نَحْوَ الْخَیْمَۃِ اور ارادہ کیا کہ پانی خیمی مین پیاسون کو
پہنچاوین کہ وہ بہاگی ہوی امر وپہر سب جمع ہوی اور سقای اہلبیت پر ہجوم کیا فَضَرَبَهٗ نَوْفَلُ بْنُ الْاَزْرَقِ لَعَنَهُ
اللّٰهُ عَلٰی یَدِهِ الْیُمْنٰی فَقَطَعَهَا ناگاہ نوفل ازرق ملعون نی ایسی تلوار دست راست عباس پر ماری کہ ہاتہ
قوت بازوی امام حسین کٹ گیا فَحَمَلَ الْقِرْبَۃَ عَلٰی کَتِفِهِ الْاَیْسَرِ پس حضرت عباس نی مشک کو بائین شانی
پر رکہہ لیا فَضَرَبَهٗ نَوْفَلُ فَقَطَعَ یَدَهٗ مِنَ الزَّنْدِ کہ پہر نوفل شقی نی بائین ہاتہ پر بہی تلوار ماری کہ وہ بہی بدن
دست سی جدا ہو گیا فَحَمَلَ الْقِرْبَۃَ بِاَسْنَانِہٖ قربان وفای عباس کی جب دونون ہاتہ کٹ گئی تو پہر مشک کو
دانتون سی روکا اور چاہا کہ حضرت تک پہنچاوین فَجَآءَ سَهْمٌ فَاَصَابَهَا وَاُرِیْقَ مَآؤُهَا پس ناگاہ ایک
تیر ستم مشک پر لگا کہ تمام پانی بہ گیا ثُمَّ جَآءَهٗ سَهْمٌ اٰخَرُ فِیْ صَدْرِہٖ فَانْقَلَبَ عَنْ فَرَسِہٖ اِلَی الْاَرْضِ
پہر ایک تیر سینۂ اقدس پر لگا کہ وہ جناب گہوڑی سی زمین پر گر پڑی وَصَاحَ بِاَخِیْهِ الْحُسَیْنِ اَدْرِکْنِیْ
اور پکاری ای بہائی لو مجہی حضرت یہ آواز عباس سنکی دوڑی فَرَاٰهُ طَرِیْحًا دیکہا تو عباس خون مین نہائی زمین پر
پڑی ہین اور روح اقدس اون کی راہی جنت ہو گئی ہی حضرت نی ایک چیخ ماری کہ وَا اَخَاهُ وَا عَبَّاسَاهُ
ای بہائی میری ہای عباس میری اَلْاٰنَ انْکَسَرَ ظَهْرِیْ وَقَلَّتْ حِیْلَتِیْ ای بہائی میری کمر میری ٹوٹ گئی
اور امید زندگی منقطع ہوی وَبَکٰی بُکَآءً شَدِیْدًا اور شدت سی روئی ثُمَّ حَمَلَ اَخَاهُ اِلَی الْخَیْمَۃِ پہر نعش
عباس خیمہ مین اوٹہا لائی اہلبیت نی جو نعش علمدار کو دیکہا فَجَدَّدُوا الْاَحْزَانَ وَاَقَامُوا الْعَزَآءَ پس
غم والم اون کا تازہ ہوا اور ماتم علمدار مین بال کہول دئی اور شور واویلاہ واضیعتاہ بلند ہوا اور جناب ام حسین
ماتم عباس مین کچہہ شعر پڑہ پڑہ کی روتی تہی

روایت شانزدہم روایت امالی مین رونا امام زین العابدین کا دیکہہ کی پسر عباس کو پہر شہادت جناب عباس

فِی الْاَمَالِیْ عَنْ عَلِیِّ بْنِ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ ثَابِتٍ اَنَّهٗ قَالَ کتاب امالی مین علی ابن
سالم نی اپنی باپ سی اور اوس نی ثابت سی روایت کی کہ اوس نی کہا نَظَرَ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ اِلٰی

عزم شہادت عباس دیکھکی جناب امام حسین الیسا روئی کہ ریش مبارک آنسوؤن سی تر ہو گئی پھر فرمایا اِذَا عَزَمْتَ اِلَی هٰؤُلَاءِ الْکُفَّارِ فَاطْلُبْ لِهٰؤُلَاءِ الْاَطْفَالِ شَرْبَةً مِنَ الْمَاءِ ای عباس اگر جاؤ تم اون کفار کی طرف تو تھوڑا سا پانی اون بچون کی لئی طلب کرو اون پر جو حیوان سی اور کہو کہ فرزندان ساقی کوثر تشنگی سی جان بلب ہین غرض کہ جناب عباس میدان کو چلی تو جناب امام حسین بہت بیتاب ہو کر کبھی در خیمہ سی آگی بڑہتی تہی اور کبھی خیمہ کو جاتی تہی جناب عباس یہ دیکھکی عرض کرنی لگی ای آقا اسقدر بیتاب کیون ہو قَالَ ذَکَرْتُ وَصِیَّةَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ حضرت نی فرمایا ای بہائی مین اسواسطی بیقرار ہون کہ مجہی یاد آئی ہی وصیت اپنے باپ امیر المومنین کی کہ فرماتی تہی کہ عباس تجہسی بہت محبت رکہتا ہی اور جان تجہپر سی نثار کریگا پس حضرت عباس میدان مین آکی کہڑی ہوی وَقَالَ یَا عُمَرَ بْنَ سَعْدٍ هٰذَا الْحُسَیْنُ بْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ یَقُوْلُ اِنَّکُمْ قَتَلْتُمْ اَصْحَابَهٗ وَاِخْوَانَهٗ وَبَقِیَ مَعَ عِیَالِهٖ فَرِیْدًا اور فرمایا ای عمر سعد حسین فرزند رسول خدا نی ارشاد کیا ہی کہ تم نی قتل کیا اون کی اصحاب اور بہائیون کو اب وہ جناب مع اہل حرم و چند اطفال خردسال باقی ہی اور فرماتی ہین کہ اگر اب بہی تعرض میرا کرتی ہو تو مین یہان سی ہند یا اور سمت کو چلا جاؤن اور روز قیامت جو خدا چاہی میری اور تیرے درمیان مین حکم کری فَلَمَّا اَوْصَلَ الْعَبَّاسُ اِلَیْهِمُ الرِّسَالَةَ فَمِنْهُمْ مَنْ سَکَتَ وَمِنْهُمْ مَنْ جَلَسَ یَبْکِیْ جب حضرت عباس نی پیغام پہنچایا بعضی اشقیا تو سنکی خاموش ہو رہی اور بعضی رونی لگی مگر شمر اور شبث بن ربعی ملعون نکلی وَقَالَا یَا ابْنَ اَبِیْ تُرَابٍ قُلْ لِاَخِیْکَ لَوْ کَانَ وَجْهُ الْاَرْضِ کُلُّهٗ مَاءً مَا سَقَیْنَاکُمْ قَطْرَةً اِلَّا اَنْ تَدْخُلُوْا فِیْ بَیْعَةِ یَزِیْدَ اور وہ دونون شقی بولی ای پسر ابوتراب کہو اپنی بہائی سے کہ ای حسین اگر تمام روئی زمین پانی ہو جای تو بہی ہم تمہین ایک بوند پانی نہ دینگی جب تک تم بیعت یزید مین داخل نہو گی یہ سنکر جناب عباس چپ ہوی اور آئی خدمت حضرت امام حسین علیہ السلام مین اور بیان کیا قول اونکا نَطَاطَا الْحُسَیْنُ رَاْسَهٗ وَبَکٰی پس حضرت نی سر اقدس کو نہوڑایا اور رونی لگی ناگاہ خیمۂ اہل حرم سی صدا العطش بلند ہوئی فَلَمَّا سَمِعَ الْعَبَّاسُ ذٰلِکَ رَمَقَ بِطَرْفِهٖ اِلَی السَّمَاءِ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اُعِدَّ بِیَدَیَّ جناب عباس نی جو آواز العطش سنی سوی آسمان دیکہکی عرض کی ای پروردگار عباس چاہتا ہی کہ کچہ خدمت ان پیاسون کی کری اور پانی لای فَرَکِبَ الْفَرَسَ وَاَخَذَ رُمْحَهٗ وَالْقِرْبَةَ فِیْ کَفِّهٖ یہ کہکی گہوڑی پر سوار ہوی اور نیزہ لیا اور مشک لی جب اون بیحیاؤن نی جناب عباس کو عازم فرات دیکہا احاطوا بِهٖ مِنْ کُلِّ نَاحِیَةٍ چارون طرف سی گہیر لیا عباس کو فَقَالَ لَهُمْ یَا قَوْمِ هَلْ یَجُوْزُ فِیْ مَذْهَبِکُمْ اَنْ تَمْنَعُوا الْحُسَیْنَ مِنْ شُرْبِ الْمَاءِ جناب عباس نی فرمایا ای قوم تمہاری مذہب مین یہ جائز ہے کہ حسین فرزند رسول خدا کو تو پانی سی منع کرو وَالْکِلَابُ وَالْخَنَازِیْرُ تَشْرَبُ مِنْهُ

بلند تھی اور منبرون پر اسم مبارک رسول خدا لیا جاتا تھا اور کربلا مین انکی لخت جگر تین دن کی پیاسی پر تیرون کا مینہ برستا تھا
اور فرزند رسول اکیلا ایک ایک کی لعش اوٹھاتا تھا اور ڈیرے پر لاتا تھا فَلَمَّا رَأَی الْعَبَّاسُ بْنُ عَلِیٍّ كَثْرَةَ الْقَتْلٰی فِیْ
اَهْلِهٖ پس جب جناب عباس نی کثرت مقتولون کی اپنی عزیزون مین دیکھی یعنی دیکھا کہ اولاد عقیل و جعفر اور فرزند امام
حسن شہید ہوچکی اوسوقت جمع کیا اولاد امیر المومنین کو اور اون سب سی یہ کہا ای بھائیو دیکھتی ہو کہ فرزند رسول خدا
کس بلا مین گرفتار ہی تم سب پر مدد سبط رسول واجب ہی اور ای بھائیو یہ نہ سمجھنا کہ ہم بھائی ہین اونکی وہ جناب آقا ہین ہمارے
کہ فرزند خاتون قیامت ہین اگر اسوقت ہم جانفشانی نکرینگی تو ہرگز حیدر کرار ہمسی شاد نہونگی ثُمَّ قَالَ لِاِخْوَتِهٖ مِنْ
اُمِّهٖ پھر فرمایا اپنی بھائیون سی جو بطن مبارک ام البنین سی تھی وہ تین بھائی تھی عبداللہ و جعفر و عثمان ابن علی یَا بَنِیْ اُمِّیْ
تَقَدَّمُوْا حَتّٰی اَرَاكُمْ مَقْتُوْلِیْنَ مُذْبَحِیْنَ لِابْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ای فرزندان مادر میری سبقت کرو تم جان
نثار کرنی مین تا آنکہ دیکھون مین تمہین مذبوح و مقتول خاک و خون مین غلطان زمین کربلا پر پڑا ہوا واسطی فرزند رسول خدا
کی ہرچند تم سن مین چھوٹی ہو اور مین بڑا ہون چاہیی تھا کہ پہلی مین قتل ہوتا اور جان اپنی حضرت پر سی نثار کرتا اور
موت تمہاری نہ دیکھتا لیکن مجھی یہ خیال ہی کہ ایسا نہو کہ بعد میری تم مین سی کوئی جینا پسند کرے جاوی تو مجھی سخت شرمندگی
ہوگی خاتون قیامت سی اسلیی مین چاہتا ہون کہ پہلی تم فدا ہو فرزند زہرا پر سی پھر مین نثار ہون پس کیا نیک کمائی تھی
ام البنین کی سب بولی ہم سب فدای شاہ کربلا حسین ہین ہم خود مشتاق شہادت ہین فَتَقَدَّمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ
عَلِیٍّ عَلَیْهِ السَّلَامُ سبقت کی عبداللہ ابن علی نی اور بہت شجاعت کرکی شہید ہوئی پھر جعفر ابن علی پھر عثمان ابن علی
شہید ہوی بعد اون کی محمد بن علی شہید ہوی پھر ابراہیم ابن علی شہید ہوی پھر عون ابن علی فرزند زہرا پر نثار ہوئی
بعضی روایتون کی جب فرزند امیر المومنین شہید ہوچکی طَلَبَ الْعَبَّاسُ اِبْنَهٗ مُحَمَّدًا وَضَمَّهٗ اِلٰی صَدْرِهٖ
وَقَبَّلَ مَا بَیْنَ عَیْنَیْهِ وَقَالَ تو بلایا جناب عباس نی اپنی فرزند کو کہ نام اوسکا محمد تھا پہلی اوسی چھاتی سے
لگایا اور پیشانی پر بوسہ دیا اور فرمایا ای فرزند ای نور چشم میری ہرچند تو میرا لخت جگر ہی تیرا قتل ہونا مجھپر بہت دشوار ہی
لیکن واللہ تو ہرگز مجھی زیادہ نہین فرزند رسول خدا سی اور دیکھا تو نی کہ تیری چچا زاد بھائیون نی کیسی مردانگی کرکی
جان نثار کی چنانچہ بحار مین بھی اتنا اشارہ اس روایت کا مذکور ہی وَیُقَالُ قُتِلَ اِبْنُهٗ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ
یعنی یہ بھی روایت ہی کہ مقتول تیغ ظلم و جفا ہوا اس معرکی مین محمد پسر عباس قَالَ الْعَبَّاسُ یَا اَخِیْ قَدْ ضَاقَ
صَدْرِیْ اوسوقت عرض کی عباس نی ای برادر بزرگوار اب سینہ عباس کا داغ فرزندان و برادران سی
تنگ ہوا ہی اُرِیْدُ اَنْ اَطْلُبَ بِثَارِیْ مِنْ هٰؤُلَاءِ الْمُنَافِقِیْنَ اور چاہتا ہون کہ قصاص خون عزیزان
ان اشقیا سی لون فَدَمَعَتْ عَیْنُ الْحُسَیْنِ پس جناب امام حسین کی آنکھون مین آنسو بھر آئی اور
دوسری روایت مین ہی فَبَکَی الْحُسَیْنُ بُکَاءً شَدِیْدًا حَتّٰی ابْتَلَّتْ لِحْیَتُهٗ بِالدُّمُوْعِ

دی ہی جبرئیل کی کہ یہ لڑکا ہوگا انصار حسین سی واقعہ کربلا مین بعضی علمائی فرمایا ہی کہ وحبیب بن مظاہر تہی کیا محبت تہی حضرت کو
حسین سی خیال کیجئی کہ حضرت کیسی شاد ہوتی جو دیکہتی جان فشانی یاوران حضرت کی روز عاشورا کہ مین ان کی پایی
ایسی جا مین نثار کر رہی تہی خصوصًا جناب عباس فرزند امیر المؤمنین علیہ السلام کہ بہائی تہی جناب امام حسین کی اور آپکو کہ غلام سمجہتی
سمجہتی تہی وَكَانَ الْعَبَّاسُ رَجُلًا وَسِيمًا جَمِيلًا يُقَالُ لَهُ قَمَرُ بَنِي هَاشِمٍ اور تہی جناب نہایت خوش
ظاہر اور خوبصورت کہ خلق مین ما بنی ہاشم مشہور تہی وَكَأَنَّهُ الْجَبَلُ الْعَظِيمُ وَقَلْبُهُ كَالطَّوْدِ الْجَسِيمِ اور تہے
عباس نہایت بلند بالا اور دلاور بی بدل اور شان و شوکت مین گویا حیدر کرار تمثل تہی لِأَنَّهُ كَانَ بَطَلًا ضِرْغَامًا
وَكَانَ جَسُورًا عَلَى الطَّعْنِ وَالضَّرْبِ فِي مَيْدَانِ الْكِفَاحِ اور تہی جناب عباس شجاعون مین بی نظیر
دلیری بی مثل اور فن نیزہ بازی اور شمشیر مین یکتای زمانہ تہی وَكَانَ إِذَا رَكِبَ الْفَرَسَ يَخُطُّ رِجْلَاهُ فِي الْأَرْضِ
اور وہ حضرت جب اسپ دوڑکا پر سوار ہوتی تہی تو زمین پاہای مبارک کو بوسی دیتی تہی ان سب باتون پر مثل غلام کی
جو ہی امام مین حاضر رہتی تہی اور یہ مرتبہ محبت کا جناب عباس کو جناب امام حسین سی بہم پہنچا تہا کہ جب جناب امیر المؤمنین
عازم سفر جنت ہوئی تو سب اولاد کا ہاتہ امام حسن کی ہاتہ مین دیا مگر جناب عباس کو سپرد جناب امام حسن نکیا پس ام البنین
اور جناب عباس گہبرائین اور خدمت امام مین عرض کی ای آقا کیا اس کنیز سی کچہ خفا ہو یا عباس نی کچہ قصور کیا ہی کہ
جو اسکی حق مین آپ نی کچہ نفرمایا اور ہات اسکا امام حسن کی ہاتہ مین ندیا فَبَكَى أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَقَالَ يَا أُمَّ
الْبَنِينَ لَوْ تَعْلَمِينَ مَا تَقُولِينَ جناب امیر رونی لگی اور فرمایا ای ام البنین اگر تم حال عباس جانتین جو مین
جانتا ہون تو کبہی یہ بات نکہتین ای مادر عباس تیرا عباس تو مجہی سب فرزندون سی زیادہ عزیز ہی اور میری دل کو تاب
نہین کہ حال عباس بیان کرون ام البنین نی عرض کی ای مولا کچہ تو ارشاد کیجئی کہ اس کنیز کی دلجمعی ہو اور عباس کا
ہاتہ جناب امام حسن کی ہاتہ مین دیجئی کہ وجب میری ناموری کا ہو آہ حضرت نی جب یہ سنا تو حضرت امام حسین کو قریب
بلایا اور ہاتہ عباس کا جناب امام حسین کی ہاتہ مین دیا اور فرمایا ای فرزند یہ علمدار تیرا ہی اور جب تو کربلا مین بزمرہ
اعدا مین گہر جائیگا تو عباس تجہی بہت دوست رکہتا ہی جان اپنی نثار کریگا یہ سنکی سب رونی لگی فی الحقیقت کہ جناب
عباس نی ایسی ہی جان فشانی کی روز عاشورا کی جناب صادق فرماتی ہین کہ جب فرزند رسول جلیل اور شاہزادہ جبرئیل
فوج قلیل اپنی کہ بتیس سوار اور چالیس پیادی تہی مقابل لاکہہ سوار اور پیادی کی آراستہ کی فَجَعَلَ زُهَيْرَ بْنَ
الْقَيْنِ فِي الْمَيْمَنَةِ وَحَبِيبَ بْنَ مُظَاهِرٍ فِي الْمَيْسَرَةِ پس حضرت نی زہیر قین کو میمنہ لشکر عنایت کیا اور حبیب
ابن مظاہر کو میسرہ عطا فرمایا وَأَعْطَى رَايَتَهُ الْعَبَّاسَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ اور علم سعادت
شیم اپنا ابی قوت بازو عباس بن علی کو دیا اور سب عزیزون کو قلب لشکر مین کہڑا کیا اور خندق مین آگ روشن کی
پس وہ روز جمعہ کا تہا کوفہ و شام مین آواز أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من بکی علی مصاب الحسین او تذکرہ او جلس فی مجلس فخدم
اھل العزاء کانہ زار فی علی العرش اربعین مرۃ مع علی جناب رسول خدا نے فرمایا جو مومن بعد شہادت
حسین سے یاد کرے مصائب کرے یا مجلس عزای حسین مین بیٹھے یا اہل عزا کی خدمت کرے گویا اوسنے زیارت کی میرے
عرش پر علی ابن ابیطالب کے ساتھ چالیس بار یعنی چالیس مرتبہ کی معراج کا ثواب اوسے حاصل ہوگا سبحان اللہ کیا
مرتبہ ہے اس مجلس کا کہ فرشتے بھی یہان کی آرزو رکھتے ہین اور آکے اس مجلس مین شریک ہوتے ہین وعن الصادق
علیہ السلام انہ قال اور جناب صادق نے فرمایا من بکی او ابکی ثلثین فلہ الجنۃ جو مومن مصائب
اہلبیت یاد کرکے خود روئے یا رولاوے تیس آدمیونکو تو خدای تعالی اوسپر بہشت واجب کرتا ہے ومن بکی او ابکی
واحدا فلہ الجنۃ اور بلکہ جو روئے یا رولاوے دس شخصون کو اوسپر بھی بہشت واجب ہے ومن بکی او ابکی
واحدا فلہ الجنۃ اور جو روئے یا رولاوے ایک آدمی کو تو خدا اوسپر بہشت واجب کرتا ہے ومن تباکی
فلہ الجنۃ بلکہ جسنے رونیکی صورت بنائی اور وہ صورت رونیوالون کی بنائے بہشت اوسپر بھی واجب ہے فان من لم یحزن
علی مصابنا فلیس منا پس جسکا دل ہمارے مصائب سنکے محزون نہے ہووے وہ ہمارے شیعون سے نہین ہے کتاب
امالی مین حذیفہ یمانی سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا حضرت امام حسین کا ہاتھ پکڑکے فرماتے تھے ایہا الناس
فو الذی نفسی بیدہ انہ لفی الجنۃ ومحبیہ فی الجنۃ ومحبی محبیہ فی الجنۃ اے لوگو یہ حسین بن
علی ہے اسے پہچانو قسم مجھے اوس خدا کی کہ جان میری اوسکے قبضہ قدرت مین ہے کہ یہ فرزند میرا اہل جنت سے ہے اور جو اسے
دوست رکھے وہ بھی اہل جنت ہے بلکہ جو اوسکے دوستون کا دوست ہے وہ بھی جنتی ہے وقال من احب الحسن و
الحسین وذریتہما لم تمس جلدہ النار اور فرمایا جناب رسالتمآب نے جو دوست رکھے حسن وحسین اور
اونکی اولاد کو تو آتش دوزخ اوسکے بدن کو مس نکرے گی اور بحار مین مرقوم ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم بجماعت اصحاب راہ مین تشریف لیے جاتے تھے واذا ہم بصبیان یلعبون فی ذلک الطریق
فجلس النبی عند صبی منہم وجعل یقبلہ ویلاطفہ ثم اقعدہ فی حجرہ ناگاہ کچھ لڑکے
راہ مین کھیلتے تھے حضرت اون لڑکون مین سے ایک لڑکے کے پاس بیٹھ گئے اور حضرت بار بار بوسے لیتے تھے اور لطف
فرماتے تھے پھر اوسے گود مین بٹھا لیا بعض اصحاب نے عرض کی یا حضرت ہمین سبب اسقدر مہربانی کا اس لڑکے پر معلوم
نہین ہوتا حضرت نے فرمایا کہ مینے دیکھا اس لڑکے کو کہ میرے حسین کے ساتھ کھیلتا تھا ورایتہ یرفع التراب
من تحت قدمیہ ویمسح بہ وجہہ وعینیہ اور دیکھا مینے کہ یہ لڑکا خاک زیر قدم حسین اوٹھاتا تھا
اور اپنے مونہہ اور آنکھون پر ملتا تھا فانا احبہ لمحبتہ لولدی الحسین پس مین اوسے دوست رکھتا ہون
کہ یہ دوست رکھتا ہے میرے حسین کو اور روز قیامت اوسکا اور اوسکے والدین کا شفیع ہونگا اور مجھے خبر

جنگ قاسم

طلب جنگ کیا اور فرمایا کہ کوئی یتیم حسن سے لڑنے آئے پس ایک شقی لشکر عمر سعد سے نکلا کہ تنہا ہزار سوار سے لڑتا تھا پس جانے تامل ہے
وہ تھی وہ اس قدر کار آزمودہ اور بہادر فرزند حسن مجتبی کا سن بارہ تیرہ برس کا تھا مگر قربان فرزند شیر خدا کے کہ ایک آن میں واصل
واصل جہنم کیا اور چار بیٹے اس شقی کے اوسکے ساتھ جہنم واصل ہو چکے تھے فضرب بالقاسم وسمہ بسوط وعاد یقتل
الفرسان پھر تو حضرت قاسم نے سمند کو کودا کیا اور مقاتلہ کفار میں مشغول ہوئے الی ان ضعفت قوتہ فھم القاسم
ان یرجع الی الخیمۃ اثنائے قاسم کو ضعف طاری ہوا پس ارادہ کیا خیمہ کا و اذا بالازرق الشامی قد قطع
علیہ الطریق و عارضہ ناگاہ ازرق شامی سدراہ ہوا فضربہ القاسم علی ام راسہ فقتلہ پس
حضرت قاسم نے ایسی اوسکے سر پر ماری کہ وہ شقی بھی واصل جہنم ہوا اور قاسم خدمت عم بزرگوار میں آئے وقال یا عماہ
العطش العطش ادرکنی بشربۃ من الماء اور عرض کی اے چچا جان پیاسا ہوں پیاسا ہوں خبر لو میری ایک جام
آب سے فصبرہ الحسین و اعطاہ خاتمہ حضرت نے فرمایا اے جان حسین صبر کرو انگوٹھی اپنی عنایت فرمائی اور
فرمایا کہ اسے منہ میں رکھو اور چوس حضرت قاسم نے فرمایا فلما وضعتہ فی فمی کانہ عین ماء ۃ کہ جب وہ منہ میں رکھا
اوسی وقت تو ایسی تسکین ہوئی تھی کہ جیسے ایک چشمہ میرے منہ میں جاری ہوا پس قدرے توقف کر کے میدان کو گئے ثم
حمل علی حامل اللواء و اراد قتلہ پھر حملہ آور ہوئے قاسم علمدار لشکر عمر سعد پر اور چاہا کہ اوسے قتل کریں فلحوا
بہ بالنبل فوقع القاسم علی الارض اوس نامردنے ایک تیر مارا کہ حضرت قاسم گھوڑے سے زمین پر گر پڑے فضربہ

شہادت قاسم

شیبۃ بن سعد الشامی بالرمح علی ظہرہ فاخرجہ من صدرہ پس شیبہ بن سعد شامی نے گرے
حضرت قاسم کی پشت پر ایسا نیزہ مارا کہ سینے سے پار نکل گیا فجعل یخبط بدمہ و نادی یا عماہ ادرکنی پس حضرت
قاسم اپنے خون میں لوٹنے لگے اور پکارے اے چچا خبر لو میری فجاء الحسین و قتل قاتلہ وحمل القاسم الی الخیمۃ
فوضعہ فیھا حضرت بیتابانہ دوڑے اور قاتل قاسم کو مار ڈالا اور قاسم کو خیمہ میں اوٹھا لائے اور لٹا دیا ففتح
القاسم عینیہ فرای الحسین قد احتضنہ وھو یبکی و یقول پس حضرت قاسم نے آنکھیں کھولیں تو
چچا کو دیکھا کہ لپٹے ہوئے روتے ہیں اور فرماتے ہیں یا ولدی لعن اللہ قاتلک اے فرزند میرے خدا لعنت کرے
تیرے قاتل کو یعز و اللہ علی عمک ان تدعوہ و انت مقتول کہ بہت دشوار ہے تیرے چچا پر کہ تو پکارے اور
تو مقتول ہو یا بنی قتلوک و لا عرفوا من جدک و ابوک اے فرزند میرے تجھے قتل کیا
ان کافروں نے اور نہ پہچانا کہ جد بزرگوار تیرے کون ہیں اور پدر بزرگوار تیرے کون تھے ثم ان الحسین بکی بکاء
شدیدا پھر حضرت بہت شدت سے روئے اور سب اہلبیت منہ پر طمانچے مارتی تھیں اور گریبان چاک چاک واویلا کا غل و
شور مچاتی تھیں روایت پانزدہم حدیث ثواب بکائے اہل مجلس اور فضائل امام حسین
اور آراستہ کرنی فوج قلیل کا اور شہادت جناب عباس مع برادران قال رسول اللہ

اَسُوْدُ غَابَ عَنْهُمْ نُوْرُ اَقْمَارٍ + پڑی ہین عزیز ہماری ریگ گرم پر بیگور و کفن گویا وہ بی نور ہو گئی ہین اور
روشنی اونکی جاتی رہی **شعر** هٰذَا الْفِرَاقُ مِنَ الْاَحْبَابِ وَالْاَسَفَا + مَعَهُمْ سُكَيْنَةُ تُجْرِيْ
الدَّمْعَ مِثْلَ نَارٍ + وہ کیا فراق ہی کہ جس سی سینہ جلتا ہی واسطی زینب و رقیہ کی آہ افسوس اور اونکی ہمراہ تھی
سکینہ علی الاتصال آنسو بہاتی ہوئی **شعر** مُسْتَاسِرُوْنَ حَفَايَا بَيْنَ اَعْدَاةٍ + مُلَطَّمُوْنَ
خُدُوْدًا بَيْنَ كُفَّارٍ + کس صورت سی بیہ ہونگی قید باسر و پا برہنہ درمیان دشمنون کی مونہپر طمانچی مارتی درمیان
لشکر کفار کی ای کربلا تجھمین بلا و مصیبت سی بہت جزع اور بیتابی کی ہمنی اور خانہ خدا سی بہی ہم اس طرح جلد
چلی تیری طرف جیسی کوئی راہ بہولا ہوتا ہی ای کربلا تجھہ مین وہ رنج پہونچی ہین افسوس بہت دراز ہو لی
رنج و حزن کی کہ دل ہماری بیان آ کی چہن گئی قَالَ فَلَمَّا رَاَى الْحُسَيْنُ اَنَّ الْقَاسِمَ يُرِيْدُ الْبِرَازَ راوی
کہتا ہی جب جناب امام حسین نی دیکہا کہ قاسم فرزند حسن مرنی جاتا ہی قَالَ لَهٗ يَا وَلَدِيْ تَمْشِيْ بِرِجْلِكَ اِلَى الْمَوْتِ
حضرت نی فرمایا ای فرزند میری ای قاسم اپنی پاؤن سی تو موت کیطرف جاتا ہی قَالَ وَكَيْفَ يَا عَمِّ وَاَنْتَ
بَيْنَ الْاَعْدَاۗءِ وَحِيْدًا فَرِيْدًا وَلَا صَدِيْقًا قاسم نی عرض کی کیونکر نجاؤن ای چچا سوی موت کی آپ
دشمنون مین تنہا کہڑی ہین نہ کوئی آپ کا مددگار ہی اور نہ کوئی دوست ہی رُوْحِيْ لِرُوْحِكَ الْفِدَاۗءُ وَنَفْسِيْ
لِنَفْسِكَ الْوِقَاۗءُ ای چچا روح قاسم کی آپ کی روح اقدس پر سی قربان ہوا اور نفس میرا آپ کی نفس کی واسطی
سپر ہو قَالَ اِنَّ الْحُسَيْنَ شَقَّ اَذْيَاقَ الْقَاسِمِ وَقَطَعَ عِمَامَتَهٗ ثُمَّ اَدْلَاهَا عَلٰى وَجْهِهٖ
وَصَدْرِهٖ راوی کہتا ہی کہ پہر حضرت نی روکی گریبان قاسم کو چاک کیا پہر عمامہ قاسم کو دو حصہ پہاڑ کر ایک سرا
انور پر لٹکایا اور ایک سینہ پر ثُمَّ اَلْبَسَهٗ ثِيَابَهٗ بِصُوْرَةِ الْكَفَنِ پہر حضرت نی کپڑی قاسم کو بصورت کفن
پہنائی وَشَدَّ سَيْفَهٗ بِوَسْطِ الْقَاسِمِ وَاَرْسَلَهٗ اِلَى الْمَعْرَكَةِ اور کمر مین قاسم کی تلوار باندہی اور بہیجا
قاسم کو سوی قتل گاہ ثُمَّ اِنَّ الْقَاسِمَ قَدِمَ عُمَرَ بْنَ سَعْدٍ وَقَالَ پہر حضرت قاسم میدان مین گئی اور عمر سعد سی مخاطب
ہو کی فرمایا یا عمر اَمَا تَخَافُ اللّٰهَ اَمَا تُرَاقِبُ اللّٰهَ يَا اَعْمَى الْقَلْبِ اَمَا تُرَاعِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ای عمر سعد
تو خدای عز و جل سی نہین ڈرتا ہی ای کور باطن ہماری باب مین کچہہ خیال رسول خدا بہی نہین کرتا فَقَالَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ
اَمَا كَفَاكُمُ التَّجَبُّرُ اَمَا تُطِيْعُوْنَ يَزِيْدَ پس عمر سعد نی کہا آیا تمہین یہ ظلم و ستم کفایت نہین کرتا کیون نہین
اطاعت کرتی ہماری امیر یزید ابن معاویہ کی فَقَالَ الْقَاسِمُ لَا جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا حضرت قاسم نی فرمایا خدا
جزای بد دی اس کلام کی تَدَّعِي الْاِسْلَامَ وَاٰلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ عِطَاشًا ظِمَاۗءً قَدِ اسْوَدَّتْ
الدُّنْيَا بِاَعْيُنِهِمْ دعوی اسلام کرتا ہی اور کلمہ رسول خدا کا پڑہتا ہی اور آل رسول خدا اسقدر پیاسی ہین کہ دنیا اونکی آنکہون کی
آگی سیاہ ہی ثُمَّ طَلَبَ الْبِرَازَ فَجَاۗءَ اِلَيْهِ رَجُلٌ يُقَاتِلُ بِاَلْفِ فَارِسٍ پہر حضرت قاسم نے

اجازت نہ دی فَجَلَسَ مَهْمُومًا مَغْمُومًا بَاكِيَ الْعَيْنِ حَزِينَ الْقَلْبِ وَاَجَازَ الْحُسَيْنُ اِخْوَتَهُ لِلْبِرَازِ وَلَمْ
يُجِزْهُ پس حضرت قاسم مغموم و محزون ایک کنارے بیٹھ کے رونے لگے اور حضرت قاسم کے اور بہائیون کو اجازت دیتے تھے
اور قاسم کو نہ دی فَجَلَسَ الْقَاسِمُ مُتَاَلِّمًا وَوَضَعَ رَاْسَهُ عَلٰى رِجْلَيْهِ پس قاسم سر زانو پر رکھے نہایت تشویش
مین بیٹھے تھے وَذَكَرَ اَنَّ اَبَاهُ قَدْ كَانَ رَبَطَ لَهُ عُوْذَةً فِيْ كَتِفِهِ الْاَيْمَنِ یاد آیا حضرت قاسم کو کہ بابا نے ہمارے
بازوے راست پر ایک تعویذ باندہا تہا وَقَالَ لَهُ اِذَا اَصَابَكَ اَلَمٌ وَهَمٌّ عَلَيْكَ بِحَلِّ الْعُوْذَةِ وَقِرَائَتِهَا
فَافْهَمْ مَعْنَاهَا وَاعْمَلْ لِكُلِّ مَا تَرَاهُ مَكْتُوْبًا فِيْهَا اور فرمایا تہا اے قاسم جب بہت رنج و الم پہنچے تجہے لازم ہے
کہول کر تعویذ کو پڑہنا اور اوسکے معنے سمجہکر اوسکی لکہی پر عمل کرنا پس حضرت قاسم نے دلمین کہا کہ کتنے برس گذرے مگر مشکل
آج کی صدمے کی سامنا نہین ہوا پس تعویذ کہول کر پڑہا وَاِذَا فِيْهَا يَا وَلَدِيْ يَا قَاسِمُ اُوْصِيْكَ اَنَّكَ اِذَا
اَتَيْتَ مَعَ عَمِّكَ الْحُسَيْنِ فِيْ كَرْبَلَاۗءِ وَقَدْ اَحَاطَتْ بِهِ الْاَعْدَاۗءُ اوسمین لکہا تہا اے فرزند میرے
قاسم وصیت کرتا ہون مین تجہے جب آئے تو اپنے چچا حسین کے ساتہ کربلا مین اور دشمن اونہین گہیر لین فَلَا تَتْرُكِ
الْبِرَازَ وَالْجِهَادَ لِاَعْدَاۗءِ اللّٰهِ وَاَعْدَاۗءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ تو اے فرزند ترک نکرنا جنگ و جہاد کو دشمنان خدا
اور رسول خدا سے وَلَا تَبْخَلْ عَلَيْهِ بِرُوْحِكَ اپنی جان پر بخل نکرنا اپنی جان پر نثار کرنے مین وَكُلَّمَا
نَهَاكَ عَنِ الْبِرَازِ عَاوِدْهُ لِيَاْذَنَ لَكَ فِي الْبِرَازِ لِتَحْصِيْلِ السَّعَادَةِ الْاَبَدِيَّةِ اور اگر وہ تجہے اجازت
نہ دین جہاد کی تو پہر کہنا یہان تک کہ تجہے اجازت دین اور مجہے شاد کرنا میرے حسین پر فدا ہو کے اور سعادت ابدی حاصل کرے
خیال کیجئے کیا عشق تہا بہائیون مین فَقَامَ فِي السَّاعَةِ وَاَتٰى اِلَى الْحُسَيْنِ وَعَرَضَ مَا كَتَبَ اَبُوْهُ الْحَسَنُ
عَلٰى عَمِّهِ الْحُسَيْنِ قاسم شاد و شاد اوٹہے اور آئے چچا پاس اور عرض کی جو لکہا تہا اون کے بابا امام حسن نے امام حسین کو
فَلَمَّا قَرَاَ الْحُسَيْنُ الْعُوْذَةَ بَكٰى بُكَاۗءً شَدِيْدًا وَنَادٰى بِالْوَيْلِ وَالثُّبُوْرِ وَتَنَفَّسَ الصُّعَدَاۗءَ پس جب
حضرت نے اوس تعویذ کو پڑہا بے اختیار شدت سے روئے اور آواز گریہ بلند کی اور آہ پر درد و حسرت کہینچی وَقَالَ يَا ابْنَ
اَخِيْ هٰذِهِ الْوَصِيَّةُ لَكَ مِنْ اَبِيْكَ اور بولے اے بسر برادر یہ وصیت تمہارے بابا نے تمہین مرنے کی لکہی ہے
اب مجہے وصیت برادر بزرگوار حسن مجتبے نے مجبور کیا پس خیمہ مین جا کے مان بہنون سے رخصت ہو فَضَجُّوْا اَهْلُ الْبَيْتِ
بِالْبُكَاۗءِ وَالْعَوِيْلِ وَبَكَوْا بُكَاۗءً شَدِيْدًا وَنَادَوْا بِالْوَيْلِ وَالثُّبُوْرِ پس سب اہلبیت نے جو قاسم کو عازم
جنت دیکہا شور و غل وا ویلا و امصیبتا کا بلند کیا اور شدت سے روتین ثُمَّ اَنَّهُ خَرَجَ وَقَالَ پس قاسم خیمہ سے
روتے نکلے اور یہ اشعار پر درد پڑہتے تہے شعر اَيَا مَنْ غَدَرَتْ وَالدَّهْرُ غَدَّارٌ + اَفْنَا الرِّجَالَ
اَوْقَدَ بِالْحَشَا نَارًا + افسوس زمانے نے ہمسے مکر کیا اور برائی کی اور زمانہ برا بیوفا و مکار ہے کہ فنا کیا اور چہڑا دیا
ہمارے عزیزون کو اور جلا دی ہمارے سینے مین آتش فراق اونکی شعر مُطَّرِحِيْنَ عَلَى الرَّمْضَا كَاَنَّهُمْ +

امام سی سوال کیا تو حضرت نی فرمایا کہ حسن بن علی امام ہین آہ جب تیسری امام سی سوال کیا تا آخر تیسرا امام
کون ہی فَخَنَقَتْهُ الْعَبْرَةُ وَقَالَ قُلْ فِی جَوَابِهَا وَالْحُسَیْنُ الشَّهِیْدُ بِکَرْبَلَا اِمَامٌ یعنی جیسے
صدای گریہ گلوگیر ہوتی ہی اس آواز حزین سی فرمایا کہ ای شخص اوسکی جواب مین کہ حسین شہید کربلا امام ہی میرا حسن
عاشق صادق حسین نی جب نام حسین سنا جواب دینا بہی بہول گیا اور بیساختہ واحسینا واحسیناہ کہکی رونی لگا پہر تو
حضرت کو بہی تاب ضبط نرہی اور اسقدر رونی کہ روتی روتی بیہوش ہو گئی لبس وفرشتی پکاری ای عاشق حسین جب
کہ تیری رونی سی حیدر کرار بہی بیہوش ہو گئی جب غش سی افاقہ ہوا تو فرمایا فرشتون سی کہ اس عاشق حسین سی کچہ نہ چہیڑ دیکہتی ہو
کہ میری فرزند سی کسقدر محبت رکہتا ہی آہ وا حسرتا ابسینی مصائب فرزند اسد اللہ الغالب اور رونی کہ اسکی عادت
کام آوی لگی کہ ساتوین سی محرم کی اوس جناب پر پانی بند ہوا اور آواز العطش آسمان تک جاتی تہی تا آنکہ شب قتل
نمودہ ہوئی تو جمع کیئی حضرت نی اصحاب اپنی اور فرمایا کہ آیا معلوم ہوا تمہین کہ کس بلا مین گہر گیا مین اور یہ قوم سوا میری
کسیکی جان کی طالب نہین ہی وَلَوْ قَتَلُوْنِیْ لَمْ یَلْتَفِتُوْا اِلَیْکُمْ وَاَنْتُمْ فِیْ حِلٍّ وَسَعَةٍ اور یہ مجہی
قتل کرینگی تو تمہاری درپی نہونگی تمہین اجازت دیتا ہون مین تم چلی جاؤ قَالُوْا وَاللّٰهِ لَا یَکُوْنُ هٰذَا اَبَدًا
سب متفق ہوکی بولی واللہ یہ کبہی نہوگا حضرت نی فرمایا اِنَّکُمْ تُقْتَلُوْنَ غَدًا کُلُّکُمْ تم سب صبح کو مارے جاؤ
اور کوئی نہ بچیگا قَالُوْا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ شَرَّفَنَا بِالْقَتْلِ مَعَكَ سب نی عرض کی حمد وشکر خدای عزوجل کا
جسنی ہمین یہ شرف دیا کہ فرزند رسول کی ساتہ ہم ماری جائین ثُمَّ دَعَا لَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ اِرْفَعُوْا رُؤُسَکُمْ وَ
اُنْظُرُوْا جب حضرت نی اونہین ایسا کامل الاعتقاد پایا تو اون سب کی لیئی دعا کی اور فرمایا اون سی اوٹہاؤ سر کو
اور دیکہو جب سبنی سر اوٹہایا فَجَعَلُوْا یَنْظُرُوْنَ اِلٰی مَوَاضِعِهِمْ وَمَنَازِلِهِمْ فِی الْجَنَّةِ پس سب اپنی اپنی مکان و
منزل بہشت مین دیکہنی لگی وَهُوَ یَقُوْلُ لَهُمْ هٰذَا مَنْزِلُكَ یَا فُلَانُ اور حضرت فرماتی تہی یہ مکان تیرا ہی ای
شخص اور یہ مقام تیرا ہی فَکَانَ الرَّجُلُ یَسْتَقْبِلُ الرِّمَاحَ وَالسُّیُوْفَ بِصَدْرِهٖ وَوَجْهِهٖ اِلٰی
مَنْزِلِهٖ مِنَ الْجَنَّةِ پس یہ حال تہا یاوران حضرت کا روز عاشورا کہ سینی تانی فوج عدو مین گہسی جاتی تہی اور تیر
اور تلوارین سینہای اقدس پر لگتی تہین اور منہہ اونکی منازل بہشت کی طرف تہی حَتّٰی قُتِلَ اَصْحَابُهٗ وَوَقَعَتِ
النَّوْبَةُ لِاَوْلَادِ اَخِیْهِ فَجَاءَ الْقَاسِمُ بْنُ الْحَسَنِ وَقَالَ یَا عَمِّ الْاِجَازَةَ لِاَمْضِیَ اِلٰی هٰؤُلَاءِ
الْکَفَرَةِ تا آنکہ سب اصحاب شہید ہوئی اور نوبت پہنچی اولاد امام حسن کی تو قاسم فرزند حسن نی آکی عرض کی ای
چچا اجازت دو تا جاؤن ان کافرون سی لڑنیکو فَقَالَ لَهُ الْحُسَیْنُ یَا ابْنَ اَخِیْ اَنْتَ مِنْ اَخِیْ عَلَامَةٌ
جناب امام حسین نی فرمایا ای فرزند تو میری بہائی کی نشانی ہی وَاُرِیْدُ اَنْ تَبْقٰی لِاَتَسَلّٰی بِكَ وَلَمْ یُعْطِهٖ
اِجَازَةً لِلْبِرَازِ ای قاسم چاہتا ہون مین کہ تو باقی رہی کہ تجہی دیکہہ کی تشفی وتسلی حاصل کرون اور حضرت نی

قبر سی فرشتون سوال کا

احوال عاشورا

احوال جناب قاسم

محیر ہمایت ہراس طاری ہوا کہ مجھے انسی کون بچاویگا کہ ناگاہ جناب امام حسین میری قبر مین تشریف لائے تو وے بدلی چہوڑ
دواسی کہ خداے اس گناہگار کو مجھے بخشا ہے عرض کی انہون نے یا ابن رسول اللہ یہہ بہت گناہگار ہے سبب اسکی نجات کا کیا ہے ارشاد
کیا جناب امام حسین نے اے فرشتو یہہ ایکدن میری مجلس ماتم مین بیٹھا تھا اور ایک مومن اسکے پاس کہڑا تہا جب ذکر میرے
مصیبت بیان کی تو اوس مومن کا آنسو اسکے سر پر گرا اوس آنسو کی برکت سے خدانے اسے بہی بخشا ہے پس وہ فرشتے
چلے گئے اور مین آرام سے ہون پس حضرات فرزند حیدر کرار نے تمہارے لیے گہربار لٹایا اور اب بہی تمسے ایکدم غافل نہین ہے چنانچہ
کتاب کامل الزیارہ مین عبداللہ بکر سے روایت کی ہے کہ پوچھا مین نے جناب صادق سے لَوْ نُبِشَ قَبْرُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ
هَلْ كَانَ يُصَابُ فِيْ قَبْرِهٖ شَيْءٌ یا حضرت اگر کہولین قبر جناب امام حسین کیا قبر مین نعش حضرت پاوین گے
حضرت نے فرمایا کیا عظیم ہے سوال تیرا اے پسر بکر پس بغور سن اِنَّ الْحُسَيْنَ مَعَ اَبِيْهِ وَاَخِيْهِ فِيْ مَنْزِلِ رَسُوْلِ
اللّٰهِ تحقیق کہ جناب امام حسین اپنے پدر بزرگوار اور برادر عالیمقدار کے ساتھ منزل رسول خدا مین تشریف رکہتے ہین اور
کبہی تہین عرش سے متعلق ہوکے یون دعا کرتے ہین يَا رَبِّ اَنْجِزْ لِيْ مَا وَعَدْتَنِيْ اے خداے کریم جو تونے وعدہ کیا ہے
اوس پر وفا کر اور دیکہتے ہین اپنے زوارون کیطرف اور جانتے ہین نام اون کے اور اون کے آبا کے وَاِنَّهٗ لَيَنْظُرُ اِلٰی
مَنْ يَبْكِيْهِ فَيَسْتَغْفِرُ لَهٗ وَيَسْأَلُ اَبَاهُ الْاِسْتِغْفَارَ لَهٗ اور کبہی وہ جناب دیکہتے ہین اپنے رونے والون کے
طرف جسے رونا آتا ہے اوسکے لیے استغفار کرتے ہین اور اپنے جد و پدر سے التماس استغفار کرتے ہین کہ میرے رونے
والون کے لیے استغفار کیجیے اور فرماتے ہین اے رونے والے میری مصیبت پر لَوْ عَلِمْتَ مَا اَعَدَّ اللّٰهُ لَكَ لَفَرِحْتَ
اَكْثَرَ مِمَّا حَزِنْتَ اگر تو جانے اوسے جو خدا نے تیرے لیے مقرر کیا ہے خوشی اور شادی تیری زیادہ ہو رونے سے تیرے پس خوشا
حال اون لوگون کا جنکی شفاعت خواہ ہون اے سے عزیزان خدا حضرات رونے سے فرزند رسول پر ایک آن غافل نہو
کہ یہہ بہت کام آئیگا چنانچہ نقل ہے کہ ایک مرد ابرار نے ایک مومن دیندار کو مشہور بہ دوستی ائمہ اطہار بعد
وفات خواب مین دیکہا کہ جب لوگ اوسکے دفن سے فارغ ہوے تو دو شخص مہیب بشکل عجیب اوسکی قبر مین آئے
اور اعتقادات سے اوسکے سوال کرنے لگے اور بولے وَمَنْ رَبُّكَ بتا تیرا رب کون ہے تو وہ مومن اونکی ہیبت سے متحیر
و مضطرب تہا اور زبان کو طاقت جواب نتہی کہ ناگاہ عین اضطراب مین ایک مرد جلیل نورانی مانند شکوہ عرش خدا
ایک کرسی پر قریب اوس غلام کے آکے بیٹہے اور فرمانے لگے اے شخص کیون گہبراتا ہے فَقَالَ فِيْ جَوَابِهِمَا اَللّٰهُ جَلَّ
جَلَالُهٗ رَبِّيْ کہہ انکے جواب مین اللہ رب میرا ہے حیرت وہ کون تہے وہ آقا تمہارے جناب علی بن ابیطالب
تہے پہر پوچہا فرشتون نے وَمَنْ نَبِيُّكَ نبی تیرا کون ہے قَالَ قُلْ مُحَمَّدٌ نَبِيِّيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ حضرت نے
فرمایا کہ کہہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ نبی ہین میرے قَالَ وَمَنْ اِمَامُكَ پہر دونون نے کہا بتا تیرا امام کون ہے
قَالَ قُلْ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْطَالِبٍ اِمَامِيْ فرمایا حضرت نے کہہ علی بن ابیطالب امام ہین میرے حسب وحسر

که تمام جسم تو گھوڑوں کی ٹاپوں سی پامال وَهُوَ يَفْحَصُ بِرِجْلَيْهِ التُّرَابَ اور قاسم زمین پر پڑی ایڑیاں رگڑتی ہیں
حَتّٰى مَاتَ الْغُلَامُ تا آنکه اسی طرح یتیم حسن سیا نی حضرت کی راہی جنت ہوا جناب امام حسین رو رو کی فرماتی تھی عَزَّ
وَاللهِ عَلٰى عَمِّكَ اَنْ تَدْعُوَهُ فَلَا يُجِيبُكَ اى قاسم بہت دشوار ہی چچا پر تیری که پکاری اور نہیں جواب دیں سکی که تیرا حال
اور مدد کر سکوں بُعْدًا لِلْقَوْمِ قَتَلُوكَ خدا اونہیں اپنی رحمت سی دور کری جنہوں نی تجھی شہید کیا او تیری حال پر رحم
کہیا راوی کہتا ہی ثُمَّ احْتَمَلَهُ فَكَاَنِّي اَنْظُرُ اِلٰى رِجْلَيِ الْغُلَامِ يَخُطَّانِ الْاَرْضَ وَقَدْ وَضَعَ صَدْرَهُ
عَلٰى صَدْرِهِ پھر حضرت نی نعش قاسم کو اوٹھایا تو میں دیکھتا تھا که پاوں قاسم کی زمین پر لٹکتی تھی اور سینہ قاسم کو حضرت
اپنی سینی سی لگائی ہوی روتی لیی جاتی تھی تا آنکه جہاں اور عزیزوں کی نعشیں پڑیں تہیں وہیں قاسم کو لٹا دیا پھر اوس قوم
جفا کی حق میں بد دعا کر کی فرماتی تھی صَبْرًا يَا بَنِي عُمُومَتِي صَبْرًا اى عزیزو صبر کرو يَا اَهْلَ بَيْتِي لَا رَاَيْتُمْ
هَوَانًا بَعْدَ هٰذَا الْيَوْمِ اَبَدًا اى اہلبیت میری جو ذلتیں تمنی آج دیکھیں آج کی سوا پھر نہ دیکھو گی ایک راوی کہتا ہی
ثُمَّ بَكٰى بُكَاءً شَدِيدًا حَتّٰى خَرَجَ النِّسَاءُ مِنْ مَضَارِبِهِنَّ پھر حضرت حال قاسم پر آہ سرد کہینچکی اس شدت سی
روی که اہلبیت اطہار بیتاب ہوکر خیمہ سی نکل پڑی فَرَاَيْتُ مِنْهُنَّ جَارِيَةً حَاسِرَةَ الرَّاْسِ نَاشِرَةَ الشَّعْرِ
تَبْكِي وَتَقُولُ پس دیکھا اون میں ایک لڑکی کو که سر و پا برہنہ روتی آتی ہی اور کہتی ہی وَاابْنَ اُمِّي قَتَلَ اللهُ مَنْ
قَتَلُوكَ ای بہائی میری ای ماجائی میری خدا قتل کری اوسی جسنی تجھی مار ڈالا اور پھر یتیم کو بی برادر کر ڈالا فَجَاءَتْ
وَانْكَبَّتْ عَلَيْهِ پس آکی ماری بیتابی کی نعش پر منہ کی بل گر پڑی اور قاسم سی لپٹ گئی اور روتی تھی اور بیقرار
کرتی تھی پوچھا میں نی یہ کون ہی فَقَالُوا هٰذِهِ اُخْتُ الْقَاسِمِ لوگوں نی کہا یہ بہن ہی قاسم کی پس امام حسین
اون عورتوں کو سمجہا کی خیمہ میں لی چلی تو وہ لڑکی نعش قاسم کو نہ چھوڑتی تھی اور خون برادر لیکی اپنی منہ پر ملتی تھی تا آنکه حضرت
نی دلاسا و دلبری سی چھڑایا زیادہ مقام رونی کا یہ ہی که حضرت نی نعش قاسم سی خواہر قاسم کو یوں دلاسا و دلبری سی چھڑایا
مگر افسوس خواہر حضرت زینب خاتون اور دختر حضرت سکینہ نعش پر خون حضرت سی لپٹی روتی تہیں تو کسی لعین نی
ذرا دلاسا دیکی نہ چھڑایا بلکه وہ ستم کیا که اوسکی بیان کی تاب نہیں ہی اور گھسیٹ گھسیٹ کی اور تازیانی مار مار کی چہڑایا
اور اونٹوں پر سوار کیا اور رونی نہ دیتی تھی روایت چہاردہم نقل شیعہ جناب امام حسین
ثواب بکا میں پھر روایت عبد اللہ ابن بکر ثواب گریہ میں پھر نقل ایک دیندار
کی پھر احوال تشنگی امام اور احوال شب عاشورہ اور شہادت حضرت
قاسم ملا ابو الحسن شیرازی نی لکھا ہی که ایک شخص پاسبان قریب میری رہتا تھا جب وقت وفات قریب پونچہا او
مجھی بلایا میں نی اوسی اعتقادات یاد دلائی جب وہ انتقال کیا تو میں نی اوسی خواب میں دیکھا تو احوال سی اوسکی مستفسر ہوا تو بولا
وہ که جب مجھی دفن کیا تھا تو آئی دو فرشتی گرز آتشیں لیتی ہوی اور چاہا که مجھی عذاب کریں کیونکہ میں نہایت گناہگار تھا پس

راوی کہتا ہی کہ اوسوقت حضرت قاسم میدان مین آئی اور بیساختہ اپنی چچا کی بیکسی پر روتی تہی اور آنسو مسلسل رخسار پر رواں
تہی اور بیقرار تہی اور لشکر اعدا کی سامنی آکر یہ اشعار رجز مین پڑہنی لگی **شعر** اِن تُنکِرُونِی فَاَنَا ابنُ الحَسَنِ ٭ سِبطِ
النَّبِیِّ المُصطَفٰی المُؤتَمَنِ ٭ ای لعینو اگر تم منکر ہو تو جانو مجہی کہ مین فرزند حسن مجتبی ہون کہ وہ
نواسی رسول خدا اور حبیب کبریا کی تہی **شعر** ھٰذَا حُسَینٌ کَالاَسِیرِ المُرتَھَنِ ٭ بَینَ اُنَاسٍ لَا سُقُوا صَوبَ
المُزُنِ ٭ وائی ہو تم لعینو یہ چچا میری حسین فرزند رسول الثقلین اس دشت غربت مین مثل قیدیون کی گرفتار ہین
درمیان ایک گروہ جفا کار کی کہ وہ ہرگز ابر رحمت الٰہی سی سیراب نہون وَ کَانَ وَجھُہٗ کَفِلقَۃِ القَمَرِ
اور چہرہ قاسم یتیم حسن کا مانند چودہوین رات کی چاند کی تہا فَقَاتَلَ قِتَالًا شَدِیدًا حَتّٰی قَتَلَ عَلٰی صِغَرِہٖ خَمسَۃً
وَّ ثَلٰثِینَ رَجُلًا پس خوب لڑی حضرت قاسم نا آنکہ اوس کمسنی مین پینتیس لعین واصل جہنم کئی حمید بن مسلم کہتا ہے
فَکُنتُ اَنظُرُ اِلٰی ھٰذَا الغُلَامِ پس متحیر ہین فرزند حسن کو دیکھتا تہا اور وہ ایک کرتہ اور ازار پہنی ہوئے تہے
اور بند نعلین جب اون کا ٹوٹا تہا پس عمر بن سعد ازدی بولا وَاللّٰہِ لَاَشُدَّنَّ عَلَیہِ قسم ہی خدا کی کہ وہ شقی
اوس لڑکی کو قتل کرتا ہی فَقُلتُ سُبحَانَ اللّٰہِ وَمَا تُرِیدُ بِذٰلِکَ مینی کہا سبحان اللہ اسکی قتل سے
تجہی کیا فائدہ وَاللّٰہِ لَو ضَرَبَنِی مَا بَسَطتُ اِلَیہِ یَدِیَ واللہ اگر قاسم مجہی تلوار بہی مارے تو بہی مین اپنا
ہاتہ اوسکی مارنیکو دراز نکرون کفایت کرتی ہین یہ لوگ کہ تو دیکہتا ہی کہ ارادہ اوسکی قتل کا کئی ہین وہ لعین بولا
وَاللّٰہِ لَاَفعَلَنَّ فَشَدَّ عَلَیہِ اوس شقی نی کہا قسم خدا کی مین اوسی قتل ہی کرون گا اور یہ کہکی وہ شقی دوڑا
اور یتیم حسن پر حملہ آور ہوا فَمَا وَلّٰی حَتّٰی ضَرَبَ رَاسَہٗ بِالسَّیفِ پس اوس شقی نی جاتی ہی ایسی ایک
تلوار سر اقدس قاسم پر لگائی کہ سر قاسم دو پارہ ہوگیا وَقَعَ الغُلَامُ لِوَجھِہٖ وَنَادٰی یَا عَمَّاہُ اَدرِکنِی
اور حضرت قاسم گہوڑی سی گری اور پکاری ای چچا جان خبر لو قاسم کی کہ اسنی جان اپنی نثار کی فَجَاءَ الحُسَینُ
کَالصَّقرِ المُنقَضِّ فَتَخَلَّلَ الصُّفُوفَ حضرت آواز بہتیجی کی سنکر بیتابانہ دوڑی اور صفون کو چیر کر مانند عقاب
پہنچی وَشَدَّ شِدَّۃَ اللَّیثِ الحَرِبِ اور مثل شیر غضبناک کی اون لعینون پر حملہ کیا اور ایک تلوار ایسی قاتل
قاسم پر ماری کہ ہاتہ اوس شقی کا کہنی سی کٹ گیا فَصَاحَ وَحَمَلَت خَیلُ اَھلِ الکُوفَۃِ لِیَستَنقِذُوا
عُمَرَ مِنَ الحُسَینِ وہ شقی اپنی فوج کو پکارا کہ مجہی حسین سی چہڑاؤ یہ سنکی بہت اہل کوفہ جمع ہوگئی کہ عمر کو حضرت کی ہاتہ
چہڑالین لیکن حضرت نی اوس شقی کو واصل جہنم کیا وَجَرَحَتہُ الخَیلُ بِحَوَافِرِھَا وَوَطِئَتہُ افسوس
صد افسوس کہ لڑائی جو لاش قاسم پر ہوی اور گہوڑی دوڑی تو تمام جسم شریف نازنین قاسم گہوڑون کے
ٹاپون سی پامال اور ٹکڑی ٹکڑی ہوگیا فَانجَلَتِ الغَبَرَۃُ فَاِذَا بِالحُسَینِ قَائِمٌ عَلٰی رَاسِ الغُلَامِ
جب گرد بیٹہی تو حضرت لعش قاسم پر پہنچی تو وہ حال قاسم کا فرزند زہرا نی دیکہا کہ خدا کسیکو وہ حال عزیز کا نہ دکہاوے

رسول خدا نماز پڑہنی مسجد مین تشریف لای اور امام حسینؑ گود مین تہی فوضعہ النبی مقابل جنبہ وصلی
حضرت امام حسینؑ کو پہلو مین بٹہا لیا اور نماز مین مشغول ہوی فلما سجد اطال السجود فرفعت راسی من القوم
جب سجدہ مین گئی تو بہت طول دیا سجدی کو پس راوی کہتا ہی کہ مینی سر اوٹہایا کہ دیکہون سبب دیر کا کیا ہی فاذا
الحسین علی کتف رسول اللہ پس دیکہتا ہون کہ جناب امام حسینؑ رسول خدا کی پیٹہہ پر چہڑی بیٹہی ہین جب حضرت
نماز سی فارغ ہوی تو اصحاب نی عرض کی کہ یا حضرت آپ نی سجدی کو نہایت طول دیا کہ اسقدر طول نہ دیتی تہی گانما یوحی
الیک یا حضرت یہ گمان ہوا ہمین کہ آپ پر وحی نازل ہوی فقال لم یوح الی ولکن ابنی کان علی کتفی
فکرھت ان اعجلہ حتی نزل حضرت نی فرمایا وحی نہین نازل ہوئی تہی مگر فرزند حسینؑ میرا میری پیٹہہ پر بیٹہا تہا
مجہی مکروہ معلوم ہوا کہ مین تعجیل کرون اور اپنی حسین کو رنجیدہ کرون اسلئی نہ اوٹہا مین جب تک کہ حسین نہ اوترا میری پیٹہہ
پر سی اور بعضی روایت مین ہی کہ حضرت نی فرمایا نزل جبرئیل علی وقال یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ لا ترفع
راسک ما دام ابنک علی رقبتک نازل ہوی جبرئیل اور کہا کہ ای رسول خدا پروردگار عالم نی بعد سلام کے
فرمایا ہی کہ حسین کو اگرچہ تم بہت دوست رکہتی ہو مگر ہم تم سی زیادہ دوست رکہتی ہین خوشی ہماری یہی کہ حسین کو بچین مین مگر
جب تک کہ حسین تمہاری گردن پر سوار ہی تم سجدہ سی نہ اوٹہانا افسوس ہزار افسوس ای حضرات کہ ایکدن تو یہ خاطر حسین کی تہی
اور ایکدن وہ تہا کہ وہی حسین تین دن کا بہوکا و پیاسا ایک ایک کی نعش پر رو رو کی جان کہوتا تہا اور کوئی سوائی تدبیر
قتل کی کچہہ اور خیال نکرتا تہا کہان تہی جناب رسول خدا کہ جب تمام اصحاب امام غریب کی شہید ہوچکی اور نوبت عزیزون کی
آئی یہان تک کہ پارۂ جگر حسن مجتبی قاسم نگار دین قبا غریب کربلا سی رخصت کو آیا وھو غلام صغیر لم یبلغ
الحلم راوی کہتا ہی کہ سن فرزند حسن کا اتنا چہوٹا تہا کہ حد بلوغ کو نہ پہنچی تہی ہای کیا وقت مصیبت فرزند ہر ابر تہا کہ ان
چہوٹی چہوٹی بچون نی مرنا اختیار کیا تہا فلما نظر الحسین قد برز اعتنقہ وجعلا یبکیان جب حضرت
نی دیکہا کہ یادگار حسنؑ بہی مرنی کو آمادہ ہوکی چلا دوڑ کی بہتیجی کو گلی سی لگایا اور بیساختہ رونی لگی اور قاسم بہی غریبی و بیکسی پر
چچا کی ڈاڑہین مار کی رونی حتی غشی علیہما اتنا روئی کہ ادہر حضرت غش کہا کر گر پڑی اور ادہر قاسم بیہوش
ہوکر گر پڑی ثم استاذن الحسین فی المبارزۃ جب ہوش مین آئی تو پہر قاسم نی عرض کی کہ ای
عمو جان قربان ہون مین آپ پر سی مجہسی مصیبت آپکی اب نہین دیکہی جاتی ہی مجہی اذن جہاد دیجئی کہ مین جان اپ
پر سی نثار کرون فابی الحسین ان یاذن لہ حضرت نی فرمایا ای جان عمو مین تجہی کیونکر اجازت میدان دون
کہ تو میری بہائی کی نشانی ہی جب قاسم نی دیکہا کہ حضرت اجازت نہین دیتی بیساختہ دوڑ کر چچا کی پاؤن پر گر پڑی فلم یزل
الغلام یقبل یدیہ ورجلیہ حتی اذن لہ اور بار بار پاؤن چومتی تہی اور اجازت مرنی کی مانگتی تہی
تا اینکہ ناچار حضرت نی سنگ صبر دل پر رکہا اور فرمایا جاؤ ای قاسم اور اپنا بہی داغ دکہا و ہمین ای فرزند برادر

آنکھون سی اوسکی آنسو نکلی اگرچہ برابر پر مگس ہو ثواب اوسکا خدا پر ہی اور خدا عوض مین اوسکی بغیر داخل کرنی جنت کی راضی
ہوگا اَمَا عَلِمْتُمْ اَنَّكُمْ تُوَافِقُوْنَ الْمَلٰئِكَةَ فِيْ نَوْحِهِمْ ای اہل عزا آیا تم نہین جانتی کہ تم موافقت ملائکہ کرتی
ہو اور پیغمبر خدا نی تمہین وصیت کی اپنی فرزند کی رونی پر نقل کی شافعی نی شرح وجیز مین اَنَّ هٰذِهِ الْحُمْرَةَ الَّتِيْ
تُرٰى فِي السَّمَآءِ ظَهَرَتْ يَوْمَ قَتْلِ الْحُسَيْنِ یہ سرخی شفق جو آسمان پر نظر آتی ہی جب سی امام حسین شہید ہوی
ہین جب سی دکھائی دیتی ہی قبل اسکی نہوتی تہی پھر نقل کرتا ہی مَا رُفِعَ حَجَرٌ يَوْمَ قَتْلِ الْحُسَيْنِ اِلَّا وُجِدَ تَحْتَهٗ
دَمٌ عَبِيْطٌ یعنی عجب روز تہا روز شہادت امام حسین ہو کہ جہان سی پتھر اوٹھاتی تہی تو اوسکی نیچی سی خون تازہ جوش
مارتا پاتی تہی اور آسمان سی خون برستا تہا رُوِيَ اَنَّهٗ لَمَّا اَخْبَرَ النَّبِيُّ بِنْتَهٗ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءَ بِقَتْلِ وَلَدِهَا
الْحُسَيْنِ وَمَا يَجْرِيْ عَلَيْهِ مِنَ الْمِحَنِ حدیث مین وارد ہوا ہی کہ جب رسول خدا نی خبر دی اپنی بیٹی فاطمہ زہرا کو جناب
امام حسین کی شہادت کی اور جو مصائب کہ اوسپر ہونی والی تہی بَكَتْ فَاطِمَةُ بُكَآءً شَدِيْدًا جناب فاطمہ نی
جو سنا کہ حسین میرا تین روز پیاسا رہیگا اور ذبح ہو کی بیگور رہیگا بہت شدت سی روئین وَقَالَتْ اور بولین يَا اَبَتَا
مَتٰى يَكُوْنُ ذٰلِكَ ای بابا یہ حادثہ میری حسین پر کس زمانی مین ہوگا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِيْ زَمَانٍ خَالٍ مِنِّيْ
وَمِنْكِ وَمِنْ عَلِيٍّ جناب رسول خدا نی فرمایا آہ ای فاطمہ افسوس تنہائی حسین پر کہ جب پارہ جگر تیرا اس
بلا مین مبتلا ہوگا تو نہ مین ہون گا نہ تو ہوگی نہ علی ہوگا یہ سنکی جناب سیدہ مرتبہ اول سی زیادہ روئین اور بیقرار ہوئین ثُمَّ
قَالَتْ يَا اَبَتِ فَمَنْ يَبْكِيْ عَلٰى وَلَدِيْ وَمَنْ يَلْتَزِمُ بِاِقَامَةِ الْعَزَآءِ اور عرض کی ای بابا جب ایسی
بیکسی سی میرا دلبر شہید ہوگا تو کون اوسپر رویگا اور کون اوسکی مجلس ماتم برپا کریگا اور اوسکی صف ماتم بچھاویگا فَقَالَ
النَّبِيُّ يَا فَاطِمَةُ اِنَّ نِسَآءَ اُمَّتِيْ يَبْكِيْنَ عَلٰى نِسَآءِ اَهْلِ بَيْتِيْ وَرِجَالُهُمْ يَبْكُوْنَ عَلٰى
رِجَالِ اَهْلِ بَيْتِيْ حضرت نی فرمایا ای فاطمہ عورتین میری امت کی روئین گی میری زنان اہلبیت کی حال پر اور
مرد میری امت کی روئین گی میری مردان اہلبیت پر وَيُجَدِّدُوْنَ الْعَزَآءَ جِيْلًا بَعْدَ جِيْلٍ فِيْ كُلِّ
سَنَةٍ اور تازہ کرین گی سال بسال ماتم تیری حسین کا ایک قوم بعد ایک قوم کی دوستون تیری سی فَاِذَا كَانَ
يَوْمُ الْقِيٰمَةِ تَشْفَعِيْنَ اَنْتِ فِي النِّسَآءِ وَاَنَا اَشْفَعُ فِي الرِّجَالِ جب روز قیامت ہوگا ای فاطمہ تو شفاعت
عورتون کی کرنا اور مین شفاعت مردون کی کرونگا جو مصیبت حسین سی روئی ہونگی اَخَذْنَا بِيَدِهٖ وَاَدْخَلْنَاهُ الْجَنَّةَ تو ہم اوسکا ہات
پکڑ کی داخل جنت کرین گی يَا فَاطِمَةُ كُلُّ عَيْنٍ بَاكِيَةٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا عَيْنٌ بَكَتْ عَلَى الْحُسَيْنِ
ای فاطمہ سب آنکھین روز قیامت کو روتی ہون گی مگر وہ آنکھ جو حسین کی مصیبت پر روئی ہو گی فَاِنَّهَا ضَاحِكَةٌ
مُسْتَبْشِرَةٌ بِنَعِيْمِ الْجَنَّةِ پس وہ آنکھ خندان ہوگی اور بشارت دی جاتی گی ساتھ نعیم جنت کی روی
اَنَّهٗ خَرَجَ النَّبِيُّ اِلَى الصَّلٰوةِ وَالْحُسَيْنُ مُتَعَلِّقٌ بِهٖ حدیث مین وارد ہوا ہی کہ ایک روز جناب

اور اوسپر حملہ آور تہا تا آنکہ جام شہادت نوش کیا اور گہوڑی سی گرا فذھبت امرأتہ تمسح الدم عن وجہہ
نہ وجہہ وہب دوڑی اور سر اپنی شوہر کا زانو پر رکہکر روتی تہی اور گرد و غبار پونچہتی تہی پس شمر لعین نی جو اوسی دیکہا تو اپنی غلام سے
کہا کہ جا کر اس عورت کو بہی قتل کر فضربہا بعمود کان معہ فشدخہا وقتلہا پس اوس شقی نی ایک گرز اوسکی
سر پر مارا کہ سر اوسکا شق ہو گیا اور وہ بہی شوہر کی ساتہہ راہی جنت ہوئی بحار مین مرقوم ہی کہ سر کو وہب کی عمر سعد نی کٹوا کر لشکر
حسینؑ کیطرف پہنکوا دیا اور وہب کی ماں نی وہ سر اوٹہا کر لشکر عمر سعد مین پہینک مارا فاصابت بہ رجلا فقتلتہ وہ سر
ایک شقی کی ایسا لگا کہ وہ واصل جہنم ہو گیا پہر اوس مخدرہ نی دو لعین عمود خیمہ سی قتل کیے یہ جرات اوسکی دیکہکر حضرت نے
فرمایا ارجعی یا ام وہب انت وابنک مع رسول اللہ پہر آ ای مادر وہب کہ تو اور وہب خدمت مین میرے
نانا رسول خدا کی ہو نگی یہ بشارت سنکی میدان سی کہتی ہوئی پہری الہی لا تقطع رجائی خدا وندا میری امید کو قطع نکرنا
حضرت نی فرمایا ای مادر وہب لا یقطع اللہ رجاءک خدا تیری امید کو قطع نکریگا سبحان اللہ کیا محبت حسین تہے

صلوات اللہ علی الحسین ولعنۃ اللہ علی قتلۃ الحسین روایت سیزدہم روایت
لوح و قلم پہر روایت خبر دینی رسول خدا کی جناب فاطمہ کو شہادت امام حسین
سی پہر سوار ہونا امام حسین کا پشت رسول خدا پر بیچ سجدی کی پہر شہادت
حضرت قاسم اور گریہ خواہر قاسم نعش قاسم پر خاتمہ گریہ سکینہ نعش امام پر

کتاب احسن الکبار مین روایت کی ہی کہ جب پروردگار عالم نی لوح و قلم کو خلق کیا قلم کو خطاب جناب باری کا ہوا کہ
لکہہ احوال جو کچہہ ہونی والا ہی قلم نی عرض کی ای خالق مجہی قدرت کہاں ہی احوال آیندہ لکہنی کی احوال تمام اشیا تجہپر
روشن ہی علم کو حکم ہوا کہ تو رفیق ہو قلم کا اور بتاتا جا فکان القلم یکتب بتعلیم العلم ما یجری فی الدنیا
من عدل الناس وظلمہم پس قلم بتعلیم علم لکہتا تہا جو دنیا مین عدل و ظلم ہونی والا تہا فلما بلغ الی حال
الحسین کتب کل ما یجری علیہ من امۃ جدہ پس جب حال جناب حسین پر پہنچا تمام حال لکہا جو ہونے
والا تہا اون حضرت پر بہت سی امت رسول خدا کی پہر قلم ٹہر گیا اور عرض کی پروردگار عالم سی کہ خداوندا کسی بشر پر
تیری مخلوقات سی یہہ ظلم و ستم نہو نگی جو حسین پر گذرین گی خدا وندا مین کمال اندوہناک ہوا اب مین اتنا امیدوار ہون
کہ جسطرح رفقای حسین اپنا سر نثار کرین گی میرا سر بہی اوس مظلوم کی رفاقت مین قطع ہوتا سو جب میری تضاعف
حسنات کا ہو فقضی اللہ حاجتہ فقطع راسہ دعا قلم کی قبول ہوئی اور قلم کا بہی سر کٹ گیا اور یہہ قاعدہ ہے
کہ جس چیز کا سر کاٹ ڈالین تو وہ ناقص ہو جاتی ہی مگر قلم کہ جب قط اوسکا تازہ دین زیادہ رواں ہوتا ہی اور جو کچہ
لکہتا ہی عوض سید البشر انہ قال من ذکر الحسین فخرج من عینیہ من الدموع مقدار جناح الذباب کا
نت ثوابہ علی اللہ جناب رسولخدا سی منقول ہی کہ فرمایا کہ جو شخص کہ میری فرزند حسین کی مصیبتوں کو یاد کری اور

لیی روتی تہی اور نعش میدان سی اوٹہا لاتی تہی حیف ہی پہر کرہم روتی سی ہی آنکہہ چراتین لوگون نی تو جانین اپنی نثار کین اور فرزند اپنی
فدا کیی یہان تک کہ عورتون نی فرزند اپنی نثار کیی کہ عورت کو نسبت مرد کی اولاد بہت عزیز ہوتی ہی چنانچہ جب بریر ہمدانی درجہ
شہادت سی فائز ہوی تو وہب بن عبد اللہ کلبی عازم جہاد ہوی اون کی مان اور زوجہ ہمراہ تہین فَقَالَتْ قُمْ يَا بُنَيَّ
فَانْصُرِ ابْنَ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ مادر وہب نی کہا اوٹہ ای فرزند اور مدد کر فرزند رسول خدا کی فَقَالَ اَفْعَلُ يَا اُمَّاهُ
وَلَا اُقَصِّرُ وہب بولی ای مان نصرت کرتا ہون مین اپنی نبی کی نواسی کی اور ہرگز قصور نہین کرونگا یہ کہکی خدمت شاہ کم
سپاہ مین حاضر ہوکر رخصت ہوی اور میدان مین آکر رجز پڑہنی لگی اور لعینون کی مقابلہ مین مشغول ہوی فَلَمْ يَزَلْ يُقَاتِلُ
حَتّٰى قَتَلَ مِنْهُمْ جَمَاعَةً پس یہان تک لڑی کہ اوس یکہ و تنہا نی ایک جماعت کثیر کو واصل جہنم کیا فَرَجَعَ اِلٰى
اُمِّهِ وَامْرَاَتِهِ فَوَقَفَ عَلَيْهِمَا فَقَالَ پس وہب یاور حسین میدان سی پہری اور خدمت مین مادر اور زوجہ کی آئے
اور ان سی عرض کی يَا اُمَّاهُ اَرَضِيْتِ ای امان راضی ہوتین تم مجہسی فَقَالَتْ مَا رَضِيْتُ اَوْ تُقْتَلَ بَيْنَ يَدَيِ
الْحُسَيْنِ وہ عاشق اہلبیت فرزند فاطمہ بولی ہرگز مین راضی نہون گی جب تک تو حسین بن علی پر قربان ہوکر اونکی سامنے
مارا نجائیگا فَقَالَتِ امْرَاَتُهُ بِاللّٰهِ لَا تَفْجَعْنِيْ فِيْ نَفْسِكَ زوجہ وہب نی کہا ای وہب واسطی خدا کی تو مجہی
اپنی غم مین اندوہناک نکر اور وہب ویندار پکاری يَا بُنَيَّ لَا تَقْبَلْ قَوْلَهَا وَارْجِعْ فَقَاتِلْ بَيْنَ يَدَيِ ابْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ
ای فرزند اسکی قول کو قبول نکرنا کہ عورتین ناقص العقل ہوتی ہین پہر جا اور لڑ روبرو حسین فرزند رسول الثقلین کی اور جان
نثاری کر کہ یہی وقت جان نثاری کا ہی فَيَكُوْنُ غَدًا فِي الْقِيَامَةِ شَفِيْعًا لَكَ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ پس وہ جناب
روز قیامت کو خدا کی سامنی تیری شفاعت خواہون گی یہ سنکی وہ دلاور پہر دریای حرب مین غوطہ زن ہوا حَتّٰى
قَتَلَ تِسْعَةَ عَشَرَ فَارِسًا وَاثْنَيْ عَشَرَ رَاجِلًا تا آنکہ اونیس سوار اور بارہ پیادی پہر واصل جہنم کیی ثُمَّ قُطِعَتْ
يَدَاهُ اسی طرح وہ بزرگ لڑ رہا تہا کہ ایک شقی نی تلوار اوسکی داہنی ہاتہہ پر ماری کہ ہاتہہ اوسکا کٹگیا پہر بائین ہاتہہ پر
تلوار ماری کہ وہ بہی ہاتہہ کٹگیا فَاَخَذَتْ اُمُّهُ عَمُوْدًا اَقْبَلَتْ نَحْوَهُ وَقَالَتْ مادر وہب نی جو یہ حال دیکہا
ایک عمود خیمہ ہاتہہ مین لیکر دوڑی اور کہتی تہی بیٹی سی فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ قَاتِلْ دُوْنَ الطَّيِّبِيْنَ قربان ہون
مان باپ میری ای فرزند منہہ جہا دسی نہپیرنا لڑی جا اور جان فدا کر فرزند زہرا پر سی وہب نی کہا کہ ای امان تم پہر جاؤ
طرف اہلبیت اطہار کی فَاَبَتْ وَقَالَتْ لَنْ اَعُوْدَ اَوْ اَمُوْتَ مَعَكَ پس انکار کرکی بولی مین ہرگز نہ پہرونگی
مین بہی تیری ساتہہ جان اپنی فرزند رسول پر سی نثار کرونگی فَقَالَ الْحُسَيْنُ جُزِيْتُمْ مِنْ اَهْلِ بَيْتٍ خَيْرًا جناب
امام حسین نی یہ جانفشانی اور خوش اعتقادی دیکہکر فرمایا کہ خدا تمہین جزای خیر دی اہلبیت کی جانب سی کہ نصرت اہلبیت
مین کوئی بات اوٹہا نہین رکہی اِرْجِعِيْ اِلَى النِّسَاءِ رَحِمَكِ اللّٰهُ ای زن صالحہ پہر جا خیمہ اہلبیت کو خدا
تجہپر رحم کری فَانْصَرَفَتْ وَجَعَلَ يُقَاتِلُ حَتّٰى قُتِلَ حکم حضرت سنکی وہ پہری اور وہب نی منہہ جہاد سی نپہیرا

جب حسین کو آتی دیکھتی تو چھاتی سی لگا کی بوسی لیتی تھی اور فرماتی تھی فَدَيْتُ مَنْ فَدَيْتُهُ بِابْنِي اِبْرَاهِيْم
قربان ہوں میں اپنی حسین پر سی کہ جس پر میں نی اپنا بیٹا ابراہیم نثار کیا غرض سنّی محبت رسول خدا جو امام حسین سی تھی اب اپنی
اپنا مرتبہ کہ رسول خدا انسی کیسی محبت رکھتی تھی کہ حضرت ام سلمہ زوجہ رسول خدا نی روایت کی ہی کہ حضرت میری گھر میں نماز
پڑھتی تھی کہ حسنین کھیلتی تشریف لای داہنی طرف حسن اور بائیں طرف حسین بیٹھ گئی جب حضرت نماز سی فارغ ہوی حسن کو
زانوی راست پر اور حسین کو زانوی چپ پر بٹھا لیا وَجَعَلَ يُقَبِّلُ هٰذَا مَرَّةً وَهٰذَا اُخْرٰى اور کبھی حسین کی بوسی لیتی تھی
اور کبھی حسن کی کہ ناگاہ جبرئیل نازل ہوی اور بولی ای حضرت آپ بہت حسنین کو دوست رکھتی ہیں فَقَالَ كَيْفَ
لَا اُحِبُّهُمَا وَهُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا وَقُرَّتَا عَيْنِي حضرت نی فرمایا ای جبرئیل کیونکر انہیں دوست نہ رکھوں
کہ یہ دونوں گل بوستان زندگانی ہیں میری اور روشنی چشم میری ہیں تب جبرئیل بولی کہ یا حضرت تم تو انہیں ایسا
دوست رکھتی ہو وَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَهُمَا بِاَمْرٍ فَاصْطَبِرْ لَهٗ اور خدا نی انکی باب میں حکم کیا ہی آپ
قضای الہی پر صبر کرنا فَقَالَ وَمَا هُوَ يَا اَخِي جَبْرَئِيلُ پس حضرت نی حیران ہوکی پوچھا کیا ہی وہ حکم ای اخی
جبرئیل فَقَالَ قَدْ حَكَمَ عَلٰى هٰذَا الْغَنِيِّ الْحَسَنِ بِمَوْتٍ مَسْمُومًا جبرئیل بولی اشارہ کرکی امام حسن کیطرف
کہ اسکی حق میں یہ حکم ہوا ہی کہ یہ نواسا تمہارا تو زہر دغا سی شہید ہووی اور وقت وفات رنگ اوسکا سبز ہوجای
وَعَلٰى هٰذَا الْغَنِيِّ الْحُسَيْنِ بِمَوْتٍ مَذْبُوحًا اور یہ نواسا تمہارا یعنی حسین ذبح کیا جای اور ریش مبارک
اوسکی خون سی رنگین کی جای یہ سنکی رسول خدا اس شدت سی روی کہ ریش مبارک آنسوؤں سی تر ہوگئی جبرئیل یہ حال
حضرت کا دیکھ کی بولی کہ دعا پیغمبروں کی مقبول ہی فَاِنْ شِئْتَ كَانَتْ دَعْوَتُكَ مُسْتَجَابَةً لِوَلَدَيْكَ
پس اگر چاہو تو دعا تمہاری قبول ہو اور فرزند تمہاری اس مصیبت سی بچ جائیں وَاِنْ شِئْتَ كَانَتْ مُصِيْبَتُهُمَا
ذَخِيْرَةً فِيْ شَفَاعَتِكَ لِلْعُصَاةِ مِنْ اُمَّتِكَ اور اگر چاہو تو مصیبت تمہاری نواسوں کی ذخیرہ تمہاری امت
گنہگار کی شفاعت کی لئی ہو اور تاج شفاعت تمہاری سر پر ہو اور اپنی امت کی گناہگار و نکو بخشاؤ تم کہو جس میں خوشی
حضرت کی جو مرضی تھی حضرت بولی ای جبرئیل میں راضی ہوں حکم خدا پر میری بھی وہی مرضی ہی جو مرضی میری خالق کی
ہی وَقَدْ اَحْبَبْتُ اَنْ تَكُوْنَ دَعْوَتِي ذَخِيْرَةً لِشَفَاعَتِي فِي الْعُصَاةِ مِنْ اُمَّتِي ای جبرئیل میں اسکو
دوست رکھتا ہوں کہ یہ پیاری نواسی میری بلاؤں میں مبتلا ہوں حسن زہر سی شہید ہو حسین پیاسا ذبح کیا جای لیکن
میری شفاعت گناہگاران امت کی حق میں قبول ہو اور وہ بخشی جائیں اور خدا ان دونوں کی حق میں جو چاہی
حکم کری پس ای حضرات شیعہ رو و تاوس فرزند رسول مقبول پر کہ جو تمہاری لئی ایسی بلاؤں میں مبتلا ہوا تصور کیجئی کہ
تین دن کی تو پیاس تھی اور دھوپ کی وہ شدت کہ اگر دانہ زمین پر گرتا تو بریان ہو جاتا اور علاوہ اسکی خندق خیمہ میں
آگ روشن اور ننھی ننھی بچی بھی العطش العطش کا شور مچاتی تھی اور اس حال میں جو افسوس کرتا تھا حضرت اسکی

روز عاشورا مصائب اپنے آقا کے سنکے اسقدر بیتاب ہوکے رویا اور سر کو اپنے زمین پر دے مارا کہ تخمہ سر اوسکا پھٹ گیا
اور خون اوس سے جاری ہوا اور وہ بیہوش ہوگیا اور اوسی بیہوشی میں قضا کر گیا فَرَاٰہُ فِی اللَّیْلَۃِ عِنْدَ الْحُسَیْنِؑ
وَیَقُوْلُ پس لوگون نے اوسی رات کو اوسے خواب میں دیکھا کہ وہ مومن خدمت جناب امام حسین میں حاضر ہے اور خوش ہو ہو کے
کہتا ہے نَجَّانِیَ اللّٰہُ بِحُبِّ الْحُسَیْنِؑ خدا نے مجھے بخشا ہے محبت حسین ابن علی کی صدقے سے بحار الانوار میں جناب
امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جناب رسولخدا ایک دن نماز کو تشریف لائے اور جناب امام حسین کو
گود میں لیتے تھے وہ جناب نہایت صغیر تھے حضرت اونہیں پاس بٹھا کے نماز میں مشغول ہوئے اور تکبیر نماز کہی پس جناب
امام حسین نے بھی چاہا کہ اللّٰہ اکبر کہیں مگر صاف نہ کہہ سکے جناب رسول خدا نے دوبارہ تکبیر کہی پھر جناب امام حسین نے
بھی چاہا کہ تکبیر کہیں مگر صاف نہ کہہ سکے تا آنکہ جناب رسولخدا نے چھ دفعہ تکبیر بخاطر جناب امام حسینؑ کہی یہانتک کہ جب ساتوین
بار جناب رسول خدا نے تکبیر کہی تو جناب امام مظلوم نے صاف زبان اقدس سے اللّٰہ اکبر فرمایا جناب صادقؑ فرماتے ہین
اسی سبب سے چھ تکبیرین قبل نماز سنت ہوئے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کُنْتُ عِنْدَ النَّبِیِّ وَعَلٰی فَخِذِہِ
الْاَیْسَرِ ابْنُہٗ اِبْرَاہِیْمُ وَعَلَی الْاَیْمَنِ الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ ابن عباس سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہین کہ مین
خدمت رسول خدا مین حاضر تھا بائین زانو پر تو بیٹا حضرت کا ابراہیم تشریف رکھتا تھا اور داہنی زانو پر حسین ابن علی بیٹھے تھے
وَہُوَ یُقَبِّلُ ہٰذَا مَرَّۃً وَہٰذَا اُخْرٰی اور وہ جناب کبھی حسین کی بوسے لیتے تھے اور کبھی شاہزادے ابراہیم کے
بوسے لیتے تھے کہ وہ ایک ہی بیٹا تھا جناب رسولخدا کا کہ ناگاہ جبرئیل وحی خدا لیکے نازل ہوئے اور عرض کی کہ پروردگار عالم
نے بعد سلام کے فرمایا ہے لَسْتُ اَجْمَعُہُمَا فَافْدِ اَحَدَہُمَا بِصَاحِبِہٖ اے حبیب ہمارے ہم مصلحت و مناسب نہین
جانتے کہ یہ دو فرزند تمہارے پاس رہین یا حسین کو ابراہیم پر فدا کرو یا ابراہیم کو حسین پر فَنَظَرَ النَّبِیُّ اِلٰی اِبْرَاہِیْمَ
وَبَکٰی وَنَظَرَ اِلَی الْحُسَیْنِ وَبَکٰی پس اوسوقت حضرت نے ابراہیم کو دیکھا اور روئے اور حسین کو دیکھا اور روئے پھر
فرمایا اِنَّ اِبْرَاہِیْمَ اُمُّہٗ اَمَۃٌ وَمَتٰی مَاتَ لَمْ یَحْزَنْ عَلَیْہِ غَیْرِیْ کہ مادر ابراہیم تو ماریہ قبطیہ ہے
اگر اسکی قبض روح ہوگی تو سوا میرے کسیکو اوس کا غم نہوگا وَاُمُّ الْحُسَیْنِ فَاطِمَۃُ وَاَبُوْہُ عَلِیٌّ ابْنُ عَمِّیْ
وَلَحْمِیْ وَدَمِیْ اور ماں حسین کی تو فاطمہ پارہ جگر میری ہے اور باپ حسین کا علی ابن عم میرا ہے اور گویا میرا گوشت
و خون ہے وَمَتٰی مَاتَ الْحُسَیْنُ حَزِنَتِ ابْنَتِیْ وَابْنُ عَمِّیْ وَحَزِنْتُ اَنَا اور اگر حسین کی لئے یہ حادثہ
ہوگا تو محزون ہوگی بیٹی میری اور ابن عم میرا اور غمگین ہون گا مین کہ مین اوسے نہایت دوست رکھتا ہون یَا
جِبْرَئِیْلُ یُقْبَضُ اِبْرَاہِیْمُ فَدَیْتُہٗ لِلْحُسَیْنِ اے جبرئیل عرض کر خدا سے کہ مین اپنے بیٹے ابراہیم کو تصدق
کیا فرزند میرے حسین پر پس قبض روح ابراہیم ہوا ابن عباس کہتے ہین کہ تیسرے روز ابراہیم نے دنیا سے رحلت کے
فَکَانَ النَّبِیُّ اِذَا رَاٰی الْحُسَیْنَ مُقْبِلًا قَبَّلَہٗ وَضَمَّہٗ اِلٰی صَدْرِہٖ وَقَالَ پس اکثر رسولخدا

سینہ اور راحت جان رسول خدا ہین تتمعو علیٌّ وفاطمة ولداہ + فھل تعلمون له من نظیر علی
ابن ابیطالب جنکی یہ بندہ گار ہین اور فاطمہ زہرا اونکی مادر مطہر ہین ای گروہ کوفہ آیا میری آقا کا نظیر و مانند
طلعة مثل شمس الضحی + له غرة مثل بدر منیر + آقا میرا مثل خورشید درخشان ہی اور پیشانی اوسکی
مانند چودہوین رات کی چاند کی ہی وقاتل قتالا شدیدا یہ کہکی مشغول جنگ ہوا جو نابکار اوسکی مقابل ہوتا تہا تو وہ
وسی فی الفور واصل جہنم کرتا تہا از خود بہی وہ عاشق حسین بہت زخمی ہوا وعطش عطشا شدیدا اور پیاس نے
اوسپر غلبہ کیا فرجع وجاء الی الحسین وقال پس وہ پہرا اور آیا خدمت امام حسینؑ مین اور عرض کی یا مولا شدت سے
سی ہلاک ہوتا ہون حضرت نی فرمایا مرحبا یا ترکی وکثرہ ویا الکوثر مرحبا ای ترکی خوش ہوکہ تو قریب جام کوثر
سیراب ہوتا ہی فسر بذلك وانكب علی اقدام الامام یقبلھما وذھب الی القتال پس بشارت کوثر سنکی نہایت
خوش ہوا اور حضرت کی پاؤن پر گرکی بوسی لینی لگا پہر راہی میدان ہوا اور مشغول جنگ ہوا تا آنکہ بہت سی لعین اوسپر ٹوٹ
پڑی روہ گہوڑی سی گرا فقال یا ابا عبد الله ادرکنی پس پکارا ای ابا عبد اللہ اپنی غلام کی خبر لو کہ جان اپنی آپکی
فدا کی پس حضرت اوسکی آواز سنکی بیتابانہ دوڑی اور نعش اوسکی خیمہ مین اوٹہالای فوضع راسه علی فخذه وكان علی
ابن الحسین عند راسه حضرت نی نعش کو زمین پر لٹایا اور از راہ شفقت سر اوسکا اپنی زانوی مبارک پر رکہا اور رخسار مبارک اپنا
رخسار پر اوس غلام ترکی کی رکہی روتی تہی اور امام زین العابدین اوسکی سرہانی بیٹہی روتی تہی ففتح الترکی عینیه
ونظر ذلك جب اوسنی خوشبوی گل بوستان امامت کی سونگہی آنکہین کہولدین اور یہ عنایت فرزند زہرا کی اپنی حال پر
دیکہی کہ سر زانوی مبارک پر رکہی بی اختیار روتی ہین اور جناب سید الساجدین سرہانی بیٹہی روتی ہین اوسوقت روح طیب
اوسکی مارے خوشی کی گلشن جنت کو پرواز کر گئی اب زیادہ رونی اور خاک اوڑانیکا مقام ہی کہ جسکی غلام کی لئی حضرت
اس بیقراری سی روتی تہی اوس بیمار کو ظالمون نی فرش بیماری پر سی کہینچا اور کہتی تہی ملعون اقتلوه علی فراشه
قتل کرو اوس بیمار کو اسکی فرش پر کیا حال ہوا ہوگا جناب امام حسینؑ کا سبب اونکی فرزند بیمار کی سوجی ہوئی پاؤن مین بہاری زنجیر
پہنائی گئی ہوگی اور گلی مین طوق اور پیادہ پا وسی لئی جاتی تہی جیسی فرش سی اوٹہنا محال تہا اللھم العن علی اعداء
النبي وعترته روایت دوازدہم فضائل بکا پہر احوال تکبیر کہنی جناب امام حسینؑ کا
پہر فدا کرنا ابراہیم کا امام حسین پر پہر فدا کرنا امام حسین کا امت پر پہر شہادت وہب
شیخ فرید اور مرید اوسکا نظام الدین کہ دونون سنی صوفی مشہور ہین لیکن اون دونون نی نقل کی ہی کان فی البغداد
رجل جلیل لیستمع مصائب الحسین ویبکی کہ ایک شخص مومن عاشق جناب امام حسین نہایت جلیل
بغداد مین تہا اور ہمیشہ وہ دن رات مصائب جناب امام حسین سنکی رویا کرتا تہا خصوصا ماہ محرم مین فبکی
راس علی الارض حتی سال الدم منه ثم غشی علیه ومضی کہا ایک سال

پر سہنہ نکرتی تہی اور خلفا کی دوست تہی اور ہین بڑا کہتی تہی اس سی اونکی رسائی حوض کوثر تک نہوگی غرض کیون حضرات کیا
مقام ہوتی اور خاک ورانکا ہی جسکا با ساقی کوثر یون ہو ستونکو پانی پلاتی اوسکا وہ فرزند کہ جو زبان رسولخدا چوس کے
پلاتا تہا تین دن مع بچون پیاسا رہی اور وہ جسم شبیر کہ جسکو فاطمہ زہرا اپنی سینی سی جدا کرتی تہی اور فرشتی اوسپر آنکہین
ملتی تہی تیر و شمشیر سی فگار تہا اور خون بہاتا تہا اور لاکہون منافقین کی چڑہائی تہی مگر قربان اون جان نثارون کی جو اس وقت
جانین اپنی قدم حضرت پر قربان کرتی تہی کیا عاشق حسین تہی رُوِيَ اَنَّهُ لَمَّا اشْتَدَّ الْقِتَالُ يَوْمَ عَاشُورَ جَاءَ
الْعَبْدُ التُّرْكِيُّ اِلَى الْحُسَيْنِ وَكَانَ حَافِظًا لِكِتَابِ اللّٰهِ فَاسْتَاْذَنَ مِنْهُ چنانچہ روایت مین وارد
ہوا ہی جب کہ روز عاشورا بازار قتال گرم ہوا تو ایک غلام ترکی صاحب جمال حافظ قران جناب امام حسین کی خدمت
مین آیا اور عرض کی ای دل و جان فاطمہ زہرا اور ای نور چشم رسولخدا آج مجہی یہ نظر آتا ہی کہ ہماری لشکر مین سی کوئی متنفس
جیتا نہ بچیگا امیدوار ہون کہ اس غلام کو اجازت میدان دیجئی کہ جان ناچیز اپنی آپ پر سی نثار کرون فَاَبَى الْحُسَيْنُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ حضرت نی فرمایا کہ ای ترکی مینی تجہی فرزندونکی طرح پالا ہی کیونکر مین تجہی اجازت مرنی کی دون اور مینی
تجہی اپنی فرزند زین العابدین کو دیا ہی وہ تیرا مختار ہی فَجَاءَ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ پس آیا وہ غلام
ترکی خدمت جناب امام زین العابدین علیہ السلام مین وَكَانَ مَرِيْضًا فَاسْتَاْذَنَ مِنْهُ اور وہ جناب نہایت علیل
بستر بیماری پر پڑی تہی عرض کی غلام نی ای مولا میری ای آقا میری مینی اجازت حرب اپنی سید مظلوم سی چاہی تہی
اونہون نی فرمایا کہ تیری رخصت مین اختیار سید الساجدین کو ہی پس یہ غلام آپ سی امیدوار ہی کہ اسی اجازت میدان دیجئی
تا جان اپنی آپ کی پدر تشنہ کام کی قدمون پر نثار کرون قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنْتَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللّٰهِ فَافْعَلْ مَا
تُرِيْدُ حضرت نی فرمایا کہ ای ترکی جو تیرا حال ہی کہ تو عازم شہادت ہوا اور ہمین مرض نی سعادت شہادت سی باز رکہا
مگر مینی تجہی براہ خدا مین آزاد کیا جو تیرا جی چاہی وہ کر پس وہ ترکی سلام رخصت کر کی متوجہ خیمہ اہل حرم ہوا و حد
مین جناب زینب و ام کلثوم کی اور باقی اہلبیت کی عرض کی يَا اَهْلَ بَيْتِ النُّبُوَّةِ اِعْفُوْنِيْ مَا قَصَّرْتُ
مِنْ خِدْمَتِكُمْ ای اہلبیت رسولخدا یہ غلام تمسی رخصت کو آیا ہی جو تقصیرات کہ اس غلام سی ہوئی ہون اوسی
معاف فرمائی اور امیدوار ہون کہ روز قیامت کو اپنی اس غلام کو نہ بہولئی گا پس اہلبیت اطہار نی رونا شروع کیا کیا
غلام نوازی ہی پہر آیا وہ خدمت امام مظلوم مین اور عرض کی اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ سلام ہو تمہاری ای
فرزند رسولخدا حضرت نی فرمایا وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ وَنَحْنُ خَلْفَكَ تجہپر بہی سلام ہو حسین کا
ای ترکی چل تو مین بہی آتا ہون پیچہی تیری اور جناب امام زین العابدین نی پردہ خیمہ کا اوٹہوا دیا کہ شجاعت اپنی غلام
کی دیکہون کہ کیونکر لڑتا ہی راوی کہتا ہی کہ مین لشکر عمر سعد مین تہا کہ یہ شعر رجز مین اوس ترکی نی پڑہی **شعر**
حُسَيْنٌ اَمِيْرِيْ وَنِعْمَ الْاَمِيْرُ ؛ سُرُوْرُ فُؤَادِ الْبَشِيْرِ النَّذِيْرِ + حسین میری آقا اور امیر ہین کہ وہ

دُمُوعِهٖ سُقِطَتْ فِی جَهَنَّمَ لَاَطْفَاَتْ حَرَّهَا پس جسکی اشک ہمارا حال سنکی رخساری پر روان ہون
تو اون آنسو دنکا یہ رتبہ ہی کہ ایک قطرہ آتش جہنم پر ڈال دیا جای گا تو حرارت آتش افسردہ ہو جائیگی وَاِنَّ الْمُوجَعَ قَلْبُهٗ
لَنَا لَیَفْرَحُ یَوْمَ یَرَانَا عِنْدَ مَوْتِهٖ ای مسمع جسکا دل دردناک ہوگا ہماری لیی وہ شاد و فرحناک ہوگا جب قریب وفات
ہمین دیکھی کہ ہم اوسکی مدد کو آئی ہونگی فَرْحَةً لَاتَزَالُ تِلْكَ الْفَرْحَةُ مِنْ قَلْبِهٖ وہ فرحت اور سرور اوسی ہوگا کہ
اوسکی دل سی زائل نہوگا حَتّٰی یَرِدَ عَلَیْنَا الْحَوْضَ تا آنکہ وہ وارد ہوگا ہماری پاس حوض کوثر پر وَاِنَّ الْکَوْثَرَ لَیَفْرَحُ
بِمُحِبِّنَا اِذَا وَرَدَ عَلَیْهِ اور بتحقیق چشمہ کوثر کمال مسرور ہوگا ہماری دوست کی آنی سی اور انواع انواع کی طعام
بہشت کا مزہ اوس سی ہماری دوستون کو حاصل ہوگا وہان سی اور کہین جانیکو جی نچاہی گا ای مسمع جو اوسمین سی ایک
جام پی لَمْ یَظْمَأْ وَلَمْ یَشْقَ بَعْدَهَا اَبَدًا تو کبھی تشنہ نہوگا اور کسیطرح کی مشقت نہ اوٹہائیگا وَهُوَ فِیْ بَرْدِ الْکَافُوْرِ
وَرِیْحِ الْمِسْكِ اور کوثر سرد ہی مثل کافور کی اور خوشبو ہی مشک سی وَاَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ اور شیرین تر ہی شہد سے
وَاَلْیَنُ مِنَ الزُّبْدِ وَاَصْفٰی مِنَ الدَّمْعِ اور نرم تر ہی مسکہ سی اور صفا تر ہی اشک چشم سی وَاَزْکٰی مِنَ الْعَنْبَرِ اور
پاکیزہ تر ہی عنبر سی نکلا ہی نہر تسنیم سی اور جاتا ہی نہرہای جنت کو تجری علٰی رَضْرَاضِ الدُّرِّ وَالْیَاقُوْتِ نہرون میں
بہشت کی بجای سنگریزہ موتی اور یاقوت ہین فِیْهِ مِنَ الْاَقْدَاحِ اَکْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَآءِ حوض کوثر پر پیالے
اسقدر ہونگی کہ شمار مین ستارہای آسمان سی زیادہ ہونگی یُوْجَدُ رِیْحُهٗ مِنْ مَسِیْرَةِ اَلْفِ عَامٍ اور خوشبو اوسکی ہزار
برس کی راہ تک پہونچیگی اور وہ سونی اور چاندی کی ہونگی اور انواع و اقسام کی جواہر اونمین نصب ہونگی جو دوست ہمارا
اون مین پانی پیگا وہ خوشبو سونگہی گا ای مسمع تو بہی اون مین ہوگا جو سیراب ہونگی کوثر سی وَمَا مِنْ عَیْنٍ بَکَتْ لَنَا
اِلَّا نُعِّمَتْ بِالنَّظَرِ اِلَی الْکَوْثَرِ اور کوئی آنکہ ایسی نہوگی کہ روئی ہوگی ہماری مصیبت پر مگر مسرور ہوگی کوثر کی دیکہنے
سی وَاِنَّ الشَّارِبَ مِنْهُ مِمَّنْ اَحَبَّنَا اور سب شیعہ ہماری اوس پانی سی سیراب ہونگی اور سوا اونکی کسیکو اک قطرہ
نملی گا اور جناب امیر المومنینؑ کوثر پر کہڑی ہونگی وَفِیْ یَدِهٖ عَصًا مِنْ عَوْسَجٍ یُحَطِّمُ بِهَا اَعْدَاءَنَا اور
ایک عصا ہی بادام تلخ حضرت کی ہاتہہ مین ہوگا کہ دشمنونکو حوض کوثر سی ہٹاتی ہونگی فَیَقُوْلُ اِنْطَلِقْ اِلٰی اِمَامِكَ
حضرت فرمائینگی کہ جا اپنی امام پاس جسکی تو دنیا مین اپنا امام و پیشوا جانتا تہا فَیَقُوْلُ تَبَرَّءَ مِنِّی الْاِمَامُ الَّذِیْ تَذْکُرُهٗ
وہ ناپاک کہی گا کہ وہ مجہسی آج بیزار ہین حضرت فرمائینگی جا اوس کی پاس کہ وہ تیری شفاعت کری فَیَقُوْلُ لَیْسَ لِیْ
شَفِیْعٌ وَاَهْلِكُ عَطَشًا وہ کہی گا کوئی میرا شفیع نہین ہی اور پیاس مجہی ہلاک کرتی ہی حضرت فرمائینگی زَادَكَ
اللّٰهُ ظَمَاءً خدا تیری پیاس کو زیادہ کری جیسا تونی ہماری حق کو دنیا مین نہ پہچانا اونی نی عرض کی یا حضرت اوس
شیعی کی حوض تک رسائی کیونکر ہوگی اور سوا اسکی اور کیونکر نجا سکین گی حضرت نی فرمایا کہ یہہ دنیا مین گناہون سے
پرہیز کرتا تہا اور جب ہمارا ذکر ہوتا تہا تو ہمکو برا نہ کہتا تہا مگر خلفای جور کو دوست رکہتا تہا اور دشمن ہماری گناہو

امام زین العابدین ہین عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّہٗ قَالَ کُلُّ الْجَزَعِ وَالْبُکَاءِ مَکْرُوْہٌ سِوَی الْجَزَعِ وَ
الْبُکَاءِ عَلَی الْحُسَیْنِ جناب صادق علیہ السلام نی فرمایا سب رونا اور بیقراری کرنا مکروہ ہی مگر رونا اور بیقراری کرنا
حال حسین مظلوم پر کہ یہ مشتمل ثواب عظیم کا ہی وَقَالَ مَنْ ذُکِرْنَا عِنْدَہٗ فَفَاضَتْ مِنْ عَیْنَیْہِ وَلَوْ مِثْلَ جَنَاحِ الذُّبَابَۃِ
اور فرمایا جسکی سامنی ہمارا ذکر مصائب ہوا اور اوسکی آنکھون سی آنسو برابر پر مگس باہر آئی غَفَرَ اللّٰہُ ذُنُوْبَہٗ وَلَوْ کَانَتْ
مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ تو خدای کریم تمام گناہ اوسکی بخشتا ہی اگرچہ برابر کف دریا ہون اور مسمع بن عبد الملک نی جناب صادق
علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ ایکدن حضرت نی مجہسی پوچہا ای مسمع تو اہل عراق سی ہی زیارت امام حسین کو بہی جاتا ہے
فَقُلْتُ لَا اَنَا رَجُلٌ مِّنْ اَہْلِ الْبَصْرَۃِ یعنی عرض کی یا مولا مین عراق مین نہین رہتا مین بصری کا رہنی والا
ہون اور میری پاس کہہ ناصبی ہوا خواہ خلیفہ رہتی ہین اس سبب سی مین زیارت سی محروم رہتا ہون قَالَ اَتَذْکُرُ
مَا صُنِعَ بِہٖ قُلْتُ بَلٰی حضرت نی فرمایا آیا یاد بہی کرتا ہی تو جو اونپر مصائب ہوی ہین عرض کی مینی ہان قَالَ فَتَجْزَعُ
قُلْتُ اِیْ وَاللّٰہِ حضرت نی ارشاد کیا پہر تو روتا بہی ہی عرض کی مینی قسم ہی خدا کی مین روتا ہون وَاَسْتَعْبِرُ لِذٰلِکَ
حَتّٰی یَرٰی اَہْلِیْ اَثَرَ ذٰلِکَ عَلَیَّ اور روتا ہون مین مصائب حضرت پر تا آنکہ عیال میری حزن مجہہ مین پاتی ہین
اور آب و طعام مجہی ناگوار ہو جاتا ہی اور غم و اندوہ میری چہرہ پر معلوم ہوتا ہی قَالَ رَحِمَ اللّٰہُ دَمْعَکَ اَمَا
اَنَّکَ مِنَ الَّذِیْنَ یُعَدُّوْنَ فِیْ اَہْلِ الْجَزَعِ لَنَا حضرت نی فرمایا خدا رحم کری تیری رونی پر ای مسمع تو شمار کیا
جائیگا رونی والون مین ہماری حال پر وَالَّذِیْنَ یَفْرَحُوْنَ لِفَرَحِنَا وَیَحْزَنُوْنَ لِحُزْنِنَا وَیَخَافُوْنَ لِخَوْفِنَا وَیَاْمَنُوْنَ اِذَا اٰمِنَّا
اور شمار کیا جائیگا اون لوگون مین جو خوش ہوتی ہین ہماری خوشی سی اور خائف ہوتی ہین ہماری خوف سی اور امن
مین ہوتی ہین ہماری امن سی اَمَا اِنَّکَ سَتَرٰی عِنْدَ مَوْتِکَ حُضُوْرَ اٰبَائِیْ لَکَ ای مسمع قریب ہی کہ تیری
وقت موت کی آبا طاہرین ہماری حاضر ہونگی وَوَصِیَّتَہُمْ مَلَکَ الْمَوْتِ بِکَ اور سفارش کرینگی تیری ملک الموت
سی وَمَا یَلْقَوْنَکَ مِنَ الْبِشَارَۃِ مَا تَقَرُّ بِہٖ عَیْنُکَ اور تجہی ایسی بشارت دینگی کہ آنکہین تیری روشن ہونگی
فَمَلَکُ الْمَوْتِ اَرَقُّ عَلَیْکَ وَاَشَدُّ رَحْمَۃً لَّکَ مِنَ الْاُمِّ الشَّفِیْقَۃِ عَلٰی وَلَدِہَا پس ملک الموت تجہپر زیادہ
مہربان ہوگا مادر شفیقہ سی اوپر فرزند اپنی کی ثُمَّ اسْتَعْبَرَ وَاسْتَعْبَرْتُ مَعَہٗ پہر حضرت رونی لگی حضرت کو روتا
دیکہہ کی مین بہی رونی لگا پس فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ فَضَّلَنَا عَلٰی خَلْقِہٖ بِالرَّحْمَۃِ وَخَصَّنَا اَہْلَ الْبَیْتِ
حمد کرتا ہون مین اوس خدا کی جسنی فضیلت دی ہمکو سب خلق پر اپنی رحمت سی اور مخصوص کیا ہم اہلبیت کو یا مسمع
اِنَّ الْاَرْضَ وَالسَّمَاءَ تَبْکِیْ مُنْذُ قُتِلَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ رَحْمَۃً لَّنَا ای مسمع آج تک زمین و آسمان روتی ہین
ہم پر از راہ ترحم کی جب سی امیر المومنین شہید ہوی ہین وَمَا رَقَاَتْ دُمُوْعُ الْمَلٰٓئِکَۃِ مُنْذُ قُتِلْنَا اور جب سی
ہم اہلبیت شہید ہوی ہین رونا فرشتون کا ساکن نہین ہوا فَاِذَا اَسَالَ دُمُوْعَہٗ عَلٰی خَدِّہٖ فَلَوْ اَنَّ قَطْرَۃً مِّنْ

بلکہ اگر جانتا ہین کہ قتل کیا جاؤن گا اور پہر زندہ کیا جاؤن گا اور پہر قتل کیا جاؤن گا اور جلا دیا جاؤن گا ستر بار تو بہی ہین آپ سے
جدا نہوتا قربان اون کی وفاداری کی پس اسیطرح سب نی جواب دیا یہان تک کہ جب صبح کو جون غلام وفادار و سعادتمند نے
رخصت جنگ حضرت سے چاہی تو حضرت نی پہر اوسی سمجہایا اور فرمایا اَنْتَ فِیْ اِذْنٍ مِنِّیْ فَاِنَّمَا تَبِعْتَنَا طَلَبًا
لِلْعَافِيَةِ فَلَا تَبْتَلِ بِطَرِيْقَتِنَا اے جون مینی تجہی رخصت کیا پس تو ہماری ساتہہ آیا تہا طلب کو کہ نعمتہای دنیا سے متنعم ہووے
جون ہم اس بلا مین گہر گئی جیسا کہ تو بہی دیکہتا ہی کہ پانی تک دو دن سے نہین پایا پس تو اس بلا مین مبتلا ہو مثل ہمارے
پس قربان جون کی سنئی کیا جواب دیتا ہی فَقَالَ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَنَا فِی الرَّخَاءِ اَلْحَسُ قِصَاعَكُمْ عرض کے
اوسنے اے فرزند رسولخدا یہ کیا فرماتی ہین آپ یا حضرت یہ غلام حضرت کی بدولت کاسہای نعمت چاٹ چاٹ کر پلا ہی اور ابہی وقت
حضرت کی ساتہہ اوقات اپنی بفراغت و آسودگی بسر کی ہی وَفِی الشِّدَّةِ اَخْذُلُكُمْ حیف ہی جون پر کہ وقت شدت کے
حضرت کو چہوڑ جاوی اور جان ناچیز اپنی فرزند رسول خدا سے عزیز کری وَاللّٰهِ اِنَّ رِيْحِیْ لَمُنْتِنٌ وَّاِنَّ حَسَبِیْ لَلَئِيْمٌ
وَلَوْنِیْ لَاَسْوَدُ یا ابن رسول اللہ آپ نہین چاہتی کہ یہ غلام بدبو بد حسب تباہ و بد روی سیاہ شہید ہو وَاللّٰهِ
لَا اُفَارِقُكُمْ یا حضرت قسم ہی خدا کی یہ غلام حضرت سے جدا نہو گا حَتّٰى يَخْتَلِطَ هٰذَا الدَّمُ الْاَسْوَدُ مَعَ دِمَائِكُمْ
تا آنکہ ملاؤن گا خون سیاہ اپنا آپ کی خونہای طیب و نورانی سے غرض حضرت نی ناچار اوس سعادتمند کو رخصت کیا اور آیا میدان
شہادت مین اور یہ اشعار رجز مین پڑہنی لگا **شعر** كَيْفَ تَرَى الْكُفَّارُ ضَرْبَ الْاَسْوَدِ * بِالسَّيْفِ
ضَرْبًا عَنْ بَنِىْ مُحَمَّدٍ * آج دیکہین گی کفار جنگ غلام حبشی کی کہ کیسی تلوارین مارتا ہی فرزندان رسولخدا کی جانب سے
شعر اَذُبُّ عَنْهُمْ بِاللِّسَانِ وَالْيَدِ * اَرْجُوْ بِهِ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْمَوْرِدِ * دفع کرون گا شر کو فرزند رسولخدا سے
اپنی ہاتہہ اور زبان سے اور عوض مین اسکی امیدوار ہون خدا سے کہ داخل جنت کری مجہی ثُمَّ قَاتَلَ فَقُتِلَ پہر لڑنی لگا
اون لعینون سے آخر شربت شہادت جام سعادت سے پیا پس دیکہی غلام پروری جناب امام حسین علیہ السلام کی کہ بیتابانہ
نعش جون پر تشریف لائے فَوَقَفَ عَلَيْهِ الْحُسَيْنُ وَقَالَ پس حضرت جا کر نعش جون پر کہڑی ہوی اور دستہای مبارک
دعا کی لئی اوٹہا کر فرمایا اَللّٰهُمَّ بَيِّضْ وَجْهَهٗ وَطَيِّبْ رِيْحَهٗ وَعَرِّفْ بَدَنَهٗ وَبَيْنَ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ خداوندا میری جون کا منہہ تو سفید کر اور بو کو اوسکی خوشبو کر اور جون مین اور آل محمد مین جدائی مت ڈال جناب
امام زین العابدین علیہ السلام نی فرمایا جب اہل قریہ دفن کرنی لگی تو بعد دس روز کی نعش جون کو پایا تو چہرہ اوسکا روشن تہا
اور بوئی مشک و عنبر اوس سے آتی تہی سبحان اللہ کیا کیا جان نثار حضرتنکو خدا نی عطا فرمائی تہی کہ اون پر حضرت صاحب الامر
زیارت سایر شہدا مین فرماتی ہین اَلسَّلَامُ عَلٰى جُوْنٍ مَوْلٰى اَبِیْ ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ سلام میرا ہو جون غلام
ابوذر غفاری پر مقام غور ہی کہ یہ مرتبہ غلام حضرت کا ہوا کہ معصوم سلام کرین اَللّٰهُمَّ الْعَنْ قَتَلَةَ الْحُسَيْنِ

روایت یازدہم ثواب گریہ از مسمع پہر احوال شہادت ترکی اور خاتمہ مصیبت

له الفتنة لعنك الله ولعن امانك پس شمر یا صاحبزادون نی لعنت خدا کی تجپر ای شمر اور تیری امان دینی پر اتو منا
وابن رسول الله لا امان له ای شقی ہمین تو رعایت قرابت سی امان دیتا ہی اور فرزند رسول کو امان نہین دیتا پس
شمر لعین بدین نادم ہو کی پہر گیا اور عمر سعد وقت نماز عصر فوج شیطانی کو پکارا یا خیل الله ارکبوا ارکب الناس
ای لشکر خدا سوار ہو پس سوار ہوی سب شقی اور پسر سعد قتل فرزند رسول خدا پر چلی تو جناب امام حسین نی اپنی درمیان جناب عباس
علمدار کو بہیجا کہ پوچہو کیون آتی ہو فاتاہم وقال لہم ما بدا لکم وما تریدون پس حضرت عباس تشریف لیگئی اور
پوچہا ای شریرو کیا ارادہ ہی تمہارا اور کیون آتی ہو قالوا قد جاء امر الامیر ان نعرض علیکم ان تنزلوا علی حکمه
او نناجزکم وہ لعین بولی کہ حکم ہمارے امیر کا یہ ہی کہ اگر بیعت قبول کرو تو خیر ورنہ تمسی لڑینگی جناب عباس خدمت مین حضرت کے
پہری اور شقاوت اون ملعونون کی حضرت سی عرض کی فقال الحسین ارجع الیہم فان استطعت ان تؤخرهم
الی غدوة پس جناب امام حسین نی فرمایا پہر جاؤ ای بہائی اور اگر ہو سکی تو صبح پر لڑائی ٹہراؤ لعلنا نصلی اللیل
وندعوه ونستغفره کہ آج کی رات ہم عبادت خدا مین اور نماز اور دعا و استغفار مین بسر کرلین تب یہ سنکر جناب عباس
گئی اور قوم اشقیا سی فرمایا کہ فرزند رسول خدا ایک رات کی مہلت مانگتا ہی فابوا من ذلک اون ملعونون نی کہا ہر گز ہم مہلت
ایک رات کی نہ دینگی اسیوقت لڑینگی فقال عمرو بن الحجاج والله لو کان من الترک والدیلم وسالونا هذا
ما کان لنا ان نمنعهم پس عمرو بن الحجاج بولا اگر کافر ترک و دیلم ایسی سوال کرتا تو تجہی لازم تہا ای شمر کہ ایسا جواب صاف دیتا
وابن رسول الله یلتمس التاخیر وانت لا تنظرہم حیف کہ فرزند رسول خدا ایک شب کی مہلت مانگی اور تو نہ دی تو وقت
عمر سعد نی مہلت ایک شب کی مجبوری دی پس جب دن گذرا تو قریب شام حضرت نی سب اصحاب باوفا کو جمع کیا اور بعد حمد وثنا
الہی کی فرمایا کہ نہین جانتا ہون کوئی اصحاب وفادار تر اپنی اصحاب سی اور نہ کوئی اہلبیت پاکیزہ زیادہ اپنی اہلبیت سی فجزاکم
الله عنی خیرا پس خدا تمہین جزای خیر دی میری جانب سی ولقد نزل بی ما ترون فانی قد اذنت لکم
فانطلقوا جمیعا فی حل اور دوستو میری نازل ہوئی ہی مجہپر وہ بلا کہ تم ہی دیکہتی ہو پس مینی تم سب کو رخصت کیا
جاؤ تم اور میری ایتی یاد نہو پس یہ قوم جفاکار میری ہی در پی ہین اور دشمن ہین ولو ظفروا بی لذهلوا عن طلب
غیری اور جب مجہی قتل کرینگی تو پہر گرد در پی تمہاری نہ ہونگی پس یہ سنکی جناب عباس اور برادران حضرت اور اہلبیت و
اصحاب متفق ہو کر بولی لا ارانا الله ذلک ابدا خدا نہین وہ وقت نہ دکہائی کہ ای سید وآقا ہماری تم شہید
ہو اور ہم دیکہین ہم آپ پر سی تصدق ہونگی اور جانین اپنی نثار کرینگی پہر مسلم بن عوسجہ نی عرض کی یا ابن رسول الله
آیا ہم آپکو چہوڑ دینگی اور آپ سی جدا ہوئی تو خدا کو کیا جواب دینگی نہ واللہ یہ نہو گا بلکہ نیزی اور تلوارین مارینگی دشمنان حسین کی
جبتک کہ قبضہ رہیگا ہاتہ مین ہماری لو لم یکن معی سلاح اقاتلهم به لقذفتهم بالحجارة اگر ہتیار
بہی ولسی لڑنیکو باقی نہ رہیگا تو پتہرون سی ماروں گا مگر آپ سی جدا نہوں گا تاکہ خدا جانی کہ ہمنی حفاظت کی ذریت رسول کی

بلکہ اگر جانتا ہین کہ قتل کیا جاؤن گا اور پہر زندہ کیا جاؤن گا اور پہر قتل کیا جاؤن گا اور جلا دیا جاؤن گا ستر بار تو بہی ہین آپ سے
جدا ہنوتا قربان اون کی وفاداری کی پس اسیطرح سب نی جودِ بدیا یہان تک کہ جب صبح کو جون غلام وفادار وسعادتمند نے
رخصت جنگ حضرت سے چاہی تو حضرت نی پہر اوسی سمجہایا اور فرمایا اَنْتَ فِی اِذْنٍ مِنِّیْ فَاِنَّمَا تَبِعْتَنَا طَلَبًا
لِلْعَافِيَةِ فَلَا تَبْتَلِ بِطَرِیْقَتِنَا اے جون مینی تجہی رخصت کیا پس تو ہماری ساتہہ آیا تہا طلب کو کہ نعمتہای دنیا سی متنعم ہووے
جون ہم اس بلامین گہر گئی جیسا کہ تو بہی دیکہتا ہی کہ پانی تک دو دن سی نہین پایا پس تو اس بلامین نہ مبتلا ہو مثل ہمارے
پس قربان جون کی سینی کیا جواب دیتا ہی فَقَالَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللهِ اَنَا فِی الرَّخَاءِ اَلْحَسُّ قِصَاعَکُمْ عرض کے
اوسنی ای فرزند رسولخدا یہ کیا فرماتی ہین آپ یا حضرت یہ غلام حضرت کی بدولت کاسہای نعمت چاٹ چاٹ کر پلا ہی اور اچہی وقت
حضرت کی ساتہہ اوقات اپنی بفراغت و آسودگی بسر کی ہی وَفِی الشِّدَّةِ اَخْذُلُکُمْ حیف ہی جون پر کہ وقت شدت کے
حضرت کو چہوڑ جاوی اور جان ناچیز اپنی فرزند رسول خدا سی عزیز کری وَاللهِ اِنَّ رِیْحِیْ لَمُنْتِنٌ وَاِنَّ حَسَبِیْ لَلَئِیْمٌ
وَلَوْنِیْ لَاَسْوَدُ یا ابن رسول اللہ آپ نہین چاہتی کہ یہ غلام بابن بوی بد وحسب تباہ وبروی سیاہ شہید ہو وَاللهِ
لَا اُفَارِقُکُمْ یا حضرت قسم ہی خدا کی یہ غلام حضرت سی جدا ہنوگا حَتّٰی یَخْتَلِطَ هٰذَا الدَّمُ الْاَسْوَدُ مَعَ دِمَائِکُمْ
تا آنکہ ملاؤن گا خون سیاہ اپنا آپ کی خونہای طیب ونورانی سی غرض حضرت نی ناچار اوس سعادتمند کو رخصت کیا اور آیا میدان
شہادت مین اور یہ اشعار رجز مین پڑہنی لگا **شعر** کَیْفَ تَرَی الْکُفَّارُ ضَرْبَ الْاَسْوَدِ + بِالسَّیْفِ
ضَرْبًا عَنْ بَنِیْ مُحَمَّدٍ + آج دیکہین گی کفار جنگ غلام حبشی کی کیسی تلوارین مارتا ہی فرزندان رسولخدا کی جانب سے
شعر اَذُبُّ عَنْهُمْ بِاللِّسَانِ وَالْیَدِ + اَرْجُوْا بِهِ الْجَنَّةَ یَوْمَ الْمَوْرِدِ + دفع کرون گا شر کو فرزند رسولخدا سنے
اپنی ہاتہہ اور زبان سی اور عوض مین اسکی امیدوار ہون خدا سی کہ داخل جنت کری مجہی ثُمَّ قَاتَلَ فَقُتِلَ پہر لڑنی لگا
اون لعینون سی آخر شربت شہادت جام سعادت سی پیا پس دیکہی غلام پروری جناب امام حسین علیہ السلام کی کہ بنا بانہ
نعش جون پر تشریف لای فَوَقَفَ عَلَیْهِ الْحُسَیْنُ وَقَالَ پس حضرت جا کر نعش ان کہڑی ہوی اور دستہای مبارک
دعا کی لیی اوٹہا کر فرمایا اَللّٰهُمَّ بَیِّضْ وَجْهَهٗ وَطَیِّبْ رِیْحَهٗ وَعَرِّفْ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ
وَاٰلِهٖ خداوندا میری جون کا منہہ تو سفید کر اور بو کو اوسکی خوشبو کر اور جون مین اور آل محمد مین جدائی مت ڈال جناب
امام زین العابدین علیہ السلام نی فرمایا جب اہل قریہ دفن کرنی لگی تو بعد دس روز کی نعش جون کو پایا تو چہرہ اوسکا روشن تہا
اور بوی مشک وعنبر اوس سی آتی تہی سبحان اللہ کیا جان نثار حضرتکو خدائی عطا فرماتی تہی کہ اون پر حضرت صاحب الزمان
زیارت سائر شہدا مین فرماتی ہین اَلسَّلَامُ عَلٰی جُوْنٍ مَوْلٰی اَبِیْ ذَرٍّ الْغِفَارِیْ سلام میرا ہو جو جون غلام
ابو ذر غفاری پر مقام غور ہی کہ یہ مرتبہ غلام حضرت کا ہوا کہ معصوم سلام کرین اَللّٰهُمَّ الْعَنْ قَتَلَةَ الْحُسَیْنِ
روایت یازدہم ثواب گریہ از مسمع پہر احوال شہادت ترکی اور خاتمہ مصیبت

لَہٗ اَلْفِتْنَۃُ لَعَنَکَ اللّٰہُ وَلَعَنَ اَمَانَکَ پس فرمایا صاحبزادون نی لعنت خدا کی تجپر ای شمر اور تیری امان دینی پر اَتُؤْمِنُنَا
وَابْنُ رَسُوْلِ اللّٰہِ لَا اَمَانَ لَہٗ ای شقی ہمین تو رعایت قرابت سی امان دیتا ہی اور فرزند رسول کو امان نہین دیتا پس
شمر لعین ہدین نادم ہوکی پھر گیا اور عمر سعد وقت نماز عصر فوج شیطانی کو پکارا یَا خَیْلَ اللّٰہِ ارْکَبُوْا اَوْ رَکِبَ النَّاسُ
ای لشکر خدا سوار ہو پس سوار ہوی سب شقی او ر سعد قتل فرزند رسول خدا کو چلی تو جناب امام حسین نی اپنی درمیان جناب عباس
علمدار کو بہیجا کہ پوچھو کیون آتی ہو فَاَتَاہُمْ وَقَالَ لَہُمْ مَا بَدَا لَکُمْ وَمَا تُرِیْدُوْنَ پس حضرت عباس تشریف لیگئی اور
پوچھا ای بشیر ہو کیا ارادہ ہی تمارا اور کیون آتی ہو قَالُوْا قَدْ جَاءَ اَمْرُ الْاَمِیْرِ اَنْ نَعْرِضَ عَلَیْکُمْ اَنْ تَنْزِلُوْا عَلٰی حُکْمِہٖ
اَوْ نُنَاجِزَکُمْ وہ لعین بولی کہ حکم ہمارے امیر کا یہ ہی کہ اگر بیعت قبول کرو تو خیر و گرنہ تم سی لڑینگی جناب عباس خدمت مین حضرت کی
پہرآی او ر شقاوت اون لعینون کی حضرت سی عرض کی فَقَالَ الْحُسَیْنُ ارْجِعْ اِلَیْہِمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ تُؤَخِّرُہُمْ
اِلٰی غُدْوَۃٍ پس جناب امام حسین نی فرمایا پہر جاؤ ای بہائی اور اگر ہوسکی تو صبح پر لڑائی ٹہراؤ لَعَلَّنَا نُصَلِّیْ اللَّیْلَ
وَنَدْعُوْہُ وَنَسْتَغْفِرُہٗ کہ آج کی رات ہم عبادت خدا مین اور نماز اور دعا و استغفار مین بسر کرلین تب یہ سنکر جناب عباس
گئی اور قوم اشقیا سی فرمایا کہ فرزند رسول خدا ایکرات کی مہلت مانگتا ہی فَاَبَوْا مِنْ ذٰلِکَ اون لعینون نی کہا ہرگز ہم مہلت
ایکرات کی نہ دینگی اسیوقت لڑینگی فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْحَجَّاجِ وَاللّٰہِ لَوْ کَانَ مِنَ التُّرْکِ وَالدَّیْلَمِ وَسَاَلُوْنَا ھٰذَا
مَا کَانَ لَکَ اَنْ تَمْنَعَہُمْ پس عمر بن الحجاج بولا اگر کافر ترک و دیلم بہی سوال کرتا تو تجہی لازم نتہا ای شمر کہ ایسا جواب صاف دیتا
وَابْنُ رَسُوْلِ اللّٰہِ یَلْتَمِسُ التَّاخِیْرَ وَاَنْتَ لَا تَنْظُرُ حیف کہ فرزند رسول خدا ایک شب کی مہلت مانگی اور تو نہ دی تب
عمر سعد نی مہلت ایک شب کی مجبوری دی پس جب دن گذرا تو قریب شام حضرت نی سب اصحاب باوفا کو جمع کیا اور بعد حمد و ثنای
الٰہی کی فرمایا کہ نہین جانتا مین کوئی اصحاب وفادار تر اپنی اصحاب سی اور نہ کوئی اہلبیت پاکیزہ زیادہ اپنی اہلبیت سی فَجَزَاکُمُ
اللّٰہُ عَنِّیْ خَیْرًا پس خدا تمہین جزای خیر دی میری جانب سی وَلَقَدْ نَزَلَ بِیْ مَا تَرَوْنَ فَاِنِّیْ قَدْ اَذِنْتُ لَکُمْ
فَانْطَلِقُوْا جَمِیْعًا فِیْ حِلٍّ اور دوستو میری نازل ہوئی ہی مجہپر وہ بلا کہ تم بہی دیکہتی ہو پس مینی تم سبکو رخصت کیا
جاؤ تم اور میری لئی جان دو نہین یہ قوم جفاکار میری ہی در پی ہین اور دشمن ہین وَلَوْ ظَفِرُوْا بِیْ لَذَہَلُوْا عَنْ طَلَبِ
غَیْرِیْ اور جب یہ مجہی قتل کرینگی تو پہر گردن پی تمہاری نہ ہونگی پس یہ سنکی جناب عباس اور برادران حضرت اور اہلبیت و
اصحاب متفق ہوکر بولی لَا اَرَانَا اللّٰہُ ذٰلِکَ اَبَدًا خدا ہمین وہ وقت نہ دکہائی کہ ای سید و آقا ہماری تم شہید
ہو اور ہم دیکہین ہم آپ پر سبی تصدق ہون گی اور جانین اپنی نثار کرینگی پہر مسلم بن عوسجہ نی عرض کی یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ
آیا ہم آپکو چہوڑ دینگی اور آپ سی جدا ہوی تو خدا کو کیا جواب دینگی سو واللہ یہ نہوگا بلکہ نیزی اور تلوارین مارینگی دشمنان حسین کی
جبتک کہ قبضہ رہیگا ہاتہہ مین ہمارے وَلَوْ لَمْ یَکُنْ مَعِیْ سِلَاحٌ اُقَاتِلُہُمْ بِہٖ لَقَذَفْتُہُمْ بِالْحِجَارَۃِ اگر ہتیار
بہی دلسی نرہینگی باقی نرہیگا تو پتہرون سی مارونگا مگر آپ سی جدا نہونگا تا کہ خدا جانی کہ ہمنی حفاظت کی ذریت رسول کی

شہید ہونگی اور گویا دیکھتا ہوں اوس وقت لشکرگاہ اور خیمہ گاہ اوس فرزند کا اور وہ زمین پاک کہ جہاں قبر اسکی بنیگی
جناب سیدہ نے عرض کی کہ وہ مقام کہاں ہے قال موضع یقال لہا کربلا حضرت نے فرمایا ای فاطمہ ایک مقام ہے
کہ نام اوسکا کربلا ہے وھی دار کرب و بلاء علینا و علی الائمۃ اور وہ زمین پاک باعث اندوہ و عناء ہے
ہم اہلبیت کی لیے قالت یا ابت فیقتل جناب فاطمہ نے عرض کی ای بابا کیا قتل کیا جاویگا میرا حسین قال نعم
وما قتل قتلہ احد قبلہ ولا بعدہ حضرت نے فرمایا ای فاطمہ حسین تیرا شہید ہوگا اور ایسی مظلومی سے
شہید ہوگا کہ کوئی اس مظلومی سے دنیا میں قتل نہوا ہوگا وتبکیہ السموات والارضون والملئکۃ و
الوحش والحیتان فی البحار والجبال اس بیکسی سے شہید ہوگا فرزند تیرا کہ روئینگی اوسی آسمان و زمین اور ملائکہ
اور جانور وحشی اور ماہیاں دریا اور پہاڑ ولو یؤذن لہا ما بقی علی الارض متنفس اور اگر اذن پاتے
یہ نچھوڑتی روی زمین پر ایک متنفس کو فقالت انا للہ و بکت پس جناب فاطمہ نے انا للہ و انا الیہ راجعون کہکر بے اختیار
حال حسین پر رونے لگیں جناب رسول خدا نے فرمایا ای فاطمہ کیا تم راضی نہیں ہو ان یکون ابوک یاتونہ و یسئلونہ
الشفاعۃ یہ کہ عوض میں شہادت حسین کی تاج شفاعت امت عاصی کا خدا تمہاری باپ کی سر پر رکھی اور کیا نہیں راضی
ہو کہ جب خلق تشنہ ہو تو ساقی کوثر شوہر تمہارا افلیسقی عنہ اولیاءہ و یذود عنہ اعداءہ پس پلائی علی
کوثر سی اپنی دوستوں کو اور دور کری دشمنوں کو آیا نہیں راضی ہو تم اسپر کہ ملائکہ تمہاری منتظر حکم کھڑی ہیں
اسیطرح جب حضرت نے بہت سی کلمی فرمائی تو جناب فاطمہ نے عرض کی یا ابت سلمت و رضیت
و توکلت علی اللہ ای بابا جو یہ ثواب ہی اور دوست میری روز قیامت بخشینگی تو میں راضی ہوئی پس جناب رسول خدا
نے آنسو جناب فاطمہ کی پونچھی اور پیشانی پر شفقت سی ہاتھ پھیرا اور فرمایا انا و بعلک و انت و ابناک و شیعتک
فی مکان تقر عیناک و تفرح قلبک میں اور شوہر تیرا اور تم اور حسنین اور شیعہ تیری سب ایک مکان میں
ہونگی کہ اون کی دیکھنی سی آنکھیں تیری ای فاطمہ روشن اور دل تیرا خنک ہوگا پس خوشا حال غلامان جناب سیدہ کا
خدا ہم سبکو اونکی غلامی میں محشور کری پس روح حضرات خاک اہلبیت رسالت پر کہ ہمیں سوار و نیکی کوئی خدمت نہیں ہے
افسوس کہ ہم اوس سی ہی آنکھیں چرائیں غلام صادق وہ تھی کہ جنہوں نی جان و مال اپنی نثار کیے اب سنیئی احوال وفادار
اصحاب جناب امام حسین کہ عجب وفادار اور صاحب شجاعت تھی اور ایسی رفاقت کی حضرت سی کہ دین کی عزت
رکھہ لی چنانچہ جب امام حسین نرغہ اشقیا میں گھر گئی اور راہ چارہ مسدود ہو گئی اور پانی حضرت پر بند ہوا تو شمر لعین حضرت
کی لشکر کی سامنی آیا فقال این بنو اختنا اور پکارا کہاں ہیں میری بہن کی بیٹی پس عباس و جعفر و عبداللہ و عثمان
فرزندان جناب امیر سامنی آئی فقال انتم یا بنی اختی آمنون پس شمر لعین بولا کہ تمہاری ماں میری قبیلی سے
مجھی تاسف آتا ہی تیرا پس تمہیں میں نی امان دی رفاقت حسین سی ہاتھ اوٹھاو کہ انکی رفاقت میں قتل ہوگی فقال

پیرون سی ٹپکتا تھا پس دیکھی اونسی چند جانور کہ زیر شاخہای درخت سایہ مین بیٹھی ذکر آب و دانہ کا کرتی تھی یہ جانور
خون آلود اونسی بولا ویلکم اشتغلون بالملاهی والحسین فی ارض کربلاء فی هذا الحر ملقی علی
الرمضاء ای ہو تم کہ سایہ مین بیٹھی ذکر آب و دانہ کرتی ہو اور حسین فرزند رسول خدا اس گرمی مین زمین گرم کربلا بیچ
پڑا ہی یہ سنکر سب جانور اوڑی اور چلی روتی ہوی سوی کربلا پس ہماری سید و آقا کو اس شکل سی دیکھا ملقا علی الرمضاء جثته
بلا راس ولا غسل ولا کفن کہ وہ جناب بیچ زمین گرم بےغسل و کفن پڑی ہین تب ان جانورون نی یہ حال
حضرت کا دیکھا تصایحن ولطخن علی دمہ تمرغن عن بینہ تو ایک شور نوحہ و شیون کا بلند کیا اور اپ کو
خون مین گرا دیا اور لوٹنی لگی اور فریاد کرتی تھی افسوس ہزار افسوس کہ حیوانات کا یہ حال ہو اور انسان یہ سلوک کرین
خدا لعنت کری اوس گروہ پر کہ جنہون نی امام دو جہان کو پیاسا ذبح کیا روایت دہم فضائل جناب امام حسین
اور انصار آن حضرت اور خبر شہادت از فرمودہ رسول خدا بہر شہادت جون موالی
ابوذر غفاری رحمۃ اللہ علیہ مین کتاب امالی مین حذیفہ یمانی سی منقول ہی قال رأیت النبی آخذا بید
الحسین بن علی وھو یقول حذیفہ کہتی ہین کہ دیکھا مینی رسول خدا کو کہ ہاتھ حسین بن علی کا پکڑی فرماتی تھی
ایہا الناس ہذا الحسین بن علی فاعرفوہ یعنی ای گروہ مردم یہ حسین پسر علی ہی اسی پہچانو فو الذی
نفسی بیدہ انہ لفی الجنۃ ومحبیہ فی الجنۃ ومحبی محبیہ فی الجنۃ پس مجھی قسم ہی اوس خالق کی کہ جسنی
مجھی پیدا کیا ہی اور جان میری اوسکی قبضہ قدرت مین ہی کہ یہ فرزند میرا اہل بہشت ہی اور جو کوئی اسی دوست رکھی
وہ بھی اہل جنت ہی اور جو اوسکی دوستونکو دوست رکھیگا وہ بھی اہل بہشت سی ہیگا اور ابن قولویہ نی بسند معتبر حضرت
صادق سی بھی روایت کی ہی کہ فرمایا کان الحسین مع امہ تحملہ فاخذہ النبی وقال ایکروز جناب فاطمہ امام
حسین کو گود مین لی تھین پس جناب رسول خدا نی انکی گود سی اپنی گود مین لیا اور فرمایا لعن اللہ قاتلک ولعن اللہ
سالبک واہلک اللہ المتوازرین علیک وحکم اللہ بینی وبین من اعان علیک ای حسین
خدا لعنت کری تیری قاتل پر اور لعنت کری اون لعینون پر کہ جو بعد شہادت تجھی برہنہ کرین اور خدا لعنت کری انپر
جو اعانت کری تیری قتل پر اور خدا حکم کری درمیان میری اور اونکی جو یاری کرین تیری قاتلون کی قالت فاطمۃ
یا ابت ای شیء تقول جناب فاطمہ یہ خبر وحشت اثر سنکر پریشان ہوکی بولین ای بابا یہ میری حسین کی حق مین کیا
کہتی ہو حضرت نی فرمایا ای بیٹی میری ذکرت ما یصیبہ بعدی وبعدک من الاذی والظلم والغدر
ای فاطمہ یاد آئی مجھی وہ ظلم و غدر اور آزار جو بعد میری اور بعد تیری اسی امت کی ہاتھ سی پہنچینگی وھو یومئذ فی
رھط کانہم نجوم السماء یتہادون الی القتل اور یہ فرزند میرا اوسدن درمیان ایک گروہ کی ہوگا
اپنی اصحاب کرام سی کہ مانند ستارہ ہای آسمان کی نور اونکی پیشانی سی درخشان ہوگا اور نہایت اشتیاق سی آگی کافت مین

لڑوں گا تم ہی اوس بزرگوار کی جانب سی اور تمہاری قتل سی مجہی مشتاق افسوس نہوں گا اوسی کہتا ہی کہ ایک لعین یزید
بن ابی سفیان قبیلہ بنی تمیم سی تہا جب حضرت حر شرفیاب خدمت امام ہوئی تہی تو وہ کہتا تہا اَمَا وَاللّٰہِ لَوْ لَحِقْتُہٗ
لَاَتْبَعْتُہُ السِّنَانَ قسم ہی خدا کی اگر حر میری سامنی آتا اور مجہسی ملاقات ہوتی تو نیزہ اپنا حر کی سینی پر مارتا جب حر سی لڑائی
شروع ہوئی اور خون جسم شریف حر سی جاری تہا حصین لعین نی کہا کہ ای یزید ھٰذَا الْحُرُّ الَّذِیْ کُنْتَ تَتَمَنَّاہُ
یہ حر ہی جسکی مارنیکی تو آرزو کرتا تہا پس وہ شقی غیرت میں آکی نکلا اور مقابل حر کی ہوکی لڑائی لڑا حر نی آن واحد میں اوسکو
واصل جہنم کیا وَقَتَلَ اَرْبَعِیْنَ فَارِسًا وَرَاجِلًا اور سوا اوسکی چالیس سوار اور پیادی مارتن تنہا حر نی مار ہی اور اوس
ہی لڑتی تہی حَتّٰی اُرْتُثَّ فَرَسُہٗ وَبَقِیَ رَاجِلًا وَیَقُوْلُ جب وہ لعین جنگ حر سی نہایت تنگ ہوئی تو اونکی گھوڑی
پی کیا یعنی پاؤں کاٹی اوسوقت حر پیادہ ہوکی لڑنی لگی اور یہ کہتی تہی **شعر** اِنِّیْ اَنَا الْحُرُّ وَنَجْلُ الْحُرِّ ÷ اَشْجَعُ
مِنْ ذِیْ لِبَدٍ ھِزَبْرٍ ÷ میں ہوں آزاد و فرزند آزاد اور شجاعت میں شیر نر سی زیادہ ہوں **شعر**
لَسْتُ بِالْجَبَانِ عِنْدَ الْکَرِّ ÷ لٰکِنَّنِی الْوَقَّافُ عِنْدَ الْفَرِّ ÷ اور نامرد نہیں وقت جنگ اور ثابت قدم
ہوں پس یوں ہی لڑتا تہا وہ لاور کہ ہزاروں لعین ٹوٹ پڑی اور اوس عاشق مظلوم کربلا کو شہید کیا
فَحَمَلَہٗ اَصْحَابُ الْحُسَیْنِ حَتّٰی وَضَعُوْہُ بَیْنَ یَدَیِ الْحُسَیْنِ پس رفقای امام دوڑی اور جسد کو
اوٹہا لای اور سامنی حضرت کی رکہدیا اور بعض روایات سی ثابت ہوتا ہی کہ حضرت خود نعش حر پر جناب دوڑی
اور ماتم حر میں ہشکل نبی لی یہ شعر کہی **شعر** لَنِعْمَ الْحُرُّ حُرُّ ابْنِ الرِّیَاحِیْ ÷ صَبُوْرٌ عِنْدَ مُخْتَلَفِ
الرِّمَاحِ ÷ آہ کیا نیک بندہ آزاد خدا تہا حر بن ریاحی اور بڑا صابر تہا میدان میں جب نیزوں کی
چلتی تہی **شعر** فَنِعْمَ الْحُرُّ اِذْ نَادٰی حُسَیْنًا ÷ فَجَادَ بِنَفْسِہٖ عِنْدَ الصَّبَاحِ ÷ خوشا
نصیب حر کی جب پکارا حسین فرزند رسول الثقلین کو کہ یا اباعبداللہ یہ حر قربان ہوا تو حضرت خود نعش حر پر دوڑی
گئی **شعر** فَیَا رَبِّیْ اَضِفْہُ فِی الْجِنَانِ ÷ وَزَوِّجْہُ مَعَ الْحُوْرِ الْمِلَاحِ ÷ ای خداوند میری یہ تو خود بیاب
ودانہ تہی اور تین دن سی پانی بہی نہیں ملا ہم کچہہ حر کی خدمت نکر سکی اب تو اسکی عوض میں حر کی بہشت کو جنت میں
اور حوران بہشت سی تزویج کر اور جناب امام حسین قریب حر مٹہی روتی تہی فَجَعَلَ یَمْسَحُ وَجْہَہٗ وَیَقُوْلُ
حر کی شفقت سی ہاتہہ پہیرتی تہی اور گرد و غبار چہرہ حر کا پونچہتی تہی اور وہ یوں فرماتی تہی اَنْتَ الْحُرُّ کَمَا سَمَّتْکَ اُمُّکَ
اچہی تو آزاد ہی جیسا تیری ماں نی نام تیرا رکہا تہا وَاَنْتَ الْحُرُّ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اور تو آزاد ہی دنیا
افسوس صد افسوس حر کی نعش پر تو حضرت رونیکو تشریف لائی اور حضرت کی نعش پہ کوئی رونیوالا نتہا
حضرت بچا اور جسم حضرت کا خون میں رنگا گرم پر لوٹتا تہا اور لاکہوں لعینوں میں کسیکو ترس آتا گرداب
میں ندکور ہی کہ اوسوقت ایک جانور سفید آیا اور نوحہ کرشیوں کرکی خون حضرت میں لوٹ کی اڑا

کٹی جاوین اور جلا دیا جاؤن لیکن حسین بن علی کی رفاقت سی ہاتھہ نہ اوٹھاؤن گا ثُمَّ ضَرَبَ فَرَسَهُ نَحْوَ الْحُسَيْنِ
وَقَالَ پس یہ کہکی جانب امام حسین علیہ السلام گھوڑا دوڑایا اور خدمت مین حضرت کی آکر عرض کی جُعِلْتُ فِدَاكَ
يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَنَا الَّذِیْ حَبَسْتُكَ عَنِ الرُّجُوْعِ وَجَعْجَعْتُ بِكَ فِیْ هٰذَا الْمَكَانِ قربان مین ای فرزند
رسولخدا مین وہ تقصیروار ہون کہ آپ کو اور طرف جانیسی مانع ہوا اور بیابان لایا کمال مجھی ندامت ہی اور مین یہ نجانتا تہا کہ یہ
اشقیا آپ سی ایسی بدسلوکی کرینگی وَاَنَا وَاللّٰهِ تَائِبٌ اِلَى اللّٰهِ مِمَّا صَنَعْتُ واللہ مین توبہ کرتا ہون اَفَتَرٰی لِیْ مِنْ
ذٰلِكَ تَوْبَةً ای حضرت میری توبہ قبول ہوگی قَالَ نَعَمْ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْكَ حضرت نی فرمایا ہان تیری توبہ خدا
قبول کریگا پس یہ بشارت سنکی حرنی عرض کی یا حضرت آپ مجہی اجازت حرب دیجیی فَقَالَ لَهُ الْحُسَيْنُ يَا حُرُّ اَنَا اَسْتَحْيِیْ
مِنْكَ لِاَنَّكَ ضَيْفِیْ حضرت نی یہ سنکر فرمایا ای حر مجہی تجہسی شرم آتی ہی کہ تجہی مرنیکی اجازت دون کہ تو تو مہمان میرا ہی پس
حرنی عرض کی کہ پہلی غلام چاہتا ہی کہ ان لعینون پر حجت تمام کری حضرت نی فرمایا کہ جو چاہو وہ کرے پس آیا وہ دلاور مقابل لشکر
اشرار کی اور فرمایا يَا اَهْلَ الْكُوْفَةِ ثَكِلَتْكُمْ اُمَّهَاتُكُمْ ای کوفیو مائین تمہاری تمہاری غم مین بیٹہین دَعَوْتُمْ هٰذَا
الْعَبْدَ الصَّالِحَ حَتّٰی اِذَا اَتَاكُمْ ثُمَّ عَدَوْتُمْ عَلَيْهِ لِتَقْتُلُوْهُ ای بیحیاؤ بلایا تمنی اس بندہ صالح فرزند رسول کو جب
وہ آیا تو تم اوس سی پہر گئی ہو اور اوسی قتل کیا چاہتی ہو وَاَخَذْتُمْ بِكَظْمِهِ وَاَحَطْتُمْ بِهِ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ فَمَنَعْتُمُوْهُ مِنَ
التَّوَجُّهِ اِلٰى بِلَادِ اللّٰهِ فَصَارَ كَالْاَسِيْرِ اور راہین چاروں کی بند کین اور کسطرح تم اون حضرت کو جانی
دیتی ہو اور اوسی ایسا مجبور کیا ہی کہ وہ جناب تمہاری ظلم سی مانند قیدیون کی ہوگیا ہی وَمَنَعْتُمُوْهُ وَاَهْلَهُ عَنْ
مَاءِ الْفُرَاتِ الْجَارِیْ اور روک دیا تمنی اون حضرت اور اونکی ننہی ننہی بچون کو پانی نہین دیا ہی اس پانی فرات
تَشْرَبُهُ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰی وَالْمَجُوْسُ وَتَمَرَّغُ فِيْهِ خَنَازِيْرُ السَّوَادِ ہزار افسوس ای بیحیاؤ کہ یہود و نصاری
اور مجوس تو اس نہر سی پانی پیین اور خوک لوٹین اور آل رسول صلی اللہ و آلہ وسلم کو منع کرو اور پانی نہ دو بِئْسَمَا خَلَفْتُمْ
مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ فِیْ ذُرِّيَّتِهٖ لَا سَقَاكُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الظَّمَاءِ بہت برا سلوک کیا تمنی اپنی نبی کی عترت
سی خدا تمہین بہی سیراب نکری روز قیامت کو وہ لعین یہ سنکر بہت غضب مین آئی اور یکبارگی سب حملہ کرکی تیر مارنی لگے
وہ دلاور ناچار بخدمت امام مین حاضر ہوا اور عرض کرنی لگا يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ كُنْتُ اَوَّلَ خَارِجٍ عَلَيْكَ
فَاْذَنْ لِاَكُوْنَ اَوَّلَ قَتِيْلٍ بَيْنَ يَدَيْكَ ای حضرت یہ غلام ہی پہلی حضرت کا سد راہ ہوا تہا اب امیدوار ہون
کہ پہلی مجہی اجازت میدان دیجیی کہ جان اپنی نثار قدم حضرت پر کرون غرض حضرت نی مجبور ہوکر اجازت دی اور وہ
حضرت کو سلام رخصت کرکی میدان مین آیا اور یہ شعر رجزین پڑہنی لگا **شعر** اِنِّیْ اَنَا الْحُرُّ وَمَاْوَی الضَّيْفِ ✣
اَضْرِبُ فِیْ اَعْنَاقِكُمْ بِالسَّيْفِ ✣ مین حر ہون اور جای پناہ تیری مہمان کربلا ہی جدا کرون گا مین گردنین
تمہاری اپنی تلوار سی **شعر** عَنْ خَيْرِ مَنْ حَلَّ بِاَرْضِ الْخَيْفِ ✣ اَضْرِبُكُمْ وَلَا اَرٰی مِنْ حَيْفٍ ✣

کوفی کی رعی مین کٹری تہی اور بعضی روایات مین چہہ لاکہ لعین ہی لکہی ہین غرض اسقدر لشکر کی قتل فرزند حیدر البتہ جمع
ہوا تہا اور مثل دریا موج مارتا تہا کہ جہاز آل نبی کو ڈبای اور نا خدای کشتی آل رسول حسنداً مظلوم کربلا کل بہتر آدمی تہی
آمادۂ مرگ تہا کہ بتیس سوار اور چالیس پیادی تہی اور بعضی لڑکی تہی کہ حد بلوغ کو نہ پہنچی تہی اور حضرت او سوقت بہی
اونہین وعظ و نصیحت کرتی تہی جناب امام جعفر صادق نی جناب امام باقر سی روایت کی ہی لَمَّا الْتَقَی الْحُسَیْنُ وَ
عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ وَقَامَتِ الْحَرْبُ جب لشکر امام حسین اور عمر سعد مقابل ہوا اور چاہا کہ لڑائی شروع ہو
نَزَلَ النَّصْرُ حَتّٰی رَفْرَفَ عَلٰی رَاْسِ الْحُسَیْنِ تو نازل ہوئی نصرت مجسم ہو کی اور حضرت کی سر اقدس پر اوڑنیلگی ثُمَّ خُیِّرَ
بَیْنَ النَّصْرِ عَلٰی اَعْدَآئِہٖ وَبَیْنَ لِقَاءِ اللّٰہِ پہر حق تعالی نی اختیار دیا اونہین کہ ای حسین یہ فتح و نصرت موجود ہی تم چاہو
تو اس قلیل لشکر سی اوس فوج کثیر و بیشمار پر ظفریاب ہو اور چاہو ہماری ملاقات اختیار کرو فَاخْتَارَ لِقَاءَ اللّٰہِ حضرت
نی عرض کی حسین جاہ و حشمت کا طالب نہین ہی سب گہر بار لٹاونگا اور تیری ملاقات حاصل کرونگا کہ اوسکا
مشتاق ہون ادہر تو یہ باتین تہین کہ ناگاہ عمر سعد نی تیر چلہ کمان مین جوڑ کی حضرت کی لشکر پر مارا اور پکارا کہ ای گروہ کوفہ
اِشْہَدُوْا اَنِّیْ اَوَّلُ رَامٍ گواہ رہنا کہ پہلی تیر جگر گوشہ رسول پر عمر سعد نی مارا ہی فَرَمٰی اَصْحَابُہٗ کُلُّہُمْ فَمَا بَقِیَ
مِنْ اَصْحَابِ الْحُسَیْنِ اِلَّا اَصَابَہٗ مِنْ سِہَامِہِمْ پس سب رفقاء عمر سعد نی آتش جہنم اختیار کی اور تیر لشکر فرزند
رسول پر مارے کہ سب اصحاب حضرت کی زخمی ہوی اور کسی نی اون لعینون مین سی حرمت رسول صلعم کی رعایت نکی مگر
حر بن یزید ریاحی یہ حال دیکہکر پریشان ہوا کہ اس قوم نی فرزند زہرا کی شہید ہی کرنی پر کمر باندہی قَالَ لِعُمَرَ اَتُقَاتِلُ اَنْتَ
ھٰذَا الرَّجُلَ حر نی کہا عمر سی ای عمر آیا تو نی ارادہ اوس شخص آوارۂ وطن سی لڑنی ہی کا کیا ہی قَالَ اَیْ وَاللّٰہِ عمر بولا ہان
قسم خدا کی کہ وہ شقی حسین کو قتل کریگا حر بولا ای عمر حسین بن علی تو لڑنیکو نہین آئی ہین کیون تو راضی نہین ہوتا کہ مدینی کو
پہر جائین اور ناحق خون سید مین گرفتار ہوتا ہی قَالَ اَمَا لَوْ کَانَ الْاَمْرُ اِلَیَّ لَفَعَلْتُ وَلٰکِنَّ اَمِیْرَکَ قَدْ اَبٰی
عمر بولا ہان قسم خدا کی میرا اختیار ہوتا تو یہی کرتا لیکن تیری امیر ابن زیاد کی مرضی نہین سوا قتل کی پس حر وہان سی پہر کر اپنی
مقام پر آیا مگر بارہی غصی اور خوف نار کی تہر تہر کانپنی لگا فَقَالَ لَہُ الْمُہَاجِرُ بْنُ اَوْسٍ مَا تُرِیْدُ اَتُرِیْدُ اَنْ تَحْمِلَ
وَاَخَذَتْکَ الْاَفْکَلُ مہاجر بن اوس نی حر سی کہا کہ ای حر تو حسین سی لڑنی جاتا ہی حر نی جواب ندیا اور بدن حر کا
کانپتا تہا مہاجر نی کہا کہ ای حر مین تجہی شجاعترین اہل کوفہ سی جانتا ہون آج یہ کیا حال ہی حضرت حر نی فرمایا وہ بات نہین
جو تو گمان کرتا ہی کہ خوف جان سی یہ حال میرا ہی فَوَاللّٰہِ اُخَیِّرُ نَفْسِیْ بَیْنَ الْجَنَّۃِ وَالنَّارِ قسم خدا کی کہ مین تولتا ہون
اپنی نفس کو جنت اور نار پر کہ دونون سامنی ہین اگر ابن زیاد کی اطاعت کرتا ہون تو داخل جہنم ہوتا ہون اگر رفاقت
کرتا ہون حسین غریب الوطن کی تو داخل جنت ہوتا ہون وَلَا اَخْتَارُ عَلَی الْجَنَّۃِ شَیْئًا لیکن مین سوا جنت کے
نہ اختیار کرونگا کوئی چیز اور اپنی نبی کی نواسی کی مدد کرونگا وَلَوْ قُطِعْتُ وَحُرِّقْتُ اگرچہ میری ٹکری ٹکرے

جسوقت کہ رجوع کرتی ہی اور نہ بخل کرتی تھا دولت دنیا باقی رہتی ہی جسوقت کہ دو نیست کرتی ہی کما روی فی المناقب
اَنَّهُ وَرَدَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی الْمَدِیْنَةِ فَسَالَ عَنْ اَکْرَمِ النَّاسِ بِهَا فَدُلَّ عَلَی الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ ابن شہر آشوب
نے کتاب مناقب مین روایت کی ہی کہ ایک اعرابی وارد مدینہ ہوا پوچھنے لگا کہ کریم ترین مردم مدینے مین کون ہی لوگون نے
کہا کہ حسین بن علی سے بہتر کوئی نہین ہی پس وہ داخل مسجد ہوا تو حضرت نماز مین مشغول تھے وہ سامنے کھڑا ہو کے یہ شعر قصیدے
کی حضرت کی مدح مین پڑہنے لگا **شعر** لَمْ یَخِبِ الْاٰنَ مَنْ رَجَاكَ + وَمَنْ حَرَّكَ مِنْ دُوْنِ بَابِكَ
الْحَلْقَةَ کہ تمہاری دست فیاض سے محروم و نا امید نہین پہرا جو تمسے کسی خیر کا امیدوار ہو کے آیا اور محروم نہین پہرتا
وہ شخص کہ تمہاری دروازے کی زنجیر ہلائے سوال کے لیے **شعر** اَنْتَ جَوَادٌ وَاَنْتَ مُعْتَمَدٌ + اَبُوْكَ قَدْ کَانَ
قَاتِلَ الْفَسَقَةِ + اور تم بڑے سخی اور حاجت روا ہو اور محل اعتماد ہو اور بابا تمہارے علی بن ابیطالب قاتل کفار
شعر لَوْلَا الَّذِیْ کَانَ مِنْ اَوَائِلِکُمْ + کَانَتْ عَلَیْنَا الْجَحِیْمُ مُنْطَبِقَةً + اور اگر وہ نہین خدا تعالی جائے
پناہ نہ بناتا تو ہم سب مخلد فی النار رہتے کثرت گناہ سے پس حضرت نے سلام پہیرا اور قنبر سے پوچھا هَلْ بَقِیَ مِنْ
مَالِ الْحِجَازِ شَیْءٌ آیا کچھ مال حجاز سے باقی ہی قَالَ اَرْبَعَةُ اٰلَافِ دِیْنَارٍ عرض کی قنبر نے چار ہزار دینار باقی
ہین فَقَالَ هَاتِهَا قَدْ جَاءَ مَنْ هُوَ اَحَقُّ بِهَا مِنَّا حضرت نے فرمایا وے لے کہ یہ شخص سزاوار تر ہے ہمسے اوسکی لینے
مین پہر آپ دولتخانے مین تشریف لے گئے اور ان دیناروں کو ایک ردا مین لپیٹا اور آپ شرم سے پس در کہڑے
ہوئے اَخْرَجَ یَدَهُ مِنْ خَلْفِ الْبَابِ وَاَنْشَاءَ اور ہاتھ شگاف در سے نکال کے اوسے دینے لگے اور عذر
خواہی مین یہ شعر پڑہے **شعر** خُذْهَا فَاِنِّیْ اِلَیْكَ مُعْتَذِرٌ + وَاعْلَمْ بِاَنِّیْ عَلَیْكَ ذُوْ شَفَقَةٍ
اے عرب تو اس مال قلیل کو لے اور مین تیرے آگے عذر کرتا ہون اسے قبول کر کے سمجھ کہ حق تیرا اے بہائی ادا نہوا
دل میرا تیرے لیے نہایت کڑہتا ہی اگر ہمین کچھ اسوقت حکومت و قوت ہوتی اور حق ہمارا غصب نہوا ہوتا تو دیکہتا
کہ شام تک ہمارا دست بخشش تجہپر باران رہتا **شعر** لٰكِنَّ رَیْبَ الزَّمَانِ ذُوْ غِیَرٍ + وَالْکَفُّ مِنِّیْ
قَلِیْلُ النَّفَقَةِ + مگر حوادث زمانہ سے ہماری امور مین تغیر واقع ہوا ہی اور ہاتھ میرا کم خرچ ہی قَالَ فَاَخَذَهَا
الْاَعْرَابِیُّ وَبَکٰی راوی کہتا ہی کہ اعرابی نے وہ دینار حضرت کی ہاتھ سے لیلیے مگر رونے لگا فَقَالَ لَهٗ لَعَلَّكَ
اسْتَقْلَلْتَ حضرت نے فرمایا شاید اے اعرابی اسواسطے روتا ہے تو کہ یہ تہوڑے ہین قَالَ لَا وَلٰکِنْ کَیْفَ یَاْکُلُ
التُّرَابُ جُوْدَكَ عرض کی اونے یا مولا قربان ہون تیرے یہ تو بہت ہین مین اسلیے نہین رویا مگر روتا ہون مین اسلیے
کہ ایسے سخی کے ہاتھ ایکدن خاک مین مل جائینگے ایہا الناس افسوس ہی اوسے یہ معلوم تہا کہ انکو بہت دنون دفن بہی
نصیب نہوگا اور یہ دست اقدس ظالم ساربان سے الگ ہو نگے کاٹے جائینگے اور ایسے جواد کی فرزند تڑپکر پیاس سے مرینگے اور وا عطشا
وا عطشا کا شور مچاوینگی اور یہ نہ کہی اوکی التجا پانی کا اسوال کرینگا کوئی پانی نہ دیگا بس وا عطشا کہ وہ جناب الا کبر

اندہیرا ہو گیا اور اہل بیت دیکھکر مضطر و پریشان ہوی اور حضرت سی پوچہنی لگی کہ یا حضرت یہ کون زمین ہی حضرت نی سب ماجرا
بیان کیا عجب طرحکا شور بلند ہوا کہ وہی روز گویا روز عاشورا تہا پہر تو وجین کو فیکی ہر روز آنی لگین تا آنکہ چھٹی تاریخ تک تیس
ہزار کوفی جمع ہوی اور نہر فرات کہ جو مہر فاطمہ علیہا السلام ہین تہی ظالمون نی گہیر لی اور فرزندان رسول خدا اور عترت محبوب
خدا پہ پانی بند کیا تا آنکہ شور العطش العطش خیمون سی بلند ہوا حضرت نی اپنی بہائی و فادار عباس علمدار کو بلا کی فرمایا ای بہائی بچے
پیاس سی مرتی ہین اصحاب کو جمع کر کی کنوان کہودو حضرت عباس اوٹہی اور کنوان کہود ا پس اوسوقت سب لڑکی ہاتہہ مین کوزے
لیکر کنوی پر جمع ہوی اور کہتی تہی یَا عَمَّاہُ الْعَطَشُ ای چچا ہم پیاس سی مرتی ہین ناگاہ یہ خبر فوج اشقیا نی سنی ہجوم کر کی دوڑ آے
اور کنوان بند کر دیا پس اسیطرح چار کنوین کہودی اور اون ظالمون نی بند کر دیے پہر پانچوان کنوان کہودا تا آنکہ پانی
نکلا تو حضرت سکینہ پیاری عباس کی ہاتہہ مین کوزہ لیے آئی اور چچا کو پکارا یَا عَمَّاہُ اسْقِنِیْ شَرْبَۃً مِّنَ الْمَاءِ ای چچا تہوڑا پانی
مجہی پلاؤ فَقَدْ کُشِفَتْ کَبِدِیْ مِنْ شِدَّۃِ الظَّمَاءِ پس ای چچا ماری پیاس کی میرا دل جلگیا ہی پس جناب عباس
احوال سکینہ پر بشدت روئی اور پہلی کوزہ سکینہ کا بہر دیا پس جون ہی سکینہ نی چاہا کہ پانی پیے جَاءَ الْقَوْمُ فَفَرَّتْ وَھِیَ
تَبْکِیْ کہ ناگاہ وہ اشقیا غل و شور کرتی ہوی آئی سکینہ خوف سی اون لعینون کی روتی ہوئی بہاگی فَزَلَّتْ رِجْلُہَا فِی الطُّنَابِ
فَانْکَبَّتْ عَلٰی وَجْہِہَا کہ ناگاہ پاون اوس صاحبزادی کا طناب خیمہ مین اولجہا اور منہ کی بہل زمین پر گر پڑی اور بازو
سب بہ گیا جناب زینب کو دیکہکر رونی لگی اور کہا ای پہوپہی دیکہا کہ پانی ہاتہہ سی آکی جاتا رہا روایت نہم بیان

سخاوت جناب امام حسین اور مصائب حضرت اور آپ کی شہادت حیرا اور رونی جانورون مین ابکیسی امام پر

رُوِیَ اَنَّ رَجُلًا وَّیُسَمّٰی عَبْدَ الرَّحْمٰنِ کَانَ مُعَلِّمًا لِلْاَوْلَادِ
الْمَدِیْنَۃِ فَعَلَّمَ وَلَدَ الْحُسَیْنِ یُقَالُ لَہٗ جَعْفَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ملا محمد باقر نی کتاب بحار مین لکہا ہی کہ ایک
شخص عبد الرحمان نام پیشہ معلمی کرتا تہا اور اطفال عرب کو مدینی مین پڑہاتا تہا پس جناب امام حسینؑ کی ایک فرزند کو کہ نام اوسکا
جعفر تہا اوسی پڑہایا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ فَلَمَّا قَرَاَھَا عَلٰی اَبِیْہِ الْحُسَیْنِ فَاسْتَدْعَی الْمُعَلِّمَ جب صاحبزادے
نی حضرت کی آگی پڑہا تو حضرت نی معلم کو بلایا وَاَعْطَاہُ اَلْفَ دِیْنَارٍ وَّاَلْفَ حُلَّۃٍ وَّحَشَا فَاہُ دُرًّا اور اوسی ہزار دینار
اور ہزار حلی عنایت فرمای اور منہ اوسکا موتیون سی بہر دیا فَقِیْلَ لَہٗ فِیْ ذٰلِکَ پس کسی نی عرض کی یا حضرت بہت عنایت کیا
حضرت نی عوض اس پڑہانی کی فَقَالَ اَنّٰی تُسَاوِیْ ھٰذِہِ الْعَطِیَّۃُ بِتَعْلِیْمِہٖ لِوَلَدِیْ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
حضرت نی ارشاد کیا کہان برابر ہو سکتا ہی عطیہ میرا اوسکی سکہانی الحمد للہ رب العالمین سی پہر یہ شعر پڑہی **شعر**
اِذَا جَادَتِ الدُّنْیَا عَلَیْکَ فَجُدْ بِہَا ٭ عَلَی النَّاسِ طُرًّا قَبْلَ اَنْ تَتَفَلَّتْ ٭ یعنی جب دنیا طرف تیری
رجوع کری تو تو بہی بندگان خدا پر انعام و بخشش کر پیش از انکہ وہ دولت زائل ہو **شعر** فَلَا الْجُوْدُ یُفْنِیْہَا اِذَا
ھِیَ اَقْبَلَتْ ٭ وَلَا الْبُخْلُ یُبْقِیْہَا اِذَا مَا تَوَلَّتْ ٭ اسواسطی کہ بخشش سی دولت دنیا فنا نہین ہوتی

امیر جنگ صفین کو جاتی تہی مین حضرت کی ساتہہ تہا فَلَمَّا نَزَلَ نَيْنَوىٰ وَهِىَ شَطُّ الْفُرَاتِ قَالَ بِاَعْلىٰ صَوْتِهٖ يَا ابْنَ
عَبَّاسٍ اَتَعْرِفُ هٰذَا الْمَوْضِعَ پس جب پہنچی زمین نینوا پر متصل کنارہ فرات کی حضرت نی رونا شروع کیا اور باواز بلند
پکاری یا ابن عباس تم اس مقام کو پہچانتی ہو مینی عرض کی نہین ای امیر المومنین فَقَالَ لَوْ عَرَفْتَهٗ كَمَعْرِفَتِيْ لَمْ تَكُنْ
تَجُوْزُهٗ حَتّٰى تَبْكِيْ كَبُكَائِيْ پس حضرت نی فرمایا اگر جانتی ہوتی تم اسی مثل میری تو گذرتی یہان سی تا آنکہ روتی مثل میرے
رونیکی پس دیر تک روتی تا آنکہ ریش مقدس آنسوون سی تر ہو گئی اور سینہ اقدس پر بہی آنسو ٹپکنی لگی اور اوس عالم مین
فرماتی تہی اٰهٍ اٰهٍ مَالِيْ وَلِاٰلِ اَبِيْ سُفْيَانَ مَالِيْ وَلِاٰلِ حَرْبٍ حِزْبِ الشَّيْطَانِ آہ آہ کیا کام ہی مجہی آل
ابوسفیان سی اور آل حرب سی کہ لشکر شیطان ہین صَبْرًا يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ فَقَدْ لَقِيَ اَبُوْكَ مِثْلَ الَّذِيْ تَلْقٰى مِنْهُمْ
صبر کرو ای ابا عبد اللہ کہ پہنچا تیری باپ کو وہ اندوہ جو تجہی ظالمون سی پہنچیگا پہر نماز پڑہکر حضرت سو گئی اور جب بیدار ہوے
مجہسی فرمایا کہ ای پسر عباس مین نی خواب مین دیکہا ہی کہ کتنی آدمی اس صحرا مین نازل ہوی علمہای سفید لئی آئی اور ایک
خط گرد اس زمین کی کہینچا دیکہا مین نی کہ اوس صحرا کی درختون کی شاخین جہک گئین اور خون تازہ یہان موج مارنی
لگا وَكَاَنِّيْ بِالْحُسَيْنِ سَخْلَتِيْ وَفَرْخِيْ وَمُضْغَتِيْ قَدْ غَرِقَ فِيْهِ يَسْتَغِيْثُ فَلَا يُغَاثُ اور اپنی جگر گوشہ
اور پارۂ دل حسین کو دیکہا مینی کہ اوس دریای خون مین ڈوبتا ہی اور ہاتہہ پاؤن مارتا ہی اور فریاد کرتا ہی اور کوئی
اسکی فریاد کو نہین پہنچتا اور وہ لوگ میری حسین سی کہتی ہین صبر کرو ای آل رسول اللہ کہ تم ماری جاؤگی ہاتہہ سے
بدترین خلق خدا کی یہ جنت تمہاری مشتاق ہی ای ابا عبد اللہ پہر مجہی پرسا دیتی ہین پہر حضرت گریہ و زاری کرو اور خاک
اوڑاؤ کہ یہ وہ دن ہین کہ اب خامس آل عبا دو سر پہنچی اور وہ مصیبت کی دن آئی جسکو سب یاد کرکی روتی تہے
وَكَانَ ذٰلِكَ فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ مِنَ الْمُحَرَّمِ پس جب حضرت وہان داخل ہوی دوسری تاریخ محرم کی تہے
فَلَمَّا وَصَلَهَا تَوَقَّفَ الْجَوَادُ الَّذِيْ تَحْتَ الْحُسَيْنِ جب پہنچی ناگاہ گہوڑا حضرت کا تہم گیا فَنَزَلَ عَنْهُ وَ
رَكِبَ غَيْرَهٗ فَلَمْ يَنْبَعِثْ خُطْوَةً پس حضرت اوس گہوڑی سی اوترکی دوسری پر سوار ہوی اوسنی بہی قدم نہ اوٹہایا
حَتّٰى رَكِبَ سِتَّةَ اَفْرَاسٍ اسیطرح حضرت نی چہہ گہوڑی بدلی اور کسی نی قدم نہ اوٹہایا فَقَالَ مَا يُقَالُ لِهٰذِهِ
الْاَرْضِ حضرت نی پوچہا یہ کون سی زمین ہی اور اس کا کیا نام ہی فَقَالُوْا نَيْنَوىٰ عرض کی لوگون نی یا ابن رسول اللہ
اسی نینوا کہتی ہین فَقَالَ هَلْ لَهَا اسْمٌ غَيْرُ هٰذَا حضرت نی فرمایا اور بہی اسکا نام ہی قَالُوْا تُسَمّٰى كَرْبَلَا عرض کی کہ
اسی کربلا بہی کہتی ہین یہ سنتی ہی حضرت گہوڑ لیسی کو دپڑی اور فرمایا هٰذِهٖ وَاللّٰهِ اَرْضُ كَرْبٍ وَبَلَاءٍ یہ تو زمین
واللہ باعث ہماری کرب و بلا کی ہوگی وَهٰهُنَا يُقْتَلُ رِجَالُنَا اور یہان تو قتل کئی جائنگی مرد ہماری وَتُذْبَحُ
اَطْفَالُنَا وَتُهْتَكُ حَرِيْمُنَا اور یہان ذبح کئی جائینگی ننہی ننہی بچی ہماری اور لٹ جائنگی اہلبیت ہماری اور یہ جگہ
ہماری قبرون کی ہی اسیکا تو وعدہ کیا تہا میری نانا رسول خدا نی اوسوقت ایسی ایک ہوا سرخ چلی اور غبار اوٹہا کہ

دوسری تاریخ ماہ محرم
حسین وارد زمین کربلا ہوئے

عَلٰی اَرضِ کَربَلاءِ پس ای زمین کعبہ قرار پکڑ اور فروتنی اختیار کر اور ذلیل و منقاد میری حکم کی رہ اور کبھی تکبر کرنا زمین کربلا پر
وَاِلّا مَسَخْتُ بِكِ وَاَهْوَيْتُ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ تَعْظِيْمًا لِلْحُسَيْنِ اگر پھر فخر کری گی تو ہم تجھی مسخ کرینگی اور داخل
جہنم کرینگی واسطی تعظیم حسینؑ کی پھر شبہ زمین کربلا کاہی یہ وہ زمین ہی کہ روئی اسپر انبیا چنانچہ ایکدن نزول حضرت آدم کربلا مین
ہوا فَلَمَّا بَلَغَ مَقْتَلَ الْحُسَيْنِ عَثَرَ رِجْلُهُ عَلَى الْحَجَرَةِ وَسَالَ الدَّمُ مِنْ تَحْتِ قَدَمَيْهِ پس جب مقتل امام مظلوم پر
پہنچی پاؤن ٹہر پر پڑا کہ خون زیر قدم سی جاری ہوا عرض کی درگاہ خدا مین اِلٰهِيْ وَسَيِّدِيْ وَمَوْلَايَ طُفْتُ جَمِيْعَ
الْاَرْضِ ای سید و مولا میری سب زمین پر پھرا مین یہ رنج کہین نہین پہنچا جو اس زمین مین پہنچا پس وحی کی خداوند
عالم نی کہ ای آدم يُقْتَلُ عَلٰى هٰذِهِ الْاَرْضِ سِبْطُ مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰى شہید ہوگا اس زمین پر نواسا رسول خدا کا
ہمنی چاہا کہ تم بھی اوسکی رنج مین شریک ہو عرض کی خدایا اوسی کون شہید کریگا حکم ہوا یزید لعین پس حضرت آدم نی لعنت
اوس شقی پر اور اسیطرح حضرت ابراہیمؑ جب اوس زمین پر آئی تو گہوڑی سی گری اور سر اقدس پتھر پر پڑا کہ خون اوس سے
جاری ہوا عرض کی بار الہا کونسا گناہ مجسی صادر ہوا جسکی عوض مین رنج پہنچا مجھی فَنَزَلَ جَبْرَئِيْلُ وَقَالَ يَا خَلِيْلَ
اللّٰهِ يُقْتَلُ عَلٰى هٰذِهِ الْاَرْضِ قُرَّةُ عَيْنِ الرَّسُوْلِ الْمُصْطَفٰى وَابْنُ عَلِيِّ نِ الْمُرْتَضٰى جبرئیل نازل ہوئی
اور کہا ای خلیل اللہ تم سی کوئی خطا نہین ہوئی ولیکن وہ زمین ہی کہ جسپر نور چشم محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ و پسر علی مرتضی
شہید ہوگا خدا نی چاہا کہ تم بھی اوسکی مصیبت مین شریک ہو پھر حضرت ابراہیمؑ نی نام قاتل کا پوچھا جبرئیل نی کہا وہ شقی یزید
ہی فَرَفَعَ اِبْرَاهِيْمُ يَدَهُ اِلَى السَّمَآءِ وَلَعَنَهُ كَثِيْرًا حضرت ابراہیمؑ نی سر سوی آسمان اوٹہا کی بہت لعنت یزید
پر کی اور گہوڑا اونکا آمین کہتا تہا حضرت نی پوچہا تو کیون آمین کہتا ہی وہ بولا یزید ملعون کی شومی سی مین تمہین گرایا
اور تم سی مجھی خجالت ہوئی اور ایک حدیث مین وارد ہوا ہی کہ ایکدن سفر مین جناب رسالتمآب جاتی تہی ناگاہ اونکا
گہوڑا حضرت کا تہمگیا فَبَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ بُكَاءً شَدِيْدًا وَاسْتَرْجَعَ حضرت بی اختیار روئی اور اِنَّا لِلّٰهِ وَ
اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ فرمایا اصحاب نی عرض کی یا حضرت اسقدر رونی کا کیا سبب ہی اس مقام پر فَقَالَ هٰذَا جَبْرَئِيْلُ
يُخْبِرُنِيْ عَنْ هٰذِهِ الْاَرْضِ يُقَالُ لَهَا كَرْبَلَا حضرت نی فرمایا ابہی جبرئیل نی مجھی خبر دی کہ یہ وہی زمین ہی کہ جسپر
نواسا میرا حسین ذبح ہوگا اور اسی زمین کا نام کربلا ہی كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ وَاِلٰى مَصْرَعِهِ وَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ وَ
اِلٰى اَصْحَابِهِ حَوْلَهُ مُنْطَرِحِيْنَ گویا دیکہتا ہون مین اپنی حسین کو اور اوسکی اصحاب کو کہ حسین نواسا میرا
تو بی سر خاک پر پڑا ہی اور گرد اوسکی عزیز و انصار ٹکری ٹکری خون مین غلطان یہان پڑی ہین وَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَى
السَّبَايَا عَلٰى اَقْتَابِ الْمَطَايَا اور گویا مین دیکہتا ہون کہ عترت اوسکی نواسیان میری اونٹون پر بٹہا کی اور
سر حسینؑ کا نیزی پر رکہہ کی شام کو روانہ ہوئی ہین اور سر حسین یزید کی لئی ہدیہ لئی جاتی ہین پس جو اوسی دیکہکر خوش ہوگا
خدا اوسی داخل جہنم کریگا پہر حضرت اوس سفر سی مغموم و حزین پہری امالی مین ابن عباس سی منقول ہی جب کہ جناب

حضرت آدم حاسا ابراہیم رسول خدا علی مرتضیٰ کا نقلت اوقات مین زمین کربلا پر وارد ہونا اور گریہ کرنا

۴

افتخار کعبہ میں ثواب بکا پر اور پنجتنی میں حضرت آدم اور حضرت ابراہیم اور جناب رسول خدا اور علی مرتضیٰؑ اور جناب خامس آل عبا کی زمین کربلا پر آمد اور ان کے

ملینیہ میں عن الرضا علیہ السلام قال ان المحرم شہر کان اہل الجاہلیۃ یحرمون
فیہ القتال جناب امام رضاؑ نے فرمایا کہ محرم وہ مہینا تھا کہ کافر تک اوسمیں جنگ و جدال حرام جانتے تھے فاستحلت فیہ
دماؤنا وهتكت فيه حرمتنا وسبي فيه ذرارينا اور اس امت نے کہ دعوی اسلام کرتی تھی خون ہمارا حلال جانا
اور ہتک حرمت ہماری کی اور دختران زہرا کو قید کیا اور خیموں میں آگ لگائی اور کچھ رعایت حرمت نبی کی ہماری باب میں نکی ان يوم الحسين اقرح جفوننا واسبل دموعنا واذل عزيزنا روز شہادت حسینؑ روز
کہ آنکھیں ہماری زخمی ہو گئی ہیں اور آنسو ہمارے جاری ہیں اور ہماری عزیزوں کو ذلیل کیا یا ارض کربلاء اورثتنا الکرب
والبلاء اے زمین کربلا تو موجب ہماری غم و اندوہ و بلا کی ہوئی پس چاہئے کہ رونے میں مثل حسین پر رونے والے کہ ان البکاء
علیہ یحط الذنوب العظام کہ رونا اوس مظلوم پر گراتا ہے گناہان کبیرہ کو جناب امام محمد باقرؑ نے فرمایا خلق
الله کربلاء قبل ان یخلق الکعبة باربعة وعشرين الف عام خدای تعالی نے پیدا کیا کربلا کو کعبے سے چوبیس
ہزار سال پہلے حتی جعلها افضل ارض فی الجنة وافضل مسكن يسكن فيها اولياؤه یہاں تک کہ ملائکہ
اوسی روز قیامت کو جنت میں لیجائنگے اور زمین بہشت پر خدا اوسی شرف و فضیلت دیگا اور مسکن اوسمیں اپنے
دوستوں کا کریگا اور زمین کربلا ایسی روشن ہوگی جنت میں کما یزهر الكوكب الدري لاهل الارض
جیسے اہل زمین کے لئے شمس و قمر روشن ہیں اور وہ زمین ندا کریگی بفخر انا الارض المقدسة التي دفنت
في حبد سيد الشهداء وسيد شباب اهل الجنة ابي عبد الله الحسين میں وہ زمین
مقدس ہوں جسمیں جسم مبارک سید الشہدا و سید جوانان اہل جنت جناب ابا عبد اللہ الحسینؑ کا مدفون ہوا ہے اور دوسری
حدیث میں ہے انه لما خلق الله الكعبة افتخرت وابتهجت وقالت من مثلي وقد بني بيت
الله على ظهري جب پروردگار نے کعبے کو خلق کیا زمین کعبہ نے ازراہ فخر و مباہات یہ کہا کون ہے مثل میرے
کہ بنا ہوا مجھپر خانہ کعبہ فاوحى الله اليها يا ارض الكعبة قري وكفي پس وحی کی خداوند عالم نے زمین
کعبے کی جانب کہ اے زمین کعبہ چپ رہ اور باز رہ فخری وعزتي وجلالي ما فضلتك به فيما اعطيت
ارض کربلاء الا بمنزلة الابرة التي اغمست في البحر قسم ہے مجھے اپنی عزت و جلال کی نہیں فضیلت دی ہے
تجھے جو فضیلت دی زمین کربلا کو مگر برابر سوئی کی ناک کی کہ دریا سے ڈبا لیا جاتا ہے ولولا تربة كربلاء ما
خلقتك اگر نہوتی خاک کربلا تو میں تجھے خلق نہ کرتا ولولا خلقت البيت التي افتخرت به [illegible]
خانہ کعبہ کو خلق نہ کرتا جسکی پشت پر ہونے سے تو فخر کرتی ہے فقري وكوني متواضعة ذليلة ولا مستنكفة

نامی کوفیون کی لاولیس دو خرجیان بہری ہوئین ناموں سی اصحاب حضرت نی لاکر حر کی سامنی ڈالدین حر نی عرض کی
ت مین النسی آگاہ نہین مجہی تو ابن زیاد نی حکم کیا ہی کہ ملاقات ہو تو حضرت سی جدا نہون تا داخل کوفہ ہون حضرت نی فرمایا الموت
اَدْنٰی اِلَیْکَ مِنْ ذٰلِکَ یعنی موت مجہی بہتر ہی اس ذلت سی کہ مین امام زمین و زمان ہو کر ابن زیاد فاسق کی
بیعت کرون اور اصحاب سی ارشاد کیا پہر چلو حر مانع ہوا حضرت نی فرمایا ثَکِلَتْکَ اُمُّکَ مَا تُرِیْدُ یعنی ای حر مان تیری
تیری ماتم مین بیٹہی کیا ارادہ ہی تیرا حر بولا کہ اگر سوا آپ کی اہل عرب سی کوئی اور میری مان کا نام لیتا تو مین بہی اوسکی مان کا
نام اسیطرح لیتا وَلٰکِنْ وَاللّٰہِ مَا لِیْ اِلٰی ذِکْرِ اُمِّکَ مِنْ سَبِیْلٍ اِلَّا بِاَحْسَنِ مَا نَقْدِرُ عَلَیْہِ مگر حضرت
کی مادر گرامی کا نام بی تعظیم و تکریم لی نہین سکتا اور حدیث صحیح مین وارد ہی کہ جب حر مقابل حضرت ہوا تہا تو اوسوقت
حر مین شدت تشنگی سی عجب حال تہا جب آثار تشنگی اونسی فرزند ساقی کوثر نی مشاہدہ کئی اصحاب سی فرمایا
اِسْقُوا الْقَوْمَ وَرَشِّفُوا الْخَیْلَ تَرْشِیْفًا یعنی ہو پیاس انکی اور انکی گہوڑون کی سیراب کرو انہین مع گروہ
کی یہ فرما کر حضرت خود اور جناب عباس اور علی اکبر پانی پلاتی تہی وَاَصْحَابُہٗ یَمْلَئُوْنَ الْقِصَاعَ وَالطَّاسَ
مِنَ الْمَاءِ ثُمَّ یُدْنُوْنَہَا مِنَ الْفَرَسِ اور اصحاب حضرت کی کاسی اور طاس پانی سی بہر کر اہل کوفہ کی
گہوڑون کی آگی لی جاتی تہی فَاِذَا عَبَّ فِیْہَا ثَلٰثًا اَوْ اَرْبَعًا اَوْ خَمْسًا عُزِلَتْ عَنْہُ وَسَقَوْا آخَرَ حَتّٰی سَقَوْہَا
کُلَّہَا جب گہوڑی ہچکی ایسی سیر ہوتی تہی کہ تین دفعہ یا چار دفعہ یا پانچ دفعہ منہ پہیر لیتی تہی جب اوسکی آگی سی دوسری کی آگی لیجاتے
تا آنکہ جتنا پانی منزل شراف سی اوٹہایا تہا سب صرف ہو گیا اہل کوفہ اور اونکی گہوڑون کی پلانی مین جسکی مقام رونی اور
خاک اوڑانیکا ہی کہ حسین بن علی تو اہل کوفہ کو مع اونکی گہوڑون کی سیراب کرین اور کوفیان لعین حضرت کی فرزندون کو
بہی ایک قطرہ دریا سی ندین اور پیاسا شہید کرین اوس رحیم نی اونکی گہوڑون تک سیراب کئی اور روز عاشورا اوس
جناب اپنی فرزند پیاسی اور بی شیر کو ہاتہون پر بیہوش دکہاتی تہی اور فرماتی تہی ای قوم اسکو تو پانی دو کہ جان اسکی لبون پر ہی
کسی نی ایک قطرہ ندیا فَرَمَاہُ حَرْمَلَۃُ بْنُ کَاہِلِ الْاَسَدِیْ فَذَبَحَہٗ فِیْ حِجْرِ الْحُسَیْنِ جواب مین پانی
کی ایسا ایک تیر حرملہ لعین نی مارا کہ وہ بچہ تڑپکر تمام ہو گیا ایہا الناس کیا ہی جواب تہا پانی مانگنی کا کیا اون بیحیاؤن مین سی
کوئی نہ تہا کہ جنکو حضرت نی پانی پلایا تہا اور اونکی پیاس دیکہ سکی تہی اور اون لعینون کو اوسوقت بہی رحم نہ آیا کہ جسوقت
وہ سرور مظلوم زمین پر پڑا پانی مانگتا تہا راوی کہتا ہی کہ اوسوقت دونون ہونٹ شدت تشنگی سی خشک تہی و
یَلُوْکُ لِسَانَہٗ مِنَ الْعَطَشِ وَیَطْلُبُ الْمَاءَ اور زبان بار بار چبا کی فرماتی تہی کہ افسوس کوئی ایسا تم مین نہین ہی
کہ مجہی اس تشنگی مین پانی پلاوی اور جانتی ہو کہ میرا بابا ساقی کوثر ہی ایک لعین بولا ہَیْہَاتَ ہَیْہَاتَ وَاللّٰہِ
لَا تَذُوْقُ مِنْہُ قَطْرَۃً حَتّٰی تَذُوْقَ الْمَوْتَ بہت دشوار ہی ای حسین بہت دشوار ہی کہ ہم تمہین پانی
دین واللہ ایک قطرہ ندینگی تا آنکہ تم یونہین پیاسی مرجاؤ اور آخر پیاسا ہی شہید کیا اور رحم نکہایا روایت ہشتم

حضرت نے فرمایا قسم خدا کی اے علی اکبر ہم حق پر ہین فقال یا ابت اذا لا نبالی بالموت جناب علی اکبر نے عرض کی اے بابا پہر ہمین موت سے کیا ڈر ہے فقال الحسین جزاک اللہ خیرا حضرت نے فرمایا خدا اچھی جزا دے خیر دے پہر اوسی جا سے صبح کو ایک شخص اہل کوفہ ابا ہرہ لقب آیا اور سلام کر کے بولا یا ابن رسول اللہ ما الذی اخرجک عن حرم اللہ وحرم جدک اے فرزند رسول خدا کیا باعث تمہین ہوا کہ نکلے حرم خدا اور رسول خدا سے حضرت بولے اے اباہرہ ان بنی امیۃ قد اخذوا اموالی فصبرت وشتموا عرضی فصبرت وطلبوا دمی فھربت اے شخص بنی امیہ نے ہمارا مال غصب کیا ہمنے صبر کیا ہتک حرمت کی ہمنے صبر کیا اب چاہا ظالمون نے حرم خدا و رسول مین ہمبھی قتل کرین اب مین آوارہ وطن ہوا ہون وایم اللہ لیقتلنی فئۃ باغیۃ قسم خدا کی اے اباہرہ اگر وہ یہ گروہ باغی آخر مجھی شہید کریگی اور خدا اونہین لباس ذلت وخواری پہنائیگا غرض حضرت وہان سے منزل زبالہ پر پہنچے تو خبر شہادت عبد اللہ بن یقطر کے آئی کہ وہ نامہ اہل کوفہ کو دینے گئے تھے حضرت کو اوسپر اسقدر طاری ہوا اپنے اصحاب کو جمع کر کے فرمایا بلغنی خبر قتل مسلم وعبد اللہ بن یقطر وقد خذلنا شیعتنا فمن احب منکم الانصراف فلینصرف فی غیر حرج لیس علیہ ذمام آئی مجھی خبر شہادت مسلم اور عبد اللہ کی اور جنہون نے مجھی بلایا تہا اونہون نے مخذول کیا اور ہماری نصرت سے ہاتھ اوٹھایا اب جسے پہر جانا ہو اور جان اپنی پیاری ہو وہ پہر جاوے مین نے اوسے رخصت دی پس جو جو بدین کہ واسطے طلب دنیا کے آئے تھے راست و چپ متفرق ہو گئے مگر وہ جان نثار کہ جو مدینے سے مشتاق شہادت آئے تھے وہ رہگئے جب حضرت نے منزل شراف سے کوچ کیا تو فوج حر سے ملاقات ہوئی غرض جب لشکر حضرت مین اذان ظہر ہوئی تو حضرت چادر اوڑہے ہوئے خیمے سے نکلے اور درمیان صفون کے کہڑے ہو کے خطبہ مشتمل حمد وثنای الٰہی پڑہکر فرمایا ایھا الناس انی لم اتکم حتی اتتنی کتبکم اے اہل کوفہ مین نہین آیا یہان مگر جب تمہاری بہت نامے میری طلب کو پہنچے اگر تم عہد وپیمان پر ثابت ہو تو عہد تازہ کرو کہ مجھی اطمینان حاصل ہو وان کنتم کارھین لمقدمی انصرفت عنکم اگر تم میری آنے سے کارہ ہو تو مین جہان سے آیا ہون وہان پہر جاؤن پس کسی نے جواب نہ دیا حضرت نے فرمایا اقامت کہو اور حر سے فرمایا کہ تو اپنے اصحاب کو نماز پڑہا اوس نے عرض کی یا حضرت کیا مجال غلام کی کہ آپ کے ہوتے نماز پڑہاوے غرض حضرت نے دونون لشکرون کو نماز پڑہائی اور داخل خیمہ ہوے جب وقت عصر ہوا حضرت نے تشریف لاکر پہر سبکو نماز پڑہائی اور پہر خطبہ مشعر حمد وثنای الٰہی پڑہکر فرمایا ایھا الناس نحن اھلبیت نبیکم اولی بولایۃ ھذا الامر علیکم من ھولاء المدعین اے لوگو ڈرو خدا سے اور پہچانو حق کو صاحبان حق کی تا خدا تم سے راضی ہو کہ ہم اہلبیت تمہاری نبی کی ہین سزاوار تر خلافت وامامت کی ان گروہ غدار سے کہ ناحق دعوی کرتی ہین اور اگر تم مکروہ جانتے ہو تو ہم پہر جاتین حر نے عرض کی انا واللہ ما ادری ما تقول ولا ما ھذہ الکتب والرسل التی تذکر واللہ قسم خدا کی مین نہین جانتا کہ آپ کیا فرماتے ہین کیسے نامے اور کیسے رسول حضرت نے فرمایا کہ

حضرت نے اوسکا حال ارشاد کیا اور فرمایا کہ مین ضامن شفاعت اسکا ہوا ہون تمہاری واسطے ہی فرمشب الحسن و
الحسین فاسبغا الوضوء وصلیا رکعتین پس وہ دونون ریحان بتول سر وسان کہڑی ہوگئی اور وضو کرکی دو
رکعتین پڑہین اور درگاہ الٰہی مین یون عرض کی اللہم بحق جدنا الجلیل الحبیب محمد ن المصطفٰی و ابینا
اسد اللہ الغالب علی ن المرتضٰی و امنا فاطمۃ الزہراء الا وردتہ الی حالتہ الاولٰی
خدایا واسطہ ہماری جد جلیل حبیب محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ کا اور واسطہ ہماری بابا اسد اللہ الغالب علی مرتضی کا اور واسطہ
ہماری مان فاطمہ زہرا کا کہ اسی صورت اصلی پہیر ابہی دعا تمام ہی نہونی پائی تہی و اذا جبرئیل قد نزل من السماء
فی رھط من الملٰئکۃ ناگاہ جبرئیل نازل ہوی باگروہ ملائکہ و بشر ذلک الملک برضی اللہ ورده الی
سیرتہ الاولی اور بشارت دی اوس فرشتی کو کہ خدا تجہسی بخاطر حسنین راضی ہوا اور صورت اصلی عطا کی پس
وہ فرشتہ مثل اور فرشتون کی ہوگیا ثم ارتفعوا الی السماء پہر وہ فرشتہ سلام کرکی سوی آسمان اپنی مقام پر چلا اور
سب فرشتی معہ جبرئیل اسکی ساتہہ ہوی پہر جبرئیل ہنستی ہوی آئی فقال یا رسول اللہ ان ذلک الملک
یفتخر علی ملٰئکۃ سبع السمٰوات و یقول لھم اور عرض کی یا رسول خدا وہ فرشتہ فخر کرتا ہی ساتون آسمان
کی فرشتون پر اور کہتا ہی فرشتون سی من مثلی و انا فی شفاعۃ السیدین السندین السبطین الحسن
والحسین کون ہی مثل میری کہ میری شفیع ہوی درگاہ خدا مین دو سید سندی رسول خدا کی نواسی ایک حسن ہین اور
دوسری حسین ہین جائے تامل ہی اور مقام خاک وڑانیکا ہی کہ اون برگزیدگان خدا سی ظالمون نے کیا سلوک کیا ایک
کو تو زہر دی کی شہید کیا کہ ہشتر پارہ جگر دہن اقدس سی نکلی پہر جنازہ پر اوسکی تیر ماری اور دوسری کو آوارہ وطن کیا کہ جای
امن اوس جناب کو نملتی تہی اور روز بروز ہراس بڑہتا جاتا تہا چنانچہ خبر شہادت مسلم سی زیادہ تر ہراس حضرت پر طاری
ہوا یہ صدمات راہ مین پہنچی کہ ریش مقدس مین سفیدی آگئی تہی منزل خزیمہ پر دختر خاتون قیامت یعنی جناب زینب
نی خدمت جناب امام حسین علیہ السلام مین عرض کی کہ ای بہائی مینی ایک آواز ہاتف سنی ہی کہ وہ یہ پڑہتا تہا **اشعار**
الا یا عین فاحتفلی بجھدی ٭ و من یبکی علی الشہداء بعدی ٭ ای چشم اشک حسرت آنکہون
سی گرا شہدای کربلا کی مصیبت پر کون روئی گا حال پر اون غریبون کی علی قوم تسوقہم المنایا ٭ بمقدار
الی انجاز وعدی ٭ رووا اون شہیدون پر کہ مرگ لیتی جاتی ہی انہین طرف وعدہ گاہ اور مقام شہادت کی فقال
الحسین یا اختاہ کل الذی قضی فھو کائن حضرت نی فرمایا ای بہن جو تقدیر مین ہی وہ ضرور ہوگا پس
جب حضرت منزل ثعلبیہ پر پہنچی تو زانوی اقدس پر سر انور کو جہکا کی سوگئی اور بیدار ہوکر فرمایا یعنی ابہی خواب مین ہاتف کو
سنا کہ کہتا ہی یہ گروہ جلدی کرتی ہین سفر مین اور موت جلدی کرتی ہی انہین طرف جنت کی پس جناب علی اکبر نی
عرض کی یا ابت افلسنا علی الحق ای بابا کیا ہم حق پر نہین فقال بلٰی یا بنی والذی الیہ مرجع العباد

ملک ریلاقات فوج حرا ور خاتمہ مصائب امام علیہ السلام مین رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ اَنَّہٗ قَالَ اَنَا
شَجَرَۃٌ وَفَاطِمَۃُ فَرْعُہَا وَعَلِیٌّ لِقَاحُہَا وَالْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ ثَمَرُہَا وَشِیْعَتُنَا وَرَقُہَا جناب رسول خدا نے
فرمایا کہ مین بمنزلہ درخت کی ہون اور فاطمہ شاخ ہی اوسکی اور علی شگوفہ ہی اور حسنین میوہ ہین اور شیعہ ہماری پتی ہین اوس
درخت کی فَالشَّجَرَۃُ اَصْلُہَا فِیْ جَنَّۃِ عَدْنٍ وَالْفَرْعُ وَاللِّقَاحُ وَالثَّمَرَۃُ وَالْوَرَقُ فِی الْجَنَّۃِ پس جڑ اوسکی جنت
عدن مین ہی اور شاخ و شگوفہ و میوہ و ورق اوسکی سب جنت مین یعنی روز قیامت مین ہم سب مع شیعہ اپنی کی بہشت مین
ہونگی بسند معتبر حضرت سلمان سی روایت ہی کہ ایکبار جبرئیل خوشہ انگور غیر فصل مین جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
لیے لای پس جناب نی مجھی ارشاد کیا کہ ای سلمان میری حسنین کو لاؤ کہ وہ بھی میری ساتھ کہاوین پس گیا مین اول
جناب فاطمہ کی گہر تو پایا وہان اون دو نور راحت جان نبی کو پہر گیا مین گہر ام کلثوم کی وہان بھی ملی پس خبر کی حضرت سی کہ وہ تو
کہین ملتی نہین فَاضْطَرَبَ النَّبِیُّ وَوَثَبَ قَائِمًا پس حضرت یہ سنکی بیتاب ہو اوٹھکہڑی ہوی اور خود ڈہونڈنی
چلی وَہُوَ یَقُوْلُ وَا وَلَدَاہُ وَاثَمَرَۃَ فُؤَادَاہُ وَاقُرَّۃَ عَیْنَاہُ اور فرماتی تہی افسوس ای فرزند میری اور افسوس
ای میوہ دل اور افسوس ای روشنی چشم میری وَاَثَمَرَۃَ فُؤَادَاہُ مَنْ یُرْشِدُنِیْ عَلَیْہِمَا فَلَہٗ عَلَی اللّٰہِ الْجَنَّۃُ
ای میوہ دل میری جو مجھی تمہین بتادی مین ضامن ہون اوسکی لیے بہشت کا پس جبرئیل نازل ہوی اور بولی یا حضرت اسقدر
بیقراری کسکی فراق مین ہی حضرت بولی فراق حسنین مین خائف ہون مین عداوت یہود سی فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ بَلْ خَفْ عَلَیْہِمَا مِنْ کَیْدِ الْمُنَافِقِیْنَ فَاِنَّ کَیْدَہُمْ اَشَدُّ مِنْ کَیْدِ الْیَہُوْدِ حضرت
جبرئیل بولی یا حضرت بلکہ آپ خائف ہوون عداوت منافقین سی کہ عداوت اونکی عداوت یہود سی زیادہ ہی اور فرزند آپ کے
باغ بنی دحداح مین آرام فرماتی ہین پس حضرت ادہر چلی اور مین بھی ساتہہ چلا فَاِذَا ہُمَا نَائِمَانِ وَقَدِ اعْتَنَقَا
اَحَدُہُمَا الْاٰخَرَ پس دیکہا کہ وہ دونون راحت دل زہرا آپس مین بغلگیر ہوی سوتی ہین وَثُعْبَانٌ فِیْ فِیْہِ طَاقَۃُ رَیْحَانٍ
یُرَوِّحُ بِہَا وُجُوْہَہُمَا اور ایک اژدہا سرہانی بیٹہا منہہ مین ایک گلدستہ لیے رخ انور پر اون دونون گل بوستان امامت
کی ہلاتاہی اور مگس رانی کرتاہی جب وسی حضرت کو آتی دیکہا تو گلدستہ منہہ سی رکہکی بولا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
لَسْتُ اَنَا ثُعْبَانٌ وَلٰکِنِّیْ مَلَکٌ مِنَ الْمَلٰئِکَۃِ الْمُقَرَّبِیْنَ سلام کرکی عرض کی مین اژدہا نہین ہون مین ایک
فرشتہ مقرب خدا ہون ایک آن عبادت سی غافل ہوا تہا خدا نی مسخ کیا مجھی اس صورت پر وَطَرَدَنِیْ مِنَ السَّمَاءِ اور
آسمان سی زمین پر ڈال دیا اور بہت سال گذری ہین اب مین امیدوار ہون کہ کوئی کریم میری شفاعت کری خدا سے
کہ مجھی پہر بیت اصلی عنایت کری فَقَالَ فَجَنَی النَّبِیُّ یُقَبِّلُہُمَا حَتّٰی اسْتَیْقَظَا فَجَلَسَا عَلٰی رُکْبَتَیِ النَّبِیِّ
سلمان کہتی ہین کہ حضرت کبھی تو ستانون کو اونکی ملاتی تہی اور کبھی پیار سی بوسی لیتی تہی تا آنکہ بیدار ہوی حضرت نی
اپنی زانو پہ بٹہایا اور فرمایا دیکہو اس مسکین کو حسنین بولی ای نانا یہ کون ہی کہ ہمین اسکی قبیح صورت سی ڈر معلوم ہوتا

پھر گئی اور سارو کی میری سامنے یزید کی پاس گئی فَلَمَّا سَمِعَ الْحُسَيْنُ ذٰلِكَ بَكٰى بُكَاءً شَدِيْدًا وَاسْتَرْجَعَ
پس جو ہین حضرت نے یہ حال سنا بے اختیار روئے اور اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھ کر فرمایا فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهٗ
وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ یعنی اون مین سے گذر گئی ہین اور بعضی انتظار اجل مین ہین یعنی ای مسلم جو تم پر گذر گیا کہ تہا تمام جدا ہوئے
تم اوس سے ادا ہوئی اور جو ہم پر گذرنا ہی وہ باقی ہی اور اوس شخص سے فرمایا کہ اس خبر کو میری لشکر مین کسی پر اظہار نکرنا کہ باعث
ہراس ہوگا سب کا وَجَاءَ اِلَى الْخَيْمَةِ وَدَعَا بِنْتَ مُسْلِمٍ وَكَانَ عُمُرُهَا حِيْنَئِذٍ اِحْدٰى عَشَرَ سَنَةً
اور حضرت وہان سے ملول خیمی مین آئی اور فرمایا کہ دختر مسلم کو میری پاس لاؤ اور سن اوس صاحبزادی کا گیارہ برس کا تہا
فَلَمَّا جَاءَتْ قَرَّبَهَا وَاَدْنَاهَا پس جو ہین وہ قریب آئی حضرت نے دیکھکر دلی لگی اور زانو پر بٹہلا لیا اور سر
پیشانی پر بوسہ لیکر بہت پیار کیا ثُمَّ طَلَبَ الْقُرْطَيْنِ وَوَضَعَهُمَا فِيْ اُذُنَيْهَا پہر حضرت نے دو گوشوارے طلب کیے
اور اپنی ہاتہ سے اوسکی کانون مین پہنائی وَكَانَ يَمْسَحُ بِيَدِهِ الشَّرِيْفَةِ عَلٰى نَاصِيَتِهَا وَرَاْسِهَا كَمَا
يُفْعَلُ بِالْاَيْتَامِ وَهُوَ مَعَ ذٰلِكَ يَبْكِيْ اور حضرت بار بار اوسکی سر و پیشانی پر ہاتہ پہیرتی تہی اور شفقت بیانتہا کرتی
تہی فَقَالَتْ يَا عَمِّ مَا رَاَيْتُكَ قَبْلَ هٰذَا الْيَوْمِ فَعَلْتَ بِيْ مِثْلَ مَا فَعَلْتَ الْيَوْمَ پس بیتیہ مسلم بولی
کہ ای چچا اسقدر شفقت میری حال پر آپ نہ فرماتی تہی جیسی آج فرماتی ہین ایسی شفقت تو نہین کرتی مگر یتیمون پر فَلَمْ
يَتَمَالَكِ الْحُسَيْنُ مِنَ الْبُكَاءِ وَبَكٰى بُكَاءً شَدِيْدًا اس کلام سے تو چچا یعنی امام حسین کو تاب نرہی اور ایک نعرہ
مارکر روئی وَقَالَ يَا ابْنَتِيْ اَنَا اَبُوْكِ وَبَنَاتِيْ اَخَوَاتُكِ اور بولی ای بیٹی میری اگرچہ مسلم نے شہادت پائی حسین
تو جیتا ہی مین تیرا باپ ہون اور بیٹیان میری تیری بہنین ہین فَنَادَتْ بِالْوَيْلِ وَالثُّبُوْرِ پہر دختر مسلم نے واویلا
واثبورا کی آواز بلند کی اور فرزندان مسلم نے جو یہ حال دیکہا عمامہ سر سے پہینک دیے اور رونا شروع کیا حضرت نے اونہین
بہی چہاتی سے لگایا اور دلاسا دیا اب یہ مقام خاک ڈالنی کا ہی حضرت نے خبر مسلم کی سنکر یتیمان مسلم سے یہ سلوک کیا اور
اوس یتیم پرور کی یتیمون پر کسی نے رحم نکہایا اوس وقت کہ نعش اوسکی تو سر بریدہ خون مین پڑی تہی اور اوسکی یتیم
عابد بیمار کی سوجی ہوئی پاؤن مین زنجیر پہنائی تہی اور گلی مین طوق ڈالکر پیادہ پا مقتل مین لائی تہی اور کان دختران
حضرت کی چیر چیر کی گوشواری اوتار لیتی تہی چنانچہ سید ابن طاوس اور ابن نمانی اور شیخ مفید نے روایت کی ہے
کہ سکینہ یتیم حسین نعش پدر سے لپٹی اور منہ تن اطہر پر ملتی تہی اور کہتی تہی ای بابا ظالمون نے میری کان چیر کے
گوشواری چہینی اور مجہی طمانچہ مارا جناب امام زین العابدین فرماتی ہین کہ اوس وقت ایک شقی اوس مظلومہ کو نعش حسین
سے چہڑانی لگا اور وہ نہچہوڑتی تہی ناگاہ اوس شقی نے طیش مین آکی ایک تازیانہ مارا کہ وہ بلبلا گئی اور میری آنکہون مین
خون اوتر آیا اور چاہا میں نے کہ اوس قوم کی لیے دعای بد کرون مگر مجہی وصیت پدر بزرگوار یاد آئی اور میں نے صبر کیا

روایت ہشتم فضائل اہلبیت و رگم ہونی حسین علیہ السلام اور معاف ہونی تقصیر

حسین کی دختر مسلم پر شفقت

که بیعت حسین ابن علی سی کری کی جیت خدا کی جہتا ہی کسیبنی کہا ابن عباس سی کیون نگہی تم ناتہ حضرت کی اور ایسی
ثواب سی محروم رہی فقال ان اصحاب الحسین لم ینقصوا رجلا ولم یزیدوا بجواب دیا اونہون نی نام رفقا
حسین ایک نامی مین که وہ سند ہیں بہشت سی لکہی دیکہی ہین اونمین نہ کوئی کم ہوا نہ زیادہ نعرفہم باسمائہم
واسماء اباءہم اور اون سبکی نام اور اونکی آبا کی نام سی مین آگیا تہا اوس مین نام تیرا نتہا پس کیونکر جاتا مین
غرض بیان تو جبرئیل یہ حق امام مین فرماتی تہی اور منافقان امت اسی فکر مین تہی که حسین نی انکار بیعت امام یزید بن
معاویہ کا کیا ہی انکو کسی طرح خانہ خدا ہی مین قتل کیا چاہیی حتی ان یزید انفذ عمرو بن سعد فی عسکر عظیم
وولاہ علی الحاج تا انکہ یزید لعین نی عمر سعد کو بالشکر کثیر روانہ کعبہ کیا اور منصب امارت حاجیون کا اوس شقی نی عمر سعد
لعین کو دیا وکان قد اوصاہ بقبض الحسین سرا وان لم یتمکن یقتلہ غیلۃ اور وصیت کی عمر سعد کو که
اگر تیرا قابو چلی تو حسین کو قید کر لینا اور اگر قابو نچلی تو جہان پانا وہان اونہین قتل کرنا اور سر اون کا بہجدینا میری پاس
ثم انہ لعنہ اللہ دس مع الحاج ثلثین رجلا من شیاطین بنی امیۃ پہر عمر سعد ملعون نی تیس شخص شیاطین
بنی امیہ سی چنکی ہمراہ حاجیون کی بہیانہ حج بہیجی وامرہم بقتل الحسین علی کل حال اتفق لہذا اور اونہین
حکم کیا اوس شقی نی که قتل کرنا حسین فرزند علی و فاطمہ کو کعبی مین جس حال مین ہو خواہ طواف مین خواہ سعی مین قتل کرنا افسوس جان پر
مارنا درست نہو وہان امت نبی اوسکی نواسی کی ذبح کرنیکا ارادہ کری اور حضرت کو خوف اوسکا ہوا که میری قتل ہونی سی
حرمت خانہ کعبہ برباد ہوگی پس حضرت ظلم منافقان سی حج تمام کرنی نپای فخرج من مکۃ بعد ان طاف
وسعی واحل من احرامہ وجعل حجتہ عمرۃ مفردۃ تو پس ہزار حیف که فرزند رسول خدا الی کی سی
کوچ کیا آٹہوین تاریخ ذی الحجہ کو فقط سعی کرکی اور طواف کعبہ بجالا کی حج کو عمری سی بدل کی روانہ ہوی اور جسدن
حضرت کو دوسری منزل تہی یعنی نوین تاریخ ذی الحجہ کی الچی فرزند رسول خدا کو اہل کوفہ نی بحکم ابن زیاد شہید کیا اور لاشکو
اوس غریب کی پاؤن مین رسی باندہ کی بازارونمین کہینچا اور حضرت کو یہ خبر نتہی حضرت اوسی بلا کی پر چلی جاتی تہی فلما
وصل الحسین الی منزل یسمی شقوق فجلس ناحیۃ من الناس پس جب امام حسین منزل شقوق پر
پہنچی تو حضرت سب سی جدا ہو کی ایک کناری بیٹہی اور نہایت محزون و ملول تہی کرکچہ خبر مسلم معلوم نہین فاذا برجل
قد من الکوفۃ ناگاہ ایک شخص جانب کوفہ سی نمایان ہوا فسالہ الحسین وقال ما الخبر پس حضرت
قریب اوسکی گئی اور پوچہا ای شخص تہی میری بہائی مسلم بن عقیل کی ہی خبر ہی که وہ کسطرح ہین فبکی الرجل
ورمی العمامۃ من راسہ پس جو ہین اوسنی نام مسلم سنا بی اختیار رو دیا اور عمامہ سری پہینکدیا وقال یا سید
ما خرجت من الکوفۃ حتی رایت ہانیا ومسلم بن عقیل مقتولین وکعب براسیہما الی یزید
اور بولا ای حضرت کیا پوچہتی ہو خبر اپنی بہائی مسلم کی که میری سامنی مسلم و ہانی دونون مارکی اور اہل کوفہ اون سی

توقبر پاس ہے اکر ماہی منادی کہ اگر آواز اوسکی تو سنی تو تمام عمر قبر حضرت سے جدا نہو اور وہ یہ کہتا ہے کہ خوشحال تیرا اے بندہ جسنے
کہ تو پناہ خدا میں ہے اور سب جمیع آفات سے محفوظ ہے وَغَفَرَ اللّٰهُ مَا سَلَفَ مِنْ ذُنُوبِكَ فَاسْتَأْنِفِ
الْعَمَلَ اور خدا نے تمام تیرے گناہ بخشے اے زائر حسین بن علی علیہ السلام اب تو عمل نئے سرے کر لینے چاہیئے کہ اب تو گناہ
باز رہ کہ گناہ گذشتہ کا مواخذہ نہوگا پھر فرمایا حضرت نے فَإِنْ مَاتَ مِنْ عَامِهِ أَوْ مِنْ يَوْمِهِ لَمْ يَقْبِضْ رُوحَهُ
إِلَّا اللّٰهُ پس اگر وہ زائر مر جاے اوس سال میں یا اوس رات یا اوس دن تو حق تعالیٰ اپنے دست قدرت سے اوس کے
قبض روح کرتا ہے ثُمَّ قَالَ وَتَقُومُ مَعَهُ الْمَلَائِكَةُ يُسَبِّحُونَ اللّٰهَ وَيُصَلُّونَ عَلَيْهِ حَتَّى يُوَافِيَ
مَنْزِلَهُ پھر حضرت نے فرمایا اگر موت اوسکی نہیں ہے اور گھر اپنے جاتا ہے تو وہ چالیس ہزار فرشتے ہمراہ اوسکی تسبیح خدا میں مشغول
اور اوسکی دعاے خیر میں مصروف اوسکے گھر تک جاتے ہیں جب گھر پہنچتا ہے تو ملائکہ عرض کرتے ہیں کہ خداوندا زائر حسین تو اپنے
گھر پہنچا ہم کہاں جائیں پروردگار عالم فرماتا ہے يَا مَلَائِكَتِي قِفُوا بِبَابِ عَبْدِي فَسَبِّحُونِي وَقَدِّسُونِي وَ
هَلِّلُونِي اے ملائکہ میرے مقیم ہو اس میرے بندے زائر حسین کے دروازے پر اور تسبیح و تقدیس و تہلیل میں مشغول ہو
وَاكْتُبُوا ذَٰلِكَ فِي حَسَنَاتِهِ إِلَىٰ يَوْمِ وَفَاتِهِ اور لکھو ثواب اوسکا نامہ عمل میں اوس زائر حسین کے تا روز وفات
فَإِذَا تُوُفِّيَ ذَٰلِكَ الْعَبْدُ فَشَهِدُوا غُسْلَهُ وَكَفَنَهُ وَالصَّلَاةَ عَلَيْهِ پس جب زائر حسین مرتا ہے تو وہ
ملائکہ حاضر اور شریک رہتے ہیں تجہیز و تکفین میں اور اوسپر نماز پڑھتے ہیں پھر عرض کرتے ہیں رَبَّنَا وَكَّلْتَنَا بِبَابِ
عَبْدِكَ وَتُوُفِّيَ فَشَهِدْنَا تَجْهِيزَهُ فَأَيْنَ نَذْهَبُ پروردگار تو نے ہمیں اوس زائر کے گھر پر تعین
کیا تھا تا زندگی اوسکے ہم حاضر رہے اب وہ مر گیا ہم تجہیز و تکفین میں اوسکے شریک ہے اب ہم کہاں جائیں فَيَأْتِيهِمُ
الْجَوَابُ يَا مَلَائِكَتِي قِفُوا بِقَبْرِ عَبْدِي وَسَبِّحُونِي وَقَدِّسُونِي وَهَلِّلُونِي پس درگاہ رب العالمین
سے اونہیں جواب آئیگا ملائکہ میرے اب تم اوسکی قبر پر مقیم ہو اور تسبیح و تہلیل و تقدیس بجا لاو میرے اور اوس سے جب انہو
وَاكْتُبُوا ذَٰلِكَ فِي حَسَنَاتِهِ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُ اور لکھو ثواب اوسکا اوس زائر کے نامہ عمل میں تا آنکہ روز قیامت ہمارے
سامنے حاضر ہو خوشا حال زائران امام مظلوم کا خدا سب مومنین کو زیارت اوس مظلوم کی نصیب کرے آہ جسنے
مصائب وہ جناب کی اور روئے اوس غریب پر کہ ظلم اعدا سے آوارہ وطن ہوا اپنے نانا کی قبر سے چھڑایا گیا اور اپنے
اطفال خردسال کو لیکے آوارہ وطن ہوا اس خیال سے سب کو ساتھ لیا کہ اہل حرم جیتے جی میرے قید نہو جائیں اور خانہ
کعبہ میں کہ خدا نے اوسے جاے امن بنایا ہے کہ جہاں جانور کی ستانے کا حکم نہیں ہے داخل ہوے کہ شر اعدا سے محفوظ رہیں ابن
عباس سے منقول ہے قَالَ رَأَيْتُ الْحُسَيْنَ قَبْلَ أَنْ يَتَوَجَّهَ إِلَى الْعِرَاقِ عَلَىٰ بَابِ الْكَعْبَةِ کہا ابن عباس نے
کہ دیکھا میں نے امام حسین کو کعبے میں قبل روانہ ہونے حضرت کی سوے کربلا کہ دروازہ کعبہ پر کھڑے ہیں وَكَفُّ جَبْرَئِيلَ فِي كَفِّهِ وَيُنَادِي
هَلُمُّوا إِلَىٰ بَيْعَةِ اللّٰهِ اور ہاتھ جبرئیل کا جناب امام حسین کے ہاتھ میں ہے اور جبرئیل پکارتے ہیں ایہا الناس جسے بیعت

ثُمَّ اِنَّہُمْ اَخَذُوْا مُسْلِمًا وَّھَانِیًا یُسْحَبُوْنَہُمَا فِی الْاَسْوَاقِ پھر اہل کوفہ نے حکم سے ابن زیاد کے ہانی اور
مسلم کی پاؤں مین رسی باندہی اور بازارون مین گھسیٹتے پہرتے تہے جب یہ خبر قبیلہ مذحج نے سنی بہت کشت و خون کرکے لاشین
دونون لیگئے اور دفن کین روایت ششم فضائل گریہ کنندگان و زائران امام حسینؑ اور حول
منزل شوق اور پہنچی خبر شہادت مسلم ابن حضرت کو عَنِ الصَّادِقِ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَنَّہٗ قَالَ
مَنْ ذُکِرْنَا عِنْدَہٗ فَفَاضَ مِنْ عَیْنَیْہِ وَلَوْ مِثْلَ رَأْسِ الذُّبَابِ جناب امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جسکی سامنے
ہمارا ذکر مصائب ہو اور وہ سنکے رووے اور آنکہوں سے اوسکی آنسو نکلے اگرچہ برابر پر مگس کے ہو غَفَرَ اللّٰہُ ذُنُوْبَہٗ وَلَوْ کَانَتْ
مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ پروردگار عالم اپنی رحمت سے تمام گناہ اوسکی بخشتا ہے اگرچہ گناہ اوسکی مثل کف دریا ہوں کے ورزیارت
امام حسینؑ کا یہ ثواب ہے کہ جابر جعفی نے جناب امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ حضرت نے پوچھا مجھسے اے جابر کتنا فاصلہ ہے تیرے
گہرسے اور قبر جناب امام حسینؑ سے قُلْتُ یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ عرض کی مینے یا مولا ایکروز کا یا اس سے بہی کم ہے قَالَ
اِلٰی اَنْ تَزُوْرَہٗ قُلْتُ نَعَمْ حضرت نے فرمایا اے جابر تو زیارت کو بہی جاتا ہے عرض کی مینے جاتا ہون قَالَ اَوَلَا اُفَرِّحُکَ
اَوَلَا اُبَشِّرُکَ بِثَوَابِہٖ قُلْتُ بَلٰی جُعِلْتُ فِدَاکَ حضرت نے فرمایا آیا تو چاہتا ہے کہ مین تجھے خوش کرون اور
بشارت دون ثواب زیارت سے عرض کی ہان مولا ارشاد کیجیے فدا ہون آپ پر سے حضرت نے فرمایا جو شخص تم مین سے قصد
زیارت کرتا ہے فَتُبَاشِرُ بِہِ الْمَلٰٓئِکَۃُ مِنَ السَّمَآءِ پس بشارت دیتی ہین اوسے ملائکہ کہ خوشا حال تیرا کہ تونے یہ قصد
کیا ہے وَاِذَا خَرَجَ مِنْ بَابِ مَنْزِلِہٖ مَاشِیًا اَوْ رَاکِبًا وَکَّلَ اللّٰہُ بِہٖ اَرْبَعِیْنَ اَلْفَ مَلَکٍ یُصَلُّوْنَ
حَتّٰی یُوَافِیَ قَبْرَ الْحُسَیْنِؑ پس جب وہ مومن گہرسے نکلتا ہے خواہ پیادہ خواہ سوار ہو خدا اسپر چالیس ہزار فرشتے اوسکے لیے
موکل کرتا ہے کہ وہ فرشتے صلوٰۃ بہیجتے ہین اوس زائر پر جبتک کہ وہ قبر امام حسین تک پہنچتا ہے وَثَوَابُ کُلِّ قَدَمٍ
یَرْفَعُہٗ کَثَوَابِ الْمُتَشَحِّطِ بِدَمِہٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اور جو قدم اوس راہ مین اوٹہاتا ہے ہر قدم کا ثواب برابر ثواب
اوس شخص کے ہے کہ راہ خدا مین شہید ہوکے اپنی خون مین لوٹا ہو پس جب پہنچے تو پہلے ضریح مبارک کو دونون ہاتہون سے
مس کرا اور کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حُجَّۃَ اللّٰہِ فِیْ اَرْضِہٖ سلام خدا ہو تجہ پر اے حجت خدا روے زمین پر ثُمَّ
اَقْبِلْ اِلٰی صَلٰوتِکَ پہر متوجہ نماز زیارت ہو فَاِنَّ اللّٰہَ یُصَلِّیْ عَلَیْکَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ حَتّٰی تَفْرُغَ اے زائر
جبتک تو مشغول نماز رہیگا پروردگار عالم اور ملائکہ اوسکے تجہپر صلوٰۃ بہیجا کرینگے وَبِکُلِّ رَکْعَۃٍ تَرْکَعُہَا کَثَوَابِ
مَنْ حَجَّ اَلْفَ حِجَّۃٍ وَاعْتَمَرَ اَلْفَ عُمْرَۃٍ وَاَعْتَقَ اَلْفَ رَقَبَۃٍ ہر رکعت زیارت کا ثواب برابر ثواب اوس
شخص کے ہے جسنے ہزار حج اور ہزار عمرے بجا لایا ہو اور ہزار غلام راہ خدا مین آزاد کیے ہون وَکَمَنْ وَقَفَ فِیْ سَبِیْلِ
اللّٰہِ اَلْفَ مَرَّۃٍ مَعَ نَبِیٍّ مُّرْسَلٍ وَاِمَامٍ عَادِلٍ اور برابر ثواب اوس شخص کی ہے کہ جو ہزار مرتبہ جہاد کو گیا
ہو ساتہ نبی مرسل ور امام عادل کی فَاِذَا قُمْتَ مِنْ عِنْدِ الْقَبْرِ نَادٰی مُنَادٍ اور جسوقت کہڑا ہوتا

راہ مین کنوان کھدوا اور منہ اوسکا چھپا دیا [illegible] شقی پس [illegible] آگے سے مسلم کی [illegible]

ثم چلی جاتی تھی فَوَقَعَ بِتِلْكَ الْحُفَيْرَةِ فَاَحَاطُوا بِهِ پس آ پہنچے دشمن حضرت مسلم کو ناگاہ اوس گڑھے مین گرا [illegible]

حضرت گرے ایس سبب شقی ٹوٹ پڑے اور گھیر لیا فَضَرَبَهُ ابْنُ الْاَشْعَثِ عَلَى فَمِهِ الشَّرِيفِ فَقَطَعَ شَفَتَهُ الْعُلْيَا وَ اَشْلَلَتْ

ثَنِيَّاهُ پس ابن اشعث لعین نے ایسی ایک تلوار دہن شریف پر ماری کہ لب بالا کٹ گیا اور دانت اوسکی صدمے سے گر پڑے

وَ اَخَذُوهُ اَسِيرًا اِلَى ابْنِ زِيَادٍ پس حضرت مسلم کو گرفتار کر کے ابن زیاد کی طرف لے چلے اور حضرت مسلم اوس وقت

پیاسے تھے فَقَالَ يَا قَوْمِ اسْقُونِي حضرت مسلم نے فرمایا اے قوم مین پیاسا ہون مجھے تھوڑا پانی پلاؤ عمر بن حریث نے ایک جام آب

بھیجا فَاَخَذَ لِيَشْرَبَ اِمْتَلَاَ الْقَدَحُ دَمًا پس حضرت مسلم نے لے لیا اور چاہا کہ پئین تمام جام خون سے بھر گیا فَقَالَ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ لَوْ كَانَ مِنَ الرِّزْقِ الْمَقْسُومِ شَرِبْتُهُ حضرت مسلم نے کہا کہ الحمد للہ اب رزق دنیا میری قسمت مین نہین

اگر قسمت مین ہوتا تو پیتا غرض جب پیش ابن زیاد لائے حضرت نے سلام نکیا ابن زیاد شقی کو پس ایک ملازم ابن زیاد بولا

مسلم تمنے امیر کو سلام نکیا فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا لِي اَمِيرٌ سِوَى الْحُسَيْنِ ع پس حضرت مسلم نے فرمایا واللہ کوئی میرا امیر نہین ہے

سوائے حسین بن علی کے ابن زیاد بولا چاہے سلام کرو چاہے نکرو قتل کیے جاؤگے حضرت مسلم نے کہا اگر قتل کریگا تو ایک حاجت ہے

میری اوسے بجا لاوے بولا کیا حاجت ہے تمہاری حضرت نے کہا اُرِيدُ رَجُلًا قُرَشِيًّا اُوصِيهِ چاہتا ہون کہ کوئی مرد

قریش ہو تو مین اوسے وصیت کرون عمر سعد اوٹھا اور بولا کیا وصیت ہے تمہاری فَقَالَ لَهُ اَوَّلُ وَصِيَّتِي اَنِّي اَشْهَدُ

اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ وَ اَنَّ عَلِيًّا وَلِيُّ اللّٰهِ حضرت مسلم نے کہا پہلی وصیت میری یہ ہے

کہ گواہی دیتا ہون مین وحدانیت خدا اور نبوت رسول خدا اور ولایت علی ابن ابیطالب ع کی اور دوسری وصیت یہ ہے

اَنْ تَبِيعَ دِرْعِي وَ تَقْضِيَ عَنِّي دَيْنِي سَبْعَ مِائَةِ دِرْهَمٍ اِسْتَقْرَضْتُهَا کہ میری زرہ بیچکر سات سو

درہم کا قرضدار ہون ادا کرنا اور تیسری وصیت یہ ہے اَنْ تَكْتُبَ اِلَى الْحُسَيْنِ اَنْ يَرْجِعَ وَ لَا يَاْتِيَ اِلَى بَلَدِكُمْ

فَيُصِيبَهُ مَا اَصَابَنِي اے عمر سعد میری جانب سے لکھ بھیج میرے آقا حسین بن علی کو کہ مدینے کو پھر جائین اور کوفے

مین نہ آئین کہ کوفیان بے وفا اونسے بھی یہی سلوک کرینگے جو مجھسے کیا فَقَدْ بَلَغَنِي اَنَّهُ تَوَجَّهَ اِلَى الْكُوفَةِ بِاَهْلِهِ

وَ اَوْلَادِهِ پس مجھے خبر پہنچی ہے کہ وہ جناب مع اہل و عیال متوجہ کوفہ ہوئے ہین وہ شقی بولا کہ تمنے جو اقرار تھا تین کیا تو

ہم بھی مسلمان ہین اور کلمہ پڑھتے ہین مگر قرض چاہینگے ادا کرینگے اور چاہینگے نہ ادا کرینگے اور جو وصیت کہ مقدمہ حسین کے ہے

فَلَا بُدَّ اَنْ يُقْدِمَ عَلَيْنَا وَ نُذِيقَهُ الْمَوْتَ پس لابد ہے کہ وہ بھی ہمارے پاس آئین اور ہم اونہین بھی مانند

تمہارے قتل کرین بعد ازان ابن زیاد نے حکم کیا اَنْ يُصْعَدَ بِهِ اَعْلَى الْقَصْرِ وَ يُرْمَى بِهِ مُنَكَّسًا مسلم کو بالائے

قصر لیجا کے وہان سے سر کے بہل گرادو فَاَلْقَاهُ مِنْ اَعْلَى الْقَصْرِ وَ عَجَّلَ بِرُوحِهِ اِلَى الْجَنَّةِ آہ آہ حکم سے اوس شقی کے

ایک لعین ہاتھ مسلم کا پکڑ کے بالائے قصر لیگیا اور حضرت مسلم کو سر کے بہل گرا دیا کہ صدمے سے اوسکی روح مسلم راہی جنت ہوئی

لعین نے غار کھودا :- مسلم غار مین گر پڑے :-

مسلم زخمی ہو کر گرفتار ہوئے :-

وصایا عمر [illegible]

کہ مین تیر انتظار ہون وَمَا هٰذَا اِلَّا آخِرُ اَيَّامِيْ مِنَ الدُّنْيَا اور مجھی یقین ہوا کہ یہ روز آخر روز ہی میرا دنیا سی اور آج
مین شہید ہونگا غرض حضرت مسلم تو طاعت خدا مین مشغول تہی اور طوعہ کی بیٹی لعین نی جا کر ابن زیاد کو خبر کی وہ لعین بہت
خوش ہوا فَطَوَّقَهٗ بِطَوْقٍ مِنَ الذَّهَبِ پس ابن زیاد نی ایک طوق طلا اسکی طوق لعنت کی اوس شقی کی
گلی مین پہنایا اور محمد بن اشعث کو بلایا وَضَمَّ اِلَيْهِ اَلْفَ فَارِسٍ وَخَمْسَ مِائَةِ رَاجِلٍ وَاَرْسَلَهُمْ اِلَيْهِ
اور ساتہہ اوسکی ہزار سوار اور پانچ سو پیادی کرکی حضرت مسلم کی گرفتاری کو بہیجی جب قریب خانۂ طوعہ پہنچی اور
طوعہ نی آواز سم اسپان اور آواز سلاح سنی فَاَخْبَرَتْ مُسْلِمَ بْنَ عَقِيْلٍ طوعہ نی حضرت کو خبر دی اور کہا معلوم
ہوتا ہی کہ فوج ابن زیاد نی بہیجی ہی فَلَبِسَ دِرْعَهٗ وَشَدَّ وَسَطَهٗ پس حضرت نی زرہ پہنی اور کمر باندہی اور
مسلح ہوی فَقَالَتْ لَهٗ مَا لِيْ اَرَاكَ تَهَيَّاْتَ لِلْمَوْتِ طوعہ نی تکیکی عرض کی کہ مجہی معلوم ہوتا ہی کہ آپ آمادہ
مرگ ہوی ہین حضرت نی فرمایا ای مادر یہ قوم سو امیری کسی کی طلب کو نہین آئی ہی وَاِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يَهْجُمُوْنَ
عَلَيَّ فِي الدَّارِ اور مین خائف ہون کہ یہ گہر مین گہس آئین اور مجہپر ہجوم کرین اوسوقت مجہی لڑائی کی بہی جگہہ نہ ملی
گی ثُمَّ عَمَدَ اِلَى الْبَابِ فَفَتَحَهٗ وَخَرَجَ اِلَى الْقَوْمِ پہر وہ شیر بیشۂ شجاعت دروازہ کہول کی باہر نکلا
فَقَاتَلَهُمْ قِتَالًا عَظِيْمًا پس خوب لڑی حَتّٰى نُقِلَ اَنَّهٗ قَتَلَ مِنْهُمْ مِائَةً وَخَمْسِيْنَ رَجُلًا یہان تک
کہ ڈیڑہ سو منافق فی النار ہوی جب یہ شجاعت حضرت مسلم محمد ابن اشعث لعین نی دیکھی ابن زیاد سی کمک طلب کی
ابن زیاد نی کہلا بہیجا ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ رَجُلٌ وَاحِدٌ يَقْتُلُ مِنْكُمْ هٰذِهِ مَقْتَلَةً عَظِيْمَةً ماں تیری
ماتم مین بیٹہی ایک شخص نی اسقدر آدمی مارے اور تجہسی کچہہ نہین ہو سکتا فَكَيْفَ لَوْ اَرْسَلْنَاكَ اِلٰى
مَنْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً يَعْنِي الْحُسَيْنَ ای نامرد اگر مسلم کی جا حسین آیا ہوتا اور مین اوسکی لڑنیکو
بہیجتا تو اوسوقت تو کیا کرتا ابن اشعث نی کہلا بہیجا تونی مجہی کسی بقال کوفہ سی لڑنیکو بہیجا ہی اِنَّمَا اَرْسَلْتَنِيْ
اِلٰى سَيْفٍ مِنْ اَسْيَافِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ تونی بہیجا ہی مجہی طرف ایک شمشیر برہنہ کی شمشیرہای
محمد صلی اللہ علیہ و آلہ سی لڑنا آسان نہین ہی یہ سنکی ابن زیاد نی اور فوج مدد کو بہیجی جب حضرت مسلم
دیکہا کہ اور فوج نصرت ابن اشعث کو آئی فَحَمَلَ عَلَيْهِمْ وَقَتَلَ مِنْهُمْ كَثِيْرًا اوس شیر میدان وغا نی پہر
اونپر حملہ کیا اور جماعت کثیر کو واصل جہنم کیا اور خود بہی زخمی ہوی وَصَارَ جِلْدُهٗ كَالْقُنْفُذِ مِنْ كَثْرَةِ
النَّبْلِ اور تیر ہر اول شبیر پر اسقدر لگی تہی جیسی سیاہی کی بدن پر کانٹی ہوتی ہین ابن اشعث ملعون فوج سی بولا کہ مسلم
کو امان دو کہ یون تا بو مسلم پر پاوگی اور وہ تم مین سی جیتا ایک کو نہ چہوڑیگا فَنَادَوْهُ بِالْاَمَانِ فَقَالَ لَهُمْ
لَا اَمَانَ لَكُمْ يَا اَعْدَاءَ اللّٰهِ پس مسلم کو پیام امان دیا پس کہا حضرت مسلم نی ای بیوفاؤ ہرگز تمہارے
امان پر اعتماد نہین ہی ثُمَّ حَفَرُوْا لَهٗ فِيْ وَسَطِ الطَّرِيْقِ وَاَخْفَوْا رَاْسَهَا پہر اون لعینون نی ایک

اَلْكُوفَةِ وَ بِاَلْقُدُوْمِ اِلَيْهِمْ بِالتَّعْجِيْلِ پس مسلم نی احوال بیعت اہل کوفہ جناب امام حسین عؑ کو لکہا اور لکہا
کہ آپ جلد تشریف لائین ثُمَّ كَتَبَ عَبْدُ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ ذٰلِكَ الْحَالَ اِلَى يَزِيْدَ لَعَنَهُ اللّٰهُ بعد ازان
عبد اللہ حضرمی ملعون نی یہ ماجرا یزید کو لکہا پس یزید نی ابن زیاد کو لکہا کہ تو جلد کوفی مین جا وَلَا تَدَعْ مِنْ نَسْلِ
عَلِيٍّ اِلَّا اَقْتُلْهُ اور ایک شخص کو اولاد علی سی جیتا نچہوڑنا پس جب ابن زیاد کوفی مین آیا لوگون کو جمع کر کی منبر پر گیا
اور کلمات تخویف و تہدید جانب یزید سی بیان کئی اور اوتر آیا وَجَعَلَ النَّاسُ يَنْظُرُوْنَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ وَيَقُوْلُوْنَ
مَا لَنَا لِلدُّخُوْلِ بَيْنَ السَّلَاطِيْنِ حضار مجلس خوف یزید سی ایک دوسری کا دیکہنی لگی اور بولی کہ ہمین امور سلاطین
مین کچہہ دخل نہین فَنَقَضُوْا بَيْعَةَ الْحُسَيْنِ عؑ پس توڑ ڈالا اون بد عہدون نی بیعت حسین کو جب یہ خبر حضرت
مسلم نی سنی تو مضطرب الحال خانہ ہانی مین جا کر مخفی ہوئی ابن زیاد نی ہانی کو بلا کی شہید کیا پس جب شہادت ہانی سنی
حضرت مسلم نی کہ ہانی یاور ہی میر اشہید ہوا تو یکہ و تنہا بیمونس و یار حیران و سرگردان کوچہای کوفہ مین پہرتی تہی یہان تک
کہ خانہ طوعہ تک پہنچی اور سلام کیا اوسپر حضرت مسلم نی وَقَالَ يَا اَمَةَ اللّٰهِ اسْقِنِي الْمَاءَ فَسَقَتْهُ اور فرمایا کہ ای
کنیز تہوڑا پانی مجہی پلا طوعہ نی پانی پلایا فَمَكَثَ سَاعَةً پس ایک ساعت وہان ٹہر گئی فَقَالَتْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ
قُمْ اِلٰى مَنْزِلِكَ افسوس غریب الوطنی بہی کیا بری چیز ہی خدا کسیکو غریب الوطن نکری پس طوعہ نی کہا ای بندۂ
خدا اوٹہہ اور اپنی گہر جا کہ شہر آج پر آشوب ہی فَقَالَ مَا لِيْ فِيْ هٰذَا الْمِصْرِ مَنْزِلٌ وَعَشِيْرَةٌ حضرت مسلم نی
فرمایا ای مادر مین اس شہر مین مکان نہین رکہتا غریب الوطن ہون نہ کوئی عزیز ہی نہ قریب ہی یار و مددگار ہون
فَهَلْ لَكِ فِيْ اَجْرٍ وَمَعْرُوْفٍ وَلَعَلَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ يُكَافِيْكِ بَعْدَ الْيَوْمِ پس ای مادر ہو سکتا ہی کہ آج
کی شب مجہی اپنی گہر مین جگہہ دی فردای قیامت رسول خدا تجہی بہشت مین جگہہ دینگی وہ دیندار حیران ہو کی بولی
تم کون ہو اور نام تمہارا کیا ہی قَالَ اَنَا مُسْلِمُ بْنُ عَقِيْلٍ بولی ای طوعہ مین ہون آوارہ وطن بی خانمان مسلم بن
عقیل فَاَدْخَلَتْهُ الدَّارَ وَافْتَرَشَتْ لَهُ پس جب نام سنا تو وہ حضرت کو گہر مین لیگئی اور ایک مکان مین فرش
کر دیا وَعَرَضَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْمَاْكُوْلِ اور آب و طعام حضرت کی لئی لائی فَاَبٰى عَنْ ذٰلِكَ لِمَا بِهِ مِنَ الْاَلَمِ
حضرت نی رنج و صدمی سی کچہہ نکہایا اور فرمایا مجہی اشتہا نہین ہی تہوڑی سی دیر نگذری تہی کہ طوعہ کا بیٹا آیا اور طوعہ کو اوس
مکان مین بار بار آتی جاتی دیکہا تو پوچہنی لگا اوسنی جہڑک دیا وہ لعین منتین کرنی لگا تو اوسنی عہد و پیمان لیکی بیان کیا کہ
حضرت مسلم یہان آئی ہین وہ لعین صبح تک خاموش رہا جب صبح ہوئی تو طوعہ وضو کو حضرت مسلم کی پانی لائی
اور عرض کی یا مولای مَا رَاَيْتُكَ رَقَدْتَ فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ ای مولا رات بہر آپ بیدار رہی کیا باعث ہی
قَالَ اِعْلَمِيْ اَنِّيْ رَقَدْتُ رَقْدَةً فَرَاَيْتُ عَمِّيْ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَهُوَ يَقُوْلُ الْعَجَلَ الْعَجَلَ حضرت نی
فرمایا کہ ای طوعہ آنکہہ میری لگ گئی تہی مینی دیکہا اپنی چچا جناب امیر کو خواب مین کہ فرماتی ہین جلدی آ ای مسلم جلدی

جان حسین پر نثار کریگا وہ مسلم بن عقیل ہوگا پھر فرمایا فَاِنَّنِیْ مُعَ مَمْلَکَتِہٖ عُیُوْنُ الْمُؤْمِنِیْنَ پس آنسو بہائینگی آنکھین
مومنین کی احوال مسلم پر وَتُصَلِّیْ عَلَیْہِ الْمَلٰٓئِکَۃُ الْمُقَرَّبُوْنَ اور صلوۃ بہیجینگے مسلم پر فرشتگان مقرب خدا
ثُمَّ بَکٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ حَتّٰی جَرَتْ دُمُوْعُہٗ عَلٰی صَدْرِہٖ پہر رسول خدا صلعم اس شدت سی احوال مسلم یاد
کرکی روی کہ آنسو ریش مبارک سی سینۂ اقدس پر ٹپکنی لگی اور فرمانی لگی اِلَی اللّٰہِ اَشْکُوْ مَا تَلْقٰی عِتْرَتِیْ مِنْ بَعْدِیْ
شکایت کرتا ہون مین خدا سی اوس مصیبت کی جو پہنچیگی میری عترت کو بعد میری پس غور کیجئی تو مسلم بن عقیل ایش خداوند
جلیل مرتبہ عظیم رکہتی ہین کہ صلوۃ بہیجتی ہین مسلم پر ملائکہ اور روی او پہر رسول خدا کے پس رو و احوال مسلم پر کہ شہادت حضرت
مسلم ابتدای جنگ حضرت امام حسین سے تہی روایات صحیح مین وارد ہوا ہی کہ جناب امام حسین ظلم اعداسی مرقد مطہر جناب رسول خدا سے
جدا ہوی اور تیسری تاریخ شعبان کی مکۂ معظم مین پہنچی تو کوفیان پر دغا نی نامی علی الاتصال حضرت کی خدمت مین بہیجی اون نامون
سی بعض نامون کا یہ مضمون تہا لَیْسَ عَلَیْنَا اِمَامٌ فَاَقْبِلْ لَعَلَّ اللّٰہَ اَنْ یَّجْمَعَنَا بِکَ عَلَی الْحَقِّ یا حضرت
ہم امام اور پیشوا نہین رکہتی جلد تشریف لائی شاید خدا حق کو ہماری ہاتہ پر جاری کری اور شیث بن ربعی وغیرہ نی جو عرضی لکہی
تہی اوسکا مضمون یہ تہا اَمَّا بَعْدُ فَقَدِ اخْضَرَّ الْجَنَابُ وَاَیْنَعَتِ الثِّمَارُ فَاَقْدِمْ عَلَیْنَا اِلٰی جُنْدٍ لَکَ مُجَنَّدٍ
وَالسَّلَامُ بعد حمد و صلوۃ بتحقیق کہ صحرا و بیابان نہایت سبز و خرم مین ہین اور درخت میوی کی بار ور ہین پس آپ
ہماری طرف تشریف لائی کہ فوج کثیر آپ کی نصرت و امداد کو مہیا ہی اور شب و روز انتظار کرتی ہین آہ حضرات یہ مقام رونی کا
ہی کہ یون تو حضرت کو بلایا اور جب تشریف لای تو وہ نصرت اور امداد اور سامان دعوت تو ایک طرف رہا پانی تک
بہی فرزند ساقی کوثر پر بند کیا اور اوسکی فرزند و عزیزونکو تشنہ لب شہید کیا اور یہان تک ایذائین پہنچائین کہ جب زخمو سے
چور ہوکر ریگ گرم پر بیٹھ گئی تو فرماتی تہی کہ ای بیرحمو اب تو مین تمسی لڑنیکی قابل نہین رہا ہون اب تو پانی دو کہ مین تمہارے
پیغمبر کا نواسا ہون ناگاہ عمر سعد لعین نی ندا کی کہ جو سر حسین کا میری پاس لائیگا اوسی مین بہت انعام دونگا فَاَیُّکُمْ
یَقْتُلُہٗ اَمْ لَعِیْنُ نی یہ سنکر چالیس شقی دوڑی ہر ایک چاہتا تہا کہ سر فرزند رسول خدا اور مہمان کربلا کا کاٹ لی فَاَوَّلُ
مَنْ نَزَلَ اِلَیْہِ لِیَذْبَحَہٗ شَبَثُ ابْنُ رِبْعِیْ لَعَنَہُ اللّٰہُ پس پہلی جو شقی بیشرم تلوار کہینچکر گہوڑی سی اوترا کہ
حضرت کو ذبح کری شیث بن ربعی ملعون تہا کہ جسنی حضرت کو یہ لکہا تہا کہ جنگل سبز ہین اور میوی تیار ہین اور فوج کثیر
آپ کی نصرت کو موجود ہی القصہ جب ان دغا بازونکی نامہای بردغا امام اتقیا کو پہنچی فَاَرْسَلَ الْحُسَیْنُ مُسْلِمَ بْنَ
عَقِیْلٍ اِلَی الْکُوْفَۃِ پس جناب امام حسین نی اپنی پسر عم مسلم بن عقیل کو کوفی کی طرف بہیجا وَکَانَ مِثْلَ الْاَسَدِ
اور تہی مسلم شجاعت مین مانند شیر کی اور اسعدر زور تہا اوس جناب مین کہ اوٹہا لیتی تہی مرد کو اور پہینکدیتی تہی کوٹہی پر
فَاجْتَمَعُوْا عَلَیْہِ وَبَایَعُوْہُ فِیْ ذٰلِکَ الْیَوْمِ ثَمَانِیَۃَ عَشَرَ اَلْفَ رَجُلٍ راوی کہتا ہی کہ جب حضرت مسلم
کوفی مین پہنچی تو اوسی روز اٹہارہ ہزار مردون نی بیعت کی فَکَتَبَ مُسْلِمٌ اِلَی الْحُسَیْنِ کِتَابًا بِمُبَایَعَۃِ اَہْلِ

کیا اور اون سکو رتا چہوڑ کی چاہ سی نکلی اور جناب زینب وام کلثوم سی سارا ماجرا بیان کیا سب اہل بیت اس ماجرا کو
سنکی رونی لگی اور اونکی واسطی دعا خیر و مغفرت کی خیال کیجئی کہ جنات رورو کی جان دین وای ہی ہم پر کہ ہم اوس
جناب کو رو بہی نہین سکتی حال آنکہ اوس جناب کی گلوی خشک اپنا تیغ ظلم سی ہماری شفاعت کی واسطی کٹوایا فابکوا
علی من ناح علیہ الجنۃ فی الارض والملائکۃ علی السماء بس ایہا الناس تم بہی رووا اوس
جناب پر کہ جسپر جنات روی زمین مین اور فرشتی روی آسمان پر فابکوا علی من ذبح فطمہ و
قطع کریمہ رروا اوس مظلوم پر کہ جسکا بچہ شیر خوارہ تین دن کا پیاسا ذبح کیا گیا اور اونکی رگہای گلوی
خشک خنجر ظلم سی کاٹی گئین اور کسی نی اونہین اوسوقت بہی پانی نہ پلایا وابکوا علی من تعلو الطغاۃ
بعواترہا وتطؤہ الخیول بحوافرہا روو اوس بیکس پر کہ جسپر لعین تلوارین اوٹہاتی تہی اور گہوڑے
اوسکی جسم پر دوڑاتی تہی اور کسیکو رحم نہ آتا تہا وابکوا علی من اسہ علی السنان یہدی رووا اوس
سر پر کہ جسی رسول خدا صلعم پیٹہ پر سوار کرتی تہی اوسکا نیزی پر چہا کی یزید کی پاس ہدیہ لیگئی اور چوب ظلم سی اوسکے
لبہای مبارک کہولی گئی روایت بحیثیت ثواب بکا اور روانگی حضرت مسلم سمت کوفہ پہر

احوال شہادت مسلم بن عن الصادق علیہ السلام انہ قال رحم اللہ شیعتنا
لقد شارکونا فی المصیبۃ بطول الحزن والحسرۃ علی مصاب جدی الحسین جناب امام
جعفر الصادق سی منقول ہی کہ اون حضرت نی فرمایا کہ خدا رحم کری ہماری شیعون پر کہ اونہون نی ساتہہ دیا
ہمارا مصیبت مین ہماری بسبب طول دینی اندوہ و ماتم اور رونی اور پیٹنی کی میری جد مظلوم حسین کی ماتم
مین یعنی جسطرح ہم اوس جناب کو یاد کر کی رویا کرتی ہین اوسیطرح ہماری شیعہ بہی اونہین یاد کر کی رویا کرتی ہین
وقال من ذکرنا عندہ فخرج من عینہ دمع ولو مثل جناح البعوضۃ اور فرمایا جناب
صادق نی جسکی سامنی مصائب ہماری بیان ہون پس نکلی اوسکی آنکہون سی آنسو اگرچہ بقدر پر پشہ ہو
غفر اللہ لہ ذنوبہ ولو کانت مثل زبد البحر خدا اوسکی گناہونکو بخشیگا اگرچہ کثرت اوسکی گناہون
کی بقدر کف دریا ہو ابن عباس سی منقول ہی قال علی لرسول اللہ انک لتحب عقیلا ایکن
عرض کی جناب امیر نی خدمت رسول خدا مین کہ یا رسول اللہ آپ عقیل کو دوست رکہتی ہین قال ای واللہ
لاحبہ حبین حبا لہ وحبا لحب ابیطالب حضرت نی فرمایا واللہ دوست رکہتا ہون مین عقیل
کو دو محبتون سی ایک تو محبت اوسکی ہی اور دوسری محبت عقیل سی بسبب عمو بزرگوار ابیطالب کی ہی پہر فرمایا
وان ولدہ لمقتول فی محبۃ ولدک اور فرزند عقیل کا یعنی مسلم قتل کیا جائیگا ای علی تیری فرزند کی
محبت مین یعنی تیری نور عین حسین کو بمکر و دغا وطن سی آوارہ کر کی اعدای پر جفا قتل کرینگی تو پہلی سب سی جو

مثل چوب بوسیدہ کی ٹکری ٹکری ہوگیا اور زمین شگافتہ ہوئی اور وہ تمام فوج اوسمین سماگئی جناب امام مشاہدہ اس حال کی سے
نہایت بیتاب ہوکی فرمانی لگی افسوس مین ایسا غریب مصیبت زدہ ہون کہ مجبر تمام اہل زمین و آسمان بیقرار ہین پہر حضرت نے
نالہای بیشمار دل افگار سی کہینچی اور فرمایا ای زمین کیون تونی امانت کو لی لیا اور کیون نہ باقی رکہا اونہین سے
ماتم کی لیئی ناگاہ زمین نی نالہای مہیب کہینچی اور عرض کی ای فرزند رسول خدا صلعم اگر انکو نہ لیتی ہین تو اصل وجود بشر معدوم
ہوجاتی خصوصًا زینبؑ و کلثومؑ جگر کو شگافتہ کرتین حضرت نی فرمایا ای زمین میری خاطر سی اونہین باہر لاکہ مین اونسی چند
راز پوچہون گا ناگاہ سب فوج سر و پا برہنہ با جامہا سیاہ رخسار ی تمام مجروح باہر آئی حضرت نی فرمایا کہ ای عزادار ان
اہل بیت رسالت تمہین کیونکر معلوم ہوا کہ حسینؑ بن علیؑ کو شہید کیا اور بہنونکو اوسکی اسیر کیا اور سید الساجدین
کو غل و زنجیر مین گرفتار سب بیساختہ یکبار خروش مین آئی وَقَالُوا یَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ جَاءَنَا یَوْمًا
اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَجَمَعَنَا وَاَقَامَ مَجْلِسًا لِعَزَاءِ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ وَصَعَدَ الْمِنْبَرَ وَخَطَبَ
خُطْبَۃً بِالْفَصَاحَۃِ وَالْبَلَاغَۃِ اور عرض کی اونہون نی ای فرزند رسول خدا ایکروز گذر جناب علی بن
ابیطالبؑ کا ہم مین ہوا اور قوم اجنہ کو جمع کیا اور مجلس عزای حسن و حسین برپا کی اور منبر رکہوا کی اوسپر تشریف
لائی اور خطبہ فصیح و بلیغ پڑہا اِذْ جَاءَ الْاَنْبِیَاءُ کَاٰدَمَ وَشِیْثٍ وَنُوْحٍ وَاِبْرَاہِیْمَ وَمُوْسٰی وَعِیْسٰی
وَمُحَمَّدِ نِ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ ناگاہ پیغمبران رفیع الشان مثل آدم و شیث و نوح اور ابراہیم
اور موسی اور عیسی اور جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ کی تشریف لائی اور اسقدر اونہون نی شیون کیا کہ زمین ہلنے
لگی اور چند روز کسی ذی حیات کو ہوش نہ رہا جَاءَ الْمَلَکُ بِاَبْرِیْقِ الْجَنَّۃِ پس ایک فرشتہ آفتابہ جنت لیکے
آیا اور پانی سب پر چہڑکا سب ہوش مین آئی اور رونی لگی اوسوقت جناب امیر نی ہماری بادشاہ کو سربند عنایت کیا اور
فرمایا کہ جب فرزند میرا حسین شہر مدینہ کو ویران کرکی آوارہ وطنی اختیار کریگا اوسی روز میری کمر گویا ٹوٹ جاویگی گویا
اوسی روز شمشیر شمر ملعون سی گلوی حسین کاٹا گیا اے جنون اوسدن یہ سربند سرخ فام ہوجائیگا اوسوقت تم جمع ہوکے
بیکسی بر میری حسین کی رونا اور گریہ و زاری کرنا کہ رونا تمہارا میری حسین پر رائیگان نہوگا ای آقا ہماری اے
حسین بن علی جب سی آپ مدینے سی جدا ہوئی ہین اوسی دن سی آواز گریہ و زاری زمین سی آسمان تک بلند ہی اور
آسمان سے تک خونی مصیبت برستا ہی اور نالہای مہیب کہینچتا ہی اور وہ سربند سرخ ہوا ہی اور جگر ہماری پارہ
پارہ ہوئی ہین کہ کسی کو تاب نہین ہی کہ تحمل عزاداری فرزند رسول خدا و دلبند علی مرتضی پہ ہو فَلَمَّا سَمِعَ
الْحُسَیْنُ بَکٰی بُکَاءً شَدِیْدًا پس جب حضرت نی یہ حال سنا بہت شدت سی روئی اور سر نعش بادشاہ پر
آئی اور فرمایا خوشا حال تیرا ای بزرگ قوم کہ بڑا مرتبہ حاصل کیا تونی اور سلطنت عقبی لی تونی کہ دوستی مین اہلبیت
کی جان دی تونی پس حضرت نی اپنی دست مبارک سی قبر کہودی اور غسل دیا اور کفنایا اور آپنی نماز پڑہی کی دفنا

تہین کہ وہان اونہین کوئی آسیب نہین پہنچا سکتا او سپر یہ حال اور یہ اضطراب تہا اور پہلا کیا حال ہوا ہوگا روح جناب
سیدہ کا جب وہ پیارا اونکا ظلم اعدا سی آوارہ وطن ہوا ہوگا اور روانہ ہوا ہوگا اپنی شہادت گاہ کو اون ایام مین کہ جبتین جلتی تہین
اور شدت گرمی سی جانور بہی اپنی اپنی آشیان کو نچہوڑتی تہی اور وہ پیارا خدا کا اس گرمی مین مع اطفال خردسال چلا
جاتا تہا اور خبر مرگ اپنی راہ مین بیان فرماتا تہا آہ اور العاقبت مین سید اظہر علی کربلائی نی لکہا ہی کہ ایکروز خواہر امام مخزون یعنی زینب
خاتون نی خدمت برادر مین عرض کی ای آرام جان زہرا ای نور چشم رسول خدا دل ہماری اس سفر مین بیتاب و مضطر ہین
ای بہائی مدینی پہر چلو کہ فاطمہ صغرا کو ایکبار ہم پہر دیکہہ لین ای بہائی فاطمہ صغرا کیسی شب و روز تمہاری فراق مین بیتاب
ہوگی اور فاطمہ کبرا و سکینہ مفارقت صغرا سی نہایت مضطرب و بیتاب ہین فَلَمَّا سَمِعَ الْحُسَيْنُ اِسْمَ فَاطِمَةَ
الصُّغْرٰى دَمَعَتْ عَيْنَاهُ حَتّٰى تَسِيْلَ عَلٰى خَدَّيْهِ پس جناب امام حسینؑ نی نام فاطمہ صغرا کا جو سنا بیساختہ
اشک رخسارہ مبارک پر روان ہوی اور فاطمہ کبرا کو گود مین لیکر رونی لگی اور فرمایا ای ہمنام صغرا ابہی بہی مین
دیکہتا ہون کہ تو بہی مجہسی جدا ہوگی اور اپنی پہوپہی زینبؑ و کلثومؑ کی ساتہہ مع سرہای شہدای کربلا در بدر آوارہ
و پریشان پہر آئی جائیگی اور ای فاطمہ تو باپ کہکی فریاد کریگی اور بابا کو نہین پاویگی اور بابا تیرا آنکہون سی نہان ہوگا پس
حال مین آواز ہاتف کی آئی کہ ابہی تو بہت غم ظالم کہینچنی ہین اور مردان اہل بیت و انصار کو کشتہ دیکہنا ہی اور لاشونکو
فرزندون اور بہائیونکی خیمہ گاہ مین پہنچانا ہی فَلَمَّا سَمِعَ الْحُسَيْنُ ذٰلِكَ بَكٰى جناب امام حسینؑ نی جو یہ
آواز سنی بہت روئی مگر وہ آواز خالی تہی آواز ملائکہ سی اسی فکر مین تہی کہ ناگاہ پہر آواز آئی کہ ہم ہین ماتم زدہ
روزگار اور رونیوالی سید ابرار و ماتمدار سپہ سالار کربلا جناب سید الشہدا فرزند شیر خدا کی یہ سنکی حضرت چند قدم چلی فرمایا
بِئْرًا اَيْنَ مِنْهَا النِّدَاءُ وَاحَسَنَاهُ وَاحُسَيْنَاهُ پس ایک کنوان نظر پڑا کہ اوسمین سی آواز رونی کی آتی
اور ندا ہای حسن اور وای حسین بلند تہی فَنَزَلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ فَرَسِهٖ وَدَخَلَ فِيْهَا پس حضرت
گہوڑی سی اوترکر اوس کنوی مین داخل ہوی رَاٰى مَلِكًا جَالِسًا عَلَى السَّرِيْرِ يَبْكِيْ دیکہا ایک بادشاہ
کہ تخت پر بیٹہا اشک خونین آنکہون سی برساتا ہی اور فوج کثیر پائین تخت گریبان چاک شور مچاتی ہی اور کہتی ہی کہ
افسوس ہکو ہماری مرشد و آقا کی ظالمون نی توڑی اور ہماری سید و مولا کو طرح طرح کی آفت اور بلاؤن مین مبتلا کیا
اور ہزار افسوس کہ بوسہ گاہ جناب رسول خدا صلعم کو خنجر ظلم سی کاٹا اور دریغا اس فلک سفلہ پرور نی خاندان رسالت
و امامت کو غارت کیا کاشکی شاہزادہ فوج ملائکہ اور جنہ کو حکم کرتا کہ ایک آن مین لعینون کو غارت کرتی جب حضرت
وہان پہنچی اور نظر اوس بادشاہ کی جناب امام حسین پر پڑی سَقَطَ عَنْ سَرِيْرِهٖ وَوَضَعَ رَاْسَهٗ عَلَى الْحَجَرِ فَ
اسْتَرْجَعَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَمَاتَ پس دیکہتی ہی حضرت کو وہ اپنی تخت سی گر پڑا اور سر اپنا پتہر پر رکہا
تین مرتبہ زبان سی کہا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اور طائر روح [illegible]

پوچھا یہ کون ہین فَقَالَ هٰذَا عَلِيُّ بْنُ الْمُرْتَضٰى وہ بولا یہ جناب علی مرتضیٰ ہین پہر مینی کہا یہ مرد جلیل القدر کون ہین
وہ بولا یہ جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ پہر دیکہا مینی ایک ناقہ نور آتا ہی اور اوسپر ایک ہودج نور ہی اور اوسمین دو عورتین
ہین فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذِهِ النَّاقَةُ مینی ایک سی پوچہا اس ناقی پر کون سوار ہی فَقَالَ خَدِيْجَةُ الْكُبْرٰى
وَفَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ پس وہ بولا کہ اسمین خدیجہ کبریٰ اور فاطمہ زہرا سوار ہین مینی قصد جانی کا کیا
سوی ناقہ جناب فاطمہ وَاِذَا بِرِقَاعٍ تَتَسَاقَطُ مِنَ السَّمَاءِ ناگاہ دیکہا مینی کہ آسمان سی رقعی گرتی ہین فَقُلْتُ
مَا هٰذِهِ الرِّقَاعُ پس مینی پوچہا یہ رقعی کیسی ہین کسی نی کہا یہ رقعی ہین فِيْهَا اَمَانٌ مِنَ النَّارِ لِزُوَّارِ
الْحُسَيْنِ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ اور اوسمین امان لکہی ہی زایران حسین کی لیتی جو شب جمعہ کو زیارت کرین فَطَلَبْتُ
مِنْهُ رُقْعَةً پس مینی بہی ایک رقعہ طلب کیا جواب دیا مجہی اِنَّكَ تَقُوْلُ زِيَارَةُ الْحُسَيْنِ بِدْعَةٌ
توہی تو کہتا تہا کہ زیارت حسین بدعت ہی اور اب رقعہ طلب کرتا ہی پس کبہی نہ پہنچیگا اس شرف کو حتی تزور الحسین
وَتَعْتَقِدَ فَضْلَهٗ تا آنکہ زیارت کری تو قبر حسینؑ بن علی کی اور اعتقاد کری تو اونکی فضائل کا مین خوفناک
خواب سی جو نکا اور قصد کیا زیارت امام حسین علیہ السلام کا وَاَنَا تَائِبٌ اِلَى اللّٰهِ اور مین توبہ کرتا ہون خدا
فَوَاللّٰهِ يَا سُلَيْمَانُ لَا اُفَارِقُ قَبْرَ الْحُسَيْنِ حَتّٰى تُفَارِقَ رُوْحِيْ عَنْ جَسَدِيْ پس اللہ ای
سلیمان مین قبر جناب امام حسینؑ سی جدا نہون گا تا زندگی کے اور حدیث مین وارد ہوا ہی کہ ایک بار جناب رسول خدا
مع علی مرتضی متوجہ سفر ہوی وَبَقِيَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عِنْدَ اُمِّهِمَا لِاَنَّهُمَا صَغِيْرَانِ اور جناب حسنین
بسبب صغر سن کی خدمت خاتون قیامت مین رہی فَخَرَجَ الْحُسَيْنُ ذَاتَ يَوْمٍ مِنْ دَارِ اُمِّهٖ يَمْشِيْ
فِيْ شَوَارِعِ الْمَدِيْنَةِ پس ایک دن جناب امام حسینؑ کہیلتی ہوی گہر سی نکلی اور کوچہای مدینہ مین پہرنی لگی
وَكَانَ عُمُرُهٗ يَوْمَئِذٍ ثَلٰثَ سِنِيْنَ اور سن شریف حضرت کا تین برس کا تہا فَوَقَعَ بَيْنَ نَخِيْلِ
حَدَائِقَ حَوْلَ الْمَدِيْنَةِ پس وہ نونہال رسول خدا و گل بوستان بتول باغون مین گرد مدینہ کی پہرتا تہا
فَيَتَفَرَّجُ فِيْ مَضَارِبِهَا اور سیر و تماشی مین مشغول تہی پس ایک یہودی کا گذر ہوا کہ نام اوس کا صالح بن
رقعہ تہا فَاَخَذَ الْحُسَيْنَ اِلٰى بَيْتِهٖ وَاَخْفَاهُ عَنْ اُمِّهٖ حَتَّى الْعَصْرِ پس حضرت کو اوٹہا کر اپنی گہر
لی گیا اور تا وقت عصر اوسنی چہپا رکہا فَفَارَ قَلْبُ فَاطِمَةَ بِالْهَمِّ وَالْحُزْنِ عَلٰى وَلَدِهَا پس دیر ہونی
حسین کی آنی مین تو عجب حال ہوا فاطمہ زہرا کا کہ فراق حسین مین کبہی تو آہ و نالہ کرتی تہین اور کبہی بیتاب ہوکر
مسجد مین جاتی تہین کہ اگر کوئی ہووی تو تلاش حسین کو بہیجون اور جب کسیکو نپاتی تہین تو پہر گہر مین آتی تہین
فَصَارَتْ تَخْرُجُ اِلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً پس تہوڑی سی عرصی مین ستر مرتبہ گئین در مسجد پر
اور آئین پس یہ مقام سخت اور جانکاہ تہا کہ جناب سیدہ کو تو بیٹا اون کا سامنی سی ناگوار تہا اور حالانکہ جا

زارہ بعد وفاتہ کتب اللہ لہ حجۃ من حججی پس جو زیارت کریگا بعد اوسکی شہادت کی تو لکہی گا خدا
اوسکی نامہ اعمال مین ایک حج میری حجون سی عایشہ متعجب ہوکر بولی آپ کی ایک حج کا ثواب ہوگا قال نعم
وحجتین حضرت نی فرمایا بلکہ میری دو حجون کا ثواب ہوگا وہ زیادہ متعجب ہوکی بولی دو حجون کا ثواب زائر حسین کو
ہوگا حضرت نی فرمایا بلکہ چار حجون کا ثواب ہوگا پس یون ہی عایشہ تعجب کرتی تہی اور حضرت مضاعف کرتی تہی حتی
بلغ تسعین حجۃ من حججی باعمارہا تا اینکہ پہنچی نوی حج تک کہ اونکی ساتہہ عمرہ بہی بجالائی ہون اور سلیمان
اعمش نی لکہا ہی کہ مین کوفی مین رہتا تہا اور ایک شخص میری ہمسایی مین رہتا تہا کہ مین وہان جا بیٹہتا تہا ایک شب
جمعہ کو پوچہا مینی اوس سی ما تقول فی زیارۃ الحسین ای شخص کیا کہتا ہی تو زیارت امام حسین مین
قال ہی بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ وکل ذی ضلالۃ سبیلہ الی النار اوسنی کہا وہ
بدعت ہی اور ہر بدعت گمراہی ہی اور جو گمراہی ہی راہ اوسکی صاحب کی سوی جہنم ہی قال سلیمان فقمت من
عندہ وانا ممتلئ علیہ غیظا سلیمان نی کہا یہ کلام سنکر مین نہایت غصی سی اوٹہا اور کہا مینی دلمین
صبح کو مین اوس سی فضایل جناب امام حسین بیان کرون گا فان اصر علی العناد قتلتہ پس اگر
اپنی عناد پر اصرار کریگا تو مین اوسی قتل کرون گا پس جب صبح ہوئی تو مینی اوسکی دروازہ کی زنجیر ہلائی اور اوسکا نام لیکر
پکارا فاذا ان وجتہ تقول قصد الی زیارۃ الحسین علیہ السلام ناگاہ اوسکی زوجہ پکاری کہ وہ تو
زیارت جناب امام حسین علیہ السلام کو گیا پس مین بہی یہ سنکر متعجب و حیران چلا روضۂ اقدس کیطرف دیکہا مینی ایک
شخص سجدی مین سامنی قبر اطہر کی پڑا ہی وہو یدعو اللہ ویبکی فی سجودہ ویسالہ التوبۃ
والمغفرۃ اور وہ روتا ہی سجدی مین اور دعا کرتا ہی اور توبہ و استغفار کرتا ہی بعد دیر کی اوسنی سر اوٹہایا وقلت
لہ یا شیخ بالامس تقول زیارۃ الحسین بدعۃ والیوم جئت تزورہ مینی کہا ای شیخ
شام کو تو کہتا تہا کہ زیارت حسین بدعت ہی اور اب خود زیارت کو آیا فقال یا سلیمان لا تلمنی وہ بولا ای
سلیمان مجہی ملامت نکر کہ آج کی شب تک مین قایل امامت اہل بیت کا نتہا پس آج کی شب ایک خواب دیکہا مینی
کہ اوس سی خوف میری دل پر طاری ہوا مینی کہا کیا دیکہا قال رایت رجلا جلیل القدر لا بالطویل
الشاہق ولا بالقصیر اللاصق بولا وہ دیکہا مینی ایک شخص جلیل القدر کو نہ بہت بلند تہی اور نہ بہت کوتاہ تہی
لا اقدر ان اصف من عظمتہ جلالہ وبہائہ غرض زبان قاصر ہی میری اونکی عظمت و جلال کی بیان
مین وبین یدیہ فارس وعلی راسہ تاج اور آگی اونکی ایک شخص ہین گہوڑی پر سوار سر پر ایک تاج رکہی
ہین والتاج لہ اربعۃ ارکان فی کل رکن جوہرۃ تضیئ من مسیرۃ ثلثۃ ایام اور اوس تاج کی
چار رکن ہین ہر رکن مین ایک جواہر نصب ہی کہ روشنی اوسکی تین دن کی راہ تک پہنچتی ہی مینی بعضی خادمون سی

حیران تھی باد سا صغر بغری مارتی تھیں فاطمہ صغرا اصغر کو چھاتی سے لپٹاتی تھی کسیکی گود میں ندیتی تھی جب زینب و کلثوم نے چھایا
پیار کیا او ناچار ہو کر کہنے لگی خیر لیجاؤ ولیکن بہتر مجھے بھی تو لو ورنہ بھیجیو جسکی گود میں آپ سے آئے وہ لیجاے یہ سنکر ہر ایک
بی بی لینے کو آتی تھی مگر وہ معصوم منہ پھیر کر بہن کی گلے سے منہ بٹ جاتا تھا گویا اوس امام زادے کو آگاہی تھی کہ پھر فاطمہ صغرا
ملاقات نہوگی کربلا میں تیر کہا کر شہید ہوگا غرض اہل بیت نے ہزار بہانہ و تدبیر اوس صغیر کو فاطمہ صغرا کی گود سے لے لیا اور سوار
ہو کر روانہ ہوئے صغرا اسقدر روئی کہ غش آ گیا اور زمین پر گر پڑی فلما افاقت ما رأت احدا بعد پھر کے
جب ہوش میں آئی تو دیکھا نہ فوج ہے نہ خبر و آرام اکبر ہی نہ حلد ازنہ سکینہ ہی نہ اصغر بیٹھی بیابان میں ہی نہ نا درام سلمہ نے
ہاتھ زیر بغل دیکر اوٹھایا پھر حرائی خانہ ویران و برباد ملک بھیجایا اور کہا الٰہی مسافران عراق کی فراق میں صبر دے فاطمہ
صغرا کو جب وہ بیمار کو وہ گھر خالی نظر آیا بیقرار ہو کر پکارتی یا عمتی زینب یا ام کلثوم یا اخی علی
ن الاکبر فی ای مکان انتم اے پھوپھی میری زینب تم کہاں ہو اے ام کلثوم تم کس صحرا میں مہمان ہو
اے بھائی علی اکبر تم کس بیابان میں پہنچے ہو جواب دو فاطمہ کو غرض اوس دن سے فاطمہ مسافران عراق کو یاد کر کے کبھی روضہ
رسول خدا اور کبھی قبر بتول پر رویا کرتی تھی شب و روز انتظار میں تھی کہ جب بابا عراق میں پہنچینگے تو بھائی علی اکبر
لینے کو آئینگے اور وہاں وہ نرغہ اعدا میں گرفتار تھے پانی بند تھا عباس کی شانے تن سے جدا ہوئے تھے اکبر کی برچھی لگے
اور اصغر کی تیر

روایت چہارم فضائل زیارت و استعجاب عائشہ بروایت سلیمان اعمش پھر اضطراب جناب زینب راہ میں اور مرنا بادشاہ جنات کا پھر تصدق مصائب جناب امام حسین

عن ابی عبد اللہ انہ قال ما بین قبر الحسین
الی السماء مختلف الملائکة جناب امام جعفر صادق نے فرمایا کہ قبر مطہر جناب سید الشہدا سے تا آسمان
محل آمد و شد ملائکہ ہے کہ ہر صبح و شام فرشتے زیارت امام حسین کو حاضر ہوتے ہیں اور حدیث میں وارد ہوا ہے کسی نے پوچھا
رسول خدا سے کہ مجھے استطاعت حج فوت ہو گئی ہے اور میں مالدار ہوں ہو سکتا ہے کہ کچھ مال بنا صرف کروں کہ ثواب حج
حاصل ہو حضرت نے فرمایا دیکھو کوہ ابو قبیس کو اگر یہ بھی سونا ہو جاوے اور راہ خدا میں صرف کرے تو بھی ثواب حج حاصل نہیں
ہوتا لیکن یہ مرتبہ ہے امام حسین بن علی کا کہ ابن قولویہ نے بسند معتبر جناب صادق سے روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا
كان الحسين بن علي ذات يوم في حجر النبي يلاعبه و يضاحكه کہ ایک روز جناب امام حسین
اپنے نانا رسول خدا کی گود میں تھے اور جناب رسول خدا کھلاتے تھے اور ہنساتے تھے عائشہ یہ محبت دیکھکر بولی یا
حضرت آپ اس لڑکے کو بہت پیار کرتے ہیں حضرت نے فرمایا ويلك و كيف لا احبه و هو ثمرة
فؤادي و قرة عيني وای ہو تجھ پر اے عائشہ کیونکر اسے دوست نہ رکھوں کہ یہ میرا میوہ دل اور روشنی چشم
اما ان امتي ستقتله اے عائشہ تو نہیں جانتی کہ اس فرزند کو امت میری شہید کریگی فمن

روو کر ہلاک ہوتی ہی خداوندا اس بیمار بےصبر وقرار کو تسکین و صبر کرامت فرما اور اوسکی وحشت کو مبدل بانس کر بعد
دعا کی حضرت گہوڑی پرسی اوتری فاطمہ کو پیار کیا اپنی زانوی مبارک پر بٹہایا اور دلاسا دیکر فرمایا یا فاطمۃ اذھبی الی
دارکِ ای فاطمہ تو گہر مین جا تو بیمار ہی تجکو ساتہ نہین لیجا سکتا فاذا وصلتُ الی العراق اُرسل الیکِ اخاکِ
علی ن الاکبر او عمکِ العباس مگر انشاء اللہ جسوقت مین عراق کی سرزمین مین پہنچونگا تو تیری بہائی علی اکبر
اور چچا عباس کو بہیجکر تجکو وطن سی بلا بہیجونگا ای فاطمہ جب تجہی صحت ہووی مجہی لکہنا کہ جی میرا لگا رہیگا غرض حضرت
تسلی کی کلمات فرما کر سوار ہوی شتربانون نی مہارین کہینچین اونٹ روانہ ہوی فاطمہ کو یقین ہوا کہ مین تنہا رہی ماں
بہنین پہوپہیان کجاوونمین روتی جاتی ہین صبر نکر سکی پچہاڑین کہا کر خاک سر پر ڈالنی لگی اور پکاری یا ابتاہ یا اخاہ
قِفوا ساعۃً للضعیفۃِ العلیلۃِ ای بابا ای بہائی علی اکبر ایک روز توقف کرو تہوڑا سا ٹہرو کہ فاطمہ
دوبارہ تمہاری زیارت کر لی آخر تو جدا ہوتی ہو علی اصغر کو پہر پیار کر کر وداع کر لون امام مظلوم نی رو رو کر فرمایا
ای عباس برادر فاطمہ ہلاک ہوتی ہی اونٹونکو بٹہاؤ کہ فاطمہ پہر ماں بہنون پہوپہیون سی مل لی آہ جب ساربان
اونٹ بٹہانی لگی شہربانو اور زینب خاتون نی آپکو ماری بیتابی کی کجاوون پر سی گرا دیا سب اہل حرم روتی ہوی
اوتری ہر ایک فاطمہ صغرا کو گلی لگا کر روتا تہا جب بہنون کی ملاقات کی باری آئی تو فاطمہ دوڑ کر سکینہ سی اس بیقرار
سی لپٹی اور روئی کہ سکیو دیکہنی اور اونکی بیان سننی کی تاب نہی حضرت سی بہی دیکہا نگیا نعری مارتی ہوی دور جا کر
کہڑی ہوی آہ حضرت تو فاطمہ اور سکینہ کی ملاقات دیکہہ سکتی تہی اور اصحاب حضرت کی حالت اضطراب دیکہہ سکتی
تہی نعری مار کر رو دیتی تہی تو ناچار جناب زینب نی کبرا و صغرا و سکینہ سی کہا کہ بس کرو ای نور چشمو علی اصغر تمہین
روتا دیکہکر سہما جاتا ہی بس اب نرو و خدا تمہین صبر دی یہ کہکر جدا کیا فقالت فاطمۃُ ائتونی باخی الرضیع
علی ن الاصغر فاطمہ صغرا نی کہا میری چہوٹی بہائی علی اصغر کو لاؤ میری گود مین دو جب اصغر کو جایا کہ فاطمہ
کی گود مین اصغر نی صغرا کو دیکہکر ہنسدیا اور اوسکی طرف ہمکنی لگا فاطمہ بہی بکمال اشتیاق دوڑی و مدّت
یدیھا و ضمّتہ الی صدرھا اور دونون ہاتہ پہیلا کر گود مین لیکر مثل کلیجی کی سینی سی لگایا ثمّ
قالت للنساء امضین سالماتٍ یحفظ اللہ و یبقی اخی عندی پہر فاطمہ نی اہل حرم سی کہا
بسم اللہ سوار ہو کر روانہ ہو اور صحیح و سلامت پہنچو تمہین حفاظت خدا مین سونپا مین نی اور اصغر بہائی میری
پاس رہیگا اسی بہلائی دونگی یہ بہت چہوٹا ہی تعب سفر نہ اوٹہا سکیگا فاجابتھا النساء یا فاطمۃ
ناولینا طفلًا فانہ لا یصبر علی فراق امہ پس اہل حرم نی کہا ای صغرا بچیکو ہمین دے
کہ یہ بی ماں کی کیونکر جیئیگا صغرا نی کہا مین زیادہ ماں سی اسکی خدمت کرونگی اسکی گہواری سی ایکدم جدا
نہونگی اور دودہ بہی زنان بنی ہاشم کا پلوا لونگی اور رات بہر جاگونگی یہ میرا مونس تنہائی ہوگا سب

فاطمہ [illegible]
حسین کی
گفتگو

یَا بْنَ اَخِیْ اِصْبِرْ عَلٰی مَا نَزَلَ بِکَ ای فرزند برادر صبر کر حضرت اوسی سینی سی لگاتی دلاسا دیتی تہی اِذْ رَمَاہُ
اللَّعِیْنُ بِسَہْمٍ فَذَبَحَہٗ فِیْ حِجْرِہٖ کہ حرملہ حرامزادہ نی ایک تیر مارا کہ عبداللہ کی بہی گلی کی پار ہوگیا اور وہ گود مین
حضرت کی شہید ہوا العرض جب امام ذوالجناح پر سوار ہوئی اور سب عزیز و رفیق ہمراہ ہوئی آواز اَلرَّحِیْلُ
اَلرَّحِیْلُ در و دیوار سی بلند ہوئی یعنی فرزند رسول خدا جاتا ہی فَلَمَّا اَرَادَ الْمَسِیْرَ تَبِعَتْہُ فَاطِمَۃُ الصُّغْرٰی اِلٰی
ظَاہِرِ الْمَدِیْنَۃِ جب امام حسین روانہ ہوئی فاطمہ صغرا باوجود ضعف و ناتوانی عصا تہام کی گہر سی پیچہی پیچہی
جناب امام حسین کی نکلی تب کی شدت سی غش چلا آتا تہا ناطاقتی سی پاؤن لڑکہڑاتی تہی دو قدم چلتی تہی پہر بیٹہہ جاتی تہی
لیکن لشکر کی پیچہی پیچہی روتی ہوئی کنارہ شہر تک گئی فَقِیْلَ یَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ فَاطِمَۃُ تَجِیْئُ خَلْفَکَ بَاکِیَۃً
وَتَقُوْلُ لَا اُفَارِقُ اَبِیْ کسینی جناب امام حسین سی عرض کی کہ یا حضرت فاطمہ صغرا گہر مین نہین جاتی آپ کی چلنے
آتی ہی ہر چند سمجہاتی ہین نہین مانتی کہتی ہی کہ مین بابا کی ساتہ جاؤن گی فَبَکَی الْحُسَیْنُ ع پس جناب امام حسین نے
اختیار حال فاطمہ پر روئی اور آواز گریہ و زاری کجاوہ ہای اہل حرم سی بلند ہوئی حضرت نی جناب عباس و علی اکبر کو ارشاد
کیا کہ جاؤ میری شہیدا میری فاطمہ صغرا کو میری پاس لی آؤ جناب علی اکبر و عباس گئی اوس بیمار کو چہاتی سی لگا کر
خوب روئی اور کہا ای فاطمہ چلو تمکو حضرت بلاتی ہین فَسُرَّتْ بِذٰلِکَ سُرُوْرًا عَظِیْمًا پس یہ سنکر فاطمہ کو سرور
عظیم حاصل ہوا گویا تندرست ہوگئی بار بار پوچہتی تہی کہو کیا بابا جان کو میری جدائی کا قلق ہوا مجکو بہی ساتہ لیجلینگی
یہ کہتی ہوئی آنسو پونچہتی ہوئی جلد جلد قدم اوٹہاتی ہوئی چلی جاتی تہی آہ جب شاہ کی سامنی آئی ادہر تو حضرت نعرہ
مار کر رونی لگی ادہر فاطمہ چلا چلا کر رونی لگی وَتَعَلَّقَتْ بِاَذْیَالِہٖ وَقَالَتْ یَا اَبِیْ کَیْفَ بَعْدَکُمْ اَرٰی مَنَازِلَکُمْ
خَالِیَۃً وَلَمْ یُرٰی فِیْہَا اَنِیْسٌ اور بیقرار ہوکر دامن سی حضرت کی لپٹ گئی اور کہنی لگی ای بابا بیمار کی دل کو کیونکر صبر
آئیگا جب بعد تمہاری گہر خالی اوجڑا ہوا نظر آئیگا تمہاری خوابگاہ سونی ہوگی تمہاری عبادت گاہ خالی پڑی ہوگی
کوئی انیس و شفیق پہر اون ایوانون مین نظر نہ آئیگا نہ ماں ہوگی کہ بیمار کی خاطرداری کرتی نہ پہوپہی ہوگی کہ غذا درست
کرتی اور دوا بناتی ای بابا جان یقین جانیی کہ مین آپ کی درد فراق سی اور اونکی جدائی کی قلق سی جیتی نہ بچونگی
ای بابا علی اصغر کی جدائی مجہی سب سی زیادہ مار ڈالیگی اور وہ بہی مجہسی نہایت محبت رکہتا ہی خوف یہ ہی کہ میرا برادر
صغیر میری جدائی مین کڑہ کڑہ کر بیمار نہ ہوجای فَلَمَّا رَاٰہَا الْحُسَیْنُ فِیْ اَسْوَءِ حَالٍ رَفَعَ رَاْسَہٗ اِلَی السَّمَاءِ
وَمَدَّ یَدَیْہِ وَحَرَّکَ شَفَتَیْہِ بِالدُّعَاءِ پس جب حضرت نی حال فاطمہ کا بہت تباہ دیکہا بیقرار ہوئی اور مضطر ہوکے
ہوکر آسمان کیطرف دیکہا اور دونون ہاتہ قبلی کی طرف اوٹہائی اور لبہای مبارک کو جنبش دیکر کہا پروردگار تو میری
حال سی خوب مطلع ہی کہ فرزند میری زمین عراق مین بہوکی پیاسی مثل گوسفند کی ذبح ہونگی اور کتنی فرزند اسیر ہو کر شہر
بشہر تباہ پہرینگی طوق و سلاسل مین سلسلا ہونگی زندان مین محبوس ہونگی ایک نور دیدہ میری فاطمہ صغرا درد فراق سی مرہ

طرف دیکہہ کی عرض کی ای نانا مجہی دنیا مین جانی کی کچہہ حاجت نہین ہی تم مجہی اپنی قبر مین لیلو حضرت نی فرمایا لابد ہی کہ تو جاوی اور شہید ہو کہ خدا نی تیری لیی درجات عالی مقرر کیی ہین پہنچیگا اون درجات کو مگر شہید ہو کی جب خواب سی چونکی تو گہر مین آئی اور مہیا سفر ہوئی تو سبکو ساتہہ لینی کا سامان کیا مگر فاطمہ صغرا کو اور چہوڑنا فاطمہ کا بہی حضرت پر شاق تہا اور سبب یہ تہا کہ فاطمہ کو حضرت نی ساتہہ نلیا کہ روایت مین وارد ہوا ہی اِنَّ فَاطِمَةَ الصُّغْرٰی کَانَتْ مَرِیْضَةً یَوْمَ خُرُوْجِ وَالِدِهَا مِنَ الْمَدِیْنَةِ اِلَی الْعِرَاقِ کہ جس روز سید الشہدا مدینی سی کوچ کرتی تہی فاطمہ صغرا امام زادی بیمار تہی اور بدرجہ کمال نقیہ و ناتوان ہو گئی تہی اس جہت سی جناب امام حسین نی اونہی ام سلمہ زوجہ رسول خدا کی سپرد کیا تہا اور فرمایا تہا کہ ای امان بیمارداری مین اس شدیدہ فراق رسیدہ کی معروف رہنا جسوقت فاطمہ صغرا نی یہ بات سنی کہ بابا نی مجہی اس خانہ تنہا مین چہوڑ جاوینگی باوجود نقاہت و ناتوانی کی حضرت کی پاس آ کی عرض کی ای بابا مین سنتی ہون آپ نی عزم سفر کیا ہی اور اس بیمار کو چہوڑ جائی گا جب سی یہ بات سنی ہی ہوش و حواس میری جاتی رہی ہین ای بابا سبکو ساتہہ لیی جاتی ہو یہان تک کہ میری بہائی شیر خوار کو اور مجہی یہین چہوڑتی ہو اگر مینی کوئی تقصیر کی ہو تو مجہی بخشیی کہ آپ کریم ابن الکریم ہین حضرت نی فرمایا ای فاطمہ مین خفا نہین ہون مگر تو بیمار ہی تعب سفر تجہی گوارا نہوگا ای فرزند تجہی تیری جدہ ماجدہ ام سلمہ کی سپرد کرتا ہون کہ وہ تیری بزرگ و غمخوار ہین بسبب ضعف پیری کی انکو بہی یہان چہوڑی جاتا ہون وہ تیری غمگسار ہین اور بیمارداری کرینگی عرض کی فاطمہ نی ای بابا زندگی میری آپ کی فراق مین محال ہی اگر حضرت کی ساتہہ جاونگی یقین ہی کہ مجہی جلد شفا ہو گی اور اگر مر بہی جاون واللہ وہ مرنا مجہی گوارا ہی اس زندگی سی کہ آپ کی فراق مین ہو وی ای بابا جن لوگون سی مین مالوف تہی وہ سب آپکی ہمراہ جاتی ہین پہر جی میرا یہان کیونکر لگیگا مین اپنا دل کس سی بہلاونگی غرض حضرت نی اوس بیمار کو بہت سا دلاسا دیا فَاَمَرَ الْعَبَّاسَ بِتَجْهِیْزِ الْاُمُوْرِ پہر اپنی برادر حق شناس عباس کو ارشاد کیا کہ اونٹون پر محملین کسواؤ اور بار کرو اہل بیت کو ہودجون مین سوار کرو کہ آج ہمارا مدینی سی کوچ ہی ای عباس تم خود متوجہ ہونا کہ یہ لڑکی چہوٹی چہوٹی میری ساتہہ چلتی ہین عبداللہ امام حسن علیہ السلام کا بیٹا ہی زین العابدین کا فرزند محمد باقر ہی سکینہ ہی علی اصغر ہی پسران مسلم ہین انکو پردہ دار محملون مین بٹہانا تا حرارت سی فی الجملہ محفوظ رہین اور میری خواہر محترم زینب کو عزت اور حرمت سی ہودج مین سوار کرنا اونکی خدمت گذاری و پردہ داری حد سی زیادہ عمل مین لانا کہ وہ دختر خاتون محشر ہین فقط میری الفت سی اونہون نی رنج سفر اور زحمت راہ کو گوارا کیا ہی ہزار افسوس جناب امام حسین کو تو پردہ زینب کا یہ خیال تہا اور کوفیان غدار نی اوس دختر خاتون قیامت کی سر سی ردا تک چہین لی اور شتر بی ہہنہ پر سوار کر کی شہر بشہر اور دیار بدیار پہرایا اور وہ لڑکی کہ جنہین حضرت ہوا کی گرم سی بچاتی تہی تو حرملہ نی اصغر کی گلوی نازک پر تیر مارا کہ وہ معصوم امام کی گود مین تڑپ کر مر گیا اور پیاسا دنیا سی گذر گیا اور عبداللہ بن حسن کی ہیلی تو ظالمون نی ہاتہہ کاٹ ڈالی وہ دوڑ کر جناب امام حسین سی چمٹ گیا حضرت نی اوسی چہاتی سی لگا کر فرمایا

بیماری

فاطمہ صغرا اور حسین کی گفتگو

رنج ہوا فَجَاءَ الْاَسَدُ وَيُقَبِّلُ جِسْمَ الْحُسَيْنِ وَهُوَ يَبْكِي وَيَقُوْلُ پس قدرت خدا سی ایک
شیر ظاہر ہوا اور لاشون مین آکر لاش جناب سید الشہدا علیہ السلام ڈہونڈہنی لگا جب نعش حضرت کی ملی تو جسم شریف
کی بوسی لینی لگا اور سر آسمان کیطرف اوٹہا کر بولا اُنْظُرُوْا اِلَى ابْنِ بِنْتِ نَبِيِّكَ قَتَلُوْهُ عَطْشَانًا ثُمَّ اَرَادُوْا
اَنْ يُوْطِئُوا الْخَيْلَ عَلٰى جِسْمِهٖ خداوندا دیکہہ تو بیکسی اور مظلومی اپنی پیغمبر کی نواسی کی کہ ان لوگون نی اوسے
تین روز کا پیاسا قتل کیا اور مرتی دم بہی پانی ندیا اور اسپ جاہتی ہین کہ اوسکی لاش پر گہوڑی دوڑائین ثُمَّ
حَمَلَ حَتّٰى قَتَلَ مِنْهُمْ ثَلٰثَةَ عَشَرَ رَجُلًا یہ کہکر شیر نی اون لعینون پر حملہ کیا اور تیرہ آدمی واصل جہنم کئی اور باقی
بہاگ گئی اور جسم حضرت کا ایذا سی محفوظ رہا اَللّٰهُمَّ الْعَنْ قَتَلَةَ الْحُسَيْنِ وَاَصْحَابِهٖ روایت

سیوم فضائل گریہ اور سفر کرنی امام حسین ع اور چہوڑنی فاطمہ صغرا مین قَالَ الْبَاقِرُ عَلَيْهِ
السَّلَامُ اَيُّمَا مُؤْمِنٍ دَمَعَتْ عَيْنَاهُ عَلٰى مَصَابِ جَدِّيَ الْحُسَيْنِ حَتّٰى تَسِيْلَ عَلٰى خَدِّهٖ جناب
امام محمد باقر نی فرمایا جو مومن مصیبت سید الشہدا پر چشم پر آب ہوا اور ایک قطرہ بہی روان ہو رخساری پر بَوَّاهُ اللّٰهُ فِي
الْجَنَّةِ غُرَفًا يَسْكُنُهَا اَحْقَابًا ثواب اوسکا یہ ہی کہ خدا تعالی اوسی بہشت مین جگہہ دیتا ہی کہ ہمیشہ اوسمین رہا کری
وَرُوِيَ اَنَّ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءَ تَجِيْءُ فِي مَجْلِسٍ يُذْكَرُ فِيْهِ مَصَائِبُ الْحُسَيْنِ اور روایت مین
وارد ہوا ہی کہ جس گہر مین مجلس ماتم امام حسین ع مین مصائب بیان ہوتی ہین تو جناب فاطمہ زہرا دختر جناب رسول خدا بہی تشریف
لاتی ہین وَمَعَهَا مَرْيَمُ وَخَدِيْجَةُ وَآسِيَةُ اور ساتہ جناب سیدہ کی مریم مادر عیسی اور خدیجہ کبری اور آسیہ زن
فرعون بہی ہوتی ہین وَفِي يَدِهَا خِرْقَةٌ تَمْسَحُ بِهَا دُمُوْعَ الْبَاكِيْنَ وَتَقُوْلُ طُوْبٰى لَكُمْ يَا اَحِبَّائِي
تَعْزُوْنَ وَتَبْكُوْنَ عَلٰى وَلَدِيَ الْغَرِيْبِ الَّذِي لَيْسَ لَهٗ اَبٌ وَاُمٌّ فِي الدُّنْيَا اَنَا اَشْرَكُ مَعَكُمْ
فِي الْعَزَاءِ وَاَشْفَعُكُمْ فِي الْقِيَامَةِ اور ہاتہ مین اوس جناب کی رومال ہوتا ہی کہ اوس سی آنسو رونیوالون
کی پونچہہ کر بکمال شفقت فرماتی ہین کہ خوشا حال تمہارا ای دوستو میری تم روتی ہو ایسی میری غریب فرزند پر کہ دنیا مین
جسکا باپ ہی نہ مان ہی اور مین بہی شریک تمہاری ساتہہ روتی اور پیٹتی مین ہون اور روز قیامت کو شفاعت خواہ تمہاری
ہونگی خدا سی پس ای حضرات سینی شفقت جناب سیدہ کی اور روئی مصیبت حسین علیہ السلام پر کہ جسکو ظالمون نی وطن
اور عزیزون سی چہڑایا وہ جناب اب گریان روضہ رسول صلعم مین آئی اور فرماتی تہی اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ فَاطِمَةَ فَرْخُكَ وَابْنُ فَرْخَتِكَ سلام ہو ای رسول خدا مین ہون پسر فاطمہ بیٹا تمہاری بیٹی کا رات بہر
حضرت رویا کئی قریب صبح آنکہہ لگ گئی رسول خدا کو خواب مین دیکہا کہ حضرت تشریف لائی اور چہاتی سی لگایا اور فرمایا
ای حبیب میری ای حسین گویا مین عنقریب دیکہتا ہون تجہی کہ تو اپنی خون مین لوٹتا ہی زمین کربلا مین ذبح کیا گیا وَاَنْتَ
مَعَ ذٰلِكَ عَطْشَانُ لَا تُسْقٰى اور تو ای فرزند اوسوقت پیاسا ہی اور کوئی پانی نہین دیتا جناب امام حسین ع نی حضرت کے

دن اوس پانی کی لئی عباس کی شانی کاٹیکئی علی اصغر کی گلی پر ناوک پر تیر لگا وہ معصوم اوسی صدمی سی شہید ہوا علی اکبر
شدت تشنگی سی مجبور ہوکر جناب امام حسین علیہ السلام سی عرض کرتی تہی یا اَبَتَاہُ اَلعَطَشُ قَد قَتَلَنِی وَ ثِقلُ الحَدِیدِ
اَجهَدَنِی ای بابا پیاس مجہی مارے ڈالتی ہی اور گرانی آہن مجہی رنج دیتی ہی فَهَل اِلیٰ شَربَةٍ مِنَ المَاءِ
سَبِیلٌ پس ای بابا ایک جرعۂ آب ہو سکتا ہی کہ پیاس اپنی بجہاون فَبَکَی الحُسَینُ وَ قَالَ وَاغَوثَاہُ عَلیٰ
مُحَمَّدٍ وَ عَلِیٍّ وَ عَلیَّ اَن تَدعُوهُم فَلَا یُجِیبُوکَ جناب امام حسین یہ سنکر بہت روئی اور فرمایا ای
فرزند بہت دشوار ہی جناب رسول خدا اور علی مرتضی اور مجہکو کہ تو پانی مانگی اور ہم نہ دیں یہ سکون فَاَینَ لَکَ المَاءُ
یَا بُنَیَّ پس کہان ہی پانی ای فرزند کہ مین تجہی دون آخر الامر وہ لخت جگر حسین پیاسا شہید ہوا اور امام حسین کا
بہی وقت شہادت یہی حال تہا یَلُوکُ لِسَانَهُ مِنَ العَطَشِ وَ یَطلُبُ المَاءَ چباتی تہی حضرت زبان مبارک
کو باری پیاس کی اور فرماتی تہی کہ تہوڑا پانی دو کہ جگر میرا شدت تشنگی سی کباب ہی اوسکی جواب مین تیر اور نیزی لعین
مارتی تہی اور سخت باتین کرتی تہی غرض کہ اوس جناب کو بہی شہید کیا اور ایک بوند پانی نہ دیا جب یہ حال ہو تو اہلبیت
پیاس کیونکر بجہائین اور حالانکہ ابہی تک لاشی سبکی خون مین ڈوبی اور بیگور و کفن پڑی ہین اور سر نیزون پر چڑہی
ہین پس اس صورت مین کون موقع کہانی پینی کا تہا پس دیکہتی ہی پانی اور سنتی کی سب اہلبیت بہوک پیاس عزیزو
یاد کرکی جان کہونی لگی مگر سبحان اللہ کیا مطیع خدا مالک تسلیم و رضا تہی کہ حضرت امام زین العابدین نی جو سمجہایا کہ صبر کرو
اور رضامندی خدا پر شاکر رہو اور فاقہ کشی کرو تو سب نی صبر اور ضبط کرکی فرمان امام ادا کیا فَجَمَعَ ابنُ سَعدٍ
قَتلَاهُ وَ صَلَّی عَلَیهِم وَ دَفَنَهُم وَ تَرَکَ الحُسَینَ وَ اَصحَابَهُ پس عمر سعد لعین نی اپنی کشتون کو
جمع کیا اور نماز پڑہ کر دفن کیا اور چہوڑ دیا بی دفن حسین کو اور اصحاب حسین کو افسوس صد ہزار افسوس اس اعتبار سے
دنیای ناپایدار اور عقل پلید اوس ناپاک پر کہ وہ فرزند رسول خدا کہ جسکی واسطی حلہ بہشت آیا ہوا اور اوسکی نانا کی حق مین
لَولَاکَ لَمَا خَلَقتُ الاَفلَاکَ یعنی اگر نہ ہوتا ای حبیب ہمارے تو ہم نہ پیدا کرتی آسمانون کو ارشاد جناب باری
عز اسمہ ہوا ہو وہ تو قبر کو محتاج بکفن جلتی زمین پر بی سر پڑا ہی اور لاشی اون ناپاکون کی دفن ہون قَالَ لَمَّا
مَضَی لَو دَجَاءَ القَومُ یَضحَکُونَ اِلیٰ عُمَرَ بنِ سَعدٍ وَ قَالُوا اِنَّا شِئنَا اَن اَوطَینَا الخَیلَ
عَلیٰ جُثَّةِ الحُسَینِ راوی کہتا ہی کہ ایک دن بعد شہادت حسین کی کچہ لوگ عمر سعد کی پاس آئی ہنستی ہوئی
اور کہا کہ ہم امیدوار ہین کہ اگر اجازت پائین تو نعش حسین پر گہوڑی دوڑالین تا آنکہین اون ملعونون کی ٹہنڈی
ہون اسواسطی کہ اسکی باپ علی نی لیلۃ الہریر اور جنگ صفین مین ہماری باپ اور دادی قتل کیی ہین آج
روز ہمارا ہی بدلی کا ہی یہ سنکر عمر سعد نی کہا کہ تم مختار ہو فَاَرَادُوا اَن یُوطِئُوا الخَیلَ عَلیٰ جِسمِ الحُسَینِ
پس ارادہ کافرون نی ارادہ گہوڑی دوڑانی کا کیا جب یہ خبر اہلبیت نی سنی عجب طرح کا ولولہ اونکی رنج بالائی

عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَسْعِدِیْنَ وَابْکِیْنَ مَعِیْ فَقَدْ قُتِلَ سَیِّدُکُنَّ وَشَبَابُ اَهْلِ الْجَنَّةِ
ای بیٹیو عبد المطلب کی میری ساتھ دو میرا اور رو تو میری ساتھ کہ شہید ہوا سید تمہارا اور سید جوانان اہل جنت کا
آواز حضرت ام سلمہ سنکر سب روتی پیٹتی خانۂ ام سلمہ مین جمع ہوئی فَقِیْلَ مِنْ اَیْنَ عَلِمْتِ ذٰلِكَ کسی نے
کہا ای زوجہ رسول خدا یہ خبر تمنی کس سی سُنی اور کون خبر لایا ہی شہادت جناب امام حسین کی قَالَتْ رَاَیْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ السَّاعَةَ فِی الْمَنَامِ شَعِثًا مَذْعُوْرًا فَسَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ وہ بولین کہ ابہی مینی جناب
رسول خدا کو خواب مین دیکھا کہ چہرۂ مبارک اور ریش مبارک پر خاک پڑی ہی اور وہ حضرت غمگین اور اندوہناک ہین مینے
پوچھا کہ ای رسول خدا کیا حال ہی آپ کا فَقَالَ قُتِلَ ابْنِیَ الْحُسَیْنُ وَاَهْلُ بَیْتِهٖ حضرت رونی لگی اور
جواب دیا کہ میری جگر گوشہ فرزند ارجمند حسین کو مع اہلبیت نبو کا پیاسا شہید کیا جب آنکھہ میری اس قلق سے
کہل گئی فَنَظَرْتُ اِلَی الْقَارُوْرَتَیْنِ فَاِذَا صَارَتَا دَمًا عَبِیْطًا یَفُوْرُ پس دیکھا مینی طرف اون دو نو
شیشون کی کہ خون تازہ دونون مین سی جوش مارتا ہی یہ ماجرا سنکر عجیب طرحکا شور رونی اور پیٹنی کا بلند ہوا کہ
گویا قیامت قایم ہوئی تہی وَنُقِلَ اَنَّهٗ لَمْ یُقْلَبْ فِیْ ذٰلِكَ الْیَوْمِ حَجَرٌ وَلَا مَدَرٌ اِلَّا وُجِدَ تَحْتَهٗ
دَمٌ عَبِیْطٌ اور حدیث مین وارد ہی کہ اوس روز کوئی سنگ و کلوخ زمین سی نہ اوٹہایا مگر اوسکی نیچی خون
تازہ پاتی تہی کہ جوش مارتا تہا اور آسمان سی خون تازہ برستا تہا حَتّٰی بَقِیَ اَثَرُهٗ عَلَی النَّبَاتِ حَتّٰی
فَنِیَ یہان تک کہ اثر خون گہاس پر باقی رہا کہ گہاس فنا ہوئی اور مدینے مین غل رونی کا تہا اور چارون طرف آثار
قیامت ظاہر تہی اور لشکر ابن سعد اہل بیت کو لوٹ رہا تہا اور خیمون مین آگ لگا دی تہی فریاد یا محمداہ و اعلیاہ کی دختران
جناب فاطمہ سی بلند تہی اور کوئی رحم نکہاتا تہا اور وہ ظالم اپنی ظلم و ستم سی باز ناتی تہی یہان تک کہ جب وہ لعین کو
سی فارغ ہوئی اور اہل بیت شہر بند اسیر شقیا ہوگئی اَقَامَ ابْنُ سَعْدٍ بَقِیَّةَ یَوْمِهٖ ذٰلِكَ ابن
سعد نی اوس روز وہان مقام کیا وَاَمَرَ بِقَطْعِ رُؤُسِ الْبَاقِیْنَ مِنْ اَصْحَابِهٖ وَاَهْلِ بَیْتِهٖ فَقُطِعَتْ
اور اوس لعین نی حکم کیا کہ باقی سرون کو اہل بیت اور اصحاب حسین کی کاٹ لو اسو اسطی کہ جیتی جی جناب
امام حسین کی سر کسیکا کوئی لعین کاٹ نہین سکا و امصیبتاہ وہ شقی حکم اوس لعین کا سنکر دوڑی ایک کافر
جاکر سر جناب عباس علمدار کاٹ لایا کسی منافق نی سر جناب علی اکبر ہمشکل پیغمبر کا جدا کیا کسی نی سر حضرت قاسم
بن حسن کا جدا کیا اور کسی نی سر عون و محمد کا جدا کیا کسی نی سر اقدس حبیب بن مظاہر کا جدا کیا اور کسی نی سر سعد
زہیر قین کو کاٹا اسی طرح سب اصحاب اور فرزندون کی سرونکو کاٹ کی اوس شقی کی سامنی لائی سب خوش ہوا
پہر حکم کیا کہ اطفال و اہلبیت حسین کہ بہوک اور پیاس سی مرتی ہین اونکی فاقہ شکنی کو ایک ایک کوزہ پانی کا اور
ستنجا بنا ہوا اونکی لیی بہیجو پس خیال کیجیی کہ جسوقت وہ پانی آیا ہوگا تو اہل بیت پر کیا حال گذرا ہوگا کہ اوسے

فرات کا بند کر دیا فَاضْطَرَبَتِ النِّسَاءُ حَتّٰی جَفَّ اللَّبَنُ لِاُمِّ الرَّضِیْعِ اوسوقت عورتین نہایت مضطرب
ہوئین تا آنکہ مادر علی اصغر کا دودہ خشک ہوگیا قَالَ فَرَاَیْتُ اَنَّ اَکْثَرَ الصِّبْیَانِ یَخْرُجُوْنَ مِنَ الْخِبَاءِ وَیَقُوْلُوْنَ
اَلْعَطَشُ اَلْعَطَشُ ثُمَّ یَرْجِعُوْنَ فِیْہَا راوی کہتا ہی کہ روز عاشورا دیکہتا تہا مین کہ اکثر لڑکی ماری پیاس کے
باہر خیمی سی آتی تہی اور العطش العطش کہکر چلاتی تہی اور کثرت فوج دیکہکر پہر خیمی مین چلی جاتی تہی وَالْحُسَیْنُ فِیْ ثَمَانِیَۃٍ
وَعِشْرِیْنَ مِنْ اَہْلِبَیْتِہٖ وَخَمْسِیْنَ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِہٖ اودہر تو یہ کثرت فوج تہی کہ جیسا بیان ہوا اور جناب
امام حسین ع کی ساتہ اٹہائیس تو عزیز تہی کہ جسمین بعضی حد بلوغ کو نہ پہنچی تہی اور پچاس رفیق تہی پس عمر سعد لعین نی روز
عاشورا لڑائی شروع کی اور تیر چلہ کمان مین جوڑکر مارا اور کہا ای گروہ کوفہ وشام گواہ رہنا کہ پہلی تیر لشکر حسین ع پر اس
شقی نی مارا ہی پس اصحاب وعزیز حضرت کی شہید ہونی لگی یہان تک کہ قاسم پامال سم اسپان ہوئی حضرت عباس کی
شانی تن سی جدا ہوے علی اکبر کی برچہی لگی علی اصغر کی گودمین سر کی تیر کہایا اور جو شہید ہوتا تہا لاشہ اوسکا حضرت لڑکر
اوٹہالاتی تہی اور لاش پر لاش رکہتی تہی تا پامال سم اسپان ہونہو ہرا حیف جب وہ حضرت شہید ہوئی تو کوئی ایسا نہا کہ لاشکو
حضرت کی اوٹہالاتی آندہی سیاہ چلتی تہی اور جانور آشیان چہوڑکر لا الہ الا اللہ کہتی تہی وَصَارَ مَاءُ الْفُرَاتِ
دَمًا عَبِیْطًا پانی فرات کا مانند خون تازہ کی جوش مارتا تہا اور برابر قامت نیزہ کی اوچہلتا تہا آسمان سی خون برستا تہا
اور آفتاب کو گہن لگا تہا فَنَادٰی مُنَادٍ قُتِلَ ابْنُ رَسُوْلِ اللّٰہِ ندا کی منادی نی درمیان آسمان وزمین کہ
قتل کیا گیا فرزند رسول خدا قُتِلَ وَاللّٰہِ الْاِمَامُ بْنُ الْاِمَامِ اَخُو الْاِمَامِ افسوس قتل ہوا امام پسر امام برادر
امام اور اہل مدینہ کو مطلق اس ماجری سی اطلاع نہ تہی ابن عباس کہتی ہین کہ مین سوتا تہا مدینی مین مینی رسول خدا کو
دیکہا وَہُوَ مُقْبِلٌ مِّنْ نَّحْوِ کَرْبَلَاءَ وہ جناب کربلا کی طرف سی تشریف لاتی ہین اور سر پر اور ریش مبارک پر
خاک پڑی ہوئی ہی وَہُوَ بَاکِی الْعَیْنِ حَزِیْنُ الْقَلْبِ آنکہون سی آنسو جاری ہین اور دل غمگین دو شیشی حضرت کی
ساتہ خون سی بہری ہین پس عرض کی مینی یا رسول اللہ مَا ہَاتَانِ الْقَارُوْرَتَانِ مَمْلُوْتَانِ دَمًا ای پیغمبر خدا
آپ کی پاس یہ خون سی بہری شیشی کیسی ہین حضرت شدت سی روئی اور فرمایا ہٰذِہٖ فِیْہَا دَمُ الْحُسَیْنِ
وَہٰذِہٖ اُخْرٰی مِنْ دِمَاءِ اَہْلِبَیْتِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اس شیشی مین تو خون میری نواسی اور فرزند حسین
کا ہی اور دوسری مین خون اوسکی اصحاب کا ہی یہ خواب دیکہکر غمناک اوٹہا اور دل مین کہتا تہا کہ خدا خیر کری
عجب طرحکا خواب دیکہا ہی جب باہر نکلا فَرَاَیْتُ وَاللّٰہِ الْمَدِیْنَۃَ کَاَنَّمَا ضُبَابٌ پس دیکہا مینی کہ ایک
غبار نی مدینی کو گہیر لیا ہی فَرَاَیْتُ الشَّمْسَ کَاَنَّہَا مُنْکَسِفَۃٌ اور آفتاب کو گہن لگا تہا سرخ ہوا تہا
مانند طشت پر از خون کی وَرَاَیْتُ حِیْطَانَ الْمَدِیْنَۃِ عَلَیْہَا دَمٌ عَبِیْطٌ اور دیکہا کہ دیوار ہای مدینہ
خون سی افشان ہین ناگاہ آواز رونی اور پیٹنی کی خانۂ ام سلمہ سی بلند ہوتی ہے ہین رو رو کی کرتی تہین یا بنات

اودتواوسوقت ای حسین بہت پیاسا ہوگا اور کوئی تجہی پانی نہ دیگا امام حسینؑ اپنی نانا کی طرف دیکہکر عرض کرنی لگی یا جداہ لا حاجة لي في الرجوع الى الدنيا فخذني اليك وادخلني في قبرك ای نانا میرا دل دنیا اور اہل دنیا سی بیزار ہی مجہی دنیا مین جانیکی احتیاج نہین ہی تم مجہی اپنی قبر مین لیلو یہہ خواب دیکہکر جو نکی تو عازم سفر ہوئی اوسوقت ام سلمہؓ زوجہ جناب رسول خداصلعم روکر فرمانی لگین ای فرزند مجہی اندوہناک نکر سفر عراق سی فاني سمعت من جدك يقول يقتل ولدي الحسين في ارض يقال لها كربلا مین نی سنا ہی تیری نانا سی کہ فرماتی تہی کہ حسین قتل کیا جاویگا ایک زمین پر کہ نام اوسکا کربلا ہی جناب امام نی فرمایا انا والله اعلم ذلك مین خوب جانتا ہون قسم خدا کی مین ضرور شہید ہونگا بلکہ مین روز قتل اپنا اور قاتل کو اپنی جانتا ہون اور اگر تم چاہو تو مین ایک زمین کو دکہاوون ثم اشار بيده الشريفة الى جهة كربلا فانخفضت الارض حتى اراها مضجعه وموضع معركته پہر حضرت نی اشارہ کیا طرف زمین کربلا کی اور سب زمین پست ہوگئی اور زمین کربلا بلند ہوئی یہان تک کہ حضرت نی حضرت ام سلمہ کو اپنی قتلگاہ دکہائی کہ یہان مین زخمی ہوکر گرونگا خاک پر تڑپونگا لاشہ میرا بیسر خاک وخون مین پڑا رہیگا پس ام سلمہ نی اختیار روتین اور فرمایا کہ ای فرزند تم راہ خدا مین شہید ہوگی دختران زہرا اور اہل بیت کو ہمراہ نہ لیجاؤ تا حرمت انکی تو برباد نہو حضرت نی جب نام اہلبیت کا سنا رو دئی اور فرمایا وقد شاء ان يرى حرمي ونسائي مسبيين مشردين واطفالي مذبوحين ماسورين ای اماں مقدر مین میری یون ہی ہی کہ مین بظلم وستم شہید ہون اور اطفال میری ذبح کیی جاتین اور میری بہنین اور بیٹیان سب قید ہوکر شتران برہنہ پر سوار ہوکر بلوا ی عام مین شام تک جاتینگی اور جو فرزند میری قتل سی بچینگی قید ہوکر شام جاتینگی وهم يستغيثون فلا يجدون ناصرا ولا معينا اور وہ فریاد کرینگی اور کوئی فریاد کو اونکی نہ پہنچیگا حضرت ام سلمہ نی کہا کہ تمہاری نانا نی مٹی کربلا کی دی تہی مین نی اوسی ایک شیشی مین رکہا ہی یہ سنکر حضرت نی بہی اعجاز سی مٹی کربلا کی دی اور فرمایا ای اماں وہ مٹی کہ تمہین نانا نی دی تہی اوس سے علیحدہ یہ مٹی بہی ایک شیشی مین رکہو فاذا فاضتا دما فاعلمي اني قد قتلت پس جب دونون شیشون سی خون ابلی تو تم یقین کرنا کہ مین قتل ہوا یہ کہکر حضرت روانہ ہوی اور سب اہل مدینہ روتی رہگئی حتى وصل الحسين الى كربلا یہان تک کہ امام حسینؑ وارد کربلا ہوئی جب حضرت کی ورود کی خبر ابن زیاد نی سنی تو فوجین بہیجنا شروع کیا فاجتمع في ستة ايام مائة الف فارس ومائة الف راجل ومائة الف رامل یہان تک کہ بعضی روایت سی معلوم ہوتا ہی کہ چہہ روز مین چہہ لاکہہ ملعون جمع ہوئی کہ اون مین دو لاکہہ تیر انداز تہی یہ سب واسطہ فرزند رسول خدا کی قتل کرنیکو اسفدر بلوا ملعونون کا تہا کہ کثرت فوج سی زمین کربلا نظر نہ آتی تہی اور آواز گہوڑون کی ٹاپون کی سنکر لڑکی گہبرا گئی تہی پس اون نابکارون نی چارون طرف سی گہیر لیا اور رستہ دریا سے

ثم قالت یا حسین انک لابد مسائر الی الکوفة فلم تسر الیها باھلک ونسائک پس ام سلمہ
وہ زار زار روئیں اور بولیں ای حسین اگر ارادہ مصمم کوفی کا ہی تو عورتوں کو ہمراہ نہ لیجاؤ کہ بعد تمھاری شہادت کی یہ سب تباہ
وہلاک ہوجائینگی خصوصا یہ اطفال صغیر فبکی الحسین بکاء اشدیدا وقال یا اماہ اکثرھم یقتلون
عطشانا جناب امام حسین یہ سنکر بہت شدت سی روئی اور فرمایا کہ ای اماں اکثر لڑکوں میں سی آگی میری پیاسی
قتل کئی جائینگی اوسوقت سب حضرت کی سامنی کھڑی تھی ہر ایک کیطرف اشارہ کرکی فرمایا کہ ای اماں یہ میری بیٹی
جائیگا اور یہ تلوار سی ٹکڑی ہوگا حتی ھذا الطفل الذی یرضع فی حجر امہ یذبح من سہم العدو ویتیمان
کہ لڑکا کہ ماں کی گود میں دودھ پیتا ہی تیر ستم سی شہید ہوگا اوسوقت علی اصغر کا سن ڈیڑھ مہینی کا تھا اور کم وزیادہ بھی منقول ہے
جب ماں نی علی اصغر کی یہ خبر سنی روتی روتی بیہوش ہوگئی اور اوسی دن سی دودھ اوسکا ماری صدمی کی کم ہوگیا

دوم بیان محبت رسول خدا اور امام حسین اور کوچ حسین علیہ السلام اور احوال مختلف سفر اور شہادت اور اہل حرم کی تاراجی اور نہ پہنچنی آب وغذا اور آنی شہر میں نعش امام

روایت پر کتاب نہایہ میں ام الفضل زوجہ حضرت امام حسین ع سی روایت کی ہی کہ اوسی کہا دخل علی یوما رسول اللہ وجلس ثم قال ھلمی
الی ابنی ایکبار وہ جناب رسالت مآب میری گھر میں تشریف لای اور بیٹھی اور فرمایا کہ ای ام الفضل لا میری جگر
گوشہ کو میں نی امام حسین کو حضرت کی گود میں دیا فقبلہ وضمہ الی صدرہ ثم اقعدہ فی حجرہ حضرت
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی امام حسین کو چھاتی سی لگایا اور پیشانی پر اوس نور چشم کی بوسی دی اور گود میں بٹھالیا
فبال الحسین فی حجرہ یکایک امام حسین نی رسول خدا پر بول کیا میں نی اسطرح جھنجلا کی امام حسین کو حضرت کی
گود سی لی لیا کہ امام حسین ع رونی لگی فرأیت رسول اللہ قد استعبر وقال مھلا مھلا یا ام
الفضل ناگاہ دیکھا میں نی کہ رسول خدا کی بھی آنکھوں میں آنسو بھر آئی اور فرمایا آہستہ اوٹھا آہستہ اوٹھا ای ام الفضل کہ
یہ ایک قطرہ آب سی پاک ہوجائیگا اما جو رنج کہ میری جگر گوشہ کو پہنچا ہی وہ کیونکر برطرف ہوگا پس ای حضرت مومنین اب
یہ مقام غور و تامل ہی کہ جناب رسول خدا کو اوسوقت کیا صدمہ ہوا ہوگا جسوقت امام حسین ع قبر رسول خدا سے
رخصت ہونی کو آئی ہونگی اور رو رو کر فرماتی تھی السلام علیک یا رسول اللہ انا الحسین بن فاطمة
فرخک وابن فرختک سلام تمھی ہو تم پر ای رسول خدا میں ہوں حسین نور عین تمھارا اور بیٹا تمھاری بیٹی فاطمہ کا
یہ کہکر قبر شریف پر رات بھر رویا کئی اور رونا بلکا کئی جب صبح قریب ہوئی تو حضرت کی آنکھ لگ گئی تو دیکھا کہ جناب رسول خدا
روتی ہوئی تشریف لائی ہیں اور حضرت کو چھاتی سی لگاکر فرماتی ہیں یا حبیبی یا حسین کانی اراک عن
قریب مرملا بدمائک مذبوحا بارض کربلا ای حبیب میری ای حسین گویا کہ میں دیکھتا ہوں
کہ تو زمین کربلا پر اپنی لہو میں لوٹتا ہی اور ایک گروہ تجھی قتل کر رہا ہی وانت مع ذلک عطشان لاتسقی

میری ای حسین گویا مین دیکھتا ہون تکو عنقریب کہ تو اپنی خون مین لوٹ رہا ہی اور قوم اشقیا قصد تیری ذبح کا کرتی ہین
وَاَنْتَ مَعَ ذٰلِكَ عَطْشَانٌ لَا تُسْقٰى وَظَمْاٰنٌ لَا تُرْوٰى اور تو اوسوقت پیاسا ہی اور پانی مانگتا ہی کوئی
رحم نہین کرتا اور پانی نہین دیتا ای فرزند علی اور فاطمہ اور حسن ہم سب مشتاق تیری ہین اور تعجیل کر آنی مین وَاِنَّ
لَكَ فِي الْجَنَّةِ لَدَرَجَاتٍ لَنْ تَنَالَهَا اِلَّا بِالشَّهَادَةِ اور ای حسین حق تعالی نی تیری واسطی بہشت مین
بہت سی درجی مقرر کئی ہین لیکن وہ درجی موقوف ہین تیری شہادت پر فَجَعَلَ الْحُسَيْنُ يَنْظُرُ اِلَى جَدِّهٖ وَيَقُوْلُ
یہ سنکر امام حسین رسول خدا کی طرف دیکھکر رونی لگی اور عرض کی يَا جَدَّاهُ لَا حَاجَةَ لِيْ فِي الرُّجُوْعِ اِلَى الدُّنْيَا
ای نانا اب مجھی کچھ احتیاج دنیا کی طرف جانیکی نہین ہی مجھی اپنی قبر مین لیلو کہ مجھی نہایت تنگ کیا ہی فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ
اللّٰهِ لَا بُدَّ لَكَ مِنَ الرُّجُوْعِ اِلَى الدُّنْيَا حَتّٰى تُرْزَقَ الشَّهَادَةَ پس جناب رسول خدا نی فرمایا ای روشنی
چشم میری ضرور ہی تجھی دنیا مین جانا تا کہ دست جفاکاران امت سی شہید ہووی فَانْتَبَهَ الْحُسَيْنُ مِنْ نَوْمِهٖ
فَزِعًا مَرْعُوْبًا پس امام حسین یہ خواب دیکھکر روتی ہوی بیدار ہوی اور خواب اہلبیت سی بیان کیا پس عبد المطلب کا غم
والم اہلبیت پر طاری ہوا ثُمَّ جَاءَ عَلٰى قَبْرِ اُمِّهٖ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ پھر جناب امام مظلوم بکمال حزن وملال قبر
جناب فاطمہ پر آئی اور یون کہنی لگی يَا اُمَّاهُ لَقَدْ اَزْعَجَنَا مِنْ حَوَادِثِ ای امان سخت ناچار ہون بنی امیہ مجکو
تمہاری ہمسائگی سی چھڑاتی ہین حضرت یہ کہہ رہی تھی کہ جناب زینب روتی ہوی تشریف لائین اور قبر جناب فاطمہ سی
لپٹ کر یہ کہنی لگین يَا اُمَّاهُ اَمَا سَمِعْتِ مَا قَالَ كِتَابُهُ يَزِيْدُ ای امان کچھ سنتی ہو کہ یزید نی تمہاری فرزند حسین
کی لئی کیا لکھا ہی کہ اگر بیعت کری تو خیر والا سر حسین کا کاٹ کر میری پاس بہجدی اسواسطی ناچار بہائی نی وطن چہوڑنا
جناب امام حسین جناب زینب کو گہر مین لائی اور ارادہ سفر کیا فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ يَا بُنَيَّ اِلٰى اَيْنَ قَالَ الْحُسَيْنُ
وَقَالَ اِلَى الْعِرَاقِ جناب ام سلمہ تیاری سفر دیکھکر بولین کہ ای پارہ جگر میری کہان کا قصد کیا ہی اوسوقت امام
رونی لگی اور فرمایا کہ ای امان عراق کی طرف جاتا ہون ثُمَّ قَالَتْ يَا حُسَيْنُ اَنَا اَخَافُ مِنْ ذَهَابِكَ
اِلَى الْعِرَاقِ ام سلمہ نام عراق کا سنکر بولین کہ مجھی خوف آتا ہی عراق کی جانی سی سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهُوَ يَقُوْلُ
يُقْتَلُ وَلَدِي الْحُسَيْنُ بِاَرْضِ الْعِرَاقِ يُقَالُ لَهَا كَرْبَلَا اسواسطی کہ مکرر سنا ہی مینی رسول خدا سی
کہ فرماتی تہی کہ فرزند میرا حسین زمین عراق مین ایک مقام ہی کہ نام اوسکا کربلا ہی بالیقین شہید ہوگا فَبَكَى الْحُسَيْنُ
بُكَاءً شَدِيْدًا وَقَالَ لَهَا يَا اُمَّاهُ اَنَا وَاللّٰهِ اَعْلَمُ ذٰلِكَ یہ سنکر امام حسین بہت روئی اور فرمایا
ای امان مجھی اسوگند مین اس سی زیادہ جانتا ہون کہ وہان جاکر مع عزیز ویار قتل ہونگا اور ای امان کربلا پر کیا موقوف
ہی جہان جاؤن اگر سوراخ مار وموہ مین چہپونگا تو بہی یہ قوم جفاکار مجھی جیتا نہ چھوڑینگی پہر ام سلمہ نی پوچھا کہ کون
کون تمہاری ہمراہ جائیگا حضرت نی ہر ایک کی طرف اشارہ کیا کہ یہ سب میری ہمراہ جائینگی فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيْدًا

عَلَيهِ الكُرسِيّ مِنَ الحَدِيدِ كَانَ فِي بَيتِ الوَلِيدِ پس اوسوقت جناب امام حسین نی ایک کرسی جو کہ اون
ولید مین رکہی تہی اوٹہا کہ ولید پر ماری وہ لعین بہاگا فَكَسَّرُوا البَابَ وَدَخَلُوا الدَّارَ جو بین آواز حضرت کی بلند ہوئی تو فرزندان
جناب امیر دوڑی اور دروازہ توڑکر مسلح تلوارین کہڑی داخل خانہ ولید ہوئی فَاَوَّلُ مَن دَخَلَ عَلَيهِم شَاهِرًا سَيفَهُ
العَبَّاسُ بنُ عَلِيٍّ وَجَعفَرُ بنُ عَلِيٍّ وَعَبدُ اللهِ ابنُ عَلِيٍّ وَعُثمَانُ ابنُ عَلِيٍّ اور اول اون سب سی علی عباس
بن علی تلوار کہینچی داخل ہوئی اور بعد اونکی بہائی اونکی عبداللہ و جعفر و عثمان ثُمَّ الحَسَنُ بنُ الحَسَنِ وَالقَاسِمُ بنُ الحَسَنِ وَ
عَلِيُّ بنُ الحُسَينِ الاَكبَرُ وَمُسلِمُ بنُ عَقِيلٍ مَعَ ابنِهِ جَعفَرٍ اَهلَبَيتِهِ وَمَوَالِيهِ هَمُّوا الدَّارَ وَهَمُّوا
اَن يَضَعُوا اَسيَافَهُم اور حسن مثنی اور قاسم اور علی اکبر ہمشکل پیغمبر اور مسلم بن عقیل مع بیٹی اپنی جعفر اور فرزندان
عبداللہ بن جعفر پس اون سبہون نی گہر کو ولید کی گہیر لیا اور چاہا کہ تلوارین میان سی لیین اور ارادہ لڑائی کا کیا فَمَنَعَهُم
الحُسَينُ مِن ذٰلِكَ جناب امام حسینؑ نی اون سبکو منع کیا اور حضرت باہر آئی راوی کہتا ہی کہ جب سی حضرتؑ
ولید کی پاس گئی تہی تو زینب اور ام کلثوم اور رقیہ اور مادر علی اکبر اور سکینہ اور فاطمہ صغرا گہبرائی ہوئی تہین کبہی دروازی
جاتی تہین اور کبہی صحن خانہ مین آتی تہین اور زار زار روتی تہین اِذ دَخَلَ الحُسَينُ مَعَ اَهلِبَيتِهِ فَرَاٰى
اُختَهُ زَينَبَ وَسُكَينَةَ قَائِمَتَينِ خَلفَ البَابِ مُنتَظِرَتَينِ وَتَبكِيَانِ پس حضرت امام حسینؑ مع اہلبیت
گہر مین داخل ہوئی دیکہا حضرت نی کہ زینب اور سکینہ انتظار مین پیچہی دروازی کی کہڑی روتی ہین اور حضرت بہائی و
دیکہکر رونی لگی اور فرمایا کہ ای زینب ای سکینہ صبر کرو کہ یہ پہلی مصیبت ہی راوی کہتا ہی کہ حضرت کی گہر مین کرام فرما
فَلَمَّا جَنَّ اللَّيلُ جَاءَ عَلىٰ قَبرِ جَدِّهِ بَاكِيًا حَزِينًا پس جب رات ہوئی تو حضرت روتی ہوئی روضہ رسول خداؐ پر
آئی وَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيكَ يَا رَسُولَ اللهِ اَنَا الحُسَينُ بنُ فَاطِمَةَ فَرخُكَ وَابنُ فَرخَتِكَ یعنی عرض کی سلام ہو
تمہپر ای رسول خدا مین ہون حسین فرزند تمہارا اور بیٹا تمہاری بیٹی فاطمہ زہرا کا اور مین وہ ہون کہ تم بارہا مجہی اپنی کاندہی
سوار کرتی تہی اور تمنی مجہی امانت اپنی امت کو سونپا تہا فَاشهَد عَلَيهِم يَا نَبِيَّ اللهِ اَنَّهُم خَذَلُونِي وَ
ضَيَّعُونِي وَلَم يَحفَظُونِي پس آگاہ ہو ای نانا تمہاری امت نی میری رعایت نکی اور مجہکو کمال تنگ کیا یہانتک
کہ مجہکو رہنی نہین دیتی پس تمسی رخصت ہونیکو آیا ہون ثُمَّ بَكىٰ عِندَ القَبرِ حَتّٰى اِذَا كَانَ قَرِيبًا مِنَ الصُّبحِ
وَضَعَ رَاسَهُ عَلىٰ قَبرِهِ وَنَامَ یہ فرماکر جناب امام حسینؑ دیر تک روتی رہی جب صبح قریب ہوئی سر مبارک قبر شریف پر
رکہکر سوگئی وَاِذَا بِرَسُولِ اللهِ قَد اَقبَلَ وَمَعَهُ جَمَاعَةٌ مِنَ المَلَائِكَةِ ناگاہ خواب مین دیکہا جناب رسول خداؐ
کو کہ ایک گروہ ملائک اونکی ہمراہ ہی اور روتی چلی آتی ہین حَتّٰى ضَمَّ الحُسَينَ اِلىٰ صَدرِهِ وَقَبَّلَ مَا بَينَ عَينَيهِ
وَقَالَ یہانتک کہ قریب جناب امام حسینؑ کی آئی اور اونکو اپنی چہاتی سی لگایا اور بوسی درمیان دونون آنکہون کی لیکر
فرمایا حَبِيبِي يَا حُسَينُ كَاَنِّي اَرَاكَ عَن قَرِيبٍ مُرَمَّلًا بِدِمَائِكَ مَذبُوحًا بِاَرضِ كَربَلَا ای حبیب

یزید کا بیعت لینا اور ولید کے نام خط

اونہوں نے اوس سے بیعت کی اِلَّا اَھْلَ الْکُوْفَةِ وَاَھْلَ الْمَدِیْنَةِ مگر دو شہر باقی رہے مدینہ اور کوفہ کہ وہاں کی لوگوں نے اوس سے
بیعت نکی فَکَتَبَ اِلَی الْوَلِیْدِ بْنِ عُتْبَةَ بِاَنْ یَاْخُذَ الْبَیْعَةَ مِنْ اَھْلِ الْمَدِیْنَةِ خَاصَّةً مِنَ الْحُسَیْنِ پس حملہ
مار لبق سے اونکم فلک اما بت بر سے مراد تھی جب یزید حاکم ہوا تو اوس لعین نے ولید بن عتبہ کو کہ حاکم مدینہ تھا اس مضمون کا
نامہ لکھا کہ اہل مدینہ سے بیعت لینا خصوصاً حسین بن علی سے اور ہرگز ہرگز اونسے دست بردار نہونا فَاِنْ اَبٰی فَاضْرِبْ
عُنُقَهٗ وَابْعَثْ اِلَیَّ بِرَاْسِهٖ پس اگر حسین میری بیعت سے انکار کریں تو فرصت ایکدم کی ندینا اور سر اونکا کاٹ کر میری
طرف روانہ کرنا وَالسَّلَامُ راوی کہتا ہے کہ جب یہ نامہ ولید نے پڑھا تو کمال متالم ہوا اور ناچار ہو کر خادم اپنا امام کے پاس
بھیجا کہ مجھے آپ سے کچھ کام ہے آپ یہاں تشریف لائے اوسوقت امام حسینؑ روضہ جناب رسول خداؐ پر بیٹھے تھے پیغام ولید
سنکر نہایت محزون و مغموم ہوئے اور دولتسرا میں تشریف لائے راوی کہتا ہے کہ زینب و ام کلثوم و رقیہ و عاتکہ امام حسین کو
غمگین و ملول دیکھکر رونے لگیں فَجَمَعَ خَمْسِیْنَ رَجُلًا مِنْ اَھْلِ بَیْتِهٖ وَمَوَالِیْهِ وَاَمَرَھُمْ بِالسِّلَاحِ پھر حضرت نے
پچاس مرد اپنے عزیز و انصار سے جمع کیے اور حکم کیا کہ ہتیار لگاؤ اور میرے ساتھ چلو میں ولید کے پاس جاؤں تو تم دروازے پر
ولید کے کھڑے رہنا جسوقت آواز میری بلند ہووے تو بے تکلف میرے پاس چلے آنا قَالَ فَجَاءَ الْحُسَیْنُ وَعَلَیْهِ قَبَاءٌ
وَبُرْدٌ اَصْفَرُ یہ فرما کہ حضرت داخل خانہ ولید ہوئے اوسوقت قبا اور ردا حضرت کے جسم مبارک پر زرد آراستہ تھے
فَقَامَ اِلَیْهِ الْوَلِیْدُ وَاَجْلَسَهٗ عَلٰی یَمِیْنِهٖ حضرت کو دیکھکر ولید اوٹھ کھڑا ہوا اور داہنی طرف حضرت کو بٹھایا وَمَرْوَانُ بْنُ
الْحَکَمِ جَالِسٌ اِلٰی جَانِبِهٖ اور مروان بیٹا حکم ولد الزنا کا ایک طرف بیٹھا تھا فَلَمَّا اسْتَقَرَّ الْجُلُوْسُ بِالْحُسَیْنِ قَرَءَ
الْوَلِیْدُ کِتَابَ یَزِیْدَ بْنِ مُعَاوِیَةَ جب حضرت بیٹھے تو ولید نے نامہ یزید کا پڑھا فَقَالَ الْحُسَیْنُ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ
رَاجِعُوْنَ حضرت نے اناللہ و انا الیہ راجعون فرمایا وَقَالَ الْحُسَیْنُ اِنِّیْ لَا اَرَاکَ اَنْ تَقْنَعَ عَلٰی بَیْعَتِیْ لِیَزِیْدَ سِرًّا حَتّٰی
اُبَایِعَهٗ جَهْرًا فَیَعْرِفُ ذٰلِكَ النَّاسُ پھر حضرت نے فرمایا اے ولید مجکو گمان نہیں ہے کہ تو میری بیعت مخفی پر راضی ہو
تا اینکہ میں علانیہ یزید سے بیعت کروں کہ اور لوگ بھی جانیں فَقَالَ لَهُ الْوَلِیْدُ اِنْصَرِفْ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ پس ولید نے عرض کی
کہ آپ تشریف لیجائے فَقَالَ لَهٗ مَرْوَانُ وَاللّٰهِ لَئِنْ فَارَقَكَ الْحُسَیْنُ السَّاعَةَ لَا تَرٰی مِنْهُ اِلَّا الْغُبَارَ اوسوقت
مروان پکارا کہ اے ولید کیا کرتا ہے اگر اسوقت امام حسینؑ نے بیعت نکی اور یہاں سے نکلجائینگے تو کبھی ہاتھ نہ آوینگے اور سوائے
گرد اور غبار کے تو اونکو نہ دیکھیگا فَاحْبِسْهُ حَتّٰی یُبَایِعَ اَوْ اَضْرِبْ عُنُقَهٗ وَعُنُقَ اَصْحَابِهٖ فَاِنَّهُمْ اَصْحَابُ
فِتْنَةٍ وَشَرٍّ پس مناسب یہ ہے کہ اونکو اسوقت قید کر اگر بیعت کریں تو خیر ورنہ قتل کر اور سر انکا اور انکے اصحاب کا
کاٹ کے یزید کے پاس بھیجدے بتحقیق کہ اصحاب انکے فتنہ و فساد برپا کرینگے فَلَمَّا سَمِعَ الْحُسَیْنُ کَلَامَ مَرْوَانَ بْنِ الْحَکَمِ
قَامَ عَلٰی قَدَمَیْهِ وَقَالَ کَذَبْتَ وَاللّٰهِ یَا ابْنَ الزَّرْقَاءِ اَنْتَ تَقْتُلُنِیْ یہ سنکر امام مظلوم کرسی پر سے اوٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا اے
ولد الزنا تو حکم کرتا ہے میرے قتل کا اے لعین تو جھوٹا ہے اور کسکا مقدور ہے جو مجھے قید کرے فَضَرَبَ عَلَیْهِ السَّلَامُ

مُشْرِقَةً عَلَى الدُّنْيَا كُلِّهَا ہندنی کہا کر مینی دیکہا کہ ایک آفتاب تابندہ مہر درخشندہ آسمان پر بلند ہوا ہی تمام عالم
اوسکی نور سی روشن ہوا ہی قُولِدَ مِنْ تِلْكَ الشَّمْسِ قَمَرٌ فَاشْرَقَ نُوْرُهُ عَلَى الدُّنْيَا پہر کیا دیکہا کہ اوس
آفتاب جہانتاب سی ایک چاند پیدا ہوا کہ اوس چاند کی نور سی ساری دنیا منور ہوئی ثُمَّ وُلِدَ مِنْ ذٰلِكَ
الْقَمَرِ نَجْمَانِ زَهْرَانِ قَدْ اَزْهَرَ مِنْ نُوْرِهِمَا الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ بعد اوسکی کیا دیکہتی ہون کہ اوس
چاند سی دو تاری چمکتی ہوئی نکلی کہ اونکی نور سی مشرق و مغرب روشن ہوا فَبَيْنَا اَنَا كَذٰلِكَ اِذَا بَدَتِ السَّحَابَةُ
السَّوْدَاءُ مُظْلِمَةً كَاَنَّهَا اللَّيْلُ الْمُظْلِمُ مین ان سورج اور چاند اور تارون کو دیکہہ رہی تہی ناگاہ ایکطرف سی ایک
ابر سیاہ پیدا ہوا جیسی اندہیری رات ہوتی ہی فَوُلِدَ مِنْ تِلْكَ السَّحَابَةِ السَّوْدَاءِ حَيَّةٌ رَقْطَاءُ پہر دیکہا تو اوس ابر سیاہ
مین سی ایک ابلق سانپ پیدا ہوا فَدَبَّتِ الْحَيَّةُ اِلَى النَّجْمَيْنِ فَابْتَلَعَتْهُمَا اور دونون تارون کی طرف دوڑ اور دیکہ
پہنچکر دونونکو نگل گیا فَجَعَلَ النَّاسُ يَبْكُوْنَ وَيَتَاَسَّفُوْنَ عَلٰى ذٰلِكَ النَّجْمَيْنِ اوسوقت عجب حال آدمیون کا
ہوا بیقرار ہو ہو کر اون دونون تارون کی لئی رونی لگی اور افسوس کرنی لگی اور اپنی سر و صورت خاکمین بہرتی تہی ماتم عظیم
برپا تہا ہر طرف شور آہ و وایلا تہا قَالَ فَجَاءَتْ عَائِشَةُ اِلَى النَّبِيِّ وَقَصَّتْ عَلَيْهِ الرُّؤْيَا راوی کہتا ہی کہ
عایشہ پیغمبر کی پاس آئی اور ہند کی زبانی خواب بیان کیا فَلَمَّا سَمِعَ النَّبِيُّ كَلَامَهَا تَغَيَّرَتْ لَوْنُهُ وَاسْتَعْبَرَ پس
جب کہ سنا رسول خدا نی یہ خواب تو فرط غم سی رنگ مبارک متغیر ہو گیا وَقَالَ يَا عَائِشَةُ اَمَّا الشَّمْسُ الْمُشْرِقَةُ فَاَنَا
روکر حضرت نی فرمایا کہ ای عایشہ آفتاب جہانتاب تو مین ہون وَاَمَّا الْقَمَرُ فَهُوَ فَاطِمَةُ ابْنَتِيْ اور وہ ماہ منیر میری دختر نیک
اختر فاطمہ زہرا ہی وَاَمَّا النَّجْمَانِ فَهُمَا الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ اور وہ دو کوکب دری حسن اور حسین میری نواسی ہین میری
آنکہون کی تاری ہین وَاَمَّا السَّحَابَةُ السَّوْدَاءُ فَهُوَ مُعَاوِيَةُ اور وہ ابر سیاہ تاریک معاویہ پسر ہندہی وَاَمَّا الْحَيَّةُ
الرَّقْطَاءُ فَهُوَ يَزِيْدُ اور وہ مار ابلق یزید ہی کہ میری فرزند پر حملہ کریگا جب فاطمہ اپنی حق سی منع کی جائی گی اور تغیر اوکو بڑی
اور کوئی اوسکی فریاد کو نپہنچی گا جب وہ دنیا سی گذر جائی گی اور علی بہی شمشیر ظلم سی شہید ہو چکی گا تو میری حسن اور حسین سی لوگ دشمنی کرین
گی یہان تک کہ جب حسن کو بہی زہر سی شہید کرینگی تو پہر حسین پر فوجون کی چڑہائی ہوگی مدینی سی حسین کو نکالین گی کہی مین
بہی رہنی دینگی اور پیاسا قتل کرینگی پس تمام شیعہ اور محب اوسکی روئین گی خاک اڑائین گی کبہی حسن کی مصیبت یاد کرکے
روئینگی کبہی حسین کی شہادت یاد کرکی جان کہوئین گی فَاَشْفَعُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مین اونکا شفاعت خواہ ہون گا روز
قیامت کو عذاب الٰہی سی بچا کر بہشت مین لی جاؤنگا پس حضرات خوشا حال تمہارا کہ روتی ہو تم زوال نجوم فلک امامت پر
پس سنی احوال جناب سید الشہدا کو اور روئی اوس مظلوم پر تا شفاعت خواہ ہون روز قیامت کو جناب رسول خدا وَرُوِيَ اَنَّهُ
لَمَّا مَاتَ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ بَايَعَ النَّاسُ ابْنَهُ كَافَّةً چنانچہ کتب معتبرہ مین مرقوم ہی کہ جب معاویہ پسر ابوسفیان
لعین کہ جسی ہندنی ابر سیاہ دیکہا تہا بعذاب الٰہی ملحق ہوا تو مار ابلق یعنی یزید متمکن مسند حکومت ہوا پس جو لوگ کہ اسکی قلمرو مین

ہون توجانا کہ یہان دونون چیزین درست ہین شل نجم بہی لگا ہی نج بہی لگتا ہی توجان لی پڑہنا بہی جائز ہی اور بیان سی شروع
بہی جائز ہی علی ہذا القیاس اور جن روایتون کا درمیان سی چہوڑنا مناسب نہین اون روایتون کا نشان غجت
ای غیر جائز الترك ہی ایتونکو جہان ساری روایت پڑہنی ہووی توپڑہی نہین تو پڑہی اور اگر دیکہی کہ وقت آخر
مجلس رنگ پر آئی یعنی روایت تمام ہونی پر آئی اور مجلس اب متوجہ ہوئی تو مناسب مقام یاد پڑہنی تو اسیواسطی
چاہیئی کہ اکثر فضائل اور مصائب یاد ہون تا عبارت گذشتہ اور آیندہ کا خیال کر کی جوڑ لگائی یہ نکات اور اشارے
عاقلون کی لیی بتائی گئی ہین تا جہان ضرورت آپڑی وہان ویسا کرین اور نہین توجو روایت وقت مناسب معلوم ہو اوسے
تمام پڑہی مگر مجلس کو گہبرانی نہ دی اتنا نہ پڑہی اور انداز پڑہنی کا یہ ہی کہ صفائی سی اور تیزی سی اور خوب یاد پڑہی اور
جیسا آواز رقت بلند ہو تو آواز بلند سی پڑہی اور دوسری یہ چاہیئی کہ جب ذاکر منبر پر جای تو حتی المقدور باوضو ہو کہ
منبر مقام عالی ہی اور یہ چاہیی کہ کسی ذاکر کو بنظر حقارت نہ دیکہی کہ ہم خوب پڑہتی ہین اور یہ برابر پڑہتا ہی اور جو ہم اوسکی
بعد پڑہین تو خوب رقت ہوویگی یہ گمان غلط ہی اکثر اسکی خلاف وقوع مین آتا ہی اور نہ کسی ذاکر کی سامنی پڑہنی سی خوف
کری مگر جب پڑہی تو رجوع خدا سی کری اور اوسپر توکل کری اور بہ نیت ثواب اور امید ثواب خدا سے رکہے اور یہ
جان لے اگر کوئی سے روئے گا تو یہ داخل ثواب ہوگا اور اگر نہ روئی گا توبہی داخل ثواب ہوگا
اس لیی کہ اوسکی نیت سبکی رولانی کی تہی یہ نہین چاہتا ہی کہ کوئی انمین سی کہ حاضر ہین نہ روئی اور جب منبر پر جای
رجوع خدا کی طرف کر کی شروع کری اور یہ طریق مرثیہ خوانون کا کہ فاتحہ کہتی ہین اس فقیر کو نہایت پسند ہی پس چاہیی
کہ منبر پر جا کی یہی فاتحہ کہی الحمد پڑہ کی شروع کری کہ حدیث شریف مین آیا ہی كُلُّ اَمْرٍ ذِی بَالٍ لَمْ يُبْدَءْ بِبِسْمِ اللهِ
فَهُوَ اَبْتَرُ وَكُلُّ اَمْرٍ ذِی بَالٍ لَمْ يُبْدَءْ بِحَمْدِ اللهِ فَهُوَ اَقْطَعُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ فَتَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ روایت اول احوال خواب مادر معاویہ اور احوال سفر امام حسین
اور قبر رسول خدا اور جناب فاطمہ پر جانا رُوِیَ اَنَّ هِنْدَ اُمَّ مُعَاوِيَةَ جَاءَتْ اِلٰی دَارِ رَسُولِ
اللهِ عِنْدَ الصُّبْحِ وَدَخَلَتْ وَجَلَسَتْ اِلٰی جَنْبِ عَائِشَةَ روایت مین وارد ہوا ہی کہ ہندہ مادر
معاویہ ایکدن دولت سرای جناب رسول خدا مین آئی اور پہلوی عائشہ مین بیٹہی اور وہ وقت صبح کا تہا
وَقَالَتْ لَهَا يَا بِنْتَ اَبِی بَكْرٍ رَاَيْتُ رُؤْيَا عَجِيبَةً اور عائشہ سی کہنی لگی کہ ای دختر ابی بکر آجکی رات کو مینی
ایک خواب عجیب وغریب دیکہا ہی وَاُرِيدُ اَنْ اَقُصَّهَا عَلٰی رَسُولِ اللهِ اور مین چاہتی ہون کہ اس
خواب کو پیغمبر کی آگی بیان کرون وَذٰلِكَ قَبْلَ اِسْلَامِ وَلَدِهَا مُعَاوِيَةَ اور یہ ماجرا قبل اسلام معاویہ
ہوا کہ ہنوز معاویہ مطیع اسلام نہوا تہا فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ خَبِّرِينِی بِهَا حَتّٰی اُخْبِرَ بِهَا رَسُولَ اللهِ
عائشہ نی کہا تو میری آگی بیان کرتا رسول خدا کی آگی میں بیان کرون فَقَالَتْ اِنِّی رَاَيْتُ فِی نَوْمِی شَمْسًا

دیکھی اور حال قبر جناب امام حسین ۲۱۵ روایت هفتاد و یکم رکانا آسمان و ملائکہ امام حسین پر بہر کا جناب امام پر روز المبارز
اور اشعار اوس جناب کی ماتم جناب امام حسین مین ۲۲۴ روایت هفتاد و دوم فضائل مجلس اور رسم جناب
امیر مختار پر بہر حال شہادت حضرت مسلم ۲۲۸ روایت هفتاد و سیوم گفتگوی محمد حنفیہ جناب امام زین العابدین
سی مقدمہ امامت مین شہادت جناب زینب ۲۳۴ روایت هفتاد و چهارم سوید ابن غفلہ سی بدعہ جناب
امیر مین اور آنا جناب سیدہ کا میدان حشر مین تمام ہوئی فہرست روایتونکی پس فہرست جانی تو جاننا چاہئی اذاکر کو
خیال رنگ مجلس کا ضرور ہی کہ مجلس متوجہ سماعت ہی یا دل برداشتہ اگر دکربت ہو چکا ہو اور گریہ موقوف ہو گیا ہو اور
اتفاق پڑہنی کا ہووی تو حتی الوسع فضائل ہی پر اکتفا کری مگر وہ فضائل جو ہو چکی ہین اور روایتون کا نشان مغ
یعنی مستغنی اگر وہ فضائل بہی طولانی ہووی اور اوس سی بہی زیادہ مختصر پڑہنا منظور ہووی تو ابتدائی فضائل پڑہ کے
اور چھوڑکی مصائب پڑہ کی چھوڑدی وقص یعنی وقف جائز بالضرورت اگر اون فضائل مین سی بہی کچہ چھوڑ دینا
منظور ہووی کہ کچہ بیچ مین سی چھوڑدی وہان کا نشان تکلے یعنی ترک جائز اور جہان تک چھوڑ دینا منظور ہووے
وہان کا نشان تل رکھا کہ ترکہ الی ہذا المقام اور اون دونون جا پر ایک ساہتہ بنا دوی تو خوب ہی اور بعضی مقام
ایسی کہ وہان فضائل چھوڑکی مصائب ہی پڑہنا مناسب ہوتا ہی وہ مقام یہ ہین کہ رقت خوب ہو رہی ہووی
اور مختصر ہی پڑہنی کا ارادہ ہووی اگر پڑہی گا تو تیسری ہی مجلس کو خاموش کرکی آمادہ کرنا ہوئیگا تو اس جا
تین صورتین ہین ایک تو یہ ہی کہ گرہ کی عبارت کو تو چھوڑدی اسواسطی کہ اوسمین رعایت ہوگی اوپر فضائل کی اور
مصائب ہی شروع کری بی فضائل کی وہان کا نشان جلے یعنی ابتدا جائز اور دوسری صورت یہ ہی کہ فضائل بالکل
یا کوئی چھوٹی سی روایت پڑہ کی شروع کری وہان کا نشان یہ ہی جمع ابتدا جائز مع الفضائل اور تیسری صورت
یہ ہی کہ جو ذاکر پڑہ کی اوترا ہووی اوسی کا باقی احوال پڑہی مثلا جناب عباس کی شہادت پڑہ چکا ہی جناب امام حسین
نی شعر ماتم جناب عباس مین پڑہی ہین وہ پڑہی یا ورشہادت علی اصغر دوسری طور سی جو ہی قبل شہادت علی اکبر
ذاکر پڑہ چکا ہووی پس بعد آنا جناب امام حسین کا نعش علی اکبر پر ہی اسیطرح جیسا مناسب وہان کا نشان سے
یعنی باقیات المقام اور جبکی اس صورت کی نقل اسطی اختصار کی پڑہی تو کوئی روایت چھوٹی سی فضائل کی پڑہ کر
پڑہنا شروع کری اوسکا نشان وہی ہی جو کہ بیان ہوا ہی جمع یعنی ابتدا جائز مع فضائل اور بعضی جا تو ابتدا جائز ہی مگر
خلاصہ کچہ آگی کا کری تا اوسمین ربط ہو جاوی نشان وہان کا جمط یعنی جائز الابتدا مع الربط
جا درمیان ہی چھوڑ دینا مناسب ہی آگی خیال ہوتا ہی کہ روایت طولانی ہی مجلس پریشان ہو جاوی وہان کا نشان
ق یعنی وقف مطلق اسی آگی جو جیسا ہی مجلس کو دیکہ تو پڑہی نہیں تو نہ پڑہی اور بعضی جا ایسی ہی کہ وہان
چھوڑنا کچہ ضرور نہین کہ آگی بہی رعایت ہی وہان کا نشان ج ہی وقف الجائز اور جہان وقف کی نشان نہ

شاہنشاہ عالم پناہ سی سکینی تی نی غلطی ہی کہ جا شاہان مذکورین کو حضرت اقدس و اعلی دین پرور سی کیا شباہت ہی کہ مرتبہ
ادنکا مقابل سنبہدگان حلقہ بگوشان شاہ دین پرور کی تعین ہو سکتا ہی اس واسطی اس عہد عدالت مہد مین فن سحل مختار
اور طریقہ حضرت ائمہ اطہار نی رواج پایا اور بدعات شریعت غرای نبوی اس وقت مین نابود ہوئی بسا علوم و فنون
حکمای یونانیان پیشین نی تجدید و رونق پائی پس اگر اس سبب سی بیت السلطنت لکھنو کو رشک فزای طبقہ ممالک یونان اور
جزایر خالدات کہتی تو بجا ہی اور افتخار بلاد شرقیہ با تنہای جزایر گنگ ذرکہ مسکن حکمای سابقین اہل ہند تہا تعبیر کیجئی تو روا ہے
اگر گروہان انساس اقوام لئام کی اس عہد مین لئیث تیرمین ہوتی اور تمامی متمردین سرکش سیوف ابدار عدیان
ظفر سی طعمہ ہوئی اعلی حضرت ولی نعمت دارا دربان فریدون سکان فغفور دوران باسط بساط امن و امان مروج عدل
واحسان سلطان بن سلطان خاقان بن خاقان حضرت ظل سبحانی خلیفۃ الرحمانی جناب قدر اعلی ابو المنصور ناصر الدین
سکندر جاہ بادشاہ عادل قیصر زمان سلطان عالم محمد واجد علی شاہ بادشاہ غازی خلد اللہ ملکہ و سلطانہ و افاض علی جمیع العالمین
برہ و احسانہ اور باعث طبع اس کتاب سراسر حسنات کا ذات عالی صفات وہ والاجناب ہوئی ہین کہ تمام اہل شاہجہان آباد کو
فیض عام انکی سی دین آئین و مذہب حقہ امامیہ حاصل ہوئی اور ملت نبوی اور طریقہ مرتضوی کو اوس مقام مین کہ
اوس اطراف مین رواج دیا انہی نواب مستطاب معلی القاب عالیجناب رافع اعلام بذل و احسان کہف حاج و زائرین
ملجاء و ماوای سادات و مومنین ناظم مہام ممالک ہندوستان دستور اعظم و وزیر افخم سلالہ دودمان مصطفوی گل گلستان
مرتضوی نواب فلک جناب گردون قباب سرفراز الامرا انیس الملک معتمد الدولہ سید عابد علیخان بہادر جنگ ہیں

ازانجا کہ سیت حق [illegible] اون [illegible] جہ ... [illegible]
عنفوان شباب ہی کہ عنایت جناب خلاق [illegible] ہی اب منزل بہارم [illegible] عمر [illegible] ہی مگر اس عرصہ مین
ہزارہا امور [illegible] حق پرستی [illegible] جاری ہوئی ہین [illegible] پائدہ وکا [illegible] تحریر کرنا
بیش نماز مذہب حقہ امامیہ کا شہر شاہجہان آباد مین اور بیا علانیہ کرنا تعزیہ داری جناب خامس آل عبا کا اوس شہر میں
بسبب کثرت اہل سنت و جماعت کی عہد سلاطین تیموریہ سی [illegible] باعلان [illegible] نہین ہوئی تہی ان جناب
جاری کئی پس ہر گاہ مجالس و محافل [illegible] حدیث [illegible] کا ساعت [illegible] جناب نی فرمایا
نہایت پسند کیا و چونکہ بسبب محبت جناب ابا عبد اللہ الحسین کہ جد اعلی انکی ہین [illegible] پائی لہذا
اس کمترین [illegible] ارشاد کیا کہ کتاب ترجمہ احادیث صحیح متضمن مصائب و فضائل جناب خامس آل عبا و احوال شہدای
معرکہ کربلای معلی علیہم الاف التحیۃ والثنا تکمیل اور ترجمہ کرکی بنام نامی جناب خدیو اقدس و اعلی شاہ عالم واجد علی شاہ
خلد اللہ ملکہ و سلطانہ معرض طبع مین لایا کہ ہر گاہ یہ تحریر جانفزا [illegible] وہ دہان [illegible] ہی تو ہر ایک
تمام ہندوستان میں یعنی دار السلطنت شاہجہان آباد مع مضافات اور مقامات اودہ کی شہر بشہر [illegible] قریہ قریہ [illegible]

خلاصة المصائب
نقشہ کربلای معلی
صحن چبوترا
از دست حاجی محمد علی صاحب کربلائی
چہل چراغ
در مطبع شیخ بسنت باہتمام شیخ سرور علی طبع گردید